



4^o A. or. 1908

Selections

Sketches

Sketches

SECOND EDITION

Quinta

HINDEE AND HINDOOSTANEE
Selections.

*To which are Prefixed
The Rudiments of*
Hindoostanee and Brui Bhakha
GRAMMAR

also
Prem Sagur with Vocabulary.

Originally Compiled for the use of the Interpreter
TO
Native Corps of THE Bengal Army

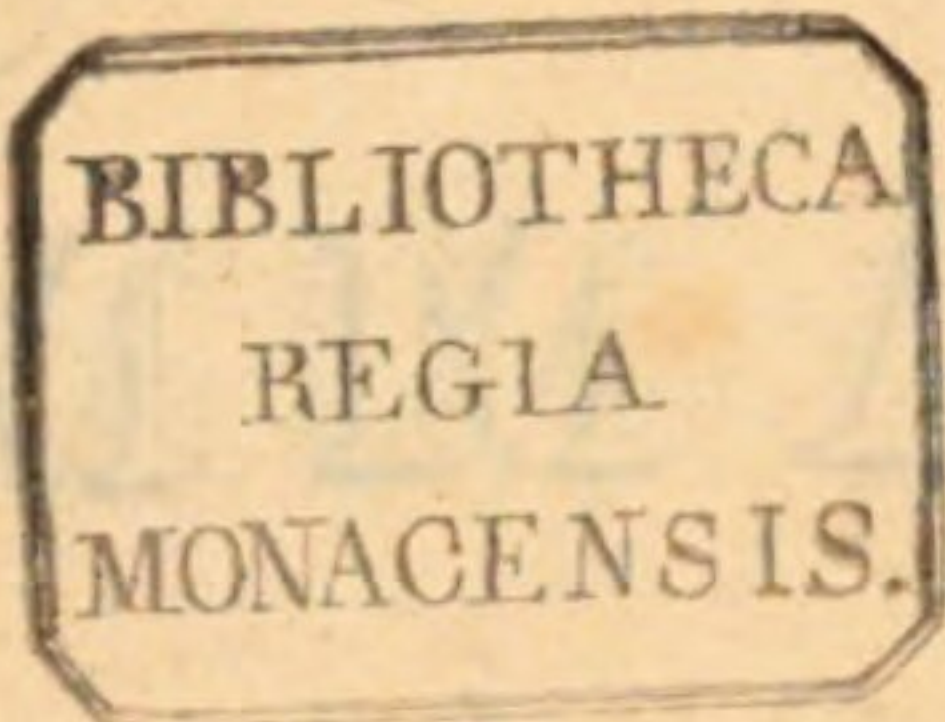
SECONDEDITION
In Two Volumes.

VOL 11.

Calcutta

*Printed and Published at the
Asiatic Lith. Compys Press.*

1830.



پانی دریا سے مذکور کا بشر اکت گنگا بلکہ نیرا ہزاروں آدمیوں نے پیا۔ اب تک بھی پیتے ہیں لیکن
گلا کسی کا سو جتا بھی نہیں۔ گھینگے کا تو کبا ذکر ہے۔ مگر ایک بورہی گندک مظفر پور کے تھے بہتی ہی
اُسکے پانی کا یہہ اثر مقرر ہے۔ بلکہ مبالغہ یہاں تک کرتے ہیں کہ چرند جو اُسکا پانی پیے یہہ بیمار ہی
اُسکے گلے پر سے۔ چنانچہ مظفر پور کے اکثر حیوان و انسان اس بلا میں مبتلا رہتے ہیں۔ وہ جو سنا تھا
کہ ایک سرزمین کی چریا کوئے کے بھی گلے میں گھینگا ہوتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ اور سالگرم ایک پتھر
حاجی پور کی اطراف میں ہوتا ہے۔ رنگ اُس کا سیاہ۔ مقدار میں چھوٹا گول روغنی۔ فارسی میں
سنگِ محک اُسے کہتے ہیں۔ راقم خلاصۃ التواریخ کا یہاں تک لکھتا ہے کہ چالیس کوس کے عرض تک
قصہ مذکور کی نواح سے نکلتا ہے۔ ہندو اُس کو بھی ایک مظہر الہی سمجھ کر پرستش کرتے ہیں۔ بلکہ برہمنوں کا
عقیدہ یہہ ہے۔ جو بُت کہ تو ت جائے قابل پوجنے کے نہیں۔ مگر یہہ پتھر۔ قصہ کوتاہ طول اس صوبے
تیلگادھی سے لیکر رہتا ہے تک ایک سو بیس کوس۔ اور عرض ترہست سے کوہ شمالی تک ایک سو
کوس۔ شرق و اوس کے بنگالہ۔ غرب رخ الہ آباد۔ جانب شمال اور وہ۔ جنوب کی طرف ایک سو
پہار۔ حاجی پور منگیر چنارن سارن ترہست پتہ بہار آتھہ سرکار بن متعلق آنے دو سو چالیس
سرکار محال۔ آمدنی آتھایس کروڑ ساٹ لاکھ تینتیس ہزار دام

رُہتا س قلعہ ہی ایک بلند پہاڑ دُشوار گزار پر * چودہ کوس کے پھیڑ میں * کھنیاں
 اُس میں اکثر ہوتی ہیں * چشمے بھی بہت سے خوش مارتے ہیں * اور جس جگہ وہاں چار گز کھودو
 پانی نکل آئے * آبشاریں بیشتر * تالاب برسات میں دوسو سے کچھ اوپر * القصہ اس صوبے میں
 گرمی بہت * بار معتدل * دُھ مہینے سے زیادہ لباس پہنی کی احتیاج نہیں ہوتی * مہینہ چھ مہینے آگے
 برساتا تھا * اب بھی پانچ مہینے سے کچھ کم و زیادہ برس رہتا ہی * زمین یہاں کی تمام سال دریاؤں کی
 بہتایت سے شاداب رہتی ہی * بادِ بہت نہیں چلتی * گرد بھی نہیں اُرتی * کشتکاری جیسی
 چاہئے وہی ہوتی ہی * خصوصاً دھان یہاں کے نہایت پاکیزہ اور چمندہ * پر کھساری ایک اناج
 کثرت سے ہوتا ہی بہت سستا بد مزہ مٹر کی مانند * مفلس تہیدست یا کینے اُسے کھاتے ہیں گو کہ
 وہ سبب بعض امراض کا بھی ہوتا ہی * اگرچہ دریا اس صوبے میں بہت ہیں * پر گنگا سون گندک کلاں تر
 لیکن سون جیال جنوبی سے اگر نئیتر کے نزدیک گنگا سے ملی * کہتے ہیں کہ نرہ اور وہ ایک چشمے سے
 نکلی ہیں * اور گندک شمال کی جانب سے حاجی پور کے قریب * کرم ناسا ایک دکن کے پہاڑ سے نکلکر
 پونسا گدڑ میں * اور پین پین جنوب کی طرف سے آقوچ کی آبادی سے گزر عظیم آباد کے نزدیک غرض بہتر
 دریا والے کہ جن میں ناو چلے * اور چھوٹے انگنت گنگا سے شہر مذکور تک پہنچتے پہنچتے ملے * اکثر ہندو
 خاص کرم ناسا کو اُترتے ہوئے یہ احتیاط کرتے ہیں * کہ ایک قطرہ اُنکے بدن تک نہیں پہنچتا * نہایت
 تو کہا ذکر ہی * برخلاصۃ التواریخ کے مؤلف نے لکھا ہی * کہ جس مقام میں گندک گنگا سے ملی ہی *
 جو کوئی وہاں کا پانی پیئے اُس کے گلے میں گھٹکا نکلے * رفتہ رفتہ نارجیل کے برابر ہو جائے * اور سیر السافر
 والا یہ لکھتا ہی * کہ حاجی پور کی آب و ہوا کی یہ خاصیت ہی * اکثر دمانکے لوگ اس مرض میں گرفتار
 رہتے ہیں * اور گھینے اُنکے گلوں کے ہار * لیکن واقع میں اُسکے خلاف ہی * شاید چالیس پچاس برس آگے
 یہ بات ہو تو ہو * اب تو نہیں * ہاں بعض بعض اشخاص کے گلوں میں البتہ * سو یہ کہاں نہیں * اور

درخت * کہ اُسکے اُگنے کا آغاز کسی کو معلوم نہیں * وہاں کے مجاوروں میں جس کو احتیاج خرچ ضروری
 کی ہوتی ہے * وہ کھانا پینا چھوڑ کر اُسکے نیچے آ بیٹھتا ہے * اور مہا دیو سے التجا کرتا ہے * دو تین دن کے
 بعد ایک پتا لکھا ہوا قلم غیب سے بخط ہندی اُسکے پاس آن پڑتا ہے * اُسے رُپی جتنے کہ اُسکی قسمت میں
 تھے * اور نام دینیوالے بلکہ اُس کے باپ دادا زن و فرزند کا بھی معہ ملک * سمیت ہر چند کہ پانسو گوس
 پر کہوں نہ ہو ظاہر ہوتا ہے * تب وہ اُسکو اپنے سردار پاس لیجاتا ہے * وہ مطابق اُسکے ایک کاغذ لکھ
 دیتا ہے * اُسکو ہندوئی میں جاتا تھے کہتے ہیں * پھر طالب اُس کو لیکر اُس شخص کے پاس جاتا ہے
 فی الفور وہ زیرِ طور حامل کاغذ کے حوالے کرتا ہے * چنانچہ خلاصہ الہند کے مولف نے لکھا ہے * کہ ایک
 بامنسہ وہاں کا میرے نام پر بھی لایا تھا * میں نے سعادت جانکر زیرِ معلوم ادا کیا * تا در تر اُسے یہ ہے
 کہ اُس معبد میں ایک غار ہے * کہ مجاوروں کا ریس سال میں ایک بار شیو برت کے دن اُس غار میں
 جا کر خاک اُٹھاتا ہے * اور ہر ایک مجاور کو اُس میں سے دیتا ہے * بقدر اُس کے نصیب کے وہ خاک
 سونا ہو جاتی ہے * * تربہت قدیم ہے دارِ العلم ہندی ہے * آب و ہوا وہاں کی نہایت خوب * *
 وہی وہاں کا چکا اور نہایت خوش مزہ بہت ٹھفہ * بلکہ خلاصہ التواریخ کے مصنف نے لکھا ہے
 کہ ایک برس ملک نہیں بگرتا * اغلب کہ یہ مبالغہ ہو * کہونکہ عقل و نقل کے خلاف ہے * اور دودھ
 بھی علیٰ ہذا القیاس کہتے ہیں * کہ اہیر اگر پانی اُس میں ملا دیوے تو غیب سے اُسے ایک صدمہ پہنچے *
 اور بھینس بھی اُس بستی میں اتنی برسی اور قوی ہوتی ہے * کہ شیر اُس کو شکار نہیں کر سکتا * علاوہ
 اُسکے برسات میں ہر بارہ سنگے شیر بکثرت اکتھے ہو کر بستی میں آتے ہیں * بسندے وہاں کے
 حظ اُنکے شکار سے اُٹھاتے ہیں

سہ کار چنارن کی زمین قابل میں اگر ماش بکھیر دیو میں تو بے رنج کشتکاری اگ اٹھیں * اور

اس کے جنگل میں پیلین بہت پیدا ہوتی ہیں

اور سستی * لیکن ترمیوے بعضے بعضے خوب ہوتے ہیں * خصوصاً انار نہایت خوش مزہ بہت
 دانہ بھی اُسکا گندہ نیت سیلا * اگرچہ ولایت کا ساتو نہیں * لیکن ہندوستان کے اکثر بلاد کے
 اناروں پر شرف رکھتا ہی * عرض جلال آباد کے انار سے کلانی و خوبی میں کچھ کم نہیں * پیرا
 بھی اقسام کا خوش قیاس اس صوبے میں بنا جاتا ہی خصوصاً ململ شیخ پورے کی مشہور * لیکن
 حقے اور بعضے ظروف شیشے کے فیلم آباد سے بہتر کہیں نہیں بنتے * تو تا بھی امرت بھیلہ اور کجلاکت
 ہوتا ہی * اگر کوئی اُسکو پالے اور پرہائے تو جلد بوڑھے اور بخوبی پرہے * تیس کوئس شہر مذکور سے
 جنوب کی طرف داسن کوہ میں گیا ایک برامعہ ہنود کا ہی دور دور سے ہندو وناں اگر اپنے جد
 و آبا کی ارواح کے لئے دان پین کرتے ہیں * خصوصاً چتے کے جارے میں جب آفتاب قوس میں آتا
 ہزاروں اشخاص مرد و زن اُس مکان میں نزدیک و دور سے آکر جمع ہوتے ہیں * پھر منتر پڑھ پڑھ
 ترین سرادھ سے اپنے مردوں کی روح کو مسرور کرتے ہیں * اور اُس عمل کو انکی نجات کا موجب
 اور اپنی بہترین عبادت جانتے ہیں * قریب اُس کے سنگ مرمر کی کھان ہی * بیشتر وناں طرف
 وزیر سنگ مذکور کا بناتے ہیں * اور اپنی دستکاری کی خوبیاں دکھاتے ہیں * کاغذ بھی ارول اور
 بہار میں بہتر سے بہتر بنتا ہی

سرکار منگیر خلاصۃ التواریخ کے رو سے معلوم ہوتا ہی * کہ عالم گیر کے عہد میں یا اُس سے سابق
 ایک دیوار سنگین گنگا سے پہاڑ تک بنا کر صوبہ بہار کی انتہا اُس کو مقرر کیا تھا * لیکن سالہا سے
 الی الان کہ سین اٹھتالیس جلوسی شاہ عالم کے ہیں * اُسکا نشان بھی سننے دیکھنے میں نہیں آیا * خدا
 جانے تھی یا نہ تھی * پر دریا کنارے ایک قلعہ چٹہ البتہ تعمیر ہوا تھا * بالفعل بھی موجود ہی * لیکن عمارت
 اُسکی جایا سے گر پڑی ہی * اندر اُسکے صاحبان انگریز نے بنگلے اور بعضے مکان چٹہ بھی بنائے ہیں * اور
 جھار کھنڈ کے پہاڑ تلے بیٹھا تھ ایک معبد ہی * اُس کو مہادیو کا مکان کہتے ہیں * وناں پیل کا ایک

پچھم طرف اور اُسے تین کوس آگے دانا پور۔ یے دونوں معمورے معقول آباد ہوئے ہیں۔ اکثر صاحبوں کی کوٹھیاں جوئیاں باغ و ماں ساتھ ایک لطف و قرینے کے ہیں۔ غرض شہر سے تابانی پور اور و ماں سے دانا پور تک بستی ہی بستی ہے۔ فاصلہ نہیں۔ شہر پناہ اُسکی خام۔ مگر دریا کی طرف کی الگ خشتی ہے۔ اور قلعہ و ماں بنام ہی فی الحقیقت ایک عمارت کلاں خشتی ہے۔ لیکن اب پرانی ہو گئی مکانات اُسہیں متعذر ہیں۔ اور قریب اُس کے پچھم کی طرف ایک مسجد و مدرسہ نہایت کشادہ و خوش عمارت۔ اگرچہ عمارت اُسکی اب پرانی ہو گئی ہے۔ لیکن شہر مذکور میں لانا فی ہے۔ گو کہ مسجدیں کہنہ و نو بہت سی ہیں۔ یوں سنائی کہ بنا اُس کی ثواب سیف خان مرحوم نے والی تھی پر تعمیر ثواب ہیبت جنگ نے کی۔ بالفعل ثواب سراج الدولہ کی نو اسیوں کے قبضے میں ہے۔ پورب دروازے کے آگے ایک مسافت بعد پر جعفر خاں کا باغ ہے۔ اور پچھم دروازے سے ایک کوس کے فاصلے پر شاہ ارزان کی درگاہ۔ سیوا داس کا سہاونا۔ ہر ایک مکان لگو نہا۔ ہر پچھم شہر کے لوگ بکثرت و ماں جمع ہوتے ہیں۔ اور کچھیاں کبیاں بھی تمام شہر کی جاتیاں ہیں۔ ناچ کی صحبت تاشا بلکہ کچھ ایک رات گئے تک رہتی ہے۔ لیکن صاحبان عالیشان کی ریاست سے پہلے از دحام خلائی کا بکثرت ہوتا تھا۔ اب اس قدر نہیں۔ پر تھوڑا بہت مجمع ہو ہی رہنا ہے۔ کیونکہ کوئی مزاجم و مانع نہیں جسکا جی جا گیا جسکا جی نچا گیا۔ دکھن رخ اُس درگاہ کے ایک امام باراہی جلے کے کنارے۔ غرض تمام شہر کے عاشور یکے دن وہیں دفن ہوتے ہیں صحن اُسکانیت کشادہ اور مصفا اور ہوا رہنایت خوش آئند و پاکیزہ خصوصاً برسات میں جو کوئی و ماں جاے نہایت حظ اٹھائے

جو چاہے کہ کھولے دل تنگ کو کرے دید و مانکے ذرا رنگ کو

غلہ بھی اقسام کا بکثرت ہوتا ہے۔ بیشتر ارزانی رہتی ہے۔ اور دو وہ نہایت گارہا چکنا۔ وہی بھی نیت خوش ذائقہ چکا بہتیت سے بہم پہنچتا ہے۔ اور ترکاریاں ہر قسم کی با فراط

سُترہ میں قبائل اُسکے بلگرام کو روانہ ہوئے۔ میر موصوف اُنکے پہنچانے کے لیے آپ بھی عظیم آباد
 ساتھ ہوا۔ مُرشد آباد تک پہنچا تھا کہ مرض الموت نے آگھیرا۔ آخر منزل مقصود تک نہ جاسکا
 مگر اول منزل پہنچا یا۔ حاصل یہ ہے کہ یہاں کی زمین قابلِ خیر ہے۔ ایک نہ ایک صاحبِ کمال
 یہاں پیدا ہوتا ہے۔ قصہ مختصر صوبہ مذکور کی آب و ہوا نہایت خوب ہے اور اناج اکثر قسم کا
 یہاں پیدا ہوتا ہے۔ خصوصاً استعمالی اور جنواں چانول نہایت خوش ذائقہ و سفید و پاکیزہ و
 خوشبو ہوتے ہیں۔ اور ہندوستان کے اکثر تعلقات سے اس صوبے کے کتنے ہیں۔ محالوں
 میں کھیتیاں تین مہینے پہلے بونی جاتی ہیں۔ اور بعض مقاموں میں دیر جیتھہ کے مہینے میں چرہ ہتے ہیں
 اکثر قطعے زمین کے پانی میں دوب جاتے ہیں۔ پر جوں جوں پانی زیادتی کرتا ہے۔ دہان زیادہ پھلکتا
 اور برہتا۔ اگر بال لکنے سے پہلے پانی کی طغیانی ہو جائے تو دہان اُس کھیت کے بال نہیں لاتے۔
 اور جنگلوں میں یہاں کے ار نے شیر کثرت سے ہوتے ہیں۔ خصوصاً گورکھ پور بہرائچ کی اطراف
 میں۔ سولے اُن کے ہرن پارہے وغیرہ جانور صحرائی بافراط نظر آتے ہیں۔ اگرچہ دریا و اُس صوبے
 بہت ہیں۔ لیکن برے تین گھاگرا سر جو داسنی۔ طول اُسکا سر کار گورکھ پور سے قنوج تک ایک سو تیر سوں۔ اور عرض
 شمالی تاسدھو رتاج الہ آباد ایک سو پندرہ کوں شرق کی جا اُسکے بہار۔ شمال کی طرف بہار۔ جنوب کی سمت مانگپور۔ مغرب کی طرف
 قنوج او دھ بہرائچ خیر آباد لکھنؤ گورکھ پور پانچ سرکاریں۔ متعلق اُنکے ایک سو ستانوے محال۔ آمدنی چھ کروڑ پانچ
 لاکھ چالیس ہزار دام۔

صوبہ سرائے بہار بہار

دار الحکومت اُسکا عظیم آباد عرف پٹنہ ہے۔ نہایت خوش سواد و خوش آب و ہوا لنگھا
 کنارے۔ اور اُس مقام میں اس دریاؤ کو اتھا گندے ندی بھی کہتے ہیں۔ طول آبادی کا بہت برا
 اور عرض چھوٹا۔ عمارتیں سابق میں کھبریل کی بیشتر تھیں۔ اب پختہ بھی ہیں۔ کہونکہ آبادی و رونق
 شہر مذکور کی صاحبان انگریز کی ریاست میں برہگٹی ہے۔ چنانچہ باقی پور تین سو شہر سے پرے

ایک کواں ہی * جو کوئی چالیس دن متصل اُسکا پانی پیئے خوب گانی لگے * سوائے اسکے اکثر اہل
 کمال یہاں گذرے ہیں * چنانچہ سید جلیل القدر عبد الجلیل بلگرامی براشاعر * علم عربی و فارسی میں خوب
 ماہر * فرخ سیر کے وقت میں گذرا ہی بلکہ سندھ کی وقائع نگاری بھی اُسکو حضور اعلیٰ سے مقرر تھی
 اتفاقاً سرکار مذکور میں ایک بار اسی عہد فرخ میں مینہ کے ساتھ مصری برسی تھی اُس بزرگوار نے اس
 خبر نا در روزگار کو بھی حضور پر نور میں لکھ بھیجا * حضرت اس خبر کو خلاف قیاس سمجھ کر نہایت برہم
 ہوئے * کہ اقرار کرنا اور بادشاہوں کے حضور لکھنا وقائع نگار گوہر گزینچا ہے * یہ شخص لائق اس امر کے
 نہیں * غرض خدمت سے اُس بیچارے کو تغیر کیا * روزگار اُسکا ناحق جاتا رہا * تب میر مذکور خبر مسطور کی
 صداقت کے لئے دہانکے قاضی مفتی بلکہ اکثر اشرف ثقافت کی قبروں سے ایک محضر کروا کر حضور میں
 لے آیا * اور مورد الطاف ہو کر اسی خدمت پر پھر سرفراز ہوا * یہہ رباعی حسب حال اُسکی طبع زاد ہی *

فرخ سیر آن پادشہ بابر کات چرخ از ادب او شدہ شیرین حرکات
 در سندھ زمین عہد دولت مندش باراں بارید ہیزہ قد و نبات
 بعد اُس بزرگ کے میر غلام علی آزاد بھی شعر و سخن و علم و فضل میں اپنے معاصرین کے بیچ
 لاثانی تھا * بلکہ اشعار عربی تو اُس فصاحت و بلاغت و بہتایت کے ساتھ کہ اہل ہند میں کسی نے
 اُسے آگے بھی نہیں کہے * قصاید اسکے اُس بات پر دال ہیں * اور اسکی تعریف میں فصیحان عرب کی
 زبانیں لال * پیدائش اُسکی گیارہ سی جو وہ ہجری میں * اور وفات اُسکی سن بارہ سی و دو میں
 پوتا بھی اُس کا مفتی امیر حیدر اس وقت میں مُغتنم زمانہ * اور اپنے معاصرین میں یگانہ تھا * علوم عربیہ
 میں مہارت تمام * اور فنون فارسی میں دستگاہ مالا کلام اُسکو تھی * شرکی جمیع اقسام پر قادر تھا
 اور نظم کے تمام اسراروں سے ماہر * صاحبان کمپنی و ام ظہم کی سرکار میں مفتی گری کی خدمت پر
 برسوں سرفراز رہا * اور صاحبان عالیشان کے نزدیک اپنے ہم پیشوں میں ہمیشہ ممتاز * اتفاقاً تاشین

و جماعت اُسی نے کی * شعرا بھی جتنے اُس شہر میں ہیں * کہا فارسی گو کہا ریختہ گو کہیں نہیں *
 اسکی یہ ہی * کہ بعد برہم ہونے شاہجہان آباد کے اکثر غریب امیر میرزایان ہندوستان سے
 نواب صفدر جنگ و شجاع الدولہ بہادر کے عہد میں آکر اس شہر میں بسکونت دایمی ساکن ہوئے
 پس شہر تو عبارت اشخاص سے ہی * یہی دلی ہو گیا * اور باشندے بھی اسکے بسبب کثرت
 صحبت و تتبع زبان تلفظ صحیح کرنے لگے * یہاں تک کہ چکی طبع مؤزوں تھی شاعر ہو گئے *
 باوجود اس کے بھی لہجے میں تفاوت بہت رہی * لیکن محاورے میں کم * کہ زبان دان ہی اُسکو
 سمجھے * اور اُسکی طبیعت اُسپر لگے * بتخانے بھی اندرون و بیرون شہر کے ہیں * لیکن نعل درواز
 چٹھم طرف کا لگا کا بتخانہ قدیم ہی * ہر پر کو ویاں ہنود جمع ہوتے ہیں * اور اُسکی پیشکش کرتے ہیں
 پر ہولی کے بعد کئی دن رات کو روشنی افراط سے ویاں رہتی ہی * اور دکھن طرف شہر کے
 باہر بھوانی کا متھہ ہی * ویاں بھی اتھوارے میں ایک مرتبہ ہندو پوجا کو جاتے ہیں اور پکوان وغیرہ
 بھی چڑھاتے ہیں * مگر ہولی کے آٹھویں دن برا میللا ہوتا ہی * تمام شہر کے ہندو بلکہ مسلمانان
 تماش بین اور زندیاں بھی اُسی قبیل کی ہزاروں جاتی ہیں * اور جھمکے اپنے خواہش مند و نکو
 دکھاتی ہیں * تاشام اُسکے مندر کے گرد پیش ایک دنگل جمع رہتا ہی * بلکہ اُسکے قریب جتنے باغ
 ہیں وے بھی آدمیوں سے معمور رہتے ہیں * غرض اسطرح کا میللا شہر مذکور میں دوسرا نہیں ہوتا
 نام اُس کا آٹھوں ہی * سورج گنڈا ایک تالاب ہی * شہر سے چار کوں چٹھم دکھن کے دریاں *
 ویاں بھی ہر برس برسات کے اخیر ہندو زن و مرد لاکھوں نہانے جاتے ہیں * بلکہ دور دور کے
 باشندے بھی ویاں اپنے تئیں پہنچاتے ہیں * ساتھ اسکے مسلمان بھی ہزاروں نظر باز سچے سچے ادھر ادھر
 اور کسبیاں بھی تمام شہر کی اپنے تئیں بنائے چٹائے جھڑ جھڑوہ گر * غرض تاشام ویاں بھیتر بھارتی ہی
 بلگرام ایک براقصہ ہی * اکثر ویاں کے لوگ قابل و شاعر و صاحب طبع ہوتے ہیں * قصبہ مذکور

زبانی معلوم ہوا کہ اسکی بنیاد کو اکتالیس یا پینتالیس برس گزرے ہیں * العلم عند اللہ * اور
چوک سے متصل دکن طرف فرنگی محل * وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت
میں اس مکان کے بیچ ایک فرامیسس سوداگر اتر اٹھا * جو کہ بے اذن حضورِ اعلیٰ کے یہ امر وقوع
میں آیا * ملازمانِ حضور کو گوارا نہ ہوا * آخر اسکو اخراج کیا * پھر اوزنگ زیب کے وقت میں حسبِ الحکم
بادشاہی مکانِ مسطور ملا قطب الدین شہید کے فرزندوں کو ملا * چنانچہ اب تک بھی انکی آل اولاد کی نسبت
وہیں ہے * لیکن وجہ معاش جو انکی بند ہو گئی یہ صرف قصور طالع کا ہے * والا آج نواب وزیر کی
سرکار سے ہزاروں پردیش پاتے ہیں * وارد صادر یہاں سے بہتیرا کچھ لیجاتے ہیں * پھر یہ تو
استحقاق زیادہ رکھتے ہیں * کہونکہ آباء و اجداد سے اس خاندانِ عالی کے نمک خوار و شکر گزار
ہیں * جو وقت مزاج جنابِ عالی کا تک ایک متوجہ ہوا * یہہ قلیل تو کب چیز ہے * ماوراء اسکے
نعماء کثیر پائینگے * اور مدتِ العمر کو بے نیاز ہو جائینگے * لیکن گلِ امر مرہونِ پاؤں کا رہا

تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست سودے نمکند یاری ہر یار کہ ہست
حاصل یہ ہے کہ مکان مذکور قدیم مدرسہ ہے * برے برے فاضلِ مدرس وہاں گزرے
ہیں * بلکہ اب تک بھی سررشتہ درس و تدریس کا جاری ہے * چنانچہ سوائے شہر کے طلبہ اطراف
واکناف سے وہاں تحصیل کے واسطے آتے ہیں * اور فیضِ افسے اٹھاتے ہیں * حق تو یہ ہے کہ
کہ اس شہر میں چرچا علم و فضل کا بہ نسبت اور بلاد کے زیادہ ہے * کہونکہ فریقین کے فاضل یہاں
موجود ہیں * لیکن شیونکے فریقے میں ششوی مولوی حسین صاحب اور فریقہ ناجیہ امامیہ مولانا
سید ولد ار علی سلمہ اللہ تعالیٰ وجہِ عصر ہے * تخراس بزرگ کا اسکی تحریر سے ہویدا ہے *
اور خوش بیانی اسکی تقریر سے پیدا * سیکڑوں اشخاص اسکی بدولت گمراہی سے نکلے * اور
منزلِ ہدایت کو پہنچے * مذہبِ امامیہ کو ترقی کا بل اسنے بخشی * اور ہندوستان میں نماز جمعہ

اُسکی وفات کے مرزا ابوطالب خان سپوت ہوا۔ اُسے نام و نشان روزگار
 میں پیدا کیا۔ اس واسطے امام بابر اُسی کے نام سے مشہور ہوا۔ تین گانوں بھی اُسکے اخراجات کے لئے
 نواب شجاع الدولہ بہادر مرحوم کے عہد حکومت سے معین ہوئے تھے۔ لیکن نواب آصف الدولہ کے
 دور میں نصفی ہو گئی تھی بالفعل نواب یحییٰ الدولہ سعادت علیخان بہادر دام اقبالہ کے وقت میں وہ
 بھی ضبط ہوئی۔ پیر مرزا مہدی علیخان بہادر دام شروٹہ سال بسال دہانکے اخراجات کے لئے قدرے قلیل
 اپنی طرف سے گزارتے ہیں۔ فی الحقیقت یہ بھی وزیر ہی کی سرکار سے ملتا ہی۔ کہونکہ خان موصوف
 بھی اُس سرکار کا ایک ملازم مقرب ہی۔ حق تعالیٰ توفیقات کو اُسکی زیادہ کرے۔ اور نواب وزیر کے
 دربار میں بعزت و آبرور کئے۔ بعد اسکے نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر کے عہد دولت میں
 جوہری محلے کے متصل باقرخان نے ایک امام بابر بنایا۔ اور دونوں جہاں میں فائدہ اُٹھایا۔ خان مرحوم
 مغل ولایت زائدہ روزگار تھا۔ کئی سی سوار مغل وغیرہ اُسکے رسالے میں تھے۔ اب آغا فتح علی خلیف
 الحق اُسکا قید حیات میں ہی۔ لیکن محض بیکار و تکالیف میں گرفتار۔ پر مکان مشطوریہ قابض ہی
 ایک گانوں بھی اُس مبارک بنیاد کے اخراجات کے لئے آصف الدولہ بہادر نے دیا تھا۔ لیکن دو
 برس کے بعد اہل کاروں نے کسی جیل سے ضبط کر لیا۔ غرض یہ خستہ بنا فی الواقع محل قبولیت و مقام
 تعزیت ہی۔ مجلس میں یہاں کی شاہد ریا کا نہیں۔ سوائے کریم و زاری اہل مجلس کو کام دوسرا نہیں
 غلط ہی خلق کی کثرت کہیں نہیں ہوتی۔ والے بکا کی بہ شدت کہیں نہیں ہوتی
 خوشحال اُسکے بنانے والے کا کہ دنیا میں نام کیا اور عقبی میں نواب زیادہ قبر بھی اُس مرحوم کی اُسی ہے
 بلکہ اکثر مومنین اغنیاء ساکین اُس کے مکانات و صحن میں آسودہ ہیں
 الہی قبر میں ہر ایک ہووے چین کے ساتھ بروز حشر ہو محشر چہر حسین کے ساتھ
 اور سال اُس کی بھی تعمیر کا آرزوئے تاریخ نظم و نشر دیکھنے میں نہیں آیا۔ مگر بعض اکابر و آغا فتح علی کی

اب نواب آصف الدولہ بہادر مغفور کے بعد نواب یحییٰ الدولہ ناظم الملک سعادت علی خان بہادر وزیر
 ابن وزیر نے جو سند حکومت پر اجلاس فرمایا اور افضال الہی سے ملک موروٹی اپنا پایا علیٰ ہذا القیاس
 متوجہ تعمیر ہوا چنانچہ کہا کہ مکان عالی شان دلکش بلکہ ایک رہنا بھی نہایت پر فضا بنایا اور جتنے باغ تھے
 انکی رونق کو دونا کر دکھایا خصوصاً وزیر باغ اور موتی باغ میں ایسی عمارت انگیزی دلچسپ بنائی کہ
 کہ بہار وہاں سے کبھو نہیں جاتی اور خزان ہرگز آنے نہیں پاتی

طلسمات کا سا ہی آئیں سماں کوئی جانکے وہاں پھیر جاوے کہاں

فی الواقع ہر ایک عمارت قابل تعریف و لائق توصیف ہی لیکن بہترین عمارت بنائے مکان علم مجازی
 حضرت عباس علیہ السلام ہی کہ نواب رفیع الکان نے خلوص عقیدت سے سن بارہوی سترہ میں از
 سر نو کس خوبی سے اسکو بنوایا اور ہزار روپیہ اسکی تعمیر میں اتھایا تاریخ اس کی بنا کی میرزا قلیل شاعر کے
 برصغ سے نکلتی ہی

الہی اس کے بنانے والے کی بنیاد دولت کو مستحکم رکھو اور توفیقات نیک کو اس کی زیادہ
 کیجو پچھم طرف پائین اس کے لب دریا میرزا ابوطالب خان کا امام باراہی بنائے اس کی تمام شہر کے امام
 باروں سے مقدم ہی چنانچہ اس کی بنیاد کو ساتھ برس تخمیناً گزرے ریاست اس وقت نواب صفدر

جنگ بہادر مرحوم کی تھی لیکن مکان مذکور کے مالک پہلے کلب علی خان مرحوم تھے خان مغفور نواب مرزا
 حسن رضا خان مرحوم کا نانا تھا غرض اس بزرگ نے اس مکان کو اپنے اقربا کے مدفن کے لئے بنایا تھا
 چنانچہ اس میں حیات میں ایک آد قبر بھی وہاں بن چکی تھی بعد اس کے مرزا علی مرزا ابوطالب کے اپنے
 تھوڑی سی زمین اس مرحوم سے امام بارے کے واسطے مانگی اس بزرگ وار نے سعادت دارین
 جانکندہ کی بلکہ جس مکان میں وہ قبر ہی مجاوری بھی وہاں کی اس کو دی کہونکہ وہ بیچارہ مرد عرب
 و گنہگار تھا پر جب تک جیتا مکان مذکور اس کے قبضے میں رہا اور والان امام بارے کا بنایا ہوا

اُسکا نواب مرحوم کی مہر سے آج تک انکی اولاد کے پاس موجود ہے۔ لیکن کرایہ چند روز ہی دیکر موقوف
 کر دیا تھا۔ اور اُسکے بدلے کوئی گاون یا جاگیر بھی مرحمت نہ کی۔ غرض نواب وزیر الممالک صفدر جنگ الباقی
 خان بہادر مرحوم کے عہد حکومت تک بنا اُسکی جوں کی توں رہی۔ جسوقت نواب وزیر اعظم شیخ الدولہ
 بہادر مغفور مسند ریاست پر بیٹھے۔ تب مکانات اور شیخ زادوں کے بھی لیکر اس مکان کے شامل
 کیے۔ بلکہ ایک دوبارہ دری اور بنوائی پھر عوض اُسکے اور دے مکان جو آپ لئے تھے۔ دو گواں گاون
 مالکوں کی جاگیر کر دیا۔ چند روز کے بعد وہ بھی سرکار میں ضبط ہو گیا۔ لیکن یہ شیخ زادے نواب ابوالکلام
 خان مرحوم سے نسبت قرابت کی نہ رکھتے تھے۔ مگر ہموطنی کی۔ پھر نواب وزیر ابن الویر آصف الدولہ
 بہادر خلد مکان کا جب دور آیا۔ انھوں نے مکان مسطور نے مر سے تعمیر کیا۔ نقشہ ہی اور کر دیا۔ بلکہ نسبت
 سی حویلیاں لوگوں کی جو اُسکے اطراف و جوانب میں تھیں شیخ زادے سمیت دے گروادیں *
 اور انکی جاگہ عمارتیں نئی نئی وضع کی خوش قطع و دلچپ بنوائیں۔ چنانچہ سنگی بارہ دری اور بادل والا
 انھیں میں سے ہی۔ رسولے انکے بھی بہت سے مکانات و باغات بنائے۔ کہ ہر ایک اپنی وضع میں
 بے نظیر اور نقش و نگار و صفائی میں بہ از صفحہ تصویر ہی۔ خصوصاً دولتخانہ کہ اشرف مکانات ہی
 واسطے اُس جنت مکان کی اکثر آرا نگاہ وہی تھا۔ تاریخ اُسکی بنا کی دولتخانہ عالی مؤلف کے نتائج
 طبع سے ہی۔ لیکن خیر العمارت امام بارہ ہی۔ واقعی کہ ایک استوار و پیدار کوئی مکان نہیں *
 اور کسی عمارت میں اس شان کا دالان نہیں

حضرت اُسکی اوج فلک سے بلند نہ پہنچے جہاں وہم کی بھی کمند
 مسجد بھی وہ انکی تمام شہر میں نمودار۔ عمارت اُس کی نہایت استوار۔ ہر ایک برج اُس کا وسعت
 میں مسجد جامعے کی برابر اور رفعت میں برج فلک سے ہر
 ملائک زمیں پر ہوں ساکن اگر * * عبادت کریں بس وہیں عینتہ کر

کسیکا گھر ہی تیلے پر ہوا میں کسیکا جھونپڑا تختِ الثریٰ میں
 غرض شہرِ مذکور میں کئی سرائیں اور بہت سے کترے توڑے محلے آباد ہیں جس محلے میں شیخ مینا کی
 درگاہ ہے * اُسے مینانگری کہتے ہیں * اکثر لوگ بھٹنہ کو فاتحہ کے واسطے وانا جاتے ہیں * اور بیشتر
 عوام الناس فاتحہ انکی گز پینے پر دلاتے ہیں * اور بیرون شہر شرق کی طرف لکھ پیر کے قریب مزارِ حلیل کا
 لیکن اُسکی قبر کا چوڑا قد آدم بلند و بے زینہ ہے اس باعث کوئی متصل اُسکے جانہیں سکتا * دور ہی سے
 فاتحہ پڑھ جاتا ہے * ہر جمعے کو وانا اکثر تماش بین جوان برائے سیر اور اکثر جہلا بواج عقیدے سے جاتے ہیں
 اور ماش کی کچھری اور کتر وائیل چڑھاتے ہیں * گستاخی مُعاف * سوائے کشف و کرامت کے بے دونوں
 بزرگ خوش ذائقہ بھی کہتے تھے * کہ بعدِ رحلت ایسی نذر قبول کی * اور کس چیز پر روح کو انکی رغبت ہو
 شہر کے اتر رخ گوشتی کے کنارے شاہ پیر محمد کا تیلہ ہے * اُسکے وہی دارُ العلم تھا * اکثر طلبہ و علما وانا
 پڑھتے پڑھاتے تھے * اور اپنی اوقات بخوبی بسر لیٹانے تھے * مینا ہی کی شیخ موصوف کو سوائے نعمت
 فقر کے دولتِ علم بھی تھی * فی الجملہ مردِ صاحبِ کمال و صاحبِ حال و قال تھا * زندگی میں وہ مقام کا
 مسکن تھا * بعدِ مرگ مدفون ہوا * اور مسجد بھی اُسپر ایک نہایت عالی شان و وسیع گنبد اُس کے بزمِ بلند
 و رفیع * اور مینا راس کے گوشتی کے اُس پار چیم اور اتر کے آنے والوں کو مین چار کوس سے نظر آتے ہیں
 کس اُنکے ابتک و نیسے ہی جگہ گاتے ہیں * اور قریب اُسے پورب طرف پنج محلہ ہے * کثرتِ استعال
 نون اُس کا حذف ہو گیا ہے * اور جیم چے سے عوض * چنانچہ اکثر لوگ پنج محلہ کہتے ہیں * مکانِ مذکور نواب
 ابوالکارم خاں کا دیوانخانہ تھا * اور یہ بزرگ لکھنؤ کے شیخوں سے ہی مگر امیر تھا * اور وجہ تسمیہ مکان
 مسطور کی یہ ہے کہ زمانہ سابق میں یہاں دو مندرے مکان کو دو محلہ * اور مندرے کو بہ محلہ کہتے تھے *
 شاید یہ پنج مندرے تھا * اس سبب نام اس کا پنج محلہ ہوا * قصہ مختصر جب نواب برہان الملک سعادت
 خان مرحوم کی قابلِ سہیت اس شہر میں رونق افزا ہوئے * اس مکان کو پانسو روپیہ کرائے کو لیا * چنانچہ کرا

وہ پسینے میں دوبی ہوئی حالتِ غش میں نکلتی ہی * سوائے اسکے کذب و افترا * پر یہ سچ ہی *
 کہ اگر مدار سالار دنیا میں پیدا نہ ہوتے تو رِجالوں کے یہاں مالِ خوب جمع ہوتا * بلکہ ایک ایک گنجِ آقصا لکھتی ^{جانتا}
 دیو کن مدت سی پٹیوں کی تک سال ہی * اُتر کے پہاڑوں سے سونا رو پاتا بنا سرب سہاگا
 شہد چوک کچور سونٹھہ پیل باد پرنگ لون ہینگ موم شمشید تانگن باز جرد شاہین وغیرہ سوائے
 اسکے اور بہت سی چیزیں پہاڑ کی پہاڑیئے لاتے ہیں اور بیچ جاتے ہیں سبب اس کے لوگوں کا جوم
 اور خرید فروخت کی دھوم دماں رہتی ہی * * نیکھار مصرک ایک نامی جاگہ اور ہندوئی بری پرست گاہ
 گوتمی اُس کے قلعے کے تلے جا نکلتی ہی * نزدیک اُس کے ایک حوض ہی بر محاورت کند اُسکو کہتے ہیں
 پانی اُس کا اندر ہی اندر جوش کھاتا ہی * ساتھ اسکے ایسا چکر مارتا ہی کہ آدمی کی قدرت نہیں ^{سمیں} جو اس
 غوطہ لگا سکے * بلکہ جو چیز کہ اُس میں گرے فی الفور نکل پڑے * ہنود کے نزدیک براتیر تھہ ہی ^{میں} مشہور
 کہ جتنی کتابیں ہندی کہ گردشِ فلکی سے اور انقلابِ دہری سے گم ہوئیں تھیں تیشیوں اور مٹیوں نے اپنی
 طبع کی جودت اور ذہن کی حدت سے اُس کے کنارے پر نئے سرے اُٹھیں درست کیا اور لکھا
 ہر ایک اُنکے مطالب سے فیضیاب ہوا * قریب اُسے ایک سرچشمہ چھوٹی سی ندی کا ہی
 کہ وہ گوتمی میں ملی ہی * ایک گز کا چوڑا چار انگل گہرا * جب اُس کے کنارے پر مین بید خواں مٹر پڑتے
 اور وقت پر تشرشنِ قدر چانول وغیرہ اُسمیں دالتے ہیں * پھر انکارن بھی نہیں پاتے
 لکھنؤ بہت برا شہر ہی گوتمی کے کنارے * آگے بھی دار الحکومت تھا * لیکن نواب شیخ الدولہ
 بہادر مرحوم نے بعد بگر کے ہنگامے کے یہ رتبہ فیض آباد کو بخشا * چنانچہ انتقال بھی اس سرے
 فانی سے وہیں کیا * پھر نواب آصف الدولہ بہادر مغفور نے اُسکو نوازا اور دارالامارات تھہرایا
 آبادی اُسکی بہت بڑھ گئی * کہیں سے کہیں جا پہنچی * اب بھی بدستور حاکم نہیں یہی * لیکن
 بیہرہ پر جوبستای * اسے نہایت نشیب و فراز اُسمیں واقع ہی *

اُسکی گردن و نواح میں اکثر * اور چھلواریاں جا بجا بیشتر * تربت رجب سالار کی اور درگاہ سالار مسعود غازی
 کی وہیں ہی سنتے ہیں کہ رجب سالار تغلق شاہ کا بھائی تھا * اور سالار مسعود غازی کے احوال میں
 اختلاف ہی * بعضے کہتے ہیں قوم کا سید * لیکن سلطان محمود غزنوی سے بھی قرابت قریب کہتا تھا
 اور بعضوں کا قول یہ ہے کہ ایک پتھان تھا * لیکن شہید ہوا * غرض درگاہ اُسکی ایک عالم کی زیارت
 گاہ ہی * سال میں ایک بار دور دور سے لوگ میدانِ فی کے ہمراہ چلتے ہیں * کتنے سیاح اکثر بیاری پرچ
 قوم لال لال نیزوں سمیت ہزاروں دفالی گاتے جاتے ساتھ لیکر اپنی اپنی بستیوں سے نکلتے ہیں *
 غرض جیتھہ کا پہلا اتوار اُس کے عرس کا دن ہی * یے اُسے دو تین دن پہلے وہاں آپہنچتے ہیں * اور
 اعتقاد انکا یہ ہے * کہ وہی اُسکے بیاہ کا روز تھا * چنانچہ شہانے کترے اُسکے گلے میں تھے کہ مارا گیا ایسی
 ایک تیلی ردولی کا ساکن پلنگ پیر ہا کچھ سباب عروسی سمیت اُسکے مزار پر بھیجتا ہی * اپنے زعم
 میں ہر برس اُس کا بیاہ کرتا ہی برسوں سے یہ رسم اُسکے خاندان میں چلی آئی ہی * بلکہ اب تک بھی جاری ہی
 غرض رجاے کے اعتقاد سے بھی خدا میں رکھے * کہ رسوائی سے خالی نہیں * اور گرد و پیش اُسکے گنبد کے
 چھتے درخت ہیں انہیں رسیاں ڈال کر کوئی اپنا ہاتھ باندھتا ہی * کوئی پانو * کوئی گلا * القیصہ انواع
 و اقسام کے سانگ لاتے ہیں * اور اپنے گمان میں اسی سبب سے مرادیں پاتے ہیں * سوائے اُسکے
 کوئی رجا لا اُس بزرگ کو گا جنادولہ کہتا ہی * اور کوئی رجا جالی سالار چھٹلا * وجہ اُسکی یہ ہے کہ جو زیدی
 اُس کے گنبد میں جاتی ہی * بد حال ہو کر آتی ہی * پر وہ مردار یہ سمجھتی ہی * صاحبِ قبر نے مجھے چون
 اور یہ احوال کر دیا تھ اُسکی سمجھ پر اور لعنت اُسکی بوجھ پر * حقیقت اُسکی یہ ہے کہ گنبد اُس کا
 نہایت چھبڑتا اور دروازہ نہایت تنگ * سپر لوگوں کی آمد و شد متصل * علاوہ اُس کے
 ایک بہت بڑا چراغ قبر کے سرے پر جلتا ہی * بسبب اُسکے ایسی گرمی اُس میں
 ہوتی ہی کہ آدمی کی چربی پگھلتی ہی * مرد بھی وہاں سے جو نکلتا ہی سو عرفناک * پھر عورت تو نازک ہوتی ہی *

دِلگشا * سہرزمین و دہانکی نیت خوب و مرطوب * ہندی بھی و دہانکی قیامت رنگیں چھپی * انگور میدانہ *
 شہوت اور سوائے انکے اور بھی بعض میوے ترکاریاں پھول خوشبو رنگیں افزا ط سے ہوتے ہیں
 خصوصاً چنیا و لالہ * پرخربوزہ حدبرا اور پھیکا صورت حرام * وجہ اسکی بنیاد کی یہہ ہی * جب صوبہ دار
 ملک مذکور کی انتقال پا کر محمد شاہ فردوس آرام گاہ کی سلطنت میں نواب برہان الملک سعادت
 خان بہادر کے نصیب ہوئی * بعد انکی وفات کے قائم مقام انکا داماد نواب وزیر الممالک ابو المنصور
 خان صفدر جنگ بہادر مغفور ہوا * کہونکہ فرزند نرینہ انکے تھا * اسی بزرگ نے بنیاد اسکی دالی * لیکن بطور چھانوی
 جب نواب شجاع الدولہ بہادر ابن صفدر جنگ وزیر الممالک کو ریاست پہنچی * بعد ہنگامہ بکسر کے مزاج
 اسکا اسکی آبادی پر آیا * چنانچہ کتے محل اور باغ پاکیزہ و خوش عمارت اسنے لب دریا بنائے اور ایک
 ترپو لیا بھی نہایت بلند و دلگشا متصل قلعہ اور چوک کے قریب بنایا * بلکہ اپنی بود و باش بھی وہیں مقرر
 کی * اکثر سرداروں مصاحبوں نے عمارتیں تعمیر کیں * یہاں تک کہ ہر ایک چھوٹے بڑے نے موافق اپنے
 مقدور کے حویلی بنائی * چنانچہ ایک معمورہ معقول ہو گیا * پر کھپر نیلیں اکثر تھیں * اور نچتہ عمارتیں کم * لیکن
 معمار قدرت کے ارادے میں جو اس کی آبادی کو پاداری نہ تھی بلکہ خرابی منظور تھی کہ سن گیارہ سی
 اتھاسی میں بعد نواب حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی شکست کے نواب موصوف کا واقعہ ہوا
 اور مقبرہ اسکا وہیں بنا * پھر سند حکومت پر اسکا خلف الصدف نواب آصف الدولہ بہادر ^{وزیر ابن} وزیر مینقا
 اسنے دار الحکومت لکھنؤ کو بدستور سابق مقرر کیا * بلکہ عمارات و باغات بھی خوش قطع و دلچسپ و دل
 بنائے * آخر اُس کی آبادی بمرتبہ گھٹی اور اس کی بستی نہایت برہی * چنانچہ بالفعل کہ سن گیارہ
 بیس ہجری ہیں * اور نواب سعادت علی خان بہادر وزیر ابن وزیر دایم اقبالہ کی حکومت کا آٹھواں
 سال * دونوں شہر اسی نہج پر ہیں

بہر ایچ ایک قدیم شہر ہی سر جو کے کنارے نہایت وسعت و کیفیت کے ساتھ * انبرائیاں

اور مہر گل خوب بنا جاتا ہی * اور دریاؤں میں برے دریاؤ اس صوبے میں گنگا جمناسر جو * طول اسکا منجھولی جو پور سے لیکر اتر کے پہاڑ تک ایک سو ساٹھ کوئس * اور عرض چونسٹا جو گنگا کا ایک گزری اُسے گھاٹم پور تک ایک سو تیس کوئس * صوبہ بہار اسکے پورب طرف اکبر آباد پچھم رخ صوبہ اودھ اتر طرف * مادھو گدھ دکن طرف * الہ آباد غازی پور بنارس جو پور چنار کالنجرا مانیک پور وغیرہ سوائس سرکاری متعلقات اُنکے دو سو سیٹالیس محال * اور آمدنی سات کروڑ ساٹھ لاکھ ایک

صوبہ اودھ

ہزار دام

ہندی کتابوں میں نام اسکا اُجھیا * راجا رام چند کا مولد و تخت گاہ ہی * اسی جہت سے ہندو اسکو برا معبد جانتے ہیں کہونکہ راجا مذکور عالی نژاد و نیک بہاد تھا * ساتھ اسکے دولت ظاہری و باطنی بھی مالا مال * عجائب غرائب افعال اُسے وقوع میں آئے اور بہت سے امور نادر اُسنے دیکھے چنانچہ شور دریا پر پل باندھا اور انگنت بندر پچھ کی فوج لیکر لنکا پر جرہہ گیا * پھر راون کو مار کر اپنی جو رد گو قید سے چھڑا لایا * اسی قبیل سے اکثر حالات اُسکی رامین میں لکھی ہیں * عرض شہر مذکور ایک سو اتھتالیس کوئس کے طول اور چھتیس کوئس کے عرض میں بستا تھا * اور اُسکی سواد میں جو کوئی خاک چھانتا سونا پاتا * ایک کوئس پرے اُسکی گھاگھرہ سرجو سے بلکر قلعے کے تلے جا نکلی ہی * اور قریب شہر کے دو بری بری قبریں ہیں * طول اُنکا سات سات آٹھ آٹھ گز سے کم نہیں * عوام اُنکو حضرت شیث و ائو منسوب کرتے ہیں * بنا بر اسکے پچھننے کو اکثر لوگ وہاں جا کر فاتحہ پڑھتے ہیں * اور بعضوں کے نزدیک پوریا کبیر جلا ہے کی قبر ہی * شخص مذکور سلطان لودی کے وقت میں تھا بنارس کے بیچ مَدَنوں جیت کرتا رہا * فقرا کے نزدیک برا موجد و صاحب کمال تھا * چنانچہ اُسکے طبع زاد اکثر دواہرے اہل مذاق کے ورد زبان ہیں * سچ ہی کہ محبت و معرفت اُسے تپکی پرتی ہی

فینس آباد عرف بکھلہ میں کوئس اودھ سے مغرب رخ ایک ابلوی نو احدث ہی * نہایت پُر فضا

تحصیل کا ایک مدت جاری رہا * اور سیکڑوں اشخاص نے رتبہ فضیلت کا حاصل کیا * آخر بحکم
 آیہ کل من علیہا فان * ہر ایک نے ہاں میں قبا پہنا * اور دار البقا کا رستایا * لیکن مولوی ابوالخیر صاحب
 جس برس کہ نواب علی ابراہیم خان مرحوم کو بنارس کی عدالت ہونی تھی * قید حیات میں تھے *
 چنانچہ گورنر ہشتین بہادر نے چاہا کہ عدالت کے سرپرستے میں روزگار اختیار کریں * لیکن انھوں نے
 نمانا اور دلہر یہی ٹھانا کہ دولت دنیا سے منہ موڑنے اور گنج قناعت کو ہرگز بچھوڑے * غرض جو
 ارادہ کیا تھا اتنے نہ پھرے * یہاں تک کہ دنیا سے اٹھ گئے * وفات انھوں نے سن گیارہ سی اٹھانوے
 میں پائی * اور نعمت عقبی کی لذت بخوبی اٹھائی * حاصل یہی کہ شہر مذکور بھی ایک دارالعلم ہی
 اس گئے گزرے پن پر بھی سرپرستہ علم کا کچھ نہ کچھ چلا جاتا ہی * اب بھی ایک آد فاضل مستعد نظر آ جاتا
 چنانچہ مجمع فضائل خفی و جلی مولوی روشن علی آرائش دو دمان شریعت * وضیاء محفل فضیلت بالفعل
 دماں کے مکہ میں موجود ہی * اکثر طلبہ اسکی بدولت فیض پاتے ہیں * اور درجہ فضیلت کو پہنچ جاتے ہیں
 نسب اس بزرگ کا بھی فاروقی * مذہب حنفی ہی * اور مولوی ابوالخیر مرحوم سے نسبت خویشی فی الواقع
 کہ اکثر علوم میں مہارت کمالی اور دستگاہ کا مینگی رکھتا ہی خصوصاً علم ادب و ریاضی میں نواب جوہر میں
 ایٹ شخص دوسرا معلوم * بلکہ اکثر بلاد میں نامی اسکا معدوم ہی * غرض جب سے مدرسہ صاحبان کمپنی کا
 کلکتے میں بنا * تب سے یہ بزرگ بھی عربی کے سرپرستے میں بیمنشی گوی کی خدمت پر سروراز ہوا * حق
 اسکو اور چہتے اہل کمال کہ اس وقت میں ہیں * انکو سلامت باکراست رکھے * اور قدر دانوں کو باقبال نہ
 قیمہ کوتاہ صوبہ مذکور کی آب و ہوا نہایت خوب ہی میوے بھی اسام کے ہونے ہیں * خصوصاً انور نہایت
 رسید خوش مزہ بیشک بکثرت بکتا ہی * اور پھول بھی ہر فصل میں دیکھنے سونگھنے کے نہایت کے ساتھ
 خصوصاً مونگرا بہت برا اور گندہ نیت خوشبو ہوتا ہی * ایک پھول اسکا حکم عطر دان کا رکھتا ہی * زیر آب
 بھی نہایت کے ساتھ ہوتی ہی * لیکن موٹھ کم یاب * جو آبجرہ کمتر * اور کپڑے کے اقسام سے جھوٹا

۱۱۴
 اور نوسبوی ساز سوداگر بھی اطراف میں اسکو لپیٹتے ہیں۔ غرض سنگند رائے اور میلے کانٹیل تو وہاں کا
 کہیں نہوتا۔ گلابی حالت سے اسکے آگے پانی ہو جائے۔ اور سہاگ کے عطر کی باس بھی اسکے ہوتے خوش آئے
 بدن میں ملے اسکو جو مرد وزن تو بن جائے ہر ایک دو لکھ دھن
 چنبیلی کا بھی عالی القیاس لکین مشہور یوں ہی کہ چنبیلی بارہ کی اور میلہ جو پور کا۔ پر اپنے تئیں سہیں
 شک ہی۔ اور دانے کے نجبا اکثر ذہین و صاحب علم و دانشمند ہوتے ہیں۔ چنانچہ متقدمین میں تلامحود
 کی ایک صاحب کمال فاضل گذر ہی۔ کہ اپنے وقت میں یکتائے عصر تھا اس زمانے میں تو اس سا ہونا
 معلوم شمس بن زغہ نے علم حکمت میں ایک لکھا ہی کہ اسفار اربعہ اسکی فصاحت و بلاغت کو نہیں پہنچتی
 اور شفا اسکی عبارت کی خوبی کو نہیں لگتی۔ باوجود اسکے مسائل حکمیہ کا بھی جامع۔ بالفعل کتب وسیعہ
 سے ہی۔ فضلا اس میں جوں جوں خوش کرتے ہیں کیشیر پانے ہیں۔ اور طلبہ درس سے فائدے اٹھاتے ہیں
 اور متاخرین میں بھی مولوی میر عسکری و مولوی ابو الفضل و مولوی ابو النجیر واقعی کہ ہر ایک ان بزرگواروں
 میں علم و فضل میں یگانہ و افتخار زمانہ تھا۔ ہر طریقہ سید مرحوم کا ایشاعہ ہی۔ اور نسب اس بزرگ کا حسینی
 اولاد زید شہید علیہ الرحمہ کی کہتے ہیں۔ کہ ظاہر اس عالی شہاد کارندانہ تھا۔ اور باطن عارفانہ بہتیرے
 طلبہ اسکی بدولت فاضل ہوئے اور اکثر فضلا اسکی فیض صحبت سے کابل۔ آخر سن گیارہ سی نوے
 ہجری میں دار البقا کا راہی ہوا۔ اور اپنے اجداد کرام کا قدمبوس حاصل کیا۔ مزار اس کا شہر مذکور
 میں اب تک برقرار ہے۔ اور بعد مردن یادگار

قبر بھی ہے چند روزہ بت کہاں ایک دن بیت جاگیا یہ بھی نشان
 تاریخ اسکی وفات کی برد اللہ منجعتہ سے نکلتی ہے۔ اور وہ دو دنوں مغفورہ۔ میں شیخ فاروقی
 و زہد میں حنفی۔ حقا کہ دونوں صاحب کمال اور دولت علم سے مالا مال تھے۔ خصوصاً علوم ادبیہ
 میں تو ہر ایک بے نظیر و عدیل۔ اور اپنے وقت میں ممتاز شیل سیویہ و خلیل۔ اُن سے بھی سریشہ

مسافروں کے مزاج سے موافق * فضا اسکی فضائے گلزار سے فائق * حویلیاں اُس میں اکثر چختہ و سنگین
چھپر کے مکان کہیں کہیں * اگرچہ آبادی اسکی اب ویسی نہیں * لیکن غیبت ہی کہونکہ باغِ خزان رسیدہ کا
ایک آدھ چمن دید کے قابل رہ جاتا ہی * اور اہل نظر کو ایک لطف دکھاتا ہی خصوصاً جامع مسجد و مائے
اپنی ساخت میں لاثانی ہی * فی الواقع چختہ کاروں کی ایک نثانی ہی * عمارت اسکی تمام و کمال سنگین
اینٹ گاری کا اُس میں نام بھی نہیں

بناوے کوئی ایسی اب کہا مجال مرمت بھی ہی اسکی امر محال

تعمیر اسکی سلطان شرق ابراہیم شرقی نے آٹھ سو باون ہجری میں کی * اور دارین میں نیک نامی
تاریخ اسکی بنا کی مسجد جامع الشرق ہی * پل بھی وہاں کا اقلیم ہند میں بے مانند ہی * ویر پائی اور چنگی
اسکی اظہر من الشمس * سیکروں برس گزرے ہیں * لیکن معلوم یہ ہوتا ہی کہ آج بنا اور ابھی تیار ہو
ہی * بنا اسکی منعم خان خاٹا خان نے اکبر بادشاہ کی سلطنت میں کی اور مہتمم اسکا نواب مرحوم کا فہیم غلام تھا
قطعہ اسکی تاریخ کا یہ ہی

خاناناں خان منعم اقدار بستہ این پل را بقوہ فیق کریم

نام او منعم ازان آمد کہ ہست بر خلائق ہم رحیم و ہم کریم

رہ بتاریخش بری گرافگنی لفظ بد را از صراط المستقیم

حق تو یہ ہی کہ یہ تاریخ اسکی بجا ہوئی * کہنے والے کی طبیعت خوب لگی * خدا اسکی تعمیر کنندے کو ستور
دریاے مغفرت کرے * اور پل صراط پر اسکی دستگیری و معاونت

ہی دریادلی کا یہ اسکی نثان خدا اسکو قائم رکھے جاوداں

سرائیں بھی کئی تھیں * لیکن بالفعل ایک چختہ پل کے جنوب رخ اور دو کچی شمال رو لیکن کچھ ایک
فاصلے سے * پھیل و عطر بھی وہاں کا نہایت خوشبو ہوتا ہی * چنانچہ اکثر بلاد میں بطریق تحائف بھجوائے

اُس وقت میں رہزنی کرتے تھے * لیکن بالفعل بلکہ سالہائے سال سے اُسکے متصل ایک معمورہ ہی * کہ اکثر ہندو
مسلمان اُس میں بستے ہیں * اشیاء و اسباب بھی ضروری موافق اُنکے بہم پہنچتے ہیں * اور قلعہ مذکور ہر چند آگ
بھی باروتوں تھا * پر جب سے صاحبانِ عالیشان کے قبضے میں آیا ہی * خوب تیار سجا سجا یا رہتا ہی
قریب اُسکے تاسم سلیمانی کی درگاہ ہی * نہایت خوش عمارت پر کیفیت * مکانات اُس میں سنگین و
ومتعد و اپنی وضع کے اسلوب دار و باقرنیہ * خصوصاً وسط میں ایک مسجد بہت بری پاکیزہ و استوار
جیسے انگوٹھی میں نگینہ * جنگلا بھی اُسکے اطراف کا نہایت سہانا و ہرا * مرض خفقان کی دوا
ہی شاداب و سرسبز و مانکی زمین وہ جنگل ہی گلشن سے بہتر کہیں

اور چار سے دکن طرف آتھہ کوئس کے فاصلے سے گنگا کے کنارے پر مرزا پور ہی * ہر چند کہ بستی
اُسکی چھوٹی ہی * لیکن خوب آباد و خوش سواد * عمارتیں پکی بیشتر * لیکن اکثر بیپاریوں کے گھر * سفید
پوندہ و انکا مشہور ہی * اگرچہ ہنگلی کا بھی گناہیت نرم اور میتھا ہوتا ہی * لیکن وہ ساتھ ان خوبیوں کے
کلانی اور گندگی بھی رکھتا ہی * * * گرہہ کا لہجہ سنگین قلعہ ہی * نہایت بے لگاؤ ایک برے اونچے پہاڑ پر
اُسکی ابتدا سے کوئی واقف نہیں چہے اکثر اُس میں خوش کھاتے ہیں * اور تالاب برے برے آب
زلال سے بھرے ہوئے ایک لطف دکھاتے ہیں * بھیدوں کا بیخانہ وہیں ہی * اور قریب اُسکے گھنے
درختوں کا ایک جنگل ہی * بیشتر اُس میں آنوس کے پیر * لوک و مانسے ہاتھی بھی پکڑ لاتے ہیں
اور پاس اُسکے لوہے کی کھان * بلکہ بعضی بعضی جاگہ سے الماس کی تپنیں بھی ہاتھ لگتیں ہیں * اور بارشند
و مانکے سود مند ہوتے ہیں

جون پور برآشہر ہی * گو منی اُسکے اندر ہو کر نکلی ہی * فیروز شاہ نے اُس کو اپنے عہدِ سلطنت میں
فتح الدین محمد جو ناں کہ اُس کا چچا تھا اُسکے نام پر آباد کیا * ازبک شہر مذکور شورپشتوں اور متھے مردوں میں
واقع ہوا تھا * فوجدار اُسکے بیشتر خوں ریزی و سفاکی میں مشغول رہتے تھے * لیکن آب و ہوا اُسکی بارشند

پچھم طرف شہر کے اورنگ آباد کی سرائے چختہ اور نہایت کشادہ * وہاں اُسکے پچاس موہن کا تالا
 اُس سے کچھ آگے برہہ رستی سے باہر قدم شریف * اکثر وضع و شریف پنجشنبہ کے دن وہاں
 جاتے ہیں * شام تک صحبت اور لوگوں کی کثرت رہتی ہے * ہر چند کہ شیت گاہیں اور خانقاہیں
 کم ہیں * لیکن لطف سے خالی نہیں * علاوہ اُسکے اُس قلعے میں اکثر مسلمانوں کی قبریں ہیں * چنانچہ مزار
 شیخ محمد علی حریں گیلانی کا بھی وہیں ہے * اُس مرحوم نے اپنے حین حیات میں اُسے بنوایا تھا *
 بلکہ کبھو کبھو پنجشنبہ کو وہاں جا کر بیٹھتا اور کچھ خیرات بھی کرتا

جو بقا اپنی قفا سمجھے وہ دکھ بھرتے نہیں مرے جو زند کی میں وہ کبھو مرتے نہیں

فی الواقع شیخ مدوح علوم ظاہری و باطنی سے مالا مال تھا * شعر و سخن تو اُسکا ایک ادنیٰ کمال تھا *
 استاد متاخرین و افتخار متقدمین اُسے کہو نہ کہنے کہ نظم و نثر اُسکی ظہوری و نظیری کے برابر * اور قصیدے
 قصائد عرفی سے بالاتر * ہندوستان کے بیچ محمد شاہ کے وقت میں آیا * کئی برس دلی میں رہا * پھر بنارس
 میں آکر گوشہ نشین ہوا * کسی امیر فقیر کے گھر گیا * اور کسی سے کچھ نہ لیا * بلکہ محتاجوں کو موافق مقدر آپ
 دیا کیا * گدازان اُسکی ہمیشہ اُجلی رہی * احتیاج کسی امر کی بجز خالق کے نہوئی * کہتے ہیں کہ نسخہ آفتاب اُسکے
 عمل میں تھی * یا گوئی اور دعوت * غرض کشف کرامت سے وہ روشن ضمیر خالی نہ تھا * مشہور ہے
 کہ نواب شجاع الدولہ بہادر کو لڑائی کا مشورہ مطلق نہ دیا * بلکہ منع کیا کہ بگارت صاحبان انگریز سے جدجدا ہی
 اور مصالحہ سرتاپا بھلا نہ ہارے * فرزند * سوائے صلح کے کچھ نہ کرنا * اور لڑائی پر وہ جان ہرگز نہ دھرنا *
 کیونکہ صلح میں حصول مراد ہی اور جنگ میں فساد * غرض بعد ہنگامہ بگروہ عارف بے ریاسن گیارہ
 اسی ہجری میں بہشت نصیب ہوا * * چنانچہ گڑھ ایک قلعہ ہی پہاڑ پر سنگین و بلند و محفوظ * لیکن نشیب
 و فراز اُس میں بہت ہے * گنگا اُسکے نیچے بہتی ہے * قریب اُس کے ایک قوم عالمگیر کے وقت ملک سروپا پر
 جنگل میں رہتی تھی * اور تیر اندازی و شمشیر زنی میں اپنی اوقات بسر کرتی تھی * یعنی کتنے صحرائیں بہاڑے

پریوں کا اُس باغ کے دبیرے میں پریش کر تھارا اُدھر آنکلا۔ اُن میں ایک کھترانی چنپی رنگ
رہائیت جالا کی ویسا کی سے پیش قدمی کرتی تھی۔ اور ایک انداز و ناز سے پانودھرتی تھی۔ سر پائس کا
گو یا سانچے میں ڈھلا تھا۔ ہر ایک غصہ واداسے بھرا تھا

ہلال ابرو منہ چاند جتہ سو ڈول خوش اسلوب چھب پید لیاں گول گول

مکھڑے کی رنگت کے لکے گدن زرد۔ بلکہ پکھراج بھی گرو۔ سونا تو کہا ہاں ہی جو اُس کے روپ کے
منہ چترہ سکے۔ غرض تماشا میونکا دیکھتے ہی جی سنسنا گیا۔ اور آنکھوں نے اندھیرا آگیا۔ میر جوم کے
بھی دلیر دیر تلک اُس کا صدمہ رہا۔ لیکن وہ چکو جھمکرا دکھاتی ہوئی بنجائیں کدھر گئی۔ پھر نہ پھری۔ تا
شام راہ دیکھی۔ بزدل سمجھے کہ تجلی کو تکرار نہیں اب بیٹھنا بیفائدہ ہی۔ ہر ایک نے گھر کی راہ لی
غرض مسمورہ مذکور کیفیت سے خالی نہیں دید کے قابل ہی۔ ساتھ اسکے علم ہندی کا بھی گھر ہی۔ کہونکہ
برے برے پندت اچھے اچھے برہمن بید کے براہانے والے شاستر کے بھید و نکلے جانے والے اور جوگی
نجومی گئی ہر فن کے بکثرت اُس شہر میں رہتے ہیں۔ اسی واسطے برہمن برہمن زادے دور دور سے
تحصیل کو آتے ہیں۔ مدقوں پر ہتے پڑھاتے ہیں۔ چنانچہ اہلک بھی مدرس ہندی کا موجود ہی۔
صاحبان عالیشان نے بھی اخراجات اُسکے بدستور جاری رکھے ہیں۔ اور اکثر ازاد منس عبادتی تہشی
اس لحاظ پر کہ مرنا و نانکا باعث نجات کا ہی۔ اپنے وطن چھوڑ دینا سے ہاتھ اٹھا رام سے لو لگاؤ
رہنا اختیار کرتے ہیں۔ بھتیرے بورھے کھنڈ سال کتنے آزار می جینے سے مایوس ہو کر وہاں آتے ہیں۔
اور دُنیا سے اُتھ جاتے ہیں۔ ازبکہ لوگوں کی آہر جاہر ہر ایک سمت سے رہتی ہی۔ اسی سبب
اُسکی آبادی کم نہیں ہوتی۔ کپڑا بھی وہاں ریشمی و زربافی خوب بنا جاتا ہی۔ خصوصاً تاش بادولہ بہا۔
جگمگا اور شروع کھواب تو واقعی بعد گجرات کے بنارس کے برابر ہندیش کہیں نہیں بنتا۔ اگرچہ شروع
موو میں اب تیار ہونے لگا ہی۔ لیکن یہہ قماش و ملایمت کہاں۔ باجی اور نجیب کا سا فرق ہی۔

جن دنوں صوبہ مذکور میں ہی * اُن دنوں تلک وہ ٹیک ذات خرقہ حیات پہنے تھے * چنانچہ راقم کے والد نے بھی اُسے دیکھا ہی * بلکہ بارہا اُسکی خدمت میں مشرف ہوا * سوائے اُسکے اُس حق پرست کی گرامت نہ تھا * اور اُسکے حرزوں کی تاثیر کا اکثر ناقل تھا * حاصل یہہ ہی کہ وہ طالبِ مؤلا کثیفیت سے خالی اور اُس کا خرقہ فقر ہرگز جالی نہ تھا * آخر شہر مذکور ہی میں اُس نے رحلت کی اور اُسکی قبر وہیں بنی

نت جگ میں کوئی کب رہا آخر فنا آخر فنا اس زندگی سے فائدہ آخر فنا آخر فنا

لیکن اُس بزرگ کا مذہب و نسب و سیلہ بیعت نہ کسی سی سنا * اور نہ پوچھا * والا نہ لکھنے میں آتا اور تیس کوں صوبہ مذکور سے پرے بنارس ہی * ہندی کتابوں میں نام اُس کا بارانسی بھی لکھا ہی اس لئے کہ یہ بستی درمیان دریائے برنا اور اسی کے دافع ہی * کاشی بھی اُسکو کہتے ہیں * اور مہاد یوگ منسوب کرتے ہیں * غرض شہر مذکور نہایت قدیم ہی * عمارت اُسکی سنگیں و چٹہ و بلند اکثر اب دریا لیکن حویلیوں میں انگنائی نثارو * سوائے اُسکے اندر باہر بستی کے ہزاروں بتخانے * انگنت شوالی شکر و کد اور تھاکر یہاں کا بسنسرتا تھا * چنانچہ اُس کا برامندر تھا * عالمگیر نے نرواکر وہاں ایک سجدہ بری نشان بنائی * شہر کے لوگ اُس کو بسنسرتا کی سجدہ کہتے ہیں * سوائے اُسکے اور بھی کئی نامی بتخانے توڑے اور مسیحی اُنکی جاگہ بناکیں * قصہ کوتاہ شہر مذکور اب بھی آباد ہی * لیکن کوچے اُسکے نہایت تنگ و تاریک و بدبو * بلکہ بعضے گلیوں میں تو دھوپ کا بھی گزر نہیں ہوتا * اسی باعث زمین وہاںکی بیشتر سیلی رہتی ہر دریا کنارے کی عمارتیں سب کی سب دلچسپ قابلِ سیر * اور باغات بھی شہر کے چیم طرف بہت سہا و نے لگو نہیں کہ انسان کا وہاں جی کبھو اُداس نہو * ہر چند اُسکے کوئی پاس نہو * حسن بھی وہاں کا نہا جملک تک کے ساتھ * اگر فرشتہ بھی دیکھے تو دیوانہ ہو جائے * پر نیا تو کس شمار و قطار میں * چنانچہ ایک دن کا ذکر ہی * کہ راقم ساون میں ایک باغ بے درو و دیوار کے بیچ سر راہ ایک بلند ی پریتھا تھا اور میر چایغ علی مرحوم حنف تخلص بھی میرے ساتھ تھے * دن اُس وقت دوپہر سے کچھ کم ہوگا کہ جھنڈ کا

یہ غلط ہی کہ فقط ہیگی دوا میں تاثیر آتے بہتر ہی دُعائے فقر میں تاثیر

پھر توحید اللہ کو شاہ صاحب کی خدمت میں اعتقاد زیادہ ہوا * اور انکی وجہ معیشت پر کچھ اپنی طرف سے بھی برہا دیا * چنانچہ آج تک بھی انکی آل و اولاد کو قدرے قلیل ملتا ہی * اور انکا خرچ روزمرہ اُسی کے باعث چلتا ہی * مذہب اُس بزرگ کا امامیہ تھا اور سلسلہ چشتیہ * آباؤ اُمّے کرام بھی اُسکے اہل کمال تھے * اور صاحب حال و قابل خصوصاً سید شاہ فتح محمد علوم ظاہری و باطنی میں فی الواقع کہ لگانہ تھا * اور منجملہ مشایخ زمانہ * اکثر اشخاص اُسکی کراست کے قائل * اور خرچ عادت کے ناقل ہیں * چنانچہ راقم نے بھی ایک اور نقل ایسی ہی اُس بزرگ کی شاہ ظہور محمد کے خلف الرشید میاں شاہ غلام رسول کی زبانی سنی ہی اغلب ہی کہ وہ صحیح ہو * کیونکہ وہ بزرگ بھی با خدا و صاحب صدق و صفا تھا * اندینوں معلوم نہیں کہ قید حیات میں ہی * یا اُس سے آزاد * اس واسطے کہ برسوں سے اُسکے احوال کی اطلاع نہیں * بلکہ یہ بھی دریافت نہیں کہ اس خاندان میں سجادہ نشین اب کون ہی کیونکہ ایک شخص کا وجود و قیام دوام نہیں * ہمیشہ سے تبدل اشخاص کا چلا آتا ہی * اور ایک کے بعد جاگہ اُسکی دوسرا پاتا ہی

خبر اُسکی ذات اور کسی کو نہیں ثبات ہی قابلِ مہمات یہہ جتنی ہی کائنات

لیکن ان دونوں خاندان سے بلکہ اکثر مشایخ سے قدامت بود و باش کی شہرہ مذکور میں شاہ منور صاحب کی ثابت ہی * کیونکہ بعض ثقافت سے سنا ہی * کہ وہ برگزیدہ حق نہایت معتمد تھا چنانچہ اُسوقت کے بدھے لہتے تھے * کہ ہمارا تولد اس بزرگ کے روبرو ہوا ہی * اور ہمنے ایسا ہی اسکو دیکھی ہی وہ بھی اپنی زبان سے فرماتا تھا * کہ اکثر پیران کہنہ سال میرے سامنے کے لڑکے ہیں * میری تین بی بیوں کی عمر ہوئی ہی * اور میرا سن تین تھا کہ اس قلعے کی نیو پڑی * اکثر اشخاص اُسکو صادق جانتے تھے * اور اس بات کو دل سے مانتے تھے * ہر چند کہ عقل سے باہر ہی لیکن خدا قادر ہی * شاید ایسا ایک شخص نادر الوجود امت پیغمبر آخر الزماں میں بھی موجود اُسنے کیا ہو * اور یہہ سن و سال اُسکو دیا ہو * غرض عمدہ اللہ

وہی ہی جو اُسکے بزرگوں کی گزراں کے واسطے سلاطین و حکام نے مُعین کی تھی۔ بلکہ بہت دنوں
کچھ کم ہو گئی۔ مگر صاحبانِ عالیشان نے جتنی بھی اُس کو جاری رکھا

غنیف ہی جو کچھ اب بھی ہی دن گزرے فراغت کے

کرز کے یاد ایک دن تم یہی ایامِ عسرت کے

اور انھیں میں سے ایک دائرہ سپہ شاہ ظہور محمد کا ہی۔ ہر چند کہ محوطہ اور مکانات اُسکے کچے
ہیں۔ ساتھ اس کے چھوٹا بھی ہی۔ لیکن وہ مرحوم اپنے کام کا پکا۔ اور درویشی کے چلن میں بہت برا
بلکہ یکتا تھا۔ ریاضت میں کابل۔ مدام شاغل۔ نماز معلوس بھی اکثر پڑھا کرتا۔ سو اسے اس کے اور
بھی کتری کتری عبادتیں کیا کرتا۔ مفاکہ اپنے معاصرین میں بے نظیر وہ صاحبِ تاثیر تھا۔ چنانچہ فقیر نے بھی
ایک نقل اُس کی کرامت کی اپنے والد سے سنی۔ اور وہ یہ ہی کہ جب نوابِ عمدۃ اللک امیر خان
بہادر مرحوم کو محمد شاہ فردوس آرام گاہ نے صوبہ مذکور عنایت کیا۔ اور وہ عالی ہنش لہذا مادرِ شاہی کے
وہاں رونق افزا ہوا۔ تھوڑے دن گزرے تھے کہ نوابِ مغفور کو مرضِ خناق کا عارض ہوا۔ اور اُس نے طول
کھینچا۔ ساتھ اس کے بلغمِ اسقدر متعفن دہن سے نکلنے لگا کہ دماغِ ہنشینوں کا اُسکی باس سے مرنے اور
اور جلنے لگا۔ بلکہ جس کپڑے یا رو مال کو وہ لگ جاتا تھا۔ بعد دھوپ کے بھی تعفن اُسے آتا تھا۔ حکما
ماذوقِ معالجِ شام و سحر تھے۔ پر مشورہ حد سے اُدھر تھے کہ شاہ صاحبِ مرحوم کی کسی مُصاحب نے حضورِ
بہت تعریف و توصیف کی بلکہ ملاقات کی بھی تقریب۔ نواب صاحب کو نہایت اشتیاق ہوا۔
یہاں تک کہ بعدِ منت و آرزو اُس بزرگ کو طلب کیا۔ آتے ہی اُس عارفِ باللہ نے زبانِ مبارک سے
فرمایا، دُعائے فقیراں رحم اللہ۔ قدیم درویشاں رتو بلا۔ و وہیں بیماری ضعیف ہوئی۔ اور نواب کو
اُسی وقت سے تخفیف ہوئی۔ آخر چند روز میں اُس بزرگ کی دُعا سے شافی مطلق نے شفاے کلی بخشی
اور طبیعتِ حالتِ اصلی پر آگئی

اور شانِ عظیم بہم پہنچائی * یہاں تک کہ لالی پند و نصایح طالبوں کو ہمیشہ عنایت کرنے لگا * اور جو اہل
کلام سے دامن خواہش مندوں کے دامن بھرنے لگا * اکثر علوم میں کتابیں اسنے تصنیف کیں * اور بہت
رسالے لکھے * طلبہ بھی اُن سے بہرہ مند ہوئے * آخر سن گیارہ سی چوالیس ہجری میں اس سرکارے فانی
تجا * اور رستا دار البقا کا لیا * مدفون بھی شہر مذکور کے بیچ چچا کے پہلو میں ہوا * بعد اُس کے اور بھی
اشخاص اُس بزرگ کے اقربا اور فرزندوں میں صاحبِ کمال * و عظیم ظاہری و باطنی سے مالا مال ہوئے
چنانچہ خلافتِ محققین شاہ غلام قطب الدین جامع معقولات ^{و منقول} تھا * بلکہ شاعرِ غرا و سخن دان بے ہمتا * دیوان
فارسی اُس کا نہایت مربوط و مضبوط ہی * ساتھ اس کے کتنی مثنویں بھی علیٰ ہذا القیاس * خصوصاً نان و
و حلوی کے جواب میں وہ مثنوی کہ مستی بنان و قلیہ ہی * مزا اُس کا ذائقہ فہمید جنگا و درست ہی و
جانتے میں * اور رتبہ بھی اُس کا وہی پہنچاتے ہیں * فی الواقع جیسے نان و حلوی کے اشعار سرا
شیریں ہیں ویسی ہی اسکی ابیات سترپا با مزہ و نمکین * قطعہ مختصر * یہ بزرگ جن دنوں شاہ عالم بادشاہ
شہر مذکور میں رونق افرا تھا * انھیں دنوں حج کو گیا * آخر اماکنِ مشرفہ کے اہل قبور سے سن گیارہ سی
سہاسی ہجری میں واصل ہوا * فقیر نے بھی صغیر سن میں اُس بزرگ کو دیکھا ہی * فی الواقع چچا سے
موصوف تھا * بلکہ اس خاندان میں اکثر اشخاص صاحبِ اخلاق و علم فضل میں برگزیدہ آفاق ہوئے
لیکن نقشب جنابِ ائمہ اطہار علیہم السلام سے ہر ایک کو بدرجہ اتم تھا * الا زبدۃ اہل اللہ گل شاہ محمد
اجمل کہ بالفعل سجادہ نشین ہی اُس کو مطلق نہیں بلکہ محبت حضرات کی اُسکے اطوار سے ہویدا ہی اور
اشعار سے پیدا * حق تعالیٰ اُس کو سلامت رکھے کہ اہل کمال کا ہونا اس عرصے میں نہایت غنیمت ہی
طالبوں کے لئے ایک نعمت * غرض یہہ ممدوح صاحبِ دیوان فارسی و ہندی ہی اور وہ دونوں
نصاحت کے مخزن اور بلاغت کے معدن ہیں * ہر چند کہ دیوانِ رنجتہ چھوٹا ہی * پر رتبے میں کہیں
مورلف کو اُس سراپا امتیاز کی خدمت میں آیامِ طفلی سے نیازِ دلی و رسوخِ قلبی ہی * اور وجہِ تعارف

اور اپنی موت کے موافق دان پُن کرتے ہیں * سوائے اسکے سرکار والا میں بھی ہر شخص کچھ روپیہ داخل کرتا ہی * علاوہ اس کے ہنود اربکے دانکے مرتیکو بہتر سمجھتے ہیں * اسی سبب زمانہ سابق میں بعضے تو نجات آخرت کے لئے * کتنے اس اُمید پر کہ کسی راجا راؤ کے یہاں جہنم لیوٹیں * جیتے جی اپنے آرے سے چروانے تھے * شاہجہان صاحب قرآن ثانی کے وقت سے یہ عمل موقوف ہوا لیکن قلعہ شاہ عالم بادشاہ کے چوالیس سبب جلیوسی میں شاہجہان انگریز نے توڑ کر اس اُسلوب کے ساتھ بنایا * کہ اُس کا نقشہ ہی اور ہو گیا * سچ تو یہ ہے کہ آگے قابلِ بزم تھا * اب لائقِ بزم ہوا * لیکن یہہ معمورہ آگے نہایت آباد تھا * چنانچہ اس میں بارہ سرائیں اور بارہ دائرے تھے * اب تلک بھی کئی موجود ہیں * لاکن وہ عامہ کہاں * شریف المکان پالکیں * اور دائرہ دانکے باشندے خانہ فقرا کو کہتے ہیں * پر اُس کے محوطے میں مکانات متعدد ہوتے ہیں * بلکہ بیشتر مسجد و خانقاہ بھی اُس میں دیکھی چنانچہ شاہ خوب اللہ کا دائرہ نہایت وسیع و کلاں اور مشہور جہاں تھاں ہی * پس معلوم ہوا * کہ علماء و مشائخ بھی یہاں مدت سے رہتے ہیں * لیکن خلاصۃ الہند کے مولف نے جو احوال انکا قلم انداز کیا * اور مطلق نہ لکھا * اغلب کہ اُسکو خبر نہ تھی * کہ یہاں بھی اہل اللہ موجود ہیں * کیونکہ اکثر صوبوں کے فقراء و مشائخ کا احوال اُس نے ثبت کیا ہی * پھر نمونہ مذکور کے فقراء نے شاہیر کے حالات کی توجیہ کیا کہ یہاں تھے اُتھاتا چنانچہ حادی فضائل صوری و معنی : شیخ محمد افضل الہ آبادی و عباسی و نقشبندی و فاضل گیارہویں چوبیس ہجری میں ہوئی * اور تالیف اس کتاب کی سن گیارہویں ساتھی میں فقہ مختصر شاہ صاحب مرحوم شیخ خفوار کا حقیقی بھتیجا اور داماد تھا * بعد اُس کے سجادہ نشین بھی ہوا * یہاں استعداد تو اُس کا بارہ ہی برس کی عمر میں عجم بزرگوار کے آبِ تربیت سے سرسبز ہو چکا تھا * اور بحثِ حال کافیہ سے اُس صاحبِ حال نے رنگ کچھہ اور پکارتھا * غرض انتہائی تحصیل ملکِ شیخ کی خدمت میں رہا * اور اُسکی صحبت سے فائدہ اُٹھایا * آخر نعمت کثیر اسکے ہاتھ آئی *

ہر چند اُسکے لئے قصہ کیا پر کچھ نہوسکا * لاچار دست بردار ہوا * آخر شاہ زادہ بیدار بخت نے آکر
 تین مہینے تک اُس کا محاصرہ کیا * جب ذخیرہ زبر چکا تب زور اور سنگ شہزادے کی نصرت میں
 دست بستہ حاضر ہوا * بلکہ ہمراہ اُس کے دکھن گیا * اورنگ زیب بسکہ اُس کے ہاتھ سے جنگ تھا
 توپ کے منہ دھر کے اُرادیا * پھر جاتوں نے اپنا رئیس راجا رام کو مقرر کیا * قصہ کوتاہ بنیاد
 انکی عالم گیر کے وقت سے بندھی * پھر بوں جون سلطنت ضعیف ہوتی گئی * بے قوت پکڑے گئے
 چنانچہ ابتلاک کر شاہ عالم کا اٹھنا لیسواں سن جلوسی ہی * راجا رنجیت سنگ سورج مل کا بیٹا اُسی
 قوت و تسلط کے ساتھ اپنے ملکوں پر محیط ہی

سوبہ خوش سواں الہ آباد

ہندوی نام اُسکا پر اگ ہی * اکثر ہندو تریبئی بھی کہتے ہیں * جلال الدین محمد اکبر نے گنگا جنا کے
 بیچ ایک قلعہ سنگین و محکم مکانات بھی اُس میں متعدد و دلچسپ و محکم بنا کر ایک شہر بھی خوش سواں
 وہاں بسایا * نام اُس کا زانہ باش رکھا * پھر شاہجہاں نے سستی بال آباد کیا * ان دونوں درباروں نے
 قلعے کی جانب شرقی کے متصل اتصال پایا ہی * اور ایک سوتا بھی قلعے سے نکھل کر ان میں آیا ہی * پناہ
 اس کے نام اس مکان کا تریبئی تھہرا * اور اس سوتے کو ہندو سستی کہتے ہیں * لیکن کتب ہندی میں
 یہ نہیں لکھا * سستی یہاں سے نکلی ہی * سواں اس کے قلعے میں ایک درخت ہی اُسکو اکھی برکتے
 ہیں * معنی اُس کے پایدار * اور ہندو کتابوں سے یہ بھی دریافت ہوتا ہی * کہ قیام درخت مذکور کا
 قیامت ملک ہی * چنانچہ نور الدین محمد جہانگیر نے اُس کو کتوا کر ایک توالوہے کا بیٹ بھاری اُس مقام
 رکھوا دیا تھا چند روز کے بعد وہ درخت پھر پھیکا * اور اُس توالوے کو توڑ کر باہر نکلا * مائیل پہہ ہی کہ
 ہندو اُسکو برا تیرتھ بلکہ پرستشگا ہوں کا بادشاہ جانتے ہیں * جب کہ سورج مکر کا ہوتا ہی * یعنی جدی
 میں آتا ہی * گر وہ گر وہ زن و مرد نزدیک دور سے آکر وہاں جمع ہوتے ہیں * ایک مہینے ملک روز نہا لے

سوائے اسکے اور اسباب اور آثار حفاظت کے بہت سے ہیں پر وسعت میں دیکھ کا قلعہ آستے
 زیادہ ہی * لیکن مستحکم و محفظہ ایسا نہیں * چنانچہ ذوالفقار الدؤلہ نجف خان میر بخشی نے بھی نول سنگ کی
 لڑائی مار کر اسکو چھین لیا تھا * لیکن بھرت پور کا ارادہ کیا * بلکہ تال دیا * بنا انکی راجا بدن سنگ سوچ مل
 جات کے باب سے شروع ہوئی * اور اس امر کی ترغیب راجا جی سنگ جی پور والے نے اسکو دی
 بلکہ موجب اسکی ترقی کا بھی کچھواہوں ہیں کا خاندان پرا * چنانچہ اسی سنگ نے محمد شاہ فردوس
 آرام گاہ سے ایک لاکھ چالیس ہزار روپی پر مینوات کا بھی اسکو اجارہ کروا دیا * سوائے اسکے ملکی مالی
 ہر امر میں اسکا مددگار تھا * وجہ اسکی یہی کہ جی نگر کے راجاؤں نے جاتوں کو اپنا سدرہ تھہرایا تھا
 تالیف قلوب کے لئے آپ بھی ان سے بلوک پیش آتے تھے * اور حضور اعلیٰ سے بھی رعایتیں کروائے
 پھر تو دولت انکی دن بدن بڑھنے لگی * اور ریاست رونق پکرنے * بدن سنگ نے اپنے جیتے جی سوچ
 مختار کیا * اور آب الگ ہوئی تھا * اسنے اُسے زیادہ گڑھوں کی تیاری کی * اور شہروں کی آبادی کو ترقی
 بخشی * سپاہ کے احوال پر بہت متوجہ ہوا * ہر ایک رسالہ دار سردار سے بیشتر ملوک کیا * بنا بر اس
 اکثر کارنامے عمدہ اُس کے ہاتھ سے نکلے بلکہ بعضے بت باہرے کام اُسنے کئے * چنانچہ نواب ذوالفقار
 جنگ سید سلاطین خان میر بخشی پر غالب ہوا * اور نواب حکیم خاں ساہیاد اس معرکے میں مارا گیا
 غرض انکی ریاست کو جو ایک مدت رہنا ہی * بسبب اس کے سوائے راجا بدن سنگ کے جو ہوا سو مدبر
 اور شجاع پر راجا بد کو کچھ نہ ہوا تھا * مگر عیاش و غافل * اسی سبب سے روپا نہد کہیا گر کے ہاتھ
 گشتہ ہوا * قصہ مختصر تو سنیں اور شہزادیں تو بے اورنگ زیب کے وقت سے کرتے تھے * چنانچہ
 زور اور سنگ اکبر آباد و شاہجہاں آباد کے قافلے اکثر لوٹ لیٹا تا تھا اور مسافروں یحیار و نکو اقسام کی
 ایذائیں پہنچاتا تھا * ساسنی کی نواح میں ایک گدہ بھی اُسنے اپنے حفظ کے لئے نہایت مستحکم
 بنائی تھی * اس کے ارتے سے فوج بادشاہی سے بھی کتنے دلوں لڑا * چنانچہ اکبر آباد کے ناظم نے

ہو چکا ہے * تب اپنے اپنے وطن کو روانہ ہوتے ہیں * اور اس امر کو حج و عمرے سے بہتر سمجھتے ہیں
 ہر چند کہ یہ چلن ایک مدت سے چلا آتا ہے * پر بانی اسکا سواے کبھی ریئے اور بھگلنے کے کوئی
 نہیں تھہرتا * ساتھ اسکے جاہل و پا جی بھی وہ مقرر ہوگا * اتنا اس دنگل کے اسپر دال ہیں * اگرچہ
 شیخ مذکور کی نیکی بدی ان امور سے ثابت نہیں ہوتی * لیکن قاضی نور اللہ سوستری رحمت اللہ علیہ نے
 مجالس المؤمنین میں امامیہ مذہب اسکو لکھا ہے * العلم عند اللہ * قصہ مختصر اس صوبے میں بھی دریا دہی
 نمود کے ہیں * ایک تو جہنا چسکا احوال سابق لکھنے میں آیا * دوسرا چنبیل کہ اکبر آباد سے آٹھ کوس کے
 فرق سے ہوتا ہوا بھداور و سرکار ایرج کے محال سے گذرتا ہوا اکبر پور کے متعلق کالپی کا ہے * وہاں
 پہنچ کر جہنا سے جا ملا * لیکن دریا سے مذکور کی برآمد کا مقام مالوے کے متعلقات سے ہے * یعنی خاص پور
 غرض گھاٹم پور اس صوبے کے پورب طرف گنگا اتر رخ * چندیری دکن طرف * پلول تچھم رخ
 طول صوبہ مذکور کا گھاٹم پور الہ آباد کے متعلق سے لیکر تا پلول کٹاں جہاں آباد کے عیلے سے ہے * ایک
 سوستر کوس * اور عرض قنوج سے تا چندیری کہ وہ مالوے کے مضافات سے ہے * سو کوس
 القصہ سرکار اکبر آباد و باری والور و تجارہ و ایرج و کالپی و سانواں و قنوج و کول برودہ مندلاور
 گوالیار وغیرہ چودہ سرکاریں * متعلق ان سے دوسواٹھ ستھ محال * آمدنی آٹھ کروڑ اٹھارہ
 لاکھ بیستھ ہزار آٹھ سو دام * لیکن برسوں سے سرکار قنوج صوبہ اودھ میں داخل ہے
 دیگر کبھی بھرت پور بھی گویا صوبہ اکبر آباد کے متعلقات سے ہے * اٹھارہ اٹھارہ یا آہیں
 انیس کوس کا فاصلہ انے اور شہر مذکور سے ہے قلعے ان کے نہایت مستحکم و محفوظ و کلاں * ساتھ
 اسکے سبب جنگی اور ذخیرے ہر ایک میں اس نہایت کے ساتھ کہ سالہائے سال قلعے والے
 محتاج ان امور کے نہوں * خصوصاً بھرت پور میں بالفعل وہی بنیت سنگ کا مسکن ہے * قلعہ
 مذکور سب سے زیادہ مضبوط و محکم چنانچہ اسکے گرد کی کھائی ایک چھوٹی سی ندی ہی کہ ناوا سمنی ط

پھرتے چلتے نہیں * مگر بضرورت گرمی کا وقت تال کر * مصری بھی وہاں کی بلاد ہند میں مشہور ہی
 متھرا قدیم بستی ہی اسی دریا کے کنارے پر * کنھیا کی پیدائش وہیں ہوئی ہی * اور ہندوی کتابوں
 میں بزرگی و برتری اس طبقے کی بہت لکھی ہے * فی الواقع ہندوؤں کا برا تیر تھہ ہی * آغاز آفرینش سے اُسکو
 برستشگاہ جانتے ہیں تھا کر وہاں کا عالمگیر کے وقت میں کیشور اے تھا * چنانچہ بادشاہ نے اُسکے مندر کو
 توڑ کر وہیں ایک مسجد بنائی ہی * اور عبد البقی خاں فوجدار نے وسط شہر میں ایک مسجد عالی بنا کر
 دُنیا میں نام کیا * اور عاقبت میں تو آب لیا * سوائے اسکے بسرانت میں دریا کے کنارے سے اندر تک
 کی سو سیر ہیجان سنگین و پختہ بنائیں * چنانچہ جینتھ بن کھ میں بھی کچھ اُوپر سو پانی میں دو بی رہتی ہیں
 بس اسکے زینت گھات کی برہ گئی اور نہانے والوں کو راحت حد سے زیادہ ہوئی * حاصل یہہ ہی کہ
 ہندوؤں کو بھی راضی کیا * اور شہر مذکور میں نیک نام ہوا

قنوج قدیم شہر ہی گنگا کے کنارے * زینت خوش آب و ہوا * میوہ بھی وہاں کا اکثر خوب بامزا
 ہوتا ہی * بلجور کہ ایک برگندہ سرکار مذکور کا ہی * اُسکے تعلقے کا ایک قصبہ مکن پور * درگاہ سید بدیع
 الدین عرف شاہ مدار کی وہیں ہی * اکثر لوگ اُسکو مانتے ہیں * خصوصاً عوام بیشتر ارزال اور فقیر
 بھی اس گھرانے کے ایسے ہی کچھ اکثر جاہل * سید انکا آزادوں کے نزدیک دُست نہیں * اور بانا
 اُس بزرگ کا اُنھیں سفیہوں نے سیاہ مقرر کیا * چنانچہ سنہری علموں میں سیاہ پتکے باندھ کر دوم
 دوم کرتے ہوئے گلی گلی لئے پھرتے ہیں * خصوصاً جمادی الاول میں تو رہنایت شورش مچاتے ہیں * سوا
 اسکے ہر سال دور دور کے لوگ زن و مرد کثرت سے * لیکن بیشتر پاچی رجا لے مدارئے فقروں سمیت
 ہاتھوں میں آنکے دے ہی علم ربابے بجاتے ہوئے بری دھوم سے قصبہ مذکور کو چلتے ہیں * اسی مجمع کا نام
 چھتری ہی * اور میند فی بھی اُسی کو کہتے ہیں * دھر جائے یا بجائے * قصہ کوتاہ * ماہ سطور میں اُس بزرگ کے
 مزار پاس کئی یون جمع رہتے ہیں * قسم قسم کی نذرین نیازیں چڑھاتے ہیں * جب سترہویں تاریخ قیل

بادشاہ و شاہجہاں کا قریب اُسکے نہایت اُسلوب و نمود کے ساتھ ہی

بیانا قدیم زمانے میں ایک براشہر تھا * اور قلعہ بھی اُسکا نہایت مضبوط و محفوظ * اگلے وقت میں

گنہگار بند یوں کو وہیں رکھتے تھے * مہندی وہاں کی نپت رنگیں * اور آم بھی بہت برا * وزن میں

قریب ایک سینر کے * سیکری ایک گانوی اُسی کے علاقے کا * اکبر آباد سے بارہ کوس پر * اکبر

بادشاہ نے شیخ سلیم چشتی کے فرمانے سے وہاں ایک قلعہ سنگین بنایا * ساتھ اُسکے عمارتیں اچھی

اچھی * خاتقاہیں خوب خوب * مسجدیں پاکیزہ بنائیں * پھر فتح پور اُسکا نام رکھ کر دار السلطنت مقرر کیا

متصل اُسکے ایک براتالاب ہی دو کوس کے پھیر میں * کنارے پر اُسکے ایک برائیواں و ایک مینار

عالیشان * علاوہ اُسکے ایک مکان ہاتھی لانے کا بہت برا * اور چوگان گاہ نپت پر فضا * قریب اُسکے

سنگ سرخ کی کھان * چنانچہ ستون اور چٹانیں * سوائے انکے عمارات کے لوازم جس قدر اور

جتنے اندازے کے درکار ہوں وہاں سے نکل سکتے ہیں

گوالیار نامی قلعہ ہی * آب و ہوا اُسکی نہایت خوب * استواری مضبوطی بھی نہایت مشہور * تا

سلطنت جو زندانی قابلِ حفظ کے ہونے تھے اُنکا تھکانا وہیں تھا * باشندے وہاں کے بمرتبہ زبان آور

گوئے نہایت با اثر * اور محبوب دلربائی میں خوب چالاک اور قیامت بے باک ہوتے ہیں * مزاح

غوث کا بھی وہیں ہی * کہتے ہیں کہ شیخ مذکور اپنے عہد کے صاحبِ کمالوں میں ممتاز تھا * اور تسخیرِ پنج اُسکے عمل میں تھی *

کالپی ایک شہر ہی جہاں کے کنارے * بہت سے صاحبِ کمال درویش اُس سرزمین میں بھی مسودہ

ساتھ اُسکے مشہور * کہ بھیم کے توڈے کے غار میں وہاں فیروزے اور تانبے کی کھان ہیں * لیکن مداخل

و مخارج اُسکے برابر ہیں * پر گرمی اپنے موسم میں وہاں حد سے زیادہ پرتی ہے * یہاں نمک

اُس کی اطراف میں بیشتر بادِ سموم چلتی ہے اکثر اہلِ رو اُسکی جدت سے تو نرس اذیت پاتے ہیں بلکہ

بعضے تو مر ہی جاتے ہیں * اسی در سے وہاں کے باشندے اس رت میں بیشتر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں

کنارہ دریاے ستیج طول ایک سو ساٹھ کوس کا۔ اور سرکار ریواری سے کھاؤں کے یہاں تک عرض
ایک سو چالیس کوس۔ غرض شاہجہاں آباد و سرہند و حصار فیروزہ و بہار پور و سنبھل و بداول
و ریواری و نارنول آٹھ سرکارین متعلق اُن کے دوسو اکتیس محال۔ آمدنی اس صوبے کی چوبیس کروڑ
ترستھ لاکھ تیس ہزار دام۔ اور یہ اصطلاح میں تصدیقوں کی پچیسواں حصہ ہے گا ہی

صوبہ مستقر الخلافۃ اکبر آباد

اگرہ ایک گانوپرگنہ میانہ کے متعلقات سے تھا۔ سلطان سکندر لودی نے اُس مکان کو پر فضا دیکھ
تھکا و مقرر کیا۔ اور ایک شہر نہایت خوب بسایا۔ بعد بادل گدھہ شہور ہوا۔ پھر شاہ جلال الدین اکبر نے
ممالک محروسہ کا بیچ سمجھ کر ایک قلعہ نہایت مستحکم بنایا۔ ساتھ اُسکے شہر بھی نہایت وسیع
و خوش اسلوب پر عمارات بسایا۔ سچ تو یہ ہے کہ کسی جہان دیدہ نے قلعہ اس متانت کا اور شہر اس
وسعت کا نہیں دیکھا۔ جہاں چار کوس تک شہر کے دربان بہتی ہی دونوں طرف عمارتیں عالیشان اور
رنگ برنگ کے مکان خدا کی قدرت کا تماشا دکھاتے ہیں۔ باوجود اسکے اشخاص ہر قوم کے اور باشند
ہر ملک کے کثرت سے مجتمع۔ علیٰ ہذا القیاس اجناس و اشیاء بھی بہت اقلیم کی جیسی چاہئے ہر وقت ہوتا
کے ساتھ موجود۔ بھانت بھانت کے میوے ہر شہر و ولایت کے۔ اور رنگ برنگ کے پھول ہر فصل
میں بخوبی بہم پہنچتے ہیں۔ پروانکے خاص میوؤں میں خربوزہ نہایت تیریں و خوش مزہ و خوش بو
ہوتا ہے۔ لیکن کچھ چھوٹا اسی واسطے اکبر آباد کی جمالی شہور ہے۔ پان بھی و نانکا ناز کتر ساتھ عطریات کے
سوائے اسکے اشیاء بھی انواع و اقسام کی لطیف و اعلیٰ بنتی ہیں۔ کاریگر بھی اپنی اپنی صنعت میں کامل
موجود۔ خصوصاً کارچوب یہاں کا سنہری رُپری نہایت چوکھا اور جگہگا ہوتا ہے۔ بنا بر اسکے اکثر
سوداگر کارچوبی تھان اور چیرے خرید کر ملک بملک لے جاتے ہیں۔ اور انتفاع اکثر اٹھاتے ہیں۔ قصہ
مختصر شہر مذکور نہایت آباد و بار و نق ہی۔ مزار بھی اُس میں علماء و اولیاء کے اکثر ہیں۔ اور مقبرہ محمد اکبر

نیچے جا پہنچی * غرض پتے کے تلے پہنچتے پہنچتے دریا و اتر اور دکھن کے پہاروں سے جدے جدے آکر اُس میں بیٹے
 پر نام اسی کا باقی رہا * مگر بات بہت برہ گیا کہ کنارہ وہاں بدقت نظر آتا ہی اور برسات میں تو دکھا ہی
 نہیں دیتا * پھر وہاں سے راج محل و مرشد آباد و میر داد پور و ہجڑا ہٹی میں ہوتی ہوئی جہانگیر نگر کے تلے پہنچی * وہاں
 بھی اسی کا نام ہی * بعد اُسکے کئی فرسخ جا کر دو حصے ہوئی * ایک تو مشرق رو جا کر چانگام میں شور دریا
 سے مل گیا * نام اُسکا پداوتی تھہرا دوسرا جنوب کی طرف بہکرتین تکرے ہوا * ایک کھمبہ سستی کہتے ہیں *
 دوسرے کو جہنا تیرے کو گنگا * پھر اُنکے چھوٹے ہزار سو کے نوکر بندر چانگام کے نزدیک دریائے عمان
 میں مل گئے * بعد اُسکے سستی اور جہنا بھی اس میں آئیں * یہ تحقیق یہ ہی * کہ گنگا راج محل سے لگے برہ کر
 متصل قاضی ہتے کے جب پہنچی نام اُسکا پدا ہوا * وہیں سے ایک سوتا جدا ہو کر مرشد آباد کی طرف گیا *
 پھر ندیا میں پہنچ جلنگی سے مل کلکتے کے نیچے ہو دریا سے شور سے جا ملا * اُسی کا نام بھاگی رتھی ہی * اور
 پدا کہ اصل گنگا ہی * وہ چانگام میں جا کر سمندر سے ملی * لیکن دھاکے سے بہہ دریا و تین کوئس پر ہی *
 متصل اُسکے بوڑھی گنگا * قصہ کوتاہ چانگام کے دریا پہنچتے پہنچتے گنگا جہنا سستی کے ہزار سوتے ہو گئے * اور اکثر
 سیاحوں کی زبانی سنے میں یوں آیا ہی * کہ گنگا کے کنارے پر ابتدا سے انتہا ملک بیشتر متحہ مرد چور
 مغیر راہزن بسے ہیں وجہ اُسکی لطف سے صاحب خلاصۃ التواریخ نے رسمہ لکھی ہی * کہ از بسکہ
 اس میں نہانے سے گناہ لوگوں کے جسم سے دور ہوتے ہیں * اغلب کہ وہ ہی بطور تاسخ پیکران فی
 میں جنم لیکر خلق کو یہاں اذیت دیتے ہیں * فی الجملہ صوبہ مذکور کی ہوا قریب اعتدال کر ہی * اور زبردست
 اُس میں بارانی و سنبلا بی * اور کہیں کہیں کوئوں سے سبہ فصل ہوتی ہی * میوہ بھی ایران و توران ملک کا
 گوناگون کثرت سے * اور پھول خوشبو اور رنگین طرح طرح کے بہتایت سے ہر فصل میں ہوتے ہیں * عمارتیں
 بھی بری بری پختہ سنگین و خشتی افراط سے بنتی ہیں * صوبہ اکبر آباد اُسکے مشرق کی طرف * صوبہ لاہور
 مغرب کی طرف * صوبہ اجیر جانب جنوب * کماؤں کا پہار جانب شمال * اور پھول سے اکبر آباد لیکر تالودھیانہ

درختوں سے مضبوط باندھتے ہیں * اور چھینکوں پر ان کے سہارے سے پار اترتے ہیں * غرض بدری
 ناتھ کی پرستش کو خلائق شہر شہر سے آتی ہے * لیکن اس طرح کا طور گزاریکا جو کسی آدمی نے نہیں دیکھا
 سبب اسکے آتے جاتے اسپر نہایت درتے ہیں * بعد اسکے دربارے مذکور بدری ناتھ کے پہار سے بہتا ہوا سیر
 آیا * اور وہاں سے رکھی کیش میں جا کر ہر دوار کے پہار میں جا نکلا ہے * اگرچہ گنگا سترتا سر بندوں کے مدد میں
 پوجنے کے قابل ہے * علی الخصوص اس مقام کے بیچ * چنانچہ ہر سال بیٹھا کھی کے نہان کو ہر طرف سے ایک
 خلقت آکر وہاں جمع ہوتی ہے * چربس سال کشتری دلو میں آتی ہے * زبان ہندی میں اسے گنبھ
 کہتے ہیں * اس برس دور دور کے لوگ کثرت سے آتے ہیں اور وہاں نہاتے ہیں * حاصل یہ ہے کہ
 وہاں کا نہانا دان پن اور ناخن لینا سیر منہ کے بال مندانا برا ثواب جانتے ہیں * بلکہ مردوں کی ہڈیوں کو بھی
 اس جگہ گنگا میں ڈالنا وسیلہ نجات کا سمجھتے ہیں * اور پانی وہاں کا بطور شفع کے بیٹگیوں میں ملک ملک
 پہنچاتے ہیں * لطف یہ ہے کہ مدتوں پانی اس دریا کا اگر باسنوں میں رہے مطلق نہیں بکرتا * کیرا
 کھو نہیں پرتا * ساتھ اسکے میٹھا اور ہلکا سارے دریاؤں کے پانی سے ہے * اسپر خوبی یہ کہ ہر ایک کے
 مزاج کو راس آتا ہے * یہاں ملک کہ بعضے بیماروں کو شفا بلکہ کتنی مزمین بیماریوں کو فائدہ دوا کا بختا ہے
 باوجود اسکے تندرستوں کو توانائی بازی * معدے کو صفائی * قوت باضمہ کو ترقی دیتا ہے * سوائے ان تونوں
 رطلوبت غریزی کو براہتا ہے * بھوکہ زیادہ لگاتا ہے * رنگ لال کرتا ہے * اور مزاج بحال * اسی
 ہندوستان کے بادشاہ اور اکثر امرا کہیں ہوئیں پر اسی کا پانی پیتے ہیں * قصہ مختصر یہ دریا ہر دوار سے
 سادات بارہ کی بستی میں ہوتا ہوا ہستنا پور کے متصل جا پہنچا * پھر وہاں سے گدھ مکتیسر وانو پشہر
 و دکر ساس و سوروں اور بداؤں کے قریب اور وہاں سے قنوج کے متصل * ندان شیوراج پور اور کھجوتے
 و مانیک پور شہزاد پور میں ہوتا ہوا قلعہ الہ آباد کے تلے جا نکلا ہے * وہیں جہا بھی کئی دریاؤں
 سمیت اس میں آ رہی * پھر گنگا چار گدھ اور کئی محالوں کے تلے ہوتی ہوئی بنارس کے

کہ شاہ جہاں نے وہیں اُسکے کنارے پر ایک قصر عالیشان بنایا ہی * بلکہ ہر ایک امیر صاحب منزلت نے
 سواے اُن کے بعضے بعضے اور بادشاہی بندوں نے بھی موافق اپنی قدر و حوصلے کے عمارتیں ستھری
 ستھری دل چسپ بنائیں ہیں * اسی جہت سے وہاں ایک معمورہ و مختصر سالگونیہا بن گیا * اور مخلص
 پور اُس کا نام ہوا * چنانچہ بادشاہ اکثر اوقات وہاں سیر کو جاتے تھے اور ایک حظ اٹھاتے تھے *
 اسی مقام سے شاہ نہر کہ آدھی جناب برابر ہی شاہجہان آباد میں کات کر لگئے ہیں * اور دریائے مذکور
 بہار سے اتر کر اکثر محال کی تازگی کا باعث ہوا ہی * چنانچہ قلعہ ارک اور کتنے مکان بادشاہی امیر و
 اسی کے کنارے ہیں * پھر وہاں سے متھرا اور کوکل اور بندرا بن میں پہنچا * یہ دار الخلافہ سے پندرہ
 فرسخ کا عرصہ رکھتے ہیں پھر اکبر آباد کے تلے گیا * چنانچہ وہاں بھی اکثر عمارت بادشاہی اور امیر و
 حوٹیاں لب دریا ہیں * بعد اسکے اتارے کے شہر و قلعے کے نیچے جانکلا * پھر کالپی کے متصل گیا * اُسکے
 بعد اکبر پور میں چنانچہ عمارتیں راجہ سیر بل کی اُسی کے کنارے پر ہیں * اور راجہ مذکور شہر مسطور ہی میں پیدا
 ہوا * اور اُسی شہر کے تلے دریائے چنل اور تیوہ اور استان * سواے انکے اور بھی دریا و گوندوانے
 کی طرف سے جدے جدے اکر اُس میں ملے ہیں * پھر جنالکو سے میں ہو کر الہ آباد کے قلعے کے نیچے گنگا سے
 اور دوسرا دریا گنگا * اُسکے بھی سرچشمے سے کوئی واقف نہیں * لیکن ہندوؤں کے عقیدے میں
 یوں ہی کہ گنگا یگننتھ سے اُتری شرح اسکی ہندو کی قدیم کتابوں میں ہی * اور کینلا س پر بت پرچین کے
 متصل جانکلی * چنانچہ فردوسی کے شاہنامے میں ہی * کہ پتھر کی عمارت سیاوش بن شاہ کیکاؤس کی
 لب گنگ ہیں * پھر وہاں سے کوہستان بدری میں آئی * وہیں ایک حاطہ برف کا ہی کہ ہماچل اسکو
 کہتے ہیں * ہندو اپنی کا باکو اُس میں گلانا باعث آخرت کی نجات کا جانتے ہیں * چنانچہ پاندوؤں نے جا کر اپنے
 بدن اُس میں گلائے * لیکن کنارے اُس دریا کے اُس پہار میں اسقدر بلند ہیں کہ پانی بدقت دکھائی دیتا ہی
 ناو پر آدمی پار نہیں جاسکتے * اس واسطے گزارے کی جاگہ برے برے موٹے رسی دونوں کناروں کے

قریب اُسکے نانک متا بابا نانک کے چیلے اور سیوک و ماں اکثر جمع ہوتے ہیں۔ اور جب شب میں مشغول رہتے ہیں۔ * اتر طرف اُسکی کاؤں کا پہاڑ * سونے روپے تانبے سیسے لوہے گدے گدے کی کھان میں ہی سوائے اسکے بازو ہین اور چنگل گیر پرندے وہیں سے آتے ہیں۔ * بلکہ سرد گائے مشک کے ہرن شیم کے کیرے پہاڑیے تاگن اکثر وہیں ہوتے ہیں۔ * اور سفید شہد بھی نہایت سے وہیں رہتا ہی۔ * ایک بستی اُسکی محفوظ اور بے لگاؤ ہی بسبب اُسکے اترنے کے زمینداروں کے بادشاہوں سے نہیں دبتے۔ * ہمیشہ بغی رہتے ہیں۔ * راقم ایک مرتبہ ہمراہ نواب آصف الدولہ مرحوم کے حسن رضا خان بہادر مغفور کی رفاقت میں نانک متے ملک گیا ہی۔ * لیکن پہاڑ کی گھاٹی میں اتفاق جانے کا نہیں ہوا بلکہ کوئی شخص شکر کا وہاں نہیں جاسکا۔ * فی الواقع راہ اُس پہاڑ کی نہایت سخت اور کدھب ہی۔ * لیکن پہاڑیے وہاں کی اکثر لاکر شکر میں بیچ جاتے تھے۔ * خصوصاً اخروت نہایت سے اور نہایت سستے

الغرض اس صوبے میں دو دریا برے ہیں۔ * ایک جمنہ کہ سرچشمہ اُس کا معلوم نہیں۔ * اکثر سیاح جہاں گرد خصوصاً وہے کہ چین سے پہاڑوں کی راہ آتے جاتے ہیں۔ * انکی زبان یوں سنائی۔ * کہ یہ دریا چین میں سے ہو کر پہاڑوں کو کاٹتا ہوا شہر میں پہنچا ہی۔ * کہتے ہیں کہ اُس ملک میں سونا بہت ہوتا ہے وجہ اسکی یہی کہ اکثر سنگ ریزے وہاں کے تاثیر پارس کی رکھتے ہیں۔ * لوہا تانبہ انکو لگ کر سونا ہو جاتا ہی۔ * لیکن پہچانے نہیں جاتے۔ * اس واسطے وہاں کے باشندے گھوڑے تتو گائے نیل کے پاؤں میں نعل باندھ کر چرنے کو وہاں کے پہاڑ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ * بسا اوقات انکے نعل سونے کے بن جاتے ہیں۔ * اور اُس ملک کے حاکم کے یہاں تقارے بھی سونے کے ہیں۔ * پھر اور آسٹریا اور ظروف کا تو کہا شمار ہی۔ * القصہ دریائے مذکور اُس دیار میں سے ہو کر سر مور میں آیا ہی۔ * چنانچہ وہاں کے زیدار سلاطین ہند کو بلکہ وہاں کے وزرا اُمرا ملک وریا کی راہ سے برف کشتیوں پر بھجھتے تھے۔ * اسی سبب عوام الناس وہاں کے راجا کو بر فی راجا کہتے تھے۔ * پھر وہاں سے پہاڑ پر ہو کر اُس زمین سطح پر پہنچا ہی

اُسکی پست اُنو تھی * اور بیٹھکین نہایت لگو نہیں * جی اگر کٹسا ہی اُداس ہو تو وہاں لگ جائے * بلکہ دل پر اُداسی پھر کبھونہ آئے * سوائے مکانات کی صنعت کے یہ عجیب کام کیا کہ دامن کوہ کی آجھ کو اُس باغ میں اس حکمت سے لایا کہ وہاں جتنے حوضوں اور نہروں میں فوارے تھے اُس کے پانی سے چھوٹنے لگے محتاج خزانے کے نہ رہے * اور گلاب بھی اس کثرت سے اُس میں پھولتا ہی کہ موسم میں ہر روز انگنت پھول خوش رنگ و پاکیزہ اُترتے ہیں * چنانچہ خلاصۃ التاریخ کا راقم لکھتا ہی کہ میں موسم بہار میں حیدر اُس گلزارِ سرا پہاڑ کی سیر کو گیا تھا اُس دن چالیس من گلاب کے پھول اُس باغ سے اُتر کر گلابیں گئے رویش پر بھی اُسکی تھے پھولوں کے وہیر نہوتے تھے پر سیر سے اُسکی سیر

غرض سال بسال پھولوں کی وہاں ترقی اور بہار کی زیادتی تھی * تھانیں ایک پرانی بستی ہی سرہند سے تین کوئس پر جنوب رو * قریب اُسکے کو رکھت نام ایک براتالاب ہی * ہندی کتا میں اُسکو ناف زمین لکھا ہی * اور پیدائش کی ابتدا بھی ہندوؤں کے نزدیک اُسی مکان میں ہوئی ہی * حاصل یہ ہی کہ اُسکو براہِ تیر تھے جانتے ہیں اور نہانا اُس میں ثوابِ عظیم * خصوصاً سورج گھس میں کہونکہ اُس روز دور دور سے گروہ گروہ رندی مرد عام خاص بلکہ سب چھوٹے بڑے آنکرواں جمع ہوتے ہیں * اور نقد جنس انواع و اقسام کے ظاہر و مخفی خیرات کرتے ہیں * ہر چند کہ انہیں کوئی کٹسا ہی بخیل یا مغفل ہو پر اپنی قدر و طاقت سے زیادہ دان ہن کرتا ہی * بلکہ سوائے تالابِ مذکور کے اتھتالیس کوئس ملکِ جتنی جھیلیں تالاب حوض کوئے اطرافِ شہر کے اور وے مکانات جلے نزدیک سرستی ندی بہتی ہی * بلکہ وے بیٹھکین بھی کہ اگلے مٹیوں کے نام سے شہور ہیں * اور قدیم کتابوں میں سطور اُن سب کو تیر تھے جانتے ہیں اسی سبب کہ پاند و اور کورو کہ پیشوا ہندوؤں کے تھے اپنی لڑکر وہیں مارے گئے * اور چالیس کوئس دلی سے پرے شمال رو سبھل ایک قدیم شہر * میں ہر مندر ایک پرانی پرستشگاہ ہندو کی ہی * کہتے ہیں کہ دورِ آخری میں ایک اوتار وہیں سے نکلیگا

آئینہ باطن میں ہوئی * ساری کتابیں جہاں میں تَبُو دُئیں * اُوڑ سافرت اختیار کی * جِس وقت روم میں پہنچا
 شمس تبریز و مولوی روم سے استفادہ اُتھایا * سوائے اُنکے بھی وہاں کے اکثر اولیا سے بہت
 سافادہ پایا * ندان اپنے وطن کو پھرا * جب کہ وہاں پہنچا * گنج غزلت میں بیٹھا یہاں تک کہ جہان سے
 اُتھ گیا * اُسکے بھی کشف و کرامات کا ایک عالم گواہ ہی * اُوڑ مزار ایک جہان کی زیارت گاہ
 سرہند قدیم شہری سامانے کے متعلقات سے * فیروز شاہ نے اپنی سلطنت میں سات سو
 ساٹھ ہجری کے بیچ اُسے جدار کے ایک علیحدہ پر گنہ مقرر کیا * آبادی و رونق اُسکی پھر دین بدن بہتی
 گئی اگرچہ وہاں کی زمین میں بھی اکثر خُدا رسیدہ سوتے ہیں * لیکن نہ جہاں کے عہد میں شیخ فریدانی
 اُوڑ شیخ معصوم کا بلی اپنے معاصرین میں نہایت غنیمت و صاحبِ کیفیت تھے * سیکڑوں
 اُنکے مرید ہوئے * اُوڑ ہزاروں بھولے بھٹکے اُنکے وسیلے سے منزل مقصود کو پہنچے * وہ بھی
 وہیں آسودہ ہیں اُوڑ سادہ ورے میں شاہ قمیص مدفون ہیں * یہ بھی اپنے وقت کے فقہائیں
 نہایت صاحبِ رتبہ تھے * اُوڑ شام میں شیخ نبوی کی درگاہ ہی وہاں بھی ایک خلق پھول رُوڑ
 چڑھاتی ہی * اُوڑ اپنے اعتقاد میں مُراد انھیں کے وسیلے سے پاتی ہی * اُوڑ ہانسی میں مزار شیخ
 جمال الدین کا ہی * یہہ مردِ خُدا شیخ فرید شکر گنج کے خلفا سے ہی * سوائے اُسکے صوبہ مذکور میں اور
 بھی صاحبانِ حال و قال کے مزارِ بشمار ہیں * لیکن منظورِ اختصار تھا * بنا بر اُسکے احوال مفصل اُنکا
 نہ لکھا * اب تھوڑے سے مکان ہنود کی پرستش کے جو اس صوبے میں ہیں اُنکا احوال لکھتا ہوں
 سرہند سے بیس کوس کے فرق پر بھوانا کھات ایک معبد ہی * بیشتر لوگ اُس کو مہادیو
 کہتے ہیں * ہندوؤں کی قدیم پرستش گاہ ہی * لیکن فدائی خان کو کہ اُمراء عظام سے تھا * اُس نے عالم گیر کے
 سین چار جلوسی میں وہیں رہنا اختیار کیا * نام اُسکا بخور رکھا * وہاں کے راجا کو کہ کئی پشت سے راج کرتا تھا
 حسبِ الحکم بادشاہ کے نکال دیا * اُوڑ ایک باغ نہایت مطبوع خوش قطع پانچ درجے کا بنایا * عمارتیں

نواب مظفر خان خاندوران کے بھائی کو بہت سے روپیہ نذرانہ دیکر چاہا تھا کہ ایک تہخانہ وہاں بنا
 اور بنیاد کوئی قائم کرے * اتفاقاً اس وقت نواب مرحوم کا قصبہ مذکور سے سات کوس کے فاصلے
 پر دیرا تھا * علاوہ اس کے سرکار مذکور اسکی جاگیر بھی تھی * غرض اس اہیت نے آبادی کے قریب
 تہخانے کی نیو ڈالی * بلکہ تھوڑی سی دیوار بھی اٹھائی کہ شاہ عبدالباقی پیر زادے کو یہ خبر پہنچی سستے
 ہی سوار ہوا اور سینکڑوں اشخاص خواص و عوام سے اُسکے ساتھ ہوئے * آخر انکو دیرے کی بنیاد
 دھائی * اور اہیت کو خوب سزا دی * اُسے جا کر نواب سے فریاد کی * نہایت غصے ہوا * اور کئی
 سردار و نو مسلمہ فوج بھیجی کہ پیر زادے کی حویلی دھاویں اور گھر لوٹ لیں * لیکن شیخ اپنے مکان
 میں باسِ تقلال یا دلہی میں بیٹھا رہا * مطلق نہ درا * یہاں تک کہ وہاں کے لوگوں کو منع کیا کہ کوئی میر
 مدد کو نہ آئے * اور اپنے تئیں اس بلا میں نہ پھنسائے * کہ سوائے قادرِ لایزال اس وقت کسی سے
 یاری و مدد گاری منظور نہیں * کہونکہ جنگ و جدل فقر و نکادستور نہیں * القصد وہ سے لوگوں کو باراد
 پر خاش آئے تھے یہ سوچے کہ دنیا کے واسطے ایمان کھونا اور عاقبت سے ہاتھ دھونا عیب
 چار و ناچار ہر ایک شیخ سے ارادت پیش آیا اور نقد ایمان اپنا دنیا کے لالچ پر کسی نہ گنوا یا
 نواب نے بھی اس ماجرے کو سنکر انفعال گھینچا اور اس کار نامہ سے ہاتھ اٹھایا
 جب احمد شاہ کی بادشاہت ہوئی ملک و معاش وہاں کے نجبا کی کھتنے لگی * جماعت میں انکی
 تقریر نے راہ پائی جسے سب ہتا اپنا جد ہر دیکھا اور ہر کی راہ لی * آخر شہر مذکور دیرانہ بن گیا
 اور جس نے چاہا وہاں عمل کر لیا اب تک تو یہی حالت ہی آگے دیکھئے کہا ہو الغیب عند اللہ

اور شاہجہان آباد سے تیس کوس کی مسافت پر پانی پت ایک قدیم قصبہ ہے * شیخ شرف
 بو علی قلندر وہیں پیدا ہوا * اور چالیس برس کا ہو کے دلی میں آیا * پھر خواجہ قطب الدین کی خدمت
 میں مشرف ہوا * لیکن بیس برس تک علوم ظاہری کی تحصیل میں رہا * جب نور ربانی کی تجلی اُسکے

اُسکی ولایت کی قائل ہی * اَوَّل اُسکی طُرب مایل * پر شئیخ اُسکو بسببِ علم و فضل کے کہتے ہیں *
 والا قوم کا حسینی سید ہی * نوے برس اس دارِ فنا میں رہا * آخر سپین لٹوا کھترِ جری میں دار البقا کا راہی
 سرکارِ ناز نول ایک قدیم قصبہ ہی وہلی سے پچاس کوس کے فاصلے پر آب و ہوا و مانگی نہایت
 خوب * سواد اُس کا ہر ایک صاحبِ طبع کا مرغوب عمارتیں اُس میں اکثر چختہ و سنگین * مہندی و مانگی
 نشت رنگین * کھیت اُس کے بستی کے قریب * اکثر اوقات لڑکے و مانگے بارشند و نکلے کھیلنے
 کھیلنے کھیلوں پر جاتے ہیں * اور گھر کو آتے ہوئے مہندی کے پتے اپنی جوتیوں میں بھر لیتے ہیں * غرض
 گھر پہنچتے پہنچتے پانوں انگے لال عَنابی ہو جاتے ہیں شکار بھی ہر قسم کا بہتایت سے * چنانچہ چربار
 پیسے کے چار چار تیر بیچ جاتے ہیں * پھر گوشت اور ترکاری کسکو غرض ہی کہ منگو اُسے اور کھائے
 مگر نصف و رت یا بسببِ عادت سوا سے اسکے پھول پھل ہر ایک موسم کے خوشبو خوش ذائقہ بافراط
 میسر آنے میں * اور خواہش مند و نکلے دل و دماغ کو راحت و آرام پہنچاتے ہیں * متوطن و مانگے نجبا
 بٹ فَاہر قوم کے * پر شئیخ سید اکثر * بلکہ فضلاء علما بھی محمد شاہ فردوس آرامگاہ کے وقت
 ملک شہر مذکور خوب آباد تھا * اور عالم فاضل یہ غالب تھے کہ ماہِ رمضان میں مقدور نہ تھا کہ دوپہر
 و ہلے ملک نان بائی یا بھتیا راتنور گرم کرے * یا بھر بھونجا بھار جھونکے یا کوئی بازار میں دن دیے
 حَقّ پیسے اچاناً اگر کسی سے ایسی حرکت ہو جاتی * تو محتسب کے ہاتھ سے اُس کی ابرو جانی * شہر کے
 اندر باہر درگاہیں اکثر * کیونکہ ہزاروں بزرگ صاحبِ کمال اُس سرزمین میں آسودہ ہیں * لیکن صاحبِ
 ولایت سید محمد ترک * مزار اُس بزرگ کا بستی کے اندر ہی * سالہائے سال گزرے کہ گغار
 ہاتھ سے وہ بزرگوار شہید ہوا * عجیب و غریب حکایات و خرقِ عادات اُس کے مزار سے و مانگے
 بارشندے منسوب کرتے ہیں * اور اپنی مراد و نکلے لیے جھیرات کو جا کر وہاں چوکیاں بھرتے ہیں *
 لیکن بتخانہ و پیرا سوقت ملک قصبہ مذکور کی اطراف میں کوئی ہندو بنا سکا تھا * چنانچہ ایک اہلِ امت نے

شکن اُس کا نام تھہر گیا بعد اسکے بیس برس کی عمر میں قصبہ اجودھن میں پہنچ کر شیخ فرید الدین گنج
 مرید ہوا * اور علم باطنی اُسے بخوبی سیکھا * پھر رخصت ہو کر ہدایت خلق کے لئے دلی میں آیا * وہاں
 بہت سے طالبان حق نے اُسے فیض پایا * چنانچہ شیخ وجہ الدین یوسف چندیری میں * اور شیخ
 نصیر الدین چراغ دہلی و اخیر سرود دلی میں * اور شیخ علاء الحق و شیخ رحی سراج بنگالے میں * اور
 شیخ یعقوب و شیخ کمال بالوے میں * مولانا مغت و مولانا غیاث آچین اور دھارمیں * شیخ
 حسام الدین گجرات کے بیچ * اور شیخ برہان الدین و خواجہ حسن دکن میں * سوائے انکے اور بھی خلفا
 شیخ مدوح کے اکثر بلاد میں مشہور و معروف تھے * غرض اورنگ زیب کے وقت تک اولاد اُسکی
 اور خلفا انہیں ملکوں میں موجود تھے * اور رہنمائی خلق میں مشغول * اب کا احوال معلوم نہیں * لیکن حسب
 تاریخ فرشتہ یوں لکھتا ہی کہ باپ اس بزرگ کا غزنین سے ہندوستان میں آیا اور بلدہ بدائوں میں
 مقیم ہوا * وہیں یہ غریب باللہ چھ سو چونتیس ہجری میں ماہ صفر کے بیچ متولد ہوا * جب پانچ برس
 کی عمر ہوئی * تب اُسکے پدر عالیقدر نے رحلت کی * پھر والدہ نے شیخ مذکور کو پالا * جب کہ سن
 تیز کو پہنچا * اپنی ماسیت دلی میں آیا * اور علم رسمی وہیں تحصیل کیا آخر سن سات سو پچیس ہجری
 میں ربیع الاول کی اتھارویں کو بدھ کے دن وہ خدا کا پیارا جنت کو میدہارا * فی الجملہ ہندوستان
 میں جمیع اولیا سے اس مرد خدا کی شہرت رتبہ ولایت میں بڑھتی * سلسلہ اسکی بیعت کا شیخ
 عبد القادر جیلانی کو پہنچتا ہی * اور شیخ مدوح کی ارادت کا سررشتہ بعد چار واسطوں کے شیخ شبلی
 سے ملتا ہی * وطن اُس بزرگ کا قریہ جیل بغداد کے قریب * اور تولد چار سو اکھتر ہجری میں علم درسی
 وہیں میں بے مثل تھا * پر خرقہ ولایت کا شیخ ابو سعید مبارک کے ہاتھ سے پہنا * کیفیت اسکے حال
 فال کی * اور حقیقت کرامات و کمالات کی اظہار میں الشمس ہی * ایک عالم اُسکے دائرہ بیعت اور احاطہ
 عقیدت میں در آیا * اور ہزاروں نے رتبہ نصوّت اُسکی توجہ سے پایا * بلکہ اب تک بھی ایک خلق

اُسکی جو تعریف میں کھولے وہیں گرم رہے اُسکا ہمیشہ سخن

القصہ اُس شہر کا ہر مکان لاثانی * ساتھ اس کے عمارت کی فراوانی * پرستی کے اندر
جیسی مکانات کی کثرت ہی * ویسی ہی باہر قبروں کی بہتایت * اکثر بادشاہوں و وزیروں مہروں
کے مقبرے اطراف میں ہیں پر شہور تر مقبرہ ہمایں بادشاہ کا کیتباد کی کیلوگر ہی میں جنا کے کنارے
پر ہی * سوائے اسکے وہ علما فضلا فقرا کہ اپنے عہد میں شہور آفاق تھے انکے مزار بھی اس کثرت سے
ہیں کہ ایک شہر نموشاں بستا ہی * چنانچہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی بن خواجہ کمال الدین موسیٰ کی درگاہ شہر
تین کوس پر ہی * وطن ہنس بزرگ کا فرغانہ * جذبہ الہی نے لڑکائی ہی میں اُسے اپنی طرف کھینچا * او
حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات سے تصفیہ باطنی حاصل ہوا * پھر بارہ برس کی عمر میں خواب کے پیچ خواجہ
معین الدین چشتی سے ارادت حاصل کر کے سفر کو نکلا * جب بغداد میں پہنچا بہت دلیوں سے فیضیاب ہوا
وہاں سے ملتان میں آیا اور مخدوم بہاء الدین زکریا سے بھی ملا * بعد اُسکے سلطان شمس الدین لٹمس کی
سلطنت میں اپنے مرشد کے دیدار کا شوق ہو کر دی کی طرف روانہ ہوا * اُس بزرگ نے بھی کشف
قلب و صفائی باطن سے اُسکے ارادے کو پا کر اُسی دیار کی طرف کوچ کیا حاصل یہی کہ دونوں برگزیدہ
حق جیسے کلمات باطنی سے آپس میں شاد تھے ویسے ہی وصال ظاہری سے بھی مسرور ہوئے * اور
چندے ایک جا رہے * آخر خواجہ معین الدین چند روز کے بعد اجیر کو تشریف لینگئے اور یہ اسی شہر
میں مقیم ہوئے * اکثر اشخاص انکی بدولت فیض کو پہنچے * بعد ایک مدت کے چودھویں ربیع الاول کو
سن چھ سو بیس ہجری میں دنیائے فانی کو چھوڑ کر عالم جاودانی میں جا بسے * اور قریب اُسکے
مزار سلطان مشایخ نظام الدین اولیا بن احمد بن دانیال کا ہی * تولد تو اُس بزرگوار کا سن چھ سو تیس
ہجری میں غزنین کے پیچ ہوا جب سن تمیز کو پہنچا * اتفاقات سے بداؤں میں آیا اور وہیں علم ظاہری
فراغت حاصل کی * از بسکہ مباحثے میں طالب علموں پر اکثر غالب ہوتا تھا * بسبب اسکے نظام محفل

سنگ ہر ایک اُسکا - ازیشم ہی چشمہ جیواں کا وہ ہم ہنسم ہی
 جو کہ نمازی کرے اُسے دُشو حشر میں محسوس ہو با آبرو
 ایک بھی بوند اُسکی اگر جینے پی اُسکو ہوا تصفیہ با طنی
 اُسے طہارت ہی سراپا نجات ہی وہ گنہگاروں کو آبِ حیات
 جو کوئی ایک قطرہ بھی اُسکا پیئے پیاس نہ ہو شہر میں بھی گر جیئے
 غسل جو ایک بار بھی اُس میں کرے سائے سے پھر اُسکے جہنم درے

ہر چند مسجد و باغ اور مسافر خانے کی بنا سے بھی فائدہ لاکلام ہی کہونکہ بنانے والے کا
 دُعا میں نام اور خلق کو بلاشبہ آرام ہی - لیکن حمام کی تعمیر ہر پروجاں کی راحت کا موجب ہوتی
 اور ہر شخص کے دل کی کلفت کھوٹی ہی - چنانچہ بادشاہی حمام سے اس شہر میں ایک فیض عام
 کوئی بشر محروم نہیں - ساخت میں وہ فلاطون کے حمام سے خوبتر - در و دیوار اُسکے خوش سلیوب
 سراسر - سطح اُسکے گنبد کی گراہ نارسے ملی ہوئی - اور دیواروں کی نیومرکز زمین سے لگی ہوئی - جا
 خانہ اُسکا بہترین مکانات - حوض و ماں کا خشک میزاجوں کے لئے آبِ حیات - مطبخ اُسکا مخزن
 آتش سوزاں کا - ماہ آئینہ اُسکے تابدان کا - حرارت اُسکی حرارتِ عزیز کی کو بھر کاے - اور
 رطوبت اُسکی رطوبتِ اصلی کو برہائے

پاتے ہیں یہاں چین سبھی خاص عام بس یہی حمام ہی خیر المقام
 تیل سے اُس میں گرا ایک بار جو - اُسکو یوست کا مرض پھر نہو
 تیل جو کوئی چاہے کہ دلکی چھڑاے حوض میں بس اُسکے وہ غوطہ لگاے
 اُس میں ہاوی جو کوئی ایک دم قلب پر اُسکے زہے گر و غم
 دصف کرے اُسکا سخندان اگر پھر نکمے شعر بجز شہر تر

اور چتر یوں کا سا ہجوم * ہر روز سوائے جمعے کے دو پہر تو ہلے تک رہتا ہی

خلق کا رہتا ہی بس از و حام رہتی ہی نہت میٹلے کی سی دھیم دھام
جنس ہر ایک قسم کی وہاں خوار ہی گھوڑوں کی یہہ گرمی بازار ہی
اسپ ہر ایک ملک کے ہیں بے شمار * مانگو اگر ایک ٹولا دیں ہزار
گو کہ یہہ کثرت ہی بہ قیمت گراں سستا اگر چاہو تو پاؤ کہاں
بسکہ وہاں رہتی ہی نہت لاؤ لاؤ برہتا ہی جاتا ہی سدا انکا بھاؤ
گھوڑے کا مت پوچھئے کچھ مول تول تھو ہی کنکاٹی کا تر کی کے مول
گھوڑا ہر ایک شخص کو درکار ہی پروجاں جو ہی خریدار ہی
بلکہ یہہ احوال ہی ہر طفل کا * دائی سے کہتا ہی کہ گھوڑا ہی لا
کوئی کھلو نا ا سے کیسا ہی دے گھوڑے سوا یہہ نہیں ممکن کہ لے
دیکھا گھاروں نے جو یہہ کچھ سبھاؤ مٹی کے گھوڑے کئے نقرے کے بھاؤ

الغرض اس ملک مبارک بنیاد کا ہر ایک محلہ خوش سیوا دے اور ہر مقام آباد * بنا براس کے
سجد میں خانقاہیں مدرسے پاکیزہ و دلچسپ کثرت سے ہیں اور خانہ باغ بھی بہتایت سے * لیکن اس بکھرے
ساتھ ہجری میں مطابق چوبیسویں سال شاہجہانی کے نام شہر میں ایک جامع مسجد سنگ سرج کی شہی
بنی کہ اگلوں نے نہ ویسی دیکھی نہ پچھلوں نے سنی * نیو اسکی تابہ شک * منارے اُسکے سر فلک *
گنبد چرخ بلا گرداں اُسکے گنبد و نکا * عالم بالا ملک جلوہ اُسکی بر جھونکا * زینہ اُسکے منبر کا پایہ عرش سے
اونچا * ستون کہکشاں اُسکے ستون در سے نیچا * محراب اُس کی محل اجابت دعا * نمازی و مالکا
مقبول در گاہ کبریا * دیواریں سید سکندر سے بلند تر * صحن اُسکا صحن فردوس کے برابر
حوض ہی ایک صحن میں اُسکے لطیف پاتے ہیں فیض اُسے و ضیع و شریف

گرائنگ اقلیم کا آجائے وہاں مال تو لے لے ایک مہاجن اُسکو فی الحال
 کوئی پیاری ہو کا ہیکو فکر سی * کہ وہاں ہر شے کی منت رہتی ہی بکری
 فی الواقع اُس مقام فرحت انجام کو چتا سراہیے بجا ہی لیکن * اُردوے معلیٰ کا عالم ہی جدی
 فضا اُس کی نہایت پاکیزہ و وسیع * عمارت وہاں کی بمرتبہ اُسکو بدار و رفیع * صحن اُس کا رنگ صحن
 گلزار * دوکان ہر ایک بازار کی بہار * اہل حرفہ سب کی سب مرتزہ احوال * کو تھے اُنکے نقد و جنس و جواہر
 مال مال * نہ کسی چیز کی وہاں کمی * نہ کوئی بشر اُس آبادی میں غمیں

ہی دروازہ اُس کا گلستاں کا باب بیاض جہاں کا ہی وہ انتخاب
 فضا اُسکی دیکھے اگر یک نظر تو دل تنگ ہو دے نہ پھر غم بھر
 بھلائی ہی یک لخت غم اُسکی سیر خوش آتی ہی بس و بدم اُسکی سیر
 سماں وہاں کا دیکھے اگر ایک ذرا تو مافی نہ لے نام ارژنگ کا *
 بہت میں نے یوں اُسکی تعریف کی ہی اُردو کی بولی کا مآخذ و ہی
 اور نخاس کے بازار کی طرز ہی جدی فضا اُسکی فضاے عالم سے بھی بری
 صحن اُسکا اقسام کے چار پاؤں سے مالال زمین اُسکی نہایت صاف آباد ہال

ہر ایک طرف خلق کا ایک دنگل * جایا چہل پہل * چابک سوار قسم قسم کے کھوروں کو پھیر رہے
 ہیں * خریدار دالوں کو گھنیر رہے ہیں * سودا دہاں کا دست بدست * ہر ایک دلال کو ریال مال مست *
 کوئی کھورے کے مول تول کے لئے ہاتھ لانا ہی * کوئی کھرا تھو ہی چکاتا ہی * ایک طرف سپاہی
 پیشہ بھلے آدمی چوتروں پر اپنے اپنے زین پوش بچائے حقے لگائے بیٹھے ہیں * کسی طرف
 بانگے تیرے اپنی مجلس جائے بیٹھے ہیں * ایک طرف کئی شہدے شکستے سلفے کے دم مارتے ہیں
 کہیں دو چار لہجے پختے زیادہ گو اپنے ارہائی چانول جدے ہی بگھارتے ہیں * غرض پٹلے کی سی دھوم

بلکہ یک چہت کی پیمائش کا وہیمان نہیں دھر سکتی۔ اندر باہر اس کے بستی حد سے باہر چپے چپے پر آباد
 جدھر تیرہر عمارتیں انواع و اقسام کی خوبصورت کثرت سے ہوئیلیاں طرح طرح کی خوش اسلوب
 بہتایت سے باغوں کی بہار بے خزان چمنوں میں دائم طلسمات کا سماں ہر ایک محبہ اسکا
 اقلیم سے زیادہ پرفضا چھوٹے سے چھوٹا کوچہ اسکا شہر سے براہ نجوم خلائی ہر سر راہ ہر ایک مقام
 ایک تماشا گاہ شہر شہر گاؤں گاؤں کے باشندوں نے اپنی یہودی اور آسائش جو دیکھنی بود
 وہیں اختیار کی غرض ہر صنف کے اشخاص و ہر ملک کی اشیاء جب چاہوں کثرت سے دیکھ لو
 کسی چیز کی کمی کسی وقت نہیں کہ ہو اگرچہ بازار ساری اسکا اپنے عالم میں اعلیٰ ہی پر چاندنی چونک
 تمام شہر کا اجالا ہی ہر دوکان اسکی بے مانند جس جس کو دیکھو بادشاہ پسند صحن بہ کساد
 کہ دل کھل جائے صاف ایسا کہ آدمی چانول بھینے کر کھائے دلال اس بازار کا سودا گروں کو آنکھ اٹھا کر
 نہیں دیکھتا بڑا طی و ہاں کا جو ہریوں کو خاطر میں نہیں لاتا دوکان ایک بڑا کی اسطبول کے ترزے
 برابر کوٹھی ایک صراف کی تمام ایران کے صرافے برابر

رہن ہر ایک دکان میں ہیں کھینکتے کتورے رات بھر ہینکے جھینکتے
 لگے ہیں ہر طرف پھولوں کے انبار گلی کوچہ ہر ایک ہی رشک گلزار
 فواکہ کا و فور اسدرجہ بیٹکا بیٹا ہی تازہ میوہ صفہاں کا
 طعام اقمام کا جو کوئی سنگوائے بقدر ایک فوج کے بازار سے آئے
 بوٹھات ایک سلطنت کا ہوئے درکار تو حاضر کردے و نہ ہیں ایک دکاندار
 اگر اسباب چاہے ایک اشکر تو ہاتھ آجائے بس ایک دن کے اندر
 نہیں ہی اہل حرفہ کوئی نیکار ہی نت بنع و شر کا گرم بازار
 جوادنی دہاں ہی دوکان جواہر وہی ہی بیگماں کان جواہر

کیفیت نمی نظر آئے * اور مسطرف بکاہ مدے وہیں رہ جائے * اگر رضوان و نامی بہار و کھنا تو روزنہ رضوان
کی درباری سے ماتھہ آٹھانا

جس کا ہر مکان اسکا نمونا خوش اسلوبی میں بلکہ آتے و دوتا

پھلین پھولین ہمیشہ دمانکے گلزار حزان آن تک نہیں پاتی کبھی بار

زرا الی جگ سے رنگ و بو گلوں کی حلاوت اور ہی کچھ ہی پھلوں کی

دمانکے طایروں کا رنگ ہی اور ہی آنکے زمزمونکا دھنگ ہی اور

میں ہر ایک شے کو دوں تشبیہ کہتے کہ وہ ملتی نہیں آتے اور آتے

گرد اس قلعہ مبارک کے ایک کھائی نہایت چوڑی چکلی گہری بھی ایسی کہ عمیق زمین اس کے ورے

اور وہ آتے کہیں پرے * پانی اسکا اپٹ لطیف و شفاف * اگر ایک شخص کا دانہ بھی اسکی تھاہ میں ہو

تو اندھیری رات میں صاف نظر آئے * اور جو اندھا بھی اس میں غوطہ لگا کے تو بلاشبہ نکال لائے

نظر آتی ہی اسکی تہ میں رانی کہاں پہ آب گوہر میں صفا سی

اگر پر جائے اس کے بیچ ایک بال تو یوں آوے نظر موتی کا جوں بال

جنا بھی اس قلعے کی تشنہ دیدار ہو کر جانب شرقی سے آئی اور اس کے تلے نہایت آب تاب سے

بہنے لگی * پھر نواب علی مرداں خان مرحوم دریا سے مذکور کوکات کر شاہ نہر سور بہار کے اوپر سے لایا * کوچہ

و بازار کی رونق زیادہ برہی * اور شہر کی آبر و دینی ہوئی * اکثر نوگوں کی حویلیوں میں بنے تھندے پانی سے

معمور رہنے لگے اور حوض و نالاب بھی دولتخانہ والا کے بھرپور * باغوں میں وہاں کے شادابی اکثر رہنے لگی * اور

چمنوں میں طراوت بیشتر * حقا کہ وہ بزرگ بہشتی تھا کہ اسکی کائی سے شاہ و گدا کو فیض ہو

رکھے حشر میں اسکی حق آبر و کہ فیض اسکا جاری ہوا کو کو

شہر پناہ اسکی سنگی نہایت پختہ و مضبوط * عرض و طول و بلندی و خوش اسلوبی اسکی عقل احاطہ نہیں کر سکتی

اُسکی امیر خسرو نے قرآن السعدین میں تعریف کی ہے۔ بعد ازاں سلطان جلال الدین خلجی نے شہر کو شک
 لعل * اور سلطان علاء الدین نے کو شک بنر بسا کر اپنا اپنا ہر ایک کو دار السلطنت کیا * پھر سلطان غیاث
 الدین تغلق شاہ نے سن سات سو پچیس ہجری میں شہر تغلق آباد کی تعمیر کی * پھر اُسکے بیٹے سلطان محمد
 معز الدین جو نان نے ایک اور ملک کی بنیاد والی * اور ہزار ستون کا ایک قصر بنایا * سوائے اُسکے اور بھی کائنات
 سنگ خام کے پاکیزہ پُر فضا بنائے * پھر سلطان فیروز شاہ نے سن سات سو پچپن ہجری میں شہر فیروز آباد
 نہایت وسعت و عظمت کے ساتھ بسایا اور جہنا کو کات کر اُسکے نیچے لایا * ساتھ اس کے تین کوس کے
 فاصلے پر ایک اور محل معہ منارہ جہاں نما بنایا * چنانچہ وہ منارہ اب تک قائم ہی عوام الناس اُسکو فیروز شاہ کی
 لات کہتے ہیں * بعد اُسکے سلطان مبارک شاہ نے مبارک آباد آباد کیا اور نوہی اٹھتیس ہجری میں
 ہمایوں بادشاہ نے قلعہ اندر پرستھ کی مرمت و تعمیر کر کے دیں پناہ نام رکھا اور اپنی تخت گاہ مقرر کیا * پھر
 شیر شاہ پتھان نے کو شک سبز کو آجا کر ایک اور شہر بسایا اور اُسکے بیٹے سلیم شاہ نے سلیم کرہ بنایا
 اب تک بھی وہ شاہ جہاں آباد میں جہنا کے اندر قلعہ آرک کے سامنے موجود ہے * اگرچہ ہر ایک نے اُن
 بادشاہوں میں سے ایک ایک شہر بنا کر اپنا دار السلطنت مقرر کیا * لیکن ہندوستان کے بادشاہوں کے
 تخت گاہ ملک ملک دلی ہی شہور ہے * پھر سن اکیہزار اٹھتالیس ہجری میں مطابق بارہویں برس جلوس سی کے
 شاہ جہاں صاحب قرآن ثانی نے دلی کے قریب ایک شہر بنایا اور شاہ جہاں آباد اُسکے نام رکھا * اُسکی
 خوش نیتی سے اُس ملک نے یہ رونق اور آبادی پکڑ لی کہ جتنے ملک اگلے بادشاہوں کے لکھنے میں آئے تھے گم نام
 ہو گئے * فقط اُسکا نام رہ گیا * جیسے سمندر میں بہتیرے برے برے دریا ویلے ہیں پر نام اُسکا ہی باجتا ہی قلعہ
 بھی اُس کا سنگ سرخ کا اس مضبوطی و خوشی اسلوبی کے ساتھ بنا ہے کہ معمار قضا و قدر کی زبان اُسکے اوصاف
 میں لال ہے * پھر ساخت تو اُسکی سی امر محال * علاوہ اُسکے مکانات قسم قسم کے متعدد پاکیزہ خاصے * اور باغ
 بھی اُسکے گلشن جہاں کے خلاصے * نہرین جاری جا بجا * حوض ہر ایک مکان میں کتور سا بھرا ہوا * جدھر دیکھے

انتخاب آرایش محفل

سوبہ دار الخلافۃ شاہ جہان آباد

ہندی فارسی کی تاریخوں سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ شہر ستپور لنگا کے کنارے پر اگلے زمانے میں
تھنگا ہندوستان کے بادشاہوں کی نگاہ وسعت و رونق بھی اُس کی عصر میں حد سے باہر تھی
زبان اُس کے بیان سے قاصر ہے۔ اگرچہ اب بھی نہایت آباد ہے۔ لیکن جنس پاندؤں اور
گوروؤں کے وقت میں بسا تھا سو کہاں، جب کہ دونوں فرقوں میں بڑا کھڑی ہوئی، اور
بھوت پری تب پاندؤں نے اُس ملک کو چھوڑا اور شہر اندر پرستھ کہ جہنا کے کنارے پر تھا اُس میں آئے
بلکہ اپنا دار السلطنت بھی اُسی کو تھہرایا۔ بعد ایک مدت کے راجہ اتکپال تو نور نے بیر بکرماجیت کے ایک نیر
کچھ اوپر و دوسو سن میں ایک قلعہ و شہر اپنے نام کا بنایا۔ چنانچہ سلطان قطب الدین ایک و سلطان
شمس الدین التمش نے بعد اُس کے اپنا رہنا اُس میں مقرر کیا۔ مگر سلطان غیاث الدین بلبن نے ایک اور
قلعہ چھ سو سا تھہ ہجری میں بنا کیا اور اُس کا نام مرزغن رکھا۔ پھر سلطان معز الدین کیقباوند نے سن چھ سو
چھ ہاسی میں جہنا کے کنارے ایک اور شہر پر فضا و عمارت اُس کی دلگشا آباد کیا۔ نام اُس کا کیلوگر۔ ہی رکھا

انواع واقسام کی چھوٹا کی * پھر اپنے خاندان کے چلن کے موافق اُس پر پیکی کا نکاح اُس شک قمر کے سائبند ہوا یا
بعد اریان کی رسم کے نوٹہ کو ریت رسم کے واسطے محل میں بھجوا یا * بکا دلی نے بھی بہنوں کی سی وضع
پہرام کے ساتھ کی اور تو نے تو تکے کرتے ہوئے اُس کی طرف سے خوب جھگڑی * پھر اُسی مصحف دکھایا
اور دو لکھ کو دہن کا چھوٹا شربت پلایا * بعد اِس کے مظفر شاہ اور حسن آرانے روح افزا کو بہت سادان
دہنیز نقد جس لونڈی غلام دیکر بہ تجل تمام رخصت کیا * برات کو اُسی رونق سے فیروز شاہ و تاج الملوک لیے ہوئے
شاد و خرم جزیرہ ارم میں داخل ہوئے * کئی دن وہاں بھی چل رہی * پھر بکا دلی و تاج الملوک روح افزا و بہرام
کو اُسی طمطراق سے لیکر ملک نگار بن کو روانہ ہوئے * اندک عرصے میں جا پہنچے بہرام کے ماباپ کو بکوا کر
تمام قصبہ کہہ سنایا اور دونوں کا دیدار اُسی روپ سے دکھایا وے بہو نیٹے کو دیکھ کر بہت خورسند ہوئے اور
بکا دلی کے جان و دل سے احسان مند ہوئے

مِن بعد وزیر نے مجلس نشاط کی وہیں تیاری کی * بادشاہ کو جا کر لے آیا اور جتنے چھوٹے برے امیر تھے
اُن کو بھی بلایا * جس قدر شہر میں اہل طرف تھے اُن کو طلب کیا * غرض کئی دن تک ناچ راگ کی
صحت رکھی مہانداری بہ خوبی کی * بادشاہ اور بادشاہزادے کے حضور سیکڑوں کشتیاں جواہر و پوشاک کی
رکھیں اور محل میں بھی اُسی قبیل سے بھجوائیں * انعام و اکرام لوگوں کو بہت سادیا نقد و جس انگنت بانٹا
بعد اُس کے حضرت اعلیٰ قلعہ مبارک میں تشریف لینگئے * سب مہمان بھی رخصت ہوئے * پھر
بکا دلی نے حمال کو کہلا بھیجا کہ جلد میرے باغ و محل کو اکھیر واکر یہاں لے آ * وہ دو چار ہی دن کے عرصے میں
لے پہنچی * فی الفور اُس کو متصل اپنی دولت سرا کے نہایت آراستگی کے ساتھ قایم کروا کر روح و بہرام
حوالے کیا * الحمد للہ خدا کے فضل سے سب کے سب شاد ہوئے اور بہ خوبی آباد ہوئے * * *

اُسی کے ساتھ بیاہ دیجئے * کیونکہ ہیرام نہایت طرح دار و قابل ہی * کچھ اس میں مین میکہ نہیں * وزیر
و بادشاہ میں ناتارشتہ ہوتا آیا ہی * کہا مصافقہ ہی * اور جو انسان کو آپ حقیر جانتے ہیں تو پھر مجھ کو
کہوں تاج الملوک سے بہا * بیٹی اور بھتیجی میں کہا فرق ہی * جیسی میں ونسی وہ

مظفر شاہ نے یے باتیں سنکر تیر نیچا کر لیا اور کہا بہت بہتر مختار ہو * پھر وہاں سے روح افزا کے
پاس آئی * دیکھا کہ وہ آنسو آنکھوں میں دہرایے سر حجاب منہ پہا بنائے اتوائی کھتوائی لئے پری ہی
ہنکر کہنے لگی * واہ واری گھسکی * کہاں جائز رنگ لگائی * پناہ مانگئے تجھ سے اور دریسے تیرے دید سے
لے اب اُتھ بھی کھری ہو * کہوں مگر پھیلا رہی ہی اور شرارت سے آنسو بہا رہی ہی * اب ہنس بول کپڑے
بدل تجرے سے باہر نکل * میں تیرے چاہتے کو سلامت لئے آئی ہوں * اب کوئی دن میں دل کھول کے ملو اور من مانے ^{عیش} کیجئے
روح افزا بہن کی باتوں سے مسکرا کر اُتھ بیٹھی اور بلائیں لیکر گلے سے لپٹ گئی * رات کی رات تو بکاؤلی
وہیں رہی * صبح کو روح افزا کتیں مظفر شاہ اور حسن آرا پاس لے گئی * تقصیر معاف کروائی پھر اس کو مائیوں
بیٹھا کر تاج الملوک اور ہیرام سمیت جزیرہ ارم میں آپہنچی اور اس ماجرے کو بن و عن اپنے ماباپ کے گوش ^{گنبد} کیا
پھر ان سے درخواست کی کہ جس دھوم سے ^و تاج الملوک کو لیکر بپا ہئے آئے تھے * اسی طرح تم
بھی اس کو بپا ہئے لیچلو اور کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرو

چنانچہ انھوں نے ونسی ہی مہانداری و تیاری اندر باہر کی * اور اسی تجمل سے ہیرام کو خلعت شام نہ پہنا
جواہر میں لاد موتیوں کا سیرا باندھ پری کر و فر سے جزیرہ فردوس کو روانہ ہوئے * وہاں کی تیاری کا بھی کہا
پوچھنا ہی اور روح افزا کے بناؤ کا کہا کہنا ہی * طلسم کی سوہیا اور پری کا بنا و زبان کہا بیان کرے اور قلم
کب لکھ سکے * غرض براتیوں کو دولہہ سمیت مظفر شاہ کی طرف کے لوگوں نے پیشوا لیا اور نہایت عظم
وشان سے مجلس شاط میں بٹھایا اور زمانی سوار یوں کو اسی وضع سے حسن آرا کی علاقہ مند بی بیان اتروا کر
برے مان مہت سے مجلس میں لے آئیں * پہرات رہے تک تو اندر باہر ناچ راگ کی صحبت رہی ^{آتش} بازی

موت سے ہرگز نہیں درتا نہ کچھ غم ہی ولے گلرخوں کی دید سے محروم ہیں رہ جاؤنگا
 آخر مظفر شاہ کا شعلہ غضب ایسا بھڑکا کہ لوگوں سے فرمایا * اس آتش کے پر کالے کو جلد شہر سے
 دور لیجا کر آگ میں ڈال دو اور جلا کر خاک سیاہ کرو * اتفاقاً تاج الملوک اور بکا دلی گلستانِ ارم کی سیر کو
 آتے تھے جس مقام سے کہ جزیرہ فردوس نزدیک رہ جاتا ہی وہاں پہنچے * جی میں آیا کہ چلو روح افزا کو
 بھی دیکھتے چلیں اور ایک آدین یہاں کی بھی سیر کر لیں

القصہ جزیرہ فردوس کی طرف پھر پڑے اور وہاں آٹھلے جہاں لکڑیوں کا انبار لگا تھا * اور بہرام اس میں
 بیٹھا تھا * بلکہ چار طرف سے آگ بھی دے چکے تھے * جو نہیں بکا دلی نے لوگوں کی بہت بھیڑ دیکھی اور
 آگ بھڑکی ہوئی اسے نظر پڑی * تخت اپنا قریب لٹکے پوچھنے لگی کہ یہ کہا ہنگامہ ہی اور کیشار و لا * کوئی بول
 اٹھا روح افزا کے عاشق کو جلاتے ہیں * سنتے ہی اس بات کے جلد تخت سے اتر گئے برہی * کہا دیکھتی ہی
 کہ بہرام ہی * فی الفور پکار اٹھی ارے * جلد اس آگ کو بجھاؤ * اور اس جوان کو نکالو * اگر اس کا ایک رواں جلا
 تو سیکڑوں کے سر جلاؤنگی بلکہ اُن کا گھر کا گھر خاک میں ملاؤنگی لوگ درگئے * وہ نہیں آگ بجھا دیا * اور بہرام
 کو نکال شہزادی کے حوالے کیا * وہ اس کو ہمراہ لے ایک باغ میں آتری * پھر تاج الملوک کو اور اسے وہیں
 چھوڑ آپ مظفر شاہ اور حسن آرا کے پاس آئی * جھک کر سلام کیا * آنحوں نے سر اس کا چھاتی سے لگایا * خیر
 و عافیت پوچھی * اور آنے کی حقیقت * بولی کہ میرا بے اختیار آپ کے اور چچی کے دیکھنے کو جی چاہتا تھا *
 سولے اس کے خیریت ہی لیکن راہ میں عجیب ماجرا دیکھا * کہ میرے سسر کے وزیر زادے کو لوگ جلا یا
 چاہتے تھے * اگر میرے آنے میں ایک دم کا اور وقفہ ہوتا تو وہ جلا کر رکھ دیا جاتا اور ما باپ کو دنیا سے کھوجاتا
 اگرچہ مرنا سب کا برا ہی خصوصاً ایسے جوانِ شکیل کا * فی الواقع تقصیر بھی اسے ایسی ہی تھی * لیکن اس طرح کی
 سزا اب فائدہ نہیں رکھتی * جو کچھ ہونا تھا سو ہوا * میں نے فرض کیا کہ اسے آپ نے مارا لیکن کلنگ کا تیکا تو
 نہ مٹیکا * اب تو سو جانتے ہیں تب ہزار جانیگے * اس سے بہتر یہ ہی کہ اس کی تقصیر معاف کیجئے اور روح افزا

کنشت * جہنم کو دوزخ اور جنت کو بہشت

ہی حکم وجود اور ہی ہر مرتبے کے پیچ زندگی ہی جو حفظ مراتب کرے نہ تو
واقعی مسئلہ وحدت وجود کا مشکل ترین مسئلہ ہی * بہتیرے اس بحر عمیق میں گر کے
مذہب جبری کے بھنور میں جا پڑے اور اکثر مسلک دہری کے گرداب میں دو بے * ہادی یہاں فضل
الہی اور کریم رسالت پناہی کے سوا کوئی نہیں

قصہ کوتاہ حسن آرا نے روح افزا کی نشست گاہ میں جا کر پنجرے کو اتار لیا * اور ارادہ جانے کا کیا
روح افزا اُس کو شاہین کے چنگل میں دیکھ کر کلیجہ پکڑ کر رہ گئی * منہ سے تو مارے لہجہ کے بول نہ سکی پر طائر
روح اُس کا قفس تن میں پھرتے لگا * ہر چند تر پھا لیکن صیاد قضا و قدر کے ہاتھ سے نہ چھوٹتا * سچ ہی کہ
آدمی اس امر میں بہت ناچار ہے * ہر چند کہ ایسی حالت میں اُس کو جینا ناگوار ہی پر بن آئے مرنے نہیں سکتا
نڈان اُس بے پروا کو وہ پری لے آئی * اور مظفر شاہ کے روبرو اُس کا پنجرہ لا کر رکھ دیا * شاہ نے نکال کر
اُس کو بال و پر تمام تٹو لے * آخر گلے پر جو ہاتھ جا پڑا تو ایک تعویذ بندھانظر آیا * جو نہیں اُسے کھولا * بہرام
آدمی ہو گیا * حاضرین مجلس متعجب ہوئے * بادشاہ آتش غیبت سے بھڑک کباب ہو گیا اور کہنے لگا
ای بد ذات نایکار * تو غضب سلطان سے نہ ڈرا اور اپنے جی میں کچھ نہ سوچا * سچ کہہ * اس دیار میں
بچھے کون لایا اور بادشاہوں کے محلوں میں کس نے پہنچایا * اب اس دھتھالی اور بے پروائی کا ثمرہ
تو بجز ہلاکت کے نہ پاؤں گا اور اسکی سزا میں اپنی جان سے جاؤں گا * بہرام بولا کہ عاشقوں کا رہنا جذبہ اشتیاق
اور انھیں کے سزاوار تکلیف مالا یطاق ہے * عشق کی زنجیر وہ نہیں کہ کوئی آپ سے پائوں میں ڈالے اور
بہ اختیار گو قرار ہووے * عاشقوں نے رشتہ رشتہ اختیار سے تو راہی اور بے اختیاری سے جو راہی
جس نے زندگی سے ہاتھ دھوئے اُسے موت سے کہا خطرہ ہے * اور جان کی کہا پرواہی * مگر حسرت
دیدار میرے جی میں رہیگی اور آنکھوں سے سیل خون گور میں بھی بہیگی *

در پی ہوئی کہ جس چور نے اُس گھر میں کو بھل دی ہی اُسے پکڑا چاہیے اور سزا کو اچھی طرح پہنچائے
 ہزاروں جاسوسوں اور عیاروں نے زمین و آسمان تک دھوند مارا لیکن گھر کے پنجرے کا بھید کسی پر
 نہ کھلا۔ اہی عزیز۔ تو عرش پر جس کے دھوندھنے کا ارادہ رکھتا ہی۔ جو تیرے خانہ دل میں ہی اُس کی
 تو تجھے خبر ہی نہیں۔ واہ واہ دور کا دھپان اور نزدیک اُسے نہ جان

کون ہی گھر میں نہیں اتنی بھی جب تجھے کو خبر۔ پھر تو کہا جانے کہ کہا نیگا فلک کے آوج پر
 القصد حسن آرا نے مجبور ہو کر روح افزا کی خواص کو بہت سا دھمکایا اور مظفر شاہ کے غضب سے
 ڈرایا۔ تب ایک خواص کہ نام اُس کا گلرخ تھا نزدیک اِس کے آگروں کہنے لگی۔ اُس خلوت سرا کا
 بھید ہم پر کیونکر کھلے۔ نہ وہاں تک گزارا نہ دیدہ باطن مینا

اُس کے منہ کے دیکھنے کو دیدہ دل چاہئے چشم ظاہر میں ہماری دید کر سکتی ہی کب
 لیکن ان دنوں ہماری صاحب زادی صبح و شام اُس قمری سے مشغول رہتی ہی اور اُس کے
 پنجرے کو ایک دم آنکھ سے اُجھل نہیں رکھتی۔ ظاہر میں تو یہہ پرندہ اتنی لیاقت نہیں رکھتا۔ باطن سے ہم کو
 آگاہی نہیں۔ پس اپنا طائر قیاس آگے آتے نہیں سکتا مگر ملکہ آرتی چہا پہنچا سکتی ہیں۔ اِس کی کُنہہ سمجھ لیوئیں
 ای نادان۔ انسان کہ بہ سبب علاقہ روح سبزہ زار دنیا کی شیر کو آیا ہی۔ جب تک یہہ مربع
 طلسم عناصر اُس کے گلے پر ہی اور قفس وجود میں طوق بندگی اُس کا گلو گیر ہی۔ چشم ظاہر میں سوا
 مشیت خاک کے کچھ نہیں دیکھتی۔ جس دن یہہ طلسم توٹ گیا کبھیت اُس کی کھل جائیگی کہ وہ کوئی
 اور یہہ نیرنگ کہا ہی۔ چنانچہ رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ۔ نے بھی فرمایا ہی۔ جب لوگ مرینگے۔ اپنے
 احوال سے آگاہ ہووینگے۔ وجود مطلق ایک دریا ہی اور ہر موجود مثل حباب۔ جب بلبے میں سے
 باؤ نکل گئی سولے دریا کے کچھ نہیں۔ پس تامل سے دیکھ کہ اصل ہستی حباب کی عین ہستی دریا کی ہی
 لیکن فرق مرتبے کا البتہ۔ حباب کو کوئی دریا نہ کہیگا اور دریا کو حباب۔ کہے کو قید کہتے ہیں اور تہی نے

نئی نئی طرح سے لطف آتھایا * پھر تو روح افزا کا یہ جی لگا کہ ایک ساعت بھی اُسے رہنا دُشوار ہوا
پھر یہ ارادہ کیا کہ اس کو حیرتِ جان کی طرح گلے سے لگائے رکھے پر دشمنوں کی نظروں سے چھپائے رکھے
آخر ایک طلسم اُس کے گلے میں باندھا اور قمری بنا کر ایک سوئے کے پنجرے میں رکھا * دن بھر تو وہ
سرد گل اندام اُس کو اپنے روبرو لٹکائے رکھتی * رات کو پنجرے سے نکال پھر آدمی بناتی اور صبح تک
اُس کی صحبت سے انواع و اقسام کی کیفیتیں آتھاتی

چند مدت اسی طرح گزر گئی اور یہ بات چھپی رہی * آخر عشق و مشکِ بن ظاہر ہوئے نہیں رہتا * کچھ
بو باس یہاں کی حُسن آرا تک پہنچی * ایک دن نور کے تر کے اُسی کی سُن گُن لینے انا چت روح افزا کے پاس
آنکلی * دیکھا کہ اُس کی زلفِ مشکین کا طوڑ بے طوڑی اور سیبِ زرخدان کا رنگ ہی اور ہی * نترن
رخسار کی رنگت گل کی سی دیکھی اور زرخس نیم خواب کی کیفیت مل کی سی * پشوار کی چولی کی حالت اور
طرح کی پائی اور انگیا کی صورت کچھ اور ہی نظر آئی تب جی میں سمجھی کہ اس کا یا قوت کسی کے اُسی
مقرر کندہ ہوا اور جھوکانسیم کا بلاشبہ اس کے غنچے کو لگا * دُور کر غصے سے ایک دو ہتھ پتہ میں
ماری اور کہنے لگی اری علامہ آفت کا تکرار کھو وانا نام دُبو وانا کہا غضب کیا تو نے * کو اپنے میں کس سے
آنکھ لگائی * تجھے غیر مرد سے لاج نہ آئی * حیف تیری زلیست پر * چینی بھر پانی میں دُوب مر * تیری رسوا
دما بچ گیا * تو نے باپ کا نام خراب کیا سچ بتا کہ یہ کیا ماجرا ہے * نہیں تو تیرا گلا گھونٹ والو لگی اور جیتا
نہ رکھو لگی * * روح افزا مارے دُر کے تھرا آتھی اوریوں کہنے لگی اماں * مجھے تمہارے سر کی اُور
بادا جان کے قدموں کی قسم ہی جو میں نے کسی مرد کو دُور سے بھی دیکھا ہو * ان آنکھوں میں کے آگے
اُسے جو جھوٹہ کہتی ہوں * یہ بڑی تہمت ہے اور صاف بندش * تم کیسی ماں ہو کہ بیٹی کو عیب لگاتی ہو
اور لوگوں کے کہنے سنے پر جاتی ہو

غرض اُنے ہر چند سخت سخت قسمیں کھائیں اور بہتری باتیں بنائیں پر اُس نے ہرگز باور نہ کیا * بلکہ

اور آشنا صورت سے اجنبیوں کی طرح سر رشتہ سخن کا نکالا کہو بی بی تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کوچہ تنگ و نام تو مجھ سے کبکا چھوٹ چکا ہی؟ سوائے تیرے نام کے کچھ یاد نہیں؟ پری نے پھر دیکھا کہ یہاں کس واسطے آئی ہو؟ جواب دیا کہ پروانے کے آنے کا سبب شمع پر بخوبی روشن ہے اس سے پوچھا جائے روح افزا بہرام کی میتھی میتھی باتوں سے دل میں تو بہت محفوظ ہوئی لیکن ظاہر میں ترش ہو کر بولی ای مکرانے عیارے؟ تیری باتوں سے میں نے پہچانا کہ تو رندی نہیں بلکہ مردہی؟ یہ بھگن نکال کر تو یہاں درآمد ہوا اور میری ناموس کو برباد دیا؟ دیکھ تو اس دلیری کی کیسی سزا دیتی ہوں اور اس دھتکائی کا بدلا کیسے لیتی ہوں؟ وہ ناکردہ کارنیش و نوش کے رنج و حلاوت سے واقف نہ تھا؟ ناز و نیاز کے بھید اس پر کھلے نہ تھے؟ علاوہ اس کے طمانچوں کا صدمہ آگے آٹھا بھی چکا تھا؟ وے ناز کی باتیں سچی سمجھا؟ یقین ہوا کہ اب پھر مار کھاؤنگا اور نکالا جاؤنگا مگر در کے تھر تھر کانپنے لگا اور اس نیت کو پردہ کرپوش ہو گیا کہ قتل پھر آگے آگے بہتر نہ کہ دور زندگانی کرنا

تب تو پرینا دسہم گئی کہ مبادا اس درکتے سے اس کی جان پر آجائے اور جفاکاروں میں میرا نام لکھا جائے؟ ندان بے اختیار دوڑ پڑی اور اس کا سر زانو پر رکھ کے رنج گلفام کی باس یہاں تک سنگھائی کہ اس کو پھر ہوش میں لائی؟ ای عزیز؟ اگر تو اپنے نور عقل کو جگنوؤں سے زیادہ چکائیگا تو تجلی یار سے فائدہ نہ پائیگا؟ اگر تو نے یہ ہستی مہوم نہ چھوڑی تو حیات ابدی کب تیرے ہاتھ لگی جو راہ عشق میں آپ سے نہ گزرا؟ وہ منزل مقصود میں کب پہنچی

القصہ بہرام نے جو آنکھ کھولی تو اپنا مرتبہ برنگ گل دیکھا اور محبوبہ کا بن نلیل؟ مارے شوکا پھول گیا؟ اور اگلی پھلی باتیں بھول گیا؟ پھر تو بے کھٹکے اپنے ہونٹھ؟ کہ رشک جگرگ تر تھے؟ اس کے دہن سے؟ کہ غیزت غنچہ یا سمن تھا؟ بلائے اور خوب ہی مزے آرائے؟ از بس کہ وہ گل پیرہن شتیاق میں بھری ہوئی تھی اپنے تئیں روک نہ سکی گتھ ہی گئی؟ آخر نسیم نے کلی کو بھول بنایا اور آپس میں

جواب دیا ہوا صبح کو روح افزا کے حضور جا کر تقریر کیا۔ سُننے ہی اُس کو بہرام کے آنے کا یقین ہوا اور بَفت سے پوچھنے لگی۔ سچ کہو؟ یہہ جواب کس نے دیا ہی؟ اُس نے ہر چند کہا کہ رات کو میرے ہی خیال میں گزرا تھا لیکن پری نے ہرگز نہ مانا تب بَفت نے مجبور ہو کر کہا کہ سمن رو پری اپنی منہ بولی بہن کو اس سرزمین کی سیر کے واسطے میرے گھر چھوڑ گئی ہی۔ اُسی نے یہہ جواب مجھ کو سکھایا ہی

روح افزا نے کہا تو اُس کو ہمارے یہاں کبھو نہ لائی۔ بھلا آج تو ساتھ لیتی آئیو؟ ایک ذرا ہم بھی دیکھیں۔ اُس نے کہا بہت اچھا اُس کی میری دونوں کی سعادت ہی۔ چنانچہ شام کے وقت پہنا اور ہا کر اپنے ہمراہ لے گئی۔ روح افزا نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ بہرام ہی لیکن اغماض کیا اور کچھ متوجہ نہ ہوئی۔ وہ سمجھا کہ اُس نے ہنوز مجھے نہیں پہچانا شاید آئینے کی پشت نہیں دیکھی اور میرا لکھا ملا خطہ نہیں کیا قصہ کوتاہ جب بَفت چوتی گوندھ چکی۔ شہزادی نے آئینہ مانگا بہرام نے جلدی سے اُٹھا کر پشت کی طرف سے اُسے دکھا دیا۔ وہ غنچہ دہن بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی اور بَفت سے کہنے لگی کہ تمہاری بہن پشت کو رہی کہ اب تک آرسی کی پشت درو نہیں جانتی۔ آج کی رات اسے یہیں چھوڑ جاؤ۔ اُس کے ساتھ نہیں بولیں چیل کریں۔ اُس نے عرض کیا میری عین خوشی ہی اور اس کی سراسر سرفرازی۔ یہہ کہہ کر وہ تو اپنے گھر آئی اور بہرام اپنی دلا رام کے خلوت خانے میں رہا

واناؤں پر ظاہر ہو۔ اگر بہرام زمانہ لباس نہ پہنتا تو ہرگز اپنی معشوقہ سے اتنا جلد نہ ملتا اور اپنے مطلب کو نہ پہنچتا۔ فی الواقع جو عاشق کہ معشوق کا رنگ پکرتا ہی معشوق اُس کا خود عاشق ہو جاتا ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بھی اسی وضع کا کلام فرمایا ہی حاصل اس کا یہہ ہی کہ خصال خدا کی پیروی کرو تا قرب اُس سے حاصل ہووے

جب امورِ عالم کے انتظام دینے والوں نے نقاب ظلمانی سے چہرہ روز کو چھپایا۔ اور چادرِ مہتاب کا فرش نورانی سطحِ زمین پر بچھایا۔ روح افزا پر یوں کی مجلس سے اُٹھ کر خلوت سرا میں آئی۔ بہرام کو اکیلے تنہی

روشن نہ تھا یہ کچھ رنج نیکوئی آئینہ چمکا ہی تیرے عکس سے کہا روئی آئینہ
 مشاط آئینے کو تیرے آگے باادب بٹھلا ہی دیوے کھینچ کے رانوی آئینہ
 غیرت یہ کہتی ہی کہ اسے چور ہی کروں کہوں دیکھا تو نے جان مری سوئے آئینہ
 سنا کہ جو تیرے ہووے کسی اور طور سے نظروں سے گر پڑے رنج دل جوئے آئینہ
 آئینہ ایک دم نہ تھہرتا تیرے حضور پکڑا ہی تیرے عکس نے ہیں روئے آئینہ

الغرض بنفشہ اپنے وقت پر مقابا اور سنگار دانی لیکر روح افزا کے پاس جا حاضر ہوئی * پھر
 کنگھی چوٹی کر کے آئینہ جو اُس کے ہاتھ میں دیا * شہزادی کی نظر اُس کی پشت پر جا پڑی * نوشتہ دیکھا اور
 دل ہی دل میں اُس کو پتہ نہ کر معلوم کیا * ہر چند راقم اُس کا سواے بہرام کے کوئی نہیں لیکن اُس بات کو اسطرح
 دریافت کیجئے تا اُس کے آنے کا یقین ہو جائے اور دغدغہ دل میں نہ رہے * مشاطہ سے یوں مخاطب ہوئی
 اسی بنفشہ * جو چیرہ ہمیشہ ہی وہ کہا ہی * اور وہ شعی جو مدام غم کے ساتھ ہی کون سی ہی

اُس نے ہر چند غور کی لیکن جواب معقول نہ سوچا تب عرض کی کہ اس کا جواب لونڈی کل دیو کی
 اس وقت معاف کیجئے * یہ کہہ کر گھر آئی پرس پہیلی کے بوجھنے میں نہایت متفکر و متروڈ تھی اُسکی
 گھبراہٹی صورت دیکھ کر بہرام نے پوچھا بوا * آج اتنی بیچو اس کہوں ہو * تب بنفشہ نے سوال روح افزا کا
 اس کے روبرو بیان کیا اور کہا * مجھ کو اُس کے جواب میں سواے اس بات کے کچھ نہیں سوچتا *
 یعنی اُس حکیم مطلق کی حکمت رنگا رنگ دوام ہی اور شاوی و غم سے وابستہ مدام ہی * بہرام نے
 سنکر کہا * اُس سوال کا یہ جواب ہرگز نہیں * بلکہ یوں ہی جس عاشق کے منہ پر عشوق کے ہاتھ کے
 طماچے لگے ہیں وہ ہمیشہ سرخ روئی * اور سدا زہرنا خوشی سے تلخ کام وہ ہی کہ جس کا مطلوب
 محبوب ہی اور وہ ہر ایک کو اپنا محبوب سمجھتا ہی * نقل مشہور ہی کہ مجنوں سے پوچھا کہ خلافت
 بعد پیغمبر کے خلفائے راشدین میں سے عا کرس کا تھا * اُس نے جواب دیا گیلی کا * القصة بنفشہ نے اُسی کا

سوائے فراق کے کچھ شمر نہیں دیتا خاک میں بیسی دوستی جس سے ہمیشہ خرابی و اضطراب
 جی کو رہے اور آدمی ناحق ایک بے پروا کچھ اپنے دل و دوسرے * تو تاج الملوک کی بات
 پر نہ جا کہ نادری * یہہ اتفاقاً ہو گیا کہ بکا ولی کی طبیعت اُس پر آگئی و الا آدمی اور پری میں کہا نسبت
 لطیف و کثیف میں ملاپ کی کون سی صورت * لیکن بہرام چپکا سنا کرنا کچھ جواب نہ دیتا مگر یہہ بیت پڑھتا
 نصیحت کرتے ہو ناحق تم اتنی * * نہیں جانے کی رنگی سے سیاہی

جب سمن رونے دیکھا کہ عشق کا کانتا بہرام کے جگر میں اٹا چبھا ہی کہ نکلنا اُس کا نیت و شوار
 کہا ای خود فراموش * اس مہم میں مجھ سے تیری کچھ اور مدد تو نہیں ہو سکتی * لیکن اگر تو کہے تو میں
 جزیرہ فردوس میں تجھے پہنچا دوں * پھر آگے تیری قسمت ہی * وہ اس بات پر بھی بہ خوشی راضی ہوا
 تب سمن رونے اُس کو زمانے کپڑے اور گہنا جتنا کہ مناسب تھا پہنایا * بہرام امر د تھا ہو ہو ایک رندی
 پری پیکر سبک آڑ چلا * پھر اُس کا ہاتھ پکڑ کر جزیرہ فردوس کو لے آئی اور اپنی منہ بولی بہن کے گھر میں
 کہ نام اُس کا بنفشہ تھا اور وہی مشاطہ روح افزا کی تھی * آتری * وہ سمن رو کے آنے سے نہایت مسرور
 ہوئی اور پوچھنے لگی کہ یہہ نو جوان لڑکی تمہارے ساتھ کون ہے * اُس نے کہا کہ یہہ بھی میری دینی
 بہن ہے * اس کا جی اس سر زمین کی سیر کو بہت چاہتا تھا * اس واسطے میں تمہارے پاس لائی ہوں
 اسے خوب طرح سیر کرواؤ * اُس نے کہا بہت اچھا سیر کے زور آنکھوں سے * پھر سمن رو تو عرضت
 ہو کر بکا ولی کے پاس آئی اور بہرام بنفشہ کے گھر میں رہا * وہ اُس کو دنیا کی نعمتیں کھلاتی اور شفقت و مہربانی
 سے دن کو ہر ایک باغ میں لے جاتی * جاہ جاتا شاد کھاتی * شام کے وقت گھر آتی * پھر اپنی مٹا لگی کا
 اسباب لیکر روح افزا کی خدمت میں جا حاضر ہوتی

اسی طرح چند روز گزرے * ایک روز بنفشہ کہیں گئی تھی * بہرام نے جو گھر خالی پایا * اُس کی مٹا لگی
 اسباب میں سے آئینہ نکال کر اُس کی پشت پر یہہ ریختہ لکھا اور جہاں کا تھاں دھردیا

چنانچہ دوسرے دن ادھی رات کے وقت کمند مار کے اُس مکان میں جا اُترا۔ اور دالان کے اندر بیتا جانے
 چلا گیا۔ کہا دیکھتا ہی کہ وہ رشک زہرہ ایک سوٹنے کے پلنگ پر چٹی ناز سے سوئی ہوئی ہے۔ یہ کیفیت
 اُسکی دیکھ کر کیفیوں کے مانند بخود ہو گیا۔ اُس نے تو کبھو اس شراب کو چکھتا نہ تھا۔ نہ اُس کا سنبھال
 نہ سکا بستوں کی طرح اُس پر ہی ٹیکر سے ہم آغوش ہو کر مچھیاں لینے لگا وہ نہیں آنکھ اُسکی کھل گئی۔ دیکھا
 کہ بہرام ہی۔ اگرچہ سنگِ عشق اُس کا اس کے شیشہ دل کو بھی چور کر چکا تھا۔ لیکن اتنی جالا کی و بیباکی اُسکی
 طبعِ نازک کو خوش نہ آئی۔ بہت سا جھنجھلائی آخر دو تین طمانچے مار کر ایسا دھکا دیا کہ کھر کی میں سے
 نیچے گر پڑا اور زار زار روتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔ صبح ہوتے ہی روح افزا نے بکا دلی سے رخصت مانگی۔ اُس نے
 ہر چند سماجت و منت کی کہ چند روز اور بھی رہو لیکن روح افزا نے نہ مانا۔ اس واسطے کہ اگر رات کی بات
 ظاہر ہوگی تو بکا دلی مجھے ہنسی میں لیوگی اور بہت چھیڑیگی۔ آخر شش نہ تھہری اور جزیرہ فردوس کو گئی
 لیکن بہرام کے عشق سے دن کو چین سے ایک جاگہ نہ بیٹھتی اور رات کو ایک دم آرام سے نہ سوئی۔ بلکہ
 اکثر اوقات شمعِ فانوس کے مانند چھپے چھپے روتی۔ ساعت بہ ساعت سمومِ غم سے پھول سی مڑھاتی
 اور اپنی نگر میں پل پل آنسو بھر بھر لاتی۔ سچ ہی کہ جو کوئی دیدہ غور سے ملاحظہ کرے تو عشق کی
 بیٹابی معشوق میں زیادہ دیکھے۔ اور رشتہ کششِ قلب کا بھی اُسی کے ہاتھ میں پاوے۔ یہ وہ گروہ
 کہ کسی کے گلے میں عشق کی کمند ڈال کر دور سے اپنے حضور کھینچ لے اور کسی کو فلاخنِ ہجر سے دور پھینک دے
 چھبیسویں کہانی جزیرہ فردوس میں بہرام کے پہنچنے کی سمن رو کی
 مدد سے اور روح افزا کے ملنے میں توجہ سے نقشہ کی

کہتے ہیں کہ بہرام روح افزا کے فراق سے یہاں تک لٹ گیا کہ دُلا پے سے آنکھوں میں حلقے پر گئے
 لیکن اس بات سے سوائے سمن رو کے اور کسی کو اطلاع نہ تھی۔ چنانچہ وہ مدام اُس کو نصیحت کیا کرتی
 کہ ای بہرام۔ اس خیالِ خام سے درگزر اور اپنے دل سے یہ اندیشہ فاسد دور کر۔ کہو کہ نازِ جنسِ محبت

پچیسواں قصہ تاج الملوک کے نامہ لکھنے میں فیروز شاہ اور اپنے باپ کو
اور آنے میں ان کے واسطے ملاقات کے * اور روح افزا پر بہرام وزیر زاد کے عاشق ہونے کا

معمور نگارستان عشق کا اس قصے کی تصویر صفحہ کاغذ پر یوں کھینچتا ہی کہ تاج الملوک نے فیروز شاہ
و مظفر شاہ وزین الملوک کو مژدہ اپنے پہنچنے کا لکھ بھیجا * پڑھ کر اس کو ہر ایک کا دل افسردہ تر و تازہ ہوا * چنانچہ
فیروز شاہ نے معہ جمید خاتون برہی جاہ و شہمت سے شہرستان کی طرف کوچ کیا * اور مظفر شاہ حسن آرا
اور روح افزا سمیت اسی محل سے روانہ ہوا * زین الملوک بھی ہمراہ خاص محل کو لیکر برہی کرد و فر دلاؤں شکر سے چلا
غرض اندک زمانے میں ملک نگارین اور اسکی گردنواح کے بیچ انسان و پرنیاد کی ایسی کثرت ہوئی
کہ تل و دھرنے کو جگہ نہ رہی * بارے تاج الملوک اور بکاولی کے دیدار سے سب کے سب مسرور ہوئے اور
ہر ایک دل سے رنج و الم یک لخت دور ہوئے * تین روز تک جشن و ناچ راکہ دن رات ہوا کیا چونکہ
دن ہر ایک شاد و خرم رخصت ہو کر اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوا * مگر بکاولی نے روح افزا کو نہ چھوڑا کہ چند
اور بھی اسکی صحبت سے حظ زندگانی اٹھاوے اور ایام جدائی کی سختیاں سب کی سب دل سے بھل دے یقین کا
دلان اسکی خواہگاہ کے لئے مقرر کیا * وہ پری پیکر اس حور شہت کے ساتھ ہر رات گئے تنگ سرگرم رہتی * بعد کے خواہگاہ میں اگر سورتی
ایک رات کی نقل ہی کہ روح افزا کی چوٹی سوتے میں کھڑکی کے باہر اتفاقاً جا پڑی تھی * اور اسکی مہاف میں
ایک گویہ شب چراغ چمک رہا تھا * بہرام بھی اس وقت چاندنی کی سیر کرتا ہوا اُدھر جا بکھلا * جوں نگاہ اس پر
جا پڑی * پہلے تو سمجھا کہ کالا اپنا من منہ میں لئے چڑھا جاتا ہی * پھر بہ غور جو دیکھا تو معلوم کیا کہ کسی کی چوٹی
میں لعل چمکتا ہی * جی میں سوچا کہ شاید بکاولی یہاں سوتی ہو اور اسکی چوٹی لشک پڑی ہو * لیکن دل اس کا
تمام رات پیچ و تاب کھاتا رہا * آخر نہ سکا * صبح کو سمن رو پڑی سے پوچھ بیٹھا کہ فلاں مکان میں کون
سوتا ہی * اس نے کہا کہ وہ روح افزا کی خواہگاہ ہی * سنستے ہی اُس کے عشق کا سودا بہرام کے سر میں پیدا
اور اس کی زنجیر زلف و ہوند ہنسنے لگا *

جو نہیں نظر اُس لڑکی پر پڑی شکل اُس کی مطابق اپنی معشوقہ کی صورت کے پائی۔ نہایت شاد ہوا
 سمجھا کہ اُسی نے اس کے یہاں جنم لیا ہے۔ بہت سے روپے اُس کسان کو دیگر رخصت کیا اور کہا
 کہ اس لڑکی کو بخوبی پرورش کر۔ جب وہ سات برس کی ہوئی تب ہر طرف سے اُس کی شادی کے
 پیغام کسان کو آنے لگے۔ لیکن وہ اس اندیشے سے کہ شاہ زادے نے اُس کی پرورش کے واسطے تاکید
 شدید کی تھی خدا جانے لگے کیا اسے منظور ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میری جان پر آئے۔ سب کو صاف جواب دیا
 اور یہاں یہہ کرتا کہ جس وقت وہ سیانی ہوگی جسے پسند کر لگی اُسی سے بیاہ دوں گا

قصہ مختصر۔ جب اُس نے دسویں برس میں پانچ رکھا۔ تاج الملوک نے ایک مشاطہ کے ہاتھ اُس دنی
 کے پاس یہہ پیغام بھیجا کہ اپنی لڑکی کی شادی مجھ سے کر دے۔ یہہ سنکے وہ بیچارہ تھر تھر کاپنے لگا اور بولا
 کہ مجھ غریب عاجز کا یہہ منہ کہاں جو بادشاہ کے داماد کو اپنا داماد کروں۔ اُس کا یہی آخر پھل ملیگا کہ میری شہی
 لوندی ہو کر رہیگی۔ پس ہزار فسوس کی ایسی مہاسند کو راجا کی یقی کی چٹری بناؤں اور اُس کے آگے اسے
 کمواؤں۔ یہہ سنکر لڑکی نے کہا سنو بابا۔ میرا نام بکا ولی ہے۔ میں پر می ہوں۔ تم اپنے اندیشے نہ کرو
 سب طرح سے خاطر جمع رکھو۔ کچھ دسواں نہیں کہ گل رنگیں کی جگہ آخر سر پر ہے اور در بے بہا کا مکان ہے
 افسرہ۔ تم شہزادے کو کہلا بھیجو کہ چندے اور بھی تو قف کرے۔ کسان بیچارہ چپ ہو رہا مشاطہ نے
 اگر سب ماجرا حضور میں عرض کیا

تاج الملوک سنتے ہی مارے خوشی کے پھول گیا اور اُس کو بہت سا انعام و اکرام دیگر رخصت کیا جب
 نحست کے دن بکا ولی کے آخر ہوئے تب سیکڑوں پر بان ہر چار طرف سے دھابیں اور سمن روپری
 بھی پوشاک پر تکلف و جواہرات بیش قیمت لیکر موہ تخت زریں حاضر ہوئی۔ بادشاہ زادی نے کپڑے
 بدلے۔ گنا پہنا۔ جب بن تھن چکی۔ ما باپ سے کہا کہ میں اتنے دنوں تمہارے کھر میں جہان تھی۔ اب
 رخصت ہوتی ہوں۔ بعد اُس کے باپ کا ہاتھ پکڑ کھر کے پھوارے لگئی اور اشرفیوں کا ایک ہند کسی زمانے کا

آخر نا اُمید ہو کر دَآرِ حِیں مار مار روا اور پھر آیا * چند رُوز تو اُس کو یقاری کی شدت اور آہ وزاری کی کثرت رہی * جب اُس صنم کے وصل سے بالکل مایوس ہوا * رونے کا بھی حاصل کچھ نہ دیکھا * تب صبر کا پتھر اپنی چھاتی پر لیا اور چتراوت کی جادو بھرای باتوں پر دہان کیا * ندان نسیم وار اُس کے غنچہ اُمید کو شکستگی بخشی اور نیشانِ وصال سے اُسکی صدف پر گہر کی

چو بیسویں داستان بکا دلی کے پیدا ہونے کی ایکسان کے گھر میں
اور ملنے میں تاج الملوک کے چتراوت سے اور پہنچنے کی نثرستان میں
کہتے ہیں کہ اُس تجانے کی زمین کو ایکسان نے جوتا اور وہاں سروں بوئی * تاج الملوک کبھی کبھی اُس سنبہ دیکھنے جاتا اور اپنے دل بیکار کو وہاں کی سیر سے تسکین دے لاتا جب وہ پھولی اور اُس نے بہار کی
تب شہزادہ دونوں وقت وہاں جانے لگا اور یہہ رباعی پڑھنے

بکارنگ تمہارا ہی کہو تو چھو لو * * آتی ہی مجھے عشق کی اس رنگ سے بو
نکلے ہوز میں سے اس لئے پوچھوں ہوں * * گلشن سے مرے کچھ بھی جبر رکھتے ہوں *
القصہ وہ کھیت پکا اور کسان نے کات پیت کر آسیا * پھر اُس کا تیل نکالا * ازبک کسانوں کا چلن
یہہ ہی کہ جو چیز کھیت میں اُگتی ہی * اُس کو پہلے آپ کھاتے ہیں * اس لئے وہ اُس کی جو رو کے کھانے میں آیا
باوجود اس کے کہ وہ بانجھ تھی خدا کی قدرت کا مد سے حاملہ ہوئی اور نو مہینے کے بعد ایک لڑکی پری ہیکر
جنی * کسان کا گھر بن چراغ اندھیرا تھا * اُس شمع کے پر تو سے روشن ہو گیا * ہر طرف دھوم پڑ گئی
کہ ایک بانجھ کے گھر سروں کے تیل کی تاثیر سے ایک لڑکی ایسی حسین پیدا ہوئی ہی کہ اُس کے حسن کی
تقریر و تحریر کسی سے نہیں ہو سکتی * چودہ دن کی تو ایسی ہی کہ اُس کے منہ کی چمکے چودہویں رات کے
چاند کی جوت پھیلکی کر دی * جب چودہ برس کی ہوگی تب سورج کو بھی داغ دیوگی * رفتہ رفتہ یہہ بات
تاج الملوک کے بھی کان پڑی * جانا کہ یہہ تاثیر اسی سروں کی ہی * کسان کو اُس کی نیتی سمیت بلوایا

جیران تھی اور اپنے دل ہی میں کہتی تھی یا الہی * یہ طرہ ماجرا ہی کہ باوجود اس قرب کے میرے
 دل کی آگ شہزادے کے پنہ زار کو سلگاتی نہیں * اور اس کے خرمین تھل کو جلاتی نہیں تعجب ہی
 کہ بیدل و دلارام ایک کھرمین ہیں اور تغاوت پورب پچھم کا سا ہی * ای عزیز * جب تک تیرے
 دل کی آنکھیں اغیار کے حسن کو دیکھتی ہیں تب تک تجھے یار کی صورت دکھائی نہ دیگی * ہر چند کہ بے
 پہلے تو غارِ غبت اغیار کو دل کی سرزمین سے اکھار * پھر گلِ رخسار یار کو سہج میں دیکھ لے * اگر تو اپنے
 گلشنِ وجود کو بہ نظرِ تامل دیکھے تو اس کے رنگ و بو کے سوا کچھ اور نہ پاوے

الوقتہ ایک دن چترافٹ نے شہزادے کا گلہ بہت سا اپنے باپ سے کیا اور اس کی بے اتفاقی کا
 احوال کہا تب راجا نے کتنے جاسوس شہزادے کے پیچھے لگائے تا اس بات کو جلد تحقیق کریں * یہ تمام رات
 کہا رہتا ہی * وے اسی تو وہ میں تھے کہ یہ اپنے وقت پر گھر سے نکلا اور اسی دیہرے میں گیا * رات بھر رہا
 صبح ہوتے پھر محل میں داخل ہوا * وہیں انھوں نے جا کر راجا سے عرض کیا کہ شہزادہ فلانے دیول میں صبح
 نکرتا ہی * اس سیاہ دل نے کئی سنگ تراش چلاک دست اسی وقت بھیجے کہ اس کو کھود کر بہاؤ
 انھوں نے بہ موجب حکم کے اس مندر کو بیچ و بنیاد سے اکھار کر دریائے دال دیا * تاج الملوک اپنی عادت
 پر جو وہاں گیا تو اس کا نشان بھی نہ پایا * تب دیوانوں کے مانند وہاں کی خاک پر لوٹنے لگا اور بے رُباعیاں چر
 اس سے اب * پوچھوں یا میں اس سے پوچھوں * منہہ دیکھ رہے ہی آہ جس سے پوچھوں
 افسوس اُدھر کا کوئی آیا نہ اُدھر * * ای جان تیری خبر میں کس سے پوچھوں
 دن رات رہے ہی میرے جیو سا نسا * کہا تو ت گئی ہی آہ من کی آہ
 کس سے پوچھوں میں آہ کہو نہ ہوند ہوں * * وہ ملک جہاں تو نے لیا ہی باسا
 ای جان ترا کھوج اگر پاؤں میں * مر پر کے بھی اپنے تیں پہنچاؤں میں
 کچھ ہو نہیں سکتا ہی کروں کہا ای کاش * پھاتے جو زمیں یہاں کی سما جاؤں میں

وفا و محبت تری دیکھ لی * یہہ دُورِ ان کی چاہت تری دیکھ لی
 تجھے عبث و عشرت مبارک رہے * تجھے رنج و زحمت مبارک رہے
 تجھے مجھ سے اس حال میں کام کہا * برے وقت کا کون ہی جز خدا
 سنا اُس نے اس طرح کا جب کلام * لیا اپنا دل دُونوں ہاتھوں سے تھام
 دمِ سرد بھر بھر کے روئے لگا * وہ دل دادہ جی کو بھی کھونے لگا
 پری نے جو دیکھا اُسے اشکبار * لگی آپ بھی روئے بے اختیار
 یہہ حالت بہت دیر تار سی رہی * کہ طرفین سے آہ و زاری رہی
 پھر آخر کو وہ عاشقِ بیقرار * گرا اُس کے پاؤں پہ ایک آہ مار
 پری بھی تحمل نہ ٹک کر سکی * اٹھا اُس کے سر کو گلے لگ گئی
 کہ میں تجھ سے جی میں نہیں کچھ خفا * یہہ شکوہ زبانی فقط ہی کیا
 ہی منظور بس مجھ کو تیری خوشی * خفا ہونے والی میں صدقے ہوئی
 کیا تو نے جو تھا وہی مصلحت * میں عورت ہوں آخر میری کیا ہمت
 ہوا تجھ سے جو مجھ کو ہی سب قبول * نہ ہو تو ذرا اپنے دل میں ملول
 ہزاروں ہوں گلہ و اگر تیرے پاس * تو ہی جان و دل سے دے میرے پاس
 الفکہ اسی وضع کا کلام ابس میں رہا * ہر گھڑی اُدھر سے ناز تھا اور اُدھر سے نیاز * اُس طرف
 شکایت * اُس طرف سے معذرت * ندان تاج الملوک نے باجرا اپنے قید پر نے کا اور چتراوت سے
 شادی کرنے کا مفصل بیان کیا اور اُس آئینہ رو کے دل سے غبارِ کدورت بالکل کھودیا * اتنے میں صبح
 نمود ہوئی * تاج الملوک گھرا یا اور چتراوت کے پلنگ پر سو رہا * اسی طرح بلا ناغہ ہر شب بکا و لی پاس
 جاتا اور دن چتراوت کے ساتھ نقل و حکایت میں کاٹتا * وہ شاہزادے کی اس چال و حال سے بہت

میرے دل کو جس دن سے بھائی ہی تو اور آنکھوں میں جب سے سمائی ہی تو
 تبھی سے کوئی جی کو بھاتی نہیں * * نظر میں بھی کوئی سما تی نہیں
 ترے پاؤں سامنے نہیں چاند کا * * تصدق ہوں تجھ پر سے سوا پھر ا
 بہ جز تیرے پھر کس پہ ایک دلربا یہہ عاشق تر ا ہو یگا مبتلا *
 نہیں جگ میں تجھ سی کوئی دوسری پرے آنکھ کس پر بھلا پھر مری
 کبھو مجھ سے مت ہو جیو بد گمان * * میں عاشق بہ دل ہوں ترا میری جان
 اگر تو کہے آگ میں جل مروں * * جو فرماے جھٹ سے کوئی میں گردن
 تعلق کے اور کے ساتھ ہی * * مرا جینا مرنا ترے ہاتھ ہی
 دلے کہا کروں سخت ناچار تھا * * بری قید میں میں گرفتار تھا
 مجھے خواہش کتنا اسی نہ تھی * * پر اُس کے کئے بن رہائی نہ تھی
 نہ کرتا جو اس کام کو میں بھلا * * تو آکر تجھے کس طرح دیکھتا
 میں اُس قید خانے میں مرنا ادھر * * تو اس بُتکدے میں تر پھتی ادھر
 پہنچتی نہ میری خبر تجھ تلک * * نہ حالت ترے درد کی مجھ تلک
 فقط اٹا ہیں دیکھتا جو ضرر * * تو کرنا نہ یہہ بات اسی سہر
 مجھے اپنا جی اتنا پیارا نہ تھا * * یہ نقصان تیرا گوارا نہ تھا
 یقین تھا میرے دل کو اس بات کا * * نہ جیو گی تو بھی جو میں مر گیا
 اسی سوچ میں پیچ یہہ پر گیا * * مجھے ورنہ شادی سے کہا کام تھا
 پر ی نے یہہ سُنکر غضب سے کہا * * بھلا جھوٹھ اتنا ہی کہوں بولتا
 کوئی بیاہ کرتا ہی مجبور ہو * * ارے میرے آگے سے چل دور ہوا

ماری تھی۔ اتنے میں شہزادہ بھی بے تابانہ جا پہنچا۔ دیکھتے ہی شاد ہو گئی اور سنبھل بیٹھی لیکن ہاتھ
پانوں کی منہدی دیکھ کر منہ اس کا مارے غصے کے لال ہو گیا اور دل کو صدمہ عظیم پہنچی۔ طاقت خموشی کی جاتی
رہی۔ یوں کہنے لگی واہ واہ شہزادے اتنے دنوں کے بعد تو آئے پر خوب ہی رنگ لائے۔ عاشقوں کا
نام تو نے دیا۔ وفا کو داغ لگایا۔ زہنہار۔ عاشق کا دم اب کبھو نہ بھرنا اور اپنا عشق کسی سے اظہار نہ کرنا

ارے سندیل۔ تو نے یہہ کہا کیا۔ * کرا نکھان اپنے ہی دل میں ذرا
میرا جسم گل رنگ ہو جائے سنگ۔ * جنا کا ہو پھر تیرے ماتھوں پہ رنگ
میں پتھر کی ہو کر رہوں یوں پری۔ * کرے عیش عشرت تو یہاں ہر گھری
میرا غنچہ دل ترا داغ کھائے۔ * کسی اور گل کو تو چھاتی لگائے
غضب ہی کہ معشوق غم سے گلے۔ * سنب و روز سوز الم سے جلے
اور عاشق پر رنگ لیاں منائے۔ * وہ ماتم نشیں ہو یہہ شادی رچائے
نہ لے نام چاہت کا تو اے کتر۔ * پریں آہ پتھر تیری چاہ پر
اتھے میڑے سینے سے نت غم کی ہوک۔ * کرے چٹن تو جیف تاج الملوک
یے بخش کی باتیں سنیں اس نے جو۔ * لگا بید سا کانپنے در کے دو
غرض اپنے تیں پھیر جوں توں سنبھال۔ * پری سے لگا کرنے یوں قیل و قال
گیا ہو ترا کس طاقت آج دھیان۔ * خیال ایسے دل میں نہ لا میڑی جان
اگرچہ ہوں شہزادہ نام دار۔ * تیرا ہوں ولے بندہ جاں نثار
پلا شبہ ہوں مالک تخت و جاہ۔ * پہ تیرا ہوں ملوک اے رشک ماد
میرا گوشت اور پوست سب ہی ترا۔ * ترے ماتھ میں تو بہ دل یک چکا
یہہ جلوے نے تیرے دوا نا کیا۔ * سب اپنوں سے مجھ کو بگنا کیا

رکھ سبب ذقن پھر اُس کے آگے * کہ اُس کا بنی مزاج کھتے وہ گل ر و

و لے رکھے انار سینہ محقق * * اطلاع اِتنی کی شرم و حیا کی

مگر شہزادے کی نظر قبول اُن میں سے کسی پر نہ پڑی * اور کوئی چیز اُس کی نظروں میں

نہ گھسی * فی الواقع اگر چتراوت کی آتش باطنی تاثیر دار نہ ہوتی تو یہ تحفہ ظاہری اس کے سبب کا تحفہ ہوتے

سُن امی عزیز * ہر گاہ رسول مقبول نے اپنی عبادت کو بادشاہ حقیقی کی نذر کے لایق نہ دیکھا * عجز سے

کہا کہ عبادت تیری میں نے بنیسی چاہیے ویسی نہیں لی * پھر کس کا منہ ہے کہ اپنی عبادت پر نازاں ہو

بہتر یہی ہے کہ اپنے تئیں اُس کی محبت کی گتھالی میں یہاں تک کلاے کہ مانند اِکسیر کے خاک ہو جائے

تاشا ان اِکسیر پسند کی نظروں میں سونے سے زیادہ خوب لگے

الفصل جب چتراوت نے دیکھا کہ چشم جادو اور تیغ ابرو سے کچھ نہ ہو سکتا تب بے طاقت ہو کر

شہزادے کے آگے گر پڑی اور رتہ پھنے لگی * یہاں تک کہ شہزادے کے دل کو بھی کچھ صدمہ پہنچا * اختیار

اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس کو آنکھوں میں کھینچ لیا بلکہ سادی بھی قبول کی کہونکہ بدوں اُس کی خاطر داری اور

رفماندی کے کسی طرح اپنی رہائی نہ دیکھی * نہ ملانے فی الفور یہہ خوش خبری راجا کو پہنچائی کہ چتراوت

گل مراد سے اپنی جھولی بھر گھر میں آئی

چتر سین نے دونوں شہزادے کو بند سی خانے سے نکلوا کر حمام کروایا اور خلعت شاہانہ حمت فرمایا

پھر ایک مکان دلچسپ رہنے کو دیا اور نیک ساعت دیکھ کر اپنے خاندان کی رسم کے موافق اُس دربار سے کو

اُس لعل گران بہا کے ساتھ بیاہ دیا * بعد اُس کے تاج الملوک چتراوت کے خلوت کدے میں آیا * نہ ملا

اور چپلا اپنے اپنے عہدے پر اکھڑی ہوئیں اور آنکھوں نے بھی گریبان لگا دتیں بہتری کیس * لیکن شہزادے

کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا * سر نیچے کیے رہا * جب بہرات گئی * اُٹھ کھڑا ہوا اور بکاؤ کی

منہر کی طرف چلا * اُس نے چند روز سے جو اُس کی قمار دام بلا کو نہ دیکھا تھا تر پھ رہی تھی اور سر دے

اس فریب سے میں نے اُسے پھر پکڑا۔ اب یقین ہی کہ جو اُسے کہیگا سو قبول کریگا

تیسواں قصہ بیاہ ہونے میں تاج الملوک کے چتراوت کے ساتھ

اور کھودنے میں اس دہرے کے جس میں بکا دلی تھی

جب شہزادے کو راجا چتر سین نے ہندت خانے میں نہایت تنگ کیا کہ چتراوت سے شادی

قبول کرے، لیکن وہ قید کی سختیاں ہرگز خاطر میں نہ لاتا تھا۔ مگر بکا دلی کے فراق سے شب و روز بیقرار

رہتا۔ اور در و دیوار سے ہر مارا کرتا۔ ایک دن دماں کے داروغہ نے راجا کی خدمت میں جا عرض کیا

کہ وہ نو گز فوار جو مانند مرغ نیم بسمل رات دن خاک پر لوتتا ہے * اگر اُسے جلد ازاد نہ کیجیگا تو چند

روز میں تر پھ تر پھہ کر مر جائیگا

مہاراج نے اُسے تو کچھ جواب نہ دیا * لیکن بیٹی کو کہلا بھیجا کہ تو جا کر اپنے جہاں کی شمع کا پر تو اُس پر

قال شاید تجھ پر پروانہ وار پگھل جائے اور متاع غرور اُس کی جل جائے * چتراوت یہ بات سنکر

نہایت شاد ہوئی * جلد اپنے تئیں آراستہ کیا اور حسن مادر زاد کو زیب سے دونا کر دیا * پھر نرملہ اور

چیلہ بھی بن تھن کر زہرہ و شتری کے مانند اُس ماہ رو کے ساتھ ہوئیں * غرض تینوں شہزادے کے پاس پہنچیں

گئی زنداں میں وہ رشکِ زلیخا * وہاں وہ یوسفِ ثانی جو دیکھا

برائے نذر وہ لائی تھی جو جو * رکھا فی الفور اُس کے آگے اُن کو *

وہ کہا تھے یعنی دنداں مثل گوہر * عقیق لب بھی برگ گل سے خوشتر

پھر اپنے ساعدِ سبیں دکھائے * کچاندی چاند کی چن سے لجاے

رُخ گل رنگ کا وہ زرد کھایا * چمک نے جس کی سورج کو جلا یا

سنگھائی عطرسی باس اپنے تن کی * مہک شرمندہ کی مشکِ حقن کی

پھر آنکھوں کے اُسے دکھلائے بادام * غرض عنبر کے زلفِ عنبرین فام

ایضاً اُس نے جا کر چتر سین کا پیغام شہزادے کو دیا اور اُس گھل اندام کے حسن کا بیان اُس کے
 آگے کیا * اُس نے تمام دکنال سنکر یہ جواب دیا * تو میری طرف سے بعد سلام نیاز راجا کی خدمت میں
 عرض کرو کہ جو کوئی قبائے شاہی اور تاج شہنشاہی چھوڑ کر رنج سفر کا اور خرد فقر کا اختیار کرے * اور اپنے
 بیگانے سے کنارہ پکڑے * اُس کی پابندی کا خیال کرنا فی الحقیقت پانی پر نقش بنانا اور ہوا کو گرہ میں باندھنا
 یہ کہہ کیا اور اُس کو رخصت کیا * ولالہ نے تاج الملوک کے انکار کرنے کی کیفیت راجا سے آکر عرض کی * چتر سین
 اُس کے اغراض کرنے سے متفکر ہوا * اور وزیر سے اس کی مشورت کی * اُس نے عرض کی کہ ایک غریب بے
 خان دمان کو اگر بادشاہ اپنا مطلع کیا چاہے تو کہا بری بات ہی * آپ دیکھئے میں اُس کو کس کھاتے آتا ہوں
 اور کیسا اکھارتا ہوں * عرض وہ مکار اس بات کے در پی ہوا کہ شہزادے کو چوری کی تہمت
 لگا کے گنہگار تھہرائے اور اپنا کام اُس کے ہاتھ سے یوں نکالے

سچ ہی کہ جو کوئی حکیم مطلق کی حکمت گونا گون کو تا مل کی نظر سے دیکھے تو کسی سر کو خالی ستر سے
 نہ پاوے * اور ہر ایک شتر کے بعد ایک خیر ملاحظہ کرے * ای عزیز * حق تعالیٰ نے عالم ارواح کو بدن سے
 نسبت دی ہے * پس جو حرکت کہ بہ ظاہر بدن سے ہو حقیقت میں روح سے ہے * عرض جو فساد کہ اس عالم
 فساد میں ہووے * تو اُسی کی طرف سے جان * لیکن شترست سمجھ کہ در پردہ وہ خیر ہی * کہونکہ شتر کی دمان گنجائش نہیں
 ایضاً تاج الملوک کو خرچ کی احتیاج ہوئی چاہا کہ کچھ لکاولی سے مانگے * اس میں وہ سانپ کا من
 اپنی ران کا رکھا ہوا یاد آیا * جراح کو بلوا کر ران چروائی * اور فہرہ نکال کر زخم پر مرہم لگوا یا * جب چنگا ہوا
 بازار میں آئے لیگیا * جوہری دیکھ کر حیران ہوئے * وزیر کو جا کر خبر کی کہ ایک شخص ایسا جو ہر سچنے لایا ہے
 کہ ہم نے ساری عمر نہیں دیکھا اور سوائے بادشاہ کے کوئی اس کی قیمت بھی دے نہیں سکتا * سنئے
 وزیر نے کئی جوان اُس کے ساتھ کر دیئے * اور اُس شہر غریب کو ناحق پکڑا منگایا * دیکھا تو وہی شخص
 فی الفور اُسے چوری کی تہمت لگا کر قید کیا اور راجا کو یہ مژدہ دیا کہ جو نسا پرندہ دام توڑ کر آگیا تھا آج

ایک قدم آگے چل نہ سکے

یہ کہہ کر ایک کشتی اُس کے احوال کی تحقیقات کے واسطے بھیجی وہ عجب ایک شوخی و ظننا
سے آئی * اور آتے ہی شہزادے کے کھوڑے کا شکار بند پکڑ کئے لگی * تو نہیں جانتا کہ یہ شہر کی عری
اور یہاں عاشقوں کو سولی دینا رواہی * یہاں کے پری رومرغ زیرک کو بھی ایک تار زلف کی ادا
پھسالتے ہیں اور ایک نگاہ ناز سے خاک پر گرا دیتے ہیں * پس تو کس جرات اور دلیری سے ادھر
ادھر پھرتا ہی * اور بادشاہوں کے محلوں پر دید بازی کرتا ہی * مگر آتش کا پر کالہ ہی جو شمعِ رُخس کے
دلون کو پگھلاتا ہی * اور سنگدلوں کے کلیجوں کو نرماتا ہی * بارے کہہ کدھر سے آیا ہی اور کہاں کا
رہنے والا ہی * اپنے حسب و نسب اور وطن سے مجھے آگاہ کر

تاج الملوک اُس کی باتوں سے تار گیا کہ کسی کی بھیجی ہوئی ہی بولا ای چمک چاندنی بت بنی *
بہت باتیں مت بنا * میرے داغِ دل سے روئی کو مت اٹھا * جا اپنے کسی مجروح کے زخم پر مرہم لگا *
وطن تو میرا مطلع خورشید سے روشن تر ہی * اور نام میرا بادشاہوں کے سیر کا افسر * جس کی تو بھیجی آئی
اُس سے جا کر کہہ کہ مجھے مسافر و حشت زدے کی طرف خیال نہ کرے اور مجھ سے سودا ہی پر ہرگز اپنا دھیان نہ دھر
اُس نے جا جس کو تیرا دھیان ہو * * ناز کر اُس پر ہی جو خوانان ہو *

مشاط جان گئی کہ وطن اس کا شہرستان ہی اور نام تاج الملوک عالی نسب اور والا حسب ہی * عرض
کلمہ احوال دریافت کر چتراوت سے آ بیان کیا * پھر تو شہزادہ رنگ بزرگ کا لباس بدلتا اور اسکے زیر
جھروکھے ہو نکلتا چتراوت اُس کے فراق سے چودھویں رات کے چاند کے مانند کھٹنے لگی اور اُس کے درد
و غم سے دل ہی دل میں گھٹنے * چند روز تو یہہ راز چھپا رہا * آخر نش کھل گیا * یہاں تک کہ ماباپ نے بھی سنا
تب ! جانے ایک دلال برہمی ہوشیار بچہ کار بلائی * اور شہزادے کے پاس بھیجی کہ لڑکی کی نسبت کا
پیغام اُس کو دیوے * اور اُس کے دل کو ہر طرح سے بھالیوے

زلف اُس کی ہی جس قدر شبگون * * ہی سیہ بخت اتنا ہی مفتوں
 امرت اور زہر آنکھ میں اُس کی * * پل میں مارے بھی اور چلاوے بھی
 تک و ناموس پہلے کھو دیوے * * اُس کے کوچے کی راہ تب لیوے
 قہقہہ مختصر ایک تو وہ پری پیکر آپ ہی قاتل گبر و مسلمان ہی دوسرے اُس کے ساتھ اور
 بھی دو کا فریں غارت گرا ایمان ہمیں * ایک تنہا کی زیر ملا نام * اور دوسری مالی کی چپلا * اسم بامستی ہی
 غرض تینوں آپس میں پیارا خلاص دلی رکھتی ہیں * سونا بیٹھنا کھانا پینا دن رات ایک جاگہ ہی اور
 اپنے اپنے بپاہ کی بھی ہر ایک محتار ہی * جسے پسند کرے اُسی سے ہو * کسی کو اُس میں دخل نہیں * لیکن
 ابتلا کوئی اُن کا منظور نظر نہیں ہوا اور اُن کی آنکھوں میں کوئی نہیں تھہرا * شہزادہ یہہ سنکر چپکا ہو رہا *
 اتفاقاً ایک روز وہ آوارہ بیابان عشق اُس حور مرثت کے محل تلے جا نکلا * تماشائی اُس کے گل خسار کو
 بلبل وار تکتے تھے اور دیوانوں کے مانند آپس میں کچھ کچھ بکتے تھے اور وہ پری زاد بیٹھی جھڑکھے میں سے
 دیکھ رہی تھی کہ شہزادہ اُس سے دوچار ہوا * اور عشق کا تیر کلینچے کے پار ہوا سدھ بدھ کی دوری ہاتھ
 چھت گئی * بیہوش ہو کر گر پڑی زیر ملا اور چپلانے دور کر اٹھایا * منہ پر گلاب چھڑکا * عطر سنکھایا *
 ایک ذرہ تھہری * لیکن سکتے کی سی حالت رہی * ہر چند آنکھوں نے احوال پوچھا لیکن اُس نے حیرت کی مہر
 منہ پر جوں کا توں رہنے دیا * تب زیر ملا نے کھڑکی سے نیچے جھانک کر شہزادے کو دیکھا اور چیراوت کی
 بے تابی کا سبب دریافت کیا * پھر تسلی دیکر کہنے لگی امی رانی * تیری بے قاری نے تو ہم کو دیوانہ بنا
 اور اضطرابی نے دامن صبر چھڑایا * اتنی کہوں کھبر اتنی ہی اور کس واسطے ست پتاتی ہی * تیرے باپ نے
 تو بپاہ کی تجویز موقوف تجھ پر ہی رکھی ہی * جسے تو پسند کرے گی اُسی سے وہ تیری شادی کر دیگا * خاطر
 جمع رکھ * یہہ دیدار و جوان ابلق سوار جس کو دیکھ کر تیری حالت تغیر ہوئی ہی * اگر فرشتہ ہی تو بھی تیرے
 دام سے جا نہیں سکتا * اور کوئی اُس کو چھڑا نہیں سکتا دیکھ تو ایسا ہی جال مارتی ہوں کہ ہل نہ سکے اور

تھا گروں کے مندر ہیں * جتنے کہ معرود و مشہور تھے * برہمن نے بتا دیئے * پھر یہ کہا کہ تھوڑے دنوں سے
 دیکھن کی طرف دریا کنارے ایک نیا مندر پیدا ہوا ہے * دن بھر اُس کا دروازہ نہیں کھلتا * کوئی نہیں
 جانتا کہ اُس میں ہے کیا * شہزادہ یہ بات سُن کر خوش ہوا اور اسی طرف جا کر دریا کے کنارے دیول کے
 دروازے پر بیٹھ رہا * پہر رات جاتے ہی اُس استھان کے کوارے بکا یک کھل گئے * تاج الملوک اندر گیا
 دیکھا کہ بکا ولی آدمی بہ صورت پتھر کی اور آدمی بہ صورت اصلی * دیوار کا تیکہ لگائے پانوں پھیلائے بیٹھی ہے
 اُس کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا تو یہاں کہوں کر آیا * اُس نے تمام ماجرا گہ سنایا * پھر ساری رات دونوں
 باتوں میں مشغول رہے * جب صبح ہونے لگی * بکا ولی نے شہزادے سے کہا * اب تو یہاں سے جا * اگر
 آفتاب نکل آویگا تو میری طرح تو بھی ہو جاویگا * بعد اُس کے ایک موٹی اپنے کان سے نکال کر اُس کو دیا کہ
 بالفعل اسے بیچ کر اپنا اسباب دُست کر اور چندے اوقات کات * تاج الملوک لیکر شہر میں آیا اور
 اُسے کئی ہزار روپے کو بیچ کر ایک حویلی پختہ مول لی * اسباب ضروری بھی بنالیا اور کئی خدمت کار نوکر
 رکھے * جب رات ہوئی بکا ولی کے پاس جاتا اور صبح اپنے مکان میں آتا * اسی طرح ایک مدت گزر گئی بعض
 اشخاص ہمسائے کے شہزادے سے آشنا ہو گئے تھے * اُس کو سیئر شہر کی گردانے لگے

ایک روز تاج الملوک انھیں کے ساتھ سیئر کو نکلا تھا * ایک گروہ سردار برہمن بہ حالت تباہ نظر آیا
 شہزادے نے یاروں سے پوچھا * یہ اشخاص اگرچہ بہ لباس فقیر ہیں لیکن بہ صورت امیر معلوم ہوتے ہیں
 فدا جائے اس کا سبب کیا ہے * اُن میں سے ایک بولا * ان میں بعض تو شہزادے ہیں * کتنے امیر زادے
 لیکن سب کے سب جلے ہوئے آتش عشق و اشتیاق کے اور یہ ہے ہوئے نادر فراق کے ہیں * قصہ ان کا
 یوں ہے کہ راجا چترمین کی ایک بیٹی مہ پارہ * بلکہ آسمان خوبی کا ستارہ ہی اُسکے مانند کوئی عورت حسین سر زمین میں نہیں

ہے بھرا ناز قد موزون میں * بادہ جھلکے ہی چشم مشکوں میں

سبکوں گشتے اُس کی ابرو کے * لاکھ بندھوے ہیں ناز لیسو کے

و خوبصورت بنی ہوئیں تھیں، اور میوہ دار درخت بھی بہت سے اُس کے گرد لگے تھے، شہزادے نے ایک
ساعت تو وہاں دم لیا، بعد اُس کے بہا کر ایک سایہ دار پیر کے تلے پر رہا اور اپنی محبوبہ کے تصور میں سو گیا
ناگاہ کئی پریاں کہ اُس کے احوال سے واقف تھیں وے بھی وہاں آئیں اور اُسی تالاب میں نہا دھو کر
اپنے بال سکھانے لگیں، اُن میں سے ایک کی نظر جو شاہزادے پر جا پڑی، اپنی ساتھیوں سے کہنے لگی
بکا دلی کا کچھاد جی یہی ہی

تاج الملوک کے کان میں یہ آواز جو نہیں پڑی، آنکھیں کھول دیں اور پیروں سے با چشمِ خوباں پوچھا
تمہیں کچھ معلوم ہے کہ بکا دلی کہاں ہے، اُن کا دل اسکا حال زار دیکھ کر بھرا آیا، بولیں آنکھوں سے تو نہیں
دیکھا مگر سنا ہے کہ سنگل دیپ میں ایک بتخانے کے بیچ ہے، پر نیچے کا دھڑناٹ تک پتھر کا
ہو گیا ہے، تمام دن اُس مندر کا دروازہ مندا رہتا ہے اور بعد پہر رات کے صبح تک کھلا، پھر شہزادے
پوچھا کہ وہ ملک کس طرف ہے اور کتنی دور، انھوں نے جواب دیا راہ کی موصیت تو ایک طرف
پر آدمی اگر ساری عمر چلے تب بھی وہاں تلک پہنچ نہ سکے، تاج الملوک یہ سن کر مایوس ہوا اور اپنی
زندگی سے ماتھے اٹھا تنگدیں مارنے لگا اور پتھروں سے سر پھوڑنے پر یوں نے اُس کے حال پر رحم کھا کر اس
مصلحت کی کہ اس آفت رسیدہ کو وہاں تک پہنچا یا چاہیے، آگے اُس کی قسمت میں جو ہونا ہی سو ہوا
نہان اُسے لے آریں اور بات کی بات میں وہاں پہنچا دیا، بعد ایک لمحے کے اُس مایوس کو جو تلک جو اس
اُسے تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک شہر رشک بہشت زمیں پر آباد ہے اور عجائب اُس کا سواد ہے،
زندہ مرد وہاں کوئی بد صورت نظر نہیں آتا، بلکہ درخت بھی وہاں کے ایسے قد موزوں رکھتے ہیں کہ دیکھنے
والے اُن کے نظارے سے بھیچک رہتے ہیں، آخر یہ شہر کرتے کرتے بازار کی طرف جانکلا، راہ میں ایک
بامھن پجاری ملا، اُس سے پوچھا کہ دیوتا، تم کون سے تھا گردوارے کے پجاری ہو، برہمن نے کہا راجا چتر
جو اس ملک کا دالی ہے اُس کے تھا گردوارے میں پجاری ہوں، پھر تاج الملوک نے پوچھا کہ اس شہر میں کتنے

بکا ولی نے آداب بجا لا کر عرض کیا : مہاراج کی بد دولت لوندی کو کسی چیز کی کمی نہیں اور کچھ ہوس دل میں
باقی نہیں مگر اسی کچھ وحی کو بخشے کہ یہی آرزو ہی ہے ۔ سستے ہی اُس سخن کے راجا برہم ہوا اور شہزادے کی طرف
غضب سے دیکھ کر بولا ای آدم زاد : تو ہی اس کو چاہتا ہے اور یہ تجھے چاہتی ہے ، بہت اچھا تلک
اُس کا مزا چکھ اور کچھ تولدت اٹھا : تو چاہتا ہے کہ بکا ولی سی پری کو بے محنت و مشقت یہاں سے لے جاوے
اور اپنی بغل گرم کرے سو نہ ہوگا پھر بکا ولی کی طرف سے منہ پھیر کے کہا ای شتاہ : کہا کردوں میں تجھ سے
یکن مار چکا ہوں : جا اسے تجھ کو ہی بخشا لیکن بارہ برس تلک تیرا نیچے کا دھڑ پتھر کا رہیگا : یہ حرف جو نہیں
اُس سنگدل کے منہ سے نکلا : وہ نہیں وہ سیم تن اسی ہیئت کی ہو کر الوپ ہو گئی

ہیہات ازل سے ہم بہ عالم : شادی و غمی ہوئی ہم تو اُم
تک باد بہار یہاں ہے ہم : پھر باغ میں بس خزاں رہے ہم
گہ سر پہ ہو تیرے تاج شاہی : گہ خاک پہ بستر تباہی *
گل سے کبھی دل فراغ دیکھے * : گہ دل پہ ہزار داغ دیکھے *
یک دم جو نشاط و عیش ہووے * : خمیازہ نت اُس کا طیش ہووے *
بایسویں حکایت تاج الملوک کے سر اندیب میں پہنچنے کی : اور

بکا ولی سے ملنے کی : اور چتراوت راجا کی نیتی کے عاشق ہونے کی اُس پر
کہتے ہیں کہ بکا ولی تو راجا اندر کے سراپ سے پتھر کی ہو کر دہاں سے غائب ہو گئی اور شہزادہ مانند سیم کے
بیتاب ہو کر لوٹنے لگا : تب اُس کو پریوں نے اٹھا کر نیچے ڈال دیا : وہ ایک جنگل میں جا پڑا : تین رو تک
بے ہوش رہا : چوتھے دن جو آنکھ کھلی تو بہ جائے دلدار پہلو میں خار دیکھے : ہر طرف شور و فریاد جا کر
اور بکا ولی کی خبر ہر ایک درخت سے پوچھنے

ایک دن اسی طرح ایک سنگ مرمر کے تالاب پر جا پہنچا : چاروں طرف اُس کی سیر یہاں پہاڑ

پہ دیکھا ہی کہ ادھی رات کو تو کہیں جاتی ہی اور مجھے خبر نہیں کرتی * بکا دلی پہ سنکر درسی کہ مبادا
 پہ بھی اس پر کھلا ہو اور اچیاناً پہ بھی میرے ساتھ وہاں گیا ہو لگ پڑی کہ کسی طرح سارا سنبھلے پھر
 کہنے لگی اور بھی کچھ دیکھا ہی یا نہیں * شہزادہ بولا کہ کو یا آج کی رات میں بھی تیرے ہمراہ گیا ہوں
 اس طرح کہ پر یاں اب تک نہ لائیں * تو اس پر سوار ہوئی اور میں پائے سے لٹکتا ہوا چلا گیا بس آگے نہیں کہتا
 کہ خواب کی بات بے سرو پا ہوتی ہی * اعتبار نہیں رکھتی * خواب خیال ہی بے فائدہ کنوں کے
 بکا دلی بولی کہ تجھے میرے سر کی سوں جو دیکھا ہی سب کا سب کہ غرض تاج الملوک تھوڑا سا کہتا پھر چپکا
 ہو رہتا اور وہ سو گندیں دے دے پوچھتی جاتی * آخر سارا ماجرا اول سے آخر تک ہو بہو کہہ سنایا اور وہ
 مار راجا کا بچا ہوا نکمے کے تلے سے نکال کر دکھلایا * تب تو پرسی نے اپنا ماتھا پیٹ لیا اور سن ہو گئی بعد
 اب دم کے بولی ای شہزادے * پہ تو نے کہا کیا * اپنا دشمن تو آپ بنا * دیکھ تو میں نے تیرے کارن
 ما باپ کے ہاتھ سے کہا کہ رنج اٹھائے اور اپنے بیگانے کے کٹانے طعنے ہزاروں سے یہاں ملگ کہ ہر رات
 آگ میں جلنا بھی قبول کیا پر تجھے نہ جھوٹا اور تیری چاہ سے منہ نہ مورا * چنانچہ تو نے اپنی آنکھوں بھی پتہ شا
 دیکھ لیا کچھ کہنے کی حاجت نہیں * کاشکے تو اُس مجلس میں نہ جاتا اور اتنی دیر ہر رات میری جدائی کا صدمہ
 اٹھاتا تو بہت بہتر تھا * کہو کہ اس کا انجام اچھا نہیں * اب حیران ہوں اگر تجھے نہ لیجاؤں تو بقی نہیں اور جو لیاؤں
 تو چھپائے کہاں تاک رکھوں * فیروز جو کچھ تقدیر میں ہی سو ہو گا * قسمت کا لکھا امیت ہی پر آج اپنے
 طالع آزمائی ہوں * تجھے ساتھ لیئے جاتی ہوں اپنی سی کر گذرتی ہوں * آگے جو مرضی خدا کی * چنانچہ موافق معمول
 بروقت تاج الملوک سمیت گئی اور راجا سے بعد سلام مجرے کے عرض کی کہ آج ایک بیجانے والا بہت چالاک
 اپنے ساتھ لائی ہوں * اگر حکم ہو تو یہاں آکر بجا دے * راجا نے فرمایا کہ بہت اچھا * ہماری عین خوشی ہی
 الغرض وہ بیجانے لگا اور مازیں نا چنے لگی * آخر یہ کیفیت ہوئی کہ سبھا کی سبھا تو مور جھاگت لگی
 راجا بھی اچیت ہو گیا اور اسی عالم میں دریا کہ مانگ جو مانگا چاہتی ہی * ابھی پائیگی * محروم نہ جاؤ گی * پہ سنکر

حاصل پہ ہی کہ تاج الملوک نے وہ کچھ دیکھا جو کبھونہ دیکھا تھا اور وہ سن جو کبھی نہ سنا تھا۔
 بھیچک سا رہ گیا۔ اتنے میں کتنی پریاں دُوریں اور بکا دلی کو اُٹھا کر انھوں نے آتشکدے میں ڈال دیا۔ وہ
 جل کر راکھ ہو گئی۔ وہ اس حادثے کو دیکھ کر سب کچھ بھول گیا۔ بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پٹنے لگا اور اپنے
 جی میں یوں کہنے لگا۔ جیف ہی کہ اس وقت میں پروانے کے مانند بھی طاقت نہیں رکھتا کہ اُس شمع روکے گا
 جلتا اور اپنے بدن کو راکھ کر کے اُس سے ملتا۔ کہا کروں کچھ بس نہیں نہ قدرت فریاد کی ہی نہ جاگہ داد کی
 یہ تو اُسی اُدھیر بن میں تھا کہ انھیں میں سے ایک پر ہی نے پانی پر کچھ پرہے اُس کی راکھ پر چھڑکا۔ فی القور
 زندہ ہوئی اور راجا کی مجلس میں آئی۔ شہزادہ بھی اُسکے پیچھے لگا ہوا چلا آیا۔ از بسکہ از دحام تھا۔ کوئی
 کسی کو پہچانتا نہ تھا۔ کسی نے نہ جانا کہ یہ کون ہی اور کہوں کھرا ہی

اتفاقاً بکا دلی کا کچھ اچھی بدھا ضعیف تھا۔ بہ سبب ناتوانی کے اچھی طرح بچا نہ سکتا تھا۔ وہ رُکی رُکی
 ناچتی تھی اور بار بار تیوری چڑھاتی۔ شہزادہ پہہ حال دیکھ کر بے چین ہوا۔ آخر نہ رہ سکا۔ سازندے کے
 کان میں جھک کر کہا اگر تیوری مرضی ہو تو ایک دو گیتیں میں بجاؤں کہ اس کا میں چالاک دست ہوں۔ اُس نے
 اس بات کو غنیمت جانا۔ کچھ اوج کو وہ نہیں حوالے کیا۔ یہ تو اُس کام کا بانی کار تھا اور اُسکے دایم محبت میں
 گرفتار۔ موافق اُسکی خواہش کے بجانے لگا۔ پھر تو کیفیت ناچ کی ایسی بری کہ درود بوار سے واہ واہ کی صدا
 آنے لگی۔ راجا بھی یہاں تلک محظوظ ہوا کہ اپنے گلے کا نو لکھا ہوا تار بکا دلی کو عنایت کیا۔ وہ ناچتے ناچتے جو
 پیچھے ہٹی۔ بہ جنس کچھ اوجی کے حوالے کیا بعد اُس کے مجلس راگ رنگ کی برخاست ہوئی۔ شہزادہ
 جس طرح گیا تھا اُسی طرح اپنے باغ میں آیا

بکا دلی گلاب کے حوض کی طرف گئی۔ پہہ خوابگاہ میں جا سورا۔ لیکن صبح کے وقت سُکرتا اُٹھا۔ پری نے
 پوچھا کہ غیر عادت سُکرتا کیسے ہے۔ اُس نے کہا کہ رات کو ایک عجائب خواب دیکھا ہے۔ اس واسطے
 ہر کھری مجھ کو ہنسی آتی ہے کہنے لگی خدا خوب کرے۔ پر میں بھی تو سنون کہا دیکھا ہے۔ تاج الملوک نولا

قبول اُس نے کیا جلنا سدا کا ** نہ چھوڑا وصل لیکن و ربا کا
 سریر اپنے کو وہ ہر شب جلاتی ** سدا تن کو وہ خاکستر بناتی
 پر عاشق سے نہ کرتی تھی کسارا ** فراق اُس کا نہ تھا ہرگز گوارا
 جو جل مرنے کو اپنے دل پہ تھا نے ** وہ ہر آتشکدے کو آب جانے
 گوارا تن پہ ہووے نار سو زارا ** سہا جاتا نہیں پر سوزِ ہجر ارا
 جسے ہوشمع رویوں کی محبت ** وہی جانے ہی نیت جلنے کی لذت
 پر شاہزادے کو ہرگز اس بات کی خبر نہ تھی * ایک رات کا ذکر ہے کہ بکا دلی تو اپنے معمول پر دہ
 اندر کے اکھارے میں گئی تھی یہاں شاہزادے کی آنکھ کھل گئی * پلنگ پر اُسے نہ دیکھا * ہر طرف قصر و باغ
 میں جا کر دھونڈھا * کہیں اُس کا کھوج نہ ملا تب نہایت بہ تنگ ہو کر اُسی خلوت کدے میں آن
 بیٹھا اور یہاں تک راہ تکی کہ آنکھیں پتھر اگیں آخر شس اُسی حالت میں سو گیا * بعد اُس کے بکا دلی بھی
 اپنے وقت پر آکر اُس کے ساتھ سو رہی

صبح کو تاج الملوک نے بہ دستور جو اُس کو اپنے ساتھ سوتے دیکھا زیادہ تر متعجب ہوا * لیکن دم نہ مارا
 اس راز کو مطلق نہ کھولا * مگر اُس کی تحقیقات کے واسطے دوسری بات اپنی ایک انکلی چیر کر نمک چھڑک
 دیا کہ مبادا آنکھ لگ جائے اور وہ بھیند چھپے کا چھپا رہے * غرض ادھی رات گئے تخت پھر موجود ہوا کہ بکا دلی
 اُٹھ کر بناؤ کرنے لگی * اور شاہزادہ چھپے چھپے جا کر اُس کا پایا پکڑ بیٹھا رہا * اتنے میں وہ بھی آکر سوار ہوئی اور پیوں
 اُسے دھرا آیا * تاج الملوک اُسی پائے میں لٹک گیا پھر اس قدر بلند ہوا کہ زمین اُسے نظر آنے سے رہ گئی * ندان
 راجا اندر کے دروازے پر جاتا رہا * بکا دلی اتر کر ایک طرف کھری ہو رہی اور یہ بھی الگ ہو کر خدا کی قدرت کا
 تماشا دیکھنے لگا * غرض جس طرف آنکھ پرتی تھی ادھر پیوں کے جھنڈ ہی دکھائی دیتے تھے اور ہر طرف
 آوازِ قسم قسم کے سازوں کی اور راگوں کی جو تمام عمر سنی تھی متصل چلی آتی تھی

ایک انسان کے دلم عشق میں گرفتار ہوئی ہے * بیل بیقرار کے مانند مالہ و فریاد کیا کرتی ہے * اور دلم اسکے
 سوداے عشق میں سرشار رہا کرتی ہے اپنے یگانے سے اُس کو نفرت ہے * فقط اُسی سے صحبت ہی
 شراب وصل اسکے ساتھ مٹی ہے اور اُسی کے دم سے جیتی ہے * یہہ ماجرا سنکر راجا کا شعلہ غضب
 اور بھی بھڑکا * کئی پریاں کی طرف اشارہ کیا کہ اُسکو اسی وقت حاضر کرو * وہ تخت رواں لیکر وہیں
 تاج الملوک کے باغ میں آئیں اور بکا ولی کو جگا کر راجا کی اعتراضی و غضبناکی کا احوال بیان کیا * تب چارناچا
 اُس پر سوار ہوا مگر میں گئی اور ہالتی کا پتی راجا کے سامنے آداب بجالائی * اور ہاتھ باندھ کر کھڑی رہی
 مہاراج نے نگاہ تہرے اُسے دیکھا اور بہت سا جھڑکا * آخر فرمایا کہ اس کو آگ میں ڈال دو کہ انسان کے
 بدن کی بوباس اس میں نہ رہے اور یہاں کی صحبت کے قابل ہووے * پیروں نے وہ نہیں اُس نسترن
 باغ لطافت کو * اور یاسمن جس نزاکت کو * ہاتھوں ہاتھ وہاں سے باہر لا کر آتشکدے میں ڈال دیا * جلیل کر رکھ
 ہو گئی

جل گیا عاشق تو کہا غم ہی کہ اسکی چشم تر دیکھتی ہی یار کو گلشن میں مانند خلیل
 بعد اسکے پانی پر کچھ متسر سیرہ کر اُس پر چھڑکا * فی الفور جی اُٹھی * اور ہنسیات اصلی پر آ مجلس میں ناچنے لگی
 پہلی ہی تھوکر سے اہل مجلس کے دلوں کو پامال کیا * اور ایک ہی آمد و رفت میں تماشا یوں کی جانوں کو روند ڈالا
 غرض ناچنے گانے کا جو حق تھا سنا دیا * مجلس کی مجلس کو محو کر دیا * پھر تو واہ وا کی صدا ہر ایک کے منہ سے
 نکلنے لگی اور آفریں و تحسین کی آواز ہر طرف سے بلند ہوئی * تب بکا ولی آداب بجالا کر راجا سے رخصت ہوئی
 اور اُسی تخت پر بیٹھ اپنے باغ میں آئی * بعد اسکے کلاب کے حوض میں نہا دھو شہزادے کی بغل میں سو رہی
 فجر کو اپنے معمول پر اُٹھی * سنگار کیا * لوگ بھی اندر باہر کے اپنے اپنے کام دھندھے میں لگ گئے
 الفصہ ہر رات وہ غیرت حور اسکر میں جاتی * پہلے تو اپنی کایا آگ میں جلاتی * پھر راجا کے حضور
 ناچتی گاتی * جب تھوڑی سی رات باقی رہتی تب رخصت ہو کر اپنے گھر آتی اور گلاب کے حوض میں
 نہا کر اُس دریائے خوبی سے ہم آغوش ہوتی اور اپنے جی کو تھندھا کرتی

انہوں نے کہا بہت بہتر اور ہزاروں غلام قمر طلعت اور سیکڑوں لونڈیاں خوبصورت عنایت
اور دان و ہیز کے ساتھ اتنا کچھ نقد و جنس دلوں اور سفر کا دیا کہ اس کی تفصیل اگر لکھوں تو یقیناً
کہ ایک کتاب اور تیار ہو جائے * اس واسطے قلم انداز کیا

القصة شہزادہ بری شان و شوکت و جاہ و حشمت سے بکا دلی سیت اپنے ملک میں پہنچا *
دیر اور محمودہ کی جان میں جان آئی * کشت امید سوکھی ہوئی پھر لہلہائی * اس کا آنا ان کے حق میں
ایسا ہوا جیسے بیمار کے واسطے مسیحا کا * لیکن بکا دلی کو جو اس حسن و جمال مال و منال سے دیکھا دھم
ہو گیس * آئے ہوئے ہوش جاتے رہے * ہاتھوں کے توتے آر گئے پر بزاو نے جو پہ رنگ و ہنگ
ان کا دیکھا * ہر ایک کو گلے سے لگایا * دلاسا دیا اور فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو * کسی طرح کا اندیشہ نہ کرو
میں تمھارے عیش میں مطلق خلل انداز نہ ہونگی بلکہ اپنی خوشی پر تمھاری لٹاؤ کو مقدم جانوں گی * چنانچہ
ہمیشہ شیر و شکر کی طرح اس میں سب کی سب ملی جلی رہیں اور سوتیا داہ کسو کو نہ ہوئی * شہزادہ
بھی ان غنیمتوں کے ساتھ سبقت سے اوقات کا تاتا تھا اور دن رات عیش و عشرت میں رہتا *
اکتواں قصہ بکا دلی کے جانے کا راجا اندر کی سبھا میں * اور ناچاگانا اس کا

اس کے حضور * اور تفرقہ پر ناچاگانا ملک میں اور ہیں

اہل ہند کی کتابوں میں یوں لکھا ہے کہ امر نکر نام ایک شہزادہ میں بستا ہی * وہاں کے
باشہ سے ہمیشہ چپا کرتے ہیں اور راجا اندر وہاں کا راج کرتا ہی * دن رات حوروں کے ساتھ عیش
و عشرت میں رہتا ہی * کام اس کا یہی ہی اور غدا اس کی ناچ و راگ * عالم جنات بھی اس کے
تابع ہی * ساری پریاں اس کی مجلس میں جاتی ہیں اور رات دن ناچتی گاتی ہیں

ایک رات کا ذکر ہے کہ راجا نے فرمایا * بکا دلی فیروز شاہ کی بیٹی مدت سے ہماری مجلس میں
نہیں آتی * اس کا سبب کیا ہے اور یہاں کے آنے کا مانع کون ہے * پر یوں میں سے ایک نے عرض کی کہ وہ

تیکہ بنایا * منہ سے منہ بلایا * اور سینے سے سینہ لگایا * غرض اسی ہیئت سے آرام فرمایا

جب صبح ہوئی * مرغ نے بانگ دی * شہزادے نے اٹھک حمام کی راہ لی * اور روح افزا اس

عشرت گاہ میں آئی * بکا ولی کو دیکھا رات کی جاگی * رس سی بلی دلی غافل سوئی ہی * بال

چھوٹے ہوئے ہیں * رات تو تے پرہی * ہونٹوں پر لاکھا نام کو نہیں رہا * کاجل آنکھوں کا سارا پھیل گیا

گالوں پر نشان دانتوں کے * اور چھاتیوں پر ہاتھوں کے پرے ہیں * یہ عالم دیکھ کر رہ نہ سکی * جلد مسکو

جگا دیا اور مسکرا کر کہا اسی بہن * اُس روز تو مجھے کہتی تھی کہ تو نے دیو مکار کے مدرسہ کنا میں شرح

لوندی پر ہی ہے * آج تو تیرے اطوار سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس رات تو یار کے مکتب

آغوش میں اپنے مطلب کی کتابوں کو بخوبی مطالعہ کر کے بری علامہ ہوئی ہے * دیر نلک تو نے مصد

لابست کو مختلف صیفوں کے ساتھ گردانا * اور عشرت کے مزید فعلوں کو الف وصل سے ربط دیا

نشان فاعل و علامت مفعول کا ینبی دریافت کی اور مقام تحریر سے اپنے پانوں باہر رکھے * بلکہ خلوت

میں قضیہ موجبہ مباشرت کو عکس ستوی بنایا * اور اشکال مختلفہ کی ضرب معینہ سے نتیجہ موافق

مطلوب کے پایا * وصل فصل کا بھی طریقہ لے لیا اور اپنے مثلث کے نقطے پر خط عمود کو قائم کیا

بکا ولی یہ مسکرائی اور یہ کہنے لگی بوا * بھلا تمہارے منہ میں پانی کیوں بھرتا ہے * مجھ کو صاف

ان کہانیہ آمیز باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا بھی یہی ارادہ ہے * بہت بہتر * میں راضی ہوں شوق

اپنی وصلی اُس مشاق کے آگے رکھو * پھر اُس کے قلم کی روانگی اور قوت دیکھو کہ کس کس طرح سے

تورجور لگاتا ہے اور کیا کپاگل بوجہ بناتا ہے * حاصل یہ ہے کہ باہم اسی طرح ہستیاں بولتیاں ہیں

آخر روح افزا اپنے مابا پ سمیت رخصت ہو کر گھر گئی اور تاج الملوک نے بود باش اپنی وہیں اختیار کی

بیسویں کہانی رخصت ہونے کی تاج الملوک اور بکا ولی کے فیروز شاہ اور جمیلہ خاتون کو پہنچنے میں ملک قشیاں کے بیچ

ایک روز تاج الملوک اور بکا ولی نے مشورت کر کے فیروز شاہ اور جمیلہ خاتون سے رخصت مانگی *

برای آو بھگت سے یتھایا اور حسن آرا کے ساتھ اسی سلوک سے جمیدہ خاتون پیش آئی * سارے
طریقے سیدھنوں کے بحالائی

غرض پچھے پھر تک ناچ راگ کی صُحب رہی * بعد اس کے اُس گوہر یکتا کا اُس لعل بے بہا کے
ساتھ عقد باندھا * مبارک سلامت کا اندر باہر غل پر گیا * پھر شربت پلانے لگے اور بار بار پان دینے
اتنے میں دو لٹھ کو ریت رسم کے واسطے اندر بلایا * اور دلھن کے پاس سٹہانی مسند پر بٹھلایا *
جو جو تو تیکے کرنے تھے سو گئے * اور تو نے بھی دو منیوں سے جتنے معمول تھے گوائے * پھر دو لٹھ دلھن کو
خلوت خانے میں پہنچا دیا اور آپ ہر ایک نے کنارہ پکڑا

عاشق و معشوق بہم ہوں جہاں * شوق رینت جو شس میں اوے دہان
شمع کو پروانہ ہو دیکھے کہیں * رہ نہ سکے گر پرے اُس پر وہیں
سبر کرے پھول سے بلبل کہاں * لے ہی لے آغوش میں مانند جہاں
طوطی جہاں دیکھے ہی آئینے کو * رہ نہیں سکتی ہی بنا گفتگو
دیکھا جو شہزادے نے اُس دم دہان * اُس گل بے خار کو بے باغباں
لٹکے بغل میں لئے بوسے کئی * * شوق نے ٹنگ صبر کی رخصت نہ دی
لے چکا جب پستہ لب کا مزا * سیب زخمداں کی طرف جھک پڑا
عارض گل رنگ پہ پھر میل کی * اُس کی بھی لی خوب طرح چاشنی
اُتھی ہوئی چھاتیاں وہ سخت سخت * گیند کے مانند جو پائیں کدخت
رہ نہ سکا دال دیا اُن پہ مات * * بلکہ برہی اُس سے بھی کچھ زیادہ بات
گوہر و الماس ہوئے پھر بہم * * لینے لکے دو نوں مزے دم بدم
جب خوب چھک گئے * ماندے ہوئے * پھر ہر ایک نے اپنا ساعدہ سیمیں دوسرے کا

پھر ایک شبنم کی انگیا چھپی لال ** ہر ایک تار اُس کا صیدِ دل کا تھا جال
 بنت اُس پر نہایت جھجھکتی ** ** پنت اُسلوب سے دہری تکی تھی
 سبھی جوں میں گل سنی چھاتیوں پر ** سما اُس نے دیکھا با پہہ ترک کر
 پری جس کی نظر اُس پر وہ بولا ** شفق میں واہ وا کہا چاند نکلا
 پھر اُس پر پہنی ایک ویسی ہی کرتی ** کہ تا ہووے عیان رنگت بدن کی
 شہانی دانک کی ایک بھاری پستوار ** پھر اُس نے پہنی با صد ناز و انداز
 مغرق تاش کا ایک پایجا ما ** ** پہن کر پھر تو ایک عالم کو روند ا
 بھری جب مانگ اُس کی موتیوں سے ** ہوئے شرمندہ تارے کہکشان کے
 لگایا اُس کے جوں ماتھے پہ تیکا ** ہوا غل چاند پر تارا ہی نکلا
 پنھیا یا کان میں اُس کے وہ جھمکا ** کہ مدھم ہو گیا عقدِ ثریا
 پنھا چنپا کلی باندھا جو دُکرا ** بناتِ النعش کو حیرت میں والا
 وہ تھہ کی جھوک الے کا د مکنا ** وہ مہ سے منہ کا گھونگھٹ میں چمکنا
 بناتا تھا ہر ایک کو نقشِ دیوار ** جو تھا ذی روح دماں تھا مجوید ار
 سواران کے بہت سا اُس نے گہنا ** مناسب جس جگہ تھا دماں بھی پہنا
 چوہی نگہ پر اُس کے ایسی شیریں ** کہ پھینکی پتہ گئی یکبار شیرین
 نہ گہنے سے برہا کچھ حسن اُس کا ** ہوئی زیور کو بلکہ اُس سے سو بھا
 لباس و زیور و حسن و ادا کا ** بیاں سارا کروں پہہ کب ہی پار
 القہ جب برات قریب پہنچی تب فرور شاہ نے کتنے ارکانِ دولت استقبال کے لئے
 بھیجے * دے نہایت تعظیم و تکریم سے لے آئے * اور جس جگہ محلِ نشاٹ کی تھی * دماں ہر ایک کو

دوکان کو نقش و نگار تازہ سے آرایش دی * اندر باہر نئے نئے فرش بچھ گئے * ناچ راگ ہونے لگا * چار
طرف شادی کا رولاج گیا * رقصے جایا بھجواے * پریوں کے جھنڈ کے جھنڈ چار طرف سے آئے مجلس
نشاط آراستہ ہوئی * شراب چلنے لگی توڑے جایا جانے لگے * لوگ ضیافتیں کھانے لگے

فیروز شاہ ہر ایک کی خاطر داری و مہانداری موافق اُسکے رتبے کے خود بھی کرتا تھا * بلکہ کتنے اہل کار بھی
اس کام پر متعین کیے تھے تاکام بہ خوبی سرانجام ہو اور جزیرہ فردوس میں مظفر شاہ نے بھی اُسی وضع سے
تاج الملوک کی شادی کی تیاری و مہانداری شروع کی * پھر وزیر متعین و زیرون امیرون کو حکم کیا کہ لباس
نئے رنگین پر لکھٹ پھینیں اور سرداران لشکر کو بھی کہہ دیں کہ معہ فوج آراستہ ہو دیں * اور محل میں خُشن
بھی اپنی سہا جوں خواصوں کو بہ آئین شایستہ آراستہ کیا اور آپ لباس و جواہر من مانا پہنا * بعد اُسکے
سبھ گھڑی ٹیک ساعت دیکھ کر شاہزادے کو ایک جڑاؤ جو کی پر نہلا کر شہانا جو ترا پہنایا اور حنیفہ
و کلفی و سرپنچ مَرَصَع * نورتن * موٹیوں کے مالے سبھ باندھے پہنائے * ایک سہرا بھی مقیشی موتیوں کا
جھبھھاتا ساتھ اُسکے ایک پھولوں کا جھلوان گتھا ہوا سیر سے اُسکے باندھا * پھر ایک پری پیکر کھوڑے پر
سوار کیا * بعد اُسکے مظفر شاہ کئی بادشاہوں سمیت شاہزادے کو بیچ میں لئے اُمر اور سردار داہنے بائیں سوار
پرے آگے * زنانی سوار یاں پیچھے بیٹھنے چرھا اور جزیرہ ارم کو روانہ ہوا * یہاں بکا ولی کو عورتیں آراستہ کرنے لگیں

پرستاروں نے پہ پہ اُس کو بنایا * * کہ اُس کا حُسن دونا کر دکھایا
کی اس انداز سے بالوں میں کنگھی * * کہ بکھرا دیکھنے والوں کا دباں جی
لیت اُن کی جو اُس دم آئی یکبار * * ہوئی کا فور بولے مُشکِ تاتار
کھجوری گوندھی وہ پاکیزہ چوٹی * * اور اُس کے نیچے ایک محبوب میندی
کئی لعلوں کے آویزے درافٹن * * لگائے اُس میں پنہان و تُمایان
جھک دیکھیں اگر ان کی سر * * تصدق ہوں شبِ یلدا کے آخر

انیسویں داستان تاج الملوک اور بکا دلی کے بیاہ کی

باغبان اس گلستان کا گل و رببل کی مواصلت یوں بیان کرتا ہی * کہ جمید خاتون نے جو گفتگو کہ سن آرا اور اس میں ہوئی تھی * فیروز شاہ سے جا کر اظہار کی اور تصویر شاہزادے کی دکھائی اس نے سمن رو کے ہاتھ بکا دلی پاس بھیج دیا کہ یہ تصویر شہرستان کے شاہزادے کی ہی * بالفعل اس زمانے میں ایسا جوان حسین کہیں نہیں تو کہ آدم زاد کے سودے میں روانی ہو رہی ہی اور اپنی جان لطیف الیک خاکی کیسے پیچھے کھو رہی ہی * تیرا مرضی ہو تو اُسکے ساتھ تیرا بیاہ کر دوں * میری دانست میں تو نوع انسان میں ایسا شخص کمتر ہو گا نہ پر یوں پر بھی مرت ہی

وہ خوشی خوشی تصویر لیے ہوئے شاہزادی کے پاس ہی اور بادشاہ کی زبانی جتنی حقیقت سنی تھی کہہ سنائی * اُس محو جلوہ یار نے اُس کو نگہ غور سے دیکھا تو اپنے ورقِ دل کی صورت کے مطابق پایا * بلکہ خط و خال میں بھی سیرِ موزون نہ دیکھا * تب ہمیں سمجھی کہ یہ کار پر دازی اور نیرنگ سازی ساری بوارج ^{از} کی ہی * واقعی وہ چھتیسویں اپنے قول کی بنی سچی ہی * ندان مسگر اگر سمن رو پیری سے کہا * دیکھ تو تجھے میرے سر کی شوں * یہ اُسی شخص کی تصویر ہی جسکی خزانِ غم سے میرا گلِ نار سیدہ کھلایا ہی اور غنچہ نو دمیدہ مرجھایا * وہ ملاحظہ کر کے بے اتیار مارے خوشی کے اچھل پڑی اور بولی * ماں بادشاہزادی بے شک یہ تصویر شاہزادے ہی کی ہی ہو اب ہنسو بولو خوشیاں کر دو * جو تمہارا مطلب تھا سو خدا پورا کیا * یہ کہہ کر پھر بادشاہ کے حضور آئی اویوں عرض کرنے لگی * حضرت * فرزندِ ماباپ کے تابع نہیں * اُن کی سعادت مندی اس میں ہی کہ والدین کی مرضی کے برخلاف کچھ کام نہ کرین اور ہر حال میں اُن کی خوشی کو اپنی خوشی پر مقدم رکھیں * اگر دیوانہ کی پسند پرے تو بیشی اُس کو غلام سمجھے اور جو دے ایک رنگی سیاہ اُس کے واسطے تجویز کریں تو اُن کو ماہِ کنعان جانے

فیروز شاہ اُس کی گفتگو سے نہایت مادم ہوا اور شادی کی تیاری کا حکم کیا * تمام جزیرہ ارم کی ہر

کہوں کہ عکس نور کا سواے نور کے نہیں * اس مرتبے کے حاصل ہونے کے بعد شاید آنکھ اُسکی دید کے قابل ہو جائے

یہیں سے ہی کہ بعض شراب وصال کے مستوں نے حالتِ مستی میں انا الحق کہا ہی

وہوند ہتا تھا جس کو پایا عین اُس کا اپنے تئیں

پس دریافت کیا تو نے کہ انسان مجمع جمیع اسماء و صفاتِ ایزدی کا بلکہ ماہیتِ انسانی عین حقیقت

نسبیاتی ہی * بہ سبب مرتبہ امکانی کے فیما میں دوری ہو گئی

جو ممکن جھار و الے گرد امکان تو جز واجب نہ کچھ ہووے نمایاں

نقابِ منہ پہ مرے یار کے نہیں حلقہ تو اپنا آپ ہی پردہ ہی بیچ سے اٹھا

کلام فضیلتِ انسان میں دریاے بے پایان ہی * اسی قدر پراکتفا کیا * ای جمیدہ خاتون * وہ اصلی ہے

اور ہمارا وجود طفیلی * وہ مخدوم ہم خادم * رہے شرف کہ شریف ہم سے ارادہ و صلت کا کرے اور مخدوم

خادم سے قصد قربت کا رکھے * * * القصد اس آب و تاب کی باتوں سے انسان کے حسد کی آگ جو اسکے

دل میں تھی * بجھ گئی * تب کہنے لگی اچھا * پر اُس بدکار بد اطوار کا ذکر نہ کیجئے کہ اپنی بیٹی ہرگز اُسے نہ دوں گی اور

ایسے خائن کو دامادی میں کبھو نہ لوں گی * آخر حسن آرانے تاج الملوک کی تصویر جمیدہ خاتون کے ہاتھ میں دی

اور کہا * یہی تصویر شریستان کے شہزادے کی ہے * دیکھو ایسا نقشہ قلمِ تقدیر نے صفحہ عالم پر آج تک

نہیں کھینچا * اور اس پر داز کا چہرہ و رن جہاں پر دوسرا نہیں بنایا * بہتر یہ ہے کہ اس یا گلشن

محبوبی کو اُس گلِ خوبی کے ساتھ ملا * اور اس زہرہ فلکِ حسن کو اُس ماہِ برجِ سعادت کے پہلو بٹھا

الغرض وہ چار دنا چار راضی ہوئی پر کہنے لگی ای بھینا * اُس کو کہاں دھند واؤں اور کس تدبیر

لاؤں * تب حسن آرا نے کہا * تم خاطر جمع سے شادی کی تیاری کرو * میں اُسکو فلانی تاریخ دولہ بنکر

رات سمیت یہاں لے آتی ہوں * یہ کہہ کر رخصت ہوئی * پل مار تے جزیرہِ مردوس میں آن پہنچی اور یہ

ذکر میں دعتِ شہزادے کے آگے کیا * پھر وصلِ دایمی کا بھر دسا دیا *

علیٰ ہذا القیاس انھیں صفتوں کا موجوداتِ ظلیٰ میں ایک مظہرِ خاص ہے لیکن انسان حکم ایک آیہ کے معنی
 اسکے لیے ہیں۔ پند کیا ہم نے انسان کو بہترین صورت پر وہ اشرف مخلوقات اُس عکس میں بہ منزلہ چشم
 واقع ہے کہ چونکہ اشرف بدن کا سر ہی اور اُس سے شریفتر آنکھ پس جانا تو نے کہ سب ذراتِ عالم عکس
 اُسی شاہدِ آئینہ دار کے ہیں۔ ہر ایک اسکے عشق کا جوش رکھتا ہے اور اُسکے وصل کی راہ میں کوشش
 کرتا ہے۔ یلین نہیں پاتا مگر اُسی پر تو خاص کو کہ اُس کی ذات پر پڑا ہے اور انسان نے کہ اُس عکس میں
 بجائے چشم ہی اپنے دل میں جو پتلی کے مانند ہی اُس ماہِ آئینہ پر داز کے نقشے کو جگہ دی۔ خلقِ انسان علیٰ صورتہ یعنی پیدا کیا اُس
 آدمی کو اور اپنی صورت کے سیما پت آگاہی دیتا ہے اور شعورِ صاحبِ گلشن کا بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ معنی اُسکے لیے ہیں

عَدَمِ آئینہ عالم عکس و اِن
 ہی اُس کی چشم اور شخص اُس میں پہا ن

اور ایک مقام پر یوں کہا ہے

وَلْ عَجَبٌ هِیْ کہ اِس چھٹا پے پر
 خالقِ دو جہان کا تھہرا گھر

اور قول حق تعالیٰ کا کہ اُس کے معنی موافق بعض مفسرین کے یہ ہیں کہ جب ہم سوچنے لگے اپنی امانت
 آسمان و زمین اور پہاروں کو۔ ابا کیا انھوں نے اور نہ اٹھایا اُس کو ورنہ اُس سے اور اٹھایا اُسے انسان
 پہچاننا
 سچ ہے کہ عادل و عالم ہے۔ اور ایک حدیث کہ جس کے معنی یہ ہیں کہ جس نے پہچانا اپنی ذات کو۔ اُس نے
 اپنے پروردگار کو۔ خبر دیتی ہے کہ شناخت اپنے نفس کی پہچان اپنے رب کی ہے۔ اِس لئے کہ معرفت
 نفس کی حق کی معرفت کا وسیلہ قریب ہے۔ نہ پہہ کہ معرفت اپنی ذات کی عین اُس کی معرفت ہے۔
 چنانچہ بعض ریاضتی کہ تجلیاتِ نفس تک پہنچے ہیں۔ اپنے تئیں عرفانِ حق کو پہنچا جانتے ہیں۔ مثلاً افتابِ سیر
 چمک کے دیکھنے والوں کی نظر نہیں تھہرتی۔ چاہئے کہ وہ پہلے ایک پانی کے پیالے میں اُس کا عکس دیکھیں کہ یقیناً وہی

صفتیں اُسکی عین ذات نہیں * اس اعتبار سے کہ ہر متفق جس چیز کو ایک صفت سے معلوم کرتا ہی
اُس پر وہ بدون اُس کے اشکارا ہی مثلاً ہم ایک شے کے دیکھنے میں محتاج قوتِ بصر کے ہیں * اور
سننے میں سامع کے * اور معانی کی تحصیل میں قوتِ ذرا کہ سے احتیاج رکھتے ہیں جناب اُسکی ان امور کے
حصول میں اشیائے مذکور سے احتیاج نہیں رکھتی * بلکہ بدون اُن کے اُسکے حضور سب اشیاء حاضر ہیں *
بنابر اسکے صفاتِ باری کو عین ذات کہتے ہیں جس وقت اس تمہید کو پایا تو نے تو یہ سمجھ کہ پہلے ممکنات
کے پیدا ہونے سے وقت تسلطِ اسم ہوا الباطن کا تھا * اُس میں وہ آپ موجود تھا اور خورشید ذات کے نور
پر وہ پنہانی رو سے ظہور پر پڑا تھا * بے مقابلہ غیر نزد عاشقی و معشوقی اپنے ساتھ آپ ہی کھیل رہا تھا * جب
بہ خواہش تسلطِ اسم ہوا نظر ہر ارادہ کیا کہ اپنے جمالِ جہان آرا کے لگے سے پر وہ حجاب کا اٹھائے اور شراب اپنی
محبت کے عشق کی رنگ برنگ کے قرابوں میں دیکھے * جیسا کہ شاید اُس کا ایک حدیثِ قدسی ہی اور
معانی اُسکے یہ ہیں * تھا میں ایک گنج مخفی پس پہ چاہ میں نے کہ پہچانے مجھ کو تب خلق کیا خلقت کو
غرض اشخاص کی مہیتوں کو کہ عبارتِ فقر سے ہی * اپنے علمِ اجمالی میں مستحضر کیا * چنانچہ یہی مآخذِ شرح
حکمت العین کی اُس عبارت کا ہی الماہیات غیر مجموعیہ یجعل الی علی * یعنی مہیات کو جعل جاعل کا نہیں
لگتا کہوں کہ اگر اسے مانئے تو مجموعیت ذاتی لازم آتی ہی اور یہ باطل ہی * اس لئے کہ یہ کہنا ہرگز درست
نہیں کہ مہیتہ کو مہیتہ کیا یا ذات کو ذات بنا یا اگرچہ تحققِ اشیا کا نفس الامر میں مطابق ان معلومات کے علم
ازلی میں نہ ہمارے خیال کے طور پر ہی کہ اسے کچھ ثبات نہیں بلکہ اس طرح ہی کہ وہ ذات واحد جو زینت
جلال و جمال سے آراستہ ہی اُس نے اپنی ذات وحدت مآب کو روبرو آئینہ عدم کے کر کے اپنا عکس اُس میں
والا اور اُس کا نام عالم رکھ * بعد اُس کے وہ عکسِ بیطن نہ مرکب کہ جڑ رکھتا ہی * یہ اعتبارِ صفات و تعینات
جڑی کے محل کثرت کا ہوا اور وہ محبوبِ آئینہ دیکھنے والا ہر متعین کے ساتھ اپنے حسنِ رنگا رنگ کو دیکھ کر
عاشق ہو * مثلاً بعضے ذرے بہ اعتبارِ بنیادی کی صفت کے جنم منصور ہوتی ہیں اور بہ اعتبارِ ظن کے رُلف *

چلن کبوتر چھوڑوں اور اُس علامہ کی خاطر قدیم سلسلے کو کس طرح توڑوں * ناتانہ نسبت اپنے کف کے ہونے
غیر قوم میں کسی نے کیا ہی جو میں کروں * پری کا آدمی سے کبھو سیاہ ہوا ہی کہ میں یا ہوں حسن آرا
کہا سچ کہتی ہے * لطیف کو ہم صحبت کیف کا کرنا البتہ دانائی سے بعید ہی لیکن توحید عزت انسان کے
کمالوں سے اگر واقف ہوتی * تو ایسے ایسے خیال فاسد دل میں ہرگز نہ لاتی * سن ای نادان * بشر
خلقت یزدان میں اور اُس کی صنعت بے پایان میں اثر و افضل ہی * اُس کے مرتبوں اور درجوں کی انتہا
نہیں * وہ ایک نہنکد یا کاپینے والی اور ایک قطرہ حقیقت میں دریا * جامع ہی کمال عالم کوئی و

الہی کا یعنی مادیات و مجردات کا * اور مجمع ہی مراتب بندگی و بادشاہی کا

انسان کی ذات پر زخ جامع ہی بیگناہ

ظَلّ خدا و صورت خلق اُس میں ہی عیاں

جان کہ صوفیہ ہر ایک کو عالم ارواح کی نوعوں میں سے باری تعالیٰ کے ایک ایک اسم و صفت کا ایک مظہر

خاص جانتے ہیں اور اُس عالم صورت کو کہ حواس ظاہری و باطنی سے نسبت رکھتا ہی اُس عالم سایہ پس

ہر ایک فرد کائنات کے ذروں میں سے روشن ایک تجلی ابدی و سیراب ایک قطرہ سرمدی سے ہی

نظر میں ہوشیاروں کی درخت سبز کا پتا

خداوند جہاں کی معرفت کا ایک ورق ہینگا

اس عالم میں انسان * کہ سارے افراد کوں و فساد کے اُسی کے خادم ہیں * مظہر خدا کے اسموں اور

صفتوں کا ہی اور اُس کی تجلیات خاص کا مقام * تحقیق اس مقدمے کی اس پر موقوف ہی کہ صفات اللہ تعالیٰ

کی عین ذات ہیں یا غیر * یا نہ عین نہ غیر یعنی کسی وجہ سے عین اور کسی وجہ سے غیر * چنانچہ متکلمین ظاہر

بین کے نزدیک وجہ اخیر اولاً ہی اور کثیر امین نے وجہ ثانی پر اعتماد کیا ہی * ولکن ہر ایک کی دلیلین

جدی جدی ہیں * بیان سے اُن کے کلام برہتا ہی * لیکن فلسفہ و صوفیہ نے عقل و کسفی دلیلوں سے یہ تھہرا ہی کہ

وصالِ دن رات پلاتی ہوں × زمانہ فراق کا اب تھوڑا رہی اور دور وصال کا نزدیک آپہنچا ہی × خاطر جمع رکھ ماباپ کی فرماں برداری کر اور جنابِ الہی میں الحاح و زاری × پھر دیکھ تو پردہ غیب سے ظہور میں کیا آتای اور میری سعی و تردد کیا دکھاتا ہی × بکا دلی پہ سنکر چار و ناچار گلستانِ ارم کو گئی اور ماباپ کی خدمت میں مشغول ہوئی

اتھا روانِ قصہ روح اتر کی ظاہر کرنے کا اپنی ماسے تاجِ اللوک اور بکا دلی کی کیفیتِ عشق کو × اور جانے اس کے جمید خاتون کے پاس اُن دونوں کے پیاء کی درخواست کے لئے

کہتے ہیں کہ جب بکا دلی روح افزا سے رخصت ہو کر اپنے گھر گئی تب روح افزا نے شاہ زادے اور بکا دلی کے عشق کی تمام و کمال کیفیت اپنی ماسے ظاہر کی × حسن آرا پہ سنکر دیر تک گریبانِ تفکر میں سیر والے رہی پھر سوچ کر بولی اگرچہ ناتاریشتہ آدمی کا پر ہی سے ہونا نہایت محال ہی لیکن اُس نے مجھ کو قیدِ شدید سے چھڑایا ہی مجھ کو بھی لازم ہی کہ میں بھی اُسے اس زندانِ غم و الم سے چھڑاؤں اور مطلب کو پہنچاؤں × یہ کہہ اُسی وقت ایک مصویرِ شبیہ چالاک دست کو بلا شاہ زادے کی تصویر کچھوا گلستاںِ ارم میں لگی اور فیروز شاہ و جمید خاتون سے ملی بلکہ چند روز وہیں رہی

ایک دن کا مذکور ہی کہ جمید خاتون سے باتیں کرتے کرتے مطلب کی بات برآئی اور اس وضع سے کہنے لگی کہ امی بھینا × اگر کوئی غنچہ رنگین ابر آزاری کے قبض سے کسی شاخ میں لگے اور اُسکے پاس ٹیل نہ بیٹھے تو اُسکا ہونا نہ ہونا برابر ہی × اور اگر ایک آبدار موتی کسی کے ہاتھ آوے اور وہ اُس کو رشتے سے الگ کھے تو عقل سے باہر ہی کب تک تو بکا دلی کو گنوارا کھینگی × بہتر یہ ہی کہ اس زہرہ جبین کو کسی ماہِ رو پہلو بیٹھا اور اس غنچہ خوبی کو مونسِ نسیم بہار کا بنا × × جمید خاتون نے یہ سنکر کہا امی حسن آرا × تو نے سنا ہوگا کہ اُس نے ایک آدم زاد سے دل لگایا ہی اور اُسی کا سودا اُسکے سر میں سمایا ہی × اپنے ہنسن کو نہیں چاہتی اور غیر جنس کے واسطے دن رات ہی کراتی × میں اس امر میں ناچار ہوں × بزرگوں کا

دردناک اُس مریضِ عشق کی بکا و لی کے کان میں پہنچی نیت بے چین ہوئی * آخر رہ نہ سکی * روح افزا
پوچھا * یہ کس کی صدا ہے * کہا اُس نے ایک شکار تو گرفتار نالاں ہی * آٹھ اُس کا تماشا دکھاؤ
اور اچھی طرح سے اُس کی آواز سناؤں

نِزان بکا و لی کو بتا دیگر شاہزادے کے آگے لاکھڑا کیا * تاج الملوک سے دو چار ہوتے ہی اختیار کی
باگ اُسکے ہاتھ سے چھت گئی اور جنسِ صبر و قرار کی لت گئی * وہ بھی آتشِ شوق کا جلا ہوا صبرِ سکا
دور کر اُس چشمِ خوبی سے بے اختیار لپٹ گیا * بکا و لی نے بھی دامنِ حیا کو چھوڑ اپنا ہاتھ اُس کی گردن میں
جامل کر لیا * پھر تو وہ دونوں جلے ہوئے سوزِ فراق کے دل کھول کر روئے اور غمِ جدائی کے دفتر اپنے اپنے
روح افزا پہ حالتِ دیکھ کر قہقہا ماز کر رہی اور کہنے لگی اے بھینا تو تو اب تک دنیا کی لذت سے
واقف نہیں * ٹیکانے مرد کا منہ بھی آج تک نہیں دیکھا * پھر اس نامحرم مردوئے کے گلے لگ کر زار زار کہوں رو
ہی اور اسکے غم سے اپنا تنہا سا جیور ا کس لئے کھوتی ہے * نو نے تو میرے چچا کا نام دیا اور سارے
کنبے کو کلنک لگایا * * یہ سن کر بکا و لی نے کہا اے روح افزا * اگر تو نے مجھے سینہ نگار کے زخم پر مرہم لگایا
تو ناخنِ طعن سے مت چھلوا * اور جو دیدار کا شربت پلایا ہے تو زہرِ ملاست نہ کھلا * اب تو میرا زار بالکل
تجھ پر ظاہر ہوا اور پردہ کھل گیا * میرے حق میں جو تو چاہے سو کر * مختار ہے

القصہ دو غنڈ لب شیدا اور دو گلِ رعنا چمنِ لٹ ط میں بخوبی ہنسے ہوئے اور اپنے اپنے اشتیاق کے
ہر ایک نے دفتر کھولے * کئی دن بوس و کنار کی لذتِ خوب طرچ اٹھائی اور جامِ وصل سے اپنی اپنی پیاس
جی بھر کے بجھائی * آخر ایامِ وصال کا زمانہ آخر ہوا * بکا و لی کی روانگی کا دن آپہنچا * تاج الملوک پھر ترقی
پر گرا اور ماہی بے آب کے مانند تر پھنے لگا * یہ حالت دیکھ کر اُس نے بھی جا ہا کہ حیا کے پردے اٹھا کر وہی
اپنا روپ بناوے کہ روح افزا بو لی زہار ای بہن * یہ حرکت نہ کر * ناحق رسوائی ہوگی اور جگہ نشائی
چند روز اور صبر کرنا اللہ تعالیٰ تھوڑے دنوں میں تجھ کو تیرے چاہنے والے سے بخوبی ملاتی ہوں اور تیرے

الفصہ روح افزادونوں کو اپنے گھر آئین شایستہ لائی۔ مظفر شاہ اور حسن آرا بھی جمیدہ خاتون و بکا دلی
 ملے۔ نہایت شفقت و مہربانی سے پیش آئے۔ پھر ارادہ رکھ کر مذکور نکلا۔ دروازہ گنگو کا کھلا۔ آخر حسن
 روح افزا کی رہائی کا بھی مذکور درمیاں آیا۔ اُس نے اُس کو اور ہی دھب سے ادا کیا
 غرض جمیدہ خاتون تو رات کی رات ہی رہی۔ دوسرے دن رخصت ہوئی۔ روح افزا نے اس وقت عرض کیا
 کہ میں چاہتی ہوں چند روز بکا دلی میرے ہی پاس رہے۔ شاید یہاں کے رہنے سے اُس کے آئینہ طبع کا رنگ چھتے
 نورِ عقل اُس میں نمایاں ہو۔ اور تاریکی سودا پنہاں۔ جمیدہ خاتون نے کہا اچھا کہا مضائقہ ہی۔ ندان ایک
 ہفتے کی اجازت دی اور آپ گلستانِ ارم کی راہ پکڑی۔ تب روح افزا بکا دلی کو اکیلا لے بیٹھی۔ باتیں عشق آمیز
 کرنے لگی۔ طول بہت سادیا۔ آخر تاجِ اللوک کے بھی سوز و گداز سے کچھ کنا یہ کیا۔ تب تو بکا دلی ہم چسپی کے
 باعث سے کھسیانی ہو گئی اور مارے شرم کے پانی پانی۔ پھر غصے سے منہ پھلا کر بولی واہ واہ بوا۔ مجھے پہنسی
 خوش نہیں آتی اور ایسی چھیر چھار نہیں بھاتی۔ یہہ تم اپنی بیٹی مجھے اس پردے میں سناتی ہو۔ میں نے
 جانا کہ تم اُس دیو کا دل ہی دل میں غم کھاتی ہو۔ یہہ کہاوت تم پر چھب گئی۔ ہاتھوں منہ دی پانوں منہ دی۔
 اپنے لچھن اور دن دیندی بس زیادہ یا وہ نہ بکو قسم ہی حضرت سلیمان کی میں ابھی اپنے گھر چلی جاؤ گی۔
 پھر کبھو تمھارے یہاں نہ آؤ گی۔ بھلا فانوس کی شمع کو پروانے سے کہا نسبت اور منہ مندی کلی کو دلیل سے کہا
 مناسبت۔ کہاں پر ہی کہاں انسان۔ یہہ تمھارا ہی صرف گمان۔ روح افزا نے جب دیکھا کہ یہہ کسی طرح ہاتھ
 نہیں آتی اور کسی وجہ دم نہیں کھاتی۔ تب ان رویوں پر آئی اور یوں کہنے لگی۔ امی بہن۔ میں یہہ تو نہیں کہتی کہ
 تو کسی کو چاہتی ہی۔ یا خدا تو استہ کسی کے درد سے کراہتی ہی۔ بلکہ میں تو یہہ کہتی ہوں کہ تو شمع فانوس
 کوئی پروانہ جو آپ سے آکر جلے تو تجھ کو اُس کے جلنے سے کہا۔ اگر ہزاروں گل نیلو فر پرہ کے تالاب میں دو میں
 چاند کو کہا پروا۔ غرض اسی وضع کی باتیں اور بھی کر اُس کے غصے کو تال بھلا دے میں دال ہاتھ میں ہاتھ لے
 اُس مکان کی روشن پر جس میں تاجِ اللوک رہتا تھا۔ آکر پھر نے لگی اور باغ کی دید کرنے۔ اتنے میں آواز

تد روح افزا نے تاج الملوک کو ایک باغ میں * کہ اُس کا نام بھی روح افزا تھا * بیٹھا کر آپ اپنے ماباپ کی ملاقات کے لئے گئی * انھوں نے اُس کے آنے سے زندگانی دوبارہ پائی * ماتھا اور انگھیں اُسکی چومیں * پھر سرگشت ہو بھی * تب روح افزا نے اذیت دیو ستمگار کی * اور مروت و جوانمردی سنا ہزارہ عالی تبار کی * جوں کی لو کہ سنائی * ولکین پہ نہ کہا کہ بکا ولی کا عاشق وہی ہی * مظفر شاہ سنتے ہی اُتھ کر باغ میں گیا اور سنا ہزارہ کے سکر احسان بہ مرتبہ بجالایا * مدارات بہت سی کی * ایک مسند پاکیزہ بنی اور بچھوادی پھر کتنی پریاں اور پرہیزاں اُسکی خدمت کے لئے معین کر کے اپنے دولتخانے میں آیا

سترھویں کہانی خط لکھنے میں مظفر شاہ کے فیروز شاہ کو روح افزا کے پہنچنے کا * اور آنے میں بکا ولی کے ماسیت اُس کی ملاقات کے لئے

راوی شیرین زبان یون بیان کرتا ہی کہ مظفر شاہ نے ایک خط روح افزا کے پہنچنے کا فیروز شاہ کو لکھ کر گلستان ارم میں بھیجا * وہ اُس کو پڑھ کر نہایت شاد ہوا اور فرمایا کہ جمید خاتون روح افزا کے دیکھنے کو جلد جاوے اور اُس کو اپنی انگھوں دیکھ آوے * بکا ولی نے جو ما کے جانے کی خبر سنی * کہلا بھیجا کہ میں بھی بہن کی ملاقات کے لئے تمھارے ساتھ چلوں گی * جمید خاتون نے اس بات کو غنیمت جانا * اس واسطے کہ شاید وہاں کے جانے سے اُسکے دل کا غنجہ کھلے اور مکانات مختلفہ کی سیر سے رنگ کدورت آئینہ دل سے چھلے * پانو کی زنجیر کات دی اور اپنے ساتھ لیکر جزیرہ مردوس کی راہ لی * مظفر شاہ نے جب سنا کہ جمید خاتون مع بکا ولی آتی ہی * * روح افزا کو استقبال کے لئے بھیجا * جب اُس سے وے دو چار ہوئیں * تب روح افزا نے چچی کو نہر کر سلام کیا اور قدموں پر کر پری * اُس نے وونہیں اُٹھا کر چھاتی سے لگالیا * انگھیں چومیں * بلایں لیں * پھر دونوں بہنیں آپس میں دیر تک گلے ملیں * مبارک سلامت کی صدا طر فیں سے بلند ہوئی * پھر اُس نے سکر اگر بکا ولی کے کان میں کہا تمھیں بھی اپنے چاہتے حکیم کا آنا مبارک ہو * اب اُس کو شوق سے نبض دیکھا اور شربت وصل پیو * پہہ سکرما کے خوف سے اُسوقت تو چپکی ہو رہی * پوچھ نہ سکی * پر دل ہی دل میں کچھ شاد کچھ مغموم ہوئی

ابھی اٹھ کر تیری زبان کا تلوں * دیو پہ زبان درازی و لاف زنی شہزادے کی دیکھ کر دیگ کے
مانند آتش غضب سے جوش میں آیا اور ایک سو من کا پتھر اٹھا کر شاہزادے کی طرف پھینکا وہ اس
سبز میوے کے زور سے اچک کر ہوا پر جاتا رہا اور سراج القوط کا عصا اٹ و پو کی گردن پر
مارا کہ تمام بدن اس کا کانپ اٹھا بعد اسکے غصے سے کہا کہ دور ہو اے لعین * اب کی بار تو میں نے
رحم کیا * اگر ایک ہاتھ مارتا تو دوسری کر دیتا * جب دیو نے حریف کو نہایت شہوڑ پایا تب
شوڑ چایا کہ چاروں طرف سے ہزاروں دیو گاہر اور قیل تن آن پہنچے اور شاہزادے کو گھیر لیا
تاج الملوک نے بھی اس میدان میں جیسی چاہیے ویسی ہی جو انگری کی وادی اوپر دیوؤں کی لڑائی
بات کی بات میں مار لی

چلائی پہ تلوں اس نے دباں زمیں ہلگئی کانپ اٹھا آسمان
لڑائی نے ہر سمت کا رے بے پانو کہیں صلح کے ہاتھ آئی نہ تھا نو
کیسے قتل اس نے تو لاکھوں پلید یہ تیغ اسکی کہتی تھی ہل سن مزید
وہ ان دیوؤں سے ایش لڑا کہ مریخ احسنت کہنے لگا
گرے خاک پر بکدے بے شمار زمیں ہو گئی جوں کہ عیش دار
ہے تھا بدن سے ہر ایک کے لہو کہ تھی کوہ پر خون کی آ بھو
غرض جو بچے بھاگے پھرتی کے ساتھ رہا کھیت بس شاہزادے کے ہاتھ

لیکن لڑتے لڑتے اور چالاکیاں کرتے کرتے وہ ماندہ بہت ہو گیا تھا غش ہو کر گر پڑا تب
روح افزا دوسری آئی اور سر اٹھا کر اپنے زانو پر رکھا * گلبرگ سا ہاتھ سینے پر پھیلا اور اپنے بوسے
دہن سے * کہ برنگ غنچہ گل تھا * ہوش میں لائی * تو پی سر سے اتار شاہزادے کے آگے رکھ دی اور اسکی
جو انگری ہر ہزار ہزار آفریں کی * من بعد اٹھ کر جزیرہ فردوس کی راہ پکڑی * جدوونوں شہر کے نزدیک پہنچے

چہرہ مُبَدَل ہو گیا روح افزا نے پہ حالت دیکھ کر کہا : باوجود ان گرمیوں کے موجب آہ سرد کا کہا ہے
 شہزادہ بولا : میں وہی گرفتار بلاے دوری ہوں : جسکی مہجوری سے تیرے چچا کی بیٹی کی دہ گت نبی ہی
 ادھر اُس کا قید میں دل کھباتا ہی : ادھر میرا آوارگی میں جی جاتا ہی : غرض شہزادے نے اپنا تمام فقیہ
 روح افزا کے آگے کہا : وہ سُکر نہایت متعجب ہوئی اور دونوں کی محبت پر ہزار آفرین کی : بعد اِس کے
 کہنے لگی اگر میں اِس دیو کی قید سے نجات پاتی تو تیرے جگر کے زخم پر مرہم خواہ مخواہ لگاتی : شہزادے نے
 کہا : اب تجھ کو کون روک سکتا ہی : اِس قید خانے سے ابھی نکل : جس طرف چلا جاتی ہی شوق سے چل
 مگر اُس موزی کا تیرے دل میں ڈر ہی تو دیکھ لیجو کہ ایک ہی جملے میں میں اُسکا کہا حال بناتا ہوں اور اُسکے
 پہاڑ سے قیل کے کیسے بڑے آتا ہوں : لیکن اندیشہ یہ ہی کہ میرے پاس کوئی حربہ نہیں : تب روح افزا نے
 دیو کا مسلح خانہ اُسکو بتا دیا : اُس نے بھی وہاں جا کر ایک تیغا آبدار اُٹھالیا اور اُنھیں پانو پھر اُس کے پاس
 اگر سراج القوطب کا عصا پانو میں چھوایا : بیڑی پیر کی کت پری

بعد اُسکے دونوں نے جزیرہ فردوس کی راہ لی : چنناں دور نہ گئے تھے کہ ناگاہ ایک آواز قہیب پیچھے سے
 آئی : روح افزا نے کہا ای شہزادے : ہوشیار ہو : دشمن خونخوار آپہنچا : فی الحال تاج الملوک سے کلاہ
 نعل سے نکال روح افزا کے سر پر رکھ دی اور آپ دیو کی طرف متوجہ ہوا : دیو بھی سامنے آیا : شہزادے نے
 للکار کے کہا کہ او لعین : خیر دار : اگے قدم نہ بڑھائیو : نہیں تو ایک ہی ہاتھ ایسا مار ڈنگا کہ مردار ہو جائیگا : دیو
 پہ سُکر بجلی کی طرح تر بھا اور دانت نکال کر بولا : عجبت سے کی بات ہی کہ چنوتی ہاتھی سے مقابلہ کیا چاہتی
 اور چریا سیمرغ سے آرا جاتی ہی : مجھے تنگ آتا ہی کہ لکھی کے خون سے کہا ہاتھ بھروں اور جس ہاتھ کے
 طہاچے کا زور کوہ قاف کے منہ کو پھرا دے ایک مُشت خاک پر اُسے کہا ماروں : خیر میری معشوقہ مجھ کو دے
 اور تو اپنی راہ لے کہ دل میرا اُس کے جہاں کی شمع پر پروانے کے مانند جلنا ہی اور اُس کے نور عشق سے دم بدم بجھتا ہی
 شہزادے نے کہا ای مرد و گندہ دہن : لایق نہیں کہ تو روح افزا کو اپنی معشوقہ کہے : خدا کا ترس کھانا ہوں : تو

اس جوانی کے عالم میں تیری خدائی تیرے عاشق بے دل کے دل پر اکٹ ستم ہی اور تیرے تریاقِ وصل
 سے دوری اُس کے حق میں سم * تو نے اُس سے کنارِ کپوں پکڑا * اور داغِ فراق کا اُس بیچارے مُشتاق
 کے دل پر کس واسطے رکھا * وہ نازنین پہ کلامِ رندانہ سُنکر بہت لجائی اور اس چھپر چھار کی باتوں سے
 نہایت شرمائی * پھر دو پتے کا آچل منہ پر لٹکر بولی ارے * تو کون ہی * مگر متلاشی عزرائیل کا ہی *
 بھاگ نہیں تو ابھی مارا پڑیگا

تاج الملوک بولا کہ اگر میرے سر کی * جو فی الحقیقت میرے نزدیک ایک بار ہی * تجھے رغبت ہو تو
 حافی ہی * اور جو کسی دشمن سے دراتی ہی تو ہرگز میں نہیں درتا

نہیں درتا میں مرنے سے دراتی ہی تو کپا مجھ کو

کہ جی پر کھینکنا ہی سہل رند لاوبالی کو

ہر حال مجھے اپنے احوال سے مطلع کر * اُس زہرہ جبین نے سہراٹھا کر کہا کہ میں ہر ہی ہوں اور ام میرا
 روح افزا ہی * منظور شاہ تخت نشین جزیرہ فردوس کا میرا باپ * ایک روز میں اپنے چچا کی بیتی کی عیادت کے
 لئے ہا کہ نام اُس کا بکا ولی ہی * گلستانِ ارم میں گئی تھی * پھرتے ہوئے ایک دیو سیارہ رونے لگا
 مجھے پکڑا اور یہاں لے آیا * اب مجھ سے نزدیک کیا چاہتا ہی اور میں دور بھاگتی ہوں * اس واسطے مجھے
 نئی نئی وضع سے ستاتا ہی اور ہر روز ایک آفت تازہ میرے سر پر لاتا ہی

پہلے سُنکر تاج الملوک نے پوچھا کہ تیرے چچا کی بیتی کو کپا مرض ہی * کہا اُس نے * وہ کسی آدم زاد سے
 عشق رکھتی تھی * مگر مدت کے بعد اُس سے وہ بہزار خرابی ملا ^{دینا}ٹھا جو کہ پھر خدا ہو گیا اب اسکے فراق میں وہ شکِ لیلی مجنوں کے تہند
 دروانی ہو رہی ہی اور اپنی جان شیریں کو اُس فرہادِ وقت کے غم میں کھو رہی ہی * کچھ اس کا مذاک نہیں ہو سکتا *
 لئے مرنے چچا نے اُس کو قید کیا ہی اور بہ ناچاری اسکی اذیت کا صدمہ اپنے دل پر لیا ہی * اس باجرے کو
 سُنکر شاہزادے کی حالت تغیر ہو گئی * آنکھیں بھرائیں * آہیں لب پر آئیں * دل و داغ میں خلل ہو گیا

انتخابِ گلِ بکاولی کا

سو لہویں داستان پہنچنے میں تاج الملوک کے دیو سیاہ پیکر کے مکان پر x اور ملنے
میں بکاولی کی چچا زان بہن روح افزا سے x اور دیو مذکور کی قید سے اُس کے
جھڑانے میں اور جزیرہ فر دوس کے بیچ اُس کے ساتھ پہنچنے میں
سُخن کا نقاش اس حکایت کی تصویر صفحہ بیاں پر یوں کھینچا ہے جب کہ تاج الملوک نے یہ صدے
اُٹھائے x پھر زمین پر پاؤں رکھنا جھوڑ دیا سبز میوے کی فطرت سے جب تک کہ جی چاہتا ہوا ہی پر
جاتا x ایک روز ایک ایسے پہاڑ پر گزر کر وہ قاف بھی اُس کے آگے ایک پُشتہ سا نظر آتا اور بیستوں اُس کے
ایک پتھر کے صدمے سے رُور اس پس جاتا x اُس پر ایک سنگس حویلی نہایت بلند نظر آئی x شاہزاد
تفتیش حال کے لئے اُس میں گیا x ہر چند پھر لیکن ذی حیات کا اثر بھی وہاں نہ دیکھا x تب ہر ایک مکان کو
دھونڈھنے لگا x ناگاہ ایک آواز در دناک اُس کے کان میں پہنچی x وہاں جا کر دیکھا تو ایک عورت حسین
جس کے حسن کی صفائی پر نظر پھسل جاتی ہے x بلکہ اُس کے دیکھنے سے مور چھاگت چلی آتی ہے x پلنگ
لیٹی ہوئی x ہچکیاں لے لے روتی ہے شاہزادے نے تو پی سر سے اتار کر آتے ہو چھا کا ای آرام جان

کتابِ فضل سے نکال کر بغیر جانے پہچانے حوالے کر دی اور اپنے کام میں لگا۔ ناز نہیں یہ میری نادانی کی حرکت دیکھ کر
 بولی کہ ہی ظالم۔ آخر چوکا اور نصیحت بھولا۔ یہ کہہ کر بے ہوش ہو گئی اور میں نے اُس کے سر ہانے ایک دیو دیکھا کہ
 کتاب نیٹے کھڑا ہی۔ چاہا کہ مکہ۔ کر خوب ماروں اور کتاب چھین لوں۔ اتنے میں اُس کے ہاتھ سے کتاب دوسرا
 بھاگا۔ میں نے جو افسون یاد کیئے تھے پڑھنے شروع کیئے۔ وہ جتن جو کھڑا تھا میل بن گیا۔ لیکن افسوس کہ پری
 ذرا بھی ہوش میں نہ آئی اور وہی حالت بے خودی کی رہی تب میرا دل گھبرا یا۔ سارا عیش تلخ ہو گیا
 اُس روز سے آدمیوں سے نفرت ہوئی۔ اس باغ کے گوشے میں پڑا رہتا ہوں۔ اور دل کے بھلانے
 کی خاطر یہ مرتبان زمر و کا جھار دار بنایا کرنا ہوں۔ اور ہر مہینے اُس میدان میں اُسی نیل پر سوار ہو کر جایا کرتا ہوں
 مرتبان کو توڑ کر غلام مار دالتا ہوں۔ اس اُمید پر کہ سب میری یہ حالت دیکھیں اور افسوس کھاویں شاید
 کوئی ایسا خدا کا بندہ مہربان ہو کہ میرے حق میں دعا کرے تو میں بھی اپنے مطلب کو پہنچوں۔ اے رفیق۔ میر
 جنون اور سودا کی یہ حقیقت ہی جو میں نے تجھے کہہ سنائی

میں سنکر آبدیدہ ہوا اور بولا کہ اے شہزادے۔ تو نے واقعی عشق کی تیری محنت اُتھائی۔ لیکن قسم خدا کی
 کھاتا ہوں کہ میں اپنے مطلب سے درگزر۔ اب تیری خاطر جنگل بہار میں پھر دنگا اور جو مجھ سے ہو سکیگا سو
 کر دنگا۔ یہ وعدہ کر کر میں اُس جوان سے رخصت ہوا اور پانچ برس ایک سودا سی ساویرانے میں خاک چھاتا پھرا۔ سراغ ملا
 آخر اگتا کر ایک بہار پر چرہ گیا اور چاہا کہ اپنے تئیں گرا دوں کہ ہڈی پسلی کچھ ثابت نہ رہے۔ وہی سوار برقعہ
 ہوش آپہنچا اور بولا کہ اپنی جان مت کھو۔ تھوڑے دنوں کے بعد تو اپنے مقصد سے کامیاب ہو گا۔
 یا سائیں اللہ۔ تمہارا دیدار تو میرے لئے۔ اب خدا کے فضل سے اُمیدوار ہوں کہ خوشی اور خیر حاصل ہو۔ اور سب مراد اپنی مراد کو پہنچوں

اُسی لئے کہاں سے کہاں خراب خستہ ہوا * اور جیتے جی موائے اب زندگی سے بہ تنگ آیا ہوں اور اپنی جان پہ
 کھیلنا ہوں جو یہ کام کیا ہی * اب آپ کی ذات سے اُمید دار ہوں کہ مجھ حیراں سرگردان کو اپنی توجہ سے سرفراز
 کرو اور اُس کے دیدار سے زندگی اور آرام بخشو تو بڑا ثواب ہو گا یہ میری آرزو سن کر بولا * کہ آدمی خاک کی
 اور ہم آتشی * ان دونوں میں موافقت آنی مشکل ہے * میں نے قسم کھائی کہ میں اُن کے دکھنے کا مشتاق ہوں
 اور کچھ مطلب نہیں * پھر اُس تخت نشین نے جواب دیا * کہ انسان اپنے قول قرار پر نہیں رہتا * غرض کے وقت
 سب کچھ کہتا ہے لیکن یاد نہیں رکھتا * یہ بات میں تیرے پھلے کے لئے کہہ سکتا ہوں کہ اگر تو نے
 کبھو قصد کچھ اور کیا تو وہ بھی اور تو بھی دونوں خراب خستہ ہو گے * بلکہ خوف جان کا ہی * میں نے پھر دوبارہ
 سو گند یاد کی کہ جس میں طرفین کی بُرائی ہووے * ویسا کام ہرگز نہ کرونگا * مگر ایک نظر دیکھتا رہوں گا یہ باتیں
 ہوتیاں تھیں کہ انجنت وہ ہر ہی کہ جس کا مذکور تھا * نہایت تختے سے بناؤ کئے ہوئے آپہنچی * اور بادشاہ تخت
 وہاں سے چلا گیا * تب میں نے بے اختیار اُس پری کو جان کی طرح بغل میں لے آیا اور یہ شعر پڑھا

کماں ابرو مرے کھر کبوں نہ آوے

کہ جس کے واسطے کھینچے ہیں چلے

اُسی خوشی کے عالم میں باہم اُس باغ میں رہنے لگے * بارے در کے کچھ اور خیال نہ کرتا * بالائی مزے لیتا
 اور فقط دیکھا کرتا * وہ ہر ہی میرے قول قرار کے بنا ہونے پر دل میں حیران رہتی اور بعضے وقت کہتی کہ پیارے
 تم بھی اپنی بات کے برے سچے ہو لیکن ایک نصیحت میں دوستی کی راہ سے کرتی ہوں * اپنی کتاب
 خبردار رہیو کہ جتن کسی نہ کسی دن تمھیں غافل پا کر چرائی جائینگے * میں نے کہا * اسے میں اپنی جان کے برابر کہتا ہوں
 اتفاقاً ایک روز رات کو شیطان نے درغلانا * شہوت کی حالت میں یہہ دل میں آیا کہ جو کچھ ہو
 سو ہو * کہاں تلک اپنے تئیں تہا بنوں * اسے چھاتی سے لگا لیا اور قصد جماع کا کیا * وہ نہیں ایک اواز سی
 یہہ کتاب مجھ کو دے کہ اُس میں اسم اعظم ہے * بے ادبی نہ کر * اُس مستی کے عالم میں کچھ ہوش نہ رہا

جدا کرنے لگا x دو گنجیان اُس کی لتوں میں سے گر پڑیں * میں نے اُن کو اُتھا لیا اور اُس گنج خوبی کو زمین میں دفن کیا
 دس دو نوں گنجیان لیکر سب قفلوں میں لگانے لگا x اتفاقاً دو مجرے کے تالے اُن تالیوں سے کھلے x دیکھا تو زمین
 سے چھت تلک جواہر بھرا ہوا ہی x اور ایک پیتی محل سے ترھی سونے کے پتر لگی قفل دی ہوئی ایک طرف
 دھری ہی x اُس کو بُو کھولا تو ایک کتاب دیکھی کہ اُس میں اسم اعظم اور حاضرات جن دہری کی اور رحوں
 کی ملاقات اور تسخیر آفتاب کی ترکیب لکھی ہے x ایسی دولت کے ہاتھ لگنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی
 اور اُن پر عمل کرنا شروع کیا x دروازہ باغ کا کھولا دیا x اپنے اُس امیر کو اور ساتھ والوں کو کہا کہ کشیتان
 منگوا کر یہ سب جواہر و نقد و جنس اور کیتا بین بار کر لو x اور ایک نوارے پر آپ سوار ہو کر وہاں سے بحر کو
 روانہ کیا x آتے آتے جب نزدیک اپنے ملک کے پہنچا x جہاں پناہ کو خبر ہوئی x سوار ہو کر استقبال کیا اور
 اشتیاق سے یقیناً ہو کر گلے سے لگایا x میں نے قدم بوسہ کر کر کہا کہ اس خاکسار کو قدیم باغ میں رہنے کا
 حکم ہو x بولے کہ اسی بر فور وار x وہ مکان میرے نزدیک منحوس تھہرا x لہذا اُس کی مرمت اور تیاری
 موقوف کی x اب وہ مکان لائق ان کے رہنے کے نہیں رہا x اور جس محل میں جی چاہے اُترو x پتھر بوں
 کہ قلعے میں کوئی جگہ پسند کر کے میری انگھوں کے روبرو رہو اور پائیں باغ جیسا چاہو تیار کروا کر سیر تماشا
 دیکھا کرو x میں نے بہت فدا اور ہمت کر کر اُس باغ کو نئے سرے سے تعمیر کروایا اور بہشت کی مانند آہستہ کر
 داخل ہوا x پھر فراغت سے جنوں کی تسخیر کی خاطر چلے بیٹھا اور ترک حیوانات کر کر حاضرات کرنے لگا
 جب چالیس دن پورے ہوئے x تب آدھی رات کو ایک ایسی آندھی آئی کہ بری بری عارینیں
 گر پڑیں x اور درخت جڑ پیر سے اکھڑ کر کہیں سے کہیں جا پڑے x اور ہریزادوں کا لشکر نمود ہوا x ایک
 سخت ہوا سے اُتر اُس پر ایک شخص شان دار موقوفوں کا تاج اور خلعت پہنے ہوئے بیٹھا تھا x میں نے
 نہایت ہی بہت مودت ہو کر سلام کیا x اُس نے میرا سلام لیا اور کہا اے عزیز x یہ کہا تو نے ناحق دُند مچا
 ہم سے تجھے کہا مدعا ہی x میں نے اِتماس کیا کہ یہ عاجز بہت مدت سے تمہاری بیٹی پر عاشق ہی x اور

مجھے فرمایا کہ یہاں تم رہا کرو۔ اور آپ اپنے استھان میں گیا۔ جب ایک چلا گذرا تو میرے پاس آیا اور اگے
کی نسبت مجھے خوش پایا۔ تب مسکرا کر فرمایا کہ اس باغی میں سیر کیا کرو جس میں سے ہر جی چلے کھایا کرو
اور ایک قلعی چینی کی معجون بھری ہوئی دی کہ اس میں سے چھ ماشے ہیشہ بلاناغہ نہار نوش جان فرمایا کرو
یہ بہکروہ تو چلا گیا۔ اور میں نے اُس کے کہنے پر عمل کیا۔ ہر روز قوت بدن میں اور فرحت دل کو معلوم ہونے
لگی۔ لیکن حضرت عشق کو کچھ اثر نہ کیا۔ اُس پر ہی کی صورت نظروں کے آگے پھرتی تھی

ایک روز طاق میں ایک جلد کتاب کی نظر آئی۔ اتار کر دیکھا تو سارے علم دین و دنیا کے اُس میں
جمع کیے تھے۔ گویا دریا کو کوزے میں بھر دیا تھا ہر گھڑی اُس کا مطالعہ کیا کرتا۔ علم حکمت اور تسخیر میں نہایت
قوت بہم پہنچی اس عرصے میں برس دن گذر گیا۔ پھر وہی خوشی کا دن آیا۔ جوگی اپنے آسن پر سے اٹھ کر
باہر نکلا۔ میں نے سلام کیا۔ اُن نے قلمدان مجھے دیکر کہا ساتھ چلو۔ میں بھی ساتھ ہو گیا۔ جب دروازے سے
باہر نکلا۔ ایک عالم دعا دینے لگا۔ وہ امیر اور سوداگر مجھے ساتھ دیکھ کر گائیں کے قدموں پر کرے۔ اور ادا
شکر کرنے لگے۔ کہ آپ کی توجہ سے بارے اتنا تو ہوا۔ وہ اپنی عادت پر دریا کے کھاتے تک گیا اور ششما
ہو جا جس طرح ہر سال کرتا تھا کی۔ پھر قیاریوں کو دیکھنا بھاتا چلا آتا تھا

اتفاقاً سودائیوں کے غول میں ایک جوان خوبصورت شکیل۔ کہ ضعف سے کھڑے ہونے کی طاقت اُس میں
نہ تھی۔ نظر پر آ۔ مجھے کو کہا کہ اُس کو ساتھ لے آؤ۔ وہاں کی دار و درمن کر کے جب خلوت خانے میں گیا۔ تھوڑی
سی کھوٹی سی اُس جوان کی سرس کر چاہا کہ کناکھجور جو مغرب پر بیٹھا تھا زبور سے اُٹھا لیوے۔ میرے خیال میں گذرا
اور بول اُٹھا کہ اگر دست پناہ میں آگ گرم کر کر اُس کی پیٹھ پر رکھئے تو خوب ہی۔ آپ سے آپ نکل آؤ گا
اور جو یوں کھینچے گا تو مغربے کو نہ چھوڑے گا۔ پھر خوف زندگی کا ہی۔ یہ سندر میری طرف دیکھا۔ اور
چیکا اُٹھ باغ کے کونے میں ایک درخت کو لے میں پکر۔ جتا کی لت کی گلے میں پھانسی لگا کر رہ گیا۔ پھر جا کر جو
دیکھا تو واہ واہ یہ تو مر گیا۔ یہ اجنبی دیکھ کر نہایت افسوس ہوا لاچار جی میں آیا۔ اُسے گاتروں میں جو خست

اُس پاس لیجاوئیں * اُس کو ایک نظر دیکھا ویش * اُمید قوی ہی کہ جلد شفا سے کامل ہو اور ظاہر میں بھی یہہ
تدبیر اچھی ہی کہ ہر ایک ملک کی ہوا کھانے سے اور جایا کے آب و دانے سے مزاج میں فرحت آتی ہی
پادشاہ کو بھی اُس کی صلاح پسند آئی اور خوش ہو کر فرمایا بہت بہتر * شاید اُس کا ہاتھ راس آوے اور
میرے فرزند کے دل سے وحشت جاوے * ایک امیر معتبر جہان دیدہ کار آزمودہ کو اور اُس تاج کو میری رکاب
میں تعینات کیا اور اسباب ضروری ساتھ کر دیا * نوار سے بھرے مور پنگھی پتوار لچکے کھیلنے الاق پتلیوں
موسرا بنجام سوار کر کر رخت کیا * منزل منزل چلتے چلتے اُس تھکانے پر جا پہنچے * نئی ہوا اور نیا دانہ پانی کھانے
پینے سے کچھ مزاج تھہرا * لیکن خاموشی کا وہی عالم تھا اور رونے سے کام دہم * یاد اُس پر ہی کی دل سے
بھولتی نہ تھی * اگر کبھو بولتا تو یہہ بیت پڑھتا

نجانوں کس پر ہی رو کی نظر ہوئی

ابھی تو تھا بھلا چنگا مرا دل

بارے جب دوتیں مہینے گزرے * اُس پہاڑ پر قریب چار ہزار مریض کے جمع ہوئے * لیکن سب یہی
کہتے تھے کہ اب خدا چاہے تو گسائیں اپنے متھ سے نکلینگے اور سب کو اُن کے فرمانے سے شفا سے ملے گی ہوگی

القصہ جس دن وہ دن آیا * صبح کو جوگی مانند آفتاب کے نکل آیا اور دریا میں نہایا اور پیرا * پار جا کر
پھر آیا اور جھپٹ بھسم تمام بدن میں لگایا * وہ گورا بدن مانند انگارے کے راکھ میں جھپٹا اور ہاتھ
لاگیر کاٹیکا دیا * لنگوت باندھ کر انگو جھا کاندھے پر ڈالا * بالوں کا جوڑا باندھ * موچھوں پتہ اور دیگر
چڑھواں جوتا اڑایا * اُس کے چہرے سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ ساری دنیا اُس کے نزدیک کچھ قدر نہیں
رکھتی * ایک قلمدان جراؤ قبل میں لیکر ایک ایک کی طرف دیکھتا اور سنسنی دیتا ہوا میرے نزدیک آہنچا
جب میری اور اُس کی چار نظریں ہوئیں * کھٹارہ کر غور میں گیا اور مجھ سے کہنے لگا * ہمارے ساتھ آؤ * میں
جب سب کی نوٹ ہو چکی * میرے تیل باغ کے اندر لگیا اور ایک مقطع خوش نقشے خلوت خانے میں

یہ حال ہی * معلوم نہیں خود بہ خود یہ کیا غضب تو تا * جو اُن کا آرام اور کھانا پینا سب چھو تا * تب بادشاہ وزیر
 امراے صاحب تدبیر * اور حکیم حاذق * منجم صادق * ملا سب نے خوب درویش سا لک اور مجذوب اپنے
 ساتھ لیکر اُس باغ میں رونق افرا ہوئے * میری بقراری اور نالہ وزاری دیکھ کر اُن کی بھی حالت اضطراب کی
 ہو گئی * آبدیدہ ہو کر بے اختیار گلے سے لگایا * اور اُس کی تدبیر کی خاطر حکم کیا * حکیموں نے قوتِ دل اور خللِ دماغ
 واسطے نسخے لکھے اور تلاؤں نے نقش و تعویذ پلانے اور پاس رکھنے کو دیئے * دُعائیں پڑھ پڑھ کر چھوٹنے لگے *
 اور نجومی بولے کہ ستاروں کی گردش کے سبب یہ صورت پیش آئی ہے اُس کا صدقہ دیکھئے عرض ہر کوئی اپنے
 اپنے علم کی باتیں کہتا تھا پر مجھ پر جو گزرتی تھی میرا دل ہی سہتا تھا * کیسو کی سعی اور تدبیر میری تقدیر بد کے کام
 نہ آئی * دن بدن دیوانگی کا زور ہوا * اور میرا بدن بے آب و دانے کم زور ہو چلا * رات دن چلنا اور سیر تکنا ہی باقی رہا
 اس حالت میں تیس سال گزرے * جو تھے برس ایک سو دس سفر کرتا ہوا آیا * اور ہر ایک ملک کے
 تحفہ تحائف عجیب و غریب جہان پناہ کے حضور میں لایا * ملازمت حاصل کی * بادشاہ نے بہت توجہ فرمائی اور
 احوال برسی اُس کی کر کے پوچھا کہ تم نے بہت ملک دیکھے کہیں کوئی حکیم کامل بھی نظر پڑا * یا کیسو سے مذکور اُس کا
 سن * اُس نے التماس کیا کہ قبلہ عالم * غلام نے بہت سیر کی * لیکن ہندستان میں دریا کے سچ ایک بہا ہی
 وہاں ایک گوسائیں جتا دھاری نے برآمد پ مہادیو کا * اور سنگت اور باغ بری بہار کا بنایا ہے * اُس میں
 رہتا ہے اور اُس کا یہ قاعدہ ہے کہ برسوں دیں شیورات کے روز اپنے استھان سے نکل کر دریا میں پیرتا ہے
 اور خوشی کرتا ہے * اشنان کے بعد جب اپنے آسن پر جانے لگتا ہے * تب بیمار اور درمند و سس و سس اور
 ملک ملک کے جو دور دور سے آتے ہیں * دروازے پر جمع ہوتے ہیں اُن کی بری بھیر ہوتی ہے * وہ بہت
 جسے اس زمانے کا افلاطون کہا جاتے فارورہ اور نبض دیکھتا ہوا اور ہر ایک کو نسخہ لکھ کر دیتا ہوا چلا جاتا ہے
 خدا نے ایسا دستِ شفا اُس کو دیا ہے کہ دوا پیتے ہی اثر ہوتا ہے اور وہ مرض بالکل جاتا رہتا ہے * یہ ماجرا
 میں نے بچیم خود دیکھا اور خدا کی قدرت کو یاد کیا کہ ایسے بندے پیدا کیئے ہیں * اگر حکم ہو تو شہزادہ عالم کو

[illegible]

اس عشق کی بدولت کیا کہا خدا بیاں نہیں

دل میں اُداسیاں نہیں اور اضطرابیں نہیں

دل میں آداسیاں ہیں اور اضطرابیں ہیں

لیکن چودہ برس تک سوج اور چاند کے دیکھنے سے ایک برا خطرہ نظر آتا ہے * بلکہ یہ دسواں ہی بنوئی
اور سودائی ہو کر بہت ادھیوں کا خون کرے اور بستی سے کھراوے * جنگل میں نکل جاوے اور چرند پرند کے
ساتھ دل بہلاوے * اس کا نقیڈ رہے کہ رات دن آفتاب مہتاب کو ڈیکھے * بلکہ آسمان کی طرف بھی نگاہ
نہ کرنے پاوے جو اتنی مدت خیر و عافیت سے کتے تو پھر یہی عمر سکھ اور چین سے سلطنت کرے

یہ سنکر پادشاہ نے اسی لیے اُس باغ کی بنادالی * اور مکان متعدد ہر ایک نقشے کے بنوائے * میرے میں
تہخانے میں پلنے کا حکم کیا * اور اوپر ایک برج ندے کا تیار کروایا * تو دھوپ اور چاندنی اُس میں سے
نہ چھنے * میں دای دودھ پلائی اور انگا چھو چھو اور کئی خواصوں کے ساتھ اس مٹی قطعت سے اُس مکان عالی
شان میں پرورش پانے لگا * اور ایک استاد دانا کار آزمودہ واسطے میری تربیت کے متعین کیا * تو
تعلیم ہر علم اور ہنر کی اور مشق ہفت قلم لکھنے کی کرے * اور جہان پناہ ہمیشہ میرے خبر گیران رہتے * و مبدم
کی کیفیت روز مرہ حضور میں عرض ہوتی * میں اُس مکان ہی کو عالم دنیا جان کر کھلونوں اور رنگ رنگ
پھولوں سے کھیلا کرتا * اور تمام جہان کی نعمتیں کھانے کے واسطے موجود رہتیں * جو چاہتا سو کھاتا * دس برس کی
عمر تک جتنی صنعتیں اور قابلیتیں تھیں * تحصیل کیں

ایک روز اُس گنبد کے نیچے روشن دان سے ایک بھول اچنبھ کا نظر پڑا * کہ دیکھتے دیکھتے برا ہوتا
جاتا تھا * میں نے چاہا کہ ہاتھ سے پکڑ لوں جوں جوں ہاتھ لبا کرتا تھا * وہ ادبچا ہوتا جاتا تھا * میں حیران ہو کر آ
تک رہا تھا * وہ نہیں ایک آواز قہقہے کی میرے کان میں آئی * میں نے اُس کے دیکھنے کو گردن اٹھائی * دیکھا
نہا چیر کر ایک مکھڑا چاند کا سا نکل رہا ہی * دیکھتے ہی اُس کے میرے عقل و ہوش ہی نہ رہے پھر اپنے تئیں
سنبھال کر دیکھا تو ایک مرقع کا تخت پر یزادوں کے کاندھے پر متعلق کھڑا ہی * اور ایک تخت لٹیں تاج
جواہر کا سر پر اور خلعت جھلا بور بدن میں پہنے * ہاتھ میں یا قوت کا پیالہ ایسے شراب پیئے ہوئے بیٹھی ہی *
وہ تخت بلند سے آہستہ آہستہ نیچے اتر کر اُس برج میں آیا تب پر ہی نے مجھے بلایا اور اپنے نزدیک بٹھایا

کہ جا کر سو رہو۔ جب کوئی اس مکان میں نہ رہا۔ تب مجھ سے ہم کلام ہوا اور پوچھا کہ ای۔ عزیز۔ تجھ پر کیا ایسی آفت آئی ہے جو تو اپنی موت کو دھونڈتا پھرتا ہے

میں نے اپنا احوال آغاز سے انجام تک جو کچھ گزرا تھا تفصیل وار بیان کیا اور کہا۔ آپ کی توجہ سے آئندہ کہ اپنی مراد کو پہنچوں۔ اس نے پہنستے ہی ایک تھنڈھی سانس بھری۔ اور میہوش ہوا۔ اور کہنے لگا بارخدا یا۔ عشق کے درد سے تیرے سوا کون واقف ہے۔ جسکی نہ بھتی ہو بوائی۔ کہا جانے پیر پرانی۔ اس درد کی قدر دردمند ہونو جانے آفتون کو عشق کی عاشق سے پوچھا چاہیے

کیا خبر فاسق کو ہی صادق سے پوچھا چاہیے

بعد ایک لمحے کے ہوش میں آکر ایک آہ جگر سوز بھری۔ سارا مکان گونج گیا۔ تب مجھے یقین ہوا کہ یہ بھی اسی عشق کی بلا میں گرفتار ہے۔ اور اسی مرض کا بیماری۔ تب تو میں نے دل چلا کر کہا کہ میں نے اپنا احوال سب عرض کیا۔ آپ توجہ فرما کر اپنی سرگذشت سے بندے کو مطلع فرمائے تو بہ مقدور اپنے پہلے تمھارے واسطے سعی کروں اور دل کا مطلب کوشش کر کر ماتھے میں لاؤں

الیقہ وہ عاشق صادق مجھ کو اپنا ہمارا اور ہمدرد جان کر اپنا ماجرا اس صورت سے بیان کرنے لگا۔ کہ سنا ہی عزیز۔ میں پادشاہزادہ جگر سوز اس اقلیم نیمروز کا ہوں۔ پادشاہ یعنی قبلہ گاہ نے میرے پیدا ہونے کے بعد نجومی اور رمال اور پندت جمع کیے۔ اور فرمایا کہ احوال شہزادے کے طالعوں کا دیکھو اور جانچو اور جنم پتہری درست کرو اور جو کچھ ہونا ہی حقیقت پل پل گھڑی گھڑی اور پہر پہر اور دن دن مہینے مہینے اور برس برس کی مفصل حضور میں عرض کرو۔ بموجب حکم پادشاہ کے سب نے متفق ہو اپنے علم کے رو سے تمھارا اور سادھ کر لیا کیا کہ خدا کے فضل سے ایسی نیک ساعت اور سبھ لگن میں شہزادے کا تولد اور جنم ہوا ہے کہ چاہیے سکندر کی پادشاہت کرے اور نوشیرواں سعادہل ہو۔ اور جتنے علم اور ہنر ہیں ان میں کامل ہو۔ اور جس کام کی طرف دل اسکا مایل ہو وہ خوبی حاصل ہو۔ سخاوت و شجاعت میں ایسا نام پیدا کرے کہ حاتم اور رستم کو لوک بھول جاویں۔

میں نے اُس کا کہنا نہ مانا اور قدم آگے دھرا۔ پھر اُس نے دیدہ و دانستہ آنا کافی دی۔ اور میں پیچھے لگ گیا جاتے جاتے دو کوئس وہ جھار جنگل طم کیا۔ ایک چار دیواری نظر آئی۔ وہ جوان دروازے پر گیا اور ایک نعرہ مہیب مارا۔ وہ در آپ سے آپ کھل گیا وہ اندر بیٹھا۔ میں باہر کا باہر کھڑا رہ گیا۔ الہی اب کہا کروں حیران تھا۔ بارے ایک دم کے بعد غلام آیا اور پیغام لایا کہ چل تجھے روبرو بلایا ہے۔ شاید تیرے سر پر اجل کا فرشتہ یا ہی کہا تجھے کم بختی لگی تھی۔ میں نے کہا۔ زہے نصیب۔ اور بید ہرک اُس کے ساتھ اندر باغ کے گیا آخر ایک مکان میں لے گیا۔ جہاں وہ بیٹھا تھا۔ میں نے اُسے دیکھ کر فراموشی کیا۔ اُس نے اشارت بیٹھنے کی کی۔ میں ادب سے دو زانو بیٹھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مرد اکیلا ایک مسند پر بیٹھا ہے۔ اور ہتھیار زر گری کے آگے دھرے ہیں اور ایک جھار زرد کا تیار کر چکا ہے۔ جب اُس کے اٹھنے کا وقت آیا۔ جتنے غلام اُس نشین کے گرد پیش حاضر تھے۔ مجرور میں چھپ گئے۔ میں بھی مارے دسواس کے ایک کو تھری میں جا گھسا۔ وہ جوان اٹھ کر سب مکانوں کی گندیاں چڑھا کر باغ کے کونے کی طرف چلا۔ اور اپنی سواری کے نیل کو مارنے لگا۔ اُس کے چلانے کی آواز میرے کان میں اُسی کلیجہ کا پینے لگا۔ لیکن اس ماجرے کے دریافت کرنے کی خاطر یہ سب آفتیں سہیں تھیں۔ درتے درتے دروازہ کھول کر ایک درخت کے تنے کی آرمیں جا کر کھڑا ہوا اور دیکھنے لگا۔ جوان نے وہ سونٹا جس سے مارتا تھا۔ ہاتھ سے دال دیا اور ایک مکان کا قفل گنجی سے کھولا اور اندر گیا۔ پھر دو نہیں باہر نکل کر نرگاد کی پیتھ پر ہاتھ پھیرا اور منہ چونا اور دانہ گھاس کھلا کر ایدھر کو چلا۔ میں دیکھتے ہی جلد دوڑ کر پھر کو تھری میں جا چھپا۔

اُس جوان نے زنجیریں سب دروازوں کی کھول دیں۔ سارے غلام باہر نکلے زیر انداز اور سلیچی آفتابہ لنگر حاضر ہوئے۔ وہ وضو کر کر نماز کی خاطر کھڑا ہوا۔ جب نماز ادا کر چکا۔ پکارا کہ وہ درویش کہاں ہے۔ اپنا نام سنتے ہی میں دوڑ کر روبرو جا کھڑا ہوا۔ فرمایا بیٹھہ میں تسلیم کر بیٹھا۔ خاصہ آیا اُس نے تناول فرمایا مجھے بھی عنایت کیا۔ میں نے بھی کھایا۔ جب دسترخوان برہایا۔ اور ہاتھ دھوئے غلاموں کو رخصت دی

کہوں جان بوجھ کر مرنے کی ہمت نہ کی تھی۔ تو بہتیری طرح میں مرنے کی ہمت نہ کی تھی۔
 ہر چند میں نے ہمت کی اور زور بھی کیا کہ کس صورت سے ان کے ہاتھ سے چھوٹوں۔ چھٹنگارا نہوا۔ دوچار آدمی
 لپٹ گئے اور پکڑے ہوئے بستی کی طرف لے آئے۔ عجب طرح کا قلق پھر مہنے بھر گدا

جب وہ بھی مہینا تمام ہوا اور سلع کا دن آیا۔ صبح کو اسی صورت سے سارے عالم کا وہاں از و حام ہوا۔ میں
 الگ سب سے نماز کے وقت اٹھ کر آگے ہی جنگل میں۔ جو عین اس جوان کی راہ پر تھا۔ گھس کر چھپ رہا تھا
 تو کوئی میرا مزاحم نہوگا۔ وہ شخص اسی قاعدے سے آیا اور وہی حرکتیں کر کر سوار ہوا اور چلا۔ میں نے اسکا
 پیچھا کیا اور دوڑتا دھوپا ساتھ ہولیا۔ اس عزیز نے آہستہ سے معلوم کیا کہ کوئی چلا آتا ہے۔ ایکبارگی باگ
 مور کر ایک فعرہ مارا اور کھڑکا۔ تلوار کھینچ کر میرے سر پر آپہنچا۔ چاہتا تھا کہ حملہ کرے۔ میں نے نہایت
 ادب سے نہر کر سلام کیا اور دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑا رہ گیا۔ وہ قاعدہ دان متکلم ہوا کہ امی فقیر۔ تو جتن
 مارا گیا ہوتا پرچ گیا۔ تیری حیات کچھ باقی ہے۔ جا کہاں آتا ہے۔ اور جزا و خیر موتیوں کا اور آویزہ لگا ہوا
 کمر سے نکال کر میرے آگے پھینکا اور کہا اس وقت میرے پاس کچھ نقد موجود نہیں جو تجھے دوں۔ اس کو
 پادشاہ پاس لیجا جو تو مانگیگا ملیگا۔ ایسی ہیبت اور ایسا رعب اس کا مجھ پر غالب ہوا کہ نہ بولنے کی قدرت
 نہ چلنے کی طاقت۔ منہ میں گھگی بندھ گئی۔ پاتوں بھاری ہو گئے

اتنا کہکروہ غازی مرد فعرہ بھرتا ہوا چلا۔ میں نے دل میں کہا ہرچہ با واد باد۔ اب رہ جانا تیرے حق میں
 برا ہے۔ پھر ایسا وقت نہ ملیگا۔ اپنی جان سے ہاتھ دھو کر میں بھی روانہ ہوا۔ پھر وہ پھر اور برے غصے
 دانتا۔ اور مقرر ارادہ میرے قتل کا کیا۔ میں نے سر جھپکا دیا۔ اور سو کند دی کہ امی رستم وقت کے
 ایسی ہی ایک سیف مارا کہ صاف دو ٹکڑے ہو جاؤں ایک تسمہ باقی نہ رہے اور اس حیرانی اور تباہی سے
 چھوٹ جاؤں۔ میں نے اپنا خون معاف کیا۔ وہ بولا کہ امی شیطان کی صورت۔ کہوں اپنا خون ناحق میرے
 گردن پر چڑھاتا ہے اور مجھے گنہگار بناتا ہے۔ جا اپنی راہ لے۔ کہا جان بھاری تری ہی

اور اُس خبر لانے کا دل میں مقرر رکھتے ہو تو جلد روانہ ہو + میں نے کہا اسی وقت میں جاتا ہوں اور خدا چاہے
تو جلد پھر آتا ہوں + آخر رخصت ہو کر اور فضل الہی پر نظر رکھ کر اُس سمیت کوچید

برس دن کے عرصے میں برج مرج کھینچتا ہوا شہر نیمروز میں جا پہنچا + جتنے وہاں کے آدمی ہزاری
اور ہزار چلے گئے + سیاہ پوش تھے + جب احوال سُنا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھا +
کئی دہائیوں کے بعد چاند رات ہوئی + پہلی تاریخ سے لوگ اُس شہر کے چھوٹے بڑے لڑکے
بالے امرا بادشاہ عورت مرد ایک میدان میں جمع ہوئے + میں بھی اپنی حالت میں حیران سرگردان
اُس کثرت کے ساتھ اپنے مال ملک سے جدا فقیر کی صورت بنا ہوا کھرا دیکھتا تھا کہ دیکھنے پر وہ غیب
سے کہا ظاہر ہوتا ہوں + اتنے میں ایک جوان گاؤ سوار + منہ میں کھٹ بھرے + خوش خوش کرتا
ہوا جنگل میں سے باہر نکلا + یہ عاجز جو اتنی محنت کر کے اُس کے احوال دریافت کر نیکی خاطر گیا تھا +
دیکھتے ہی اُسے حواس باختہ ہو کر حیران کھرا رہ گیا + وہ جوان مرد قدیم قاعدے پر جو جو کام کرتا تھا کر چھڑ گیا
اور خلقت شہر کی شہر کی طرف متوجہ ہوئی + جب مجھے ہوش آیا تب میں پتہ پا کر یہ کہا تجھ سے حرکت
ہوئی + اب مہینے بھر پھر راہ دیکھنی پڑی + لاچار سب کے ساتھ چلا آیا اور اُس مہینے کو ماہ رمضان کی
مانند ایک ایک دن گین کر کاٹا + بارے دوسری چاند رات آئی + مجھے گویا عید ہوئی + غرتے کو پھر بادشاہ
خلقت سمیت وہیں جا کر اکٹھے ہوئے تب میں نے دل میں مصمم ارادہ کیا کہ اب کی بار جو ہو سو ہو اپنے تئیں سنبھال
کر اِس ماجرا سے عجیب کو معلوم کیا جائے

ناگاہ جوان بدستور زرد نیل پر زین باندھے سوار ہو آپہنچا + اور اتر کر دوزانو بیٹھا + ایک ہاتھ میں
ننگی سیف اور ایک ہاتھ میں نیل کی ناتھ پکڑی اور مرتبانِ ظلام کو دیا + غلام ہر ایک کو دکھا کر لنگیا + آدمی دیکھ
روئے لگے + اُس جوان نے مرتبان پھوڑا اور غلام کو ایک تلوار ایسی ماری کہ سیر جدا ہو گیا اور آپ سوار
ہو کر مرا + میں اُس کے پیچھے جلد قدم اٹھا کر جلنے لگا + شہر کے آدمیوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ کہا کر ماری +

طرف تشریف لائے + ملکہ اپنی خان خواص سہیلیوں کو لیکر استقبال کے واسطے چلیں + جوں بادشاہ کے تخت پر نظر پڑی + اس آداب سے مجراشاہ نے کیا کہ یہ قاعدہ دیکھ کر بادشاہ کو اور بھی خیرت نے لیا + اور اسی انداز جلوہ گر کر بادشاہ کو تخت مرصع پر لا بٹھایا + ملکہ نے سوا لاکھ روپی کا چبوترہ تیار کروا رکھا تھا + اور ایک سو ایک کشتی جواہر اور اشرفی اور پشمینہ اور نور بانی اور ریشمی اور طلا بانی اور زر دوزی کی لگا رکھی تھی + اور دوزخیر فیل اور دس اسل سپ عراقی اور ہینی مرصع کے ساز سے تیار کر رکھے تھے + نذر گزارنے + اور آپ دونوں ماتھے باندھے رو برو کھڑی رہیں + بادشاہ نے بہت مہربانی سے فرمایا کہ تم کس ملک کی شہزادی ہو اور یہاں کس صورت سے آنا ہوا

ملکہ نے آداب بجالا کر التماس کیا کہ یہ لونڈی وہی کنہگاری جو غضب سلطانی کے باعث اس جنگل میں پہنچی + اور بے سب تماشے خدا کے ہیں جو آپ دیکھنے ہیں + یہ سننے ہی بادشاہ کے لبوں نے جوتا اٹھ کر محبت سے گلے لگالیا اور ماتھے پکڑ کے اپنے تخت کے پاس گر سی بچھو کر حکم بیٹھنے کا کیا + لیکن بادشاہ خیران اور متعجب بیٹھے تھے + فرمایا کہ بادشاہ بیگم کو کہو کہ بادشاہ زادوں کو اپنے ساتھ لیکر جلد آویں + جب دے آئیں ماہیوں نے پہچانا اور گلے ملکر روئیں اور شکر کیا + ملکہ نے اپنی والدہ اور چھوٹی بہنوں کے رو برو اتنا کچھ نقد اور جواہر رکھا کہ خزانہ تمام عالم کا اس کے پاسنگ میں نہ چرھے + پھر بادشاہ نے سب کو ساتھ بٹھا کر خاصہ نوشہاں فرمایا + جب تک جہاں پناہ جیتے رہے اسی طرح گذری + کبھو کبھو آپ آتے اور کبھی ملکہ کو بھی اپنے ساتھ محلوں میں لیتے + جب بادشاہ نے رحلت فرمائی + سلطنت اس اقلیم کی ملکہ کو پہنچی + کہ ان کے سوا دوسرا کوئی لائق اس کام کے نہ تھا

اسی عزیز + سرگند + شہ بہ ہی جو نو نے سنی + پس دولت خدا داد کو ہرگز زوال نہیں ہوتا مگر آدمی کی نیت درست چاہیے + بلکہ جتنی خرچ کرو اس میں اتنی ہی برکت ہوتی ہے + خدا کی قدرت میں تعجب کرنا کسی مذہب میں روا نہیں + دانی نے یہ بات کہہ کر کہا کہ اب اگر قصد دہاں کے جانے کا

اور نوکر چاکر ہر ایک کارخانہ جات کی خاطر جن جن گرفتار ہوئے گئے۔ اُس عمارت عالی شان کی تیاری کی خبر رفتہ رفتہ پادشاہ ظل سبجانی کو جو قبضہ گاہ ملک کے تھے پہنچی۔ سنکر بہت متعجب ہوئے اور ہر ایک سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جن نے یہ محلات بنائے شروع کیے ہیں۔ اُس کی کیفیت سے کوئی واقف نہ تھا جو عرض کرے۔ سبوں نے کانوں پر ہاتھ رکھے کہ کوئی غلام نہیں جانتا کہ اس کا بانی کون ہے۔ تب پادشاہ نے ایک امیر کو بھیجا اور پیغام دیا کہ میں اُن مکانوں کے دیکھنے کو آیا جاتا ہوں۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ تم کہاں کی پادشاہ زاد سی ہو اور کس خاندان سے ہو۔ یہ سب کیفیت دریافت کرنی اپنے تئیں منظور ہی جو نہیں بلکہ نے یہ خوش خبری سنی۔ دل میں بہت شاد ہو کر عرض لکھی کہ جہاں پناہ سلامت۔ حضور کے تشریف لانے کی خبر ظرف غریب خانے کی سنکر نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ اور سب حرمت اور عزت اس کمترین کا ہوا۔ رہے طایع اُس مکان کے کہ جہاں قدم مبارک کا نشان پڑے اور وہاں کے رہنے والوں پر دامن دولت سایہ کرے۔ اور نظر توجہ سے وے دونوں سرفراز ہوویں۔ یہ تولد سی امیدوا ہی کہ کل روز پنجشنبہ روز مبارک ہے۔ اور میرے نزدیک بہتر روز نوروز سے ہی۔ آب کی ذات مشابہ آفتاب کے ہے۔ تشریف فرما کر اپنے نور سے اس ذرہ بے مقدار کو قدر منزلت بخشنے۔ اور جو کچھ اس عاجزہ سے مستر ہو سکے نوش جان فرمائے۔ یہ عین غریب نوازی اور مسافر پروری ہے۔ زیادہ حد ادب۔ اور اُس عمدہ کو بھی کچھ تواضع کر کر رخصت کیا

پادشاہ نے عرضی پر صی اور کہلا بھیجا کہ ہم نے تمھاری دعوت قبول کی البتہ آویں گے۔ ملک نے نوکر و اہل سب کار باریوں کو حکم کیا کہ لوازمہ ضیافت کا انیسے سلیقے سے تیار ہو کہ پادشاہ دیکھ کر اور کھا کر بہت محفوظ ہوں اور ادنیٰ اعلیٰ جو پادشاہ کی رکاب میں آویں۔ سب کھاپی کر خوش ہو کر جادیں۔ ملک کے فرمانے اور تاکب کرنے سے سب قسم کے کھانے سلوانے اور میٹھے اس ذائقہ کے تیار ہوئے کہ اگر باہن کی بیٹی کھاتی تو کلمہ پڑھتی۔ جب شام ہوئی۔ پادشاہ مندرے تخت پر سوار ہو کر ملک کے مکان کی

دیکھتے تو ایک کو اتنی پر دُور رسی کہاں جس سے پانی بھرے + تھوڑے پتے درخت سے توڑ کر دونا بنایا + اور اپنی سنبلی کھول کر اُس میں باندھ کر نکالا + اور ملک کو کچھ کھلایا پلایا + بارے تک بوش آیا + اُس مرد خدا نے بے کس اور بے بس جان کر بہت سی تپتی دی + خاطر جمع کی اور آپ بھی رونے لگا + ملک جب غمخواری اور دلداری اُس کی بے خد دیکھی + تب اُن کے بھی مزاج کو استقلال ہوا + اُس روز اُس پر مرد نے یہ مقرر کیا کہ صبح کو بھیکہ مانگنے کے لئے شہر میں نکل جاتا + جو تکرا پارچہ پاتا ملک کے پاس لے آتا اور کھلاتا

اس طور سے تھوڑے روز گزرے + ایک دن ملک نے تیل سر میں ڈالنے اور کنگھی چوٹی کرنے کا قصد کیا + جو نہیں مباح کھولا + چٹے میں سے ایک موتی کا دانہ گول آبدار نکل پڑا + ملک نے اُس درویش کو دبا اور کہا شہر میں سے اُس کو بیچ لاؤ + وہ فقیر اُس کو ہر کو بیچ کر اُس کی قیمت پادشاہی کے پاس لے آیا + تب ملک نے حکم کیا کہ ایک مکان موافق گذران کے اِس جگہ بنواؤ + فقیر نے کہا اسی بستی + یو دیوار کی کھود کر تھوڑی سی مٹی جمع کرو + ایک دن میں پانی لا کر گار کر گھر کی بنیاد درست کر دوں گا

ملک نے اُس کے کہنے سے مٹی کھودنی شروع کی + جب ایک گز عمیق گرہا کھودا گیا + زمین کے نیچے سے ایک دروازہ نمود ہوا ملک نے اُس در کو صاف کیا + ایک براگھر جو اہر اور اشرفیوں سے معمور نظر آیا + ملک نے پانچ چار لپ اشرفیوں کی لٹکر پھر بند کیا اور مٹی دیکر اوپر سے ہموار کر دیا + اتنے میں فقیر آیا + ملک نے فرمایا کہ راج اور مہمار کار گیر اور اپنے کام کے استاد اور مزدور جلد دست بلاؤ جو اِس مکان پر ایک مارت پادشاہانہ کہ طاق کسری کا جفت ہو + اور قصرِ نعمان سے سبقت لیجاے + اور شہرِ پناہ اور قلعہ اور باغ اور بادلی اور ایک مسافر خانہ کہ لاثانی ہو جلد تیار کریں + لیکن پہلے نقشہ اُن کا ایک کاغذ پر دُور کر کے حضور میں لاؤں جو پسند کیا جاے

فقیر نے ایسے ہی کارکن مکار کردہ دی بوش لا کر حاضر کئے + موافق فرمانے کے تعمیر عمارت کی ہونے لگی +

کہا ذکر ہی - چھوڑ کر چلے آئے - ملکہ کے دل پر عجب حالت گذرتی تھی کہ انکدم میں کہا تھا اور کہا ہو گیا - پھر اپنے خدا کی جہا
 میں شکر کرتیں اور کہتیں - تو انجانی بے بازی جو چاہا سو کہا اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اور جو چاہیگا سو کرے گا -
 جب تک تھنوں میں دم ہی تھجھ سے نا آئید نہیں ہوتی - اسی اندیشے میں آنکھ لگ گئی - جس وقت صبح ہونے
 لگی - ملکہ کی آنکھ کھل گئی - پکاریں کہ وضو کو پانی لانا - پھر انکبار کی رات کی بات چیت یاد آئی - کہ تو کہاں اور یہ
 بات کہاں - یہ کہہ کر اٹھ کر تمیم کیا - اور دکانہ شکر کا پرہا - اسی عزیز ملک کی اس حالت کے سننے سے چھاتی
 پھشتی ہی - اُس بھولے بھالے جی سے پوچھا چائے کہ کہا کہتا ہو گا - غرض اُس میا نے میں بیٹھی ہوئی خدا سے نولکائے
 رہیں تھیں اور یہ کہتے اُس دم پر ہستی نہیں

जव दांत नथे तव दूध दियो • जव दांत दियो कहा अन्न नदे है •

जो जल में थलमें पंखी पशु की सुध लेत • सो तेरी भी ले है •

काहे को सोच को मन मूरख सोच को कछु हाथ न आय है •

जान को देत अजान को देत जाहान को देत सो तोको भी दे है •

سچ ہی جب کچھ بن نہیں آتا تب خدا ہی یاد آتا ہی - نہیں تو اپنی اپنی تدبیر میں ہر ایک لغماں اور
 بوعلی سینا ہی - اب خدا کے کارخانے کا تماشا سنو - اسی طرح تین دن رات صاف گذر گئے کہ
 ملکہ کے منہ میں ایک کھیل بھی آر کر نہ گئی - وہ پھول سا بدن سوکھ کر کانتا ہو گیا - اور وہ رنگ جو کندن
 سا دیکھتا تھا - ہلکی سا بن گیا - منہ میں پھینپھری بندھ گئی - آنکھیں پتھر لگیں - مگر انکدم ایک رات تھا وہ آتا جاتا تھا
 - جب تک سانس تب تک آس - چوتھے روز صبح کو ایک درویش خضر کی سی صورت نورانی
 چہرہ روشن دل اگر پیدا ہوا - ملکہ کو اُس حالت میں دیکھ کر بولا اسی بیٹی اگرچہ تیرا باپ پادشاہ ہی - لیکن تیری
 قسمت میں یہ بھی بد تھا - اب اس فقیر بزرگ کو اپنا خادم سمجھ اور اپنے پیدا کرنے والے کا رات دن دعبان کئے
 خدا خوب کرے گا اور فقیر کی کچنول میں جو ٹکڑے بھیکہ کے موجود تھے ملکہ کے روبرو رکھے - اور پانی کی تلاش میں پھرنے لگا

کی طرف دیکھ کر فرمایا + اگر تمھارا باپ پادشاہ نہ ہوتا اور کسی غریب کے گھر تم پیدا ہوتے تو تمھیں پادشاہ زادہ اور ملکہ کون کہتا + خدا کا شکر کرو کہ شہزادیاں کہلاتی ہو + تمھاری یہ ساری خوبی میرے دم سے ہی + چھہ لڑکیاں ایک زبان ہو کر بولیں کہ جہاں پناہ جو فرماتے ہیں بجا ہی + اور آپ ہی کی سلامتی سے ہماری بچھڑائی ہو + لیکن یہ ملک جہاں سب بہنوں سے چھوٹی تھیں + پر عقل و شعور میں اُس عمر میں بھی گویا سب سے بڑی تھیں + چکی کھری رہیں + اس گفتگو میں بہنوں کی شریک نہ ہوئیں + اس واسطے کہ یہ کلمہ کفر کا ہی + پادشاہ نے نظر غضب سے اُن کی طرف دیکھا اور کہا کہوں بی بی + تم کچھ نہ بولیں اس کا کہا باعث ہی + تب ملک نے دونوں ہاتھ اپنے رومال سے باندھ کر عرض کی کہ اگر جان کی امان پاؤں اور تقصیر معاف ہو تو یہ لوندی اپنے دل کی بات گزارش کرے + حکم ہوا کہ کہہ کہا کہتی ہی + تب ملک نے کہا کہ قبلہ عالم + آپ نے سنا ہی سچی بات کر دی لگتی ہی سو اس وقت میں اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر عرض کرتی ہوں اور جو کچھ میری قسمت میں لکھنے والے نے لکھا ہی + اُس کا مٹانے والا کوئی نہیں + کیسو طرح نہیں تلنے کا

خواد تم پاؤں کو کھسوا کر رکھو سربہ سجود + بات پشانی کی جو کچھ ہی سوچتی ہی جس پادشاہ علی الاطلاق نے آپ کو پادشاہ بنایا + انھیں نے مجھے بھی پادشاہ زادہ کہا یا + اُس کی قدرت کے کارخانے میں کیسو کا اختیار نہیں چلتا + آپ کی ذات ہماری ولی نعمت اور قبلہ و کعبہ ہی + حضرت کے قدم مبارک کی خاک کو اگر سرمہ کروں تو بجا ہی مگر نصیب ہر ایک کے ہر ایک کے ساتھ ہیں پادشاہ یہ سن کر طیش میں آئے اور یہ جواب دل پر سخت گراں معلوم ہوا + بیزار ہو کر فرمایا + چھوٹا منہ بڑی بات + اب اس کی یہی سزا ہی کہ گناہاں جو کچھ اس کے ہاتھ لگے ہیں اُنارہو اور ایک مہانے میں چرھا کر اسے جنگل میں کہ جہاں نام و نشان آدمی آدم زاد کا نہ ہو + پھینک دو + دیکھیں اس کے نصیبوں میں کہا لکھا ہی بہ موجب حکم پادشاہ کے اُس آدھی رات میں (کہ عین اندھیری تھی) ملک کو (جو خونریز بھنورے میں پاتھیں اور سوائے اپنے محل کے دوسری جگہ نہ دیکھی تھی) بھوئی لہجہ کر ایک مہدان میں کہ وہاں پرندہ پر نہ مارتا + انسان کو

اور روح بھر گئی + جتنا کھا سکا کھالیا + باقی اُن سبھوں کو اتھا دیا اور شکر مست کر دیا + بارے جب آفتاب تمام دن
 مسافر تھکا ہوا اگر تا پرتا اپنے محل میں داخل ہوا + اور ماہتاب دیوان خانے میں اپنے مصاحبوں کو ساتھ لیکر نکل بیٹھا
 اُس وقت داسی اتنی اور مجھ سے کہنے لگی کہ جلوس بادشاہ زادی نے یاد فرمایا + میں اُس کے ہمراہ ہو گیا + خلوت
 خاص میں لنگی + روشنی کا یہ عالم تھا کہ شب قدر کو وہاں قدر نہ تھی اور پادشاہی فرش پر مسند مفرق کچھ مرتفع کا کہ
 لگا ہوا + اور اُس پر ایک شعبانہ موتیوں کی جھال کا جراؤ استادوں پر کھرا ہوا + اور سامنے مسند کے جواہر کے
 درخت پھول پانت لگے ہوئے گویا عین میں قدرتی ہنسنے کی کہاریوں میں جمے ہوئے + اور دونوں طرف دست راست
 اور دست چپ شاگرد پیشے اور مجراہی دست بستہ باادب آنکھیں نیچی کئے ہوئے حاضر تھے + اور طوائف اور گائین
 سازوں کے سربائے متظر + یہ سماں اور یہ تیاری کروڑوں کی دیکھ کر عقل تھکانے نہ رہی + داسی سے پوچھا کہ دن
 کو وہ زیبائش اور رات کو یہ آرائش کہ دن عبد اور رات شب برات کہا جائے بلکہ دنیا میں پادشاہ ہفت فلم
 کو یہ عیش متیر نہ ہوگا + ہمیشہ ہی صورت رہتی ہی + داسی کہتے لگی کہ ہماری ملکہ کا جتنا کارخانہ تم نے دیکھا + یہ
 سب اسی دستور جاری ہی + اس میں ہرگز خلل نہیں بلکہ افراد ہی + تم یہاں بیٹھو + ملکہ دوسرے مکان میں
 تشریف رکھتی ہیں + جا کر خبر کروں

داسی یہ کہہ لگئی اور انھیں پاٹوں پھرائی کہ چلو حضور میں + یہ مجر د اُس مکان میں جاے ہی بھینچک رہ گیا +
 نہ معلوم ہوا کہ دروازہ کہاں اور دیوار کیدھری + اس واسطے کہ حلبی آئینے قد آدم چاروں طرف لگے + اور اُن
 کی پردازوں میں ہیرے اور موتی جڑے ہوئے تھے + ایک کا عکس ایک میں نظر آتا تو یہ معلوم ہوتا کہ جو کہر کا سارا
 مکان ہی + ایک طرف پردہ پڑا تھا + اُس کے پیچھے بیٹھن تھیں + وہ داسی پردے سے لگ کر بیٹھی اور مجھے
 بھی بیٹھنے کو کہا + تب داسی ملکہ کے فرمانے سے اس طور بیان کرنے لگی کہ سن ابی جوان دانا + سلطان اس فلیم کا برا
 پادشاہ تھا اُن کے گھر میں سانھہ بیٹیاں پیدا ہوئیں + ایک روز پادشاہ نے جشن فرمایا + بے ساتوں لڑکیاں
 سولہ سنگار بارہ ابھرن بال بال گج موتی پرو کر پادشاہ کے حضور کھڑی تھیں + سلطان کے کچھ جی میں آیا تو بیٹیوں

محتاجوں کی کرتے ہیں * مجھے بھی تین تین دن ہر ایک مقام میں گزرے * چوتھے روز جب رخصت ہونے لگا تب بھی
 کس نے خوشی سے نہ کہا کہ جاؤ اور جتنا اسباب اس مکان میں تھا * شطرنجی * چاندنی * قالینیں سیتل پاتی * کھوکھلی
 دیوار گیری * چھت پردے * چلوئیں * سایبان نمگیرے * چھپر کھت مو غلاف * ادقچہ * تو شک * بالابوش
 بیچ بند * چادر * نیکے * تکیے * گل نیکے * سند * کاؤ نیکے * ڈیگ * دیکچے * پتیلے * طباق * رکابی * بادے * تشری * پیچھے
 بکادلی * کفگیر * طعام کھش * سپر کھش * سینی * خوان پوش * تورہ پوش * آنچورے * بھرے * طرحی * لگن *
 پاندان * چوکھرے * چنگیر * گلاب ش * عود سوز * آفتابہ * چلمچی * سب میرے حوالے کیے کہ یہ تمہارا مال ہے
 چاہو اب لیجاؤ نہیں تو ایک کو تھری میں بند کر کر اپنی مہر کر ڈج تمہاری خوشی ہوگی پھرنے ہوئے لئے جایو
 میں نے یو نہیں کیا پر یہ حیرت ہے کہ جب مجھ سے تفریق تھا سے یہ سلوک ہوا تو ایسے غریب ہزاروں تمہارے
 ملکوں میں آتے جانے ہوئے پس اگر ہر ایک سے یہی مہانداری کا طور رہتا ہوگا تو مبلغ بی حساب خرچ ہوتے ہوئے
 پس اتنی دولت کہ جس کا یہ صرف ہے کہاں سے آئی اور کیسی ہے * اگر گنج قاروں ہو تو بھی دنا
 نہ کرے * اور ظاہر میں اگر ملکہ کی سلطنت پر نگاہ کیجئے تو اس کی آمد نقطہ باورچی خانے کے خرچ کو بھی کفایت
 نہ کرتی ہوگی * اور خرچوں کا تو کبہ ذکر ہے * اگر اس کا بیان ملکہ کی زبان سے سنوں تو خاطر جمع ہو قصد ملک نیروز کا کرد
 اور جوں توں وہاں جا پہنچوں * پھر سب احوال دریافت کر کے ملکہ کی خدمت میں بشرط زندگی بار دکر حاضر ہوں *
 اپنے دل کی سراد پاؤں * یہ سنکر ملکہ نے اپنی زبان سے کہا کہ امی جوان * اگر تجھے آرزو کمال ہے کہ یہ ماہیت
 دریافت کرے تو آج کے دن بھی مقام کر * شام کو تجھے حضور میں طلب کر کر جو کچھ احوال دولت بے زوال کا ہے
 بے کم و کاست کہا جائیگا

میں یہ سنی پا کر اپنی استقامت کے مکان پر اگر منتظر تھا کہ کب شام ہو جو میرا مطلب تمام ہو * اتنے میں خواجہ
 لئی جو گوشے تورہ پوش پرے بھوئیوں کے سر پر دھرے آکر موجود ہوا اور بولا کہ حضور سے اس شخص
 عنایت ہو اے * اس کو تندرل کر ڈج جس وقت میرے سامنے کھولے * بوباس سے دماغ معطر ہو ا *

بادشاہزادی بھی حیران ہو رہی تھی + اور اُس کے تحقیق کرنے کی خاطر دودلی ہو رہی تھی + لہذا مہراپنا یہی مقرر کیا ہی کہ جو شخص اُس عجبے کی کماحقہ خبر لاوے + اُس کو پسند فرماوے اور وہی مالک سارے مال ملک کا اور ملک کا ہووے

یہ ماجرا تم نے سب سنا + اپنے دل میں غور کرو + اگر تم اُس جوان کی خبر لا سکو تو قصد ملک نیمروز کا کرو اور جلد روانہ ہو + نہیں تو انکار کر کر اپنے گھر کی راہ لو + میں نے جواب دیا کہ اگر خدا چاہے تو جلد اُس کا احوال سہرا پانوں تک دریافت کر کر بادشاہزادی کے پاس آپہنچا ہوں اور کامیاب ہوتا ہوں + اور جو میری قسمت بدھی تو اُس کا کچھ علاج نہیں + لیکن ملک اُس کا قول فرار کریں کہ اپنے کہنے سے نہ پھرتیں + اور بالفعل ایک اندیشہ مشکل میرے دل میں خلش کر رہی + اگر ملک غریب نوازی اور مسافر پروری سے حضور میں بلاوئیں + اور پردے کے باہر تھلاوئیں + اور میرا التماس اپنے کانوں سنیں + اور اُس کا جواب اپنی زبان سے فرماوئیں + تو میری خاطر جمع ہو + اور مجھ سے سب کچھ ہو سکے + یہ میرے مطلب کی بات اُس ماما نے روبرو اُس پری پیکر کے عرض کی + بارے قدر دانی کی راہ سے حکم کیا کہ انھیں بلاؤ + داہی پھر باہر آئی اور مجھے اپنے ساتھ جس محل میں بادشاہزادی بھی لے گئی + کیا دیکھا کہ دورو یہ صف باندھے دست بستہ سہیلیاں + اور خواصین + اور اربابینکیاں + قلمافیناں + سرکنیاں چشماں ازبگنیاں کشمیرنیاں + جو ہر میں جہری عہدے لئے کھڑی ہیں + اندر کا اکھارا کہوں یا پیروں کا اتارا + بے اختیار ایک آہ بخودی سے زباں تک آئی اور کلیجہ تھلکنے لگا پر بزور اپنے تئیں تھانبا + اُن کو دیکھتا بھانا اور سیر کرتا ہوا آگے چلا + لیکن پاؤں سو سو من کے ہو گئے + جس کو دیکھوں پھر یہ نہ جی چاہے کہ آگے جاؤں + ایک طرف چلون پری نہی اور منہ ہا جہراؤ پھوار کھاتا تھا + اور ایک چوکی بھی صندل کی بچھی تھی + داہی نے مجھے بیٹھنے کی اشارت کی + میں منہ ہا پر شہ گایا اور وہ چوکی پر + کہنے لگی نواب جو کہنا ہی سو جی بھر کر کہو + میں نے ملک کی خوبیوں کی اور عدل و انصاف داد و بیش کی پہلے تعریف کی + پھر کہے لگا جب سے میں اس ملک کی سرحد میں آیا + ہر ایک منزل میں یہی دیکھا کہ جاکا مسافر خانے اور عمارتیں عالی بنی ہوئی ہیں اور آدمی ہر ایک عہدے کے تعینات ہیں + کہ خبر گیری مسافروں اور

اُن میں سے ایک میں بھی ادنا خانہ زاد ہوں + ہر ایک ملک کی طرف لاکھوں روپی کا اسباب اور جس ذکرِ رخصت فرماتی ہیں + جب وہ وہاں سے پھرتا ہی + تب اتنے اُس دس کا احوال اپنے حضور میں پوچھتی ہیں اور سستی میں + ایک یہ اتفاق ہوا کہ یہ کمترین تجارت کی خاطر چلا اور شہرِ نمروز میں پہنچا + وہاں کے باشندوں کو دیکھا تو سب کا لباس سیاہی اور ہر دم نالہ و آہ ہی + ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُن پر کچھ بڑی مصیبت پڑی ہی + اس کا سبب جس سے میں پوچھتا کوئی جواب میرا نہ دیتا + اسی خبرت میں کئی روز گزرے

ایک دن جو نہیں صبح ہوئی + تمام آدمی چھوٹے بڑے لڑکے بڑے غریب غنی شہر کے باہر چلے - ایک میدان میں جا کر جمع ہوئے + اور اُس ملک کا پادشاہ بھی سب امیروں کو ساتھ لیکر سوار ہوا اور وہاں گیا + تب برابر قطار باندھ کر کھڑے ہوئے + میں بھی اُن کے درمیان کھڑا تماشا دیکھتا تھا پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سب کس کو انتظار کھینچ رہے ہیں + ایک گھڑی کے عرصے میں دور سے ایک جوان پر نیراد صاحبِ جمال پندرہ سولہ برس کا سن و سال غل اور شور کرنا ہوا اور کفِ منہ سے جاری + زرد بیل کی سواری - ایک ہاتھ میں کچھ لیے مُقابلِ خلق اللہ کے آیا اور اپنے بیل پر اُترا + ایک ہاتھ میں ناتھ اور ایک ہاتھ میں سنگی تلوار لیکر دوڑا نوٹھا + ایک گل اندام پری چہرہ اُس کے ہمراہ تھا + اُس کو اُس جوان نے وہ چیز جو ہاتھ میں تھی دی + وہ بیٹم لیکر ایک سیرے سے ہر ایک کو دیکھاتا جاتا تھا لیکن یہ حالت تھی کہ جو کوئی دیکھتا تھا + بے اختیار دُعا دے مار کر روتا تھا + اسی طرح سب کو دیکھاتا اور رلاتا ہوا سب کے سامنے سے ہو کر اپنے خاوند کے پاس پھر گیا + اُس کے جاتے ہی وہ جوان اُٹھا اور اُس غلام کا ہر شے سے کاٹ کر اور سوار ہو کر جیدھر سے آیا تھا اودھر کو چلا + سب کھڑے دیکھا کیئے + جب نظروں سے غائب ہوا لوگ شہر کی طرف پھرے

میں ہر ایک سے اس ماجرے کی حقیقت پوچھتا تھا بلکہ روپیوں کا لالچ دیتا اور خوشامدِ منت کرتا کہ مجھے ذرا بتاؤ کہ یہ جوان کون ہی اور اس نے یہ کیا حرکت کی اور کہاں سے آیا اور کہاں گیا + ہرگز کسی نے نہ بتایا اور نہ کچھ میرے خیال میں آیا + یہ تعجب دیکھ کر جب میں یہاں آیا اور ملک کے روبرو اظہار کیا + تب سے

گہنا پاتے ہوئے بیٹھی تھی۔ اور کئی خوجے خدمتگار تکلف کے لباس پہنے ہوئے ہاتھ باندھے سامنے کھڑے ہیں
میں اسے مختار کار جان کر اور دیرینہ سمجھ کر دست بستر ہوا۔ اُس ماما نے بہت مہربانی سے سلام لیا اور حکم کیا کہ آؤ
بیٹھو خوب ہوا تم آئے۔ تمہیں نے ملکہ کے اشتباہ کار فہم لکھا تھا۔ میں شرم کھا کر چپ ہو رہا اور سر نیچا کر کے بیٹھا

ایک ساعت کے بعد بولی کہ اسی جوان پادشاہ زادی نے سلام کہا ہی اور فرمایا۔ کہ مجھ کو خاوند کرنے سے
عین نہیں۔ تم نے میری درخواست کی۔ لیکن اپنی پادشاہت کا بیان کرنا۔ اور اس فقیری میں اپنے تئیں پادشاہ
سمجھنا۔ اور اُس کا غرور کرنا ناپست بیجا ہی۔ اس واسطے کہ سب آدمی آپس میں فی الحقیقت ایک ہیں
لیکن فضیلت دین اسلام کی البتہ۔ اور میں بھی ایک مدت سے شادی کرنے کی آرزو مند ہوں۔ اور
جسے تم دولت دنیا سے بے پروا ہو۔ میرے تئیں بھی حق تعالیٰ نے اتنا مال دیا ہی کہ جس کا کچھ حساب نہیں
پر ایک شرط ہی کہ پہلے مہر ادا کر لو۔ اور مہر شہزادی کا ایک بات ہی جو تم سے ہو سکے۔ میں نے کہا
میں سب طرح حاضر ہوں۔ جان مال سے دریغ نہیں کرنے کا۔ وہ بات کیا ہی۔ کہو تو میں سنوں۔ تب
اُس نے کہا۔ آج دن رہ جاؤ۔ کل تمہیں کہہ دوں گی۔ میں نے خوشی سے قبول کیا اور رخصت ہو کر باہر آیا

دن تو گزرا۔ جب شام ہوئی۔ مجھے ایک خواجہ سرامحل میں بلا کر لنگیا۔ جا کر دیکھا تو اکابر عالم اور
فاضل صاحب شرع حاضر ہیں۔ میں بھی اسی جلسے میں جا کر بیٹھا کہ اتنے میں دسترخوان بچھا یا گیا۔ اور کھانے
اقسام اقسام کے شیرین اور نمکیں چنے گئے۔ دسے سب کھانے لگے اور مجھے بھی تواضع کر کر شرب کیا۔ جب
کھانے سے فراغت ہوئی۔ ایک دانی اندر سے آئی اور بولی کہ بہرور کہاں ہے۔ اُسے بلاؤ۔ یہاں لوں نے
دو نہیں حاضر کیا۔ اُس کی صورت بہت مرد آدمی کی سی اور بہت سی کنجیاں روپے سونے کی کمر میں لٹکتی ہوئی
سلام علیک کر کر میرے پاس آکر بیٹھا۔ وہی دانی کہنے لگی کہ اسی بہرور۔ نو نے جو کچھ دیکھا ہی۔ مفصل اُس کا بیان
کر۔ بہرور نے یہ داستان کہنی شروع کی اور مجھ سے مخاطب ہو کر بولا

ای عزیز۔ ہماری پادشاہ زادی کی سرکار میں ہزاروں غلام ہیں کہ سوداگری کے کام میں متعین ہیں۔

بشرے کو دیکھ کر وہ محلی بولا + اسی خدا کے بندے + جو تیرا مطلب با آرزو ہو سو مجھ سے کہہ تو حضور میں ملکہ کے
جا کر عرض کروں + میں نے کہا + میں فقیری کے لباس میں دنیا کا مال کیا مانگوں کہ تم بغیر مانگے دیتے ہو + اور میں انکار کرتا
ہوں
نہ وہ کہنے لگا کہ حرص دنیا کی کسی کے جی سے نہیں گئی + چپ آنچہ کیسو کب نے یہ کبت کہا ہی

۱۔ نرکھ بین کٹا دے تے ساس ماری جتا دے تے جोगी कन फटा दے तے छार लाये तन में۔

॥ मोनी अनबोल दے तے सेवडा सिर छोल दے तے करत कलोल दے तے वनखंडी वन में۔

۱۔ वीर दے तے सर दے तے सब गुनी और हूद दے तے माया के पूर दے तے भूल रहे धन में۔

आदि अंत सुखी दے तے जनम ही के दुखी दے तے पर वे न दے तے जिन के लोन नाहिं मन में۔

میں نے یہ سن کر جواب دیا کہ یہ سچ ہی پر میں کچھ نہیں چاہتا۔ اگر فرماؤ تو ایک رقعہ سر پہ مہر اپنے مطلب کا
لکھ کر دوں + جو حضور ملکہ کے پہنچا دو تو بڑی مہربانی ہی + گو با تمام دنیا کا مال مجھ کو دیا + بولا یہ سر و چشم کیا مضائقہ
میں نے ایک رقعہ لکھا + پہلی شکر خدا کا + پھر احوال + کہ یہ بندہ خدا کا کئی روز سے اس شہر میں وارد ہی + اور گھر
سے سب طرح کی خبر گیری ہوتی ہی + جنسی خوبیاں اور نیکیا میاں ملکہ کی سنکر اشتیاق دیکھنے کا ہوا تھا + اس
سے چار چند پایا + اب حضور کے ارکان دولت یوں کہتے ہیں کہ جو مطلب اور تمنا تیری ہو سو ظاہر کر + اس واسطے
بے حجابانہ خود دل کی آرزوی سو عرض کرتا ہوں + کہ میں دنیا کے مال کا محتاج نہیں + اپنے ملک کا میں بھی پادشاہوں
فقط یہاں تلک آتا اور محنت اٹھانا آپ کے اشتیاق کے سبب سے ہوا + جو میں تنہا اس صورت سے
آپنچا ہوں + اب اُمید ہی کہ حضور کی توجہ سے یہ خاک نشین مطلب دلی کو پہنچے تو لائق ہی وہ آگے جو مرضی مبارک
لیکن اگر یہ التماس خاک سار کا قبول نہ ہوگا تو اسی طرح خاک چھانتا پھر گا اور اس جان بفرار کو آپ
کے عشق میں نثار کرے گا + مجنوں اور فرما د کی مانند جنکل میں یا پہاڑ پر مر رہیگا

یہی مدعا لکھ کر اس خوجے کو دیا + اس نے پادشاہزادی تلک پہنچایا + بعد اہکدم کے پھر آبا + اور
میرے تیں بلایا + اور اپنے ساتھ محل کی دیور بھی پر لینگا + وہاں جا کر دیکھا تو ایک بورھی سی عورت سنہری کپڑی

اور تم جو جایا چاہتے ہو تو جو کچھ اسباب آ رہے پچھانے کا اور کھانے کے باسن روپے سونے کے اور جہراؤ کے اس
 مہمان خانے میں بنیں یہ سب تمہارا مال ہی + اس کے ساتھ لیجانے کی خاطر جو فرماؤ + مذہب کی جائے + میں نے کہا
 لا حول پر ہو + ہم فقیر نہ ہوئے بھات ہوئے + اگر یہی حرص دل میں ہوتی تو فقیر کا ہے کو ہوتے + دنیا داری کہا بری
 تھی + اس عزیز نے کہا اگر یہ احوال ملکہ سننے تو خدا جانے مجھے اس خدمت سے تغیر کر کر کہا سلوک کرے + اگر
 تمہیں ایسی ہی بے پروائی ہی تو ان سب کو ایک کو تھری میں امانت بند کر کر دروازے کو سہرہ مہر کر دو
 پھر جو چاہو سو کیجو

میں نے قبول کرنا تھا اور وہ بھی نہ ماننا تھا + لاچار یہی صلاح تھری کہ سب اسباب کو بند کر کر قفل کر دیا
 اور منتظر رخصت کا ہوا + اتنے میں ایک خواجہ سرا معتبر سر پر سپینچ اور گوش سپینچ اور کمر میں بندی باندھے +
 ایک عصا سونے کا جہراؤ ہاتھ میں + اور ساتھ اس کے کئی خدمتگار معقول عہدے لئے ہوئے اس شان و شو
 سے میرے نزدیک آیا + ایسی ایسی مہربانگی اور ملائمت سے گفتگو کرنے لگا کہ جس کا بیان نہیں کر سکتا + پھر بولا
 کہ اے میاں + اگر توجہ اور کرم کر کر اس شائق کے غریب خانے کو اپنے قدم کی برکت سے رونق بخشو
 تو بندہ نوازی اور غریب پروری سے بعید نہیں + شاید شہزادی سننے کہ کوئی مسافر یہاں آیا تھا + اس کی کواچ
 مدارات کسوں نے نہ کی + وہ یونہی چلا گیا + اس واسطے واللہ اعلم مجھ پر کیا آفت لاوے اور کنسی قیامت
 اٹھاوے بلکہ حرف زندگی پر ہی + میں نے ان باتوں کو نہ مانا + تب خواہ مخواہ منتیں کر کے میرے تئیں اور
 ایک حویلی میں کہ پہلے مکان سے بہتر تھی لگیا + وہ اسی پہلے میزبان کی مانند تین دن رات دونوں وقت
 ویسی ہی کھانے اور صبح اور تیرے پیر شربت اور تفضن کی خاطر منبوسے کھلائے + اور باسن نغری
 و طلائی اور فرش فروش اور اسباب جو کچھ وہاں تھا + مجھ سے کہنے لگا کہ ان سب کے تم مالک
 مختار ہو + جو چاہو سو کرو

میں نے باتیں سن کر خیران ہوا + اور چاہا کہ کسی کی طرح یہاں سے رخصت ہو کر بھاگوں + میرے

کھانا تو سب امانت دھرا ہی ہے بے تکلف اور خوش جان فرمائے ہے میں نے کہا کھانے میں نرم کہا ہی ہے خدا تمہارا خانا آباد رکھے
 جو کچھ میرے پیٹ میں سمایا سو میں نے کھایا ہے اور ذائقہ کی اُس کے کہا تعریف کروں کہ اب تک زبان چاٹتا ہوں اور
 خود کار آتی ہی سو معطر ہے لواب مزید کرو ہے جب دسترخوان اٹھا ہے زبیر انداز کا شافی مچل کا مقیشی بچھا کر حلیم آفتاب
 طلّائی لا کر بیسن دان میں سے خوشبوئیں دیکر گرم پانی سے میرے ہاتھ دھلائے ہے پھر پان دان جبرائیل گلوریا
 سونے کے پکھردتوں میں بندھی ہوئیں ہے اور چوغھروں میں کھلوریاں اور چکنی سپاریاں اور لونگ اِلا جیاں روپے کے
 درقوں میں ترھی ہوئیں لا کر رکھیں جب میں پانی پیے کو مانگتا تب صراحی برف میں لگی ہوئی اُبار لے آتا

جب شام ہوئی ہے فانوسوں میں کافوری شمعیں روشن ہوئیں ہے وہ عزیز بیٹھا ہوا باتیں کرتا رہا ہے جب پہر رات گئی ہے
 بولا اب اس چھپر کھٹ میں کہ جس کے آگے دل دانیس گیر کھڑا ہی ہے آرام کیجئے فقیر نے کہا ہے اسی صاحب ہم فقیروں
 کو ایک نو بیا مرگ چھال بستر کے لیے بہت ہی ہے یہ خدا نے تم دنیا داروں کے واسطے بنایا ہی ہے کہنے لگا ہے یہ
 سب اسباب درویشوں کی خاطر ہی ہے کچھ میرا مال نہیں ہے اُس کے بچد ہونے سے اُن پچھونوں پر کہ پھولوں کی
 سبج سے بھی نرم تھی ہے جا کر لیتا ہے دونوں پیٹوں کی طرف ٹھکان اور چنگیز میں پھولوں کی چنی ہوئیں ہے اور عود سوز
 اور تلخ روشن تھے ہے جید ہر کی کردت لیتا ہے دماغ معطر ہو جاتا ہے اس عالم میں سوز

جب صبح ہوئی ناشتے کو بھی بادام پستے انگور انجیر ناشپاتی انار کشمش چھہارے اور میوے کا شربت
 لا حاضر کیا ہے اسی طور سے تین دن رات رہا ہے چوتھے روز میں نے رخصت مانگی ہے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا ہے شاید اس
 گنہگار سے صاحب کی خدمتگاری میں کچھ تصور ہوا کہ جس کے باعث مزاج تمہارا گدہ رہا ہے میں نے خیران
 ہو کر کہا ہے برائے خدا یہ کیا مذکور ہی ہے لیکن مہمانی کی شرط تین دن تلک ہی ہے سو میں رہا ہے زیادہ رہنا خوب
 نہیں ہے اور علاوہ یہ فقیر واسطے سبز کے گلا ہی ہے اگر ایک ہی جگہ رہ جاوے تو مناسب نہیں ہے اس لیے
 اجازت چاہتا ہی ہے نہیں تو تمہاری خوبیاں ایسی نہیں کہ جدا ہونے کو جی چاہے

تب وہ بولا جیسی مرضی ہے لیکن ایک ساعت توقف کیجئے کہ پادشاہزادی کے حضور جا کر عرض کروں ہے

تم اپنے کام میں مستدر ہو۔ اگر زندگی ہی تو سفر کی عمر کوتاہ ہوتی ہی جلد پھر آتا ہوں۔ کوئی میرے جانے پر راضی نہ ہوا۔ لاچار
 دل تو اواس میں ہوتا تھا۔ ایک دن بغیر سب کے کہے سنے چپکے وزیر باندہ کو بلا کر مختار اور وکیل مطلق اپنا کیا۔ اور
 سلطنت کا مدار الہام بنایا۔ پھر میں نے گیزد ابسترہ بنی۔ نقیری بھیس کر اکیلے راہ بصرے کی لی۔ تھوڑے دنوں میں
 اُس کی سرحد میں جا پہنچا تب سے یہ تماشا دیکھنے لگا کہ جہاں رات کو جا کر مقام کرتا۔ نوکر جا کر اُسی ملک کے استقبال کر کر ایک
 مکان معقول میں اتارتے۔ اور جتنا لوازم ضیافت کا ہوتا ہی بخوبی موجود کرتے۔ اور خدمت میں دست بستہ تمام
 رات حاضر رہتے۔ دوسرے دن دوسری منزل میں ہی صورت پیش آتی۔ اس آرام سے مہینوں کی راہ طی کی
 آخر بصرے میں داخل ہوا۔ وہیں ایک جوان شکیل خوش لباس نیک خواص صاحب مروت کہ دانائی اُس کے
 قیام سے ظاہر تھی۔ میرے پاس آیا۔ اور نیت شیرین زبانی سے کہنے لگا کہ میں فیروں کا خادم ہوں ہمیشہ
 اسی تلاش میں رہتا ہوں کہ جو کوئی مس فقیر یاد نیا دار اس شہر میں آوے میرے گھر میں قدم رنجہ فرماوے۔ سو آ
 ایک مکان کے یہاں اور بدبسی کے رہنے کی جگہ نہیں ہی۔ آپ تشریف لے چلیے اور اُس مقام کو زینت بخشے
 اور مجھے سرفراز کیجیے۔ فقیر نے پوچھا صاحب کا اسم شریف کیا ہی۔ بولا اس گنام کا نام نیا دار بخت کہتے
 ہیں۔ اُس کی خوبی اور تعلق دیکھ کر یہ عاجز اُس کے ساتھ چلا اور اُس کے مکان میں گیا۔ دیکھا تو ایک عمارت عالی
 لوازم شانہ سے تیار ہی ایک دالان میں اُس نے لیجا بٹھایا اور گرم پانی منگوا کر ہاتھ پاؤں دھلوائے۔ اور دسترخوان
 بچھ کر مجھ تنہا کے روبرو بکاؤں نے ایک تورے کا توراچن دیا۔ چار شقاب۔ ایک میں بخنی پلاؤ۔ دوسری میں قور پلاؤ۔ اور تیسری میں
 مشجن پلاؤ۔ چوتھی میں کوکو پلاؤ۔ اور ایک قاب زردے کی اور کئی طرح کے قلعے۔ دو پیازہ۔ نرگسی۔ بادامی۔ دروغ خوش۔ اور روٹیاں کئی قسم کی
 باقر خالی۔ تلی۔ شیراں۔ گاودیدہ۔ گاوزبان۔ نان نعمت۔ پراٹھے۔ اور کباب کوفتے کے ٹکے کے مرغ کے۔ خاکینہ۔ مٹو۔
 شبدگ۔ دم پخت۔ حلیم۔ ہریا۔ سموسے ورق۔ قبولی۔ فرنی۔ شیر بیک۔ ملائی۔ حلوا۔ فالودہ۔ پن بھٹا
 نمیش۔ آبشورہ۔ ساق عروس۔ لوزیات۔ مربا۔ اچاردان۔ دہی کی قلفیاں۔ یہ نعمتیں دیکھ کر روح بھر گئی جب
 ایک ایک نوالا ہر ایک سے لیا پیت بھی بھر گیا۔ تب ہاتھ کھانے سے کھینچا۔ وہ شخص مجوز ہوا کہ صاحب نے کیا کھایا

جو تجھے بلا نہی اس کو کھاپی کر پھر آیو اور جو مانگے لیا آیو * یہ خبرات احتیاج رفع کرنے کے واسطے ہی نہ جمع کرنے کے لئے * ای حرص * چالیس دروازوں سے تو نے ایک اشرفی سے چالیس شرفیوں تک لیں اس کا حساب تو کر کر پوری کے پھیر کی طرح کتنی اشرفیاں ہوئیں اور اس پر بھی تجھے حرص پھر پہلے دروازے سے لے آئی * اتنا مال جمع کر کر کیا کرے گا فقیر کو چاہئے کہ ایک روز کی فکر کرے * دوسرے دن پھر نئی روزی رزاق دینے والا موجود ہے * اب حیا و شرم پڑا اور صبر و قیامت کو کام فرما * یہ کیسی فقیری ہے جو تجھے مرشد بنائی ہے * یہ میری بات سن کر خفا اور بد دماغ ہوا اور جتنا مجھ سے لے کر جمع کیا تھا سب زمین میں ڈال دیا اور بولا بس بابا اتنے گرم مت ہو * اپنی کائنات لیکر رکھ جھوڑو * پھر سخاوت کا نام نہ لیجو سخی ہونا بہت مشکل ہے * تم سخاوت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے * اس منزل کو کب پہنچو گے ابھی دلی دور ہے * سخی کے بھی تین حرف ہیں پہلے اُن پر عمل کرو تب سخی کہلاؤ * تب تو میں دراز اور کہا * بھلا سائیں * اس کے معنی مجھے سمجھاؤ کہنے لگا * س سے سمائی * اور خ سے خوف الہی * اور ی سے یاد رکھنا اپنی پیدائش اور مرنے کو * جب تک اتنا نہ ہو لے تو سخاوت کا نام نہ لے * اور سخی کا یہ درجہ ہے کہ اگر بدکار ہو تو بھی دوست خدا کا ہے * اس فقیر نے بہت ملکوں کی سیر کی ہے لیکن سوائے بصرے کی پاشا زادی کے کوئی سخی دیکھنے میں نہ آیا سخاوت کا جامہ خدا نے اُس عورت پر قطع کیا ہے اور سب نام چاہتے ہیں پر ویسا کام نہیں کرتے یہہ سنکر میں نے بہت منت کی اور تمہیں دیں کہ میری تقصیر معاف کر دو اور جو چاہئے سولو * میرا دیا ہرگز نہ لیا اور یہہ بات کہتا ہوا چلا * اب اگر اپنی ساری پادشاہت تجھے دے تو اُس پر بھی نہ تھو کوں اور نہ دھرماروں * وہ تو چلا گیا پر بصرے کی پادشاہ زادی کی یہہ تعریف سننے سے دل ٹیکل ہوا * کسی طرح گل نہ تھی * اب یہہ آرزو ہوئی کہ کس صورت سے بصرے جل کر اُس کو دیکھا جائے

اس عرصے میں بادشاہ نے وفات پائی اور تخت پر میں بیٹھا * سلطنت ملی پر وہ خیال نہ گیا * وزیر اور امیروں سے جو پائے تخت سلطنت کے اور ارکان مملکت کے تھے مشورت کی کہ سفر بصرے کا کیا چاہئے ہوں

اور کہا کیوں جھوٹا ایسے بوڑب ایسے ہو۔ تو وضع تعلیم کر کر باس بچلایا اور حاتم کا ملک و املاک اور مال و حساب جو کچھ ضبط کیا تھا۔ وہ نہیں چھوڑ دیا۔ نئے سرے سے سرداری قید طے کی اسے دی۔ اور اسے بورھے کو پانچ سو اشرفیاں اپنے خزانے سے دلوادیں۔ وہ دعا دیتا ہوا چلا گیا

جب یہہ ماجرا حاتم کا میں نے تمام سنا۔ جی میں غرت آئی اور یہہ خیال گذرا کہ حاتم اپنی قوم کا فقط رئیس تھا۔ جن نے ایک سخاوت کے باعث یہہ نام پیدا کیا کہ آج ملک مشہور ہے۔ میں خدا کے حکم سے پادشاہ تمام ایران کا ہوں۔ اگر اس نعمت سے محروم رہوں تو برا افسوس ہے۔ فی الواقع دنیا میں کوئی کام برادر دہش سے نہیں۔ اس واسطے کہ آدمی جو کچھ دنیا میں دیتا ہے اس کا عوض عاقبت میں آتا ہے۔ اگر کوئی ایک دانا بوتا ہے تو اس سے کتنا کچھ پیدا ہوتا ہے۔ یہہ بات دل میں ٹھہرا کر میری عمارت کو ملو اور حکم کیا کہ ایک مکان عالیشان جس کے چالیس دروازے بلند اور بہت کشادہ ہوں۔ باہر شہر کے جلد بواؤ تھوڑے عرصے میں دیسی ہی عمارت وسیع جیسا دل چاہتا تھا بن کر تیار ہوئی۔ اور اس مکان میں ہر روز ہر وقت فجر سے شام تک محتاجوں اور بے کسوں کشتیں روپی اشرفیاں دیتا اور جو کوئی جس چیز کا سوال کرتا، میں نے غرض چالیسوں دروازے سے حاجتمند آتے اور جو چاہتے سو لیتے۔ ایک روز کا یہہ ذکر ہے کہ ایک فقیر سامنے کے دروازے سے آیا اور سوال کیا۔ میں نے اسے ایک اشرفی دی۔ پھر وہی دوسرے دروازے سے ہو کر آیا۔ دو اشرفیاں مانگیں میں نے پہچان کر درگزر کی اور وہیں اسی طرح اُن نے ہر ایک دروازے سے آنا اور ایک ایک اشرفی برکھانا شروع کیا۔ اور میں بھی جان بوجھ کر انجان ہوا اور اسکے سوال کے موافق دیا گیا۔ آخر چالیسوں دروازے کی راہ سے اگر چالیس اشرفیاں مانگیں۔ وہ بھی دلوادیں۔ اتنا کچھ لے کر وہ درویش پھر پہلے دروازے سے گھس آیا اور سوال کیا۔ مجھے بہت برا معلوم ہوا میں نے کہا سن ای لالچی۔ تو کیسا فقیر ہے کہ ہر کر فقیر کے تینوں حرفوں سے بھی واقف نہیں۔ فقیر کا عمل اُن پر چاہیے۔ فقیر تو لا بھلا داتا تمہیں بناؤ۔ میں نے کہا ف سے فاقہ۔ ق سے قناعت۔ ر سے ریاضت نکلتی ہے۔ جس میں بے باتیں نہ ہوں وہ فقیر نہیں۔ اتنا

ایک بد ذات سنگدل بو لاکہ ایسا کام سوائے ہمارے کون کر سکتا ہے * یہہ فتح ہمارے نام ہے
 ہم نے عرش پر چھنڈا گاڑا ہے * ایک اور لن ترانی والا دینک مارنے لگا کہ میں کئی دن سے دور
 ہو پ کر جنگل سے پکڑ لایا ہوں * میری محنت پر نظیر کیجئے اور جو قرار ہے سو دیجئے * اسی طرح اثر فیوں کے
 لالچ سے ہر کوئی کہتا تھا کہ یہہ کام مجھ سے ہوا وہ بورہا چپکا ایک کونے میں لگا ہوا سب کی شبیہ
 سن رہا تھا اور حاتم کی خاطر کھرا روتا تھا * جب اپنی اپنی دلاوری اور مردانگی سب ہد پکے تب حاتم نے
 بادشاہ سے کہا اگر سچ بات پوچھو تو یہہ ہے کہ وہ بورہا جو الگ سب سے کھڑا ہے مجھ کو لایا ہے اگر قیادہ
 پہچان جانتے ہو تو دریافت کرو اور میرے پکڑنے کی خاطر جو قبول کیا ہے پورا کرو کہ سارے قیل میں
 زبان حلال ہے مرد کو چاہیے جو کہے سو کرے * نہیں تو جیسہ حیوان کو بھی خدا نے دی ہے * پھر حیوان اور
 انسان میں کیا تفاوت ہے * تو فل نے اُس لکڑہارے بورہے کو پاس بلا کر پوچھا کہ سچ کہہ اصل کیا
 ہے * حاتم کو کون پکڑ لایا * اُس بچارے نے سر سے پاؤں تک جو گزرا تھا راست کہہ سنایا اور کہا *
 حاتم میری خاطر آب سے آپ چلا آیا ہے * تو فل یہہ بہت حاتم کی سنکر متعجب ہوا کہ بل بے تیری سخاوت *
 اپنی جان کا بھی خطرہ نہ کیا جیسے جھوٹے دعویٰ حاتم کے پکڑ لانے کے کرنے تھے * حکم کیا کہ اُن کی تندیاں کس کر
 پان سو اشرفی کے بدلے پان پان سی جوتیاں اُن کے سر پر لگاؤ کہ اُن کی بھی جان نکل پڑے * وہ نہیں
 تر تر پزاریں پر نے لگیں کہ ابک دم میں سر اُن کے گنچے ہو گئے سچ ہے جھوٹے بولنا اب ہی گناہ ہے
 کہ کوئی گناہ اُس کو نہیں پہنچتا * خدا سب کو اس بلا سے محفوظ رکھے اور جھوٹے بولنے کا جسکاہ دے بہت
 آدمی جھوٹے موٹے بے جاتے ہیں لیکن آزمائش کے وقت سزا پاتے ہیں غرض اُن سب کو موافق اُن کے
 انعام دیکر تو فل نے اپنے دل میں خیال کیا کہ حاتم سے شخص سے کہ ایک عالم کو اُس سے فیض پہنچتا ہے
 اور محتاجوں کی خاطر جان اپنی دریغ نہیں کرتا اور خدا کی راہ میں سرتاپا حاضر ہے * دشمنی رکھنی اور سب کا
 مددعی ہونا مرد آدمیت اور جوان مردی سے بعید ہے دوہیں حاتم کا ہاتھ بری دوستی اور گرجوئی سے پکڑ لیا

یا ایک روز جنگل سے باگ لے جاوے * لے اپنا کام کر * ہمارے ہاتھ حاتم کا ہینکو اٹھکا اور بادشاہ اسے
 روپی دلاؤ لگا * عورت نے تھندی سانس بھری اور چکی ہو رہی * یے دونوں کی باتیں حاتم نے سُنیں
 مردمی اور مردت سے بعید جانا کہ اپنے میں چھپائے اور جان کو بچائے * اور اُن دونوں پیاروں کو مطلب
 تک نہ پہنچائے * سچ ہی اگر آدمی میں رحم نہیں تو وہ انسان نہیں * اور جس کے جی میں درد نہیں وہ قصائی ہی
 درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم تھے کر دیاں

غرض حاتم کی جو آمدی نے نہ قبول کیا کہ اپنے کانوں سے سُن کر چکا ہو رہے وہ نہیں باہر نکل آیا
 اور اُس بورے سے کہا کہ اے عزیز * حاتم میں ہی ہوں میرے میں نوافل کے پاس لے چل * وہ مجھے
 دیکھنے لگا جو کچھ روپی دینے کا قرار کیا ہی مجھے دیو لگا * پیر مرد نے کہا سچ ہی * اس صورت میں بھلائے
 اور بیو دی بھری البتہ ہی * لیکن وہ کیا جانیئے مجھ سے کیا سلوک کرے * اگر مار دالے تو میں کیا کروں یہ
 مجھ سے ہرگز نہ ہو سکتا کہ مجھ سے انسان کو اپنی طمع کی خاطر دشمن کے حوالے کر دوں * وہ مال کی دُن
 کھاؤ لگا اور کب تک جیو لگا * آخر مر جاؤ لگا * تب خدا کو کیا جواب دؤ لگا

حاتم نے بہتری منت کی کہ مجھے لیچل * میں اپنی خوشی سے کہتا ہوں اور ہمیشہ اسی آرزو میں رہتا ہوں
 کہ میرا جان و مال کیسو کے کام آوے تو بہتر ہی * لیکن وہ بورے کیسویطرح راضی نہ ہوا کہ حاتم کو لیجاوے اور
 انعام پاوے * آخر لاچار ہو کر حاتم نے کہا اگر تو مجھے یوں نہیں لیجاتا تو میں آپ سے آپ پادشاہ پاس
 جا کر کہتا ہوں کہ اس بورے نے مجھے جنگل میں ایک پہاڑ کی کھوہ میں چھپا رکھا تھا * وہ بورے ہا ہنسا اور
 بولا بھلائی کے بدلے بُرائی ملے تو یا نصیب * اس رد بدل کے سوال و جواب میں آدمی اور بھی اُن
 پہنچے * بہیر لک گئی * آنھوں نے معلوم کیا کہ حاتم یہی ہی * تڑت پکڑ لیا اور حاتم کو لیچلے * وہ بورے ہا بھی
 افسوس کرتا ہوا پیچھے پیچھے ساتھ ہو لیا * جب نوافل کے روبرو لیگئے * اُس نے پوچھا کہ اس کو کون پکڑ لیا

نسل سے چودہ برس کے سن دس سال میں سب علم سے ماہر ہوا * گفتگو معقول نشست و برخاست پسندیدہ
اور جو کچھ پادشاہوں کو لایق اور درکار ہی سب حاصل کیا * اور یہی شوقِ شنب و روز تھا کہ قابلوں کی صحبت
میں قیصر ہر ایک ملک کے اور احوالِ اَلْوَالِعِزَم پادشاہوں اور نام آوروں کا سُنا کروں

ایک روز ایک مُصاحبِ دانائے کہ خوب تواریخِ دہان اور جہانِ دیدہ تھا مذکور کیا * کہ اگرچہ آدمی کی زندگی
کا کچھ بھروسہ نہیں * لیکن اکثر وصف ایسے ہیں کہ اُن کے سبب انسان کا نام قیامت تک زبانوں پر بخوبی
چلا جائیگا * میں نے کہا اگر تھوڑا سا احوال اُس کا مفصل بیان کر دو تو میں بھی سُنوں اور اُس پر عمل کروں *
تب وہ شخص حاتمِ طائی کا ماجرا اس طرح سے کہنے لگا * کہ حاتم کے وقت میں ایک پادشاہ عرب کا نوفل
نام تھا * اُس کو حاتم کے ساتھ سبب نام آوری کے دشمنی کمال ہوئی * بہت سال کُرتوج جمع کر کر لڑائی کی
خاطر چڑھ آیا * حاتم تو خدا ترس اور نیک مرد تھا * یہ سمجھا کہ اگر بیش بھی جنگ کی تیاری کروں تو خدا کے بندے
مارے جائیگے اور برتری خوں ریزی ہوگی * اس کا عذاب میرے نام لکھا جائیگا * یہ بات سُن کر تنہا اپنی جان
لیکر ایک بہار کی کھوہ میں جا چھپا

جب حاتم کے غائب ہونے کی خبر نوفل کو معلوم ہوئی * سب اسباب کھر بار حاتم کا قرق کیا اور
منادی کر وادی کہ جو کوئی دھونڈھ دھانڈھ کر پکڑ لاوے پانسی اشرفی پادشاہ کی سرکار سے انعام پاوے
یہ سن کر سب کو لالچ آیا اور جستجو حاتم کی کرنے لگے

ایک روز ایک بورھا اور اُس کی برہیا دو تین بچے چھوٹے چھوٹے ساتھ لئے ہوئے لکڑیاں توڑنے کے
واسطے اُنس غار کے پاس جہاں حاتم پوشیدہ تھا پہنچے * اور لکڑیاں اُس جنگل سے چٹنے لگے * برہیا بولی کہ اگر
ہمارے دن کچھ بھلے آتے تو حاتم کو کہیں ہم دیکھ پاتے اور اُس کو بکڑ کر نوفل کے پاس لے جاتے تو وہ پانچ سو
اشرفی دیتا * ہم آرام سے کھاتے اس دیکھ دھندھے سے چھوت جاتے بورھے نے کہا کیا ترتر کرتی ہے
ہم * طاعن میں یہی لکھا ہی کہ روز لکڑیاں توڑیں اور سر پر دھر کر بازار میں بیچیں تب توں روتی میسر آوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیر و سرے درویش کی

دوسرے درویش کے کہنے کی نوٹ بہنچی * وہ چار زانو ہو بیٹھا اور بولا

اے یارو * اس فقیر کا تنگ ماجرا سُنو

میں ابتدا سے کہتا ہوں تا انتہا سُنو

جس کا علاج کر نہیں سکتا کوئی حکیم

میکام ہمارا درویش لا دوا سُنو

ای دلق پو شو * پیہ عاجز بادشاہ زادہ فارس کے ملک کا ہی * ہر فن کے آدمی وہاں پیدا

ہوتے ہیں چنانچہ اصفہان نصف جہان مشہور ہی * ہفت اقلیم میں اُس اقلیم کے برابر کوئی ولایت نہیں

کہ وہاں کا ستارہ آفتاب ہی اور وہ سانوں کو اکب میں نیر اعظم ہی * آب و ہوا وہاں کی خوش

اور لوگ روشن طبع اور صاحب سلیقہ ہوتے ہیں * میرے قبلہ گاہ نے * جو بادشاہ اُس ملک کے تھے

لڑکپن سے قاعدے اور قانون سلطنت کے تربیت کرنے کے واسطے برے برے اُستاد ہر ایک علم

اور کسب کے چن کر میری اتالیقی کے لئے مقرر کئے تھے تو تعلیم کامل ہر نوع کی پا کر قابل ہوں * خدا کے

واسطے ہی وہ لفظ مذکر ہی — اور
جو کہ مادہ کے واسطے ہی اُسکو
مؤنث کہتے ہیں — اور لفظ کہ مذکر
اور مؤنث یا صلہ ہی اُسکو مذکر اور
مؤنث قیاسی کہتے ہیں — اور جو
الفاظ کہ تفریق کئے جاتے ہیں سبب
استعمال کے اُنکو مذکر اور مؤنث
سماعی کہتے ہیں
یہ کہا ہی

یہ حرف عطف ہی × اور لفظ کہ مابعد
واقع ہی وہ صلہ ہی موصول کا

یہ ضمیر جمع ہی یا مفرد

یہ مفرد ہی — یہ حرف ندا ہی

اس جملے کو کہا کہتے ہیں

یہ جملہ استفہامیہ ہی

منشی صاحب × آج اسقدر پڑھنا بس

ہی — باقی کل پڑھوں گا

those which are applied to males
are masculine, and those which
are applied to females we call
feminine, those which are mascu-
line or feminine by nature, we
call analogous, while those that
are so distinguished by usage
are called prescriptive or arbitrary.
What is this?

This is a conjunction: and the word
which follows is the relative agree-
ing with the antecedent.

Is this pronoun singular or plural?

It is singular, this is the sign of
the vocative.

What is this sentence termed?

This is an interrogative sentence.

Well Moonshee, this is enough for the pre-
sent: the rest I will read tomorrow.

یہ فعل ماضی اور لازمی ہی — مگر وہ
فعل کہ جو دوسرے جملے میں ہی
متعدی ہی اور صیغہ حال ہی

It is the past tense and an intransitive verb, but the verb in the next sentence is transitive and in the present tense.

تمھاری صرف میں ایک اور ماسوائے اسکے
بھی فعل ہی اور اسکو تم کہا کہتے ہو *

You have another kind of verb what do you call it?

وہ فعل مجہول ہی — اور اسکی تعریف
یوں کرتے ہیں کہ وہ ایک فعل ہی
کہ جسکا فاعل معلوم نہیں

That is fiul i mujhool (passive verb)

which means the verb whose agent is not declared.

یہ کہا ہی

What is this?

یہ اسم فاعل ہی — اور یہ لفظ کہ
جس پر فعل واقع ہوا ہی اُسے مفعول
کہتے ہیں

This is the active participle, and the word which is the object of the verb, is called the passive participle.

یہ کہا صیغہ ہی

What tense is this verb?

یہ صیغہ مستقبل ہی

This is the future.

تمھارے یہاں تذکیر اور تانیث اسم
کے واسطے کون سی اصطلاح ہی

What terms do you make use of for the gender of nouns.

ہر لفظ یا مذکر ہی یا مؤنث یا صلیہ یا
بسبب استعمال کے — جو لفظ کہ مذکر کے

Words are either masculine or feminine, from their nature or by usage,

طرح سے نہیں خیال کرتے ہیں۔

اس لفظ کو اصطلاحاً صرف میں کہا

کئے ہیں

یہ فاعل فعل کا ہے

یہ کہ مابعد ہی فعل ہے

نہیں صاحب - یہ مصدر ہے - ہم فقط

فعل اُسکو کہتے ہیں کہ جس میں

زمانہ بوجھا جاوے

ہماری اصطلاح میں مصدر بھی فعل میں

داخل ہے

یہ لفظ مفعول ہے

لفظ مفعول میں سب طرح کے مفعول

داخل ہیں - مگر شاید کہ تم اُنکو

بقیہ خاص مختص کرتے ہو

دُست ہے - اور آپکو اُنکی کیفیت

سے اطلاع کرونگا جہاں کہیں کہو

عبارت میں واقع ہونگے

یہ کہا فعل ہے

They do not think the same way.

In the terms of grammar what do you call this word?

This is the nominative or agent to the verb.

This which follows is the verb.

No sir, that is the infinitive, we call those words only, in which time is understood, verbs.

Under the word verb, we include the infinitive.

This word is the object or acted upon.

The words muf-ool comprises all the oblique cases, but you can more particularly define them I suppose.

Certainly I shall point them out as they occur.

What is this verb?

کی تمہیں اُن سے کمال مجھ کو تحیر ہوا

اول وے اصطلاحات مشکل نظر آتی
ہیں * مگر جب چند روز اُنکا استعمال
کیجئے تو نہایت آسان ہو جائیگی

میں جلدی اُنکے سیکھنے کا قصد کروں گا * او
انشاء اللہ تعالیٰ جلد اُن سب کو یاد
کروں گا

اگر تم حقیقت الفاظ سے مطلع ہو گے کہ
وہ فقط صرف و نحو سے حاصل ہوتی
ہی تو تمہاری استعداد جلد کامل
ہوگی

دُرست ہی * کیوں کہ ہم اُن الفاظ کا
استعمال صحیح نہیں کر سکتے ہیں
اور نہ وجہ اُنکی استعمال کسی جانتے
ہیں۔ بدوین صرف نحو کے
آپ دُرست فرماتے ہیں۔ اور تعجب
ہی کہ اور صاحبانِ انگریز بھی اسی

engaged upon.

Those terms appear complica-
ted at first sight, but the diffi-
culty will soon vanish if you
persevere for a few days.

I will begin immediately to study
them and hope to master them
shortly.

If you obtain an acquaintance
with the peculiar form of words
which is to be obtained from gram-
mar only, your progress will then
soon be complete.

True, for we can neither apply them
properly, nor do we know the reason
of their application without
grammar.

Sir, your remark is just, and I am
surprised that other English gen-

ہمارے یہاں کلمے کی تین قسمیں ہیں * یعنی
اسم اور فعل اور حرف

اس تمہاری تقسیم سے معلوم ہوتا
ہی کہ جو کچھ کہ ما سوائے اسم اور
فعل کے ہی حرف میں داخل ہی

مگر لفظ اسم میں اسم اور ضمیر اور
اسم فاعل اور اسم مفعول اور
صفت موصوف بھی داخل ہیں *

اس جہت سے تمہاری زبان کا
قانون آسان پایا جاتا ہی

یہ تقسیم نہایت آسان ہی - مگر
اصطلاحات مخصوص کی گئی ہیں اور
حدود سے

یہ بات میرے خیال سے اتر گئی تھی * کہ
میں نے اس نوع سے کہا - مگر اب
مجھے یاد آتا ہی کہ ایک دن جو میں تم سے
برہتا تھا - تو تم نے ایک جملے کی حقیقت
الفاظ بیان کی تھی - اور اصطلاحات
کہ جو اُسکے بیان میں تم نے استعمال **

Into three, namely, noun, verb
and particle.

From this I perceive, that all be-
sides the Noun and Verb is in-
cluded in the particle.

But under the word noun are clas-
sed, the noun, pronoun present
and past participles & adjective.

This must simplify your Gram-
mar very much.

This classification is very simple
but the terms are limited by
other definitions.

I was not aware of this circum-
stance, when I spoke, but I now
remember that one day reading
with you, I was astonished at the
number of terms you employed
to analyse the sentence we were

ولایت میں صرف و نحو اور منطق *
 اور معانی کا زیادہ چرچا ہی
 تمھاری صرف و نحو کی کس طرح
 تقسیم اور تفصیل ہی

فقط دو قسمیں مشہور ہیں * ایک صرف
 ہی۔ کہ جس میں افعال اور تبدیلی
 اوضاع افعال سے بحث کرتے ہیں
 دوسرے نحو۔ کہ جس میں اعراب
 اور عوائل وغیرہ سے گفتگو کرتے ہیں

اشعار کے واسطے بھی تمھارے یہاں
 قانون ہیں

ہمارے یہاں علم عروض ہی۔ کہ جو
 شامل ہی نظم اور تقطیع پر۔ اور
 وہ عروض ہمارے اشعار کا مبنی ہی

ہماری زبان میں کلمے کی آٹھ قسمیں
 ہیں۔ تمھارے کلمے کی تقسیم کس طرح
 پر ہی *

pay most attention to their
 grammar, logic and rhetoric.

Into how many parts do you
 commonly divide Grammar?

Two only is customary, one is
 'sarf' in which verbs and their
 conjugation are treated of, and the
 other is 'nah' in which the vowels
 the governing words and the
 like are discussed.

You have likewise rules for poetry
 I suppose.

We have the science of prosody which
 includes the construction and di-
 vision of verses, and upon that
 our poetry is founded.

We reckon eight parts of speech
 in our language, into how many
 do you divide words.

دُرست ہی کہ ہر زبان کی صرف و
نحو کی اصطلاحات کے جانتے سے اُس
زبان کا سیکھنا نہایت آسان ہو تا
ہی۔ کہونکہ جملوں کا ربط اور عاملوں کا
سمجھنا بدون علم اصطلاحات صرف
و نحو کی محال ہی

اصطلاحات صرف و نحو کی کہ جو فارسی
اور ہندی میں استعمال کی جاتی ہیں
اُن کا ماوہ زبان عربی ہی

دُرست صاحب۔ کہ اُن زبانوں کی **
صرف و نحو موافق عربی کے ہی
اور اسی طرح سے ہمارے علوم کا
ماخذ بھی زبان عربی سے ہی

عرب کس علم کی صرف نہ یا وہ متوجہ
ہوئے ہیں

ہر چند کہ اہل عرب نے ہر علم میں کمال
تحقیق اور سعی کی ہی۔ مگر اس

*It is very true that a knowledge
of the grammatical terms greatly
facilitates the acquisition of a lan-
guage as the construction of senten-
ces and the government of words
cannot be understood without them.*

*The terms used in Persian and Hin-
doostanee are borrowed from the
Arabic.*

*True Sir, the Grammar of those
languages as well as our other
sciences are derived from the
Arabic.*

*To which of the sciences have the
Arabs particularly directed their
attention.*

*The Arabs have assiduously in-
vestigated and cultivated all the
sciences but in this country we*

کر سکنے

{ تم تو میری خاطر داری کرتے ہو * پر مجھے
بے صبری ہی }

{ بولنے سے نہ دریغ * خاطر جمع ہو * بھول
چوک کا لحاظ نہ فرمائیے * میں آپ کو
اصلاح دوں گا۔ تو بھی آپ ہوشیار رہیں
اور نامربوط ہندی بولنے کی وضع *
جھوڑ دیں }

{ منشی صاحب * میرے واسطے کلیات
سودا کی لائے ہو }

{ ہاں صاحب۔ سو یہ حاضر ہی * اور
خوبی قسمت سے ایسا خوب نسخہ
میرے ہاتھ لگا }

{ میں خیال کرتا ہوں کہ میرے واسطے محال
ہی کہ میں زبان ہندی اور عربی *
اور فارسی کو سیکھوں۔ بدون
اس بات کے کہ اول اصطلاحات صرف
ونحو کی سیکھوں }

soon be able to conquer them.

You give me some consolation
but I am impatient.

Do not be afraid of speaking, be
confident, and do not mind ma-
king mistakes, I will correct you;
nevertheless, you must take great
care, & avoid getting into a habit of
speaking corrupt Hindoostanee.

Moonshee, have you procured me
a copy of Souda's Works?

Yes, Sir, here it is, and I have been
very fortunate to get so neat
a Copy.

I percieve that it will be impossi-
ble for me to make any conside-
rable progress in the Hindee, Arabic
and Persian languages without
first learning the grammattical
terms used in them.

تم جو کہتے ہو سو میں سمجھتا ہوں۔ لیکن
اُسکا ترجمہ لفظاً نہیں کر سکتا۔ اور
اُس میں میں جواب بھی دے نہیں
سکتا

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ جملے کا مضمون
سمجھتے ہیں۔ اگرچہ جدا جدا بیان
نہیں کر سکتے۔ لیکن آپ کو لازم
نہیں کہ صرف اتنا جاننے پر قناعت
کریں۔ چاہئے کہ ہر ایک لفظ کے معنی
لگانے سے اپنے تئیں خوش رکھیں

جو لوگ جملے کا مطلب صرف قرینے سے
دریافت کیا چاہتے ہیں۔ وہ مقرر
اتنے الفاظ نہیں سیکھ سکتے۔ اس
لئے میں آئندہ جملے کے تحت لفظی معنی
جاننے میں کوشش کرونگا

پہلے آپ مشکلات ظاہری سے کم ہمت
نہو جائے۔ کہوں کہ جلد آپ انھیں دفع

*I understand what you say but
I could not translate it literally
neither could I answer you
in it.*

*It very often happens that you
comprehend the body of the sen-
-tence, though you cannot analyse
it, but you ought not to be conten-
-ted with knowing that simply,
but satisfy yourself by finding
out the meaning of each word.*

*People who only require to know
the general meaning of the sentence
by its tenour cannot, of course, ac-
-quire such a stock of words, there-
-fore in future I shall always seek
for the literal meaning of the sentence.*

*Do not be discouraged at first by
apparent difficulties, for you will*

یہ تمھاری مہربانی ہے * میں مقدور
بھر کوشش کروں گا کہ تمھاری تعلیم
سے کچھ فائدہ اٹھاؤں

اس زبان کے سیکھنے میں آپ کو
خوب شوق ہے

بے شک * میں ایسا قصد کیا چاہتا ہوں
لیکن اب میں بیستیس لفظوں اور
کئی مروج جملوں کے سوا اور نہیں *
جانتا ہوں۔ سو میں نے انھیں اچھی
طرح نوک زبان کیا ہے * ہم آہستہ
آہستہ سیکھینگے

میں کہتا ہوں کہ تمھاری یہ کم پونجی
جلد پر ہو جائیگی

میں اب دھن لگائے رہوں گا * ایسا ہو
میں جلد ماندہ ہوؤں کہ اس سے
میں درتا ہوں

جو جگہ میں نے ابھی ہندوستانی زبان
میں کہا * سو تم سمجھتے ہو

You are good, I shall do my best
to reap advantage by your in-
structions

Have you a great desire to learn
the language?

Certainly, I wish to attempt it
but at present I do not know above
twenty or thirty words, and a few
common phrases, which I have
learnt by heart very well, we must
get on by degrees

I'll warrant your small stock
shall soon be increased.

I must arm myself with per-
severance, I hope I shall not be ti-
red of it soon, which I am afraid of.

Do you understand this sen-
tence, which I have just spoken
in Hindoostanee?

اپنی برائی کی بنا کرتی ہیں *
وہ تم اپنی نقل ہی میں لکھو *
تم روزنامہ رکھتے ہو *

ہاں ایک طرح کی ایک ہی
اگر تم محنت سے مطالعہ کرو تو جلد *
زبان سے واقف ہو گے

تم اس زبان کو مشکل نہیں سمجھتے **

مشکل ہو یا نہ ہو۔ محنت کرنے سے اور
دھن لگائے رہنے سے تم ہمیشہ اپنے
مطلب کو پہنچو گے۔ اگر تم ترقی کیا
چاہتے ہو۔ تو کچھ مشکل نہیں۔ پہلے
شوق چاہئے

میں نے سنا ہی کہ تم ہندوستانی زبان
سے خوب ماہر ہو
خدا کرے سچ ہو۔ غرض میں آپ کی
ترقی کے لئے مقدور بھروسہ دے دوں گا

depression of their neighbours.

Write that in your Note Book.

Do you keep a Journal?

Yes, I have a sort of common-

-place Book.

If you study and take pains you
you will soon acquire a know-
ledge of the language.

Do not you think it a difficult
language.

Whether difficult or not, by labor
and perseverance you will al-
ways obtain your end. if you
wish to make a proficiency there is
nothing hard, but inclination is the
first thing to be obtained.

I was informed you are well skil-
-led in the Hindoostanee tongue.

I wish I could say it was true, but
I will give you all the assistance in
my power to aid your proficiency.

سے واقف نہیں — یا تجاہل کرتے
ہیں }

اُسکے اصل معنی کیا ہیں

کوئی سردار — یا آپ جیسا اپنے گھر
کے مالک ہیں }

تو کوئی نوکر اپنے تئیں کہوں — کار
بابو — پر بھو — خلیفہ — مہتر — وغیرہ
کہلاتا ہی }

اس لئے کہ خاوند کے اور نوکروں کے
تزدیک وہ برا آدمی تھہرے }

میں دیکھتا ہوں تم ایک تھتھول ہو*
اور تھوڑی بہت آدمیوں کی**
چال سے واقف ہو* }

اسکے سمجھنے میں دُعا و قوف چاہئے کہ سب
ملکوں میں انسان ہوا ہو سس کے
تابع ہیں }

سچ ہی بھائی — اور ہر واحد اور قومیں
بھی پر دیشیوں کی تباہی اور دباؤ پر }

not know, or affect ignorance of
that word's signification.

What does it really mean?

Any Governor, or your Worship, as
the head of your own family.

Then why does a Servant call him-
self a Sircar, Baboo, Purvoo, Kulee-
fa, Mihtur, &c.?

That he may appear of more con-
sequence in the eyes of his fellow
servants.

You are a Wag I see and
know something of Men and
Manners.

It requires little sagacity to perceive
that mankind are guided by the same
leading passions in all countries.

Right friend, and individuals as
as well as nations, build their
grandeur, on the downfall or

ہی داہنی سے بائیں طرف

تم اپنے بھائی کو ایک خط لکھو

یہ خط کس نے لکھا ہے

وہ بہت خراب لکھتا ہے

اُس کا خط کوئی پڑھ نہیں سکتا

اُس کا کوئی لکھا ہوا حوالہ ہے — یا تم

صرف سننا یا کہتے ہو x

تم اعراب کیوں نہیں دیتے

لکھنے کا یہی دستور ہے یا اور کچھ

جواب قلمی بھیجو — زبانی نہیں

تم تحریر ہو

ہاں — میں فلا نے صاحب کا تحریر ہوں

میں جانتا تھا کہ محض روں کو سرکار کہتے
ہیں

ہاں — کہتے ہیں — مگر نادان یا ایسے

مغور جو اُس لفظ کے اصل معنی

of their numerical figures

Write a letter to your brother.

Who wrote this letter?

He writes very badly.

Nobody can read his hand

Is there any written account of

this? or is what you say merely

traditional?

Why do not you write the short

vowel or diacritical point?

Is this owing to the usual mode

of writing, or what?

Send a written, not a verbal answer.

Are you a writer?

Yes, I am Mr. —'s Writer.

I thought Writers were called

Sircars.

Yes, they are, but by ignorant

or proud people, who either do

میں ان سر مشقوں کی نقل کرونگا

سر مشق کہاں ہی

یہ اچھا خط ہی

تمہارے سب جدے جدے خطوں کے نام
کہا ہیں

تم خوشنویس ہو

ناگری اور فارسی کے حروف تہجی تم
دونوں مجھے سکھا سکتے ہو

یہ کاغذ بہت چمکدار ہے۔ موتا
ہیں۔ پتلا۔ دیز۔ بھیکا۔ سوکھا ہی

میں مسطر سے خوب سیدھا لکھ
سکتا ہوں۔ بغیر اسکے نہیں

مسطر۔ بالو۔ تکیا۔ قلم تراشن لال
کاغذ۔ لاک۔ مہر۔ رال۔ کاغذ تراش
مقراض۔ کہاں ہی

ہم جیسے انگریزی لکھتے ہیں۔ اُسی طرح
تم ناگری بائیں سے دائیں طرف لکھتے
ہو۔ یا کہ جس طرح فارسی لکھی جاتی

Shall I copy these lines?

Where are the copy lines?

Is this fine writing?

*What are the names of all your
different hands?*

Are you a Writing-master?

*Can you teach me both the Na-
guree and Persian alphabets?*

*The paper is too smooth, rough,
course, fine, thin, thick, wet, dry.*

*I can write with rules very strait
not otherwise,*

*Where is the ruler, sand, wafer,
penknife, blotting paper, wax,
seal, pounce, cutter, scissors.*

*Do you write Naguree from left
to right as we do in English, or
from right to left as the Persian
is written
(reversed in the position*

اور اچھے قلم ہیں

یہ سیاہی بہت گارہی - پتلی - پھیکی
ہی

یہ ایسی پھوٹتی ہی کہ میں اُس سے
لکھ نہیں سکتا

دوات میں کچھ روئی یا اور کچھ
دالو

نہی - اوسط - جلی لکھنے کے لئے ایک
اچھا قلم مجھے تراش دو

میرا ہاتھ درست ہوتا ہی

مجھے دکھاؤ قلم کیونکر پکرتے ہیں
تم حرفوں کو اس طرح بناتے ہو *

اس حرف کے شوٹے کیسے ہیں

تم ان دو حرفوں کو کیونکر چورتے ہو *
یہ کیشش - دائرہ اور شوٹہ درست
ہی

قلم کی نوک نہایت چوڑی - چھوٹی
سخت - نرم - لمبی - باریک ہی

the Naguree & Persian characters?

The ink is too thick, thin, pale.

It sinks so much, that I cannot
write with it.

Put some cotton, or some other
thing into the ink-stand.

Make me a good pen for a small
hand, middling, large.

Does my hand improve?

Shew me how to hold the pen.

Do you form the letters, so?

What are the component parts
of this letter?

How do you join these two letters?

Is this sweep, curve, turn, right?

The point of the pen, is too broad,
small, hard, soft, long, fine.

البتہ مقدر ہوگا

sense out of it.

میں اب اچھا پڑھتا ہوں۔

Do I read well now?

یہ اشعار تم پڑھو تو میں سنوں۔

Let me hear you read these verses.

یہ کس نے کہے ہیں

Who composed them?

جو چیزیں تم دیکھو یا سمجھو ان کے نام

Ask me the Hindoostanee names

تم مجھ سے پوچھا کرو۔ پہلے وہ کہ میرے

of everything you can see or think

حق میں بہت مفید ہوگا

of that will be most useful to me at first.

میں بہت ماندہ ہوا ہوں۔ تم اب جاؤ

I am very much tired, you may

لیکن تیسرے پہر چار گھنٹے کے وقت

go away now but return at four in

پھر آؤ

the afternoon.

مطالعہ کرنے کو کونسا وقت اچھا ہے

Which is the best time for study?

کون کون کتابیں اچھی ہیں

What are best books?

کون کون لوگ ہندوستانی زبان

Who are the best teachers of the

سب سے بہتر سمجھتے ہیں

Hindoostanee Tongue.

میں اور ایک صفحہ پڑھ لوں گا۔ میں یہ

I shall read one page more, I can-

سطر مطلق سمجھ نہیں سکتا

-not make out this line at all.

ناگرمی اور فارسی لکھنے کو تمہارے پاس

Have you any country ink, good

کچھ ہندوستانی روشنائی۔ کاغذ

paper, and proper pens for writing

تم کہا آپس میں یوں کہو گے
ہمارے یہاں اس میں فرق ہے
سمجھانے کا اور کوئی طور تھوڑا

{ اگر تم زبان سے نہیں سکتے - تو
اشاروں سے بتاؤ }

{ جو تم آہستہ بولتے ہو تو میں تمہاری بات
سمجھوں - تم بھولتے ہو میں صرف
مبتدی ہوں - اور وہ جو اتنا جلد
بولتے ہیں انکی بات میں سمجھ نہیں
سکتا }

{ تم کس خیال میں ہو - خدا کے واسطے
تم اس مشکل موقع پر غور کرو }

{ تم اپنے کسی دوست سے صلاح کر کے
فجر کو مجھے کہو
یہ بالکل بہت غامض ہے }

{ یہاں کچھ مقدّر ہے }

{ ذرا سوچو تو شہی - مطلب نکالنے میں کچھ }

Would you say so amongst yourselves?

With us it is different.

Try some other mode of explaining it.

Do it by signs if you cannot by words.

*If you speak slow then I may com-
prehend you, you forget that*

*I am but a beginner and cannot
understand those who speak
so fast.*

*What are you thinking of? for God's
sake attend to this very difficult
passage.*

*Consult some of your friends, let
me know in the morning.*

The whole is very obscure.

*Is there anything understood in
this place?*

*Reflect for a moment, there must
be something understood to make*

اگرچہ میں تمہارا مطلب قرینہ سے
سمجھتا ہوں۔ لیکن محاورہ درست
ہیں

صرف ونحو کے قاعدے چھوڑ دو، ہم
اس بات میں کبھی متفق نہ ہو سکیں گے

تمہارا یہی کام ہے کہ صحیح تلفظ اور
زبان کا استعمال مجھے سکھاؤ

ایسے مشکل الفاظ مت کہا کرو

میں قبول کرتا ہوں کہ تم زبردست
فاضل ہو۔ لیکن اب تک تمہارا
علم میرے نزدیک عبث ہے

جب میں خوب سمجھوں کہ لفظ بھاری
تمہاری زبان میں کہا ہے * تب *
پیچھے ہٹ کر کرنا

اگر تم اس بات کا سبب نہیں بتا سکتے
تو نیچا کو شش سے مجھے ہکاومت

although I can guess your mean-
ing from the context, still the lan-
guage is not good."

Leave the grammar to me, we never
can agree on that head.

Your business is to teach me the
real pronunciation and practice
of the language.

Do not use so many hard words.

I dare say you are a very lear-
ned man, but as yet your lear-
ning will be thrown away upon
me.

When I fairly know what the word
heavy, is, in your language, it
will then be time afterwards to
talk of light.

If you cannot give a reason for
this circumstance, do not mis-
lead me by attempting it.

مجھے بتاؤ تم اس حرف کو کیونکر تلفظ کرتے ہو

Show me how you pronounce this letter.

یہ کیونکر ادا ہوتا ہے

How is it formed?

یہ تھیک ہے

Is this right?

وہ غلط ہے

That is wrong.

میں اچھی طرح تلفظ کرتا ہوں

Do I aspirate properly?

بد تلفظ مجھے کرنے نہ دو

Do not allow me to pronounce badly.

تم سوئے ہو۔ اس میں دل نہیں لگاتے
تم بہت بے خبر ہو

You are asleep, you do not attend
you are very careless.

اس طرح میں زبان کبھی نہ سیکھ
سکوں گا

I never can learn the language
this way.

ایک مختصر قصہ۔ یا آج کل کی خبر کہو
یا اور کچھ۔ پر چپ مت بیٹھو

Tell me a short history, the news
of the day do anything but sit silent.

اگر ہم باہم خوب گفتگو نہ کریں۔ تو میں
بول چال کیونکر سیکھوں گا

Unless we speak much together
how can I learn to speak.

جو جملے میں کہتا ہوں۔ وہ اگر بیقاعدہ
یا بے محاورے ہوں تو صحیح کرنا

Correct the sentences I make when
they are ungrammatical or unidi-
omatical.

مجھ سے کہو کہ چاہئے تم یوں بولو

Tell me "You should say so, for

پر تائیت اور تذکیر بمعہ تمیز تلفظ *
 تحقیق ہندی کو دریافت کرنا یہاں
 تک سنگ لاخ ہی جو آج تک کسی
 سے بخوبی حاصل نہوا۔ اور نہ ہو گا کہونکہ
 ہمارے علمی یا زبانی گو یا ایک طلسمی
 پتہ یا ہی۔ کہ جہوں جہوں کوئی
 اسے پکڑا چاہے۔ تہوں تہوں وہ
 کافر اتھ سے دور بھاگتی

with the discrimination of pro-
 nunciation in the pure Hindee,
 to learn them is so arduous a task
 that no one as yet hath properly
 acquired it, nay, never will, for
 perfection in science or langua-
 ges is like an enchanted bird
 which the more one tries to
 catch, the further that imp
 flies from him.

ہندی زبان کی تحصیل کے لئے ٹھہاری
 کہا صلاح ہی۔ صاف کہو کہ میں اُسکے
 بموجب زبان سیکھوں۔ اور
 ٹھہاری اس بات کا ہمیشہ احسانمند
 رہوں گا

In acquiring the Hindoosta-
 nee tongue, what is your advice
 speak candidly, that I may
 learn the Language accord-
 ingly, and remain eternally obli-
 ged to you on that account.

اس لفظ کی کہا معنی *
 ایک یاد و متعل جملے میں اسے کہو
 تو میں بات چیت کے قرینے سے اسکے
 معنی دریافت کروں گا

What does this word signify?

Put it in a common sentence
 or two, and I shall, from the tenor
 of the discourse find out the
 meaning of it.

کہو صاحب * تمھاری دانست میں
ہندی زبان کہ فارسی کون سی
زیادہ مشکل ہے

Pray Sir, in your opinion whe=
=ther is the Hindoostanee or Per=
=sian language the most difficult.

ہندی کے اشکال میں کچھ شبہ نہیں
لیکن فارسی سے زیادہ درکار *
اسی واسطے ہم مقدور بھر سیکھتے
ہیں۔ تم ہم کو سکھلا سکو گے *

As to the difficulty of the Hindoo=
=stanece there can be no doubt, but
it is more necessary than the Per=
=sian, We therefore are striving to
learn it, Can you teach us?.

بھلا۔ تمھارے خیال میں کہو تو اس
شخص کے واسطے جو معاملہ یا سرکار
رکھتا ہے۔ کہا عوام کہا خواص سے
ہندوستان بحر میں۔ ان دونوں
زبان میں سے۔ یعنی فارسی اور
ہندی۔ کون سی پر ضرور ہے

Do say, in your idea, for the per=
=son who has transactions of all
sorts, with both the high and the
low throughout Hindoostan,
of these two languages, viz. the
Hindoostanee and Persian
which is the most requi=
=site?

عرف فارسی اور عربی الفاظ جو
ریختے میں شامل ہیں۔ ان کو جو
پوچھو تو چند ان دشوار نہیں *

In regard to the mere Arabic
and Persian words which occur
in the mixed languages they
are not so very difficult but the
masculine and the feminine,

ہندوستان کی دکن طرف سب
درباروں میں ہندی رائج ہے
کہو تو مجھ سے، تم نے انکو بولتے سنا ہے

*the courts in the south of India
Hindoostanee is the familiar language.
Do tell me what you heard them
saying.*

ہمارا منشی ہمیشہ ہم پر قابو چلا سکیگا
جس وقت اس پر کوئی اسی
زبان میں واجبی نالش کرتا ہے

*I shall always be at the mercy
of my own secretary against
whom when some one with reason
complains in that very tongue.*

وہ مجھے ایک بات کہتا ہے، اور تم
گجھ اور ہی کہتے ہو، کا شکے میں
آپ اُن سے بول سکتا

*He tells me one story, and you tell
me another, would to God I could
speak to them myself.*

اگر میں آپ اُن سے کہہ سکتا تو ایسی
چوک نہ ہوتی

*Had I been able to tell them my-
self, such a mistake could not
have happened.*

میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ کسی ہندوستانی
سے اُن کی زبان بول کر کام لینا اور
زبان کی نسبت زیادہ سہج ہے

*I have always found it more ca-
-sy to manage a Native by spea-
-king to him in his own lan-
-guage than any other.*

پر ہذا کسی منشی سے

Studying with a Moonshee.

پر یہ مطلق نہیں

} spoken with a particular tone
but there is no such thing.

کہتے ہیں کہ یہ زبانیں وہ جلد بولتا ہے

} They say he speaks these lan-
guages fluently.

جب میرا مخرج نا درست ہو تب مجھے
کہیو

} Tell me when my pronunciation
is improper.

وہ کہتا ہے کہ میں ہندی بولنے میں
ہندوستانیوں کو بھلاوا دے سکتا
ہوں * پر ہمیں آزمائش سے معلوم
ہی کہ یہ کم ہو سکتا ہے

} He says he can deceive the natives
in speaking the Hindoostanee,
but experience has taught us
that this is seldom possible

میں نے کسی کو ایسا نپایا کہ فارسی میں
بات چیت کر سکے * اس واسطے
ناچار ہو کر اپنے سنسنی سے کام چلایا *
میں درتا ہوں کہ وہ ہندی میں
میری ناواقفی سے اکثر قابو گانتھتا ہے

} I found no one who could converse
in persian, therefore was obliged
to employ my Moonchee, who I
fear often takes advantage of my
ignorance of the Hindoo sta-
-nee.

ہندی بولنے میں ہمارا قصور اکثر یہی *
ہی * کہ جدے جدے حرفوں کو پورا
تلفظ نہیں کرتے ہیں

} In speaking Hindoostanee our
general fault is, in not pronouncing
each individual letter fully.

میں نے بار بار اُن سے کہا ہے کہ

} I have often told them that in all

× کے واسطے اُسکے ساتھ کچھ عربی
× کی مہارت بھی کیا چاہئے

ہندی زبان نہ صرف پورب کے تمام
علم کی تحصیل کا راستہ آراستہ کرتی
ہی × بلکہ اُسکے سوار و زمرہ کے
کاروبار میں بھی بہت کام آتی
ہی

وے ابھی مجھ سے اُس بابت بولتے تھے

اُسکو جو کچھ کہا گیا تھا سو سب اُس نے
میرے منع کرنے کے آگے اُن سے کہا تھا

وہ شخص کون سی بھا کھا بولتا ہی
کہو اُس سے کہ ملک کی عام زبان
بولے تو سمجھی جاگی

اصل مشکل ہندی بولنے میں اُسکے مخرب
کی خصوصیت ہی × بعض لوگ تم سے
کہنے کے خاص لہجے سے بولنا لازم ہی

-sultans, such as it is, but to it,
for this purpose, must be added
a certain proficiency in Arabic.

The Hindoostanee not only paves
the way for the acquisition of all ori-
-ental learning, but is of the first im-
-portance, in the necessary affairs
of ordinary life, independant of
literature.

They were just speaking to me on
the subject.

He had informed them of all that
was told him before I could prevent it.

What dialect is that man spea-
-King? tell him to speak the gene-
-ral language of the country, and
then he will be understood.

The principal difficulty in spea-
-King Hindoostanee is in the peculi-
-arity of its pronunciation, some peo-
-ple will tell you that it ought to be

اُس بابت کی کر سکیں

can converse upon the subject.

In that negociation, without the

knowledge I had of the Hindoo

stance I feared matters would

not have succeeded.

He tells you to speak to him in

his own language.

How much you have had cause to

regret not being able to speak in the

familiar language of the country.

Speaking to them in their own

language, does away all shyness

and laying ceremony aside, they

speak more explicitly.

I was often told I never could travel

through India without a better

knowledge of the popular language

A knowledge of Persian does very

well for the literature of the Moo-

اُس کا و بار میں بغیر اس شعور کے

جو ہندی میں مجھے ہی * مجھے در تھا

کہ کام حاصل نہ ہوتا

وہ تم سے کہتا ہے کہ میٹری زبان میں

مجھ سے بولو

اُس ملک کی رایج زبان میں تول نہ

سکنے کے سبب تم کتنا پچھتاے ہو

انکی زبان بولنے سے وحشت تمام جاتی

رہتی ہے * اور وہ بے تکلف بولتے

ہیں اپنے جی کا مطلب

میں نے اکثر سنا ہے کہ اُس عام زبان

سے خوب واقف نہ ہونے سے میں کبھی

ہندوستان کی سیر نہ کر سکتا

مسلمانوں کا علم جو ہے سو ہی * اُسکے

لئے فارسی کا جاننا اچھا ہے * پر علمیت

بولتے ہو

Speak Hindoostanee.

تب اُس نے ہم سے کہا کہ وہ ایسا نہ تھا

He then told us it was not so.

میں تم سے کہتا ہوں کہ اُس نے مجھے اور
کچھ خبر نہ دی

*Let me tell you he gave me no
other information.*

اُن کو اُن کی زبان میں اُن سے بولنے
کا قابو ہی سو میں کہتا ہوں کہ یہ تھوڑا
بہت ہی

*They have the advantage of speak-
-ing to them in their own lan-
-guage, which I tell you is a very
considerable one.*

مجھے اور ایک بار اُس سے بولنے دو

Allow me to speak once more to him.

جو کچھ مجھ سے کہا جاوے سو تم سنو گے

*Whatever may be told me you shall
be informed of.*

تم اُن سے بولو اور بات چیت کا حاصل
ہم سے کہو

*Do you speak to them, and tell us
the result of the conversation.*

جس زبان سے میں واقف نہیں اُسی
میں وہ قصداً بولتا ہی

*He speaks purposely in a language
I am not acquainted with.*

وے تم کہتے ہیں ایسا۔ پر میں سچ
کہتا ہوں کہ وہ اور ہی ہی

*They tell you so, but I can assure
you it is indeed otherwise.*

تم اپنے نوکر سے کہو کہ اُس سے کہے کہ
میں کل آؤں جو اُس وقت بات چیت

*Tell your servant to inform him
I will come to-morrow, when we*

کارِ وِاجِ ہی

{ اُسی سے جانا چاہئے کہ اسکے سمجھنے سے اتنا
فائدہ ہی }

{ وہ چاہتا ہی کہ بے سب زبانتیں بولکر اپنا
علم ظاہر کرے }

{ میں نے مدت سے تمکو کہا ہی کہ وہ اُسکو
کبھی بول نہ سکیگا }

{ اُس ملک میں میں نے سنا ہی کہ وہاں
کی بولی بہت نرالی ہی }

{ اور کسی طرح لوگوں کی حقیقت سے واقف
نہو سکو گے * مگر جب انکی رایج زبان
سے خوب واقف نہو }

{ پردیسیوں میں سے میں اُنکے انگریزی
بولنے سے کیسا خوش ہوا ہوں }

{ وہ پہلے چاہتا ہی کہ تمھی سے بولے *
کہو نہ کہ اُسنے سنا ہی کہ تم ہندوستانی }

is a common language.

This ought to shew you the advantages of attaining a knowledge of it.

He wishes to shew his learning by speaking all these languages.

I have long since told you that he never will be able to speak it.

I was told in that country, that the dialect is very particular.

Nothing will enable you to get an acquaintance with the manners of the people, but an intimate knowledge of their common language.

From among foreigners how happy have I been to be spoken to in English.

He prefers speaking to you in particular because he was told you

تو اب جو سنتے ہیں اُمی سو اس سے
نہ کہنا

ہم سے ملاقات ہوئی تھی۔ پر تمہارے کہنے
کے مطابق اُسے خبر نہ دی

ہندوستانی زبان میں جو بولتے ہیں سو
میں سمجھ نہیں سکتا اس لئے کہ
پچھتا ہوں

جانکر کہ میں فارسی کا شد و بد جانتا ہوں
وے قصدِ ہندی کی بول چال کرنے لگے

وے اُسے پر ویسی جانینگے اگرچہ وہ ہندی
بہت باقاعدہ بولتا ہی

گستاخی معاف۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ
دھن باندھے رہنے اور مشق کے سوا

اور کسی چیز سے ہونے کا نہیں کہ تم
طراری سے بول سکو

تم اپنے بھائی کے پہنچتے ہی اُس سے کہو
کہ اُنکو کچھ خبر نہ دے

پچھلے سال میں نے ایک مسافر سے
سنا تھا کہ وہاں بھی ہندی زبان

tell him what you have just
heard.

I did meet him, but according to
your desire, did not inform him.

How much I regret not being able
to understand what is saying in
Hindoostanee.

Knowing that I had a smattering of
Persian they purposely began to
converse in Hindoostanee.

They would know him to be a foreigner
though he speaks the Hindoostanee
very grammatically.

I take the liberty of informing you
that nothing but perseverance and
practice will enable you to speak with
fluency.

Tell your brother, immediately upon
his arrival, not to give them any
information.

I was told last year by a traveller
that even there the Hindoostanee

سے ایک بات کہو

اپنا منہ کھولو x اور ہر ایک حرف

جدا جدا تلفظ کر کے بلند آواز سے بولو

یاد رکھو جو تینے قسم کھائی ہی کہ سچ

کہو گے۔ بالکل سچ کہو۔ اور سچ

سوا کچھ نہ کہو

جو شخص سو گند کھا کے سوچ کر جھوٹ

بولے جو گناہ اُس پر ہی شتم اُس سے

واقف ہو

جو میں سمجھتا ہوں سو میں بے فریب اور

بے لگا و دل کھول کر بولتا ہوں

پہلے ہی قصد صحیح بولنے کا کرو۔ حاضر

جوابی اور طراری مشق سے

ہوتی ہی

اس ملک کے اُس طرف وائے تھی

بولی بولتے ہیں

لوگ کہتے ہیں کہ اُس نے اُن سے دو

دن ہوئے تمام قصہ کہا ہی

آج اگر اُس سے تمہاری ملاقات ہو

on the subject.

Open your mouth and speak

louder pronouncing every letter distinctly.

Remember that you have sworn to

speak the truth, the whole truth

and nothing but the truth.

Are you aware of the guilt incurred

by him who deliberately utters a

falsehood on oath?

I speak candidly what I think, with-

out fraud or mental reservation.

Let your very first endeavour be to

speak correctly, readiness and

fluency are acquired by practice.

In that part of the country they

speak an elegant dialect.

It is said he told them the whole

story two days ago.

Should you meet him today, do not

تم اس کام میں کہا کرتے ہو۔ کچھ
 اتھاری پکڑا سیں ہی
 نہ میں کہہ نہیں سکتا کہ کچھ پکڑ
 ہی ہے۔ پر میرے دھیان میں وہ کام
 اور صورت سے بہتر ہوتا

کہوں یہ تم تھیک سمجھتے ہو۔ تم
 اس میں کہا زبونی دیکھتے ہو۔
 اس سے کہو کہ یہاں آوے کہونکہ میں
 اتنے کچھ کہا چاہتا ہوں
 وہ کہتا ہی کہ میں نہیں آؤنگا
 وہ مرد کہ کہا یہ کہتا ہی کہ میں
 اس کے بلانے پر اس سے بولنے کو
 نجاؤنگا۔

کہو اس سے۔ تو اگر اس کے ساتھ
 باتیں کرنے کو نہ جائیگا تو برطرف
 ہوگا

وہ کہتا ہی کہ میں یہی چاہتا ہوں
 اچھا۔ میں اس سے نہ بولوں گا۔ کہونکہ
 میں غصے ہوں گا تو ماروں گا۔ لیکن اس سے
 طلب دیکر رخصت کر دو

میں یقین جانتا ہوں کہ جو میرا مطلب ہی
 سو تمھاری ایک بات کے کہنے سے حاصل ہوگا
 جو تمام جہان ہمو دیجے تو بھی میں نہ
 چاہوں کہ تم اس بابت میں اس

What do you say to this business,

Have you any objection to it?

No, I cannot say that I have, but I
 think it might have been better ma-
 naged otherwise.

How, do you really think so? what
 do you think wrong?

Tell him to come here, as I wish to
 speak to him.

He says he will not come.

What, does the fellow say he will
 not come to speak to me, when I
 desire him.

Tell him if he does not come im-
 -mediately to speak to me, that
 I will dismiss him.

He says that is what he wants.

Well, I will not speak to him, as I
 may get angry, and beat him, but
 give him his wages & dismiss him.

I am sure that your speaking a
 word, would effect what I desire.

I would not for the world, that you
 should say a word to him

مانتا نہیں

اُس سے کہو کہ تو سخت بد ذات ہی
اور اپنے خاوند کے سامنے ہمیشہ
جھوٹے کی پوتوں کی پوت کھولتا ہے
تمھاری ایسی ہمت نہیں ہے کہ کسی
سپاہی سے ایسا بولو

میں تمھارے بات سے بولوں
اگر میں ہندوستانی زبان بول سکتا
تو خوشی سے بولتا * پر افسوس
ہی * کہ اس زبان میں میں دو
جملے بنا نہیں سکتا ہوں

تم کسی مہینے میں بول سکو گے * اور
لازم ہے کہ ایسے ہر ایک آدمی
سے بولا کرو کہ جو اچھے بولنے کی طرح
ہی سو تمھیں بتا سکے

جب تم نے میرے پھر * نہ * آنے تک
اُسے کہا کہ رہو تب اُس نے کہا * *
اُس نے کہا کہ میرے ہاتھ میں کام ہی
میں رہ نہیں سکوں گا

تم نے اُسے پوچھا کہ وہ کام کس طرح کا
تھا *

ہاں * پوچھا تھا * پر اُس نے کہا کہ وہ
بھیند کی بات ہی اُس کا میں بیان
نہ کر سکوں گا

you say to him.

Tell him he is a great rogue, and
that he is always telling his
Master a parcel of lies, (i.e. bags
and bags of, in the Hindee).

You dare not say so to a Soldier.

May I speak to your father?

Could I speak the Hindoostanee I
would with pleasure, but alas, I
cannot join two sentences together
in that tongue.

You might speak it in a few months
and should always speak it with
every body who is able to tell you
how to speak it well.

What did he say when you told him
to remain until (or till) I returned
He said he had business, and could
not possibly remain.

Did you ask him of what nature
the business was?

Yes, I did ask, but he said it was
a secret which he could not possi-
bly mention.

میں کہا سچ اچھا بولتا ہوں
 اسنے تمہارے کام کی بابت مجھے کہا تھا
 (وے ان دنوں آپس میں بولتے چالتے
 نہیں)

وہ تم سے پھر کبھی نہ بولے گا
 تم کہا کہتے ہو
 میں تم سے نہیں بولتا تھا
 تم کہہ سکتے ہو کہ وہ کہاں رہتا ہے
 (تم اپنی زبان میں اسکا نام تو بتاؤ)

اس کتاب کی بابت جو تم سے میں نے کہا
 (سو کسی سے کچھ نہ کہنا
 وے آپس میں انگریزی بولتے ہیں*)
 (اور ہم سے فارسی
 بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کل پہنچے گا*)
 لیکن اور لوگ بجد ہو کر کہتے ہیں
 کہ وہ کل ہی پہنچا ہے

اسکی مرضی نہ تھی جو کہ مجھے کہ ان دنوں
 سبق میں کون کل ہے اور کون
 کل کا ہوگا

کون کہتا ہے کہ یہ کاغذ سفید ہے
 جب میں کہتا ہوں کہ یہ رات سا کالا ہے
 اس سے کہو کہ یہاں آو
 تم اپنے نوکر سے جو کہتے ہو سو وہ

Do I really speak well?

He spoke to me about your business.

*They do not speak to each other now-
a days.*

He never will speak to you again.

What do you say?

I was not speaking to you.

Can you tell me where he lives?

*Tell me the name of this in your
language.*

*Say nothing to anybody of my spea-
king to you about that book.*

*They speak english amongst
themselves and persian with us.*

*Some people say he will arrive
tomorrow, but others insist that
he arrived yesterday.*

*He would not tell me, which of the two
was yesterday's or tomorrow's les-
=son.*

*Who says this paper is white, when
I affirm it is black as night.*

Bid him come here.

Your servant does not mind what

ساترہ دس گھنٹے

اگارہ کا عمل ہی

سوا گیارہ گھنٹہ ہی

بارہ گھنٹہ کا عمل ہی

بول چال

تم ہماری زبان بولتے ہو

ہاں * میں انگریزی کچھ کچھ بول سکتا ہوں

میں نے اب تک تمہاری زبان بولنی
نہیں سیکھی

اس تمام ملک میں ہندوستانی زبان
بولتے ہیں * اور یہ تمہارے بہت
کام آویگی

جتنی جلد می ہو سکے میں ہندی بولنا
سیکھوں گا

ہم سے انگریزی مت بولو * جب تک
میں نہ کہوں کہ ہندی میں مجھے وقت
ہوتی ہی

میں نے اُسے اپنے بھائی سے بولتے سنا ہی
میں جب سے آیا ہوں تب سے اگر
ہمیشہ اس ملک کی زبان کو بولے جاتا
تو اب میں بہت سہج سے بول سکتا

میں اپنے بھائی سے ہندوستانی اچھی
بولتا ہوں * اگرچہ وہ مجھے عمر میں
برابر ہی

Half past ten o'clock.

Near eleven.

A quarter past eleven.

Between eleven and twelve.

Speaking

Do you speak our language.

Yes, I can speak a little english.

I have not yet learned to speak
your language.

The Hindoostanee is spoken
all over this country, and will
be very useful to you.

I shall learn to speak the Hin-
doostanee as soon as possible.

Do not speak english to me until
I tell you that I am at a loss with
the Hindoostanee.

I hear him speaking to his brother

Had I all along spoken the language
of this country since my first ar-
rival, I should now have been able to
speak it with great ease.

I speak the Hindoostanee better than
my Brother, though in age he
is more than I am.

تم کہاں رہتے ہو *Where do you live?*

تم کہا کہتے ہو *What do you say?*

سیس ہندوستانی بولو *Speak easy Hindoostanee.*

اسکو پھر کہو *Say it again.*

اسکو مہربانی کر کے پھر بیان کیجے
اسکو پھر ارشاد فرمائے *Have the goodness Sir, to repeat it.*

آپ بہت جلدی بولتے ہو *You speak very quick, Sir.*

میں نہیں سمجھتا ہوں *I do not understand!*

کہو تو وہ کہا کہتا ہی *Tell (me) what he says.*

بھولیو مت *Do not forget.*

آج کہا خبر ہی *What news is there to day.*

میں نے آج کچھ خبر نہیں سنی *I have not heard any news to day?*

تم نے آج کچھ نئی خبر سنی ہی *Have you heard any news to day?*

کتنا دن چرہا ہی *(Asked before noon) What o'clock*

کتنا دن آیا ہی *is it?*

اب کتنا دن ہی

کتنا دن باقی ہی

کتنا دن رہا ہی

(Asked after noon) What o'clock is it?

دس گھنٹے

Ten o'clock.

دس گھری

ساتھ دس گھری

Half past ten o'clock.

اب مزاج شریف کیسا ہی

(More respectfully) How do you
do Sir?

اب مزاج مبارک کیسا ہی

(To a superior) How do you do Sir?

آپ کا مزاج شریف کیسا ہی

(To a superior) How do you do Sir

آپ کا مزاج مبارک کیسا ہی

(To a superior) How do you do Sir?

حضور کا مزاج مبارک کیسا ہی

(To one much superior) How do you
do Sir?

In reply.

دعا کرتا ہوں

I make prayer for you.

الحمد للہ

Praise to God.

فضلِ الہی سے بہت اچھا ہی

By the divine favor (my health) is
very good.

میرا مجرا پہنچے

My respects (to you).

تمہارا کیا مقصد ہی

What is your desire, or what do
you want?

آپ کا کیا مقصد ہی

What is your wish, Sir?

آپ کیا کہا چاہتے ہیں

What do you wish to say Sir?

تم کہاں سے آئے ہو

Where do you come from?

تمہارا وطن کہاں ہی

What country are you from?

DIALOGUES.

گفتگو

Address at meeting.

سلام علیکم

Peace or safety on you!

سلام

Peace or safety!

بندگی عرض کرنا ہوں

My service to you, Sir!

In reply.

و علیکم السلام

And on you (be) peace or safety!

صاحب سلامت

Sir, safety or welfare (to you)!

میری بھی بندگی پہنچے

My service also to you!

حضرت سلامت بندگی

Sir, welfare (and my) service to you.

At parting.

خدا حافظ

God (be your) protector, farewell!

Adieu.

سلام علیکم

Peace or safety on you!

In enquiring after health.

تمہاری کیا حالت ہے

(To an inferior) How are you?

اب آپ کا مزاج کیسا ہے

(To an equal) How do you do Sir?

॥ १ ॥

॥ प्रेम सागर ॥

॥ श्रीगणेशायनमः ॥ ० ॥

विद्या विदारण विरद वर वारण वदन विकास ।

वर देवहु वाढे विसद बानी बुद्धि विलास ॥ १ ॥

युगल चरन जोवत जगत जपत रैन दिन तोहि ।

जगमाता सरस्वति सुमिर युक्ति उक्ति दे मोहि ।

एक समैं व्यास देवकृत श्रीमत् भागवत के दशमस्कंध की कथा को चतुर्भुज मिश्र ने दोहे चौपाई

में ब्रज भाषा किया- सो पाठशाला के लिये श्रीमहागजाधिराज सकल गुण निधान पुन्यवान- महाजान-

मारकुड़स बलिजलि गवरनर जनरल प्रतापी के राजमें ॥ ० ॥

कवि पंडित मंडित किये नग भूषण पहिराय-

गाहि गाहि बिद्या सकल वस कीनी चित चाय-

दान रौ चहुं चक्र में पड़े कविन के चित्त ।

आवत पावत लाल मनि हय हाथी बहु वित्त ॥

ओ श्रीयुत गुन गाहक गुनियन सुखदायक जान गिलकिरिस्त महाशय की आज्ञा से-
 संवत् १८ ३० में श्रीलक्ष्मी लाल कवि ब्राह्मण गुजरती सहस्र अवदीच आगरेवाले ने-विस
 का सार ले- यामनी नावा छोड-दिखी आगरे की खडी बोली में कह नाम प्रेम सागर धराः पर श्री
 युत जान गिलकिरिस्त महाशय के जानेसे बना अध बना छपा अध छपा रह गया था सो अब
 श्रीमहाराजेश्वर- अति दयाल- कृपाल- यशस्वी- तेजस्वी- गिलबर्ट लार्ड मिंटो प्रतापवान के राजमें-
 ओ श्रीगुनस्वान- सुखदान- कृपा निधान- भागवान- कपतान जान उलियम टेलर प्रतापी की
 आज्ञा में- और श्रीयुत परम सुजान दया सागर परोपकारी डाक्टर उलियम हंटर नक्षत्री-
 की सहायता से- ओ श्री निपट प्रवीन दयायुत लिपटन अवराहाम- लाकिट रतीवंत के कहेसे-
 उसी कविने- संवत् १८ ६६ में पूछ कर छपवाया पाठशाला के विद्यार्थियों के पढ़ने को- ॥

Chapter 1.

अथ कथा आरंभ महाभारत के अंतमें जब श्रीकृष्ण अंतरध्यान हुऐ तब पांडव तो महा दुखी
 हो- हस्तिनापुर का राजा परीक्षित को दे हिमालय गलने गये- और राजा परीक्षित सब देस जीत-
 धर्म राज करने लगे- कितने एक दिन पाँके एक दिन राजा परीक्षित आखेट को गये तो वहां देखा
 कि एक गाय और बैल और दौडे चले आते हैं तिनके पाँके मूसल हाथ लिये एक स्त्र मारवा
 आता है- जब वे पास पहुंचे तब राजा ने स्त्र को बुलाय दुख पाय कुंजु लायकर कहा ओर तू कौ
 न है- अपना बखानकर जो मारता है गाय औ बैल को जान कर- क्या अर्जुन को तैं ने दूर गया
 जाना तिस से उसका धर्म नहीं पहिचाना- सुन पंडु के कुल में ऐसा किसी को न पावेगा- कि जिसके
 सोही को दू दीन को सतावेगा इतना कह राजा ने खडग हाथ में लिया- वह देख डरकर खडा हुआ
 फिर नरपति ने गाय और बैल को भी निकट बुलाके पूछा कि तूम कौन हो मुझे बुझा कर कहो देव

ता हो कै ब्रह्माण और किस लिये भागे जाते हो यह निधडक कहो मेरे रहते किसी की इतनी सामर्थ्य नहीं जो तुम्हें दुख दे.

इतनी बात सुनी तब तो बैल सिर मुका बोला. महाराज. यह पाप रूप काले वरन डेरावनी मूरत जो आप के सनमुख भडा है सो कलियुग है. इसी के आने से मैं भागा जाता हूं. यह गाय स्व रूप पिरथी है. सो भी इसी के डर से भाग चली है. मेरा नाम है धर्म. चार पांव रखता हूं. तप. सत. दया. और सोच. सतयुग में मेरे चरन बीस बिस्व थे त्रेता में सोलह. द्वापर में बारह. अब कलियुग में चार बिस्व रहे. इस लिये कलि के बीच में चल नहीं सकता. धरती बोली धर्मवतार. मुझ से भी इस युग में रहा नहीं जाता. क्योंकि सद् राजा हो अधिक अधर्म मेरे पर करेंगे. तिनका वोट मैं न सह सकूंगी. इस भय से मैं भी भागती हूं. यह सुनते ही राजा ने क्रोध कर कलियुग से कहा. मैं तुम्हें अभी मारता हूं. वह घबरा राजा के चरणों पै गिर गिडगिडाकर कहने लगा. पृथी नाथ. अब तो मैं तुम्हारा ही सरन आया. मुझे कहीं रहने को छौर बताइये. क्योंकि तीन काल और चारों युग जो ब्रह्माने बनाए हैं सो किसी भांति भेटे न भिटेगें इतना सुन तेही राजा परीक्षित ने कलियुग से कहा कि तुम इतनी छौर रहो. जूरे छूट. ऋद्ध की हाट. वेस्पाके घर. हत्या. चोरी. और सोने में. यह सुन कलि ने तो अपने स्थान को प्रस्थान किया. और राजा ने धर्म को मन में रख लिया. पिरथी अपने रूप में मिल गई. राजा फिर नगर में आये और धर्म राज करने लगे.

कितने एक दिन बीते राजा फिर एक समूह आखेट को गये और खेलते खेलते प्यासे गये शिरके मुकुट में तो कलियुग रहता ही था. त्रिस ने अपना औसर पा राजा को अज्ञान किया. राजा प्यास के मारे कहाँ आते हैं कि जहां लोमस ऋषि आसन मारे नैन मूंदे हरि का ध्यान लगाये तप कर रहे थे. त्रिने देख परीक्षित मन में कहने लगा. कि यह अपने तप के घमंड से भुके देख आंख मूंद रहा है. ऐसी कुमति ठानि एक मरु सांप वहां पडा था सो धनुष से उठा ऋषि के गले में डाल अपने घर आ

या मुंकर उतारते ही राजा को ज्ञान हुआ तो सोच कर कहने लगा कि कंचन में कलियुग का बास है यह मेरे सीस पर था। इसी से मेरी ऐसी कुमति हुई जो मरा सर्प ले ऋषि के गले में डाल दिया। सो मैं अब समझा कि कलियुग ने मुझ से अपना पलटा लिया। इस महा पाप से मैं कैसे छूटूंगा चरन धन जन स्त्री और राज मेरा कौन गया सब आज। न जानूँ किस जन्म में यह अधर्म जायगा जो मैं ने ब्राह्मण को सताया है।

राजा परीक्षित तो यहां इस अथाह सोच सागर में डूब रहे थे और जहां लोमस ऋषि थे तहां कितने एक लड़के खेलते हुंए जा निकले। मरा सांप उन के गले में देख अचंभे रहे और घबराकर आपस में कहने लगे कि भाइ। कोई इन के पुत्र से जाके कह दे जो उपवन में कौशिकी नदी के तीर ऋषियों के बालकों में खेलता है। एक सुनते ही दौड़ा वहीं गया जहां शृंगी ऋषि छोकरी के साथ खेलता था। कहा बंधु तुम यहां क्या खेलते हो। कोई दुष्ट मरा हुआ काला नाग तुम्हारे पिता के कंठ में डाल गया है। सुनते ही शृंगी ऋषि के नैन लाल हो आये। दांत पीस पीस लगा थर थर कांपने। और क्रोध कर कहने कि कलियुग में राजा उपजे है अभिमानी। धन के मद से अंधे हो गये हैं दुख दानी। अब मैं उस को दूहूँ आप। वहीं मीन पत्रेगा आप ऐसे कह शृंगी ऋषि ने कौशिकी नदी का जल चुबू में ले राजा परीक्षित को आप दिया कि यही सर्प सातवें दिन तुम्हें डसेगा।

इस भ्रांति राजा को आप। अपने बाप के पास आ गले से सांप निकाल कहने लगा हे पिता। तुम अपनी देह संभालो। मैंने उसे आप दिया है जिसने आप के गले में मरा सर्प डाला था। यह वचन सुनते ही लोमस ऋषि ने चैतन्य हो नैन उघाड़ अपने ज्ञान ध्यान से विचार कर कहा। अरे पुत्र। तू ने यह क्या किया। क्यों आप राजा को दिया। विसके राज में थे हम सुखी कोई पशु पंखी भी न था दुखी।

ऐसा धर्मराज था कि जिसमें सिंह गाय एक साथ रहते और आपस में कुछ न कहते. अरे पुत्र. जिन के देस में हम बसे. क्या हुआ तिनके हंसे मरा हुआ सांप डाला था उसे श्राप क्यों दिया. तनक दोष पर ऐसा श्राप. तैने किया बडाही पाप. कुछ विचार मन में नहीं किया. गुन छोडा औगुनही लिया. साध को चाहिये शील सुनाव से रहे. आप कुछ न कहे. और की सुन ले. सब कागुन लेले. औगुन तज दे.

इतना कह लोमस ऋषि ने एक चेले को बुलाके कहा तुम राजा परीक्षीत को जाके जतादेजो तुम्हें शृंगी ऋषि ने श्राप दिया है. भला लोग तो दोष देहांगे. पर वह सुन सावधान तो हो. इतना वचन गुरूका मान चेला चला वहां आया जहा राजा बैठा सोच करता था. आतेही कहा महाराज. तुम्हें शृंगी ऋषि ने यह श्राप दिया है सातवे दिन तक्षक डसेगा. अब तुम अपना कारज करो जिस से कर्म की फांसी से छूटो. सुनतेही राजा प्रसन्नता से खडा हो हाथ जोड कहने लगा. मुर पर ऋषिने बडी क्षपा की जो श्राप दिया. क्यों कि मैं माया मोह के अपार सोचसागर में पडा था. सो निकाल बाहर किया. जब मुनी का शिष्य विदा हुआ. तब राजा ने आप तो वैराग लिया. और जनमेजय को बुलाय राज पाट देकर कहा. वेद. गौ ब्राह्मण की रक्षा कीजो और प्रजा को सुख दीजो. इतनी कह आये रत्नास. देखी नारी सवी उदास. राजा को देखतेही रानियां पांखों पर गिर गये कहने लगीं. महाराज. तुम्हारा वियोग हम अवलान सह सकेंगीं. इससे तुम्हारे साथ जी दें तो भला. राजा बोले. सुनो. स्त्री को उचित है जिस में अपने पति का धर्म रहे सो करे. उत्तम काज में बधा न डाले.

इतना कह धनजन कुटुब और राज की माया तज निरमोही हो अपना जोग साधने को गंगा के तीर पर जावेगा. इस को जिसने सुना वह हाय हाय कर पछताय पछताय विन रोयेन रहा. और यह समाचार जब मुनियों ने सुना कि राजा परीक्षीत शृंगी ऋषिके श्राप से मरनेको गंगा तीर पर आ

बैठा है. तब व्यास. वशिष्ठ. भरद्वाज. कात्यायन. परासर. नारद. विश्वामित्र. वामदेव. यमदग्नि
 आदि अठ्ठासी सहस्र ऋषि आये और आसन विछाय पांत पांत बैठ गये अपने अपने शास्त्र
 विचार विचार अनेक अनेक भांतिके धर्म राजा को सुनाने लगे. कि इतने में राजा की श्रद्धा देख पोथी
 कांख में लिये दिगंबर भेष श्री भुकदेवजी भी आन पहुंचे. उनको देखते ही जितने मुनि थे सब के स
 व उठ खड़े हुये. और राजा परीक्षित भी हाथ बांध खड़ा हो विनती कर कहने लगा. कृपा निघा
 न. मुरु पर बड़ी दया की जो इस समें आपने मेरी सुध ली. इतनी बात कही तब भुकदेव मुनि भी बैठे तो रा
 जा ऋषियों से कहने लगे कि महाराजो. भुकदेव जी व्यास जी के तो बड़े. और परासर जी के में मुक्ति पाई थी तुहें
 बड़े बड़े मुनीस होके उठे. सो तो उचित नहीं. इसका कारन कहो जो मेरे मन का संदेह जाय तब परासर मुनि
 बोले. राजा. जितने हम बड़े बड़े ऋषि हैं. पर ज्ञान में भुक से छोटे ही हैं. इस लिये सब ने भुक का आदर
 मान किया. किसी ने आस पर. किये तारन तरन हैं. क्योंकि जब से जन्म लिया है तब ही से उदासी हो
 बन वास करते हैं. और राजा तेरा भी कोई बड़ा पुन्य उदै हुआ जो भुकदेव जी आये. ये सब धर्मों से उत्तम
 धर्म कहेंगे. जिस से तू जन्म मरन से छूटे भव सागर पर होगा. यह वचन सुन राजा परीक्षित ने श्री भु
 कदेव जी को दंडवत कर पूछा. महाराज. मुझे धर्म समझाये कहो. किस रीति से कर्म के फंदे से छूटू
 गा. सात दिन में क्या करूंगा. अधर्म है अपार. कैसे भव सागर हूंगा पार.

श्री भुकदेव जी बोले राजा. तू थोड़े दिन मत समझ. मुक्ति तो होती है ऐकही घड़ी के ध्यान में.
 जैसे षष्ठांगुल राजा को नारद मुनि ने ज्ञान बताया था. और उसने दोही घड़ी में तेरे खतुम
 तो सात दिन बहुत है. जो एक चित हो कर ध्यान. तो सब समझोगे अपने ही ज्ञान से. कि. क्या है देह.
 किस का है वास. कौन करता है इसमें प्रकाश. यह सुन राजा ने हरषके पूछा. महाराज. सब धर्मों से
 उत्तम धर्म कौन सा है. सो कृपा कर कहो तब भुकदेवजी बोले. राजा. जैसे सब धर्मों में वैष्णव धर्म बड़ा

है. तैसे पुरानों में श्री भागवत. जहां हरि भक्त यह कथा सुनावें हैं तहां ही सब तीर्थ औ धर्म आवें हैं. जितने है पुरान. पर नहीं है कोई भागवत के समान. इस कारन मैं तुम्हें बारह स्कंध महा पुरान सुनाता हूं. जो व्यास मुनि ने मुझे पढ़ाया हैं. तू श्रद्धा समेत आनंद से चित दे सुन. तब तो राजा परीक्षित सप्रेम सुनने लगे. और शुकदेव जी ने मंत्र से सुनाने.

नौ स्कंध कथा जब मुनि ने सुनाई. तब राजा ने कहा दीन दयाल. अब दया कर श्री कृष्ण अवतार की कथा कहिये. कौं कि हमारे सहायक औ कुल पूज वेहां हैं. शुकदेव जी बोले राजा. तुम ने मुझे बड़ा सुख दिया जो यह प्रसंग पूछा. सुनो. मैं प्रसन्न हो कहता हूं. यदु कुल में पहले भजमान नाम राजा थे. तिन के पुत्र दृष्टिकु. दृष्टिकू के बिदूरथ. तिन के सूरसेन. जिन्होंने नौ स्कंध पृथी जीत के जस पाया. उन की स्त्री का नाम मरिष्या. तिस के दस लडके और पांच लडकियां. तिन में बड़े पुत्र वसुदेव. जिन की स्त्री के आठवें गर्भ में श्री कृष्ण चंद्र जीने जन्म लिया. जब वसुदेव जी उपजे थे तब देवताओं ने सुरपुर में आनंद के वाजन कजाये थे. और सूरसेन की पांच पुत्रियों में सबसे बड़ी कुंती थी. जो यंदु को व्याही थी. जिस की कथा महाभारत में गाई हैं. और वसुदेव जी पहले तो रोहन नरस की बेटी रोहनी को व्याह लाये. तिस पीछे सत्रह जब अठारह पटरानी हुई. तब मथुरा में कंस की वहन देवकी को व्याहा. तहां आकाश बानी भई कि इस लडकी के आठवें गर्भ में कंस का काल उपजेगा. यह सुन कंस ने वहन वहने ऊ को एक घर में मूढ़ दिया. और श्री कृष्ण ने वहां ही जन्म लिया. इतनी कथा सुनते ही राजा परीक्षित बोले. महाराज. कैसे जन्म कंस ने लिया. किस ने त्रिसे महा बर दिया. और कौन रीति से कृष्ण उपजे आय. फिर किस विधि से गोकुल पहुंचे जाय. यह तुम मुझे कहो समनाय.

श्री शुकदेव जी बोले मथुरा पुरी का आहुक नाम राजा. तिन के दो बेटे एक का नाम देवक. दूसरा उग्रसेन कितने एक दिन पीछे उग्रसेन ही वहां का राजा हुआ. जिस की एक ही रानी त्रिसे का नाम.

पवनरेखा. सो अति सुंदरी और पतिव्रता थी. आठों पहर स्वामी की आज्ञा ही में रहे. एक दिन कपड़ों से भई. तो पति की आज्ञा ले सखी सहे ली को साथ कर रथ में चढ़ वन में खेलने को गई. वहां घने घने वृक्षों में भांति भांति के फूल फूले हुये. सुगंध सनी मंद मंद ठंडी ठंडी पवन बहरही. कोकिल कपोत कीर मोर. माठी मीठी मनभावन बोलियां बोल रहे. और एक ओर पर्वत नीचे यमुना न्यारी ही लहरें ले रही थी. कि रानी इस सभै को देख रथ से उतर कर चली तो अचानक एक ओर अकेली भूल के जा निकली. वहां दुमलिक नाम राक्षस भी संयोग से आपहुंजा. वह इसको जोवन और रूप की छवि को देख छक रहा. और मन में कहने लगा कि इस से भोग किया चाहिये. यह ठान तुरत राजा उग्रसेन का स्वरूप बन. रानी के सोही जा बोला. तू मुझ से मिल. रानी बोली. महाराज. दिन को काम केलि कर नी जोग नहीं. क्योंकि इसमें सील और धर्म जाता है. क्या तुम नहीं जानते जो ऐसी कुमति विचारी है.

जद पवनरेखा ने इस भांति कहा. तद तो दुमलिक ने रानी को हाथ पकड़ खैच लिया. और जो मन माना सो किया. इस छल से भोग करके जैसा था तैसा ही बन गया. तब तो रानी अति दुख पाय पछताय कर बोली. ओरे अधमी. पापा चंडाल. तूने यह क्या अंधेर किया जो मेरा सत खो दिया. धिक्कार है तेरे माता पिता और गुरु को. जिसने तुझे ऐसी बुद्धि दी. तुज सा पूत जन्मे से तेरी या बान कों न हुई. ओरे दुष्ट. जो नर देह पाकर किसी का सत भंग करते हैं. सो जन्म जन्म नरक में पडते हैं. दुमलिक बोला. रानी. तू श्राप मत दे मुझे. मैंने अपने धर्म का फल दिया है तुझे. तेरी कोख देख मेरे मन में बड़ी चिंता थी सो चई. आज से हुई गर्भ की आस. लडका होगा दशवें मास. और मेरी देह के सुभाव से तेरा पुत्र नौखंड पृथ्वी को जीत राज करेगा. और कृष्ण से लडेगा. मेरा नाम प्रथम कालनेम था. तब विरू से युद्ध किया था. अब जन्म आया तो दुमकेलि नाम कहाया. तुज को पुत्र दे चला. तू अपने

मन में किसी बात की चिंता मत करे. इतनी बात कह जब कालनेम चला गया. तब रानी को भी कुछ सोच समझ कर धीरज भया.

जैसी हो होतव्यता. तैसी उपजे बुद्धि. ॥

हानहार हिरदे बसे. विसर जाय सब बुद्धि.

इतने में सब सखी सहेली आन मिली. रानी का सिंगार विगडा देख एक सहेली बोल उठी. इतनी बेर तुम्हें कहां लगी और यह क्या गति हुई. पवनरेखा ने कहा. सुनो सहेली. तुमने इस वन में तजी अकेली. एक बंदर आया बिसने मुझे अधिक सताया. तिस के डर से मैं अब तक थर थर कांपती हूं. यह बात सुनकर तो सबकी सब घबर आई. ओ रानी को मटर थ पर चढ़ा घर लाई. जब दशमहाने पूजे. तब पूरे दिनों लडका हुआ. तिस समें एक बड़ी आंधी चली कि जिस के मारे लगी धरती डोलने. अंधे रा ऐसा हुआ जो दिन की रात होगई. और लगे तारे टूट टूट गिरने. बादल गरजने. ओ विनली कड़कने.

ऐसे माघ सुदी तेरस बृहस्पत वार को कंस ने जन्म लिया. तब राजा उग्रसेन ने प्रसन्न हो सा रे नगर के मंगलामुखियों को बुलाय मंग साचार कराये. और सब ब्राह्मण. जोतषियों को भी अति मान सनमान से बुलवा भेजा. वे आये. राजाने बड़ी आवभक्ति से आसन देदे बैठाये. तब जो तषियों ने लग्न साध मूहूर्त विचार कर कहा. पृथ्वीनाथ. यह लडका कंस नाम तुम्हारे वंश में उपजा. सो अति बलवंत हो राक्षसों को ले राज करेगा. और देवता और हरिभक्तों को दुख दे आ पका राज ले निदान हरिके हाथ मरेगा.

इतनी कथा कह सुकदेव मुनि ने राजा परीक्षित से कहा. राजा. अब मैं उग्रसेन के भाईदेवक की कथा कहता हूं. कि उस के चार बेटे थे और छः बेटियां. सो छः वसुदेव को व्याह दी. सा

तवी देवकी हुई जिसके होने से देवताओं को प्रसन्नता भई. और उग्रसेन के भी दस पुत्र. परस वसे कंस ही बड़ा था. जब से जन्मा. तबसे यह उपाध करने लगा कि नगर में जाय छोटे छोटे लड़कों को पकड़ पकड़ लावे. औ यह ड की खोह में मूढ़ मूढ़ मार मार डाले. जो बड़े होय तिनकी छाती पे चढ़ गला घोट जी निकाले. इस दुख से कोई कहीं न निकलने पावे. सब कोई अपने अपने लड़के को छिपावे. प्रजा कहे दुष्ट यह कंस. उग्रसेन का नहीं है वंस. कोई महा पापी जन्म ले आया है जि सने सारे नगर को सताया है. यह बात सुन उग्रसेन ने विसे बुलाकर बहुत सा समझाया. पर इस का कहना विसके जीमें कुछ भी न आया. तब दुख पाय पछताय के कहने लगा कि ऐसे पूत होने से मैं अजत कौन न हुआ.

कहते हैं. जिस समै घरमें कपूत आता है. तिसी समै जस और धर्म जाता हैं जब कंस आठ वर्ष का भया. तब मगध देस पर चढ़ गया. वहां का राजा जरासिंधु बड़ा जोधा था. तिससे मिल इसने मल्ल युद्ध किया तो उनने कंस का बल लख लिया. तब हार मान अपनी दो बेटियां ब्याह दीं. यह ले मथुरा में आया और उग्रसेन से वैर बढ़ाया. एक दिन कोप कर अपने पिता से बोला कि तुम राम नाम कहना छोड़ दो औ महादेव का जप करो. विसने कहा मेरे तो कर्त्ता दुख हरता वेद हैं जो तिनको ही न भजूंगा तो अधर्मी हो कैसे भव सागर पार हूंगा. यह सुन कंस ने सुनसा मप को पकड़ कर सारा राज ले लिया. और नगर में यों डोंडा फेर दी कि कोई यज्ञ. दान. धर्म. तप. औ राम का नाम करने न पावे. ऐसा अधर्म बढ़ा कि गौ. ब्राह्मन. हरिके भक्त. दुख पाने लगे. और धरती अति बोनों मरने. जब कंस सब राजाओं का राज ले चुका. तब एक दिन अपना दल ले राजा इंद्र पर चढ़ चला तहां मंत्री ने कहा महाराज. इंद्रासन विन तप किये नहीं मिलता. आप बल का गर्व न करिये. देखो गर्व ने सबन कुंभ करन को कैसा खो दिया जिनके कुलमें एक भी न रहा.

इतनी कथा कह शुक देव जी राजा परीक्षित से कहने लगे. कि राजा जट्ट पृथ्वी पर अति अधर्म होने लगा. तट्टदुखपाय घवराय गाय का रूप बन रांमती देव लोक में गई. और इंद्र की सभा में जा. सिर रुकाय. उसने अपनी सब पीर कही. कि महाराज. संसार में असुर अति पाप करने लगे. तिनके डर से धर्म तो उठ गया. ओं मुमें आज्ञा होतो नरपुर छोड़ रसातल को जाऊं. इंद्र सुन सब देवताओं को साथ ले ब्रह्मा के पास गये. ब्रह्मा सुन सब को महादेव के निकट ले गये. महादेव भी. सुन सब को साथ ले ब्रह्मा गये जहां क्षीर समुद्र में नारायण सो रहे थे. तिन को सोता जान. ब्रह्मा. रुद्र. इंद्र. सब देवताओं को साथ ले खड़े हो. हाथ जोड़. विनती कर. वेद स्तुति करने लगे. महाराजा धि राज. आप की महिमा कौन कह सके. मच्छ रूप हो वेद डूबते निकाले. कच्छ रूप बन पीठ पर गिर धारन किया वराह बन भूमि को दांत पैर खलिया. बावन हो राजा बलि को छला. परसराम औ नारले क्षत्रियों को मार पृथ्वी कश्यप मुनि को दी. रामा बतार लिया तब महा दुष्ट रावन को बध किया. और जब जब दैत्य तुम्हारे भक्तों को दुख देते हैं. तब तब आप तिनकी रक्षा करते हैं. नाथ. अब कंस के सताने से पृथ्वी अति व्याकुल हो पुकार करता है. त्रिसकी वेग सुध लीजे. असुरों को मार साधों को सुख दीजे.

ऐसे गुन गाय देवताओं ने कहा. तब आकाश बानी हुई. सो ब्रह्मा देवताओं को समझा ने लगे. यह जो बानी भई सो तुम्हें आज्ञा दी है कि तुम सब देवी देवता ब्रजमंडल आय मथुरा नगरी में जन्म लो. पीछे चार स्वरूप धर हरि भी औतार लेंगे. ब्रह्मदेव के घर देवकी की कोख में. और बाल लीला कर नंद जसादा को सुख देंगे. इस रीति से ब्रह्मा ने जब बुझा के कहा. तब तो सुर. मुनि किन्नर. और गंधर्व सब अपनी स्त्रियों समेत जन्म लेले ब्रजमंडल में आये. यदुवंशी औ गोप कहाये. और जो चारों वेद की ऋचाये थीं. सो ब्रह्मा से कहने गई कि हम भी

गोपी हो ब्रज में औतार ले वासुदेव की सेवा करें. इतनी कह वेभी ब्रज में आई. औ गोपी कह लाई जब सब देवता मथुरा पुरी में आचुके तब क्षीर समुद्र में हरि विचार करने लगे. कि पहले तो लक्ष्मन होय बलराम. पीछे वासुदेव हो मेरा नाम. भरत. प्रद्युम्न. अनिरुद्ध और सीता रुक्मिणी का अवतार ले इति.

(Chapter 2nd)

इतनी कथा सुनाय. श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा हे माहाराज. कंस तो इस अन्याय से मथुरा में राज करने लगा. औ उग्रसेन दुख भरने देवक जो कंस का चाचा था. तिसकी कन्या देवकी जब ब्याहन जोग हुई. तब त्रिनेजा कंस से कहा कि यह लडकी किसको दें. वह बोला कि सूरसेन के पुत्र वसुदेव को दीजिये. इतनी बात सुनते ही देवक ने एक ब्राह्मन को बुलाय. शुभ लग्न ठहराय. सूरसेन के घर टीका भोज दिया तब तो सूरसेन भी बड़ी धूम धाम से बरात बनाय. सब देस देस के नरस साथ ले मथुरा में वसुदेव को ब्याहन आये.

बरात नगर के निकट आई सुन उग्रसेन देवक और कंस अपना दल साथ ले आगे बढ़. नगर में लगेये. अति आदर मान से अंगोनी कर जन ब्राम्हण दिया. खिलाय पिलाय सब बरातियों को मढे के नीचे लेजा बैठाया. और वेद की विधि से कंसने वसुदेव को कन्या दान दिया तिसके पोतक में पंद्रह सहस्र घोडे चार सहस्र हाथी. अठारह सैरथ. दास दासी अनेक हे कंचन के शाल वस्त्र आभूषण रतन जडित से भर भर अन गिनत दिये. और सब बरातियों को भी अलंकार समंत बागे पहराय सब मिल पहुंचावन चले. तहां आकाश बानी हुई कि अरे कंस. जिसे तू पहुंचावने चला है. तिसका आठवां लडका तेरा काल उपजेगा. तिसके हाथ तेरी मीच है.

यह सुनते ही कंस डरकर कांप उठा. औ क्रोध कर देवकी को मोटे पकड़ रथ से नीचे खेंच

लाया. खडग हाथमें ले दांत पीस पीस लगा कहने. जिस पेड को जड़ ही से उखाड़िये. तिसमें फल फल काहेको लगेगा. अब इसी को मारूं तो निर्भय राज करूं यह देव सुन वसुदेव मनमें कहने लगे. इस मूरख ने दिया संताप. जानता नहीं है पुन्य औ पाप. जो मैं अब क्रोध करता हूं तो काज विगडेगा. तिस से इस समें क्षमा करनी जोग है. कहा है.

जोवैरी खेंचे तरवार. करै साध तिसकी मनुहार.

समरु मूढ सोई पछताय. जैसे पानी आग बुझाय.

यह सोच समरु वसुदेव कंस के सोही जा हाथ जोड़ विनती कर कहने लगे. कि सुनो पृथ्वीनाथ. तुम सा बली संसार में कोई नहीं. और सब तुझारी छांह तले वसते हैं. ऐसे स्थ हो स्त्री पर भस्त्र करो. यह अति अनुचित है. औ वहन के मारने से महा पाप होना है. तिस पर भी मनुष्य अधर्म तो करे जो जाने कि मैं कभी नमरूंगा इस संसार की तो यही रीति है. इधर जन्मा. उधर मरा. करौड जतन से पाप पुन्य कर कोई इस देह को पोखे. पर यह कभी अपनी न होयगी. और धन. जीव न. राज. भी न आवेगा काज. इस से मेरा कहा मान लीजे. औ अपनी अवला अधीन वहन को छोड़ दीजे. इतना सुन वह अपना काल जान घबरा कर और भी झुंझाया. तब वसुदेव सोचने लगे. कि यह पापी तो असुर बुद्धि लिये अपने हट की टेक पर है. जिस में इस के हाथ से यह बचे तो उपाय किया चाहिये. ऐसे विचार मनमें कहने लगे. अब तो इस से यों कह देवकी को बचाऊं कि जो पुत्र मेरे होगा सो तुझे दूंगा. पाछे किसने देखी है. लडकाई न होय के यही दुष्ट मरे. वह ओ सर तो टले. फेर समझी जायगी. इस भांति मनमें ठान. वसुदेव ने कंस से कहा महाराज. तुझारी बहुत इस के पुत्र के हाथ न होयगी क्यों कि मैंने एक बात ठहराई है देवकी के जितने लडके होंगे तितने मैं तुझे ला दूंगा. यह वचन मैंने तुम को दिया ऐसी बात जब वसुदेव ने कही. तब समरु के कंसने मान ली. औ देवकी को छोड़ कहने लगा. देवसुदर. तुम

ने अच्छा विचार किया जो ऐसे भारी पाप से मुझे बचालिया। इतना कह विदा ही ले अपने घर गये।

कितने एक दिन मथुरा में रहते भये जब पहला पुत्र देवकी के हुआ। तब वसुदेव ले कंस पै गये और रोता हुआ लडका आगे धर दिया। देखने ही कंस ने कहा वसुदेव। तुम बड़े सतवही हो। मैंने सो आज जाना क्यों कि तुमने मुज से कपट न किया। निरमोही हो अपना पुत्र ला दिया। इस से डर नहीं कुछ मुझे। यह बालक मैंने दिया तुम्हें। इतना सुन बालक ले दंडवत कर वसुदेव जी तो अपने घर आये। और विसा समें नारद मुनि जीने जाय कंस से कहा राजा। तुमने यह क्या किया जो बालक उलटा फेर दिया। क्या तुम नहीं जानते कि वसुदेव की सेवा करने को सब देवताओं ने ब्रज में आय जन्म लिया है। और देवकी के आठवें गर्भ में श्री कृष्ण जन्म ले सब राक्षसों को मार भूमि का भार उतारेंगे। इतना कह नारद मुनिने आठ लकीर खेंच गिनवाई। जब आठही आठ गिनती में आई। तब डरकर कंस ने लडके समेत वसुदेव जी को बुला भेजा। नारद मुनि तो यों समझाय बुझाय चले गये। और कंस ने वसुदेव से बालक ले मार डाला। ऐसे जब पुत्र होय तब वसुदेव ले आवें। ओ कंस मार डाले। इसी रीति से छः बालक मारे। तब सातवें गर्भ में शेष रूप जो श्री भगवान्। तिन्हो ने आ वास लिया। यह कथा सुन राजा परीक्षित ने भुकदेव मुनि से पूछा। महाराज। नारद मुनि जीने जो अधिक पाप कराया। तिसका ब्योरा समुझाकर कहो। जिस से मेरे मनका संदेह जाय। श्री भुकदेव जी बोले। राजा। नारद जी ने तो अच्छा विचार कि यह अधिक अधिक पाप करे तो श्री भगवान् तुरंत ही प्रगट होवे। इति—

(Chapter 3rd)

फेर भुकदेव जी राजा परीक्षित से कहने लगे कि राजा। जैसे गर्भ में आये हरी। और ब्रह्मा दिक ने गर्भस्तिति करी। ओ देवी जिस भांति वलदेव जी को गोकुल ले गई। तिसी रीति से कथा कहता हूं। एक दिन राजा कंस अपनी सभा में जाय बैठा। और जितने दैत्य उसके— थे। तिनको

बुला कर कहा. सुनो सब देवता पृथी में जन्म ले आये हैं तिन्हो में कृष्ण भी औतार लेगा. यह भेद सु
जसे नारद मुनि समुदाय के कह गये हैं. इससे अब उचित यही है कि तुम जाकर सब यदु वंशीयों
का ऐसा नाम करो जो एक भी जीता न बचे.

यह आज्ञा पा सब के सब दंडवत कर चले. नगर में आदूढ़ दूढ़ पकड़ पकड़ लगे बांधने.
खोते. पीते. खड़े. बैठे. सोते जागते. चलते. फिरते. जिसे पाया तिसे न छोड़ा. घेर के एक ठौर लाये. औ
र जला जला. डबो डबो. पटक पटक. दुख देदे. सब को मार डाला. इसी रीति से छोटे बड़े भयाव
ने भांति भांति के भेष बनाये. नगर नगर गांव गांव गली गली घर घर खोज खोज लगे मारने. और
यदुवंशी दुख पाय पाय देस छोड़ छोड़ जी ले ले भागने.

विसी समें वसुदेव की जो और स्त्रियां थी. सो भी सोहनी समेत मथुरा से गोकुल में आई.
जहां वसुदेव जी के परम मित्र नंद जी रहते थे. विन्हेने अति हित से आसा भरोसा दे रक्खा. वे आ
नन्द से रहने लगीं. जब कंस देवताओं को यों सताने. औ अति पाप करने लगा. तब विष्णुने अपनी आ
खों से एक माया उपजाई. सो हाथ बांध सनमुख आई. विस से कहा. तू अभी संसार में जा औतार ले
मथुरा पुरी के बीच. जहां दुष्ट कंस मेरे भक्तों को दुख देता है. और कश्यप अदिति जो वसुदेव देवकीहो
व्रज में गये है. तिनको संदरक्का है. लू: बालक तो तिनके कंसने मार डाले अब सातवें गर्भ में. लक्ष्म
न जी हैं. उनको देवकी की कोख से निकाल. गोकुल में ले जाकर इस रीति से रोहनी के पेट में रख
दीजो कि कोई दुष्ट न जाने. और सब वंहा के लोग तेरा जस बखाने.

इसी भांति माया को समुदाय. श्रीनारायण बोले. कि तू तो पहले जाकर यह काज कर के
नंदके घर में जन्म ले. पीछे वसुदेव के यहां अवतार ले. मैं भी नंदके घर आता हूं. इतना सुनते ही
माया रुट मथुरा में आई और मोहनी का रूप बन वसुदेव के गेह में बठ गई.

जो छिपाय गर्भहर लिया. जाय रोहनी को सो दिया.

जाने सब पहला आधान. भये रोहनी के भगवान.।

इस रीति से सावन सुदी चौदस बुधवार को बलदेव जीने गोकुल में जन्म लिया. और मायाने वसुदेव देवकी कोजा सपना दिया. कि मैंने तुझारा पुत्र गर्भ से ले जाय रोहनी को दिया है. सो किसी बात की चिंता मत की जा. सुनते ही वसुदेव देवकी जाग पड़े. और आपस में कहने लगे. कि यह तो भगवान ने भला किया. पर कंस को इसी समें जताया चाहिये नहीं तो क्या जानिये पीछे क्या दुख दे. यों सोच समझ रखवालों से बुलाकर कहा. विन्हीने कंस को जासुनाया कि महाराज. देवकी का गर्भ अधूरा गया. बालक कुछी न पूरा भया. सुनते ही कंस घबराकर बोला कि तुम अब की बेर चौकसी करियों कौ कि मुझे आठवैई गर्भ का डर है जो आकाश वाली कह गई है.

इतनी कथा. कह श्री शुकदेव जी बोले. हे राजा बलदेव जी तो यों प्रगटे. और जब श्री कृष्ण देवकी के गर्भ में आए. तभी मायाने जा नंदकी नारी जसोदा के पेट में राख लिया. दोनों आधान से श्री एक पर्व में देवकी यमुना नहाने गई. वहां संयोग से जसोदा भी आन मिली तो आपस में दुख की चरचा चली. निदान जसोदा ने देवकी को वचन दे कहा कि तेरा बालक मैं रखूंगी. अपना तुझे दूंगी. ऐसे वचन दे. यह अपने घर आई औ वह अपने. आगे जब कंस ने जाना कि देवकी का आठवां गर्भ रहा. तब जा वसुदेव का घर घेरा. चारों ओर दैत्यों की चौकी बैठा दी. और वसुदेव को बुलाकर कहा कि अब तुम मुझ से कपट मत की जा. अपना लडका लादी जो तब मैंने तुझारा ही कहना मान लिया था. ऐसे कह. वसुदेव देवकी को बेड़ी औ हथकली पहिराय. एक कोठे में मूढ़ कर. ताले पर ताले दे. निज मंदिर में आ. मारे डरके उपास कर सो रहा. फिर भोर होते ही गया गया जहां वसुदेव देवकी थे. गर्भ का प्रकाश देख कहने लगा. कि इसी यम गुफा में मेरा काल है मार तो डालूं पर अपजग से डरता हूं.

क्योंकि अति बलवान हो स्त्री को हनना जोग नहीं भला इसके पुत्रही को मारुंगा. यों कह. वाहर आ. गज. सिंह. स्नान. औ आपने वडे वडे जोधा वहां चौकी को रक्खे. और आप भानित चौकसी कर आवे. पर एक पल भी कल नपावे. जहां देखे वहां आठ पहर चौंसठ घड़ी कल रूप कालही दृष्टि आवे. तिसके भयसे भानित हो रात दिन चिंता में गवावे.

इधर कंस की तो यह दसा थी. उधर वसुदेव और देवकी पूरे दिनों महाकष्ट में श्रीकृष्ण ही को मनाते थे. कि इस बीच भगवान ने आविष्टे स्वप्न दिया. और इतना कह तिनके मन का सोच दूर किया. जो हम बेगही जन्म ले तुम्हारी चिंता मेटते हैं. तुम अब मत पछितावो. यह सुन वसुदेव देवकी जाग पड़े. तो इतने में ब्रह्मा. रुद्र. इंद्रादि सब देवता अपने विमान अधर में छोड़. अलख रूप वन. वसुदेव के गेह में आये. औ हाथ जोड़ जोड़ वेद गाय गाय गर्भ स्तुति करने लगे. तिस समें तिन को तो किसीने न देख्वा. पर वेद की धुनि सवने सुनी. यह अचरज देख सव रखवाले अचंभे रहे. और वसुदेव देवकी को भिहचैहु आ कि भगवान बेगही हमारी पीर हरेंगे. इति.

Chapter 4th

श्री भुकंदेव जी बोले. राजा. जिस समें श्री कृष्णचंद जन्म लेने लगे. तिस काल सवही के जी में ऐसा आनंद उपजा कि दुग्ध नाम को भी न रहा. हरख सं लगे वन उपवन हरे हो हो फूलने. नदी नाले सरोवर भरने. तिन पर भांति भांति के पंखी कलोलें करने. और नगर नगर गांव गांव घर घर मंगला चार होने. ब्राह्मन यज्ञ रचने. दशों दिसा के दिगपाल हर घने. बादल ब्रजमंडल पर फिरने. देवता अपने अपने विमानों में बैठे आकाश से फूल वरसावने. सिंघाधर. गंधर्व. चारन. द्योल. दमामे. भरे. बजाय बजाय गुन गाने. और एक ओर उर्वसा आदि सब अपसरा नाच रही थीं. कि ऐसे समें भदों बड़ी अष्टमी बुधवार रोहनी नक्षत्र में आधी रात श्री कृष्ण ने जन्म लिया. और मेघवरन. चंद्रमुख. कवलनैन हो. पातां

बार कांछे मुकुट धरे वैजंती माल और रतन जटित आभूषण पहरे चतुर्भुज रूप किये शंख चक्र गदा पद्म लिये वसुदेव देवकी को दरसन दिया देखते ही अचंभे हो विन दोनों ने ज्ञान से विचारा तो आदिपुरुष को जाना तब हाथ जोड़ विनती कर कहा हमारे बड़े भाग जो आपने दरन दिया और जन्म मरन का निवेडा किया

इतना कह पहली कथा सुनाई सब जैसे जैसे कंसने दुख दिया था तहां श्री कृष्ण चंद्र बोले तुम अब किसी बात की चिंता मन में मत करो क्योंकि मैंने तुम्हारे दुख के दूर करने ही का औतार लिया है पर इस सभ में मुझे गोकुल पहुंचा दो और इसी विरिया जसोदा के लडकी हुई है मा कंस को लादो अपने जाने का कारन कहता हूं सो सुनो

नंद जसोदा तप कर्यौ मोही सों मन लाय ।

देख्यो चाहत बाल मुख र्हों कछू दिन जाय ।

फिर कंस को मार आन मिलूंगा तुम अपने मन में धीर धरौ ऐसे वसुदेव देवकी को समझा य श्री कृष्ण बालक वनरों ने लगे और अपनी माया फैला दी तब तो वसुदेव देवकी का ज्ञान गया औ जाना कि हमारे पुत्र भया यह समझ दस सहस्र गाय मन में संकल्प कर लडके को गोद में उठा छाती से लगा लिया उसका मुंह देख देख दोनों लंबी सांसें भर भर आपस में लगे कहने जो किसी रीत से इस लडके को भगा दी जे तो कंस पापी के हाथ से बचे वसुदेव बोले

विधना विन राखे नहीं कोई कर्म लिखा सोई फल होई

तब कर जोड़ देवकी कहै नंद मित्र गोकुल में रहै ।

पार जसोदा सूरै हमारी नारि रोहनी तहां तिहारी ॥

इस बालक को बहा ले जाओ यों मुन वसुदेव अकुलाकर कहने लगे कि इस कठिन बंध

न से छूट कैसे ले जाऊं. जो इतनी बात कही तो सब बेड़ी हथकड़ी खुल पड़ी. चारों ओर कं किड़ाउ उ
घड़ गये. पहरे अचेत नींद वस भये. तब तो वसुदेव जी ने श्री कृष्ण को सप में रख सिर पर धर लिया.
और रुट पट ही गोकुल को प्रस्थान किया.

ऊपर वरसे देव. पीछे सिंह जुगुंजरे. ।

सानत है वसुदेव. यमुना देखि प्रवाह अति.

नदी के तीर खड़े हो वसुदेव विचारने लगे. कि पीछे तो सिंह बोलता है. औ आगे अथाह
यमुना बह रही है. अवका करूं. ऐसे कह भागवान का ध्यान धर यमुना में पैठे. जों जों आगे जात
थे तों तों नदी बढती थी. जब नाक तक पानी आया तब तो ये निपट घबराये. इनको व्याकुल जान. श्री
कृष्ण ने अपना कंव बढ़ा यहुंकार दिया. चरन छूते ही यमुना थाह हुई. वसुदेव पार हो नंद की पौर पर जा
पहुंचे तहां कंड़ा खुले पाए भीतर धसके देखें तो सब सोए पड़े हैं. देवी ने ऐसी मोहनी डाली थी कि
जसोदा को लडकी के हाने की भी सुध न थी. वसुदेव जी ने कृष्ण को तो जसोदा के दिग सुला दिया.
और कन्या को ले नर अपना पंथ लिया. नदी उत्तर फिर आये तहां. वैठी सोचती थी देवकी जहां कन्या देव
हां की कुशल कही. सुनते ही देवकी प्रसन्न होवोली. हे स्वामी. हमें कंस अब मार डाले तो भी कुछ चिंता
नहीं. क्योंकि इस दुष्ट के हाथ से पुत्र तो बचा.

इतनी कथा सुनाय. श्री भुकुदेव जी राजा परीक्षित से कहने लगे. कि जब वसुदेव लडकी को
ले आये. तब किड़ाउ जों के तों भिड़ गये. औ दोनो ने हथ कड़ियां बेड़ियां पहारली. कन्या रोउठी. रोने की
धुन सुन पहरे जागे तो अपने अपने शस्त्र ले ले साव धान हो लगे तुपक छोड़ने. तिनका शब्द सुन लगे
हाथी चिंघाउने. सिंह दहाउने और कुते भोंकने. तिसी समैं अंधेरी रात के बीच वरसे में एक रखवाले ने
आ हाथ जोड़ कंस से कहा. महाराज. तुम्हारा वैरी उपजा. यह सुन कंस मूर्छित हो गिरा. इति.

Chapter 5th

बालक का जन्म सुनते ही कंस डरता कांपता उठ खड़ा हुआ. और खड्ग हाथ में ले गिरता पड़ता दौड़ा. छूटे वालों. पसीने में डूबा. धुकुड पुकुड करता. जा वहन के पास पहुंचा. जब विनके हाथ से लडकी छीन ली. तब वह हाथ जोड़ बोली. ऐ भैया. यह कन्या है भानजी बेरी. इसे मत मार. यह गेट पोंछन है मेरी. मारे हैं बालक. तिनका दुख मुझे अति सताता है. विन काज कन्या को मार क्यों पाप बड़ाव ता है. कंस बोला. जीती लडकी न दूंगा तुझे. जो चाहेगा इसे सो मारेगा मुझे. इतना कह बाहर आ जाँ ही चाहे कि फिराय कर पत्थर पर पटके. तौही हाथ से छूट कन्या अकाश को गई. और पुकार के यह कह गई. अरे कंस. मेरे पटक नेसे क्या हुआ. तेरी वैरी कहीं जन्मले चुका. अवतू जीता न वचेगा.

यह सुन कंस अच्छता पछता वहां आया जाहां वसुदेव देवकी थे. आनेही विनके हाथ पाव की हथकड़ी बेड़ी काट दी और विनती कर कहने लगा कि मैंने बड़ा पाप किया जो तुझोरे पुत्र मारे. यह कलंक कैसे छूटेगा. किस जन्म में मेरी गति होगी. तुझोरे देवता मूठे हुए. विन्होने कहा था कि देवकी के आठवें गर्भ में लडका होगा. सो नहो लडकी हुई. तबही हाथ से छूट स्वर्ग को गई. अव दया कर मेरा दोष जीमें मतर कबो. क्योंकि कर्म का लिखा कोई भेट नहीं सकता. इस संसार में आये से जीना. मरना. संयोग. वियोग. मनुष का नहीं छूटता. जो ज्ञानी हैं. सो मरना जीना समान ही जानते हैं. और अभिमानी मित्र शत्रु कस्मानते हैं. तुम तो बड़े साध सत बादी हो जो हमारे हेतु अपने पुत्र ले आये.

ऐसे कह जब कंस बार बार हाथ जोड़ने लगा. तब वसुदेव जी बोले. महाराज. तुम सचक हते हो. इस में तुझारा कुछ दोष नहीं. विधना ने यही हमार कर्म में लिखा था. यों सुन कंस प्रसन्न हो अति हित से वसुदेव देवकी को अपने घर ले आया. भोजन कराया. बागे पहराय. बडे.

आदर भाव से दोनों को फेर वही पहुंचा दिया. और मंत्री को बुलाके कहा. कि देवी कह गई है. नरा
वैरी जग में जन्मा. इससे अवदेवताओं को जहां पावो तहां मांगो. क्यों कि त्रिन्हाई ने मुजसे कूड़ी
बात कही थी कि आठवें गर्भ में तग शत्रु होगा. मंत्री बोला. महाराज. त्रिनका मरना क्या बड़ी बात है. व
ता जन्मके निखारी है. जइ आप को पियंगा तर्धावे भाग जायेंगे. त्रिनके क्या सामर्थ है जो तुम्हारे म
न मुग हो. ब्रह्मा तो आठ पहर शान ध्यान में रहता है. महादेव भांग धतूरा खाय. इंद्रका कुछ तुम
पर नवसाय. रहा नागयन सो मंग्राम नहीं जान लक्ष्मी के साथ रहता है. मुख मान.

कंस बोला. नागयन को कहां पावें ओ किस विधि जीतें सो कहो. मंत्रीने कहा. महाराज.
जो नागयन को जीता चाहते हो तो जिनके घरमें आठ पहर है त्रिनका वाम. त्रिनका अब कंगवि
नाम. ब्राह्मन वैष्णव. जोगी. जती. नयमा. सन्यासी. वैरागी. आदि जितने हरी के भक्त हैं. तिनमें लड़के
से ले बूढ़े तक एक भी जीता नरहे. यह मुन कंसने प्रधान से कहा. तुम सब काजामारी. आज्ञा पाकर
मंत्री अनेक राक्षस साथ ले विदा हो नगर में जा लगा गो. ब्राह्मन. बालक. ओ हरि भक्तों का छल बल क
र दूढ़ दूढ़ मान. इति.

Chapter 11

इतनी कथा कह श्री भुवनेश्वर जी बोल. राजा एक संभ नंद जसोदा ने पुत्र के लिये बड़ा तप कि
या. श्री नागयन ने आप वर दिया कि हम तुम्हारे यहां जन्म ले जायेंगे. जब नौदां वही अष्टमी बुध
वार को आधी रातके सैंमें श्री कृष्ण आये. तब जसोदा ने जागते ही पुत्र का मुख देख. नंदका पुत्र.
अति आनंद माना. ओ अपना जीतव मुफल जाना. नार होतेही उठके नंद जी ने पंडित ओ जोतापियों.
को बुला भेजा. ते अपनी अपनी पोथी पत्रे लेल आये. तिन को आसन दे दे आदर मान में दंडाये.
त्रिन्हाई ने शास्त्र की विधि से संवत. महीना. तिथि दिन. नक्षत्र. वाग. करन रहराय. लगन विचार

मूर्ध्नि साधके कहा. महाराज. हमारे शास्त्र के विचार में तो ऐसा आता है कि यह लडका दूसरा विधाता हो. सब अंगुरों को मार ब्रज का भार उतार गोपी नाथ कहावेगा. सारा संसार इसी का जस गावेगा.

यह सुन नंद जी ने कंचन के सांग. रूपे के खुर. तांवे की पीठ समेत दोलाख गौ पाटंवर उढाय संकल्प: की. और अनेक दान कर ब्राह्मणों को दखना देदे असीस ले ले विदा किया. तब नगर के सब मंगलामुखियों को बुलाया वे आय आय अपना अपना गुण प्रकाश करने लगे. बजंत्री बजाने. नर्तक नाचने. गायक गाने. ढाढी ढाढिन. जस बखानने. और जितने गोकुल के गोप ग्वाल थे वे भी अपनी नारियों के सिर पर दहेंडियां. लिवाये. भांति भांति के भेष बनाये. नाचते गाते नंद को बधाई देन आये. आतेही ऐसा दधिकांहीं किया कि सारे गोकुल में दही दही कर दिया जब दधिकांहीं खेल चुके. तब नंद जी ने सब को खिलाय. पिलाय. बागे पहराय. तिलक कर. पान. दे. विदा किया.

इसी राति से कई दिन तक बधाई रही. इस बीच नंद जी से जिस जिस ने जो जो आय आय मांगा सो सो पाया बधाई सो निविंत हो नंद जी ने सब ग्वालों को बुलायके कहा. भाइयों. हमने सुना है. कि कंस बालक पकड मंगवाता है. न जानिये कोई दुष्ट कुछ बात लगादे. इससे उचित है कि सब मिल भेट लेचलें औ वरसांडी दे आवे यह वचन मान सब अपने अपने घर से दूध. दही. माखन. औरुप ऐ लारे. गाडों में लाद लाद नंद के साथ हो गोकुल से चले मथुरा आये. कंस से भेंट कर भेंटही. कौडी कौडी चुकाय विदा हो जुहार कर अपनी वाट ली.

जोहीं यमुना तार पै आये. तोहीं समाचार सुन वसुदेव जी आपहुंचे. नंद जी से मिल कुशल क्षेम पूछ कहने लगे. तुम सा सगा औ मित्र हमारा संसार में कोई नहीं क्यो कि जब हमें भारी. विपत भई. तब गर्भवती रोहनी तुम्हारे यांहा भेज दी. विसके लडका हुआ. सो तुमने पाल बडा किया

हम तुझारा गुन कहां तक बखानें. इतना कह फेर पूछा. कहो राम कृष्ण औ जसोदा रानी आनंदसे हैं. नंदजी बोले. आप की कृपा से सब भले हैं. और हमारे जीवन मूल तुझारे बलदेव जी भी कुशल में हैं कि जिनके होते तुझारे पुन्य प्रताप से हमारे पुत्र हुआ. पर ऐक तुझारे ई दुख से हम दुखी हैं. वसु देव कहने लगे. मित्र. विधाता से कुछ न बसाय. कर्म की रेख किसी से मेटी न जाय. इससे संसार में आय दुख पीर पाय. कोन पछ ताय ऐसे ज्ञान जनाय के कहा.

तुम घर जाहु बेग आपने. कीने कंस उपद्रव घने.

बालक दूध मगावें नीच. हुई साध पर जाकी मीच.

तुम तो सब यहां चले आये हो. और दूध पीरते हैं. न जानिये कोई दुष्ट जाय गोकुल में उपाध मचावै यह सुनते ही नंदजी अकुलाकर सब को साथ लिये सोचते मुथुरा से गोकुल को चले इति.

(Chapter 7th)

श्री शुकदेव जी बोले हे राजा. कंस का मंत्री तो अनेक राक्षस साथ लिये मारता फिरता ही था. कि कंसने पूतना नाम राक्षसी को बुलाकर कहा. तूजा जदुवंसियों के जितने बालक पावे तितने मार. यह सुन वह प्रसन्न हो दंडवत कर चली तो अपने जी में कहने लगी.

भये पूत हैं नंदकै. सूनो गोकुल गाऊ. ।

बलकर अक्हीं आनिहों. गोपी हैके जाऊ.

यह कह. सोलह सिंगार. बारह आभरण. कर. कुच में विष लगाय. मोहनी रूप वन. कप किये. कंवल का फूल हाथ में लिये. वन ठनके ऐसे चली कि जैसे सिंगार किये लक्ष्मी अपने कंठ पे जाती हो. गोकुल में पहुंच हंसती हंसती नंदके मंदिर बीच गई. इसे देख सब की सब— मो

हित हो भूली सी रही। यह जा जसोदा के पास बैठी और कुशल पूछ असीस दी कि गीर तेरा कान्हू जीवा कोट बरस। ऐसे प्रीति बढ़ाय लडके को जसोदा के हाथ में ले गोद में रख जो दूध पिलावने लगा। तो श्री कृष्ण दोनों हाथों में चूची पकड़ मुह लगाय। लगे प्रान समेत पै पीने। तब तो अति व्याकुल हो प्रतना पुकारी। कैसा जसोदा तेरा पूत। मानुष नहीं यह है जमदूत। जवरी जान मैंने सांप पकड़ा। जो इस के हाथ से बच जीती जाऊंगी तो फेर गोकुल में कनी न आऊंगी यों कह नाग गांव के बाहर आई पर कृष्ण ने न छोड़ा। निदान त्रिसका जी लिया। वह पछाड़ खाय ऐसी गिरी जैसे आकाश में वज्र गिरे। अति शब्द सुन गहनी औ जसोदा गेती पाटती वही आई। जाहां प्रतना दो कोस में मरी पड़ी थी। और त्रिनके पीछे सब गांव उठ धाया। देखें तो कृष्ण विसर्का छाती पर चंद दूध पीर है। मट उठाय मुख चूब हृद से लगाय। घर ले आई। गुनियों को बुलाय नाड फूंक करने लगी। और प्रतना के पास गोपी ग्वाल खड़े आपस में कह रहे थे। कि भाई। इसके गिरने का धमका सुन हम ऐसे डरे हैं। जो छाती अब तक धडक ती है। न जानिये बालक की क्या गति हुई होगी। —

इतने में मथुरा से नंद जी आये तो देखते क्यौं कि एक राक्षसी मरी पड़ी है। औ ब्रज नामियों की भीड़ घेरें खड़ी है। पूछा यह उपाध कैसे हुई। वे कहने लगे महाराज। पहल तो यह अति सुंदरी हो तुझारे घर असीस देती गई। इसे देख सब ब्रजवासी भूल रही। यह कृष्ण को ले दूध पिलाने लगा। पीछे हम नहीं जानते क्या गति हुई। इतना सुन नंद जी बोलें। बड़ी कुशल भई जो बालक वचा। औ यह गोकुल पर न गिरी नहीं तो एक भी जीता न रहता। सब इसके नीचे दब मरते। यों कह नंदजी तो घर आय दाम पुन्य करने लगे। और ग्वालों ने फासे फावड़े। कुदाल कुल्हाड़ों से काट काट प्रतना के हाड गोड तो गंठे खोद

खोद गाड़ दिये और मास चाम इकठ्ठा कर फूंक दिया. जिसके जलने से एक ऐसी सुगंध फैली कि जि
स ने सारे संसार को सुगंध से भर दिया.

इतनी कथा सुन राजा परीक्षित ने भुक्तदेव जी से पूछा. महाराज. वह राक्षसी महा.
मलीन मद मास खानेवाली. जिसके शरीर से सुगंध कैसे निकली. सो कृपाकर कहो. मुनि बोले
राजा. श्री कृष्णचंद्र ने दूध पी जिसे मुक्ति दी. इस कारन सुगंध निकली. इति.

(Chapter 8th)

॥ श्री भुक्तदेव मुनि बोले. ॥०॥

जिहि नक्षत्र मोहन भये. सो नक्षत्र पर्यो आइ. ॥

चारु वधाये रीति सब. करत जसोदा माइ. ॥०॥

जब सत्ताईस दिन के हरि हुए. तब मंद जीने सब ब्राह्मन औ ब्रज वासियों को नोता भेज
दिया. वे आये. तिन्हे आदर मान कर बैठाया. आगे ब्राह्मनों को तो बहुत सा दान दे विदा किया. और
भाईयों को बागे पहराय घट रस भोजन कराने लगे. तिस सभ में जसोदा रानी परोसती थी. रोहनी.
टहल करती थी. ब्रजवासी हंस हंस खारहे थे. गोपियां गाव गारही थीं. सब आनंद में ऐसे मग
न थे कि कृष्ण की सुरत किस को भी न थी. और कृष्ण एक भारी छकड़े के नीचे पालने में अचेत
होते थे. कि इस में भूखे हो जगे. पांव के अंगूठें मुह में दे रोवन लगे. औ हिलक हिलक चारो ओर
देखने. तिसी औसर उड़ता हुआ. एक राक्षस आनिकला. कृष्ण को अकेला देख अपने मन
में कहने लगा. कि यह तो कोई बड़ा बली उपजा है. पर आज मैं इस से पूतना का बैर लूंगा. यों
गन सकट में आन बैठा. तिसी से उसका नाम सकटासुर हुआ. जब गाड़ा चडचड़ाय कर हिला.
तब श्री कृष्ण ने विलकते विलकते एक ऐसी लात मारी वह मर गया. और छकड़ा टूक टूक हो गि

ए. तो जितने बासन दूध दही के थे सब फूट चूर हुए. औ गोरस की नदी सी वह निकली. गाड़े के टूटने. औ भांडों के फूटने का शब्द सुन सब गोपी ग्वाल दौड़ आये. आतेही जसोदा ने कृष्ण को उठाया मुंहचू व छाती से लगा लिया. यह अचरज देख सब आपस में कहने लगे. आज विधना ने बड़ी कुशल की जो बालक बच रहा. औ सकट ही टूट गया.

इतनी कथा सुनाय. श्री शुकदेव जी बोले. हे राजा. जब हरि पांच महीने के हुए. तब कंस ने दृनावर्त को पठाया. वह बगूला हो गोकुल में आया. नंद रानी कृष्ण को गोद में लिये आंगन के बीच बैठी थी. कि ऐका ऐकी कान्हू ऐसे भारी हुए जो जसोदा ने मारे. बोर के गोद से नीचे उतारे. इतने में ऐक ऐसी आंधी आई. कि दिन की रात होगई. औ लगेपेड उखड़ उखड़ गिरने. छप्पर उखड़ने तब व्याकुल हो जसोदा जी श्री कृष्ण को उठाने लगी. पर तब उठे. जोही तिनके शरीर से इनका हाथ लगा हुआ. तोंही दृनावर्त आकाश को ले उड़ा. और मन में कहने लगा कि आज इस विन मारे न रहंगा. ॥

वह तो कृष्ण को लिये वहां यह विचार करता था. यहां जसोदा जी ने जब आगे नपाया. तब रो रो कृष्ण कृष्ण कर पुकारने लगी. तिनका शब्द सुन सब गोपी ग्वाल आये. साथ ही दूढ़ने को धाये. अंधेरे में अटकल से टटोल टटोल चलते थे. तिस पर भी ठोकरे खाय गिर गिर पड़ते थे.

ब्रज बन गोपी दूढ़त डोलैं. इत रोहनी जसोदा बोलैं.

नंद मेघ धुनि करे पुकार. टेरे गोपी गोप अपार. ॥

जद श्री कृष्ण ने नंद जसोदा समेत सब ब्रजवासी अति दुखित देखे. तद दृनावर्त को फिराय. आगन में ला. सिला पर पटका. कि तिसका जी देहसे निकल सटका. आंधी थंभ गई. उजाला हुआ. सब भूले भटके घर आये. देखें तो शक्षस आंगन में मरा पड़ा है. श्री कृष्ण छाती पर खेल रहे हैं. आतेही जसोदाने उठाया. कंठ से लगा लिया. और बहुत सा दान ब्राह्मणों को दिया. इति. ॥ ॐ ॥

(Chapter 9th)

श्री शुकदेव जी बोले. हे राजा. एक दिन वसुदेव जीने गर्ग मुनिको. जो बड़े जोत
 षी औ यदुवंसियों के परोहित थे बुला कर कहा. कि तुम गोकुल जा लडके का नाम रख आ
 ओ.—

गई रोहनी गर्भ सों. भयौ पूत है ताहि.

किती आयु कैसौ वली. कहा नाम ता आहि.

और नंद जी के पुत्र हुआ है. सो भी तुम्हें बुलाय गये है. सुनते ही गर्ग मुनि प्रसन्न हो
 चले. औ गोकुल के निकट जा पहुंचे. तिसी समैं किसी ने नंद जी से आ कहा कि यदुवंसियों के
 परोहित गर्ग मुनि जी आते हैं. यह सुन नंद जी आनंद से ग्वाल बाल संग कर भेट ले उठ धारे. औ
 र पाटंबर के पांवड़े डालते बाजे गाजे से ले आये. पूजा कर आसन पर बैठाया. चरनामृत ले
 स्त्री पुरुष हाथ जोड़ कहने लगे. महाराज. बड़े भाग हमारे जो आपने दया कर दरसन दे घर.
 पवित्र किया. तुम्हारे प्रताप से दो पुत्र हुए है. एक रोहनीके. एक हमारे. कृपा कर तिनका
 नाम धरिये. गर्ग मुनि बोले. ऐसे नाम रखना उचित नहीं क्योंकि जो यह बात फैले कि गर्ग मुनि.
 गोकुल में लडकों के नाम धरने गये हैं. और कंस सुन पावे तो वह यही जानेगा कि देवकी के पुत्र को
 वसुदेव के मित्र के यहां कोइ पहुंचाया आया है. इसी लिये गर्ग परोहित गया है. यह समझ सुने प
 कड मंगावेगा और न जानिये तुम पर भी क्या उपाध लावे. इससे तुम फैलाव मतका. चुपचाप घर
 में नाम धरालो.

नंद बोले गर्ग जी. तुम ने सच कहा. इतना कह घर के भीतर ले जाय बैठाया. तब गर्ग
 मुनि ने नंद जी से दोनों की जन्म तिथि औ समैं पूछ. लग्न साध. नाम ठहराय कहा. सुनो नंद जी.

वसुदेव की नारी रोहनी के पुत्र के तो इतने नाम होंयेंगे. संकर्षण. रेवती रमण. वलदाऊ. वलराम. कालिंदीभेदन. हलधर. औ वलवार. और कृष्ण रूप जो तुझारा लडका है. तिसके नाम तो अनगिनत हैं. पर किसी समें वसुदेव के यहां जन्मा. इससे वासुदेव नाम हुआ. औ मेरे विचार में आता है. कि ये दोनों बालक तुझारे चारों युग में जन्में हैं. तब साथ ही जन्मे हैं.

नंद जी बोले. इनके गुन कहो. गर्ग मुनि ने उत्तर दिया. ये दूसरे विधाता हैं. इनकी गति. कुछ जानी नहीं जाती. पर मैं यह जानता हूं कि कंस को मार भूमि का भार उतारेगें. ऐसे कह गर्ग मुनि चुपचुपाते चले गये. और रुद्रदेव को जा सब समाचार कहे.

आगे दोनों बालक गोकुल में दिन दिन बढ़ने लगे. और बाल लीला कर कर नंद जसोदा को सुख देने. नाले पाले रुगुले पहने. माथे पर छोटी छोटी लट्ठरियां त्रिखरी हुई. ताइत गंडे बांधे. कठले गले में डाले. खिलोंमें हाथों में लिये खेलते. आंगन के बीच घुटनों चल चल गिर गिर पड़े. और तो तली नौतली पातें करें. रोहनी औ जसोदा पीछे लगी फिरें. इस लिये कि मत कहीं लडके किसीसे डर होकर खा गिरें. जब छोटे छोटे बछड़ों औ बखियाओं की पूंछ पकड़ पकड़ उठें. और गिर गिर पड़े. तब जसोदा औ रोहनी अति प्यार से उठाय छातीसे लगाय दूध पिनाय भांति भांति के लड लडावें.—

अब श्री कृष्ण बड़े भये. तो एक दिन ग्वाल बाल साथ ले ब्रज में दधि. माखन की चोरी को. गये.—

सूने घर में दूढ़ें जाय. जो पावें सो देंय लुटाय.—

जिन्हे घर में सोते पावें. तिनकी धरी ढकी दहेंडी उठाला वे. जहां छीके पर रक्वा देखें. तहां पाटेपर पट्टा पट्टे पै उलूखल धर. साथी को खंडा कर. उसके ऊपर चढ़ उतार लें. कुछ खावें. लुटावें. औ लुटाय दें. ऐसे गोपियों के घर घर नित चोरी कर आवे.

एक दिन सबने मता किया और गेह में मोहन को आने दिया जो घर भीतर पैठ चोहे कि मा
खन दही चुरावे तो जाय पकडकर कहा दिन दिन आते थे निसि भोर अब कहा जाओगे माखन चोर
यों कह जब सब गोपी मिल कन्हैया को लिये जसोदा के पास उलाहना देने चली तब श्रीकृष्ण ने ऐसा
छल किया कि विसके लडके का हाथ विसे पकडा दिया और आप दौड़ा अपने ग्वाल बालों का संग लिया
बेचली चली नंदरानी के निकट आय पाओं पड बोली जो तुम विलगन मानो तो हम कहें जैसा कुछ
उपाध कल ने ठानी है

दूध दहो माखन मँहो बचे नहीं ब्रज गुरु

ऐसा चोरी करतु है फिरतु भोर अरु सांर

जहां कहीं धरा टका पाते हैं तहां से विधडक उठा लोते हैं कुछ खाते हैं औठु टाते
हैं जो कोई इनके मुख में दही लगा बतावे विसे उलट कर कहते है तूनेई तो लगाया है इ
स भानि नित चोरी कर आते थे आज हमने पकड पाया सो तुझे दिखाने लाई हैं जसोदा बोली
वीर तुम किसका लडका पकड लाई कल से तो घरके बाहर भी नहीं निकला मेरा कुंवर कन्हई
ऐसाही सच बोलती हो यह सुन औ अपना ही बालक हाथ में देख वे हंसकर लजाय रही तहां
जसोदा जी ने कल को बुलायके कहा पुत्र तुम किसके यहां मत जाओ जो चाहिये सो घर में से
ले खाओ

सुनके कान्ह कहत तुमराय मत मैया तू इन्हे पतियाय

ये रूठी गोपी रूठो बोलैं मेरे पीछे लागी बोलैं ॥

कहीं दोहनी ब्रछडा पकडती है कभी घर की टहल कराती है मुके दारे रखवाली

बैठाये अपने काज को जाती हैं फिर रूठ मूठ आय तुम से बातें लगाती हैं यों सुन गोपी हरि मुख

देख देख मुसकुराकर चली गई.

आगे एक दिन कृष्ण बलराम सरवाओं के संग बाखल में खेलते थे. कि जो कान्हू ने मट्टी खाई. तो एक सरवा ने जसोदा से जा लगाई. वह क्रोध कर हाथ में छड़ी ले उठ आई. मा को रिस भरि आती देख. मुह पोंछ. डरकर खड़े हो रहे. इन्होंने जाते ही कहा. क्यौंरे तूने माटी. क्यौं खाई. कृष्ण डरते कांपते बोले. मा. तुजसे किसने कहा. ये बोली. तेरे सरवाने. तब मोहनने कोप कर सरवा से पूछा. क्यौंरे मैं ने मट्टी कब खाई है. ब्रह्मयकर बोला. भैया. मैं तेरी बात कुछ नहीं जानता. क्या कहूंगा. जो कान्हू सरवा से बतराने लगे. तो जसोदा ने उन्हें जा पकड़ा तहां कृष्ण कहने लगे. भैया. तू मत रिसाय. कहीं मनुष भी मट्टी खाते हैं. वह बोली. मैं तेरी अटपटी बात नहीं सुनती. जो तू सच्चा है तो अपना मुख दिखा. जो श्री कृष्ण ने मुख खोला. तो उसमें तीन. लोक दृष्ट आये. तब जसोदा को ज्ञान हुआ तो मनमें कहने लगी. कि मैं बड़ी मूर्ख हूं. जे त्रिलोकी के नाथ को अपना सुत कर मानती हूं. —

इतनी कथा कह श्री भुवनेश्वर राजा परीक्षित से बोले. हे राजा. जब नंदरानी ने ऐसा कहा. तब हरि ने अपनी माया फैलाई. इतने में मोहन को जसोदा प्यार कर कंठ लगाय धर ले आई. इति. —

(Chapter 10th)

एक दिन दही मथने की विरथां जान. भोरही नंदरानी. उठी. और सब गोपियों को जगाय बुलाया. वे आय घर गड. दुहार. लीप. पोत. अपनी अपनी मथनियां ले ले दही मथने लगी तहां नंद महारि भी एक बड़ासा कोश चरुआ ले. ईंटुए पर रख. चौकी बिछा. नेती और रई मंगाया. टटकी टटकी दहेंडियां बाछ बाछ राम कृष्ण के लिये विलोवन बैठी. तिस समें नंद के घर में ऐसा शर दही.

मथ ने का होरहाथा. कि जैसे मेघ गरज वा हो. इतने में कृष्ण जागे तो रोरो मा मा कर पुकारन लागे. जब बिनका पुकारना कितने न चुना. तब आपही जसोदा के निकट आये. औ आखें डबडवाय. अनमने हों. ठुसक ठुसक तुतलाय तुतलाय कहने लगे. कि मा. तुम्हें कै बेर बुलाया. पर तुम्हें कलेउ देन न आई. तेरा काज अवतक नहीं निवजा. इतना कह मचल पडे रई चरुए से निकाल दोनों हाथ डाल लगे माखन काढ काढ फेंकने. आंगन लथेडने. और पांव पटक पटक. आंचल खेंच खेंच देने. तब नंदरानी घबराय. कुंठलायके बोली. वेटा यह क्या चल निकाली.

चल उठ तुम्हें कलेऊ दूं. कृष्ण कहे अब मैं नहीं लूं.

पहिले क्यों नहीं दीना मा. अब तो मेरी लेहै बला.

निदान जसोदा ने फुसलाय. प्यार से मुंह चूंव गोद में उठालिया. और दधि माखन रोटी खाने को दिया. हार हंस हंस खाते थे. नंदमहरी आंचल की ओट किये खिला रही थी. इसलिये कि मत किसी की दीठ लगे.

इस बीच एक गोपी ने आ कहा. कि तुम तो यहां बैठी हो. ब्रह्म चूल्हे पर से सब दूध उफन गया. यह सुनते ही रुठ कृष्ण को गोद से उतार उठ थाई. औ जाके दूध बचाया. यहां कान्हू. दही मही के भाजन फोड. रई. तोड. माखन भरी कमोरी ले ग्वाल वालों में दौड आये. एक उलूखल. ओंथा धरा पाया तिसपर जा बैठे. औ चारों ओर सखाओं को बैठाय लगे आपसमें हंस हंस वांट वांट माखन खाने.

इस में जसोदा दूध उतार आय देखे तो आंगन औ तिवारे में दही मही की कीच हो रही हैं. तब तो सौच समर हाथ में छडी ले निकली. और दूँदती दूँदती ब्रह्म आई. जहा श्री कृष्ण. मंडली बनाये माखन खाय खिलाय रहेये. जोतही पीछे से जों कर धरा. तो हरि मा को देखतेही रो

कर हाहा खाय लगे कहने. कि मा. गोरस किसने लुटाया. मैं नहीं जानूँ मुझे छोड़ दे. ऐसे दीन वचन सुन जसोदा हंसकर हाथ से छड़ी डाल. और आनंद में मगन हो. रिसके मिस कंठ लगाय. धर लाय. कृष्ण को उल्लखल से बांधने लगी. तब श्री कृष्ण ने ऐसा किया कि जिस रस्ती से बांधे वही छोटी होय. जसोदाने सारे घर की रस्तियां मंगाई. तौभी बांधे न गये. निदान मा को दुखित जान आय ही बंधाई. दिये. नंदरानी बांध गोपीयों को खोलने की सोहं दे फिर घर की टहल करने लगी. इति. —

(Chapter: 11th)

श्री शुकदेव जी बोले. हे राजा. श्री कृष्ण चंद को पूर्व जन्म की सुधि आई. कि कुवेर के बेटों को नारद ने आप दिया है. तिन का उद्धार किया चाहिये. यह सुन राजा परीक्षित ने शुकदेव जी से पूछा. महाराज. कुवेर के पुत्रों को नारद मुनि ने कैसे आप दिया था. सो समझाय कर कहो. शुकदेव मुनि बोले. कि नल कुवर नाम कुवेर के दो लड़कें कैलास में रहे. सो शिव की सेवा कर कर अति धनवान हुये. एक दिन स्त्रियां साथ ले वे वन विहार को गये. वहां जाय मद पी. मदमाते भये. तब नारियों समेत नंगे हो गंगा में नान्हे लगे. और गलबहियां डाल डाल अनेक अनेक भांति की कलोलें करने. कि इतने में तहां नारद मुनि आनिकले विन्हे देखते ही रंडियों ने तो निकल कपड़े पहने. औ वे मतबोरे वही खडे रहे. तिन की दसा देख नारद जी मन में कहने लगे. कि इनको धनका गर्व हुआ है. इसी से मदमाते हो काम क्रोध को सुख कर मानते है. निरधन मनुष को अहंकार नहीं होता. औ धनवान को धर्म अधर्म का विचार. कहा है कि मूरख कूड़ी देह से नेह कर भूले. संपत कुटुंब देखके फूले. और साधन धन मद मन में आने. संपत त्रिपत एक सम माने. इतना कह नारद मुनिने विन्हे आप दिया. कि इस पाप से तुम गोकुल

में जावृक्ष हो. जब श्री कृष्ण अवतार लेंगे. तब तुम्हें मुक्ति देंगे. ऐसे नारद मुनिने विन्हे श्रापा था. किसी से वे गोकुल में आ रुख हुए. तब विनका नाम यमलाजुन हुआ.

इतनी कथा कह भुकेदेव जी बोले. महाराज. इसी बात की सुरत कर श्री कृष्ण ओखली को घसीटे घसीटे बंधा ले गये. जहां यमलाजुन पेड़ थे. जातेही विन दो तरवर के बीच उलखल को आड़ा डाल ऐक ऐसा रुट का मारा कि वे. दोनों जड़ से उखड़ पड़े. औ विन में से दो पुरुष अति सुंदर निकल हाथ जोड़ स्तुति कर कहने लगे. हे नाथ. तुम. विन हमसे पापियों की मुध कौन ले. श्री कृष्ण बोले. सुनो. नारद मुनिने तुम पर बड़ी दया की जो गोकुल में मुक्ति दी. विन्हीं की कृपा से तुमने मुझे पाया अब वर मांगो जो तुम्हारे मन में हो.

यमलाजुन बोले. दीना नाथ. यह नारद जी की ही कृपा है जो आप के चरण परसे. और दर्शन किया. अब हमें किसी वस्तु की इच्छा नहीं. पर इतना ही दीजे जो सदा तुम्हारी भक्ति हरे में रहे. यह सुन वर दे हंस कर श्री कृष्ण चंदने तिन्हें विदा किया. इति. —

॥ Chapter 12th ॥

श्री भुकेदेव मुनि बोले राजा. जब वेदोंको तरु गिरे. तब विनका शब्द सुन नंदरानी घर राकर दौड़ी वहां आई. जहां कृष्ण को उलखल से बांध गई थी. और विनके पीछे सब गोपी ग्वाल भी आए. जड़ कृष्ण को वहां न पाया. तब व्याकुल हो जसोदा मोहन मोहन पुकारती औ कह ती चली. कहा गया बांधा था माई. कहां किसी ने देखा मेरा कुंवर कहाई. इतने में सो हीसे आ ऐक बोली ब्रज नारी. कि दो पेड़ गिरे वहां बचे मुरारी. यह सुन सब आगे जाय देखें तो सब ही वृक्ष उखड़ पड़े हैं. औ कृष्ण विनके बीच ओखली से बंधे सुकड़े बैठे हैं. जातेही नंदमहरी ने उलखल से खोल काह को गेर गले लगा लिया. और सब गोपियां डरा जान लगीं चुटकी ताली देदे हंसाने. तहां.

नंद उपनंद आपस में कहने लगे. कि ये जुगान जुग के रूख जंमे हुऐ कसै उखड पड़े. यह अचंभा जी में आता है. कुछ भेद इनका समझ नहीं जाता. इतना सुनके ऐक लडके ने पेड गिरने का ब्योरा जों क्य तों कहा पर किसी के जी में न आया. ऐक बोला. ये बालक इस भेद को क्या समझें. दूसरे ने कहा. कदाचित यही हो. हरि की गति कौन जाने. ऐसे अनेक अनेक भांति की बातें कर श्री कृष्ण को लिये सब आनंद से गोकुल में आये. तब नंद जी ने बहुत सादान पुन्य किया.

कितने ऐक दिन बीते. कृष्ण का जन्म दिन आया. तो जसादाराजी ने सब कुटुंब को नोतबु लाया. और मंगलाचार कर वरस गांठ बांधी. जद सब मिलि जेवन बैठे. तद नंदराय बोले. सुनो भा दूयो. अब इस गोकुल में रहना कैसे बने. दिन दिन होने लगे उपद्रव घने. चलो कहीं ऐसी ठौर जावें जहां तन जल का सुख पावें. उपनंद बोले. वृंदावन जाय बसिये तो आनंद से रहिये यह क्व न सुन नंद जी ने सब को खिलाय पिलाय पान दे बैठाय. त्योही ऐक जोतषी को बुलाय. यात्रा का मू हर्त पूछा. विसने विचारके कहा. इस दिसा की यात्रा की कलका दिन अतिउत्तम है. बांये जोगिनी. पीछे दिसासूल. औ सनमुख चंद्रमा है. आप निस्संदेह भोरही प्रस्थान कीजे.

यह सुन तिस सभैं सब गोपी ग्वाल अपने अपने घर गये. पर सवेरे ही अपनी अपनी बस्तु भाव गाडों पै लाद लाद आ इकठे भये. तब कुटुंब समेत नंद जी भी साथ हो लिये. और चले चले नदी उतर सांझ सभैं जा पहुंचे. वृंदादेवी को मनाय वृंदावन बसाया. तहां सब सुख चैन से रह ने लगे.—

जद श्री कृष्ण पांच पास के हुऐ. तद मासे कहने लगे कि मैं बछड़े चरावने जाऊंगा. तू बलदाऊ से कहदे जो मुमें वन में अकेला न छोड़े. वह बोली. प्रत. बछड़े चरावने वाले बहुत हैं. दास तुझोर. तुम मत पल ओट हो में रे नैन आगे से प्यारे. का न्ह बोले. जो में वन में खेलने जा

ऊँगा. तो खानेको खाऊंगा. नहीं तो बहीं. यह सुन जसोदा ने ग्वाल वालों को बुलाय कृष्ण बलराम को मोंप कर कहा. कि तुम बछड़े चरावने दूर मत जाइयो. और साँझ नहोते दोनों को संग ले घर आइयो. वन में इन्हे अकेले मत छोड़ियो. साथही साथ रहियो. तुम इनके रक्ताले हो. ऐसे कह कलेऊ दे राम कृष्ण को बिसके संग कर दिया.

वे जाय यमुना के तीर बछड़े चरावने लगे. और माल वालों में खेलने. कि इतने में कंस का पठा या कपट रूप किये वच्छासुर आया. बिसे देखते ही सब बछड़े उर जिधर तिधर भागे. तब श्री कृष्ण ने बल देव जी को सेन से जताया. कि भाई. यह कोई राक्षस आया. आगे जो वह चरता चरता घात करने को नि कट पहुँचा. तो श्री कृष्ण ने पिछले पाँव पकड़ फिरायकर ऐसा पटका कि बिसका जी घट से निकल स टका —

वच्छासुर का मरना सुन कंस ने वका सुर को भेजा. ब्रह्म वृंदावन में आय अपनी घात ल गाय. यमुना के तीर वर्षित सम जा बैठा. बिसे देख मारे भयके ग्वाल बाल कृष्ण से कहने लगे. कि भैया. यह तो कोई राक्षस बगुला वन आया है. इसके हाथ से कैसे बचेंगे.

येतो दधर कृष्ण से यों कहते थे. औ उधर वह जी में यह त्रिचारता था. कि आज इसे बिना मारे न जाऊंगा. इतने में जो श्री कृष्ण उसके निकरगये. तो बिसने इन्हे चोंच में उठाय मुंह मूंद लिया. ग्वाल बाल व्याकुल हो चारों ओर देख देख रो रो पुकार पुकार लगे कहने. हाय हाय. यहां तो हलधर भी नहीं हैं. हम जसोदा से का जाय कहेंगे. इनको अति दुखित देख श्री कृष्ण ऐसे तत्ते दुरी कि वह मुह में रख न सका. जो बिसने इन्हें उगला. तो इन्होंने उसे चोंच पकड़ ठोठ पाँव तले दवाय चीर डाला. और बछड़ घेर साव्यों को साथ ले हंसते खेलते घर आये. इति. —

श्री भुवनेश्वर बोले. सुनो महाराज. प्रात होते ही एक दिन श्री कृष्ण बछड़े चरावन वन को चले
 तिनके साथ सख्खाल वाल भी अपने अपने घर से छाक ले ले होलिये. और हारमें जाय छाक धार वछ
 रू चरने को छोड. लगे खडी गेरू में तन चीत चीत. वनके फल फूलों के गहने वनाय वनाय पहन खल
 ने. और पशु पंछियों की बोली बोल बोल भांति भांति के कुतहल करकर नाचने गांन.

इतने में कंसका पठाया अघामुर नाम राक्षस आया. सी अति बडा अजगर हा मुंह पसार वै
 ठा. और सब सखा समेत श्री कृष्ण भी खेलते खलते वही जा निकले. जहां व्ह घात लगाय मुंह बाये
 बैठा था. दूर से त्रिसे देख माल वाल आपस में लगे कहने. कि भाई. यह तो कोई बडा पहाड है कि.
 जिस की कंदरा इतनी बडी है. ऐसे कहते औ बछड़े चराते उसके पास पहुंचे. तब एक लडका मुख खुला
 देख बोला भाई. यह तो कोई अति भयावनी गुफा है. इसके भीतर न जावेंगे. हमें देखते ही भय लगता
 है. फिर तोख नाम सखा बोला. चलो इस में धस चलें. कृष्ण साथ रहते हम क्या डरें. जो कोई असुर होगा
 तो बकासुर की शत से मारा जायगा.

यों सब सखा खडे वाते करते ही थे कि त्रिसे ने एक ऐसी लंबी सांस खंची जो बछड़ों समेत सब.
 म्खाल वाल उडके त्रिसे के मुख में जा पडे. त्रिष भरी तन्नी भाफ जों लगी तो लगे व्याकुल हो बछड़े रांभने.
 औ सखा पुकारने कि हे कृष्ण प्यारे वेग सुध ले. नही तो सब जल मरने हैं. त्रिसे की पुकार सुनते ही
 आतुर हो श्री कृष्ण भी उसके मुख में बड गये. त्रिसे ने प्रसन्न हो मुंह मूद लिया. तहां श्री कृष्ण ने अप
 मा शरीर इतना बढ़ाया. कि त्रिसे का पेट फट गया. सब वछरू औ म्खाल वाल निकल पडे. त्रिसे समय.
 आनंद कहे देवता ओं ने फूल औ अमृत वरसाय सबकी तपत हर ली. तब म्खाल वाल श्री कृष्ण से कह
 ने लगे. कि भैया. इस असुर को मार आज तो तूने भले बचाये नही सब मर चुके थे. इति.

श्री शुकदेव बोले. हेराजा. ऐसे अधासुर को मार श्री कृष्ण चंद वछडे घेर. सखा ओं को साथ ले आगे चले. कितनी एक दूर जाय कदम की छांह में खड़े हो वंसी बजाय सब ग्वाल वालों को बुलाय कहा भैया. यह नली ठौर हैं. इसे छोड आगे कहां जाय. बैठो यहीं छाकें खाय. सुनते ही विन्होने वछडे तो चरने की हांक दिये. और आक. ढाक. वड. कदम. कवल के पात लाय. पत्तल. दोने. वनाय. गाड बुहार. श्री कृष्ण के चारों ओर पांति की पांति बैठ गये. और अपनी अपनी छाकें खोल खोल लगे आपस में परोसने.

जब परोस चुके. तब श्री कृष्णचंद ने सब के बीच खड़े हो पहले आप कौर उठाय खाने की आज्ञा दी. वे खाने लगे. तिन में मोर मुकुट धरे. वनमाल गेर लकुट लिये. त्रिभंगी छव किये. पीतांबर पहने. पीत पट ओढे. हंस हंस श्री कृष्ण भी अपनी छाक से सब को खिलाते थे. और एक एक के फनवा रे से उठाय उठाय चारु चारु खट्टे मांढे तीते चरपेर का खाद कहते जाते थे. ओ तिस मंडली में ऐसे सुहा वने लगते थे. कि जैसे तारों में चंद्रमा. तिस समें ब्रह्मा आदि सब देवता अपने अपने त्रिमानों में बैठे. आकाश से ग्वाल मंडली का सुख देख रहे थे. कि तिन में से आय ब्रह्मा सब वछडे चुराय ले गया. और यहां. ग्वाल वालों ने खाते खाते चिंता कर श्री कृष्ण से कहा. भैया. हम तो निचिंताई से बैठ खाय रहे हैं. न जानिये वछडे कहां निकल गये होंयगे.

तब ग्वालन सों कहत कन्हई. तुन सब जेवत रहियो भाई.

जिन कोऊ ऊँ कौर औसर. सब के वछडा ल्याऊं घेर.

ऐसे कह कितनी एक दूर वन में जाय जब जाना कि यहां से वछडे ब्रह्मा हर ले गया. तब श्री कृष्ण त्रैसेहां और वनाय लाये. यहां आय देखें तो ग्वाल वालों को भी उठाय ले गया. है. फिर इन्हों ने त्रैभी जैसे थे तैसे ही बनाये. और सांरु हुई जान सब को साथ ले वृंदावन आये. ग्वाल वाल

अपने अपने घर गये. पर किसीने यह भेद न जाना कि ये हमारे बालक औ बछड़े नहीं वरन.
और दिन दिन माया बढ़ती चली.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव बोलि महाराज वहां ब्रह्मा ग्वाल बाल बछड़ों को ले जाय
एक पर्वत की कंदरा में भर. जिसके मुंह पर पत्थर की सिला धर भूल गया. और यहां श्री कृष्ण चंद्र
नित नई नई लीला. करते थे. इसमें एक वर्ष बीत गया तब ब्रह्मा को सुध हुई तो मन में कहने
लगा कि मेरा तो एक पल भी नहीं हुआ. पर नर का वरष होगया. इस से अब चल देखा चाहिये कि
ब्रज में ग्वाल बाल बछड़ों विन क्या गति भई.

यह विचार उठकर वहां आया. जहां कंदरा में सब को सूँढ़ गया था. सिला उठाये देखे तो ल
डके औ बछड़े चोर निद्रा में सोये पड़े हैं. वहां से चल वृंदावन में आय बालक औ बछरू सब जोके तों
देख अचंभे हो कहने लगा. कैसे ग्वाल वच्छ यहां आये. कैसे कृष्ण नये उपजाये. इतना कह फिर कं
दरा को देखने गया. जितने में वह वहां से देख कर आवें. तितने बीच यहां श्री कृष्ण चंद्र ने ऐसी गाय
करी कि जितने ग्वाल बाल औ बछड़े थे. सब चतुर्भुज हो गये. और एक के आगे ब्रह्मा. रुद्र. इंद्र.
हाथ जोड़े खड़े हैं.

देख विरंच चित्र कौ भयो. भूल्यो ज्ञान ध्यान सब गयौ.

जनों पषान देवी चौमुखी. भई भक्ति पूजा विन दुखी.

औ डरकर नैन मूंद लगा थर थर कांपने. जब अंतरजामी श्री कृष्ण चंद्र ने जाना कि ब्र
ह्मा अति आकुल है. तब सब का अंस हर लिया. और आप अकेले रह गये. ऐसे कि जैसे भिन्न
भिन्न बादल एक हो जाय इति.

श्री भुकदेव जी बोले. हेराजा. जद श्री कृष्ण ने अपनी माया उठाव ली. तद ब्रह्मा को अपने शरीर का ज्ञान हुआ. तो ध्यान कर भगवान के पास आ अति गिड़गिड़ाव. पाओं पड. विनती कर. हाथ बांध. खड़ा हो. कहने लगा. कि हे नाथ. तुमने बड़ी कृपा करी जो मेरा गर्व दूर किया. इसी से अंधा हो रहा था. ऐसी बुद्धि किस की है जो विन दया तुझारी तुझारे चरित्रों को जाने. माया तुझारी ने सब को मोहा है. ऐसा कोन है जो तुम्हें मोहे. तुम सब के करता हो. तुझारे रोम रोम में मुजसे ब्रह्मा अनेक पडे है. मैं किस गिनती में हूं. दीन दयाल. अब दया कर अपराध क्षमा की जे मेरा दोष चित्र में न लजे.

इतना सुन श्री कृष्ण चंद मुसुकुराये. तद ब्रह्माने सब ग्वाल बाल औ बछड़े सोते के सोते ला दिये और लज्जित हो स्तुति कर अपने स्थान को गया. जैसी मंलड़ी आगे थी तैसी ही वन गई. बरस दिन बीता सो किसीने न जाना. जो ग्वाल बालकों की चींद गई. तो कृष्ण बछरू घेर लीये तब तिनसे लडके बोले. बैया. तू तो बछड़े वेग ले आया. हम भोजन करने भी न पाये.

सुनत वचन हंस कहत विहारी. मो को चिंता भई तिहारी.

निकट चरत इकठौरे पाये. अब घर चलौ भोर के आये.

ऐसे आपस में वंतराय बछरू ले सब हंसते खेलते अपने घर आये. इति.

« Chapter 16th »

श्री भुकदेव बोले. महाराज. जब श्री कृष्ण आठ बरस के हुऐ. तब एक दिन विन्हीने जसोदा से कहा कि मा. मैं गाय चरावन जाऊंगा. तू बाबासे समझाकर कह जो मुझे ग्वालों के साथ पठाव दे. सुनते ही जसोदा नंद जी से कहा. विन्हीने शुभ महुर्त ठहराय ग्वाल बालों को बुलाय. कातिक सुदी आठ को राम कृष्ण से स्वरक पुजवाय विनती कर ग्वालों से कहा कि

भाइयो आज से गौ चरावन अपने साथ राम कृष्ण को भी ले जाया करो. पर इनके पास ही रहि
 यो. वनमें अकेले न छोड़ियो. ऐसे कह ब्याक दे. कृष्ण बलराम को दही का तिलक कर सबके सं
 ग विदा किया. त्रेमगन हो ग्वाल वालों समेत गाये लिये वनमें पहुंचे तहां वन की छवे देख श्री
 कृष्ण बलदेव जीसे कहने लगे- दाऊ. यह तो अति मन भावनी मुहावनी ठौर है. देखो कैसे वृक्ष मुक
 रुक रहे है. औ भांति भांति के पशु पंछी कलों ले करते है. ऐसे कह एक ऊंचे टीले पर जा चढे.
 और लेगे डुपट्टा फिराय फिराय कारी. गोरी. पीरी. धौरी. धूमरी. भूरी. नीली. कह कह उकारे.
 सुनतेही सब गाये गंभती होकती दौड आई. तिस समै ऐसी सोभा होरही थी. कि जैसे चारों ओ
 र से वरन वरन की घटा घिर आई होय.

फिर श्री कृष्णचंद्र गौ चरने को हांक. भाई के साथ ब्याक खाय. कदम की छांह में एक सखा
 की जांघ पे सिर धर सोये. कितनी एक बेर में जो जागे तो बलराम जीसे कहा. दाऊ. सुनो खेल यह
 करै न्यारै कटक बांधकै लरै. इतना कह आधी आधी गाये औ ग्वाल वाल वट लिये तब वन के
 फल फूल तोड. मोलियों में भर भर लगे तुरही. भेर. भोपू. डफ. ढोल दगामे. मुखही से बजाय बजाय
 लडने. औ मार मार पुकारने. ऐसे कितनी एक बेर तक लडे. फिर अपनी अपनी टोली निराली ले
 गाये चराने लगे.

इस बीच बलदेव जी से सखाने कहा. महाराज. यहां से थोड़ी सी दूर पर एक ताल तन है.
 तिस में अमृत समान फल लगे हैं. तहां गांधे के रूप एक राक्षस रखवाली करता है. इतनी बात सुनते
 ही बलराम जी ग्वाल वालों समेत विस वन में गये. और लगे ईट. पत्थर. ढेले. लाठियां. मार मार फल
 काडने. शब्द सुनकर धेनुक नाम खर रेंकता आया. तिसने आतेही फिरकर बलराम जी की छाती में एक
 डुलती मारी. तब इन्हो ने त्रिसे उठायकर दे पटका. फिर ब्रह्म लोट पोटके उठा और धरती खूद खूद कान

देवाय. हट हट दुलतिगं गाडने लगा. ऐसे बड़ी बेर लग लडता रहा. निदान बलराम जीने तिसकी दोनों
पिछली टांगें पकड़ फिरायकर एक ऊंचे पंड पर फेंका सो गिरते ही मर गया. औ साथ उसके वह रूख
भी टूट पड़ा. दोनों के गिरनेसे अति शब्द हुआ और सारे वन के वृक्ष हल उठे.

देखि दूर सों कहत मुरारी. हाले रूख शब्द भयो भारी. ॥

तब हि सखा हल धर के आये. चलहु कृष्ण तुम वेग बुलाये.

एक असुर मारा है सो पड़ा है. इतनी बात के सुनते ही श्री कृष्ण भी बलराम जी के पास
जा पहुँचे. तब धनुक के साथी जितने राक्षस थे सो सब चढ़ आये. तिन्हें श्री कृष्णचंद जीने सहज ही
मार गिराया. तब तो ग्वाल वालों ने प्रसन्न हो निधडक फल तोड़ मन मानती कोलियां भर ली. और गा
यें घेर लाय श्री कृष्ण बलदेव जी से कहा महाराज बड़ी बेर से आये हैं. अब घर को चलिये. इतना
वचन सुनते ही दोनों भाई गाये लिये ग्वाल वालों समेत हंसते खेलते सांरु को घर आये. और जो फ
ल लाये थे सो सारे वृंदावन में वंटवाये. सब को विदा दे आप सोये. फिर भोर के तडके उठते ही श्री कृ
ष्ण ग्वाल वालों को बुलाय. कलेऊ कर. गाये लें. वनको गये. और गौ चराते चराते कालीदह जा प
हुँचे. वहां ग्वालों ने गायों को यमुना में पानी पिला औ आप भी पीया. जो जल पी ऊपर उठे तोंगा
यों समेत मोरे त्रिष के सब लेट गये. तब श्री कृष्ण जी ने अमृत की दृष्ट से देख सबों को जिवाया.
इति. —

« Chapter 17th »

श्री शुकदेव जी बोले. महाराज. ऐसे सब रक्षा कर श्री कृष्ण ग्वाल वालों के साथ गेंदतडी
खलने लगे. और जहां काली था तहां चार कोस तक यमुना का जल तिसके त्रिषसे खोलता था. कोई
पशु पंखी वहां नजा सकता. जो भूल कर जाता सो लपट से मुलस दह में गिर पचता. औ तीर में कोई

रुख भी नउपजता ऐक अत्रिनासी कदमतट पर था. सोइथा. राजाने पूछा. महाराज. वह कदम कै से बचा. मुनि बोले. किसी समैं अमृत चोंचमेलिये गरुड त्रिस पेड पर आ बैठा था. तिसके मुंह से ऐक बूंद गिरि थी. इस लिये वह रुख बचा.

इतनी कथा सुनाय. श्री शुकदेव जी ने राजासे कहा. महाराज. श्रीकृष्णचंद्र जी काली का मारना जी में ठान. गेंद खेलते खेलते कदम पर जा चढ़े. ओ जौ नीचे से सरवाने गेंद चलाई तो ज मुना में गिरि. तिसके साथ श्री कृष्ण भी कूदे. इनके कूदने का शब्द. कान से सुनकर त्रि लगा त्रिष उगलने. ओ अग्नि सम फुंकारे मार मार कहने. कि यह ऐसा कौन है जो अव लग दह में जी ता है. कहीं अखे दृक्ष तो मेरा तेज न सहिके टूट पड़ा. कै कोई बड़ा पशु पंछी आया है जो अवतक जल में आहट होता है.

यों कह वह ऐक सौ दसों फनों से त्रिष उगलता था. ओ श्री कृष्ण पैरते फिरते थे. तिस समैं सरवा रो रो हाथ पसार पसार पुकार तेथे. गायें मुह बायें चारों ओर रांभती हंकती फिरती थी. ग्वाल न्यारे ही कहते थे. स्पाम. वेग निकल आइये. नही तुम त्रिन घर जा हम क्या उत्तर देगें येतो यहां दुखित हो यों कह रहे थे. इस में किसीने वंदावन में जा सुनाया कि श्री कृष्ण काली दहमें कूद पडे. यह सुन रोहनी जसोदा ओ नंद गोपी गोप समेत रोते पीटते उठ धाये. और सब के सब गिरते पडते कालीदह आये. तहां श्री कृष्ण को नदेख ब्याकुल हो नंदरानी दररानी गिरन चली पानी में. त व गोपियों ने. बीचही जापकडा ओ ग्वाल बाल नंद जी को थामें ऐसे कहरहे थे.

छांड महा वन यावन आये. तौह दैत्यनि अधिक सताये.

बहुत कुशल असुरन ते परी. अव कौं दह ते निकसे हरी.

कि इतने में पी छेसे बलदेव जी भी वहां आये. ओ सब वज्रासियों को समझकर बोले. अनी

आवेगे कृष्ण अविनासी तुम काहे को होने हो उदासी.

आज साथ आयो मैं नाहीं. मो विन हरि पैठे रह माहीं. —

इतनी कथा कथ. श्री शुकदेवजी राजा परीक्षित से कहने लगे. कि महाराज. इधर तो बलराम जी सबको यों आसा भरोसा देते थे. औ उधर श्री कृष्ण जो पैर कर उसके पास गये. तों वह आ इनके सा रे शरीर से लिपट गया. तब श्री कृष्ण ऐसे मोटे हुये कि जिसे छोड़ते ही बन आया. फिर जों जों वह फुंकारे मार मार इन पर फन चलाना था. तों तों ये अपने को वचाते थे. निदान ब्रजवासियों को अति दुखित जान श्री कृष्ण ऐका ऐकी उचक उसके सिर पर जा चढ़े.

तीन लोक को बोर ले. भारी भये मुरारी. ।

फन फन पर नाचत फिरे. बाजे पग पट तारि.

तब तो मारे बोर के काली मरने लगा. औ फन पटक पटक उसने ज़ी में निकाल द. तिनसे ले हू की धोरें वह चली जद विष औ बलका गर्व गया. तद उन्ने मनमें जाना कि आदि पुरुष ने औतार लिया. नही इतनी किसमें सामर्थ है जो भरे विष से बचे. यह समझ जीव की आस तजि सिथल हो रहा. तद नाग पत्नी ने आय हाथ जोड़ सिर निवाय विनती कर श्री कृष्ण चंद से कहा. महाराज. आपने भला किया जो इस दुख दारि. अति अभि मानी का गर्व दूर किया. अब इसके भाग जागे. जो तुझारा दरस न पाया. जिन चरनों को ब्रह्मा आदि सब देवता जप तप कर ध्यावते हैं. सोई पद काली के सीस पर तिराजते है.

इतना कह फिर बोली महाराज. मुज पर दया कर इसे छोड़ दीज. नही तो इसके साथ मु के भी वध कीज. क्यों कि स्वामी विन स्त्री को मरना ही भला है. औ जो विचारिये तो इसका कुछ दोष न ही यह जाति स्वभाव है कि दूध पिलाये विष बढे.

इतनी बात नाग पत्नी से सुन. श्री कृष्ण चंद्र उस पर से उतर पड़े. तब प्रणाम कर हाथ जोड़ काटी बोला. नाथ. मेरा अपराध क्षमा की जे. मैंने अनजाने आप पर फन चलाये. हूँ अधम जाति सर्प. हमें इतना ज्ञान कहाँ जो तुम्हें पहचानें. श्री कृष्ण बोले. भला जो हुआ सो हुआ. पर अब तुम यहां न रहो. कुटुंब समेत शैलक दीप में जा बसो.

यह सुन काली ने डरते कांपते कहा. कृपा नाथ. वहां जाऊँ तो गरुड मुझे खा जायगा. तिसी के भय से मैं यहां भाग आया हूँ. श्री कृष्ण बोले. अब तू निरभय चला जा. हमारे पदके चिन्ह तेरे स्त्रि पर देख तुजसे कोई न बोलेगा. ऐसे कह श्री कृष्णचंद्र ने तिसी समेत गरुड. बोलाय. काली के मन का भय मिटाय दिया. तब काली ने धूप. दीप. नैवेद्य समेत विधि से पूजाकर बहुत सी भेंट श्री कृष्ण के आगे धर. हाथ जोड़ विनती कर. विदा होय कहा.

चार घरी नाचे मो मा था. यह मन प्रीति रखियो नाथा.

यों कह दंडवत कर काली तो कुटुंब समेत शैलक दीप की गया. औ श्री कृष्णचंद्र. जल से पाहर आये. इति.

« Chapter 18th »

इतनी कथा सुन. राजा परीक्षित ने श्री शुकदेव जी से पूछा. महाराज. शैलक दीप तो भली बौर थी. काली वहां से क्यों आया. औ किस लिये यमुना में रहा. यह मुझे समझाकर कहो जो मेरे मन का संदेह जाय. श्री शुकदेव बोले. राजा. शैलक दीप में हरि का वाहन गरुड रहता है. सो अति बलवन्त है. तिस से वहां के बड़े बड़े सर्पों ने. हार मान त्रिसे एक सांप नित देना किया. एक स्त्रि पर धर आये. वह आये औ खाजाय. एक दिन कटू नागनी का पुत्र काली अपर्ण त्रिष का घमंड कर गरुड का भक्ष खाने गया. इतने में वहां गरुड आया औ दोनों में अति युद्ध हुआ. निदा

न हार मान काली अपने मन में कहने लगा कि अब दूसरे हाथ से कैसे वचूं और कहाँ जाऊँ इतना कह सोचा कि वृंदावन में यमुना के तीरे जा रहूँ तो वचूँ क्योंकि यह वहाँ नहीं जा सकता ऐसे विचार काली बड़ी गया फिर राजा परीक्षित ने सुकदेव से पूछा कि महाराज वह वहाँ क्यों नहीं जा सकता था सो भेद कहो श्री शुकदेव जी बोले राजा किसी समय यमुना के तट सौभर ऋषि बैठे तप करत थे तहाँ गरुड ने जाय एक मछली मार खाई तब ऋषि ने क्रोध कर उसे यह श्राप दिया कि तू इस ठौर फिर आवेगा तो जीता न रहेगा इस कारण वह वहाँ न जा सकता था और जब से काली वहाँ गया तभी से तिस स्थान का नाम काली देह हुआ।

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी बोले हे राजा जब श्री कृष्णचंद्र निकले तब नंद जसोदा ने आनंद कर बहुत सादान पुन्य किया पुत्र का मुख देख नैनों को सुख दिया औ सब ब्रजवासियों के भी जी में जी आया इस बीच सांझ हुई तो आपस में कहने लगे कि अब दिन भर के होरे थके भूखे प्यासे घर कहाँ जायेंगे रात की रात यहाँ कोटें भोर हुंरे वृंदावन चलेंगे यह कह सब सोय रहे।

आधी रात जब गई भारी कारी आंधी भई ॥ ॐ ॥

दावा अग्नि लगी चहुं ओर अतिगर बरे दृक्षवन दैर।

आग लगते ही सब चौंक पड़े और घबरा कर चारों ओर देख देख हाथ पसार पसार लगे पुकारने कि हे कृष्ण हे कृष्ण इस आग से बेग बचाओ नहीं तो यह क्षन भर में सब को जलाय भस्म करती हैं जब नंद जसोदा समेत ब्रजवासियों ने ऐसे पुकार की तब श्री कृष्णचंद्र जी ने उठते ही वह आग पल में पी सब के मन की चिंता दूर की भोर होते ही सब वृंदावन आये घर घर आनंद मंगल हुंरे वषा ऐ इति—

(Chapter 19th)

इतनी कथा कह श्री भुवदेव बोले. महाराज. अब मैं ऋतु वरनन करता हूं. कि जैसे जैसे श्री कृष्णचंद्र ने तिनमें लीला करी सो चित दे सुनों. प्रथम यौघम ऋतु आई. तिसने आतेही सब संसार का सुख ले लिया. और धरती आकाश को तपाय अग्निसम किया. पर श्री कृष्ण के प्रताप से वृंदावन में सदा वसंत ही रहें. जहां घनी घनी कुंजों के वृक्षों पर बेलें लह लहा रही वरन वरन के फूल फूले हुए. तिन पर भौरों के कुंड के कुंड गूंज रहे. आंवो की डालियों पे कोयल कुहुक रही ठंढी ठंढी बहरी में मोर नाच रहे. सुगंध लिये मीठी मीठी पत्रन वह रही. औ एक ओर वन के. यमुना न्यारी ही सोभा दे रही थी. तहां कृष्ण बलराम गाथें छोड सब सखा समेत आपस में अच्छे अच्छे खेल खेल रहे थे. कि इतने में कंस का पठाया. ग्वाल का रूप बनाय. प्रलंब नाम राक्षस आया त्रिसे देखते ही श्री कृष्णचंद्र ने बलदेव जी को सैन से कहा.

अपनौ सखा नही बलवीर. कपट रूप यह असुर शरीर.

पाके वध कौ करो उपाय. ग्वाल रूप मास्यो नहिं जाय.

जब यह रूप धरे आपनौ. तब तुम याहि ततक्षण हनौ.

इतनी बात बलदेव जी को जताय. श्री कृष्ण जी ने प्रलंब को हंस कर पास बुलाय. हाथ पकड के कहा. ।

सबते नीकौ भेष तिहारौ. भलो कपट विन मित्र हमारौ.

यों कह त्रिसे साथ ले. आधे ग्वाल बाल बांट लिये. और आधे बलराम जी को दे. दो लडकों को बठाय.

लगे फल फूलों का नाम पूछने. औ बताने. इसमें बतानें बतानें श्री कृष्ण हारे. बलदेव जीने वव श्री कृष्ण की ओर वाले बलदेव के साथियों को कांधे पर चढाय लेचले. तहां प्रलंब बलराम जी को सब से आगे ले गगा. औ वन में जाय उसने अपनी देह बढाई. तिस समें त्रिस काले काले पहाड से पर बलदेव जी ऐसे सोभायमान थे. जे से स्याम पटा पे चांद. औ कुंड की दमक बिजलीसी चमकती थी. पसीना मेह सा बरसता था. इतनी कथा कथ.

श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. महाराज. कि जो अकेला पाय ब्रह्म वलराम जी को मारने को हुआ. तोंही उन्होंने ने मारे घूँसे के बिसे मार गिराया. इति.

《 Chapter 20th 》

श्री शुकदेव जी बोले. हे राजा. जब प्रलंब को मारके चले वलराम. तभी सोही से सखाओं समंत आन मिले घन स्याम. और जो ग्वाल वाल वन में गाये चरते थे. वे भी असुर मारा सुन गाये छोड़ उधर देखने को गये. तौलौं इधर गाये चरती चरती डाम कांस से निकल. मंज वन में बड़ गई वहां से आय सेनां भाई यहां देखें तो एक भी गाय नहीं.

त्रिभुरी गैयां त्रिभुरे ग्वाल. भूले फिरं मंज वन ताल.

रुखनि चढे परस्पर देखें. लैलै नाम पिछौरी करें.

इस में किसी सखा ने आय हाथ जोड़ श्री कृष्ण से कहा. कि महाराज. गाये सब मंज वन में बैठ गई. तिनके पीछे ग्वाल वाल न्यारे दूँदते भटकते फिरते हैं. इतनी बात के सुनते ही श्री कृष्ण ने कदग पर चढ़. ऊँचे सुर से जो वंसी बजाई. तों सुन ग्वाल वाल औ सब गाये मंज वन को फाड़कर ऐसे आन मिली. जैसे सावन भादों की नदी तुंग तरंग को चीर समुद्र में जा मिले. इस बीच देखते क्या है. कि वन चारे ओर से दहड़ दहड़ जलता चला आता है. यह देख ग्वाल वाल औ सखा अति घबराय. भयखायकर पुकारे. हे कृष्ण. हे कृष्ण. इस आग से बेग बचा औ नहीं तो अभी क्षण एक में सब जल मरते हैं. कृष्ण बोले तुम सब अपनी आखें मूँदो. नद विन्होंने नैन मूँदो. तद श्री कृष्ण जी ने पल भर में आग बुझाय एक और भाया. करी. कि गाये समंत सब ग्वाल वालों को भांडार वन में ले आय कहा कि अब आंखें खोल दो.

ग्वाल खोल दग कहत निहारि. कहा गई ब्रह्म अग्नि मुरारि.

कब फिर आये वन भांडार. खेत अचभौ यह बल वीर. ॥०॥

ऐसे कह गायें ले सब मिल कृष्ण बलराम के साथ वृंदावन आये. औ सबों ने अपने अपने घर जाय कहा कि आज वन में बलराम जीने प्रलंब नाम राक्षस को मारा. और मंजु वन में आग लगी थी सो भी हार के प्रताप से बुर गई.

इतनी कथा सुनाय. श्री भुकेदेव जी ने कहा. हे राजा. ग्वाल वनों के मुख से यह बात सुन सब ब्रज वासी देखने को तो गये पर तिनहोंने कृष्ण चरित्र का कुछ भेद नपाया. इति.

« Chapter 21st »

श्री भुकेदेव मुनि बोले. कि महाराज. ग्रीष्म की अति अतीति देख. नृप पावस प्रचंड. पृथ्वी के पशु पक्षी जीवजंतु की दया विचार. चारों ओर से दल बादल साथ ले लंडने को चढ़ आया. तिस समें धन जो गरजता था. सोई तो घोंसा बाजता था. और वरन वरन की घटा जो घिर आई थी. सोई सर. वीर. रावत थे. तिनके बीच बीच विजली की दमक. शस्त्र की सी चमक थी. वेग पात होर होर सेत ध्वजा सी फहराय रही थी. दादुर मोर कडखैतों कीसी भांति जस बखानते थे. औ बड़ी बड़ी वृंदा की रुडी वानों कीसी रुडी लगी थी. इस धूम धाम से पावस को आते देख. ग्रीष्म खेत छोड अपना जीव ले भागा. तबमेघ पियाने वरस पृथ्वी को सुख दिया. उसने जो आठ महीने पति के वियोग में जाग किया था. तिसका जाग भर लिया. कुच गिर सीतल हुये. औ गर्भ रहा. तिसमें से अठारह भार पुत्र उगजे. सोभी फल फूल भेट ले ले पिता को प्रनाम करने लगे. उस काल वृंदावन की भूमि ऐसी सुहावनी लगती थी. कि जैसे सिंगार किये कामिनी. और जहां तहां नदी नाले सरोवर भरे हुऐ. तिन पर हंस सारस सरस सोभा दे रहे. ऊंचे ऊंचे रूखों की डालियां झूम रही. उनमें पिक. चातक. कपोत. कीर. वैठे कोलाहल कर रहे थे. औ गांव गांव सहे कुसुमे जोडे पहरे. गोपी ग्वाल मूलो पैं मूल मूल ऊंचे सुरों से मलारे गाते थे. तिन के निकट जाय जाय श्री कृष्ण बलराम भी बाल लीला कर कर अधिक मुख देखते थे. इस आनंद से वरषा

करतु बीती तर श्री कृष्ण म्वाल वालों से कहने लगे कि मैया. अब तो सुख दई सरद करतु आई.

सबकों सुख भारी अब जान्यो. स्वाद सुगंध रूप पहिचान्यो.

निसि नक्षत्र उज्जल आकाश. माने दु निगुन ब्रह्म प्रकाश.

चार मास जो विरमें गेह. भये सरद तिन तजे सने ह. ॥

अपने अपने काजन पाये. भूप चढे तकि देस पराये.

« Chapter 22nd »

श्री सुखदेव जी बोले. कि हे महाराज. इतनी बात कह श्री कृष्णचंद फिर म्वाल वाल साथ ले लीला करने लगे. और जब क्हा कृष्ण वन में धेनु चरवें तब लग सब गोपी घर में बैठी हरि का जस गावें. एक दिन श्री कृष्ण ने वन में वेनु बजाई. तो बंसी की धुन सुन सारी ब्रज युवती हडबडाय. उठ धाई. औ एक ठोर मिलकर बाट में आवैं. तहां आपस में कहने लगीं. कि हमारे लोचन सुफल तब होंगे जब कृष्ण के दरसन पावेंगे. अभी तो कान्हू गोपों के साथ वनमें नाचते गाते फिरते है. सांठ समय इधर आवेंगे. तब हमें दरसन मिलेंगे. यों सुन एक गोपी बोली.

सुनो सरती. वह वेनु बजाई. बांस बंस देखौ अधि काई.

इसमें इतना का गुन है जो दिन भर श्री कृष्ण के मुंह लगा रहती है. और अधरामृत पी आनंद बरस घन सी गाजती है. का हम से भी यह प्यारी. जो निसि दिन लिये रहते है त्रिहारी.

मेरे आगे की यह गढ़ी. अब भई सौत वदन पर चढ़ी.

जब श्री कृष्ण इसे पीता वर से पोंछ क्जाते है. तब सुर. मुनि. किन्नर. औ गंधर्व अपनी अपनी स्त्री यों को साथ ले विमानों पर बैठ बैठ होंसकर सुने को आते हैं. औ सुनकर मोहित हो जहां के तहां चित्र से रह जाते हैं. ऐसा इतने का तब किया है जो सब इसके आधीन होते है.

इतनी बात सुन एक गोपी ने उत्तर दिया. निदान पहले तो दूसरे बांस के वंस में उपज हरि का
सुमरन किया. पीछे घाम-सीत. जल. ऊपर लिया. निदान टूक टूक हो देह जलाय धुंआं पिया.

इस से तप करते हैं कैसा. सिद्ध हुई पाया फल ऐसा . ॥०॥

यह सुन कोई ब्रज नारी बोली. कि हम को वेनु क्यों न रत्नी ब्रजनाथ. जो निसिदिन हरि के रहवां
साथ. इतनी कथा सुनाय श्री भुकेदेव जी राजा परीक्षित से कहने लगे कि महाराज. जबतक श्री कृष्ण
धेनु चराय वनसे न आवें. तबतक नित गोपी हरि के गुन गावें. इति.

《 Chapter 23rd 》

श्री भुकेदेव मुनि बोले. कि सरद ऋतु के जाते ही हेमंत ऋतु आई. औ अति जाड. पाला. पड़
ने लगा. तिस काल ब्रज वाला आपस में कहने लगीं. कि सुनो सहे ली. अगहन के न्हान से जन्म जन्म
के पातक जाते हैं. और मन की आस पूजती हैं. यों हमने प्राचीन लोगों के मुख से सुना है. यह बात सुन
सब के मन में आई. कि अगहन न्हाइये. तो निस्संदेह श्री कृष्ण वर पाइये.

ऐसे विचार. गौर होते ही उठ. वस्त्र आ भूषण पहार. सब ब्रजवाला मिल. यमुना न्हान आई
स्नान कर. स्वरज को अरघ्य दे. जल से बाहर आय. माटी की गौर बनाय. चंदन. अक्षत. फूल. फल च
ढाय. धूप दीप. नैवेद्य. आगे धर. पूजाकर. हाथ जोड. स्मि नाय. गौर को मनायके बोलीं. हे देवी. हम
तुम से बार बार यही वर मांगती हैं. कि श्री कृष्ण हमारे पति होय. इस विधि से गोपी नित न्हावें. दिन भर
व्रत कर शंकर को दही भात खा भूमि पर लोवें. इस लिये कि हमारे व्रत का फल शीघ्र मिले.

एक दिन सब ब्रज वाला मिल कालकों औघट घाट गईं. औब हां जाय चीर उतार. तीर पर थर.
जग्न हो. नीर में पैठ. लगीं हरि के गुन गाय गाय जल क्रीडा करने. निमी समें श्री कृष्ण भी वंसा बंट की
छांह में बैठे धेनु चरावते थे. देवी इनके गाने का शब्द सुन. वेभी चुपचाप चले आये. और लगे छिपक

र देखने. निदान. देखते देखते जो कुछ उनके जी में आई. तो सब वस्त्र जुगुग कदम पर जा चढ़े. औ गठड़ी बांध आगे घर ली. इतने में गोपी जो देखेंतो तार पै चीर नहीं. तब पवणकर चारों ओर उठ सठ लगीं देखने. औ आपस में कहने. कि अभी तो यहां एक चिड़िया भी नहीं आई. वसन कौन हर ले गया माई. इस बीच एक गोपीने देखा. कि सिर पर मुकुट. हाथ में लकुट. केसर तिलक दिये. वनमाल हिये. पीतांबर पहरे. कपड़ों की गठड़ी बांधे. मौन साधे. श्री कृष्ण कदंब पै चढ़े छिपे हुए बैठे हैं. वह देखते ही पुकारी. सखी. वे देखो हमारे चित चोर चीर चोर कदंब पर पोट लिये विराजते हैं. यह वचन सुन. औ सब युवती कृष्ण की देख लजाय. पानी में पैठ. हाथ जोड़ सिर नाय. विनती कर. हाहा खाय बोली.

दीन दयाल. हरन दुख प्यारे. दीजे मोहम. चीर हमारे.

ऐसे सुनके कहें कन्हई. यों नहिं दूंग नंद दुहाई. ॥

एक एक कर बाहर आओ. तो तुम अपने कपड़े पाओ.

ब्रज वाला रिसायके बोली. यह तुम भली. साख साखे हो. जो हमसे कहते हो नंगी बाहर आओ. अ भी अपने पिता वंधुसे जाय कहें. तो वे तुम्हें चोर चोर कर आय गहें. औ नंद जसोदा को जा सुनावें. तो वे भी तुम को साख भली भांति से सिखावें. हम करती हैं किसी की कान. तुमने मेरी सब पह चान.

इतनी बात के सुनते ही. क्रोध कर. श्री कृष्ण जी ने कहा. कि अब चीर तभी पाओगी जब तिन को लिज्जा लाओगी. नहीं तो नहीं. यह सुन डरकर गोपी बोली. दीन दयाल. हमारी सुधके लेवैया. पति के रखे या. तो आव हैं. हय किसे कावेंगी. तुम्हारे ही हेतु नेम कर मगसिर मास न्हाती हैं. कृष्ण बोले. जो तुम मन लगाओ लिये अगहन. न्हाती हो तो लाज औ कपट तज आय अपने चीर लो. जब श्री कृष्ण नंद ने ये से कहा. तब सब गोपी आपस में जोच विचार कर कहनें लगीं. कि चलो सखी. जो मोहन कहते हैं सोई गानें. क्यों कि ये हमारे वन मन की सब जान ते हैं. इनसे लाज क्या. यों आपस में ठान. श्री कृष्ण की बात मान

हाथ से कुच देह दुराय. सब युवती नीरसे निकल. सिर नौटाय. जब सनमुख तीर पर जा खड़ी हुई तब श्री कृष्ण हंसके बोले. कि अब तुम हाथ जोड़ जोड़ आगे आओ तो मैं वस्त्र दूं. गोपी बोली.

काहे कपट करत नंद लाल. हम स्तुधी भोरी ब्रज बाल.

पर ठगोरी सुधि बुधि गई. ऐसी तुम हरि लीला ठई.

मन संभारिके कहिहैं लाज. अब तुम कलू करो ब्रजरज.

इतनी बात कह. जब गोपियों ने हाथ जोड़े. तो श्री कृष्ण चंद जी ने वस्त्र दे उनके पास आय कहा. कि तुम अपने मन में कुछ इस बात का बिलग मत मानों. यह मैंने तुम्हें सीख दी है. क्योंकि जल में बरुन देवता का वास है. इससे जो कोई नग्न हो जल में नहाता है. तिस का सब धर्म बह जाता है. तुम्हारे मन की लगन देख मगन हो मैंने यह भेद तुम से कहा. अब अपने घर जाओ. फिर कातिक महीने में आय मेरे साथ रास कीजिये.

श्री भुकदेव मुनि बोले. कि महाराज. इतना वचन सुन प्रसन्न हो. संतोष कर. गोपी तो अपने घरों को गई. औ श्री कृष्ण वंशी बट में आय. गोप गाय ग्वाल बाल सखाओं को संग ले आगे चले. तिस समें चारों ओर सघन वन देख देख रुखों की बड़ाई कहने लगे. कि देखो ये वंसार में आ अपने पर कितना दुख सह लोगो को सुख देते है. जगत में ऐसेही पर काजियों का आना सुफल है. यों कह आगे बढ यमुना के निकट जा पहुंचे. इति.

« Chapter 24th »

श्री भुकदेव जी बोले. कि जब श्री कृष्ण यमुना के पास पहुंच कर ख तले लाठी टेक खड़े हुए. तब सब ग्वाल बाल औ सखाओं ने आय. कर जोड़ कहा. कि महाराज. हमें इस समें बड़ी भूख लगी है. जो कुछ खाक लाये थे सो खाई. पर भूख न गई. कृष्ण बोले देखो. वह जो धुआं दिखाई देता है. मथुरिये

कंस के डर से खिप के यज्ञ करतै हैं. उनके पास जा हमारा नाम ले दंडवत कर हाथ बांध खड़े हो. दूर से भोजन ऐसे दीन हो मांगियो. जैसे भिखारी आधीन हो मांगता हैं.

यह बात सुन ग्वाल चले चले वहां गये. जहां माथुर बैठे यज्ञ कर रहे थे. जाते ही उन्होंने प्रणाम कर निकट आधीन ता से कर जोड़के कहा महाराज. आप को दंडवत कर हमारे हाथ श्री कृष्णचंद जी ने यह कहला भेजा है. कि हम को अति भूख लगी हैं. कुछ कृपा कर भोजन भेज दीजें. इतनी बात ग्वालों के मुख से सुन मथुरिये. क्रोधकर बोले. तुम तो बड़े मूर्ख हो जो हम से अभी यह बात कहते हो. तिन होम होचुके किसी को कुछ न देंगे. सुनो जव यज्ञ कर लेंगे और कुछ बचेगा सो बांट देंगे. फिर ग्वालों ने उनसे गिडगिडाके बहु तेरा कहा कि महाराज. घर आये भूखे को भोजन करवाने से बड़ा पुण्य होता है. पर वे इनके कहने को कुछ ध्यान में न लाये. वरन इनकी ओर से मुह फेर आपस में कहने लगे.

बड़े मूढ़ पशु पालक नीच. मांगत मात होम के बीच.

तब ये वहां से निरास हो. अकृताय पछताय श्री कृष्ण के पास आय बोले. महाराज. भीख मांग मान सहत गंवाया. तौभी खाने को कुछ हाथ न आया. अव क्वा करें. श्री कृष्ण जी ने कहा. कि अब तुम तिनकी खियों से जा मांगो. वे बड़ी दयावंत धरमात्मा हैं. उनकी भक्ति देखियो. वे तुझे देखते ही आदर मान से भोजन देंगी. यों सुन ये फिर वहां गये. जहां वे बैठीं रसोई करती थीं. जाते ही उनसे कहा. कि वन में श्री कृष्ण को धेनु चराते खुधा भई है. सो हमें तुमारे पास पठाया हैं. कुछ खाने को होय तो दो. इतना वचन ग्वालों के मुख से सुनते ही वे सब प्रसन्न हो कंचन के थालों में षट रस भोजन भर लेले उठ धाई. औ किसी की रोकी न रुकीं.

एक मथुरनी के पति ने जो नजाने दिया. तो वह ध्यान कर देह छोड सब से पहले ऐसे जा मिली कि जैसे जल जल में जा मिले. औ पाँखे से सब चली चली वहां आई. जहां श्री कृष्णचंद ग्वाल बाल समेत वृक्ष की छांह में सरवा दे कांधे पर हाथ दिये. त्रिमंगी छवि किये. कंवल का फूल कर लिये खड़े थे. आते ही थाल आगे

धा इंडतत कर. हरि मुख देख देख. आपस में कहने लगी. कि सखी येइ हैं. नंदकिशोर. जिन का नाम
मुन मुन ध्यान धरती थी. अब चंदमुख देख लोचन मुफल नीजे. औ जातव का फल लीजे. ऐसे वतणय.
हाय जोड. विनती कर. श्री कल से कहने लगी. कि छपानाय. आप की छपा विन तुझार दरसन
कव किसी को होता हैं. आज धन्य भाग हमारे जो दरसन पाया. औ जन्म जन्म का पाप गंवाया.

मूरख विप्र रूपन अभिमानी. श्री मद लोभ मोह मति सानी.

ईश्वर को मानुष कर माने. माया अंध कहा पहि जाने. ॥

जप तप यज्ञ जासु हित कीजे. ताकौं कहा न भोजन दीजे.।

महा राज. वही धन्य है धन जन लाज. जो आवे तुझारे काज. औ सोई है तप जप ज्ञान. जिस
में आवे तुझारा नाम. इतनी बात सुन श्री कल चंद उनकी होम कुशल पूछ कहने लगे कि.

मत तुम मुजको करी प्रनाम. मैं हूं नंद नहर को स्वाम. ॥

जो ब्राह्मन की स्त्री से आप को पुजराते हैं. सो क्या संसार में कुछ बडाई पाते हैं. तुमने हमें भूखे जा
न दया कर वन में आन सुध ली. अब हम यहां तुझारी का पहुनाई करें.

बंदावन घर दूर हमारा. किसि विधि आदर करें तुझारा.

जो वहां होते तो कुछ फूल फल ला आगे धरते. तुम हमारे कारन दुख प्रय जंगल में आई.
आ यहां हम से तुझारी यहल कुछ न बन आई. इस बात का पछतावाही रहा. ऐसे शिष्टचार कर फिर वो
ले. तुम्हें आये बडी बेर नई. अब घर को सिधारिये. क्यो कि ब्राह्मन तुझारे तुझारी बाट देखते होंगे. इस लिये
कि स्त्री विन यज्ञ मुफल नही. यह कवन श्री कल से सुन. वे हाय जोड बोली. महाएज. हमने आप के चरन
कवल से स्नेह कर कुटुंब की माया सब छोडी. क्यो कि जिनका कहा नमान हम उठ धाई. तिनके यहां अब कैसे
जाय. जोड़े घर में न आने दें तो फिर कहां वसें. इससे आप की सरन में रहें सो भला. और माय. एक नारि हमारे

साथ तुम्हारे दरसन की अविलाषा किये जावती थी. तिसके पति ने शेकर कत्वा. तब उस स्त्री ने अकुलाकर अपना जीव दिया. इस बात के सुनते ही हंसकर श्री कृष्णचंद ने त्रिसे दिखाया जो देह छोड़ आई थी. कहा कि सुनो. जो हरि से हित करता है. तिसका विनाश कभी नहीं होता. यह तुम से पहले आ गि ली है.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी बोले. कि महाराज. तिसको देखते ही तो एक बार सब अचभे रहें. पीछे ज्ञान हुआ. तब हरि गुन गाने लगी. इस बीच श्री कृष्णचंद ने भोजन कर. उनसे कहा. कि अब स्थानको प्रस्थान कीजे. तुम्हारे पति कुछ न कहेंगे. जब श्री कृष्ण ने त्रिहे ऐसे समझाय. बुझाये कहा तब त्रि विदा हो. दंडवत कर. अपने घर गई. औ त्रिनके स्वामी सोच विचारके पछताय. पछताय कह रहे थे. कि हमने कथा पुरान में सुना है. जो किसी समें नंद जसोदा ने पुत्र के निमित्त बड़ा तप किया था. तहां भगवान ने आऊँ यह वर दिया. कि हम यदु कुल में औतार ले तुम्हारे यहां जायेंगे. वेई जन्म ले आये हैं. जिन्हो ने म्वाल बाजों के हाथ भोजन मंगवाय भेजा था. हमने यह क्या किया जो आदि पुरुषने भांगा औ भोजन न दिया.

यज्ञ धर्म आ कारन ठये. तिनके सनमुख आज न भय . ।

आदि पुरुष हम मानुष जान्यो. नहीं कवन म्वालन का मान्यो.

हम म्मुख पापी अभिमानी. कीनी दया न हरि गति जानी . ।

धिकार है हमारी मति को. और इस यज्ञ करने को. जो भगवान को पहचान सेवा न करी. हम से करी ही भली कि जिन्हो ने जप. तप. यज्ञ. विन किये साहस कर. जा श्री कृष्ण के दरसन किये. औ अपने हाथों त्रिहे भोजन दिया. ऐसे पछताय. मथुरियों ने अपनी स्त्रियों के सनमुख हाथ जोड़ कहा. कि धन्य भाग तुम्हारे. जो हरि का दरसन कर आई. तुम्हारा ही जीतन सुफल है. इति.

(Chapter 25th)

श्री शुकदेव जी बोले. कि हे राजा. जैसे श्री कृष्णचंद ने गिर गोवर्धन उठाया. औ इंद्र का गर्व

हरा. अब सोइ कथा कहता हूं तुम चित देसुनो. कि सब्रजवासी वरसेत्रे दिन कातिक वरी चौदस को
 न्हाय धोय. केसर चंदन से चौक पुराय. भांति भांति की मिठाई. ओ पकवान धर. धूप दीप. कर. इंद्र
 की पूजा किया करें. यह रीति उनके यहां परंपरा से चली आती थी. एकदिन. वही दिवस आया. तब
 नंद जी ने बहुतसी खाने की सामा बनवाई. ओ सब्रजवासियों के भी घर घर सामग्री भोजन की हो रही
 थी. तहां श्री कृष्ण ने आ मांसे पूछा. कि माजी. आज घर घर में पकवान मिठाई. जो हो रही है. सो क्या
 हैं. इस का भेद मुझे समझाकर कहो. जो मेरे मन की दुवधा जाय. जसोदा बोली. कि बेटा. इस समै मुझे बात
 कहने का अवकाश नहीं. तुम अपने पिता से जा पूछो. वे बुझाय कर कहेंगे. यह सुन नंद उपनंद के पास
 आय. श्री कृष्ण ने कहा. कि पिता. आज किस देवता के पूजने की ऐसी धूम धाम है. कि जिनके लिये घर घर
 पकवान मिठाई. हो रही है. वे कैसे भक्ति मुक्ति कर के दावा हैं. तिनका नाम औ गुन कहो जो मेरे मन का संदेह
 जाय —

नंद महर बोले. कि पुत्र. यह भेद तूने अबतक नहीं समझा. कि मेघों के पति जो है सुरपति. तिन
 की पूजा है. जिन की कृपा से संसार में रिद्धि मिलती है. ओ तन. जल. अन्न. होता है. वन उपवन फूलते फल
 ते है. तिनसे सब जात्र. जंतु. पशु. पक्षी. आनंद में रहते है. यह इंद्र पूजा की रीति हमारे यहां. पुरुषाओं के
 आगे से चली आती है. कुछ आज ही नई नई निकाली. नंद जी से इतनी बात सुन श्री कृष्णचंद बोले. हे पिता.
 जो हमारे वडोंने जाने अनजाने इंद्र की पूजा की तो की. पर अब तुम जान बूझकर धर्म का पंथ छोड़ ऊबट बाट
 क्यों चलते हो. इंद्र के मानने से कुछ नहीं होगा. क्योंकि वह भक्ति मुक्ति का दावा नहीं. ओ तिससे रिद्धि सिद्धि.
 किसने पाई है. यह तुमहीं कहो तिसने किसे वर दिया है.

हां एक बात यह है. कि तप यज्ञ करने से देवताओं ने अपना राजा बनाय इंद्रासन दे रक्खा है.
 इस से कुछ परमेश्वर नहीं हो सकता. सुनो. जब असुरों से बार बार हारता है. तब भागके कहीं जा छिपकर अप

ने दिन काटता है. ऐसे कायर को क्यों मानो. अपना धर्म किस लिये नहीं पहचानो. इंद्र का किया कुछ नहीं होसकता. जो कर्म में लिखा है. सुख संपन्न दाता. भाई. वंधु. ये भी सब अपने धर्म कर्म से मिलते हैं. ओ आठ मास जो सूरज जल सोखता है. सोई चार महीने वरसाता है. तिसी से पृथ्वी में लन. जल. अन्न. होता है. और ब्रह्मा ने जो चारों वरन बनाये हैं. ब्राह्मन. क्षत्री. वैश्य. सूद्र. तिन के पीछे भी एक एक कर्म लगा दिया है. कि ब्राह्मन तो वेद विद्या पढ़े. क्षत्री सब की रक्षा करे. वैश्य खेती वनज. ओ सूद्र इन तीनों की सेवा में रहे.

पिता. हम वैश्य. हैं. गाये. बढी. इससे गोकुल हुआ. तिसीसे नाम गोप पड गया. हमारा यही कर्म है कि खेती वनज करें. ओ गो ब्राह्मन की सेवा में रहै. वेद की आज्ञा है कि अपनी कुल रीति न छुड़िये. जो लोग अपना धर्म तज और का धर्म पालते हैं. सो ऐसे हैं. जैसे कुल बधू हो पर पुरुष से श्रुति करे. इससे अब इंद्र की पूजा छोड दीजै. ओ वन पर्वत की पूजा कीजै. क्यों कि हम वनवासी हैं. हमारे राजा जेई हैं. जिनके राज में हम सुख से रहते हैं. तिन्हें छोड और को पूजना हमें उचित नहीं. इससे अब सब पकवान मिठाई अन्न ले चलो. और गोवर्द्धन की पूजा करो.

इतनी बात के सुनते ही. नंद उपनंद उठकर वहां गये. जहां बडे बडे गोप अथार्ह पर बैठे थे. इन्होंने आते ही. सब श्री कृष्ण की कही बातें तिन्हें सुनाई. वे सुनते ही बोले. कि कृष्ण सच कहता है. तुम बालक जान उस की बात मत दालो. भला तुमही विचारो कि इंद्र कौन है. और हम किस लिये त्रिसे मानते हैं. जो पालता है उस की तो पूजा ही भुलाई.

हमें कहा सुर पति सों काज. पूजें वन सरिता गिरि राज.

ऐसे कह फिर सब गोपों ने कहा.

भलो भतौ कान्हू कियो वजिये सिंगरे देव.

गोवर्द्धन पर्वत बड़ो. ताकी कीजै सेइ. ॥

यह वचन सुनतेही नंद जीने प्रसन्न हो गांव में दंडोरा फिरवाय दिया. कि कलहम सारे ब्रजवासी चलकर गोवर्द्धन की पूजा करेंगे. जिस जिस के घर में इंदू पूजा के लिये पकवान भिठार्द बना है. सो सबले ले और ही गोवर्द्धन पैजाइयो. इतनी बात सुन सकल ब्रजवासी दूसरे दिन और के तउ के ही उठ स्नान ध्यान कर. सब सामग्री कलों. परातों. थालों. डलों. हंडों. चक्रों में भर गडों. बंहगियों. पर रख बाय गोवर्द्धन को चले. तिसी समें नंद उपनंद भी कुटुम्ब समेत सामा ले सब के साथ हो लिये. और बाजे गाजे से चले चले सब मिल गोवर्द्धन पहुंचे.

वहां जाय पर्वत के चोपों और भाड पुहार जल छिडक. घेवर. वावर. जलेबी. लडू. खुरमें. इमरती. केनी. पेडे. बरफी. खाजे. गुंजे. मछडी. सीरा. पूरी. कचौरी. सेब. पापड़. पकौडी आदि पकवान और भांति भांति के भोजन. निम्न. संधाने. चुन चुन रख दिये. इतने कि जिनसे पर्वत छिप गया. औ ऊपर पूछों की मा का पहाय. वरन वरन के पाटवर तान दिये.

तिस समें की शोभा वरनी नहीं जाती. गिरि ऐसा सुहावना लगता था. जैसे किसी ने गहने कपड़े पहराय. नख सिख से सिंगारा होय. और नंद जीने पुरोहित बुलाय. सब ग्वाल वालों को साथ ले. सेली. अक्षत. पुष्प. चढ़ाय. धूप. दीप. नैवेद्य. कर. शान. सुप्यारी. दक्षिना घर. वेद की विधि से पूजा की. तब श्री कृष्ण ने कहा. कि अब तुम शुद्ध मनसे गिरिराज का ध्यान करो तो वे आय दरसन दे भोजन करें.

श्री कृष्ण से यों सुनते ही नंद जसोदा समेत सब गोपी गोप कर जोड. नैन मूंद. ध्यान लगाय. खडे हुये. तिस काल नंदलाल उधर को अति मोटी भारी दूसरी देह धर. बडे बडे हाथ पांव कर. कजल नैन. चंद मुख हो. मुकुट धरे. वनमाल गरे. पात वसन औ रतन जटित आभूषण पहरे. मुंह प सोरे. चुपचाप परवत के बीचसे निकले. और इधर आप ही अपने दूसरे रूप को देख सब से पुका

रके कहा-देखो. गिरिराज ने प्रगट होय दरसन दिया. जिनकी पूजा तुमने जी लगाय करी है. इतना वचन सुनाय.
श्री कृष्णचंद जी ने गिरिराज को दंडवत की. उन की देखा देखा सब गोपी गोप प्रनाम कर आपसमें कहने लगे.
कि इस भांति इंद्र ने कव दरसन दिया था. हम वृथा उसकी पूजा किया किये. और क्या जानिये पुरुषाओं ने ऐसे
प्रत्यक्ष देव को छोड़. क्यों इंद्र को माना था. यह बात समझी नहीं जाती.

यों सब बतलाय. रहे थे. कि श्री कृष्ण बोले. अब देखते क्या हो. जो भोजन लाये हो सो खिलाओ. इतना
वचन सुनते ही. गोपी गोप घटरस भोजन थाल परातों में भर भर उठाय उठाय लगे देने. ओ गोकुल नि नाथ हाथ व
झाय बढ़ाय लेले भोजन करने. निदान जितनी सामग्री नंद समेत सब ब्रजवासी ले गये थे. सो सारी तब वह मृत
पर्वत में समारि. इस भांति अद्भुत लीला कर श्री कृष्णचंद सब को साथ ले. पर्वत की परिक्रमा दे. दूसरे दिन गोकुल
दिन से चल. हंसते खेलते वृंदावन आगे. तिस काल घर घर आनंद मंगल बघाए होने लगे. ओ ग्वाल बाल सबगा
य बछड़ों को रंग रंग उनके गलेमें गंडे घंटालियां घूंघरू गांध गांध न्यारे ही कुदरल कर रहेये. इति.

इतनी कथा सुनाय श्री भुक देव मुनि बोले. —

सुरपति की पूजा तजी. करी पर्वत की सेव .

तबहि इंद्र मन कोपिकै. सबै बुलाए देव . ॥

जब सारे देवता इंद्र के पास गये. तब वह उनसे पूछने लगा. कि तुम मुझे समझाकर कहो. कल
ब्रज में पूजा किस की थी. इस बीच नारद जी आय पंहुने तो इंद्र से कहने लगे. कि सुनो महाराज. तुझे सब
कोई मानता है. पर एक ब्रजवासी नहीं मानते. क्यों कि नंद के एक बेटा हुआ है. तिस का कहा सब करते है.
विन्हीने तुम्हारी पूजा भेट कल सब से पर्वत पुजवाया. इतनी बात के सुनते ही इंद्र क्रोधकर बोला. कि व्र
जवासियों के धन बढ़ा है. इसी से विन्हे अति गर्व हुआ है.

जप तप यज्ञ तज्यौ व्रत मेरौ. काल दरिद्र बुलायो नैरौ.

मानुष कृष्ण देव के मानै. ताकी बातें साची जानै. ॥

ब्रह्म बालक मूरख अज्ञान. बहु वादी राखै अभिमान.

अब हौं उनकी गर्व परिहरौं. पशु खोजूं लक्ष्मी विन करौ.

ऐसे बकरुक खिजलाय कर. सुरपति ने मेघ पति को बुलाय भेजा. ब्रह्म सुनते ही डरता कांपता हाथ जोड़ सनमुख आ खड़ा हुआ. विसे देखते ही इंद्र तेह कर बोला. कि तुम अभी अपना सब दल साथ ले जाओ. औ गोवर्द्धन पर्वत समेत ब्रज मंडल को बरस वहाओं. ऐसा कि कहीं गिरि का बिहू औ ब्रज औ ब्रजवासियों का नाम न रहे.

इतनी आज्ञा पाय. मेघपति दंडवत कर. राजा इंद्र से विदा हुआ. और उसने अपने स्थान पर आय बड़े बड़े मेंघों को बुलाय के कहा. सुनो. महाराज की आज्ञा है. कि तुम अभी जाय ब्रजमंडल को बरसके वहा दो. यह वचन सुन. सब मेंघ अपने अपने दल बादल लेले मेंघपति के साथ हो लिये. विसने आते ही ब्रजमंडल को घेर लिया. औ गरज गरज बड़ी बड़ी बूंदों से लगा मूसलों धार जल बरसावने. औ उंगली से गिरि को बतावने.

इतनी कथा कथ. श्री भुकुदेव जीने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. जब ऐसे चहुं ओर से धनधार घटा अखंड जल बरसाने लगी. तब नंद जसोदा समेत सब गोपी ग्वाल बाल गाय खारा भीगते थरथर कांपते. श्री कृष्ण के पास जाय पुकारे. कि हे कृष्ण. इस महा प्रलय के जल से कैसे बचेगें. तब तो तुमने इंद्र की पूजा मेरु पर्वत पुजवाया. अब वेग उस को बुलाइये जो आय रक्षा करे. नही तो क्षण भर में नगर समेत सब डूब मर तैं हैं. इतनी बात सुन. और सब को भयातुर देख. श्री कृष्णचंद्र बोले. कि तुम अपने जीमें किसी बात की चिंता मत करो. गिरिराज अभी आय तुम्हारी रक्षा करते हैं. यों कह गोवर्द्धन को तेज से तपाय अग्नि सम किया.

औ वीर्य हाथ की छगुली पर उठाय लिया. तिस काल सब ब्रजवासी अपने दोरों समेत आ उसके नीचे खड़े हुए.
औ श्री कृष्णचंद्र को देख देख अचरज कर आपस में कहने लगे.

है कोऊ आदि पुरुष औतारी. देवन हू कौ देव मुरारी.

मोहन मानुष कैसे भाई. अंगुरी पर कौ गिरि बहारी.

इतनी कथा कह. श्री भुकदेव मुनि राजा परीक्षित से कहने लगे. कि उधर तो मेघपति अपना
रत्न लिये क्रोध कर कर मूसला धार जल बरसाता था. औ इधर पर्वत पै गिरि छनाक तबे की बूंद हो जाता था.
यह समाचार सुन इंद्र भी क्रोध कर आप चढ़ आया. और लगातार उसी भांति सात दिन बरसा. पर ब्रजमें हरि
प्रताप में एक बूंद भी न पड़ी. जब सब जल निवड़ा. तब मेघों ने आ हाथ जोड़ कहा कि हे नाथ. जितना महा प्र
लय का जल था सबका सब हो चुका. अब क्या करें यों सुन इंद्र ने अपने ज्ञान ध्यान से विचार. कि आदि पुरु
षने औतार लिया. नही तो किस में इतनी सामर्थ्य थी जो गिरि धारन कर ब्रज की रक्षा करना. ऐसे सोच स
मस्त अकृता पकृता में घों समेत इंद्र अपने स्थान को गया. और बादल उचड़ प्रकाश हुआ. तब सब ब्रज
वासीयों ने प्रसन्न हो श्री कृष्ण से कहा. महाराज. अब गिरि उतार धरिये. मेघ जाता रहा यह वचन सु
नते ही श्री कृष्णचंद्र ने पर्वत जहां का तहां रख दिया. इति —

« Chapter 27th »

श्री भुकदेव बोले. कि जद हरि ने गिरि कर से उतार धरा. तिस समै सब बड़े बड़े गोप तो इस अद्भुत
चरित्र को देखयों कह रहे थे. कि जिस की शक्ति ने इस महाप्रलय से आज ब्रजमंडल बचाया. तिसे हम नंद
मुन कैसे कहेंगे. हां किसी समै नंद जसोदा ने महा तप किया था. इसीसे भगवानने आ इनके घर जन्म
लिया है. औ माल बाल आय आय श्री कृष्ण के गले मिल मिल पूछने लगे. कि भैया. तूने इस कोमल कमल
से हाथ पर कैसे ऐसे गरी पर्वत का बोझ संभाला. औ नंद जसोदा कहना कर पुत्र को हृदय लगाय. हाथ दाव.

अंगुली चटकाय. कहने लगे. कि सात दिन गिरि कर पर रक्ता. हाथ दुखता होयगा. और गोपी जसोदा के पास आय पिछली सब कृष्ण की लीला गाय कहने लगी. —

यह जो बालक पूत तिहारो. चिरजी ब्रजको रखारो.

दानव दैत्यत असुरसंहारो. कहाँ कहाँ ब्रज जन न उबारो. ।

जैसी कही गर्ग ऋषि राई. सोइ सोइ बात होति है आई. इति.

॥ Chapter 28 th ॥

श्री भुकदेव मुनि बोले कि महाराज. भोर होतेही सब गायें औ ग्वाल वालों को संगकर. अपनी अपनी छाक ले. कृष्ण बलरामचैन बजाते औ मधुर मधुर सुर से गाते जो धेनु चरावन वन को चले. तो राजा इंद्र सकल देवताओं को साथ लिये. कामधेनु को आगे किये. ऐरावत हाथी पर चढा सुर लोक से चला चला वृंदावन में आय. वन की बाट रोक खड़ा हुआ. जद श्री कृष्ण चंद उसे दूरसे दिखार्इ दिये. तद गजसे उतर नंगे पाओं गलेमें कपडा डाले थर थर कांपता आ श्री कृष्ण के चरनों पर गिरा. और पछताय पछताय. रो रो कहने लगा. कि हे ब्रजनाथ. मुज पर दया करो.

मैं अभिमान गर्व अति किया. गजस तामसमें मन दिया.

धन मद कर संपति सुख माना. भेदन कु छी तुझारा जाना.

तुम परमेश्वर सब के ईस. और दूसरों को जगदीस. ।

ब्रह्मा रुद्र आदि वर दाई. तुझारी दर्ई संपदा पाई. ॥

जगत पिता तुम निगम निवासी. सेवत नित कमला भई दासी.

जनके हेत लेत औतार. तब तब हरत भूमि को भार. ।

दूर करौ सब चूक हमारी. अभिमानी मूरख हौ नारी. ॥

जब ऐसे दीन होइ द्रु ने स्तुति करी. तब श्री कृष्ण चंद दयाल हो बोले. अब तो तू काम धेनु के साथ आया. इसमें तेरा अपराध क्षमा किया. पर फिर गर्व मत कीजो. क्योंकि गर्व करने से शान जाना है. ओ कृप नि बढ़ती है. उसीसे अपमान होता है.

इतनी बात श्री कृष्ण के मुख से सुनते ही. इंद्र ने उठ के वेद की विधिसे पूजा की. और गोविंद नाम धरा चरना मृत ले परिक्रमा करी. तिस समय गंधर्व भांति भांति के बाजे बजा बजा श्री कृष्ण का जल गाने लगे. औ देवता अपने विमानों में बैठ आकाश से फूल बरसावने. उस काल ऐसा रमा हुआ कि मानो फेरकर श्री कृष्ण ने जन्म लिया. जब पूजा से निवृत्त हो इंद्र हाथ जोड़ सनमुख खड़ा हुआ. तब श्री कृष्ण ने आज्ञा दी. कि अब तु म काम धेनु समेत अपने पुर जाओ. आज्ञा पाते ही कामधेनु औ इंद्र विदा होय. उड़वत कर. इंद्रलोक को गये. और श्री कृष्णचंद्र गौ चराय साम हुये सब ग्वाल वालों को लिये चंद्रावन आये. उन्होने अपने अपने घर जाय जाय कहा. आज हमने हरि प्रताप से इंद्र का दरसन वने में किया.

इतनी कथा सुनाय श्री भुक्तेव जीने राजा परीक्षित से कहा. राजा. यह जो श्री गोविंद कथा मैवे तु हो सुनाई. इसके सुनने औ सुनने से संसारमे धर्म. अर्थ. काम. मोक्ष. चारों पदार्थ मिलते हैं. इति.

« Chapter 29th »

श्री भुक्तेव जी बोले कि महाराज. एक दिन नंद जी ने संयम कर ऐकादशी व्रत किया. दिन तो स्नान ध्यान भजन जप पूजा में कटा. औ रात्रि जागरन में बिताई. जब सुः घड़ी रैन रही. औ हादशी भई. तब उठ के देह धुदकर. ओर हुआ जान. धोती अंगोच्छा कारी ले. यमुना न्हाय चले. तिनके पीछे कई एक ग्वाल भी हो लिये. तार पर जाय. प्रनाम कर. कपडे उतार. नंद जी जो नीर में पैठे तों वरुन के सेवक जो जल की चौ की देते थे. कि कोई रात को न्हाय नपावे. तिनो ने जा वरुन से कहा. कि महाराज. कोई इस ममें यमुना में न्हाय रहा है. हमें क्या आज्ञा होती है. वरुण बोला. त्रिसे अभी पकड़ लाओ. आज्ञा पाते ही सेवक

फिर तहाँ आगे जहाँ नंद जी स्नान कर जल में खड़े जप करते थे. आते ही अचानक नागफाँस डाल नंद जी को वरुन के पास ले गये. तब नंद जी के साथ जो म्वाल गये थे. विन्ही ने आय श्री कृष्ण से कहा. कि महाराज. नंदराय जी को वरुन के गन यमुना तीर से पकड़ वरुन लोक को ले गये. इतनी बात के सुनते ही. श्री गोविंद क्रोध कर उठ धाये. औ पल भर में वरुन के पास जा पहुँचे. इन्हे देखते ही वह उठ. खड़ा हुआ. और हाथ जोड़ विनती कर बोला.

सुफल जन्म है आज हमारे. पायो यदुपति दरस तुझारे.

कीजे दोष दूर सब मेरे. नंद पिता इस कारन घेरे. ॥

तुमकों सब के पिता बखाने. तुम्हारे पिता नहीं हम जाने.

रात को न्हाने देख. अनजान गन पकड़ लाये. भला इसी मिस मैंने दरसन आप के पाये. अब दया कीजे. मेरा दोष चित्त में नलीजे. ऐसे अति दीनता कर. बहुत सी भेट लाय. बंद औ श्री कृष्ण के आगे धर. नंद वरुन हाथ जोड़. सिर नाय. सनमुख खड़ा हुआ. तब श्री कृष्ण भेट ले पिता को साथ कर वहाँ से चल दंडावन आये. इनको देखते ही सब ब्रजवासी आय मिले. तिस समैं बड़े बड़े गोपों ने नंदराय से पूछा. कि तुम्हें वरुन के सेवक कहां ले गये थे. नंद जी बोले. सुनो. जों वे यहां से पकड़ मुझे वरुन के पास ले गये. तों ही पाँछे से श्री कृष्ण पहुँचे. इन्हे देखते ही वह सिंहासन से उतर. पाओं पर गिर. अति विनती कर कहने लगा. नाथ. मेरा अपराध क्षमा कीजे. मुज से अनजाने यह दोष हुआ. सो चित्त में नलीजे. इतनी बात नंद जी के मुख से सुनते ही गोप आपस में कहने लगे. कि भाई. हमने तो यह तनी जाना था. जब श्री कृष्ण नंद ने गोवर्द्धन धारन कर ब्रज की रक्षा करी. कि बंद महर के घर में आदिपुरुष वे आय औतार लिया है.

ऐसे आपस में बतलाय. फिर सब गोपों ने हाथ जोड़ श्री कृष्ण से कहा. कि महाराज. आपने हमें बहुत दिन भरसाया. पर अब सब भेद नष्ट हो पाया. उसी जगत के करता. दुख हरता हो. त्रिलोकी

नाथ. दया कर अब हमें वैकुण्ठ दिखाइये. इतना वचन सुन श्री कृष्ण जी ने क्षिण भर में वैकुण्ठ सब सिन्धु वज्र ही में दिखाया. देखते ही ब्रजवासियों को ज्ञान हुआ. तो कर जोड़ सिर रुकाय. बोले हे नाथ. तुम्हारी महिमा अपरंपार है. हम कुछ कह नहीं सकते. पर आप की कृपा से आज हमें यह जाना कि तुम नारायण हो. भूमिका भार उतारने को संसार में जन्म ले आये हो.

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. जब ब्रजवासियों ने इतनी बात कही तभी श्री कृष्णचंद्र ने सबको मोहित कर जो वैकुण्ठ की रचना रची थी सो उठा ली. औ अपनी माया फैला दी. तो सब गोपों ने सपना सा जाना. और नंद जी ने भी माया के वश हो श्री कृष्ण को अपना पुत्र ही कर माना. इति.

《 Chapter 30th 》

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी बोले. —

जैसे हरि गोपिन सहित. कीनो रास तिलास.

सो पंचाध्याई कहौ. जैसो बुद्धि प्रकाश.।

जब श्री कृष्ण जी ने चार हरे थे. तब गोपियों को यह वचन दिया था. कि हम कार्तिक महीने में तुम्हारे साथ रास करेंगे. तभी से गोपी रास की आस किये मन में उदास रहें. औ नित उठ कातिक मास ही को मनाया करें. देवी उनके मनाते मनाते सुखदाई सरद ऋतु आई.

लाग्यो जवतें कातिक मास. घास सीत वरषा कौ नास.

निर्मल जल सरवर भर रहे. फूले कंवल होय डहडहे.

कुमुद चकोर कंत कामिनी. फूलहिंदेख चंद्र जामिनी.

चकई मलिन कंवल कुहिलाने. जे निज मित्र भानु कौ मौने.

ऐसे कह. श्री शुकदेव मुनि फिर बोले कि पृथ्वीनाथ. एक दिन श्री कृष्णचंद्र कार्तिकी पून्यो की

रात्रि को घर से निकल बाहर आय. देखें तो निर्मल आकाश में तारे छिटक रहे हैं. चांदनी दर्से दिसा में फैल रही है. सीतल सुगंध सहित मंद गति पौन वह रही हैं. औ एक ओर सघन वन की छवि अधिक ही सोभा दे रही है. ऐसा समां देखते ही उनके मन में आया. कि हमने गोपीयों को यह वचन दिया है. जो सर द ऋतु में तुझारे साथ रास करेंगे. सो पूरा किया चाहिये. यह विचार कर. वन में जाय. श्री कृष्ण ने बांसुरी बजाई. वंसी की धुनि सुनि सब ब्रज युवती विरह की गारी कामातुर होय अति घबराई. निदान कुटुंब की माया छोड़. कुल कान पटक. गृह काज तज. हडबड़ाय उलटा पलटा सिंगार कर उठ धाई. एक गोपी जो अपने पति के पास से जो उठ चली. तो उसके पति ने बाट में जा रोका. औ फेर कर घर ले आया. जाने न दिया. तब तो वह हरि का ध्यान कर देह छोड़ सब से पहले जा मिली. विसके चित की ध्यान देख श्री कृष्ण चंद ने तुरंत मुक्ति गति दी.

इतनी कथा सुन. राजा परीक्षित ने श्री शुकदेव जी से पूछा कि कृपा नाथ. गोपी ने श्री कृष्ण जी को ईश्वर जान के तो नहीं माना. केवल विषय की वासना कर भजा. वह मुक्त कैसे हुई. सो मुझे समझा के कहो. जामो मन का सदेह जाय. श्री शुकदेव मुनि बोले. धर्मावतार. जो जन श्री कृष्ण चंद की महिमा अनजाने भी गुन गाते हैं. सो भी निस्संदेह भक्ति मुक्ति पाते हैं. जैसे कोई विन जाने अमृत पियेगा. वह भी अमर हो जियेगा. औ जानके पियेगा. विसे भी गुन होगा. यह सब जानते हैं कि पदारथ का गुन औ फल विन हुऐ रहता नहीं. ऐस ही हरि भजन का धृताप है. कोई किसी भाव से भजो मुक्त होयगा. कहा है.

जप माला च्यापा तिलक. सैर न ऐकौ काम.

मन काचे नाचै वृथा. सांचे रांचे रास. ॥

औ सुनो. जिन जिनने जैसे जैसे भाव से श्री कृष्ण को मानके मुक्ति पाई. सो कहता हूं कि नंद जसो दाहि ने तो पुत्र कर बूझा. गोपियों ने जार कर समझा. कंस ने भय कर भजा. ग्वाल वालों ने मित्र कर जपा.

बांडरों ने प्रीतम कर जाना. सिमुपाल ने शत्रु कर माना. यदुवंसियों ने अपना कागना. ओ जोगी जती मुनियों ने इश्वर कर ध्याया. पर अंतमें मुक्ति पदार्थ सबही ने पाया. जो एक गोपी प्रभुका ध्यान करती तो क्या अचरज हुआ.

यह सुन राजा परीक्षित ने श्री शुकदेव मुनि से कहा. कि कृपा नाथ. मेरे मन का संदेह गया. अब कृपा कर आगे कथा कहिये. श्री शुकदेव जी बोले. कि महाराज. जिस काल सब गोपियां अपने अपने कुंड लिये. श्री कृष्णचंद्र. जगत उजागर. रूप सागर से गाय कर जाय मिली. कि जैसे चौमासे की नदियां बल कर समुद्र को जाय मिले. उस समें के वनावट की सोना बिहारी लाल की कुछ वरनी नहीं जाती. कि सब सिंगार करे. नटवर नेष धरे. ऐसे मन भावने सुंदर सुहावन लगवेथे. कि ब्रज युवनी हरि छवि देखते ही लक रही. तब मोहन तिनकी स्नेम कुशल पूछ. रखे हो बोले. कहे रात समें भूत प्रेत की विरियां भयावनी बाट काट. उलटे पुलटे वस्त्र आभूषण पहने. अति घबराई. कुटुंब की माया तज इस महावन में तुम कैसे आई. ऐसा साहस करना नारीको उचित नहीं. स्त्री को कहा है कि. कायर. कुमत्. कूट. कपटी. कुरूप. कोटी. काना. अंधा. लूला. लंगडा. दरिद्री. कैसाही पति हो. पर इसे उसकी सेवा करनी जोग है. इसी में उसका कल्याण है. ओ जगत में बडाई. कुलवती पतिव्रता का धर्म है कि पति को क्षान्न न र न छोडे. और जो स्त्री अपने पुरुष को छोड पर पुरुष के पास जाती है. सो जन्म जन्म नर्क वास पाती है. ऐसे कह फिर बोले. कि सुनो. तुम ने आय सघन वन. निर्मल चांदनी. ओ यमुना तीर की सोना देखी. अब घर जाय मन ल गाय कंत की सेवा करो. इसी में तुम्हारा सब भांति भला है. इतना वचन श्री कृष्ण के मुख से सुनने ही सब गोपी एक बार तो अचेत हो अपार सोच सागर में पडी. पीछे. —

नाचे चितै उसासे लेई. पग नखेतें भौं खोदत भई.

यों दृगसों छूटी जल धारा. मानहुं टूटे मोती हारा.

निदान दुख से अति घबराय रोरो कहने लगी. कि अहो कृष्ण. तुम बडे ठग हो. पहलें तो वंसी बजाय अचानक हमारा ज्ञान ध्यान मन धन हर लिया. अब निर्दय होय कपट कर ककीस वचन कह. जान लिया चाहते हो.

यों सुनाय पुनि बोली.

लोग कुटुंब घर पति तजे. नजी लोग की लाज.

हैं अनाथ कोऊ नहीं. राखि सरन ब्रज राज.

और जो जन तुझारे चरणों में रहते हैं. सो धन तन लाज बडाई नहीं चाहते. तिनके तो तुझी हो जन्म
जन्म के कंत. हे प्रान रूप भगवंत.

करि हैं कहा जाय हमगेह. अरुं प्रान तुझारे नेह. —

इतनी बात के सुनते ही. श्री कृष्णचंद्र ने मुसकुराय. सब गोपियों को निकट बुलायके कहा. जो तुम राची
हो इस रंग. तो खेलो रास हमारे संग. यह वचन सुन दुख तज. गोपी प्रसन्नता से चारों ओर घिर आई. ओहो
मुख निरख निरख लोचन सुफल करने लगी.

गढे बीच जु स्याम घन. इहिं छवि कामिनि केलि.

मनहुं नीलगिरि तरे तें. उलही कंचन बेलि. ॥

आगे श्री कृष्ण जीने अपनी माया को आज्ञा की. कि हम रास करेंगे. उसके लिये तू एक अच्छा
स्थान रच. ओ यहां खडी रह. जो जो जिस जिस वस्तु की इच्छा करे सो सो ला दी जो. महाराज. तिसने सुनते
ही यमुना के तीर जाय. एक कंचन का मंडल कार बडा चौतरा बनाय. मोती हीरे जड. उसके चारों ओर सपत्तन के
लेके खंभ लगाय. तिनमें वंदनकर ओ भांति भांति के फूलों की माला बांध. आ श्री कृष्णचंद्र से कहा. ये सुनते
ही प्रसन्न हो सब ब्रजयुवतीयों को साथ ले. यमुना तीर को चले. वहां जाय देखें तो चंद्र मंडल से रास मंडल के
चौतरे की चमक चौगुनी सोभा देरही है. उसके चारों ओर रेती चांदनी सी फैल रही है. सुगंध समेत शीतल मी
ठी मीठी पौन चल रही है. ओ एक ओर सघन वन की हरियाली उजाली रात में अधिक छविले रही है.

इस समें को देखते ही सब गोपी मगन हो उसी स्थान के निकट मानसरोवर नाम एक सरोवर था. तिसके

तीर जाय. मन मानते सुथरे वस्त्र आभूषण पहन. नख सिख से सिंगार कर. अच्छे बाजे वीन पखावज आदि सुर
वांध बांध ले आई. औ लगी प्रेम मद माती हो. सोच संकोच तज श्री कृष्ण के साथ मिल बजाने गाने नाचने. उस
समै. श्री गोविंद गोपियों की मंडली के मध्य ऐसे सुहावने लगते थे जैसे तारा मंडल में चंद्र.

इतनी कथा कह. श्री भुकदेव जी बोले. सुनो महाराज. जब गोपियों ने ज्ञान विवेक छोड़ रस में हरि
को मन से विषई पति कर माना. औ अपने आधीन जाना. तब श्री कृष्णचंद्र ने मन में विचार कि.

अब मोहि इन अपने बस जानौ. पति विषई सम मन में आनौ.

भई अज्ञान लाज तजि देह. लपटहिं पकरहिं कंत सनेह. ॥

ज्ञान ध्यान मिलैकै विसरायो. छांडि जाउं इनि गर्व बढ़ायौ. ॥

देखूं मज विन पीछे बन मे क्या करती हैं. और कैसे रहती हैं. ऐसे विचार. श्री कृष्ण के साथ ले. श्री
कृष्ण चंद्र अंतर ध्यान हुए. इति.

« Chapter 31st »

श्री भुकदेव मुनि बोले. कि महाराज. ऐकएकी श्री कृष्ण चंद्र को न देखते ही. गोपियों की आंख
आगे अंधेरा होगया. औ अति दुख पाय. ऐसे अकुलाई. जैसे मनि खोय सर्प घबराना है. इस में एक गो
पी कहने लगी. —

कहौ सखी मोहन कहां. गये हमें छिट काय.

भरे गेरे भुजा धरे. रहे हुते उर लाय. ॥

अभीतो हमारे संग हिले मिले रस विनास कर रहे थे. इतने ही में कहां गये. तुम में से किसने
भी जाने नदेखा. यह वचन सुन. सब गोपी विरह की मारी निपट उसास हो. हाय मार बोली.

कहां जाय कै सी करैं. कासों कहां पुकारि. ।

है कित कछु न जानिये. कौ करि मिले मुरारि ॥

ऐसे कह. हरि मर माती होय. सब गोपी लगी चोरों ओर दूँद दूँद. गुन गाय गाय. रो रो. यों पुकारनें.

हम को कौ छोडी ब्रजनाथ. सरवस दिया तुझारे साथ.

जब वहां नपाया. तब आगे आय आपस में बोली. सबी यहां तो हम किसी को नहीं देखती. किस से पूछें कि हरि किधर गये. यों सुन एक गोपी ने कहा. सुनौ आली. एक बात मेरे जी में आई है. कि ये जितने वन में पशु पक्षी औ वृक्ष हैं. सो सब ऋषि मुनि है. ये कृष्ण लाला देखने को औतार ले आये है. इन्हीं से पूछो. ये यहां खड़े देखते हैं. जिधर हरि गये होंगे तिधर बता देंगे. इतना वचन सुनते ही सब गोपी निरह से व्याकुल हो क्या जड क्या चैतन्य लगी एक एक से पूछने. —

हे चड पीपल पाकड वीर. लहा पुन्य कर उच्च शरीर.

पर उपकारी तुम हो क्ये. वृक्ष रूप पृथ्वी पर लये.

घाम सीत वरसा दुख सहो. काज पराये छेदे रहो.

वकला फूल मूल फल डार. तिन में करत पराई सार.

सब का मन धन हर नंदलाल. गये इधर को कहो दयाल.

हे कदंब अंब कचनारि. तुम कहूं देखे जात मुरारि.

हे अमोक चंचा कर वीर. जात लखे तुमने बलवीर.

हे तुलसी अति हरि की प्यारी. तने तें कहूं न रखत न्यारी.

फूली आज मिले हरि आय. हम हूं को किन देत बताय.

जाती जुही मालती मारि. इत है निकसे कुंवर कन्हारि.

भृगनि पुकारि कहै ब्रज नारी. इत तुम जात लखे वननारी.

इतना कह श्री भुकरेव जी बोले. कि महाराज. उसी रीतसे गोपी पशु पक्षी बेल्सि प्रछती पूछती. श्री
 कलियम हो. लगी पूतना मय आदि सब श्री कल की करी हुई. बाल लीला करने. औ दूंदने. निदान दूंदते दूंदते वि
 तानी ऐक दूर जाय देखै तो श्री कलचंद्र के चरन चिन्ह. कवल जव. ध्वजा. अंकुस समेत. रेत पर जगमगाय रहें
 है. देखते ही ब्रजयुवती जिस रज को सुर नर मुनि खोजते है. तिस रज को दंडवत कर. सिर चढाय. हरि के मिल
 ने की आस धर. वहांसे बंदी. तो देखा. जो उस चरन चिन्हों के पास पास ऐक नारी के भी पांव उपडे हुऐ हैं.
 उन्हे देख अचरज कर. आगे जाय. देखै तो ऐक ठौर कोमल पातों के बिच्छोंने पर सुंदर जडाऊ हरपन पडा
 हैं. लगी उससे पूछने. जव विरह मर ब्रह भी न बोला. तव बिन्हीने आपसमें पूछा. कहो आली. यह
 कौं कर लिया. तिसी समें जो पिय प्यारी के मन की जानती थी. उसने उत्तर दिया. कि सखी. जद प्रीतम
 प्यारी की चोटी गूंथन बैठे. औ सुंदर वदन त्रिलोकने में अंतर हुआ. तिस विरियां प्यारी ने हरपन हाथ
 में ले. पिय को दिखाया. तद श्री मुख का प्रतिबिंब सनमुख आया. यह बात सुन गोपियां कुच्छ न कोपियां. व
 रन कहने लगी. कि उसने शिव पार्वती को अच्छी रीति से पूजा है. औ बडा तप किया है. जो प्रात पति के साथ
 ऐकांत में निधुडक विहार करती हैं. महाराज. सब गोपी तो इधर विरह मद माती कक बक रुख रुख दूंदती ही थी.
 कि उधर श्री राधिका जी हरि के साथ अधिक सुख मान. प्रीतम को अपने बस जान. आप को सब से बडा ठान.
 मन में अभिमान आन बोली. प्यारे. अब मुजसे चला नही जाता. कांधे चढाये ले चलिये. इतनी बात के सुन
 ते ही. गर्व पहारी. अंतरजामी. श्री कलचंद्र ने मुसकुराय. बैठकर कहा आइये. हमारे कांधे चढ लीजिये.
 जद वह हाथ बढाय. चढने को हुई. तद श्री कल अंतर ध्यान हुऐ. जों हाथ बढाये थे. तां हाथ पसारे ख
 डी रह गई. ऐसे कि जैसे घनसे मान कर दामिनी बिछुड रही हो. कै चंद्र से चंद्रिका रूस पीछे रह गई हो.
 औ गोरे तन की जोति छूटी छिनि पर छायायों छवि दे रही थी. कि मानों सुंदर कंचन की भूमि पै खडी
 हैं. नैनो से जल की धार वह रही थी. औ सुवास के बस जो मुख पास भंवर आय आय बैठते थे. तिन्ह भी

उडाय न सकती थी. औ हाय हाय कर वनमें विरह की मारी इस भांति रो रही थी. अकेली. कि जिसके रोने की धुनि सुन सब रोते थे. पशु पंछी औ दुम बेली. और घों कह रही थी.

हाहा नाथ परम हितकारी. कहाँ गये स्वच्छंद बिहारी.

चरन सरन दासी मैं तेरी. रुग सिंधु लीजे सुध मेरी.

कि इतनेमें सब गोपी भी दूँदती दूँदती उसके पास जा पहुँची. औ जिसके गले कग लग सबोंने मिल मिल ऐसा सुख माना. कि जैसे कोई महा धन लोय मध्य आधा धन पाय सुख माने. निदान सब गोपी भी जिसे अति दुखित जान. साव ले महा वनमें पैठी. औ जहां लग चांदना देखा. तहां लग गोपीयों ने वन में श्री कृष्णचंद को ढूँढा. जब सघन वन के अंधेरे में बाट न पाई. तब वे सब ब्रह्म से फिर. धीरज धर. मिलने की आस कर. यमुना के उसी तीर पर आय बैठी. जहां श्री कृष्णचंद ने अधिक सुख दिया था. इति.

« Chapter 32nd »

श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. सब गोपी यमुना तीर पर बैठ. प्रेम मद माती हो. हरि के चरित्र और गुन गाने लगी. कि प्रीतम. जबसे तुम ब्रज में आये. तबसे नये नये सुख यहां आनकर छोड़े लक्ष्मी ने कर तुझोरे चरन की आस. किया है अचल आशके वास. हम गोपी हैं दासी तुझारी. वेग सुध लीजे दया कर हमारी. जदसे सुंदर सांझकी सलोनी मूरति है हेरी. तदसे दुई हैं विनमोलकी चेरी. तुझोरे नैन बानों ने होने हैं हि यं हमारे. सो प्यारे. किस लिये लेते नहीं है तुझोरे. जीव जाते हैं हमारे अब करुना कीजे. तज कर कठोर ता वेग दरसन दीजे. जो तुझे मारना ही था. तो हमको विषधर आग औ जल से किस लिये बचाया. तभी मरने कौन न दिया. तुम केवल जसोदा सुत नहीं हो. तुझे तो ब्रह्मा. रुद्र. इंद्रादि सब देवता विनती कर लाये हैं संसार की रक्षा के लिये.

हे ध्यान नाथ. हमें एक अवसज बड़ा है. कि जो अपनों ही को मारोगे. तो करोगे किस की रख

रानी प्रीतम-तुम अंतरजामी होय. हमारे दुख हर. मन की आस कौन नही पूरी करते. क्या अबलाओं पर ही सूरता धारी है. हेप्यारे. जब तुझारी मंद सुसकान युत प्यार भरी चित्र तू औ भृकुटी की मरोर. नैनो की मटकन. ग्रीवा की लटक. औ बातो की चटक. हमारे जिय में आती है. तब क्या क्या न दुख पाती है. और जिस समैं तुम गौ चरावन जाते थे. वन में. तिस समैं तुझारे कोमल चरन का ध्यान करने से वन के कंकर कांटे आकसकते थे. हमारे मन में. जोर के गये सांड को फिर आते थे. तिस पर भी हमें चार पहर चार युग से जन्मते थे. जद सन मुख बैठ सुंदर बदन मिहारती थीं. तद अपने जी में विचारती थीं. कि बसा कोई बड़ा मूरख है जो पलक बनाई है. हमारे इकटक देखने में बाधा डालने को.

इतनी कथा कह. श्री भुक्देव जी बोले. कि महाराज. इसी रीत से सब गोपी विरह की मारी श्री कृष्णचंद्र के गुन औ चरित्र अनेक अनेक प्रकार से गाय गाय हारी. तिस पर भी न आये विहारी. तब तो निपट निरास हो. मिलने की आस कर. जीने का भरोसा छोड़. अति अचीरता से अचेत हो. गिरकर ऐसे रोय पुका री कि सुनकर चर अचर भी दुखित भये भारी. इति.

॥ Chapter 33rd ॥

श्री भुक्देव जी बोले कि महाराज. जद श्री कृष्णचंद्र अंतरजामी ने जाना जो अब ये गोपियां मुज विन जीती न बचेंगी.

तब तिनहीं में प्रगट भये नंद नंदन यों.

दृष्ट बंध कर छिये फेर प्रगटै नटवर जों.

आये हरि देखे जैव उठी सवै यों चेत .।

प्रात फेर ज्यों मटक में. इंदी जोग अचेत.

दिन देखे सब को मन व्याकुल हो भयो .।

गान्धे यनमथ भुवंग सवनि हसिके गयो.

पीरखरी पियजन पहुंचे आइ कै . १

लभत बिलनि सांच लई सब आइ कै . ॥

गनहुं कमल निशि मलिन है . ऐसैं ही बज बाब . १

कुंडल रति छत्रि देखि कै . कूले नैन त्रिसाल . ॥

इतनी कथा कथ श्री भुकरेव जी बोले . कि महाराज . श्री कृष्णचंद आनंद कंद को देखते ही सब गोपियां
ऐका ऐका विरह सागर से निकल . उनके पारा आग . ऐसैं प्रसन्न हुई . कि जैसे कोई अथाह समुद्र में डूब थाह
पाय प्रसन्न होय . औ चारों ओर से घेरकर खडी भई . तब श्री कृष्ण उन्हें साथ लिये वहां आये जहां पहले
रास विलास किया था . जातेही एक गोपीने अपनी ओढ़नी उतारके श्री कृष्ण के बैठने को बिछा दी . जों वे उस
पर बैठे . तों कई एक गोपी क्रोध करबोली कि महाराज . तुम बड़ा कपटी बिरता मन धन ले जानते हो . पर किसी
का कुछ गुन मही मानते . इतना कह आपस में कहने लगी .

गुन चांडे औगुन गहै . रहै कपट मन भाय . १

देखो सखी विचार कै . ताहीं कहा रसाय . ॥

यह सुन एक तिनमें से बोली . कि सखी तुम अलग रहो . अपने कहे कुछ स्वेमा नही गाती . देखो मैं क
स ह से कहाँताहूं . यों कह बिसने मुसकुराये श्री कृष्ण से पूछा कि महाराज . एक विन गुन किये गुन मानते .
दूसरा किये गुन का पलटा दे . तीसरा गुनके पलटे औगुन करै . चौथा किसी के किये गुन को भी मन में न धरै . इन
चारों में कौन भला है . औ कौन बुरा . यह तुम हमें समझाके कहो . श्री कृष्णचंद बोले . कि तुम सब मन दे सुनो . भला
औ बुरा मैं मुनाकर कहता हूं उतम तो वह है जो विन किये करे . जैसे पिता पुत्र को चाहता है . और किये पर करने से कु
छ पुन्य नही . सो ऐसे है जैसे नाट के देन गौ दूध देती है . गुन को औगुन माने . तिसे शत्रु जानिये . सब से बुरा कृतघ्नी जो

किये को भेदे .

इतना बचन सुनते ही जब गोपियां आपस में एक एक का मुंह देख इसने लगी . तब तो श्री कृष्णचंद्र घबराकर बोले कि सुनो . मैं इन चार की गिनती में नहीं . जो तुम जान के हंसती हो . वरन मेरी तो यह क्षति है . कि जो मुझ से जिस बात की इच्छा रखता है . तिसके मन की बांछा पूरी करता हूं . कदाचित्त तुम कहो कि जो तुम्हारी यत्न चाह है तो हमें वन में ऐसे केरा छोड़ गय . इसका कारण यह है कि मैंने तुम्हारी प्रीति की परीक्षा की . इस बात का बुरा मत मानो . मेरा कहा सच ही जानो . यों कह फिर बोले .

अब हम परचो लिये निहारो . कौनो सुमिरन ध्यान हमारे .

मेही सों तुम प्रीति बढ़ाई . निर्धन मनो संपदा पाई . ॥

ऐसे आई मेरे काज . छांडी लोक वेद की लाज . ॥

जों वैरागी छांडे गेह . मन दे हरि सों करे सनेह . ॥

कहा तिहारी कों बड़ाई . हम पे पलये दियो न जाई .

जों ब्रह्मा के सौ वरस जिये तो भी हम तुम्हारे जल से उत्तरन न होंय . इति . —

« Chapter 34 th »

श्री शुकदेव मुनि बोले . राजा . जब श्री कृष्णचंद्र ने इस ढव से रस के बचन कहे . तब तो सब गोपियां रिस छोड़ प्रसन्न हो . उठ . हरि से मिल . गां . सान्ति के मुख मान . आनंद मगन हो . कुतूहल करने लगी . तिस समै .

कृष्णजोग माया ठई . भये अंस बहु देह . ॥

सब कों मुख चाहत दियो . लीला परम सनेह .

जितनी गोपियां थी . तितनी ही शरीर श्री कृष्णचंद्र ने धर . उसी रस मंडल के चोतरे पर सब कों सा

थ ले . फिर रस विलास का आरंभ किया . —

द्वै द्वै गोपी जोरे हाथा. तिनके बीच बीच हरि साथा.

अपनी अपनी ढिग सब जाने. नही दूसरे कों यहि जाने.

अंगुरिन में अंगुरी करदिये. प्रफुलित फिर संग हरि लिये.

विच गोपी विच नंद कि शोर. सधन घटा दामिनि चुहुंओर.

स्याम रुख गोपी ब्रज वाला. मानहुं कनक नील मनि माला ।

महाराज. इसी रीति से खड़े होय. गोपी और रुख लगे अनेक अनेक प्रकार के यंत्रों के सुर मिलाय मिलाय.

कठिन कठिन राग अलाप अलाप. बजाय बजाय. गाने. ओ वीरवी. चोखी. आडी डोटी. दुगन. तिगन की तानें. उपजे. ले ले. बोल बताय बताय नाचने. ओ आनंद में ऐसे लगन हुए कि उनको तन मन की भी सुध नथी. कहीं इनका अंचल उचड़ जाता था. कहीं उनका मुकुट खिसल. इधर भित्तियों के हार टूट टूट गिरते थे. उधर वनमाल. पसीने की बूंदें माथों पर भातीयों की लहरी सी चमकती थी. ओ गोपियों के गोरे गोरे मुखों पर अलकें यों बिखर रही थीं. कि जैसे अमृत के लोभ से संपोलिये उड़कर चांद को जालगे होय. कभी कोई गोपी श्री कृष्ण की मुरली के साथ मिलकर. नील में गाती थीं. कभी कोई अपनी तान अलगही ले जाती थी. ओ जब कोई वंसी को छेक उस की तान समुंची जां की तोंगले से भी काल ती थी. तब ही ऐसे मूल रहते थे. कि जां बालक दरपन में अपना प्रति विंव देख बूल रहे.

इसी टव से गाय गाय. नाच नाच. अनेक अनेक प्रकार के हाव भाव कटाक्ष करकर. सुख लेते दते थे.

ओ परस्पर रीठ रीठ. हंस हंस कंठ लगाय लगाय. वस्त्र आभूषण निखार कर रहे थे. उस काल ब्रह्मा. रुद्र. इन्द्र.

आदि सब देवता ओ गंधर्व अपनी अपनी स्त्रियों समेत विमानों में बैठ रास मंडली का सुख देख देख आनंद से

फूल बरसावते थे. ओ उन की स्त्रियां वह सुख लख होंस कर मन में कहती थीं. कि जो जन्म ले ब्रज में जाती. तो

हम भी ही के साथ रास विलास करती. ओ राग रागिनियों का ऐसा सगा वंधा हुआ था. कि जिसे सुनके पान पावा

नवहता था. ओ तारा मंडल समेत चंद्रमा थकित हो किरणों से अमृत बरसाता था. इस में रात बढी तो कः मही

ने बात गये. औ किसीने न जाना. तभी से उस रैन कानाम ब्रह्म रात्रि हुआ.

इतनी कथा सुनाय. श्री भुकेदेव जी बोले. पृथी नाथ. रास लीला करते करते जो कुछ श्री कृष्णचंद्रके मनमें तरंग आई. तो गोपियों को लिये जमुना तीर पे जाय. नीरमें पैठ. जल झीडा कर. श्रम मिटाय. बाहर आय. सबके मनोरथ पूरे कर बोले. कि अब चार घड़ी रात रही है. तुम सब अपने घर जाओ. इतना वचन सुन. उदास हो. गोपियों ने कहा. आपके चरण कंवल छोड़ के घर कैसे जाय. हमारा लालची मन तो कहा मानता ही नहीं. श्री कृष्णचंद्र बोले. कि सुनो. जैसे जोगी जन मेरा ध्यान धरते हैं. तैसे तुम भी ध्यान कीजियो. मैं तुम्हारे पास जहां रहोगी तहां रहूंगा. इतनी बात के सुनते ही. संतोष कर. सब विदा हो. अपने अपने घर गई. औ यह भेद उनके घरवालों में से किसीने न जाना कि ये यहां म थीं.

इतनी कथा सुन. राजा. परीक्षित ने श्री भुकेदेव मुनि से पूछा. कि दीन दयाल. यह तुम मुझे समझाकर कहो. जो श्री कृष्णचंद्र तो असुरों को मार पृथ्वी का भार उतारने. औ साध संत को सुख दे धर्म का पंथ चलाने के लिये औतार ले आये थे. बिन्होंने पराई स्त्रियों के साथ रास विलास क्यों किया. यह तो कल्लपट का कर्म है. जो विरानी नारी से भोग करै. भुकेदेव जी बोले.

सुन राजा यह भेद न जान्यों. मानुष सम परमेश्वर मान्यों.

जिनके सुमिरें पातक जात. तेजवंत पावन है गात. ॥

जैसे अग्नि मांस कछु प्यै. सोऊ अग्नि होय कै जरै. —

सामर्थी क्या मंही करते. क्यों कि त्रेतो करके कर्म की हानि करते हैं. जैसे शिव जी ने विष लिया. औ खाके कंठ को भूषण दिया. औ काले सांप का किया हार. कौन जाने उनका औहार. वे तो अपने लिये कुछ भी नहीं करते. जो बिनका भजन सुमिरन कर कोई. बरमागता है तैसाही तिस को देते हैं.

उनकी तो यह शक्ति है. कि सबसे मिले दृष्ट आते हैं. औ ध्यान कर देखिये तो सबही से जैसे अलग जनते हैं.

जैसे जल में कंवल का पात. और गोपियों की उत्पत्ति तो मैं तुझे पहले ही सुना चुका हूं. कि देवी ओ वेद की ऋचाएं. हरि का दरस परस करने को ब्रज में जन्म ले आई हैं. औ इसी मंति श्री राधिका भी ब्रह्मा से वर पाय श्री कृष्ण चंद की सेवा करने को जन्म ले आई. औ प्रभु की सेवा में रही.

इतना कह. श्री शुकदेव जी बोले. महाराज. कहा है. कि हरि के चरित्र मान लीजें. पर उनके करने में मन न दीजें. जो कोई गोपी नाथ का जस गाता है. सो निर्भय अटल परम पद पाता है. औ जैसा फल होता है अठसठ तीरथ के नहाने में. तैसा ही फल मिलता है श्री कृष्ण जस गाने में. इति.

« Chapter 34st »

श्री शुकदेव मुनि कहने लगे. कि राजा. जैसा श्री कृष्ण जी ने त्रिद्याधर को तारा. और शंखचूड़ को मारा. सो प्रसंग कहता हूं. तुम जी लगाय सुनौ. एक दिन नंद जीने सब गोप ग्वाल को बुलायके कहा कि माईयो. जब कृष्ण का जन्म हुआ था. तब मैंने कुलदेवी अंबिका की यह मानता करी थी. कि जिस दिन कृष्ण बारह वरस का होगा. तिस दिन नगर समेत वजे गांजे से जाकर पूजा करूंगा. सो दिन उसकी रूपा सो आज देखा. अब चल कर पूजा किया चाहिये.

इतना वचन नंद जी के मुख से सुनते ही सब गोप ग्वाल उठ धाए. औ कटपट ही अपने अपने घरों से पूजा की सामग्री ले आये. तब तो नंदराय भी पुजापा औ दूध दही मांखन सगडों बंहगियों में रखवाय. कुटुंब समेत उनके साथ हो लिये. औ चले अंबिका के स्थान पर पहुंचे. ब्रह्म जाय सरस्वती नदी में न्हाय. नंद जीने पुरोहित बुलाय. सब को साथ ले. देवी के मंदिर में जाय. शास्त्र की रीति से पूजा की. औ जो पदार्थ चढ़ाने को लगये थे. सो आगे धर. परिक्रमा दे. हाथ जोड़. विनती कर. कहा कि मा. आपकी कृपा से कान्हू बारह वरस का हुआ.

ऐसे कह. दंडवत कर. मंदिर के बाहर आय. सहस्र ब्राह्मण जिमाए. दूसरे में अंबर जो हुई तो सब ब्रजवासीयों समेत. नंद जी तीरथ व्रत कर. ब्रह्म ही रहे. रात को सोते थे. कि एक अजगर ने आय नंदराय का पांशु पकड़ा.

औ लगा निगलनें. तब तो वे देखते ही भय खाय. चवरायके लगे पुकारने. हे कृष्ण. हे कृष्ण. वेग सुध ले. नही तो यह मुझे निगले जाता है. उनका शब्द सुनते ही सोरे ब्रजवासी स्त्री क्या पुरुष नींद से चौंक नंद जीके निकट जाय. उजाळा कर. देखें तो ऐक अजगर उनका पांत्र पकडे पडा है. इतने में श्री कृष्णचंद जी ने पहुंच. सबके देखते ही जों ठस की पीठ में चरन लगाया. तो ही वह अपनी देह छोड. सुंदर पुरुष हो. प्रनाय कर. सनमुख हाथ जोड खडा हुआ. तब श्री कृष्ण ने उससे पूछा कि तू कौन है. औ किस पाप से अजगर हुआ था सो कह. तू ही सिर मुकाय विनती कर. बोला अंतरजामी तू सब जानते हो मेरी उतपत्ती. कि मैं सुंदरसन नाम ब्रियाधर हूं. सुरपुर में रहता था. औ अपने रूप गुण के आगे गर्व से किसी को कुछ न गिनता था.

ऐक दिन विमान में बैठ फिरने को निकला. तो जहां अंगिरा ऋषि बैठे तप करते थे. तिनके ऊपर हो सौ बेर आया गया. ऐक बेर जों उन्होंने विमान की परछाई देखी. तों ऊपर देख क्रोध कर मुझे आप दिया. कि रे अभिमानी. तू अजगर सांप हो.

इतना वचन उनके मुखसे निकला कि मैं अजगर हो नीचे गिरा. तिस समैं ऋषि ने कहा था कि तेरी मुक्ति भी कृष्णचंद के हाथ होगी. इसी लिये मैंने नंदराय जी के चरन आन पकडे थे जो आप आयके मुझे मुक्त करें. सो कृपा नाथ. आपने आय कृपा कर मुझे मुक्ति दी ऐसे कह. ब्रियाधर तो परिक्रमा दे. हरि से आज्ञा ले. दंडवत कर. विदा हो. विमान पर चढ सुर लोक को गया. औ यह चरित्र देख सब ब्रजवासियों को अचरज हुआ. निदान भोर होते ही देवी का दरसन कर सब मिल दंडावन आये.

इतनी कथा सुनाय. श्री सुकदेव मुनि बोले. कि पृथ्वीनाथ. ऐक दिन हल धर औ गोरिंद गोपियों समेत चांदनी रात को आनन्द से वनमें गाय रहे थे. कि इस बीच कुंवर का सेवक संखचूड नाम यक्ष. जिसके सीसमें मणि औ अति बलवान था. सो आ निकला. देखें तो ऐक ओर सब गोपियां कुत्तहल कर रही है. औ ऐक ओर कृष्ण बलदेव मगन हो मंत्र गाय रहे हैं. कुछ इसके भीम जो आई तो रत्न ब्रज युवतियों को घेर आगे धर ले चला. तिस समैं भय खाय पुकारी ब्रज

बाम रक्ष करो कल वलराम.

इतना वचन गोपियों के मुख से निकलते ही सुनकर दोनों भाई रुख उखाड़ हाथों में ले यों दौड़ आये. कि माने गज माते सिंह पर उठ धाये. औ बंहा जाय. गोपियों से कहा. कि तुम किसी से मत डरो. हम आन पहुंचे. इनको का लसमान देखते ही. यक्ष भयमान हो. गोपियों को छोड़. अपना ब्रान ले भागा. उस काल नंद लाल ने बलदेव जी को तोगो पियों के पास छोड़ा. औ आप जाय उसके कोंटे पकड़ पछाड़ा. निदान तिरछा हाथ कर उसका सिर काट. मनि ले. आन वलराम जी को दिया. इति.

« Chapter 36th »

श्री भुकरव मुनि बोले. राजा. जगतक हरि वन में येनु चरावें. तबतक सब ब्रज युवतियां नंदरानी के पास आय वैठकर प्रभु का जस गावें. जो लीला श्री कृष्ण वन में करें. सो गोपियां घर वैठी उचरै.

सुनै सखी वाजति है वैव. पशु पक्षी पावत हैं चैन . ।

पति संग देवी थकी निमान. मगन भई है धुनि सुन कान.

करतें परहिं चुरी मूंदरी. विहवल मन तन की सुध हरी.

नव ही ऐक कहै ब्रज नारी. गरजनि मेघ तजी अति हारि.

गावत हरि आनं र अओल. भौंह बचावत पानि कपोल .

पिय संग मृगी थकी सुनि वेनु. यमुना फिरी घिरी तहां धेनु.

मोहे वादर छैया करैं. मानौ खत्र कल्ल पर धरें . ।

अब हरि सघन कुंज को धाये. पुनि सब वंशी बट तर आये.

गायन पाछें डोलत भये. घेर हृद जल प्यावन भये . ।

सांठ भई अब उलटे हरी. रंगति गाय वेनु धुनि करी.

इतनी कथा सुनाय. श्री सुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. इसी रीति से नित गोपि
यां दिन भर हरिकेशुन गात्रे. औ सांन समैय आगे जाय श्री कृष्णचंद आनंद कंद से मिल मुख मान ले आवें. औ
निस समै जसोदा रानी भी राज मंडित पुत्र का मुख प्यार से पोछ कंठ लगाय मुख माने. इति.

《 Chapter 37th 》

श्री सुकदेव जी बोले. कि महाराज. एक दिन श्री कृष्ण बलराम सांन समै धेनु चरायके वन से घर को आते
थे. इस बीच एक असुर अति बड़ा बैल वन आय गायां मे मिला.

आकाश लौं देहं तिन घरी. पीठ कडी पाथर सी करी.

बड़े सांग तीछन रोड खरे. रक्त नैन अति ही रिस भरे.

पूछ उषय डकारतु फिरै. यह रहि मूलत गोवर करै.

फडकै कंध हिलोवे कान. भजे देव सब छोड त्रिमान.

खुरसों जोदे नदी करारे. पर्वत उथल पीठ सों डारे.

सबकों त्रास भयो तिहि काल. कंपहि लोकपाल दिगपाल.

एथी हलै शेष थर हरै. तिय औ धेनु गर्व भू पौ. ॥

उसे देखते ही सब गाये तो जिधर तिधर फैल गई. औ बजवासी दौड बंहा आये. जहां सबके पीछे कृष्ण
बलराम चले आते थे. प्रणाम कर कहा. महाराज. आगे एक अति बड़ा बैल खड़ा है. उससे हमें बचाओ. इतनी बात के
सुनते ही अंतरजामी. श्री कृष्णचंद बोले. कि तुम कुछ मत डरो उससे वह वृषभ का रूप बनकर आया है. नीच. हम से
चाहता है अपनी नीच. इतना कह. आगे जाय. उसे देख बोले वनवारी. कि आव हमारे पास कपट वन धारी. तू और
किसु कौं कौं डरता है. मेरे निकट किस लिये नहीं आता. जो वैरी सिंह का कहावता है. सो मृग पर नहीं पात्रता. देख
मैं हां हूं काल रूप गोविंद. मैंने तुज से वही तों का मारके किया है निकंद.

यों कह फिर ताल ठोक ललकारे. आ मुझ से संध्याम कर. यह कवन सुनते ही असुर ऐसे क्रोध कर धाया.
 कि मानों इंद्र का वज्र आया. जों जों हरि उसे हयते थे. सों सों ब्रह्म संभल संभल बढ़ा जाता था. एक बार जो उन्हीं ने द्विसे
 दे पटका. तोंही खिजला कर उठा. औ दोनों संगों में उसने हरि को दवाया. तबतो श्री कृष्ण जी ने भी फुरती से निकल नट
 पात्र पर पात्र दे. उसके संग पकड़ यों मड़ोडा. कि जैसे कोई भोगे चौर को निचोत्रै. निदान. वह पछाड स्थाय गिरा. औ
 उसका जी निकल गया. तिस सँमें सब देखता अपने अपने विमानों में बैठ आनंद से फूल बरसावने लगे. औ गोपी गोप
 कृष्ण जस गाने. इस बीच श्री राधिका जीने आ हरि से कहा. कि महाराज. दृषभ रूप जो तुमने मारा इसका प्रपट्ट
 आ. इससे अब तुम तीरथ न्हाय आओ. तब किसीको हाथ लगाओ. इतनी बात के सुनते ही प्रभु बोले. कि सब
 तीरथों को मैं ब्रजही में बुला लेता हूँ. यों कह. गोवर्द्धन के निकट जाय. दो ओंठे कुंड खुदवाए. तहीं सब तीरथ.
 देह धर आए. औ अपना अपना नाम कह कह उनमें जल डाल डाल चले गये. तब श्री कृष्णचंद उनमें स्नान
 कर. बाहर आय. अनेक गौदान दे. बहुत से ब्राह्मण. जिमाय. शुद्ध हुए. औ तिसी दिन से कृष्ण कुंड रधाकुंड
 करके त्रे प्रसिद्ध हुए.

यह प्रसंग सुनाय. श्री शुकदेव मुनि बोले. कि महाराज. एक दिन नारद मुनि जी कंसके पास आए.
 औ उसका कोप बाढाने को जब उन्हे ने बलराम औ स्याम के होने. औ माया के आने. औ कृष्ण के जाने का भेद. सम
 नाकर. कहा. तब कंस क्रोध कर के बोला. नारद जी. तुम सच कहते हो.

प्रथम दियौ सुत आनिकै. मन परतीत बढाय.

जों ठग कबू दिखाइकै. सर्वमु ले भजि जाय.

इतना कह ब्रमुदेव को बुलाय पकड़ बांधा. औ खांडे पर हाथ रख अकुलाकर बोला.

मिला रहा कपटी तू मुझे. भला साध जाना मैं तुझे.

दिया नंद के कृष्ण पठाय. देवी हमें दिखाई आय.

मन में कुछी कही मुख और. आज अवश्य मारूं इहि ठौर.

मित्र सग सेवक हिन तार. कौ कपट सो पापी भारी.

मुस मीठा मन त्रिष भरा. रहै कपट के हेत.

आप काज पर दोहिया. उससे भला जु प्रेत.

ऐसे वकशक. फिर कंस नारद जी से कहने लगा. कि महाराज. हमने कुछ इसके मन का भेद न पाया.

हुआ लडका औ कन्या को न दिखाया. जिसे कहा अधूरा गया. सोई जा गोकुल में बलदेव भग. इतना कह. क्रोध का.

होठ चबाय. खडग उठाया. जों चाहा कि वसुदेव को मारूं. तों नारद मुनि ने हाथ पकड़ कर. कहा राजा. वसुदेव को तो तू

रख आज. औ जिसमें कुछ बलदेव आवें सो कर काज. ऐसे समझाय. बुझाय जब नारद मुनि चले गये. तब कंस ने वसुदे

व देवकी को तो एक कोठरी में बंद दिया. औ आप भयातुर हो केसी नाम राक्षस को बुलाके बोला.

महाबली तू साथी मेरा. बड़ा भरो सा मुज को तेरा.

एक बार तू व्रज में जा. राम कुछ हनि मुझे दिखा.

इतना वचन सुनते ही केसी तो आज्ञा पा. बिदा हो. दंडवत कर. दंडावन को गया. औ कंस ने बाल तुषाल.

चानूर. अरिष्ट. व्योमासुर. आदि जितने मंत्री थे सब को बुला भेजा. वे आये. तिन्हे समझाकर कहने लगा. कि

मेरा वैरी पास आय बसा है. तुम अपने जी में सोच विचार करके मेरे मन का स्थल जो खटकता है. निकालो. मंत्री

बोले. पृथ्वीनाथ. आप महाबली हो. किससे डरते हो. राम कुछ का मारना क्या बड़ी बात है. कुछ चिंता मत क

रो. जिस बल बलसे वे यहां आवें. सोई हम मचा बतावे.

पहले तो यहां भली भांति से एक ऐसी सुंदर रंगभूमि बनवावे. कि जिस की सोभा सुनते ही देखने

को नगर नगर गांव गांव के लोग उठ धावें. पीछे महादेव का यज्ञ करवाओ. औ होम के लिये वधूरे जैसे मं

गवाओ. यह समाचार सुन सब व्रज वासी भेर लावेंगे. तिनके साथ राम कुछ भी आवेंगे. उन्हे तभी कोई गच्छ

पछाड़ेगा. कै कोई और ही बली पौर पै मार डाले गा. इतनी बातके सुनते ही.

कहै कंस मन लाय. भली मतो मंत्री कियो.

जीने मल्ल बुलाय. आदर कर वीर दये.

फिर सभा कर अपने बड़े बड़े राक्षसों से कहने लगा. कि जब हमारे भानजे राम कृष्ण यहां आवें तब तुम में से कोई. उन्हे मार डालियो जो मेरे जाका खटका जाय. तिनहें यों समझाय. पुनि महावत को बुलाके बोला. कि तेरे बसमें मत जाला हाथी है. तू द्वार पर लिये खड़ा रहियो. जब वे दोनों आवें बार में पांव दें तब तू हाथी से चिराज डालियो. किसी अंति भागने न पावें. जो तिन दोनों को मारेगा सो मुंह मांगा धन पावेगा.

ऐसे सब को सुनाय समझाय. बुझाय. कार्तिक वदी चौदस को शिव का यज्ञ ठहराय. कंस ने सारु समें अकूर को बुलाय. अति आवभगति कर. घर भीतर लेजाय. एक सिंहासन पर अपने पास बैठाय. हाथ पकड़. अति प्यार से कहा. कि तुम यदुकुल में सबसे बड़े. ज्ञानी. धरमात्मा. धीर हो. इस लिये तुहें सब जानते मानते हैं. ऐसा कोई नहीं जो तुहें देख सुखी न होय. इस से जैसे इंद्र का काज वाहन ने जा किया. जो चलकर बलिका साथ राज ले दिया. औ राजा बलि को पाताल पठया. तैसे तुम हमारा काम करो तो एक बेर इंद्रावन जाओ. औ र देवकी के दोनों लडकों को जो बने तो चलवल कर यहां ले आओ. कहा है. जो बड़े हैं. सो आप दुख सह करते हैं पराया. काज. तिस में तुहें तो है हमारी सब बात की राज. अधिक का कहेंगे. जैसे बने तैसे उन्हें ले आओ. तो यहां सहज ही में मारे जायेंगे. कै तो देखते ही जानूर पछाड़ेगा. कै गज कु बलिया पकड़ चीर डालेगा. नहीं तो मही उठ माहंगा. अपना काज अपने हाथ संवाहंगा. औ उन दोनों को मार पीछे उग्रसेन को हनूंगा. कैो कि वह षडा कपटी है. मेरा मरना चाहता है. फिर देवकी के पिता देवक को आग से जलाय. पानी में डबोऊंगा. साथ ही उस के वसुदेव को मार. हरिभक्तों को जडसे खोजंगा. तब निकटक राज कर. मुरसिंधु जो मेरा मित्र है. प्रचंड उसके त्रास से कांपते हैं नोखंड. औ नरकासुर. चानासुर. आदि बड़े बड़े महाबली राक्षस जिसके सेवक है तिससे जा

मिदंगा- जो तुम राम रुक्म को ले आओ.

इतनी बातें कहकर. कंस फिर अक्रूर को समझाने लगा. कि तुम वृंदावन में जाय नंद के साथ कहियो जो शिव का यज्ञ है. धनुष धरा है. औ अनेक अनेक प्रकार के कुतूहल वहां होंयगे. यह सुन नंद उपनंद गोपों समेत बकरे जैसे ले भेट देने लावेंगे. तिनके साथ देखने को रुक्म बलदेव भी आवेंगे. यह तो मैंने तुम्हें उनके लावने का उपाय बताया दिया. आगे तुम सज्जन हो. जो और उक्त वनि आवे सो करि कहियो. अधिक तुमसे क्या कहें कहा है.

होय विचित्र वसीठ. जाहि बुद्धि बल आपनौ.

पर कारज पर दीठ. करहि भरोसौ ता तनौ.

इतनी बातके सुनते ही. पहले तो अक्रूर ने अपने जमिं विचार. कि मैं अब इसे कुछ भली बात कहूंगा तो यह न मानेगा. इससे उत्तम यही है कि इस समें इसके मन जाती सुहाती बात कहूं. ऐसे और भी और कहा है. कि वही कहिये जो जिसे सुहाय. यों सोच विचार अक्रूर हाथ जोड सिरनुकाय बोला. महाराज. तुमने भला मता किया. यह वचन हमने भी सिर चढाय मान लिया. होनहार पर कुछ बस नहीं चलता. मनुष अनेक मनोरथ कर वासता है. पर कर म का लिखा ही फल पावता है. सोचते हैं और. होता है और. किसी के मनका चीता होता नहीं. आगम बांध तुमने यह बात विचार है. नजानिये कैसी होय. मैंने तुम्हारी बात मान ली. कल भोर को जाऊंगा. औ राम रुक्म को ले आऊंगा. ऐसे कह. कंस से विदा हो. अक्रूर अपने घर आया. इति.

« Chapter 38th »

श्रीशुकदेव जी बोले. कि महाराज. जो श्री रुक्म चंदने केशी को मारा. औ नारद ने जाय सुति करी. पुनि हरिने ब्योमासुर को हना. तो चरित्र सब कहवा हूं. तुम चितदे सुनौ. कि भोर होते ही कैसी अति ऊंचा भयावना घोडा वन वृंदावन में आया. और लगा लाल लाल आखें कर नथने चढाय. कान पूंछ उढाय. टाप टाप. भूंखोदने. औ हीं स हींस कांथा कंपाय कंपाय. लाते चलाने.

उसे देखते ही ग्वाल वालों ने भय छाया भाग श्री कृष्ण से जा कहा. वे लुनके बंधां आये. जहां वह था. ओ उसे देख लड़ने को फेंक बांध. ताल ठोक. सिंह की भांति गरज कर बोले. ओ. जो तू बांस का बड़ा प्रीतम है. ओ घोड़ा बन आया है. तो और के पीछे क्यों फिरता है. आ मुज से लड़ जो मेरा बल देखूं. दीप पतंग की भांति कब तक फिरे गा. तेरी मृत्यु मे निकट आन पहुंची है. यह वचन सुन. केसी कोप कर अपने मनमें कहने लगा. कि आज इसका बल देखूंगा. ओ पकड़ ईख की भांति चमय कंस का कारज कर खजंगा.

इतना कह. मुह बायके ऐसे दौड़ा. कि मानो सारे संसार को खा जायगा. आते ही पहले जों उनने श्री कृष्ण पर मुंह चलाया. तो उन्होंने ऐक बेर तो धकेलकर पीछे को हटाया. जब दूसरी बेर वह फिर संभलके मुख फै लाय धाया. तब श्री कृष्ण ने अपना हाथ उसके मुंहमें डाल लोहा लाठ सा कर ऐसा बढाया. कि जिसने जिसके दशों दार जा रेके तब तो केसी घबरा कर जीमें कहने लगा. कि अब देह फटती है. यह केसी भद्दी. आपनि मृत्यु आप मुंह में ली. जैसे मच्छली बंसी को निगल जान देती है. तैसे मैंने भी अपना जीव सोपा.

इतना कह उसने बहुतेरे उपाय हाथ निकालने को किये. पर एक भी काम न आया. निदान बांस रुद्ध कर पेट फट गया. तो पछाड खायके मिर. तब उसके शरीर से लेह नदी की भांति वह निकला. तिससमें ग्वाल बाल आ य देखने लगे. ओ श्री कृष्णचंद्र आगे जाय वनमें ऐक कदम की लांह बले खड़े हुये.

इस बीच वान हाथ में लिये नारद मुनि जी आन पहुँचे. प्रणाम कर. खड़े होय. वीन बजाय. श्री कृष्णचंद्र की भूत भविष्य की सब लीला ओ चरित्र गाएके बोले. कि कृष्ण बाय. तुझारा लीला अत्र पार है. इतनी किसमे सामर्थ्य है जो आपके चरित्रों को बखाने. पर तुझारी दय से मैं इतना मानता हूं. कि आप भक्तों को सुख देने के अर्थ. ओ साधों की रक्षा के निमित्त. ओ दुष्ट असुरों के नाश करने के हेतु. बार बार श्रौतार लेखनार में प्रगट हो. भूमि का भार उतार लेखे.

इतना वचन सुनते ही. प्रभु ने नारद मुनि को तो विस दी. वे नंदवत कर सिधारे. ओ आप सब ग्वाल बाल सखाओं को साथ लिये. एक बड के तले बैठ. पहले तो किसी को मंत्री. किसी को प्रधान. किसी को सेनापति बढाय. आप

रंग दो रंग रीति से खेल खेलने लगे. औ पीछे आंस भिचौली. इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले कि पु
 श्रीनाथ.

मार्यो केसी भोरही. सुनी कंस यह बात.

योमासुर सों कह्यु है. डंखत कंपत गात.

अरि कंदन योमासुर बली. तेरी जग में कीरत बली.

जों राम के पवन को पूत. सों ही दू भेरे यम दूत.

बसुदेव के पूत हनि ल्याव. आज काज भेरी करि आव.

यह सुन. कर जोड. योमासुर बोला महाराज. जो बसावगी सो करुंगा. आज. मेरी देह है आपही के काज.
 जो जाके लोभी हैं. तिन्हें खागी के अर्थजी देवे आता है नाज. सेवक औ स्त्री को तो इसी में जस धरम है जो खागी के
 निमित्त प्राण दे. ऐसे कह कृष्ण बल देव पर बीठा उठाय. कंस को प्रनाम कर. योमासुर बंदावन को चला. बाट में
 जाय ग्वाल का भेष बनाय चला चला तहां पहुंचा. जाहां हरि ग्वाल बलों सखाओं के साथ आंस भिचौली खेल रहे थे.
 जाते ही दूर से जब उसने हाथ जोड श्री कृष्णचंद से कहा. महाराज. मुझे भी अपने साथ खिलाओ. तब हरि ने
 उसे पास बुलाकर कहा. तू अपने जी में किसी बात की होंस मत रख. जो तेरा मन माने सो खेल हमोर संग खेल.
 यों सुन यह प्रसन्न हो बोला. कि रुक भेटे का खेल भला है. श्री कृष्णचंद ने मुसकुराये के कहा बहुत अच्छा. तू
 न भेडिया. औ सब ग्वाल बाल होवे मेरे. सुनते ही फूलकर योमासुर तो ल्यारी हुआ. औ ग्वाल बाल बने मंडे. मि
 लकर खेलने लगे.

तिस सभैं सह असुर एक एक को उठा ले जाय. औ पर्वत की गुफा में रख. उसके मुंह पर आड़ी सि
 ला धर मूढ़ के बना आवे. ऐसे जब सब को तहां रख आया. औ अकेले श्री कृष्ण रहे. तब ललकारकर बोला कि
 आज कंस का काज सारुंगा. औ सब यदुवंसियों को मारुंगा. यों कह ग्वाल का भेष छोड सब मुच भेडिया बल्यों

हरि पर रुपदा. तों उन्होने उसको पकड गला घोट मोरे घूंसे के यों भार पटका. कि जैस यज्ञ के बकरे कों मार डाल
ते है. ॥४३॥

« Chapter 39th »

श्री शुक्रदेव मुनि बाले. कि महाराज. कार्तिक वदी द्वादशी को तो केसी औ ब्योमासुर मारा गया. और
त्रयोदशी को भोर के तडके ही. अक्रूर कंस के पास आय विदा हो रथ पर चढ अपने मन में यों विचारता वृंदाव
न को चला. कि ऐसा मैंने क्या जप. तप. यज्ञ. दान. तीरथ. वृत. किया है. जिस के पुन्य से यह फल पाऊंगा. अ
पने जाने तो इस जन्म भर कभी हरि का नाम नहीं लिया. सदा कंस की संगति में रहा. भजन का भेद कहां पाऊं.
हां अगले जन्म कीद वडा पुन्य किया हो. उस धर्म के प्रताप का यह फल होता हो. जो कंस ने मुझे श्री कृष्णचं
द आनंद कंद के लेने को भेजा है. अट जाय उनका दरसन पाय जन्म सुफल करूंगा.

हाथ नारिकै पायन परि हो. पुनि पगरेनु सीस पर धरि हो.

पाप हरन जेई पग आहि. सेवत श्री ब्रह्मादिक ताहि.।

जे पग काली के सिर परे. जे पग कुच चंदन सों भरे.।

नाचे रास मंडली आछे. जे पग डोलें गायन पाछे. ॥

जा पग रेनु अहिल्या तपी. जा पग तें गंगा नीसरी. ॥

बलि खलकियो इंद्र को काज. ते पग हों देखों गो आज.।

मो कौ सगुन होत है भले. मृग के गुंड दाहने चले. ॥

महा राज. ऐसे विचार फिर अक्रूर अपने मन में कहने लगा. कि कहीं मुझे वे कंस का दूत तो
न समझे. फिर आपही सोचा कि जिनका नाम अंतरजामी है. वे तो मन की प्रीति मानते है. औ सब मित्र
शत्रु कों पहचानते है. ऐसा कभी न समझेंगे. वरन मुझे देखते ही गले लगाय दया कर अपना कोमल कंठ

सा कर भौरी सीस पर धरेगे. तब मैं उस चंद्र बदन की रोभा. इकटक निरख अपने नैन चकोरों को सुख दूंगा. कि जिस का ध्यान ब्रह्मा रुद्र इंद्र आदि सब देवता सदा करते हैं.

इतनी कथा सुनाय. श्री भुवनेश्वर जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. इसी भांति सोच विचार करते. रथ हांके. इधर से तो अक्रूर जी गये. औ उधर से वन से गोचराय. ग्वाल बाल समेत कृष्ण बलदेव भी आये. तो इन से उनसे वृंदावन के बाहर ही भेट भई. हरि छवि दूर से देखते ही अक्रूर रथ से उतर. अति अक्रुणाय. दौड़. उनके पांवों पर जा गिरा. औ ऐसा मगन हुआ कि मुंह से बोल न आया. महा आनंद कर नैनों से जल बरसावने लगा. तब श्री कृष्ण जी उसे उठाय अति प्यार से मिल हाथ पकड़ घर लियाय ले गये. वहां नंदराय अक्रूर जी को देखते ही प्रसन्न हो उठकर मिले. औ बहुत सा आदर मान किया. पांव धुलवाय. आसन दिया.

लिये तेल मरदनिया आये. उन्नटि सुगंध चुपरि अन्हवाये.

चौका पट जसोदा दियो. षट्सठि से भोजन कियो.

जब अचार्य के पान खाने बैठे. तब नंद जी उन से कुशल होम पूछ बोले. कि तुम तो यदुवंशियों. से बड़े साध हो. सदा अपनी बड़ाई से रहे हो. कहो अब कंस दुष्ट के पास कैसे रहते हो. औ वहां के लोगो की क्या गति है. से सब भेद कहो. अक्रूर जी बोले.

जब से कंस मधुपुरी भयो. तब ते सबही कों दुख द्यो.

पूछो कहा नगर कुशराज. परजा दुखी बहोत हैगत.

जौलौ है मधुरा में कंस. तौलौ कहां बचै यदुवंस.

पशु मेंढे छेरीन कौ. जौं खरी क रिपु होई. ।

लौं परजा कों कंस है. दुख पावै. सब कोइ. ।

इतना कह फिर बोले कि तुम तो कंस का जोहार जानते हो. हम अधिक क्या कहेंगे. इति.

॥ ६८ ॥
 Chapter 40th ॥

श्री शुकदेव जी बोले कि पृथ्वीनाथ जव नंदजी बाते कर चुके तब अक्रूर को कृष्ण बलराम सैन से बुलाय अलग लेगये.

आदर कर पूछी कुशलात. कहौ कका मथुरा की बात.

वैवसुदेव देवकी नीके. राजा वैर पर्यौ तिनहीं के.

अति पापी है मामा कंस. जिन खेयौ सिंगरौ यदुवंस.

कोइ यदुकुलका महा रोग जन्म ले आया है. तिसी ने सब यदुवंसियों को सताया है. औ सन पूछोतो वसुदेव. देवकी हमारे लिये इतना दुख पाते है. जो हमें नखि पाते तो वे इतना दुख न पाते. यों कह कृष्ण फिर बोले.

तुमसों कहा चलत ऊनि कहौ. तिनको सदा जगनी हों रहौ.

कारतु होंयगे सुरत हमारी. सुंकर में पावत दुख भारी.

यह सुन अक्रूर बोले. कि कृपानाथ. तुम सब जानते हो. क्या कहंगा कंस की अनीति. तिस की कि सी से नहीं है नीति. वसुदेव औ उग्रसेन को नित मारने का विचार किया करता है. पर वे आज तक अपनी ज़ारियत से बच रहे है. और जइसे नारद मुनि आय आप के होनेका सब समाचार बुझाये कह गये है. तइसे वसुदेव जी को बेडी हथकडी दे महा दुख में रक्खा है. औ कल उसके यहां महादेव का यज्ञ है. औ धनुष धरै. सब कोई देखने को आवेंगे. सो तुहें बुलाने को बुंके भेजा है. यह कहकर. कि तुम जाय राम कृष्ण समेत नंदराय को यज्ञ की भेंट सुहां लिवाय जाओ. सो मैं तुहें लेने को आया हूं. इतनी बात अक्रूर जी से सुन. राम कृष्ण ने आनंदराय से कहा.

कंस बुलाये है सुनौ तात. कहौ अक्रूर कका यह बात.

गोरस मेंढे छेरी लेउ. धनुष यज्ञ है ताकौ देउ.

सब मिल चलौ साथ आपने. राजा बोले रहत न बने.

जब ऐसे समझाय बुझायकर श्रीकृष्णचंद जी ने नंद जी से कहा. तब नंदराय जीने उसी समै
ढंढोरिये की बुलवाय. सारे नगर में यों कह ओंड़ी फिरवाय दी. कि कल सबेरे ही सब मिल मथुरा को जाय
गें राजा ने बुलाया है. इस बात के सुनने से भोर होते ही भेठ ले ले सकल ब्रजवासी आन पहुंचे. औ नंद जी भी
दूध. दही. मारवन. भेंडे. बकरे. जैसे ले. सगड जुतवाय उनके साथ हो लिये. और कृष्ण बलदेव भी अपने ग्वा
ल बाल सखाओं को साथ ले रथ पर चढ़े.

आगे भये नंद उपनंद. सब पाछें हलधर गोविंद.

श्री भुवनेश्वर जी बोले कि पछिनाथ. ऐकाएकी श्री कृष्णचंद का चलना सुन. सब ब्रज की गोपियां अ
ति घबराय. व्याकुल हो. घर छोड़. हडबडाय उठ धाई. और कुदती नखती गिरती पडती इहां आई. जहां श्री
कृष्णचंद का रथ था. आतेही रथ के चारों ओर खडी हो हाथ जोड़ दिनती कर कहने लगी. हमें किस लिये छोड़
ते हो ब्रजनाथ. सर्वस दिया है तुझारे हाथ. साध की तो प्रीति कभी घटती नहीं. कर कीसी रेखा सदा रहती है.
औ मूढ की प्रीति नहीं ठहरती है. जैसे बालू की भीति. ऐसा तुझारा क्या अपराध किया है. जो हमें पीठ दिये
जाते हो. यों श्री कृष्णचंद को सुनाय फिर गोपियां अकूर की ओर देख बोली.

यह अकूर कूर है भारी. जानी कछून पीर हमारी.

जा विन छिन सब होति अनाथ. ताहि ले चल्यौ अपने साथ.

कपटी कूर कठिन मन भयो. नाम अकूर वृथा किन द्यौ.

हे अकूर कुटिल मति हीन. क्यों दाहत अवला आधीन.

ऐसे कडी कडी बातें सुनाय. सोच संकोच छोड़. हरिकारथ पकड़. आपस में कहने लगी. मथुरा की

मारियां अति चंचल, चतुर, रूप, गुण भरी हैं। उनसे प्रीति कर गुन और सब के बस हो वहां ही रहेंगे विहारी। तब काहे को करेंगे सुरत हमारी। उन्हीं के बड़े भाग हैं। जो प्रीतम संग रहेंगीं। हमारे जप तप करने में क्या ऐसी चूक पड़ी थी जिस से श्री कृष्णचंद्र विछुडते हैं। यों आपसमें कह। फिर हरि से कहने लगीं। कि तुझारा तो नाम है गोपी नाथ। किस लिये नहीं ले चलते हमें अपने साथ।

तुम विनु छिन छिन कैसे कटै। पलक ओट भये छाती फटै।

हित लगाय क्यों करत विछेह। निठुर निर्द्विधरत न मोह

ऐसें तहां जयें सुंदरी। सोचैं दुख समुद्र में परी।

चाहि रहीं इकटक हरि ओर। ठगी मृगी सी चंद चकोर।

परहिं नैन तें आंसू दूट। रही विधुरि लट मुख पर बूट।

श्री भुकदेव मुनि बोले राजा। उस समैं गोपियों की तो यह दसा थी। जो मैंने कही। औ जसोदा रानी समता कर पुत्र को कंठ लगाय। रो रो अति प्यार से कहती थी। कि वेदा। जै दिन में तुम वहां से फिर आओ। तै दिन के लिये कलेऊं ले जाओ। तहां जाय किसी से प्रीति मत कीनो। वेग आय अपनी जननी को दरसन दीजो। इतनी बात सुन श्री कृष्ण रथ से उतर। सब को समकाय बुलाय। मा से विदा होय। दंडवत कर। असीस ले। फिर रथ पर चढ़ चले। तिस काल इधर से तो गोपियों समेत जसोदा जी अति अकुलाय रो रो कृष्ण कृष्ण कर पुकारती थीं। औ उधर से श्री कृष्ण रथ पर खड़े पुकार पुकार कहते जाते थे। कि तुम घर जाओ। किसी बात की चिंता मत करो। हम पांच चार दिन में ही फिर कर आते हैं।

ऐसे कहते कहते। औ देखते देखते। जवरथ दूर निकल गया। औ धूली आकाश तक छाई। तिस में रथ की ध्वजा भी नदी दिखाई। तब निरास हो एक बेर तो सब की सब नीर विन मान की भांति तड़ भांति मूर्छा खाय गिरी। पीछे कितनी एक बेर के चेत कर उठी। औ अन्नध की आस मन में धर। धीरज

कर उधर जसोदाजी तो सब गोपियों को ले वृंदावन की गई. और इधर श्री कृष्णचंद सब समेत चले चले यमुना तीर पर आ पहुँचे. तहां ग्वाल वालों ने जल पिया. औ हरि ने भी ऐक बड की छांह में रथ खड़ा किया. जट अकूर जी नहाने का विचार कर रथ से उतरे. तद श्री कृष्णचंद ने नंदराय से कहा. कि आप सब ग्वाल वालों को ले आगे चलिये. चचा अकूर स्नान कर लें तो पीछे से हम भी आ मिलें हैं.

यह सुन. सब को ले नंदजी आगे बढ़े. औ अकूरजी रूपरे खोल. हाथ पांव धोय. आचमन कर. तीर पर जाय. नीर में पैठ. डुबकी ले. पूजा तर्पन. जप. ध्यान कर. फिर चुनकी मार. आंख खोल. जल में देखें तो वहां रथ समेत श्री कृष्ण दृष्ट आये.

पुनिउन देख्यो सीस उगय. तिहिं ठा बैठे है यदुगय.

कौरे अचंनो हिये विचारि. ते रथ ऊपर दूर मुरारि.

बैठे होऊ वर की छांह. तिनहीं कौ देख्यो जल मांह.

बाहर भीतर भेदन लहौ. सांचो रूप कौन सों कहौ.

महाराज. अकूर जी तो ऐकही मूरत बाहर भीतर देख देख सोचते ही थे. कि इस बीच पह ले तो श्री कृष्णचंद जी ने चतुर्भुज हो. शंख चक्र गदा पद्म. धारन कर. सुर. मुनि. किन्नर. गंधर्व. आदि सब भक्तों समेत जलमें दरसन दिया. औ पीछें शेष शार्ङ्ग हो. तो अकूर देख और भी भूल रहा. इति.

(Chapter 41)

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज मातामें खडे खडे अकूर को कितनी ऐक बेर में प्रभु स ध्यान करने से ज्ञान हुआ. तो हाथ जोड. प्रणाम कर. कहने लगा. कि करता हरता तुझी हो भगवंत. भक्तों के हेतु मंसार में आय घरते हो वेष अनंत. और सुर नर मुनि तुझारे अंस है. तुमहीं से प्रगट

हो. तुम्हीं में ऐसे समाते हैं. जैसे जल सागर से निकल सागर में समाता है. तुम्हारी महिमा है अनूप. कौन कह सके. सदा रहते हो विराट स्वरूप. सिर स्वर्ग. पृथ्वी पांव. समुद्र पेट. नाभि आकाश. चादल केश. दृक्षारे म. अग्नि मुख. दसों दिसा कान. नैन चंद्र औ भालु. इंद्र भुजा. बुद्धि. ब्रह्मा. अहंकार रुद्र. गरजन वचन. प्रा न पवन. जल वीर्य. पलकलगाना रात दिन. इस रूप से सदा विराजते हो. तुम्हीं कौन पहचान सके. इस भांति स्तुति कर अक्रूर ने प्रभुके चरण का ध्यान धार कहा. लणानाथ. मुझे अपनी सरन में रखो. इति.

« Chapter 42 »

श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. जइ श्री कृष्णचंद्र ने नटमाया की भांति जल में अनेक रूप दिखाय हर लिये. तइ अक्रूर जी ने नीरसे निकल. तीर पर आ. हरि को प्रणाम किया. तिस काल नंदलाल ने अक्रूर से पूछा कि कका. सीत समैं जल के बीच इतनी देर क्यों लगी. हमें यह अति चिंता थी तुम्हारी. कि चबाने कि स लिये बाट चलने

कुछी अचरज तो जा कर नहीं देखा. यह समझाय के कहो. जो हमारे मन की दुष्प्रा जाय.

सुनि अक्रूर कहै जोरे हाथ. तुम सब जाबत हो ब्रजनाथ.।

भलौ दरसन दीनों जल मांही. कृष्ण चरित को अचरज नाहि.

मोहि भरोसो भयो तिहारो. वेग नाथ मथुरा पग धारो.

अब इहां बिलंब न करिये. शीघ्र चल कारज कीजे. इतनी बात के सुनते ही. हरि कटरथ पर बैठ अक्रूर को साथ ले चल खड़े हुंए. औ नंद आदि जो सब गोप ग्वाल आगे गये थे. उन्होंने जा मथुरा के बाहर डेरे किये. औ कृष्ण बलदेव की बाट देख देख अति चिंता कर आपस में कहने लगे. इतनी अवेर नहाने क्यों लगी. और किस लिये अवतक नहीं आये हरी. कि इस बीच चले चले आनंद कंद श्री कृष्ण चंद्र भी जाय मिले. उस समैं हाथ जोड सिर झुकाय विनती कर अक्रूर जी बोले कि ब्रजराज. अब चलके मेरा घर पवित्र कीजे.

औ अपने भक्तों को दरस दिखाय सुख दीजे. इतनी बात सुनते ही हरि ने अक्रूर से कहा.

पहले सोध कंस कौं देहु. तब अपनौ दिखरावौ गेहु.

सब की विनती कहौ जुजाय. सुनि अक्रूर चले सिरनाय.

चले चले कितनी ऐक वेर में रथ से उतर कर वहां पहुंचे. जहां कंस सभा किये बैठा था. इनको देखते ही सिंहासन से उठ नीचे आय अति हित कर मिला. औ बड़े आदर मान से हाथ पकड़ ले जाय सिंहासन पर अपने पास बैठाय. इनकी कुशल क्षेम पूछ बोला. जहां गये थे वहां की बात कहो.

सुनि अक्रूर कहै सख्खाय. ब्रज की महि सा कही न जाय.

कहा नंद की करौं बडाई. बात तुस्तारी सीस चडाई.

राम कृष्ण दोऊ हैं आये. भेट सवै ब्रजवासी लाये. ।

डेरा किये नदी के तीर. उतरे गाडा भारी भीर. ॥

यह सुन कंस प्रसन्न हो बोला. अक्रूर जी. आज तुमने हमारा बड़ा काम किया. जो राम कृष्ण को ले आये. अब घर जाय विश्राम करो.

इतनी कथा कथ श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. कंस की आज्ञा पाय. अक्रूर जी तो अपने घर गये. वह सोच विचार करने लगा. और जहां नंद उपनंद बैठे थे. तहां उनसे हलधर औ गोविंद ने पूछा. जो हम आप की आज्ञा पावें तो नगर देख आवें. यह सुन पहले तो नंदराय जीने कुछ खाने को मिठाई निकाल दी. उन दोनों भाइयों ने मिलकर खाय ली. पीछे बोले. अच्छा जाओ देख आओ. पर विलंब मत कीजो.

इतना वचन नंदमहर के मुख से निकलते ही. आनंद कर दोनों भाई अपने ग्वाल वाल सखाओं को साथ ले नगर देखने चले. आगे बढ़ देखे तो नगर के बाहर चारों ओर वन उपवन फूल फल रहे हैं. तिन

पर पंखी बैठे अनेक अनेक भ्रांति की मन भावन बोलियां बोलते हैं. औ बड़े बड़े निर्मल जल भरे सरोवर है. उनमें कंचल खिले हुए. जिन पर भोंरों के झूंड के झूंड गूँझ रहे. औ तार में हंस सारस आदि पक्षी कलोलें कर रहे. सीतल सुगंध सनी मंद पौन वह रही. औ बड़ी बड़ी बाडियों की बाडों पर पनबाडियां लगी हुई. बीच बीच बरन बरन के फूलों की क्यारियां कोसोंतक फूली हुई. और और इशरों बाडियों पर रहट परो हे चल रहे. माली मीठे मीठे सुरोंसे गाय गाय जल सींच रहे.

यह सो भा वन उपवन की निरख. हरष. प्रभु सब समेत मथुरा पुरीमें पैठे. वह पुरी कैसी है. कि जिसके चहुं ओर तांबेका कोट. औ पक्की चुआन चौड़ी खाई. स्फटिक के चार फाटक. तिनमें अष्ट धाती किबाड कंचन खचित लगे हुए. औ नगर में बरन बरन के राते पालेहरे घौले पंचखने सतखने मंदिर उंचे ऐसे कि घटा से वातें कर रहे. जिन के सोने के कलस कलसियों की जोति विजली सी चमक रही. ध्व जा पताका फहराय रही. जाली रुंछों मोखों से धूपकी सुगंध आय रही. द्वार द्वार पर केले के खंभ औ मुदरन कलस सपहल भरे घरे हुए. तोरन बंदनवार बंधी हुई. घर घर बाजन बाज रहे. औ एक ओर भ्रांति भ्रांति के अनिमय कंचन के मंदिर राजा के न्यारेही जगमगाय रहे. तिन की सोभा कुछ बरनी नहीं जाती. ऐसी जो सुंदर सुहावनी मथुरा पुरी. तिसे श्री कृष्ण बलदेव ग्वाल गालों को साथ लिये देखते चने.

परी धूम मथुरा नगर. आवत नंद कुमार.

सुनि धारे पुर लोग सब. गृह को काज विचार.

और जो मथुरा की सुदरी. सुनत कान अति आहुर खरी.

कहै परस्पर वचन उचारी. आवत हैं बल भद्र मुरारी.

तिन्हें अकूर गये हे लैन. चलहु सखी अब देखहीं नैन.

कोऊ खात न्हात तें भजै. गुहत सीस कोऊ उठि तजै.

काम केलि पिय की विसरावे . उलट भूषन वसन बनावे .

जैसें ही तैसें उठि धाई . कल्ल दरस देखन को आई .

लाज कान डर डार . कोऊ खिरकिन कोऊ अटन पर .

कोऊ खरी दुवार . कोऊ दौरी गलियन फिरत .

जैसें जहां तहां खड़ी नारि . प्रभुहिं बतावे बांह पसारि .

नीले वसन गोरे बलराम . पीतांबर ओंठें घनसाम .

ये भानजे कंस के होऊ . इनमें असुर वंशे वही कोऊ .

सुनत हुती पुरुषार्थ जिन को . देखहु रूप नैन भरि तिनको .

पूराव जन्म मुकत कोऊ कीनौ . सोनिधि यह दरसन फल दीनौ .

इतनी कथा कह श्री भुकदेव मुनि बोले कि महाराज . इसी रीति से सब पुरवासी का स्त्री का पुरुष अनेक अनेक प्रकार की बातें कह कह दरसन कर मगन होतें थे . और जिस हाट बाट चौहटे में हो सब समेत कल्ल बलराम निकलते थे . तहीं अपने अपने कोठों पर खड़े इन पर चोरा चंदन छिडक छिडक आनंद से पूरा व रसावते थे . और ये नगर की सोना देख देख माल वालों से यों कहते जाते थे . भैया . कोई भूलियो मत . और जो कोई भूले तो पिबले डों पर जाइयो . इस में कितनी ऐक दूर जाय देखने काइ . कि कंस के धोवी धोए कपड़ों की लादि सां लादे . पोटें मोटें लिये . मद पिये . रंगराते . कंस जस गाने . नगर के बाहर से चले आते हैं . उन्हें देख श्री कल्लचंद ने वलंदर जी से कहा कि भैया . इनके सब चार चान लीजिये . और आप पहरे माल वालों को पहराय . वचे सो लुटाय दीजिये . और कौं यों सुनाय . सब समेत धोवियों के पास जाय हरि बोले .

हममौं उज्जल कपरा देहु . राजहि मिलि आवें फिर लेहु .

जो पहिरावनि नृप लो पै है . तामें तें कछु दुग को दें है .

इतनी बात के सुनते ही तिनमें से जो बड़ा धोवी था सो हंस कर कहने लगा.

राखें घरी बनाय. है आवै नृप द्वार लौ.

तव लीजो पट आय. जो चाहो सो दीजियो.

वन वन फिरत चरावत गैया. अहीर जाति कामरी उठैया.

नट को भेष बनायकै आये. नृप अंतर पहरेन मन भाये.

जुरिके चले नृपति के पास. पहिरावनि लैवे की आस.

नेक आस जीवन की जोऊ. खोवन चहन अवहि पुनि सोऊ.

यह बात धोवी की सुनकर. हरिने फिर मुसुकुगय कहा. कि हमतो सूधी चाल से मांगतेहैं.

तुम उलटी क्यों समझते हो. कपडे देने से कुछ तुम्हारा न बिगड़ेगा. वरन जम लान होगा. यह वचन सुन

रजक झुंझाकर बोला. राजा के बागे पहरेने का मुंह तो देखो. मेरे आगे से जा नही अभी मार डालता हूं. इ

तनी बातके सुनते ही क्रोध कर श्री कृष्णचंद ने तिरछा कर एक हाथ मारा कि विस का सिर भुट्टा सा उड गया.

वव जितने उसके साथी थौ टहलुरे थे सब पोटें मोटे लादियां छोड अपना जी त ले भागे. औ कंस के पासजा

पुकारे. यहां श्री कृष्णजी ने सब कपडे लेलिये. औ आप पहन. भाई को पहराय. ग्वाल बालों को बांट.

रहे सो लुठाय दिये. तिस समैं ग्वाल बाल अति प्रसन्न हो हो लगे उलटे पुलटे वस्त्र पहनने.

कटि कस पग पहरें रंगा. स्थन में लें बाह.

वसन भेद जाने नहीं. हंसत कृष्ण मन मांह.

जो तहां से आगे बढे तो एक लखी ने आय दंडवत कर. खडे होय. कर जोडके कहा. महाराज.

मैं कहने कोतो कंस का सेवक कहलाता हूं. पर मन से सदा आप ही का गुन गाता हूं. दया कर कहिये तो

बागे पहराऊं. जिस से तुम्हारा दास कहाऊं.

इतनी बात उस के मुख से निकल तेही. अंतरजांमी श्री कृष्णचंद ने त्रिसे अपना भक्त जान नि
कट बुलायके कहा. तू भले समें आया. अच्छा पहराय दे. तब तो उसने कट पर ही खेल उधेड़. कतर.
छांट. सीकर ठीक ठाक बनाय. चुन चुन राम कृष्ण समेत सबको बागे पहराय दिये. उस काल नंद लाल त्रि
से भक्ति दे साथ ले आगे चले.

तहां सुदामा माली आयौ. आदर कर अपने घर लायौ.

सबही को नाला पहराई. माली के घर भई वधाई. इति.

« Chapter 43rd »

श्री भुकदेव जी बोले कि पृथ्वीनाथ. माली की लगन देख. मगन हो. श्री कृष्णचंद उसे भक्ति
पदार्थ दे. वहां से आगे जाय देखें तो सोही गली में एक कुवडी केसर चंदन से कयोरियां भरे. थाली के
बीच धरे. लिये हाथ में खड़ी हैं. उससे हरि ने पूछा. तू कौन है. औ यह कहां ले चली है. वह बोली.
दीन दयाल. मैं कंसकी दासी हूं. मेरा नाम है कुवजा. नित चंदन घिस कंस को लगाती हूं. औ मन से
तुझारे गुन गाती हूं. तिसी के प्रताप से आज आपका दरसन पाय जन्म स्वार्थक किया. औ नैनो का फल
लिया. अब दासी का मनोरथ यह है जो प्रभु की आज्ञा पाऊं तो चंदन अपने हाथों चढ़ाऊं.

उसकी अति भक्ति देख हरि ने कहा. जो तेरी दूसी में प्रसन्न ता है तो लगाव. इतना वचन सुनते
ही. कुवजा ने बड़े रावत्ताव से चित लगाय. जब राम कृष्ण को चंदन चरचा. तब श्री कृष्णचंद ने उसके
मन की लाग देख दया कर पांव पर पांव धर. दो उंगली ठोढ़ी के तले लगाय उचकाय त्रिसे सीधा किया.
हरि का हाथ लगते ही वह महा सुंदरी हुई. औ निपट विनती कर प्रभुसे कहने लगी. कि कृष्णनाथ. तों
आपने कृपा कर इस दासी की देह सखी की. तोंही दयाकर अब चलके घर पतिव्र कीजे. औ विश्राम ले
दासी को सुख दीजे. यह सुन. हरि उसका हाथ पकड़ मुसकुराय के कहने लगे.

तैं भ्रम दूर हमारौ कियौ. मिलकै सीतल चंदन दियौ.

रूप सील गुन सुंदरि नीकी. तो मों प्रीत निरंतर जी की.

आय मिलौगैं कंसहिं मारि. यों कह आगे चले मुरारि.

औ कुवजा अपने घर जाय. केसर चंदन से चौक पुराय. हरि के मिलने की आस मन में रख.

मंगला चार करने लगी.

आवैं तहां मथुरा की नारि. करै अचंभौ कहै निहारि.

धनि धनि कुवजा तेगै भाग. जाकों विधना दियो मुहाग.

ऐसौ कहा कठिन तप कियौ. गोपी नाथ भेट मुज लियौ.

हम नीके नहिं देखे हरी. तो को मिले प्रीति अति करी.

ऐसैं तहां कहत सब नारि. मथुरा देखत फिरत मुरारि.

इस बीच नगर देखते देखत सब समेत प्रभु धनुष पौर पर जा पहुंचे. दन्हें अपने रंग राते माते आते देखते ही पोरिये रिसायके बोलें. इधर किधर चले आते हो गंगार. दूर खड़े रहो. यह है. राजदार. द्वारपालों की बात सुनी अन सुनी कर हरि सब समेत दर्शने वहां चल गय. जहां तान ताड लंबा अति मोटा भारी महा देव का धनुष धरा था. जातेही बट उठाए चढाय महुज सुनावही खेन यों ताड डाला कि जों हाथी गांडा तोड़ता है. —

इस में सब खबाले जो कंस के निगये धनुष की चौकी देते थे. सो चढ़ आए. प्रभुन उन्हें नी मार गिराया. तिस समें पुरवासी तो यह चरित्र देख विचार कर निसंक हो आपस में यों कहने लगे. कि देखा राजाने घर बैठे अपनी मृत्यु आप तुल्य है. इन दोनों भादियों के हाथ से अब जीता न बचेगा. और धनुष टूटने का अति शब्द सुन कंस भय खाए अपने लोगों से पूछने लगा. कि यह महा शब्द काहेका हुआ. इस बीच कितने एक लोग

राजा के जो दूर खंडे देखते थे. वे मूड फिकार यों जा पुकारे कि महाराज की दुहाई. राम कृष्ण ने आय नगर में
बड़ी धूम मचाई. शिव का धनुष तोड़ सब रखवालों को मार डाला.

इतनी बात के सुनते ही कंस ने बहुत से जोधाओं को बुलाके कहा. तुम इनके साथ जाओ. औ कृष्ण वल
देव को छल वल कर अभी मार आओ. इतना वचन कंस के मुख से निकलते ही. ये अपने अपने अस्त्र शस्त्र ले
वहां गये. जहां वे दोनों भाई खंडे थे. इन्होंने विन्हे ज्यों ललकारा. त्यों विन्हींने इन सब को भी आय मार डाला.
जब हरि ने देखा. कि यहां कंस का सेवक अब कोई नहीं रहा. तब बलराम जी से कहा कि भाई. हमें आगे बड़ी
वेर हुई. डेरों पर चला चाहिये. क्यों कि बाजा नंद हमारी बाट देख देख भावना करते होयगे. यों कह सब ग्वाल
वालों को साथ ले प्रभू बलराम समेत चलकर वहां आये. जाहां डेरे पड़े थे. आते ही नंद मरु से तो कहा कि पिता.
हम नगर में जाय भला कुतहल देख आये. औ गोप ग्वालों को अपने बागे दिखलाये. —

तब लखि नंद कहै समुझाय. कान्ह तुम्हारी देख न जाय.

ब्रज बन नहीं हमारे गांव. यह है कंस राय की ठांव.

रहां जिन कछू उपद्रव करै. मेरी सीख पूत मन धरै.।

जब नंद राय जी ऐसे समझाय चुके. तब नंद जाल बड़े लाड से बोले कि पिता. भूख लगी है. जो हमारी
माता ने खाने को साथ कर दिया है सो दीजिये. इतनी बात के सुनते ही उन्होंने जो पदारथ खाने का साथ आया था
सो निकाल दिया. कृष्ण वलदेव ने ले ग्वाल वालों के साथ मिलकर खाय लिया. इतनी कथा कह श्री भुवनेश्वर मुनि ने
ले कि महाराज. इधर तो यह आय परमानंद से ब्यालू कर सोरो. औ उधर श्री कृष्ण की बातें सुन सुन कंस के चित्त
में अति चिंता हुई. तो न उसे बैठे चैन था न खंडे. मन ही मन कुढ़ता था. अपनी पीर कसी से न कहता था. क
हा है.

ज्यों काठहि घुन खात है. को ऊ न जाने पीर.

त्यों चिंता चित में भये. बुधिवल घटत शरीर.

निदान अति घबराया. तब मंदिर में जाय सेज पर सोया. पर उसे नारे डरके नींद न आई.

तीन पहर निस जागत गई. लागी पलक नींद छिन भई.

तब सपनों देख्यो मन मांह. फिरे सीस बिन धर की छांह.

कब हूं नगन रेत में न्हाय. धाँवै गदहा चढ़ विष खाय.

वैसे मसान भूत संग लिये. रक्त फूल की माला हिये.

वरन रूख देखै चहुं ओर. तिन पर बैठे बाल किशोर. ॥

महाराज. जब कंस ने ऐसा सपना देखा. तब तो वह अति बाकुल हो चौंक पड़ा. ओ सोच विचार कर ता उठकर बाहर आया. अपने मंत्रियों को बुलाय बोला. तुम अभी जाओ. रंगभूमि को रुडवाय. छिडकवाय संवारो. और नंद उपनंद समेत सब ब्रज वासियों को औ वसुदेव आदि यदुवंसियों को रंगभूम में बुलाय विठाओ. औ सब देस देस के जो राजा आये हैं. तिन्हें भी. दूतने में मैं भी आताहूं.

कंस की आज्ञा पाय मंत्री रंगभूमि में आये. उसे रुडवाय छिडकवाय तहां पाटंबर छाँय बिछाय. ध्वजा पताका तोरन बंदनवार बंधवाय. अनेक अनेक भाँति के बाजे बजवाय सब को बुलाय भेजावे आये. औ अपने अपने मंच पर जाय जाय बैठे. इस बीच राजा कंस भी अति अभिमान भरा अपने मंचान पर आय बैठा. उस काल देवता विमानों में बैठे आकाश से देखने लगे. इति.

(Chapter 44th)

श्री शुकदेव मुनि बोले कि महाराज. जोर ही जब नंद उपनंद आदि सब बड़े बड़े गोप रंगभूमि की सभा में गये. तब श्री कृष्णचंद जी ने बलदेव जी से कहा कि भाई. सब गोप आगे गये. अब त्रिलोक नकरि ये. शाघ्र माल बालों को साथ ले रंगभूमि देखने चलिये. —

इतनी बात के सुनते ही बलराम जी उठ खड़े हुये. ओ सब ग्वाल सखाओं से कहा कि भाईयो.

चलो रंग भूमि की रचना देख आवें. यह वचन सुनते ही तुरत सब साथ हो लिये. निदान श्री कृष्ण बल राम नरवर भेष किये. ग्वाल बाल सखाओं को साथ लिये. चले चले रंगभूमि की पौर पर आय खड़े हुये. जहां दस सहस्र हाथियों का बलबाला मतबाला गज कुवलि का खड़ा रूमता था. —

देखि मतंग दार मतवारै. गजपाल हि बलराम पुकारै.

सुनों महावत बात हमारी. लेहु दार तें गज तुम टारी.

जान देहु हमकों नृप पास. नातर है है गजको नास.

कहें देत नहिं दोष हमारै. मत जान हरि कौ तू वारी.

ये त्रिभुवन पति है. दुष्टों को मार भूमि का भार उतारने को आये हैं. यह सुन महावत क्रोध कर बोला. मैं जानता हूं. गौ चरणके त्रिभुवन पति भये हैं. इसी से यहां आय बड़े सर की भंति अड़े खड़े हैं. धनुष का तोड़ना न समझियो. मेरा हाथी दस सहस्र हाथियों का बल रखता है. जब तक इससे न मरे. तो तब तक भीतर न जाने पाओगे. तुमने तो बहुत बली मारे है. पर आज इसके हाथ से बचोगे तब मैं जानूंगा कि तुम बड़े बली हो.

तवै कोपि हलधर कहौ. सुनरे मूरु कुजात.

गज समेत पटकों अबहिं. मुख संगारि कहु बात.

नेकु न लगि हैं वार. हाथी मरि जै है अबहिं.

तोसों कहत पुकार. अजहुं मान सेरौ कहौ.

इतनी बातके सुनते ही मुंरुला कर गजपाल ने गज पेला. जो वह बलदेव जी पर दूटा. तो इन्होंने हाथ घुमाय एक थोपड़ा ऐसा मारा. कि वह सँड सकोड चिंचाड मार पीछे हटा. यह चरित्र देखकर

बंड बंड जांचा जो खडे खडे देखते थे. सो अपने जिंघों से हार मान मन ही मन कहने लगे. कि इन महा बलवानों में कौन जीत संकगा. औ महावत भी हाथी को पीछे हटा जान. अति भय मान. जी में विचार करने लगा. कि जाय बालक नमारे जाय. तो कंस भी मुझे जीता न छोड़ेगा. यों सोच समझ उसने फिर अंकुस मार हाथी को तना किया. औ इन दोनों भाईयों पर हूल दिया. उसने आते ही संड से हरि को पकड पछाड खुनसाय जों दांतों से दबाया. तों प्रभु सहस्र शरीर बनाय दांतों के बीच बच रहे.

उरपि उठे तिहि काल सब. सुर मुनि पुर नर नारि.

दुहं दसन विच है कहे. बल निधि प्रभु दे तारि.

उठे गजहि के साथ. बहुरि ख्याल ही हांकि है.

तुरतहिं भये मनाथ. देखि चरित सब स्याम के.

हांक सुनत अति कोप बढ़ायो. रुटकि संड बहुरों गज धायो.

रहे उदर तर दबकि मुगरी. गये जानि गज रह्यो निहारी.

पाछें प्रगट फेर हरि देख्यो. बल दाऊ आगें तें घेर्यो. :

लागे गजहिं खिलावन दोऊ. भैचक रहे देख सब कोऊ. ॥

महाराज. उसे कभी बलराम संड खैंचते थे. कभी स्याम पूंच पकड. और जब वह इन्हे पकडने को आता था. तब ये अलग हो जाते थे. कितनी ऐक वेर तक उससे ऐसे खेलते रहे. जैसे बछड़ों के साथ बालकपन में खेलते थे. निदान हरिने पूंछ पकड फिराय. उसे दे पटका. औ मारे घूंसों के मार डाला. दांत उखाड लिये. तब उसके मुंह से लोहू नदी की भांति वह निकला हाथी के मरते ही महावत ललकार कर आया. प्रभुने उसे भी हाथी के पांव तले रुट मार गिराया. औ हंसते हंसते दोनों भाई नटवर भेष किये. एक एक दांत हाथी का हाथ में लिये. रंग भूमि के बीच जा खडे हुये. उस काल नंदलाल को जिस जिस

ने जिस जिस भाव से देखा. जिस जिस को जिसी जिसी भाव से दृष्टि आए. मल्लोंने मल्ल नाना. राजाओं ने राजा जना. देवताओं ने अपना प्रभु बूझा. ग्वाल वालों ने सरवा. नंद उपनंद ने बालक समझा. औ पुर की युवतीयां ने रूप निधान. औ कंसारिक राक्षसों ने काल समान देखा. महाराज. इनको निहारते ही कंस अति भय मान हो पुकारा. ओरे मल्लो. इन्हें पछाड नारो. कै मरे आगे से टालो.

इतनी बात जो कंस के मुंह से निकली. तों सब मल्ल मुरु सुत चले संग लिये. बरन वरन के भेष रुये. ताल ठोक ठोक भिडने कों श्री कृष्ण बलराम के चारों ओर घिर आये. जैसे वे आये. तैसे ये भी संमल खंड हुये. तब उनमें से इन की ओर देख चतुराई कर चानूर बोला. सुनौ आज हमारे राजा कुछ उदास है. इससे जी बहलाने को तुम्हारा युद्ध देखा चाहते है. क्यों कि तुमने वनमे रह सब विद्या सीखी है. और किसी बात का मन में सोच न कीजे. हमारे साथ मल्ल युद्ध कर अपने राजा को सुख दीजे.

श्री कृष्ण बोले. राजा जी ने बड़ी दयाकर हमें बुलाया है. आज. हम से क्या सरेगा इनका काज. तुम अति बली गुनवान. हम बालक अजान. तुमसे हाथ कैसे मिलावें. कहा है. व्याह वैर औ प्रीति समान में कीजे. पर राजा जी से कुछ हमारा बस नहीं चलता. इससे तुम्हारा कहा मानते है. हमें बचा लीजो. बल कर पटक न दीजो. अब हमें तुम्हें उचित है. जिसमें धर्म रहे सो कीजिये. औ मिलकर अपने राजा को सुख दीजिये.

सुनि चानूर कहै भय खाय. तुम्हरी गति जानी नही जाय.

तुम बालक मानुस नहिं होऊ. कीने कपट बली हो कोऊ.

खिलत धनुष खंड है करघौ. माखौ तुरत कुवलिया तखौ.

तुमसों लरें हानि नहिं होइ. या बातें जाने सब कोइ. ॥

Chapter 45th ॥

श्री शुकदेव मुनि बोले कि पृथ्वीनाथ. ऐसे कितनी गेक. बातें कर ताल ठोक. चानूर

मोहीं दुहा औ मुष्टक बलराम जी से आय भिडा. इनसे उर्नसे मल्ल युद्ध होने लगा. —

सिरसों सिर. भुजसों भुजा. दृष्टदृष्ट सों जोरि.

चरन चरन गहि कपटकै. लपटत कपट न जोरि.

उस काल सब लोग इन्हें उन्हीं देख देख आपसमें कहने लगे. कि भाइयो. इस सभा में अति अन्याय होती है. देखो कहां ये बालक रूप निभान. कहां ये सबल मल्ल वज्र समान. जो वर जे तो कंस रिसाय. न वर जे तो धर्म जाय. इससे अब यहां रहना उचित नहीं. क्यों कि हमारा कुल वस नहीं चलता.

महाराज. इधर तो ये सब लोग यों कहने थे. औ उधर श्री कृष्ण बलराम मल्लों से मल्ल युद्ध करत थे. निदान इन दोनों भाइयों ने उन दोनों मल्लों को पकड़ मारा. तिनके मरत ही मर मल्ल आय दूटे. प्रभु ने पल भर में तिन्हें भी मार गिराया. तिस समें हरि भक्त तो प्रसन्न हो बाजन बजाय बजाय जैजै कार कर नें लगे. औ देवता आनाम म अपने विमानों में बैठे कृष्ण जस गाय गाय फूल बरसावने. और कंस अति दुख पाय. व्याकुल हो रिसाय. अपने लोगों से कहने लगा. अरे. बाजे क्यों बजाते हो तुम्हें क्या कृष्ण की जीत जाती है.

यों कहने लगा. ये दोनों बालक बड़े चंचल हैं. इन्हें पकड़ बांध समीप बाहर ले जाओ. औ देवकी समेत उग्रसेन वसुदेव कपटी को पकड़ लाओ. पहले उन्हें मार पीछे इन दोनों को भी मार डालो. इतना वचन कंसके मुख से निकलते ही. भक्तों के हिनकारी गुराही सब असुरों को छिन भर में मार उछलके वहां जा चढ़े. जहां अति ऊंचे मंच पर मिल म पहने. टोप दिये. फरी खांडा लिये. बड़े अभिमान से कंस बैठा था. वह इनको काल समान निकट देखते ही भय खाय उठ खड़ा हुआ. औ लगा थर थर कांपने.

मन से तो चाहा कि भागूं. पर मोर राज के भाग न सका. फरी खांडा संभाल लगा चोट चलाने. उस काल नंदलाल अपनी घात लगाये. उसकी चोट वचाते थे. औ सुर. वर. मुनि गंधर्व. यह महा युद्ध देख देख भय मान हो यों पुकारते थे. हेनाथ. हेनाथ. इस दुष्ट को बेग मारो. कितनी एक बेर तक मंच पर युद्ध रहा. निदान.

प्रभु ने सब को दुखित जान. उसके केस पकड़. मंच से नीचे पटका. औ ऊपर से आपभी कूदे. उसका जीव घट
से निकल सटका. तब सब मना के लोग पुकारे. श्री कृष्णचंद्र ने कंस को बाग. यह शब्द सुन सुर नर मुनि स
ब को अति आनंद हुआ.

करि अस्तुति पुनि पुनि हरय. बरख सुवन सुर चंद.

मुदित बजावत हुंदुभी. कहि जै जै नंद नंद. ॥

मथुरा पुर नर नारि. अति प्रफुलित सबको हियौ. ।

मनहुं कुमुद वन चारु. विकसित हरि ससि मुख निरखि.

इतनी कथा सुनाय श्री भुक्तदेव जी ने राजा पराक्षित से कहा. कि धर्मावतार. कंस के मरते ही जो
अति बलवान आठ भाई उसके थे. सो लड़ने को चढ़ आये. प्रभु ने उन्हें भी मार गिराया. जब हरि ने देखा
कि अब यहां राक्षस कोई नहीं रहा. तब कंस की लीत को घसीट. यमुना तीर पर ले आये. औ दोनों भाइयों
ने बैठ विश्राम लिआ. तिसी दिन से उस ठौर का नाम विश्राम घाट हुआ.

आगे कंस का मरना सुन. कंस की रानियां द्यौरानियों समेत अति व्याकुल हो रोती पीटती वहां
आई. जहां यमुना के तीर दोनों वीर मृतक लिये बैठे थे. औ लगी अपने पतिका मुख निरखि निरखि मुख सु
भिर सुभिर. गुन गाय गाय. व्याकुल हो हो. पछाड खाय खाय. मरने. कि इस बीच करुना निधान कान्ह
करुना कर उनके निकट जा बोले.

माई सुनहुं शोक नहिं कीजै. मामा जू कौं पानी दीजै.

सदा न कोऊ जीवत रहै. मूछें सो जो अपनो कहै. ।

मात पिता सुत बंधुन कोई. जन्म मरन फिरही फिर होई.

जो लैं जा सों सनमंद रहै. तौही लैं मिलिके सुख लहै.

महाराज. जद श्री कृष्णचंद्र ने रानियों को ऐसे समझाया. तद बिन्होंने वहां से उठ. धीरज
 धर. यमुना तीर पै आ. पति को पानी दिया. औ आप प्रभु ने अपने हाथ कंस को आग दे उस की गति
 की. इति. —

(Chapter 46th)

श्री शुकदेव मुनि बोलें कि हे राजा. रानियां तो द्यौरानियों समेत वहां से न्याय धोय रोय
 राज मंदिर को गई. औ श्री कृष्ण बलराम वसुदेव देवकी के पास आय. उन के हाथ पांव की हथकड़ियां
 बेडियां काट. दंडवत कर. हाथ जोड़ सनमुख. खडे हुऐ. तिस सँमै प्रभु का रूप देख वसुदेव देवकी को
 ज्ञान हुआ. तो उन्होंने अपने जीमें निहचै कर जाना कि ये दोनों विधाता हैं. असुरों को मार भूमि का
 भार उतारने को संसार में औ तार ले आये है.

जब वसुदेव देवकी ने यों जाना. तब अंतरजामी हरि ने अपनी माया फैलाय दी. यत्ने
 उनकी यह मति हर ली. फिर तो बिन्होंने इन्हें पुत्र कर समझा. कि इत्ने में श्री कृष्णचंद्र अति दानता
 कर बोले.

हुम बहु दिखस लखौं दुख भारी. करत रहे अति सुरत हमारी.

इस में हमारा कुछ अपराध नहीं. कौ कि जब से आप हमें गोकुल में नंद के यहां रख आये.
 तब से परवस थे. हमारा बस नथा. पर मन में सदा यह आता था. कि जिस के गर्भ में इस महीने रह
 जन्म लिया. बिसे न कभी कुछ सुख दिया. न हमें ही माता पिता का सुख देखा. वथा जन्म परापें यहां
 रखा था. बिन्होंने हमारे लिये अति विपति सही. हम से कुछ बिनकी सेवा न भई. संसार में सामर्थी
 बेइ हैं. जो मा बाप की सेवा करते हैं. हम बिनके ऋणी रहे. टहल न कर सके.

एथी नाथ. जब श्री कृष्ण जी ने अपने मनका खेद्यों कह सुनाया. तब अति आनंद कर उन दोनों

ने इन दोनों को हित कर कंठ लगाया. औ सुख मान पिछला दुख सब गंवाया. ऐसे मात पिता को सुख द
दोनों भाई वहां से चले चले उग्रसेन के पास आये. और हाथ जोड़ बोले.

नाना जू अब की जे राज. शुभ नक्षत्र नीकौ दिन आज.

इतना ही मुख से निकलते ही राजा उग्रसेन उठकर आ श्री कृष्णचंद के पावों पर गिर कह
ने लगे. कि कृपानाथ. गेरी मिनती सुन लीजिये. जैसे आपने सब असुरों समेत कंस महा दुष्ट को मार
भक्तों को सुख दिया. तैसे ही सिंहासन पर बैठ अब मधुपरी का राज कर प्रजा पालन कीजिये. प्रभु बोल.
महाराज. यदुवंशियों को राज का अधिकार नहीं. इस बात को सब कोई जानता है. जब राजा जजाति बू
ढे हुये. तब अपने पुत्र यदु को उन्होंने बुलाकर कहा. अपनी तरुन अवस्था मुझे. औ मेरा बुढ़ा पा
तू ले. यह सुन उसने अपने जी में विचार. कि जो मैं पिता को बुढ़ा अवस्था दूंगा. तो यह तरुन हो नेम
करेगा. इस में मुझे फल हो गा. इससे नहीं करना ही भला है. यों सोच समझके उसने कहा. कि
पिता. यह तो मुझसे न हो सकेगा. इतनी बात के सुनते ही राजा जजाति ने क्रोध कर यदु को श्राप दि
या. कि जा तेरे वंस में राजा कोई नहोगा.

इस बीच पुर नाम उनका छोटा बेटा सनमुख आ हाथ जोड़ बोला. पिता. अपनी बुढ़
अवस्था मुझे दो. औ मेरी तरुनारी तुम लो. यह देह किसी काम की नहीं. जो आप के काम आवे
तो इससे उत्तम क्या है. जब पुर ने यों कहा. तब राजा जजाति प्रसन्न हो. अपनी बुढ़ अवस्था दे
उस की युवा अवस्था ले वाले. कि तेरे कुल में राज गादी रहेगी. इससे नाना जी. हम यदुवंशी हैं. ह
में राज करना उचित नहीं.

करो बैठ तुम राज. दूर करहु संदेह सब.

हम करि है सब काज. जो आयु मु दै हो हमें.

जो न मानिहै आनि तुम्हारी. ताहि दंड करिहैं हम भारी.

और कछू चित सोचन कीजै. नीति सहित परजहि सुख दीजै.

यादव जिते कंस के त्रास. नगर छाड़कै गये प्रवास. ॥

तिनकों अव कर खोज मंगाओ. सुख दै मथुरा मांठ वसाओ.

विप्र धेनु सुर पूजन कीजै. इनकी रक्षा में चित दजै.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी मुनि बोलै. कि धर्मवितार. महाराजाधिराज भक्त हित
कारी श्री कृष्णचंद ने उग्रसेन को अपना भक्त जान. ऐसे समझाय. सिंहासन पर बिठाय. राज
तिलक दिया. औ छत्र फिरवाय. दोनों भाईयों ने अपने हाथो चक्र किया.

उस काल सब नगर के वासी अति आनंद में मगन हो धन्य धन्य कहने लगे. औ देवता फू
ल वरसावने. महाराज. यों उग्रसेन को राज पाट पर बिठाय. दोनों भाई बहुत से वस्त्र आभूषण अपने
साथ लावायें. वहांसे चले चले नंदराय जी के पास आये. औ सनमुख हाथ जोड़ खड़े हो. अति दीनता
कर बोलै. हम तुम्हारी क्या बड़ाई करें. जो सहस्र जीम होय. तौभी तुम्हारे गुन का वखान हम से न हो
सके. तुम ने हमें अति प्रीति कर अपने पुत्र की भांति पाला सब लाड प्यार किया. औ जसोदा मैया
भी बड़ा स्नेह करती. अपना हित हमही पर रखती. सदा निज पुत्र समान. जानती. कभी मन से भी
हमें पराया. कर नमानती.

ऐसे कह फिर श्री कृष्णचंद बोलै. कि हे पिता. तुम यह बात सुनकर कुछ बुरा मत मानों
हम अपने मन की बात कहते हैं. कि माता पिता तो तुम्हें ही कहेंगे. पर अब कुछ दिन मथुरा में
रहेंगे. अपने जात भाई यों को देख यदु कुल की उत्पत्ति सुनेंगे. औ अपने माता पिता से मिल उन्हें
सुख देंगे. क्योंकि विन्धोने हमारे लिये बड़ा दुख सह्य है. जो हमें तुम्हारे वंश न पहुंचा आतंता

वेदुख न पाते. इतना कह. वस्त्र आभूषण नंदमहर के आगे धर. प्रभूने निर मो ही हो कहा.

मैया सों गालागन कहियो. हम पै प्रेम करें तुम रहियो.

इतनी बात श्रीकृष्ण के मुंह से निकलते, हा नंदराय को अति उदास हो लगे लंबी सांसें लेने.

औ गाल वाल विचार मनहीं मन्यों कहने. कि यह अचंभे की बात कहते हैं. इससे ऐसा समझ में आता है.

कि अब ये कपटकर जाया चाहते हैं. नहीं तो ऐसे निठुर वचन न कहते. महाराज. निदान उनमें से सुदामा ना

म सस्ता बोला. भैया कहेया. अब मथुरा में तेरा क्या काम है. जो निठुराई कर पिता को छोड़ यहां रहता है. भला

कंस को मारा. सब काम संतारा. अब नंद के साथ हो लीजिये. औ वृंदावन में चल राज कीजिये. यहां का राज

देख मन में मत ललचाओ. वहां का सा सुख न पाओगे.

सुनौ राज देख मूरख भूलते है. औ हाथी छोड़े देख फूलने है. तुम वृंदावन छोड़ कहीं मत रहो.

वहां सदा बसंत ऋतु रहती हैं. सघन वन औ यमुना की सोभा मन से कभी नहीं विसरती. आई. जो वह सु

ख छोड़. हमारा कहा न मान मात पिता की माया नज यहां रहोगे. तो इसमें तुम्हारी क्या बड़ाई होगी. उग्रसे

न की सेवा करोगे. औ रात दिन चिंता में रहोगे. जिसे तुमने राज दिया. विसी के आधीन होना होगा. यह

अपमान कैसे सहा जायगा. इससे अब उत्तम यही है. कि नंदराय को दुख न दीजे. इनके साथ हो लीजे.

व्रज वन नही विहार विचारै. गायन को मन तेन विसारै.

नहीं छांडि हैं हम व्रज नाथ. चलिहैं सबै तिहारे साथ.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव मुनि ने. राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. ऐसे कितनी ऐक

वांते कह. दस बीसेक सखा श्री कृष्ण बलराम जी के साथ रहे. औ विन्हीने नंदराय से बुझाकर कहा. कि

आप सब को ले निस्संदेह आगे बढ़िये. पीछे से हम भी इन्हे साथ लिये चले आते हैं. इतनी बात के सुन

तेही हुऐ. —

व्याकुल सवै अहीर. मानहु पन्नग के डसे.

हरि मुख लखत अधीर. ठाढ़े काढ़े चित्रसे.

उस समैं बलदेव जी नंदराय को अति दुखित देख समझाने लगे. कि पिता. तुम इतना दुख क्यों पाते हो. थोड़े एक दिनों में यहां का काज कर हम भी आते हैं. आप को आगे इस लिये विदा करते हैं. कि माता हमारी अकेली व्याकुल होती होंगी. तुम्हारे गुणों से त्रिन्हें कुछ धारज होगा. नंद जी बोले कि बेटा. एक बार तुम मेरे साथ चलो. फिर मिलकर चले आइयो.

ऐसे कह अति विकल हो. रहे नंद गहि पाय.

भई छीन दुति मंद मति. नैनन जल न रहाय.

महाराज. जब माया रहित श्री कृष्णचंद जी ने ग्वाल वालों समैंत नंदमहर को महा व्याकुल देखा. तब मनमें विचार कि ये मुजसे विच्छेदेंगे. तो ही उन्होंने अपनी उस माया को छोड़ा. जिसने सारे संसार को भुला रक्खा है. उनने आते ही नंद जी को सब समेत अज्ञान किया. फिर प्रभु बोले कि पिता. तुम इतना क्यों पछताते हो. पहले यही विचारो. जो मथुरा औ वृंदावन में अंतर ही क्या है. तुम से हम कहीं दूर तो नहीं जाते जो इतना दुख पाते हो. वृंदावन के लोग दुखी होंगे. इस लिये तुम्हें आगे भेजते हैं.

जब ऐसे प्रभुन नंदमहर को समझाया. तब वें धीरज धर. हाथ जोड़ बोले प्रभु. जो तुम्हारे ही जी में यों आया तो मेरा क्या बस है. जाता हूं. तुझारा कहा डाल नहीं सकता. इतना वचन नंद जी के मुख से निकलते ही. हरिने सब गोप ग्वाल वालों समैंत नंदराय को तो वृंदावन त्रिदा किया. औ आप को द्वै ऐ क सरवाओं समेत दोनो भाई मथुरा में रहे. उस काल नंद सहित गोप ग्वाल. —

चले सकल मग सोचत गारि. सर्वसु मनहुं जुआरी. ॥

काह सुधि काह सुधि नाही. लटपट चरण परत मग माहीं.

जात दंडावन देखत मधुवन. विरह विथा वाढी व्याकुल तन.

इसी रीत से जों तों कर दंडावन पहुँचे. इनका आना सुनते ही जसोदा रानी अति अकुला कर रोड़ी आई. औ राम कृष्ण को न देख महा व्याकुल हो नंद जी से कहने लगी.

अहे कंत सुत कहां गंवाये. वसन आभूषन लीने आये. ॥

कंचन फैंक कांच घर राख्यो. अमृत छांडि मूढ विष चार्यो.

पारस पाय अंध जों डौरे. फिरि गुन सुनहिं कपारहि मोरे.

ऐसे दुमने भी पुत्र गवांये. औ वसन आभूषन उस के पलटे ले आये. अव विन विन धन क्या करेंगे. हे मूरख कंत. जिनके पलक ओट भये छाती फटे. कहो उन विन दिन कैसे कटे. जब उन्होंने ने दुम से विच्छडने को कहा. तब तुम्हारा हिया कैसे रहा.

इतनी बात सुन नंद जी ने बड़ा दुख पाया. औ नीचा सिर कर यह वचन सुनाया कि सच है. ये वस्त्र अलंकार श्री कृष्ण ने दिये. पर मुझे यह सुध नहीं जो किस ने लिये. और मैं कृष्ण की बात क्या कहूंगा. सुन कर तू भी दुख पावेगी.

कंस मार मोपैं जानत आये. प्रीति हरन कहि वचन सुनाये.

बसुदेव के पुत्र वे भये. कर मनुहार हमारी गये.

हों तब महारि अचंभे रह्यो. पोषन भरन हमारै कह्यो.

अवन महारि हरि सों सुत कहिये. ईश्वर जानि भजन करि रहिये.

तैसे तो हमने पहले ही नारायण जाना था. पर माया बस पुत्र कर माना. महाराज. जद नंद राय. जीने सच सच बातें श्री कृष्ण की कही कह सुनाई. तिस समैं माया बस हो जसोदा रानी कभी तो प्रभु को अपना पुत्र जान. मन ही मन पछताय. व्याकुल हो हो गयी थी. औ कभी जान कर ईश्वर जान.

उनका ध्यान धर. गुन गाय गाय. मन का खेद खोती थी. औ इसी रीति से सब वंदावन वासी क्या स्त्री
क्या पुरुष हरि के प्रेम रंग राते. अनेक अनेक प्रकार की बातें करते थे. सो मेरी सामर्थ नहीं जो मैं
वरनन करूं. इससे अब मथुरा की लीला कहता हूं. तुम चित दे सुनो.

कि जब हलधर औ गोविंद नंदराय को विदा कर वसुदेव देवकी के पास आये. तब उन्होंने
नें इन्हें देख दुख भुलाय ऐसे सुख माना. कि जैसे तपी तप कर अपने तपका फल पाय सुख माने.
आगे वसुदेव जीने देवकी से कहा कि कृष्ण बलदेव पराये यहां रहे हैं. इन्होंने दिनके साथ खाया पि
या है. औ अपनी जात का ब्योहार भी नहीं जानते. इससे अब उचित है कि पुरोहित को बुलाय पूछें
जो वह कहे सो करें. देवकी वाली. बहुत अच्छा.

तब वसुदेव जीने अपने कुल पूज गरी मुनि जी को बुला भेजा. वे आये. उनसे इन्होंने
नें अपने मन का संदेह सब कहके पूछा. कि महाराज. अब हमें क्या करना उचित है. सो दया क
र हमें कहिये गरी मुनि बोले. पहले सब जात भाइयों को नौता बुलाइये. पीछे जात कर्म कर राम कृ
ष्ण का जनेऊ दीजे.

इतना वचन पुरोहित के मुखसे निकलते ही. वसुदेव जीने नगर में नौता भेज सब ब्राह्म
न औ पटुवंसियों को नौत बुलाया. वे आये. तिन्हे अति आदर मान कर विठाया.

उस काल पहले तो वसुदेव जीने विधि से जात कर्म कर जन्म पत्री लिखवाय. दस सह
स्र गौ. सोने के सींग. तांबे की पीठ. रूपे के खुर समेत. पाटंवर उढाय. ब्राह्मनों को दीं. जो श्री कृ
ष्ण जी के जन्म समें संकल्पी थी. पीछे मंगलाचार करवाय. वेद की विधि से सब रीति भांति कर.
राम कृष्ण का यज्ञोपवीत किया. औ उन दोनों भाइयों को कुल दे दिया पढ़ने को भेज दिया.

वे चले चले अवंतिका पुरी का एक सांदीपन नाम अधि महा पंडित औ बडा ज्ञानवान का

शीपुरी में था. उसके यहां आये. दंडवत कर हाथ जोड़ सनमुख खड़े हो अति दीनता कर बोले.

हम पर कृपा करौ ऋषि राय. विद्या दान देहु मन लाय.—

महाराज. जब श्री कृष्ण बलराम जीने सांदीपन ऋषि से यों दीनता कर कहा. तब तो बिन्होंने इन्हे अति प्यार से अपने घर में रक्खा. औ लगे बड़ी कृपा कर पढ़वाने. कितने एक दिनों में ये चार वेद. उपवेद. छः शास्त्र. नौ व्याकरण. अठारह पुरान. मंत्र. जंत्र. तंत्र. आगम. ज्योतिष. वैदिक. कोक. संगीत. पिंगल पद. चौदह विद्या निधान हुये. तब एक दिन दोनों भाइयों ने हाथ जोड़ अति विनती कर. गुरु से कहा कि महाराज. कहा है. जो अनेक जन्म औतार ले बहुतेरा कुछ दीजिये तौ भी विद्या का पलटा न दिया जाय. पर आप हमारी शक्ति देख गुरु दक्षिणा की आज्ञा कीजे. तो हम यथाशक्ति दे असीस ले अपने घर जाय.

इतनी बात श्री कृष्ण बलराम के मुख से निकलते ही. सांदीपन ऋषि वहां से उठ. सोच विचार करता घर भीतर गया. उसने अपनी स्त्री से इनका भेद यों समझा कर कहा. किये राम कृष्ण जो दोनों बालक हैं. सो आदि पुरुष अविनाशी हैं. भक्तों के हेतु अवतार ले भूमि का भार उतारने को संसार में आये हैं. मैंने इनकी लीला देख यह भेद जाना. क्योंकि जो पढ़ पढ़ फिर फिर जन्म लेते हैं. सो भी विद्या रूपी सागर की थाह नहीं पाते. औ देखो इस बाल अवस्था से थोड़े ही दिनों में ये ऐसे अगम अपार समुद्र के पार हो गये. ये जो किया चाहें सो पल भर में कर सकते हैं. इतना कह फिर बोले.

इन पै कहा मांगिये नारि. सुनके सुंदरि कहै विचार.

मृतक पुत्र मागौ तुम जाय. जौ हरि हैं तौ दै हैं ल्पाय.

ऐसे घर में से विचार कर. सांदीपन ऋषि स्त्री सहित बाहर आय. श्री कृष्ण बलदेव जी के सनमुख कर जोड़ दीनता कर बोले महाराज. मेरे एक पुत्र था. तिसे साथ ले मैं कुटुंब समेत एक पर्व में समुद्र न्हाय गया था. जों वहां पहुंच कपड़े उतार सब समेत तीर में न्हाय लगा. तों एक सागर की बड़ी लहर आई. तिसमें मेरा पुत्र

वह गया. सो फिर न निकला. किसी मगर मच्छ ने निगल लिया. विस का दुख मुझे बड़ा है. जो आप सुरु दक्षिण दि
या चाहते हैं तो वही सुत लाटीजे. औ हमारे मनका दुख दूर कीजे.

यह सुन श्री कृष्ण बलराम गुरु पत्नी औ गुरु को प्रनाम कर. रथ पर चढ़ उनके पुत्र लाने के निमित्त
समुद्र की ओर चले औ चले चले कितनी ऐक वेर में तीर पर जा पहुँचे. कि इन्हें क्रोधवान आति देख सागर
भयमान हो. मनुष्य शरीर धारन कर. बहुत सी भेट ले. नारसे निकल तीर पर डरता कांपता इनके सोही आ
खड़ा हुआ. औ भेट रख दंडवत कर. हाथ जोड़. सिर निवाय. अति विनती कर बोला.

बड़ो भाग प्रभु दरसन दयौ. कौन काज इत आवन भयौ.

श्री कृष्णचंद्र बोले. हमारे गुरु देव यहां कुनवे समेत न्हाने आयें थे. तिसके पुत्र को जोतू तरंग से बहा
य ले गया है. तिसे लादे. इसी लिये हम यहां आए हैं.

सुन समुद्र बोले. सिरनाय. मैं नहिं लीनों ब्राहि बहाय.

तुम सबही के गुरु जगदीस. राम रूप बांध्यो हो इस.

तभी से मैं बहुत डरता हूं. औ अपनी मर्त्यदि से रहता हूं. हरि बोले जो तूने नही लिया तो यहां से औ
र कौन उसे ले गया. समुद्र ने कहा. कृपानाथ. मैं इसका भेद बता ताहूं कि ऐक संखासुर नाम असुर संख
रूप मुज में रहता है. सो सब जलचर जी वों की दुख देता है. औ जो कोई तीर पर न्हाने को जाता है. तिसे प
कडकर ले जाता है. कहाचित ब्रह्म आपके गुरु सुत को ले गया होयतो मैं नही फिर आप भीतर पैठ देखि
ये. —

यों सुन कृष्ण धरै मन लाय. मांर समुंदर पहुंचे जाय.

देखत ही संखासुर मार्यो. पेट फाड़के बाहर डार्यो.

तामें गुरु को पुत्र नपायौ. पछताने बलभद्र सुनायौ.

कि भैया. हमनें इसे विन काज मारा. बलराम जी बोले. कुछ चिंता नहीं. अब आप इसे धारण कीजें.
यह सुन हरिने उस संख को अपना आयुध किया. आगे दोनों भाई वहां से चले चले यम की पुरी में जा पहुंचे. जि
सका नाम है संयमनी. औ धर्मराज जहां कारजा है.

इन को देखतेही धर्मराज अपनी गादी से उठ आगे आय अति आवनगति कर ले गया. सिंहास
न पर बैठा. पांत्र धो. चरनामृत ले बोला. धन्य यह ठौर. धन्य यह पुरी. जहां आकर प्रभुने दरसन दिया.
औ अपने भक्तों को रुतारथ किया. अब कुछ आज्ञा कीजें जो सेवक पूरन करें. प्रभुने कहा कि हमारे गुरु
पुत्र को लादे.

इतना वचन हरि के मुख से निकलते ही. धर्मराज रुट जाकर बालक को ले आया. और हाथ जोड़
विनती कर बोला. कि कृपानाथ. आप की कृपासे यह बात मैंने पहले ही जानी थी कि आप गुरु सुत के लेने
को आँवेंगे. इस लिये मैंने यत्न कर रखवा है. इस बालक को आज तक जन्म नहीं दिया. महाराज. ऐसे कह
धर्मराज ने बालक हरि को दिया. प्रभुने ले लिया. औ तुरंत उसे रथ पर बैठा. वहां से चल कितनी ऐक वेर में
ता गुरु के सोंही खड़ा किया. औ दोनों भाइयों ने हाथ जोड़के कहा गुरु देव. अब क्या आज्ञा होती है.

इतनी बात सुन. औ पुत्र को देख. सांदीपन ऋषिने अति प्रसन्न हो श्री कृष्ण बलराम जी
को बहुत सी आशीर्ष देकर कहा.

अब हों मा गों कहा मुरारी. दीनौ मोहि पुत्र सुख भाषी. ॥

अति जस तुमसौ शिष्य हमारौ. कुशल खेम अब घरहि पधारौ.

जब ऐसे गुरुने आज्ञा की. तब दोनों भाई विदा हो. दंडवत कर. रथ पर बैठ. वहां से चले चले मथु
रा पुरी के निकट आये. इनका आना सुन राजा उग्रसेन वसुदेव समेत नगर निवासी क्य स्त्री क्य पुरुष
सब उठ धाये. औ नगर के बाहर आंघ भेट कर अति सुख पाय बाजे गाजे से पाटंबर के पांवड़े डालते प्रभु

को नगर में ले गये. उस काल घर घर मंगला चार होने लगे. औ वधाई बाजने. इति.

Chapter 47th »

श्री भुकदेवजी बोले. कि पृथ्वीनाथ. जो श्री कृष्णचंद ने वृंदावन की सुरत करी. तौ मैं सब लीला क हता हूं. तुम चित दे सुनौ. कि एक दिन हरिने बलरामजी से कहा कि भाई. सब वृंदावन बासी हमारी सुरत कर अति दुख पाते होंगे. क्योकि जो हमने उनसे अवध की थी. सो बात गई. इससे अब उचित है कि किसी को वहां भेज दीजि जो जाकर उनका समाधान कर आवै.

यों भाई से मता कर हरिने ऊधो को बुलायके कहा. कि अहो ऊधो. एक तो तुम हमारे बड़े सखा हो. दूजे अति चतुर ज्ञानवान औ धीर. इसलिये हम तुम्हें वृंदावन भेजा चाहते हैं. कि तुम जाकर नंद जसोदा औ गोपियों को ज्ञान दे. उनका समाधान कर आओ. औ माता रोहनी को ले आओ ऊधो जी ने कहा. जो आज्ञा.

फिर श्री कृष्णचंद बोले. कि तुम प्रथम नंदमहर औ जसोदा जी को ज्ञान उपजाय. उनके मन का मोह मिटाय. ऐसे समझाय कर कहियो जो वें मुझे निकट जान दुख तर्जें. औ पुत्र भाव छोड ईश्वर मान भजें. पीछे तिन गोपियों से कहियो. जिन्होंने मेरे काज छोडी है लोक वेद की लज. रात दिन बीला जस गाती है. औ अवध की आस किये प्रान मुष्टी में लिये हैं. कि तुम कंत भाव छोड हरि को भगवान जान भजो. औ विरह दुख तजो.

भट्टाराज. ऐसे ऊधो को कह दोनों भाईयों ने मिलकर एक पाती लिखी. जिस में नंद जसोदा समेत गोप ग्वाल वालों को तो यथा योग दंडवत. प्रनाम. आशीरवाद लिखा. औ सब ब्रज युवतियों को जोग का उपदेश लिख ऊधो के हाथ दी. औ कहा. यह पाती तुमही पढ़ सुनाइयां जैसे वने तैसे उन सब को समझाय शीघ्र आइयो.

इतना संदेश कह. प्रभुने निज वस्त्र. आभूषण. मुकुट पहराय. अपने ही रथ पर बैठाय. ऊधो जी को वृंदावन विदा किया. ये रथ हांके कितनी एक वेर में मथुरा में चले चले वृंदावन के निकट जा पहुंचे. तो वहां

देखते क्या है. सघन सघन कुंजों के पेड़ों पर भांति भांति के पक्षी मनभावन बोलियां बोल रहे हैं. ओं जिधर ति
धर धौली. पीली. भूरी काली. गायें घटा सी फिरती हैं. ओ ठौर ठौर गोपी गोप ग्वाल बाल श्री कृष्ण जस गाय र
हे हैं.

यह सोभा निरख हरषते. ओ प्रभू का विहार स्थल जान प्रनाम करते. ऊधो जी जों गांव के मेंडे गये.
तो किसी ने दूर से हरि का रथ पहचान पाय आय इनका नाम पूछ नंद महर से जा कहा. कि महाराज. श्री कृष्ण
का भेष किये उन्हीं का रथ लिये. कोई ऊधो नाम मथुरा से आया है.

इतनी बात के सुनते ही नंदराय जैसे गोपमंडली के बीच अथाई पर बैठे थे. तैसे ही उठ धाये. ओ
तुरंत ऊधो जी के निकट आये. राम कृष्ण का संगी जान अतिहित कर मिले. ओ कुशल सेम पूछ बड़े आदर
मान से घर लिवाय ले गये. पहले पांव धुलवाय. आसन बैठने को दिया. पीछे षट रस भोजन वनवाय ऊधो
जी की पहुँच की. जब वे रुच से भोजन कर चुके. तब एक सुथरी उज्जल फेब सी सेज बिछवा दी. तिस पर पान खा
य जाय उन्हींने पौढकर अति सुख पाया. ओ मारग का श्रम सब गंवाया. कितनी एक बेर में जों ऊधो जी सोके उठे.
तो नंदमहर उनके पास जा बैठे. ओ पूछने लगे कि कहो ऊधो जी. सरसेन पुत्र हमारे परम मित्र वसुदेव जी कुटुं
ब सहित आनंद से हैं. ओ हमसे कैसी प्रीति रखते हैं. यों कह फिर बोले. —

कुशल हमारे सुत की कहौ. जिनके संग सदा तुम रहौ. ।

कव हूँ वे सुधि करत हमारी. उन विन दुख पावत हम भायी.

सब ही सो आवन कह गये. बीती अकथ बहुत दिन भूये.

नित उठ जसोदा दही विलोय माखन निकाल हरि के लिये रखती है. उस की ओ ब्रज युवती यों की.
जो उनके प्रेम रंग में रंगी हैं. सुरत कसू कान्हू करते हैं. कै नहीं.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि पृथ्वीनाथ. इसी रीत से समाचार

पूछते पूछते. ओ श्री कृष्णचंद्र की पूर्वी लीला गाते गाते. नंदराय जी तो प्रेमरस भीज. इतना कह प्रभु का ध्यान
घर अवाक हुए. कि.

महा बली कंसा दिक मोरे. अब हम काहे कृष्ण विसारे.

इस बीच अति व्याकुल हो. सुघबुघदेह की विसारे. मन मोरे रोती जखोदा रानी ऊचो जी के निकट आय
राम कृष्ण की कुशल पूछ बोली. कहो ऊचो जी. हरि हम किन वहां कैसे इतने दिन रहे. ओ क्या संदेशा भेजा है. कब
आय दरसन देंगे. इतनी बातके सुनते ही पहले तो ऊचो जी ने नंद जखोदा को श्री कृष्ण बलराम की पाती पढ़ सुनाई
पीछे समझाकर कहने लगे. कि जिनके घर में भगवान ने जन्म लिया. ओ बाल लीला कर सुख दिया. तिनकी महिमा
कौन कह सके. तुम बड़े भागवान हो कौं कि आदि पुरुष अविनासी शिव विंश का करता. न जिस के माता न पिता
न भाई. न बंधु. तिन्हें तुम अपना पुत्र जान मानते हो. ओ सदा उसी के ध्यान में मन लगाये रहते हो. वह तुमसे कब
दूर रह सकता है. कहा है.

सदा समीप प्रेम बस हरी. जन्म के हेतु देह जिन घरी.

जाकौ वैरी मित्र न कोई. ऊंच नीच कोऊ कित होई.

जोई भक्ति मजन मन धरे. सोई हरि सों मिल अनुसरे.

जैसे भृंगी कीट को ले जाता है. ओ अपने रूप बना देता है. ओ जैसे कवल के फूल में मोरी मुंद जाती है.
ओ मोरा रात भर उसके ऊपर गूंजता रहता है. बिसे छोड़ और कहीं नही जाता. तैसे ही जो हरि सों हित करता है. ओ
उनका ध्यान धरता है. तिसे ब्रेमी आप सा बना लेते है. ओ सदा तिसके पास ही रहते है.

यों कह फिर बोले. ऊचो जी बोले. कि अबतुम हरि को पुत्र कर मत जानों. ईश्वर. कर मानों. वे अंत
रजामी मरुहितकारी. प्रभु आय दरसन दे तुम्हारा मनोरथ पूरा करेंगे. तुम किसी बात की चिंता न करो.

महाराज. इसी शीतिसे अनेक अनेक प्रकार की बातें कहते कहते ओ सुनते सुनते. जब सब रात विदित भई.

औ चार घड़ी पिछली रही. तब नंदराय जी से ऊधो जी ने कहा. कि महाराज. अब दधि मथने की विरिया हुई. जो आप की आज्ञा पाऊ तो यमुना स्नान करि आऊं. नंदमहर बोले बहुत अच्छा. इतना कह बैठो वहां बैठे सोच विचार करते रहे. औ ऊधो जी उठ रुट रथ में बैठ यमुना तीर पर आये. पहले तो ब्रह्म उतार देह भुङ्क करी. पीछे नीर के निकट जाय. राज सिर चढ़ाय. हाथ जोड़ कालिंदी की अति स्तुति गाय. आचमन कर. जल में पैठे. औ न्हाय धोय संध्या पूजा तरपन से निश्चित हो लगे जप करने. उसी समैं सब ब्रज सुव्रतियां भी उठी. औ अपना अपना घर काड बुहार लीप पीत धूप दीप कर लगी दधि मथने.

दधि कौ मथन मेघ सो गाजै. गावें नूपुर की धुनि गजै.

दधि मथकै माखन लियौ. कियौ गेह के काम.

तब सब मिल पानी चली. सुंदरि ब्रज की वाम.

महाराज. वे गोपियां श्री कृष्ण के वियोग मर मातीयां उनका ही जस गातियां. अपने अपने मुंड लिये शीतम का ध्यान किये. बाट में प्रभु की लीला गाने लगी. —

एक कहै मुहि मिले कन्हारि. एक कहै वे भजे लुकारि.

पाछें तें पकरी मो बांह. वे छटे हरि वर की छांह.

कहत ऐक गो दोहत देखे. बोली ऐक मोरही पेखे.

ऐक कहै वे धेनु चरवे. सुनहु कान दै वेनु बजावें.

या मारग हम जांय न मारि. दान मांगि है कुंवर कन्हारि.

गागरि कोरि गांठि छोरि है. नेक चितै कै चित चोरि है.

हैं कहूं दुरे होरि आय है. तब हम कहां जानि पाय है.

ऐसे कहत चली ब्रज नारी. कृष्ण वियोग विकल तन भारी. इति.

Chapter 48th

श्री सुकदेव मुनि बोले. पृथ्वीनाथ. जब ऊधो जी जप कर चुके. तब नदी से निकल. वस्त्र आभूषण पहन. रथ में बैठ. जो कालिंदी तीर से नंद गेह की ओर चले. तो गोपी जो जल भरने को निकली थीं तिन्होंने रथ दूर से पंथ में आते देखा. देखते ही आपस में कहने लगी. कि यह रथ किसका चला आता है. इसे देखलो. तब आगे पांव बढ़ाओ. यों सुन विन में से एक गोपी बोली. कि सरखी. कहीं वही कपटी अक्रूर तो न आया होय. जिसने श्री कृष्णचंद को ले जाय मथुरा में बसाया. औ कंस को मरवाया. इतना सुन एक और उन में से बोली. यह विस्वास घाती फिर काहे को आया. एक बेर तो हमारे जीवन मूल को ले गया. अब क्या जीव लेगा. महाराज. इसी भांति की आपस में अनेक अनेक बातें कह.

ठाढ़ी भई तहां ब्रज नारि. सिरतें गागरि धरी उतारि.

इतने में जो रथ निकट आया. तो गोपियां कुछ एक दूर से ऊधो जी को देख कर आपस में कहने लगी कि सरखी. यह तो कोई स्वाम वरन है. कवल नैन. मुकुट सिर दियो. वनमाल हियो पातां वर पहरे. पात पट ओढे. श्री कृष्णचंद सा रथ में बैठा हमारी ओर देखता चला आता है. तब तिनहीं में से एक गोपी ने कहा कि सरखी. यह तो कल से नंद के यहां आया है. ऊधो इसका नाम है. ओ श्री कृष्णचंद ने कुछ संने सा इसके हाथ कह पठाया है.

इतनी बात के सुनते ही गोपियां ऐकांत गैर देख. सोच संकोच छोड़ दौड कर ऊधो जी के निकट गई. औ हरिका हित जान दंडवत कर. कुशल स्नेम पूछ. हाथ जोड रथ के चारों ओर घिर के खड़ी हुई. उनका अनुराग. देख ऊधो जी भी रथ से उतर पड़े तब सब गोपियां बिन्हे एक पेड़ की छाया में बैठाय आप भी चारों ओर घिर के बैठीं. औ अति प्यार से कहने लगी.

भली करी ऊधो तुम आये. समाचार माधो के लारे.

सदा समीप रह के रहो. उनको कहौ संदेसौ कहौ.

पठये मात पिता को हेत. औरन काहू की सुधि लेत.

सर्वसु दीनों उनके हाथ. अरने घान चरन के साथ.

अपने ही स्वारथ के भये. सबही को अव दुख दै गये.

औ जैसे फलहीन तरवर को पंछी छोड़ जाता है. तैसे ही हरि हमें छोड़ गये. हमने उन्हे अपना सर्वसु दिया. तौ भी वे हमारे न हुये. महाराज. जब प्रेम में मगन होय इसी ढव की बातें बहुत सी गोपियों ने कही तब ऊधो जी उन के प्रेम की दृढ़ता देख. जो प्रनाम करने को उठा चाहते थे. तोही किसी गोपी ने एक भोंर को फूल पर बैठता देख उसके मिस ऊधो से कहा.

अरे मधुकर. तैने माधव के चरन कवल का रस पिया है. तिसी से तेरा नाम मधुकर हुआ. औ कपटी का मित्र है. इसी लिये तुके तिसने अपना दूत कर भेजा है. तू हमारे चरन मत परसे. क्यों कि हम जाने है. जितने स्याम वरन हैं. तितने सब कपटी हैं. जैसा वह है. तैसेई है. स्याम इससे तू हमें मत करे प्रनाम. जो तू फूल फूल का रस लेता फिरता है. औ किसी का नहीं होता. तों बेभी प्रीति कर किसी के नहीं होते. तैसे गोपी कह रही थी. कि एक भोंरा और आया. विसे देख ललिता नाम गोपी बोली.

अहो भ्रमर तुम अलगे रहौ. यह तुम जाय मधुपुरी कहौ. —

जहां कुवजासी पटरानी औ श्री कृष्णचंद विराजते है. कि एक जन्म की हम का कहै. तुझारी तो. जवा जन्म यही चाल है. बलि राजाने सर्वसु दिया. तिसे पाताल धठाया. औ सीता सी सती को विन अपराध घरसे निकाला. जब उन की यह दशा की. तो हमारी का चली है. यों कह फिर सब गोपी मिल. हाथ जोड़. ऊधो से कहने लगीं. कि ऊधो जी. हम अनाथ हैं. श्री कृष्ण विन. तुम अपने साथ ले चलो. श्री भुवनेश्वर जी बोले कि महाराज. इतना वचन गोपियों के मुखसे निकलते ही ऊधो जी ने कहा. जो संदेसा श्री कृष्णचंद ने लिख भेजा है.

सो मैं समझकर कहता हूं. तुम चित दे सुनों लिखा है. तुम भोग की आस छोड़ जोग करो. तुमसे वियोग
कभी नहोगा. ओ कहा है. निसि दिन तुम करती हो मेरा ध्यान. इस से कोई नही है प्रिय मेरे तुम समान.

इतना कह फिर ऊधो जी बोले. जो हैं आदि पुरुष अविनाशी हरी. तिनसे तुमने प्रीति निरंतर
करी. ओ जिन्हें सब कोई अलख अगोचर अमेद वसाने. तिन्हें तुमने अपने कंत कर माने. पृथ्वी. पवन.
पानी. तेज. आकाश का है. जैसे देह में निवास. ऐसे प्रभु तुम में विराजते है. पर माया के गुन से न्यारे दिखाई
देते हैं. उनका सुमिरन ध्यान किया करो. वे सदा अपने भक्त के वस रहते है. ओ पास रहने से होता है.
ज्ञान ध्यान का नास. इस लिये हरि ने किया है दूर आये के वास. ओ मुझे यह भी श्री कृष्णचंद ने समझाये के
कहा है. कि तुम्हें वेनु वजाय वन से बुलाया. ओ जब देखा मदन ओ विरह का प्रकाश. तब हमने तुम्हारे साथ
मिलकर किया था रास.

जद तुम ईसर ता विसराई. अंतर ध्यान मये यदु राई. —

फिर जो तुम ने ज्ञान कर ध्यान हरि का मन में किया. तो सो तुम्हारे चित की भक्ति जान प्रभु
ने आय दरसन दिया. महाराज इतना वचन ऊधो जी के मुख से निकलते ही. —

गोपी तबै कहै सत राय. सुनी बात अव रह अर गाय.

ज्ञान जोग बुद्धि हमहिं सुनावै. ध्यान छोड़ आकाश बतावै.

जिन को तीला में मन रहै. तिन को को नारायन कहैं. ।

बालक पन तें जिन सुख द्यो. सो कौं अलख अगोचर भयो.

ओ सब गुन युत रूप सरूप. सो कौं निर्गुन होय निरूप.

जो तन में प्रिय प्राण हमारे. तो को सुनि है वचन तिहारे.

एक सखी उठि कहै विचारि. ऊधो की कीजे मनु हारि.

इनसें सखी कछु नहिं कहिये. सुनके वचन देख मुख हरिये.

ऐक कहति अपराधनयाको. यह आयो पठयो कुवजाको.

अव कुवजा जो जाहि सिरवात्रै. सोई त्राको गांयो गात्रै.

कवहुं स्वाम कहैं नहिं ऐसी. कही आय ब्रज में इन जैसी.

ऐसी बात सुने को माई. उठत स्ल सुनि सही न जाई.

कहत भोग तजि जोग अगधो. ऐसी कैसें कहि हैं माघो.

जप तप संजम नेम अचार. यह सब विधवा को बौहार.

जुग जुग जीवहु कुंजर कन्हाई. सास हमारे पर मुख दाई.

अच्छत पति भभूति किन लाई. कहौ कहां की रति चलाई.

हमकों नेम जोगवत ऐहा. नंद नंदन पद सदा सनेहा.

ऊधो तुम्हें दोष को लात्रै. यह सब कुवजा गाच नचात्रै. ॥

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव मुनि बोलि. कि महाराज. जब गोपियों के मुख से ऐसे प्रेम सने वचन सुने. तब जोग कथा कह के ऊधो मनहीं मन पछताय सकुचाय मोन साध सिर नित्राय रहगये. फिर ऐक गोपी ने पूछा. कहो बलभद्र जी कुशल क्षेम से हैं. ओ वाला पन की प्रीति विचार कभी त्रेभी हमारी सुधि करते हैं. कि नहीं.

यह मुन त्रिनहीं में से किसी ओर गोपी ने उत्तर दिया. कि सखी. तुम तो हो अहीरी गंजारी. औ मथुरा की हैं सुंदर नारी. तिन के कस हो हरि विहार करते हैं. अव हमारी सुरत क्यों करोगें. जद से वहां जाके लोये. सखी. तद से पी भये पराये. जो पहले हम ऐसा जानती. तो काहे को जाने देती. अव पछताये कुछ हाथ नहीं आता. इस से उचित है कि सब दुख छोड अवध की आस कर रहिये. क्यों कि जैसे आठ महीने पृथ्वी.

थी. वन. पर्वत. मेघ की आस किये तपन सहते हैं. औ तिन्हें आय वह ढंढा करता है. तैसें हरी भी आय मिलेंगे.

ऐक कहति हरि कीनो काज. बेरी माख्यो लीनों राज.

काहें को दंदावन आये. राज छोड को गाय चरणे.

छोडहु सखी अवध की आस. चिंता जैहै भये निरास.

ऐक त्रिया बोली अकुलाय. कस आस कौं छोडी जाय.

वन. पर्वत. औ यमुना के तीर में जहां जहां श्री कस बलवीर ने लीला करी हैं. वही वही ठौर देख सुध आती है. खरी प्रानपति हरि की. यों कह फिर बोली. —

दुख सागर यह ब्रज भैंयो. नाम नात्र विच धार.

बूझहिं विरह वियोग जल. कस करें कव पार.

गोपी नाथ श्री कौं सुधि गई. लाज ब कछू नाम की गई. ॥०॥

इतनी बात सुन ऊधो जी मनहिं मन विचार कर कहने लगे. कि धन्य है इन गोपियों को. औ

इनकी दृढता को जो सर्वसु छोड श्री कसचंद के ध्यान में लीन हो रही हैं. महाराज. ऊधो जी तो उनका प्रेम

देख मनहीं मन सराहते हीये. कि उस काल सब गोपी उठ खडी हुई. औ ऊधो जी को बडे आदर मान से

अपने घर लियाय ले गईं उनकी प्रीति देख इन्होंने भी वहां जाय मोमन कीया. औ तिन्नाम कर श्री कस

की कथा सुनाय विन्हे बहुत सुख दिया. तब सब गोपी ऊधो जी को पूजा कर. बहुत सी भेट आगे धर.

हाथ जोड. अति विनती कर बोली. ऊधो जी तुम हरि से जाय कहियो कि नाथ. आगे तो तुम बडी छपा करते

थे. हाथ पकड अपने साथ लिये फिरते थे. अब ठकुराई पाय नगर नारि कुवज के कहे जोग किर भेंज.

हम अवला अपवित्र अब तक गुरु मुख भी नहीं हुई. हम ज्ञान क्या जानें.

उत से बाला पन की प्रीति- जाने कहा जोग की रति .

ते हरि क्यों न जोग दे जात . यह न संदेसे की है बात .

ऊधो यों कहियो समकाय . प्राण जात है रखे आय .

महाराज . इतनी बात कह सब गोपियों तो हरि का ध्यान कर मगन हो रही . औ ऊधो जी .

बिन्हें दंडवत कर ब्रह्म से उठ . रथ पर बैठ . गोवर्धन में आये . वहां कई एक दिन रहे . फिर ब्रह्म से बोले .

तो जहां जहां श्री कृष्ण चंद जीने लीला करी थी . तहां तहां गये औ दो दो चार चार दिन सब ठौर रहे .

निहान कितने एक दिवस पीछे फिर ब्रह्मवन में आये . औ नंद जसोदा जी के पास जा हाथ जोड़ कर बोले . आपकी प्रीति देख मैं इतने दिन ब्रज में रहा . अब आशा पाऊं तो मथुरा को जाऊं .

इतनी बात के सुनते ही जसोदा रानी दूध दही माखन औ बहुत सी मिठाई घर में जाय ले आई .

औ ऊधो जी को दे के कहा . कि यह तो तुम श्री कृष्ण बलराम प्यारे को देना . औ वहन देवकी से यों कहना .

कि मेरे कृष्ण बलराम को भेज दे . विरमाय न रखे इतना संदेस कह नंद रानी अति व्याकुल हो रोने लगी . तब

नंद जी बोले कि ऊधो जी . हम तुम से अधिक क्या कहें . तुम आप चातुर गुनवान महा जान हो . हमारी

ओर हो प्रभु से ऐसों जाय कहियो . जो ब्रज वासियों का दुख विचार देग आय दरसन दें . औ हमारी सुघन

बिसोरें .

इतना कह जब नंद रानी ने आंसू भर लिये . औ जितने ब्रजवासी क्वाली क्या पुरुष ब्रह्म खड़े थे सो

भी सब लगे रोने . तब ऊधो जी बिन्हे समकाय बुझाय आता भरोसा दे . दाढस बंधाय . विदा हो . रोहिनी को

साथ ले . मथुरा को चले . औ कितनी एक बेर में चले चले श्री कृष्ण चंद के पास आ पहुंचे .

इन्हे देखते ही श्री कृष्ण बलदेव उठकर मिले . औ बड़े प्यार से इनकी क्षेम कुशल पूछ ब्रह्मवन के

समाचार पूछने लगे . कहे ऊधो जी . नंद जसोदा समेत सब ब्रजवासी आनंद से हैं . औ कभी हमारी सुरत कर

ते हैं कि नहीं. ऊधो जी बोले. महाराज. व्रज की महिमा औ व्रज वासियों का प्रेम मुज से कुछ कहा नहीं जाता. उन के तौ तुम्ही हो प्रान. निसि दिन करते हैं वे तुम्हारा ही ध्यान. औ ऐसी देखी गोपियों की प्रीति. जैसी होती हैं पूरन भजन की रीति आप का कहा जोग का उपदेस जा सुनाया. पर मैंने भजन का भेद उनही रें पाया.

इतना समाचार कह ऊधो जी बोले. कि दीन दयाल. मैं अधिक क्या कहूँ. आप अंतर जामी घट घट की जानते हैं. थोड़े ही में समझिये. कि व्रज में क्या जड क्या चैतन्य सब आप के दरस परस विन महा दुस्ती हैं. केवल अवध की आस कर रहे हैं.

इतनी बात के सुनते ही जड़ दोनों भाई उदास हो रहे. तब ऊधो जी तो श्री कृष्ण चंद से विदा हो नंद जसोदा का संदेसा बसुदेव देवकी को पहुंचाय. अपने घर गये. औ रोहिणी जी श्रीकृष्ण बलराम से मिल अति आनंद कर निज मंदिर में रही. इति.

« Chapter 49 th »

श्री भुकुंदेव मुनि बोले कि महाराज. एक दिन श्री कृष्ण विहारी भक्तहितकारी कुवजा की प्रीति विचार. अपना वचन प्रतिपालने को ऊधो को साथ ले उस के घर गये.—

जब कुवजा जान्यो हरि आये. पाटवर पांवर डे बिछाये.

अति आनंद लये उठि आगे. पूरव पुन्य पुंज सब जागे.

ऊधो को आसन बैठा रि. मंदिर भीतर धसे गुरारि.

वहां जाय देखे तो चित्र शाला में उजला बिछौना बिछा है. उस पर एक फूलों से संवारी अच्छी सेज बिछा है. तिसी पर हरि जा बिराजे. औ कुवजा एक और मंदिर में जाय सुगंध उवटन लगाय. न्हाय. धोय. कंधा चोटी कर. सुथरे कपडे गहने पहार. आप को नख सिख से सिंगार पान खाय. सुगंध लगाय. ऐसे रात्र चार से श्री कृष्ण चंद के निकट आई कि जैसे रति अपने पति के पास आई होय. औ लाज से घूघट किये. प्रथम मिनत

का भय उत्तर लिये. चुपचाप एक ओर खड़ी हो रही. देखते ही श्री कृष्णचंद आनंद कंद ने उसे हाथ पकड़.
अपने पास बिठाया लिया. औ उस का मनोरथ पूरा किया.

तब उठि ऊधो के दिग आये. भई लाज हंसि नेन निगोरे. —

महाराज यों कुवजा को मुख दे. ऊधो जी को साथ ले. श्री कृष्णचंद फिर अपने घर आये. औ वलराम
जी से कहने लगे. कि भई. हमने अक्रूर जी से कहा था कि तुम्हारा घर देखन जायगे. वो पहले तो वहां च
लिये. पीछे बिन्हे हस्तिना पुर को भेज वहां के समाचार मंगवावे.

इतना कह दोनों भई अक्रूर के घर गये. तब प्रभुको देखते ही अति सुख पाय. प्रणाम कर. चरन
रज सिर चढाय. हाथ जोड निनती कर बोला. कृपा नाथ. आपने बड़ी कृपा की जो आय दरसन दिया. औ
भरा घर पवित्र किया. यह सुन श्री कृष्णचंद बोले. कका. इतनी बडाई क्यों करते हो. हम तो आपके लडके
हैं. यों कह फिर सुनाया कि कका. आपके पुन्य से असुर तो सब मारे गये. पर एक ही चिंता हमारे जी में है.
जो सुनते हैं कि पंडु वैकुंठ सिधारे. औ दुर्योधन के हाथ से पांचो भाई हैं दुखी हमारे.

कुंती फूफू अधिक दुख पावै. तुम विन जाय कौन समझावै.

इतनी बातके सुनते ही अक्रूर जी ने हरि से कहा. कि आप इस बात की चिंता न कीज. मैं हस्तिना
पुर जाऊंगा. औ बिन्हे समझाय. वहां की सुधि ले आऊंगा. इति.

« Chapter 50th »

श्री भुकेदेव मुनि बोले. कि पृथ्वी नाथ. जब ऐसे श्री कृष्णजी ने अक्रूर के मुख से सुना. तब उन्हें पंडु
की सुधि लेने को विदा किया. वे रथ पर बैठ चले चले कई एक दिन में मथुरा से हस्तिनापुर पहुंचे. औ रथ से उतर
जहां राजा दुर्योधन अपनी सभा में सिंहासन पर बैठा था वहां जाय जुहार कर खडे हुये. इन्हे देखते ही दुर्योधन
सभा समेत उठ कर मिला. औ अति आदर मान से अपने पास बिठाया इनकी कुशल क्षेम पूछ बोला.

नीके सरमेन वसुदेव . नीके हैं मोहन बलदेव .

उग्रसेन राजा किंही हेन . नाहिं न काहू की सुध लेत .

उत्र हि मार करत है राज . निन्दे न काहू सो है काज .

ऐसे जब दुर्योधन ने कहा . तब अक्रूर सुन चुप हो रहा . औ मनहीं मन कहने लगा . कि यह पापियों की सभा है . यहां मुके रहना उचित नहीं . कीं कि जो मैं रहूँ या तो यह बेसी ऐसी अने अनेक बातें कहै गा . सो मुजसे कच सुनी जायगी . इससे यहां रहना मला नहीं .

यों विचार अक्रूरजी वहां से उठ विदुर की माथ ले पंडु के घर गये . तहां जाय देखैं तो कुंती पति के सो ग से महा व्याकुल हो रो रही है . उस के पास जा बैठे . औ लगे समझाने कि मारि . विघना से कुछ किसी का बस न ही चलता . औ सदा कोई अमर हो जीता भी नहीं रहता . देह धर जीव दुख सुख सहता है . इस से मनुष को चिंता करनी उचित नहीं . क्योंकि चिंता किये से कुछ हाथ नहीं आता . केवल चित को दुख देना है .

महाराज . जद ऐसे समझाय वुझाय अक्रूर जी ने कुंती से कहा . तद वह सोच समझ चुप हो रही . औ इन की कुशल पूछ बोली . कहो अक्रूर जी हमारे माता पिता औ भाई वसुदेव जी कुटुंब समेत भले है . औ श्री कृष्ण व लक्ष्म कभी भीम . युधिष्ठिर . अर्जुन नकुल . सहदेव . इन अपने पांचों भाइयों की सुध करते है . येतो यहां दुख समुद्र में पड़े है . वे इनकी रक्षा कव आय करेंगे . हमसे अब तो इस अंध धृतराष्ट्र का दुख सहा नहीं जाता . क्योंकि वह दुर्योधन की मति से चलता है . इन पांचों को मारने के उपाय में दिन रात रहता है . कई बेर तो विष छोल दिया . सो मेरे भीम सेन ने पी लिया .

इतना कह पुनि कुंती बोली . कहो अक्रूर जी . जब सब कौरव यों वैर किये दैं तब ये मेरे बालक किसका मुंह चहै . औ भीच से कच कैसे होय सयाने . यही दुख बडा है हम क्या बखाने . जो हरनी मुंड से बिछुड करती है चास . तो मैं भी सदा रहती हूं उदास . जिन्हों ने कंसादिक असुर संहारे . सोई हैं मेरे रखवारे .

भीम युधिष्ठिर अर्जुन भाई • इनको दुख तुम कहियो जाई •

जब ऐसे दीन हो कुंती ने कहे वैन • तब सुनकर अक्रूर ने भर लाय नैन • औ समझके कहने लगा कि माता •
तुम कुछ चिंता मत करो • ये जो पांचो पुत्र तुम्हारे हैं • सो महा बली जसी होंग • शत्रु औ दुष्टों को मार करेंगे निकंद •
इनके पक्षी है श्री गोविंद • यों कह फिर अक्रूर जी बोले • कि श्री कृष्ण बलराम ने मुझे यह कह बुझाये पास भेजा है •
कि फूफी से कहियो किसी बात से दुख न पावे • हम बेग ही तुम्हारे निकट आते हैं •

महाराज • ऐसे श्री कृष्ण की कही बातें कह • अक्रूर भी कुंती को समझाय बुझाय • आसा भरोसा दे विदा हो •
विदुर को साथ ले • धृतराष्ट्र के पास गये • औ उससे कहा कि तुम पुरखा होय ऐसी अनीत क्यों करते हो • जो पुत्र के वस
होय • अपने भाई का राज पाट ले भतीजों को दुख देते हो • यह कहा का धर्म है जो ऐसा अधर्म करे हो •

लोचन गये न सखे हिये • कुल बहि जाय पाप के किये • —

तुम्हने भले चंगे बैठे विठोले क्यों भाई का राज लिया • औ भीम युधिष्ठिर को दुख दिया • इतनी बात के सुनते
ही धृतराष्ट्र अक्रूर का हाथ पकड़ बोला • कि मैं क्या कहूं मेरा कहा कोई नहीं सुनता • ये सब अपनी अपनी मति से
चलते हैं • मैं तो इनके सोही मूरख हो रहा हूं इससे इन की बातों में कुछ नहीं बोलता • ऐकांत बैठ चुपचाप अपने
प्रभु का भुजन करता हूं • इतनी बात जो धृतराष्ट्र ने कही • तो अक्रूर जी दंडवत कर वहां से उठ • रथ पर चढ़ • हस्ति
नापुर से चले चले मथुरा नगरी में आये •

उग्रसेन वसुदेव सों • कही पंडु की बात • कुंती के सुत महा दुख • भये बिन अति गात • —

यों उग्रसेन वसुदेव जी से हस्तिनापुर के सब समाचार कह अक्रूर जी फिर श्री कृष्ण बलराम जी के पास जा
प्रनाम कर हाथ जोड़ बोले • महाराज • मैंने हस्तिनापुर में जाय देखा • आप की फूफी औ पांचो भाई कौनों के हाथ से महा
दुखी हैं • अधिक क्या कहूं गा • आप अंतरजामी है • वहां की अवस्था औ विपरीत तुम से कुछ छिपी नहीं • यों
कह अक्रूर जी तो कुंती का कहा संदेश सुनाय विदा हो अपने घर गये • औ सब समाचार सुन श्री कृष्ण बलदेव जो हैं •

सब देवों के देव सो लोक रीति से बैठ चिंता कर भूमि का भार उतारने का विचार करने लगे.

इतनी कथा श्री भुवनेश्वर मुनि ने राजा परीक्षित को सुनाय कर कहा कि हे पृथ्वी नाथ यह जो मैंने
इजवन मथुरा का जस गाया सो पूर्वादि कहाया अब आगे उत्तरादि गाऊंगा जो द्वारिका नाथ का बल पाऊंगा.

॥ ॐ ॥ इति पूर्वादि ॥ ॐ ॥ —

Chapter 51st

॥ अथ उत्तरादि कथा शिरव्यते ॥ ॐ ॥ —

श्री भुवनेश्वर जी बोले कि महाराज जो श्री कृष्णचंद्र हल समेत जुरासिंधु को जीत काल यमन को मार
मुचुकुंद को मार ब्रज को लज द्वारिका में जाय वसे तो मैं सब कथा कहता हूं तुम सचेत हो चित लगाय सुनो
कि राजा उग्रसेन तो राज नीति लिये मथुरा थी का राज करते थे औ श्री कृष्ण वलराम सेवक की भांति उनकी
आज्ञाकारी इससे राजा राज प्रजा सुखी थी पर एक कला की रतियां ही अपने पति के शोक से महा दुखी थी
न उन्हें नीद आती थी न भूख प्यास लगती थी आठ पहर उदास रहती थी.

एक दिन वे दोनों बहन अति चिंता कर आपस में कहने लगी कि जैसे नृपविन प्रजा चंद्र विन
जामिनि शोभा नहीं पाती तैसे कंत विन कामिनी भी शोभा नहीं पाती अब अनाथ होय यहां रहना भला
नहीं इससे अपने पिताके घर चले रहिये सो अच्छा महाराज वे दोनों रानियां ऐसे आपस में सोच विचा
र कर रथ मंगवाय उसपर चढ़ मथुरा से चली चली मगध देस में अपने पिताके यहां आई औ जैसे श्री
कृष्ण वलराम जी ने सब असुरों समेत कंस को मारा तैसे उन दोनों ने रो रो समाचार अपने पिता से सब
कह सुनाया.

सुनते ही जुरासिंधु अनि क्रोध कर सभा में आया औ लगा कहने कि ऐसे बली कौन यदुकुल में
उपने जिन्होंने सब असुरों समेत महा बली कंस को मार मेरी विष्टियों को रांड किया मैं अभी अपना सब कटक

ले चढ धाऊं. औ सब यदुवसियों समेत मथुरापुरी को जल्यय राम कृष्ण को जीता बांध लाऊं. तो मेरा नाम जुरासिंधु.
मही तो नहीं.

इतनी कह उसने तुरंत ही चारों ओर के राजाओं को पत्र लिखे. कि तुम अपना दल ले ले हमारे पास आओ. हम कस का पलटा ले यदुवसियों को निर्वस करेंगे जुरासिंधु का पत्र पढ़ते हैं. सब देस देस के नरेश. अपना अपना दल साथ ले. दूट चले आये. औ यहां जुरासिंधु ने भी अपनी सब सेना ठीक ठाक बनाय रक्खी. निदान सब असुर दल साथ ले जुरासिंधु ने जिस समेत मगध देस से मथुरा पुरी को प्रस्थान किया. तिस समेत उसके संग तेईस अक्षौहिनी थीं. इक्कीस सहस्र आठ सौ सत्तर रथी. औ इतने ही गजपति. एक लाख नव सहस्र साठे तान सौ पैदल. औ छसठ सहस्र अश्वपति. यह अक्षौहिनी का प्रमान है.

ऐसी तेईस अक्षौहिनी उसके साथ थी. औ उनमेंसे एक एक राहस जैसा बल था सो मैं कहां तक वर्णन करूं. महाराज. जिसकाल जुरासिंधु सब असुर सेना साथ ले धौसा दे चला. उस काल दसों हिम के दिग पाल लगे थर थर कांपने. औ सब देव ता मोर डरके भागने. पृथ्वी न्यारी ही बोर से लगी छात सी हिलने. निदान कितने एक दिनों में चला चला जा पहुंचा. औ उत्त ने चारों ओर से मथुरापुरी को घेर लिया. तब नगर निवासी अति भय खाये श्री कृष्णचंद्र के पास जा पुकारे कि महाराज. जुरासिंधु ने आय चारों ओर से नगर घेरा. अब क्या करें औ किधर जाय.

इतनी बात के सुनते ही हरि कुछ सोच विचार करने लगे. इस में बलराम जी ने आय प्रभु से कहा कि महाराज. आपने भक्तों का दुख दूर करने के हेतु अवतार लिया है. अब अग्नि तन धारन कर असुर रूपी वन को जलाय. भूमि का भार उतारिये. यह सुन श्री कृष्णचंद्र उनको साथ ले उग्रसेन के पास गये. औ कहा कि महाराज. हमें तो लड़ने की आज्ञा दीजे. और आप सब यदुवसियों को साथ ले गढ की रक्षा कीजे.

इतना कह जो नाता पिता के निकट आये. तो सब नगर निवासी घिर आये. औ लगे अति व्याकुल हो

कहने कि हे कृष्ण. हे कृष्ण. अब इन असुरों के साथ से कैसे बचे. तब हरिने मात पिता समेत सब को भयातुर देख समझाके कहा. कि तुम किसी भांति चिंता मत करो. यह असुर दल जो तुम देखते हो सो पल भर में यहां का यही ऐसे विलाय जायगा. कि जैसे पानी के बलूले पानी में विलाय जाते हैं. यों कह सब को समझाय बुझाय. ढाढ़स बंधाय. उनसे विदा हो. प्रभु जो आगे बढे. तो देवताओं ने दोरथ शस्त्र भर इनके लिये भेज दिये. वे आय इनके सोही खडे हुये. तब ये दोनों भाई उन दोनों रथ में बैठ लिये.

निकसे दोऊ यदु राय. पहुंचे सु दल में जाय. —

जहां जुरासिंधु खडा था. तहां जा निकले. देखते ही जुरासिंधु श्री कृष्णचंद से अति अभिमान कर कहने लगा. ओरे तू मेरे सोही से भाग जा. मैं तुम्हें क्या मारूं. तू मेरी समान का नहीं जो मैं तुज पर शस्त्र चलाऊं. भला बलराम को मैं देख लेता हूं. श्री कृष्णचंद बोले. ओरे मूरख अभिमानी. तू यह क्या बकता है. जो मरणा होते हैं सो बडा बोल किसी से नहीं बोलते. सब से दीनता करते हैं. काम पडे अपना बल दिखाते हैं. और जो अपने मुंह अपनी बडाई मारते हैं. सो क्या कुछ भले कहते हैं. कहा है कि गरजता है सो बरसता नहीं. इस से ब्रथा बकवाद क्या कर ता है.

इतनी बातके सुनते ही. जुरासिंधु ने जो क्रोध किया. तो श्री कृष्ण बलदेव चल खडे हुये. इनके पीछे ब्रह्म भी अपनी सब सेना ले धाया. औ उसने यों पुकार के कह सुनाया. ओरे दुष्टे. मेरे आगे से तुम कहां भाग जाओगे. बहुत दिन जीते बुचे. सुमनें अपने मनमें क्या समझा है. अब जीते न रहने पाओगे. जहां सब असुरों समेत कंस गया है. तहां ई सब यदु वंसियों समेत तुम्हें भी भेजेंगा. महाराज. ऐसा दुष्ट वचन उस असुर के मुख से निकलते ही. कितनी ऐक दूर जाय दोनों भाई फिर खडे हुये. श्री कृष्णजी ने तो सब शस्त्र लिये. औ बलरामजी ने हल मूशल. जो असुर दल उनके निकट गया. तो दोनों वीर ललकार के ऐसे दूटे कि जैसे हाथियों के घूथ पर सिंह दूटे. औ लगा लोहा बाजने. —

उस काल मारू जो बाजता था. सो तो मेघ सा गाजता था. औ चारों ओर में राक्षसों का दल जो घिर आया था. सो दल बादल सा छाया था. औ शस्त्रों की रुडी रुडी सी लगी थी. उस के बीच श्री कृष्ण. बलराम युद्ध करते ऐसे सोनायमान लगते थे. जैसे सघन घन में दामिनी सुहावनी लगती है. सब देवता अपने अपने विमानों पर बैठे आकाश से देख देख प्रभुका जस गाते थे. औ इन्हीं की जीत मनाते थे. औ उग्रसेन समेत सब यदु वंशी अति चिंता कर मन ही मन पकृताते थे. कि हम ने यह क्या किया. जो श्री कृष्ण बलराम को असुर दल में जाने दिया.

इतनी कथा सुनाय श्री भुकदेव जी बोले. कि पृथ्वी नाथ. जब लड़ते लड़ते. असुरों की बहुत सी सेना कट गई. तब बलदेव जी ने रथ से उतर जुरासिंधु को बांध लिया. रस में श्री कृष्ण चंद जी ने जा बलराम से कहा कि भाई. इसे जीता छोड़ दो. मारो मत. क्योंकि यह जीता जायगा तो फिर असुरों को साथ ले आवेगा. तब नहे मार हम भूमि का भार उतारेंगे. औ जो जीता न छोड़ेंगे. तो जो राक्षस भाग गये हैं सो हाथ न आवेंगे. ऐसे बल देव जी की समझाय प्रभु ने जुरासिंधु को छोड़वा दिया. वह अपने तिन लोगो में गया जो रन से भाग के बचे थे.

बहुं दिस चाहि कहै पकृताय. सिगरी सेना गई विलाय.

भयो दुःख अति कैसें जीजे. अब घर छांडि तपस्या कीजे.

मंत्री तबै कहै समझाय. तुम सौ ज्ञानी क्यों पकृताय.

कवहुं हार जीत पुनि होइ. राजं दस लखे नहिं कोइ.

का हुआ जो अब की लड़ाई में हारे. फिर अपना दल जोड़ लावेंगे. औ सब यदु वंशियों समेत कृष्ण बलदेव को स्वर्ग पठावेंगे. तुम किसी बात की चिंता मत करो. महाराज. ऐसे समझाय बुझाय जे असुर रन से भाग के बचे थे. तिन्हें. औ जुरासिंधु को. मंत्री ने घर ले पहुंचाया. औ वह फिर वहां कटक जोड़ने लगा. यहां श्री कृष्ण बलराम रन भूमि में देखते क्या हैं. कि लोह की मदी वह निकली हैं. तिस में रथ बिना रथी नात्र से वहे

जाते हैं. और और हाथी मोरे पहाड़ से पड़े दृष्टि आते हैं. उनके पात्रों से रक्त करने की मांति करता हैं. वहां महा
देव जी भूत प्रेत संग लिये अति आनंद कर नाच नाच गाय गाय सुंदो की माला बनाय बनाय. पहन ते हैं. नृतनी
प्रेतनी जोगिनियां खप्पर भर भर रक्त पीती हैं. गिद्ध गद्गद काग लोथों पर बैठ बैठ मास खाते हैं. औ आपस
में लड़ते जाते हैं.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. जितने रथ हाथी घोड़े औ राक्षस उस खेत में छे
ये. तिन्हें पवन ने तो समेट इकठा किया. औ अग्नि ने पल भर में सब को जलाय भस्म का दिया. पंच तत्व.
पंच तत्व में मिल गये. उन्हे आते तो सब ने देखा. पर जाते किसी ने न देखा कि किधर गये. ऐसे असुरों को
मार. भूमि का भार उतार. श्री कृष्ण बलराम भक्त हितकारी उग्रसेन के पास आय. दंडवत कर. हाथ जोड़.
बोले. कि महाराज. आप के पुन्य प्रताप से असुर दल मार भगाया. अब निर्भय राज कीजे. औ प्रजा को सु
ख दीजे. इतना वचन इनके मुख से निकल तेही राजा उग्रसेन ने अति आनंद मान बड़ी बघाई की. औ धर्म
राज करने लगे. इस में कितने ऐक दिन पीछे फिर जुरासिंधु उतनी ही सेना ले चढ़ि आया. औ श्री कृष्ण बल
देव जीने पुनि सौंही मार भगाया ऐसे तेईस तेईस अक्षौहिनी ले जुरासिंधु सत्रह वेर चढ़ि आया. औ प्रभु ने
मार मार हटाया.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव मुनि ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. इस बीच नारद मुनि जी
के जो कुत्त जीमें आई. तौ ये ऐका ऐकी उठकर कालयमन के यहां गये. इन्हे देख ते ही उह सभा समेत उठ खड़ा
हुआ. औ उसने दंडवत कर. कर जोड़ पूछा. कि महाराज आपका आना यहां कैसे भया.

मुनिकै नारद कहै विचारि. मथुरा में बलभद्र मुरारि.

तो किन तिन्हें हतै नहिं कोइ. जुरासिंधुसों कछु नहिं होइ.

तू है अमर अति बली. बालक हैं बलदेव औ हरी.

यों. कह फिर नारद जी बोले. कि जिसे तू गेघ वरन. कवल नयन. अति सुंदर वदन. पीतांबर पहरे. पीत पट ओढ़े. देखे. तिस का तू पीछा विन मोरे मत छोड़ियो. इतना कह नारद मुनि तो चले गये. औ कालयमन अपना दल जोड़ने लगा. इसमें कितने एक दिन बीच उसने तीन कड़ोड महा मलेछ अति भयाव्रने इकठे किये. ऐसे कि जिन के मोटे भुज गले. बडे दांत. मैले भेष. भरे केश. नैन लाल घंघची से. तिन्हें साथ लेडंकादे. मथुरा पुरी पर चढ़ि आया. औ उसे चारों ओर से घेर लिया. उस काल श्री कृष्णचंद जीने उस का व्योहार देख अपने जी में विचार. कि अब यहां रहना भला नहीं. क्यों कि आज यह चढ़ आया है. औ कल को जुगसिंधु भी चढ़ि आवे तो प्रजा दुख पावेगी. इस से उत्तम यही है कि यहां न रहिये. सब समेत अनत जाय वसिये. महाराज. हरिने यों विचार कर. विश्वकर्मा की बुलाय समाय बुलायेके कहा. कि तू अभी जाके समुद्र के बीच एक नगर बसाव. ऐसा जिसमें सब यदुवंसी सुख से रहै. परवे यह भेद न जानें कि ये हमारे घर नहीं. औ पल भर में सब को वहां ले पहुंचाव.

इतनी बात के सुनते ही. जा विश्वकर्माने समुद्र के बीच सुंदरसन के ऊपर. बारह योजन का नगर. जैसा श्री कृष्ण जी ने कहा था तैसाही रात भर में बनाय. उस का नाम द्वारिका रख. आ हरि से कहा. फिर प्रभुने उसे आज्ञा दी. कि इसी समे तू सब यदुवंसियों को वहां ऐसे पहुंचाव दे. कि कोई यह भेद न जाने जो हम कहां आये औ कौन ले आया.

इतना वचन प्रभु के मुख से जो निकला. तों रातों रातही उग्रसेन वसुदेव समेत विश्वकर्माने सब यदुवंसियों को ले पहुंचाया. औ श्री कृष्ण वलराम भी वहां पधारे. इस बीच समुद्र की लहर का शब्द सुन सब यदुवंसी चौंक पड़े. औ अति अचरज कर आपस में कहने लगे. कि मथुरा में समुद्र कहां से आया. यह भेद कुछ जाना नहीं जाता.

इतनी कथा सुनाय श्री भुवनेश्वर जीने राजा परीक्षित से कहा. कि पृथ्वीनाथ. ऐसे सब यदुवंसियों को द्वारिका में बसाय. श्री कृष्णचंद जीने वलदेव जी से कहा कि भाई अब चलेके प्रजा की रक्षा कीज. औ काल

यमन का वध. इतना कह दोनों भाई वहां से चल ब्रज मंडल में आये. इति.

॥ Chapter 52nd ॥

श्री भुकदेव मुनि बोले. कि महाएज. ब्रजमंडल में आते ही श्री कृष्णचंद ने बलराम जी को तो मथुरा में छोड़ा. औ. आप रूप सागर. जगत उजागर. पीतांबर पहने. पीत पट ओढ़े. सब सिंगार किये. कालयमन के दल में जाय. उसके सनमुख हो निकले. वह इन्हें देखते ही अपने मन में कहने लगा. कि होन हो यही कृष्ण है. नास्द मुनि ने जो चिन्ह बताये थे सो सब इस में पाये जाते हैं. इन्हीं ने कंसादि असुर मारे. जुरासिंधु की सब सेना हनी. ऐसे मन ही मन विचार.

कालयमन यों कहै पुकारि. काहे भागे जात मुरारि.

आय परबों अब मोक्षों काम. ठोढ़े रहौ करै संग्राम. ॥

जुरासिंधु हो नाहीं कंस. यादव कुल कौ करै विध्वंस. ॥

हेराजा. यों कह कालयमन अति अभिमान कर. अपनी सब सेना को छोड़ अकेला श्री कृष्णचंद के पीछे धाया. पर उस मूरख ने प्रभु का भेद नपाया. आगे आगे तो हरि भागे जाते थे. औ एक हाथ के अंतर से पीछे पीछे वह दौड़ा जाता था. निदान भागते भागते जब अनेक दूर निकल गये. तब प्रभु एक पहाड़ की गुफा में रुक गये. वहा जा देखें तो एक पुरुष सोया पड़ा है. ये रुक अपना पीतांबर उसे उढ़ाय. आप अलग एक ओर छिप रहे. पीछे से कालयमन भी दौड़ता हांपता उस अति अंधेरी कंदरा में जा पहुंचा. औ पीतांबर ओढ़े तब पुरुष को सोता देख इसने अपने जी में जाना कि यह कृष्ण ही छलकर सो रहा है.

महाएज. ऐसे मन ही मन विचार. क्रोध कर. उस सोते हुए को एक लाठ मार. कालयमन ने का. ओर कपटी. क्या मिस कर साध की भांति निचिंताई से सो रहा है. उठ मैं तुझे अवही मारता हूं. यों कह इसने उसके ऊपर से पीतांबर रुटक लिया. वह नींद से चौंक पड़ा. और जो तिसने इस की ओर क्रोध कर देखा. तो यह जलबल

भस्म हो गया. इतनी बात के सुनते ही राजा परीक्षित ने कहा.

यह भुक देव कहौ समझाय. को ब्रह्म रह्यो कंदरा जाय.

ताकी दृष्ट भस्म कैयों भयौ. कनित्राहि महा वर द्यौ. ॥

श्री भुक देव मुनि बोले पृथ्वीनाथ. इक्ष्वाकुवंशी क्षत्री मानघाता का वेटा मुचकुंद अति बली महा प्रतापी.

जिस का अरि दल दलन जस छाया रहा नौ खंड. ऐक समैं सब देवता असुरों के सताये. निपट घबराये. मुचकुंद के पास आये. ओ अति दीनता कर उन्होंने कहा महाराज. असुर बहुत बड़े. अब तिन के हाथ से बच नहीं सकते. वेग हमारी रक्षा करो. यह रीति परंपरा से चली आई है. कि जब जब सुर मुनि ऋषि अबल हुये हैं. तब तब उनकी सहायता क्षत्रियों ने करी है.

इतनी बात के सुनते ही मुचकुंद उनके साथ हो लिया. औ जाके असुरों से युद्ध करने लगा. इसमें लड़ते लड़ते. कितने ही जुग बीत गये. तब देवताओं ने मुचकुंद से कहा कि महाराज. आपने हमारे लिये बहुत श्रम किया. अब कहीं बैठ विश्राम लीजिये. औ देह को सुख दीजिये.

बहुत दिननि कीनौ संग्राम. गयौ कुटुंब सहित धन धाम.

रह्यौ न कोऊ तहां तिहारौ. ताते अब जिन घर पग धारौ.

और जहां तुम्हारा मन माने ताहां जाओ. यह सुन मुचकुंद ने देवताओं से कहा. रुपनाथ. मुझे कहीं रुप कर ऐसी ऐकांत ठौर बताइये. कि जहां जाय मैं निचिंताई से सोऊं. औ कोई नजगावे. इतनी बात के सुनते ही प्रसन्न हो देवताओं ने मुचकुंद से कहा. कि महाराज. आप धौलागिरि पर्वत कंदरा में जाय सयन कीजिये. वहां तुम्हें कोई न जगावेगा. औ जो कोई जाने अनजाने वहां जाके तुम्हें जगावेगा. तो वह देखते ही तुम्हारी दृष्ट से जल बल राख हो जावेगा.

इतनी कथा सुनाय. श्री भुक देव जी ने राजा से कहा. कि महाराज. ऐसे देवताओं से वर पाय. मुचकुंद जिस गुफा में रहता था. इस से उसकी दृष्ट पड़ते ही कालयमन जल कर सार हो गया. अग्रे करुणा निधान काह भक्त

हितकारी ने मघ वरन. चंद मुख कंवल नैन. चतुर्भुज हो. शंख. चक्र. गदा. पद्म. लिये. मोर मुकुट. मकरकृति कुंडल.

वनमान आ पीतांबर पहरे. मुचकुंद को दरसन दिया. प्रभु का स्वरूप देखते ही वह अष्टांग प्रणाम कर खड़ा हो. हा

थ जोड़ बोला. कि कृपानाथ. जैसे आप ने इस महा अंधेरी कंदरा में आय उजाला कर तम दूर किया. तैसे दया कर

अपना नाम भेद बताय मेरे मन का भी भरम दूर कीजे.

श्री कृष्णचंद बोले. कि मेरे तो जन्म कर्म और गुन हैं घने. वे किसी भांति गने न जाय. कोई कितना ही गने. पर मैं इस जन्म का भेद कहता हूं सो सुनौ. कि अवके वसुदेव के यहां जन्म लिया. इस से वासुदेव मेरा नाम हुआ. औ मथुरा पुरी में सब असुरों समेत कंस को मैं ने ही मार भूमि का भार उतारा. औ सत्रह बेर तईस तेईस अक्षौहि नी सेना लेजुरासिंधु युद्ध करने को चढ़ि आया. सो भी मुनी से हारा. और यह कालयमन तीन कड़ोड सैन्य की भीड़ भाड़ ले लड़ने को आया था. सो तुम्हारी दृष्टि से जल मरा. इतनी बात प्रभु के मुख से निकलते ही. सुनकर मुच कुंद को ज्ञान हुआ. तो बोला कि महाराज. आप की माया अति प्रबल हैं. उसने सारे संसार को मोहा है इसी से. किसी की कुछ सुध बुद्धि ठिकाने नहीं रहती.

करत कर्म सब सुख के हेत. ताते भारी दुख सहि लेत. —————

चुभे हाड जौं खान मुख. रुधिर चंचोरे अप.

जानत ताही ते चुरत. सुख माने संताप.

और महाराज. जो इस संसार में आया है सो गृह रूपी अंध कूप से विन आपकी कृपा निकल नहीं सकता. इससे मुझे भी चिंता है कि मैं कैसे गृह रूपी कूप से निकलूंगा. श्री कृष्ण जी बोले. सुन मुचकुंद. बात तो ऐसी ही है. जैसे तूने कही. पर मैं तेरे तरने का उपाय बता देता हूं सो तू कर. तैने राज पाय. भूमि. धन स्त्री के लिये. अधिक अधर्म किये हैं. सो विन तप किये न छूटेगा. इससे उत्तर दिस में जाय तपस्या कर. यह आग्नी देह छोड फिर ऋषि के घर जन्म लेगा. तब तू मुक्ति पदार्थ पावेगा. महाराज. इतनी बात

जों मुचुकुंद ने सुनी. तों जाना कि अब कलियुग आया. यह समझ प्रभु से विदा हो. दंडवत कर. परिक्रमा दे. मुचुकुंद
द तो वहीनाथ को गया. औ श्री कृष्णचंद जी ने मथुरामें आय बलराम जी से कहा. —

कालयमन कौ किछो निकंद. वही दिस पठ्यौ मुचुकुंद.

कालयमन की सेना घनी. तिन चेरी मथुरा अपनी.

आवहुं तहां मलेखन मौरें. सकल भूमि कौ भार उतारैं.

ऐसे कह हलधर को साथ ले श्री कृष्णचंद मथुरापुरी से निकल वहां आए. जहां कालयमन का
कटक खड़ा था. औ ओतेही दोनों उनसे युद्ध करने लगे. निदान लड़ते लड़ते जब मलेख की सेना प्रभु ने सब मारी. तब
बलदेव जी से कहा कि भाई. अब मथुरा की सब संपत्ति ले द्वारिका को भेज दीजो. बलराम जी बोले बहुत अच्छा. तब
श्री कृष्णचंद ने मथुरा का सब धन निकलवाय भैंसों. छकड़ों. ऊटों. हाथियों पर लटवाय द्वारिका को भेज दिया.
इसबीच फिर युरसिंधु तेरह ही अक्षौहिनी सेना ले मथुरापुरी पर चढ़ि आया. तब श्री कृष्ण बलराम अति घब
रायके. निकल. औ उसके सममुख जा दिखाई दे जिसके मन का संताप मिटाने को भाग चले. तब मंत्री ने युरसिंधु
से कहा कि महाराज. आपके प्रताप के आगे ऐसा कौन बली है जो ठहरै. देखो वे दोनों भाई कृष्ण बलराम छोड़के
सब धन धाम. लेंके अपना घान. तुम्हारे त्रास के मोरे नंगे पाओं भागे चले जाते हैं. इतनी बात मंत्री से सुन युरा
सिंधु भी यों पुकार कर कहता हुआ सेना ले उन के पीछे दौड़ा.

काहे डरके भागे जात. ठोढ़े रहौ करौ कछु बात. ॥

परत उठत कंपत क्यों भारी. आई है दिग मीचतिहारी.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव मुनि बोले कि पृथ्वीनाथ. जब श्री कृष्ण औ बलदेव जी ने भागके लो
क गति दिखाई. तब युरसिंधु के मन का पिछला सब शोक गया. औ अति प्रसन्न हुआ. ऐसा कि जिस का कु
छ वरनन नहीं किया जाता. आगे श्री कृष्ण बलराम भागते भागते एक गौतम नाम पर्वत. ग्यारह योजन.

ऊँचा था. तिस पर चढ़ाये. और उस की चोटी पर जाय खड़े भये.

देख जुरासिंधु कहै पुकारि. शिखर चढ़े बलभद्र सुरारि.

अब किमं हम सों जाय पलाय. या पर्वत को दँह जलाय.

इतना वचन जुरासिंधु के मुख से निकलते ही सब असुरों ने उस पहाड़ को जा घेरा. औ नगर नगर. गाँव गाँव से काठ कवाड़ लाय लाय उस के चारों ओर चुन दिया. तिस पर गड़ गूढ़ घी ल से भिगो डालकर आग लगा दी. जब ब्रह्म आग पर्वत की चोटी तक लहकी. तब उन दोनों भाइयों ने वहाँ से इस मंति द्वारिका की बाट ली कि किसी ने उन्हें जाते भी न देखा. और पहाड़ जलकर भस्म होगया. उस काल जुरासिंधु श्री कृष्ण बलराम को उस पर्वत के संग जल मरा जान. अति सुख मान. सब दल साथ ले मथुरापुरी में आया. औ वहाँ का राज ले. नगर में दटोरा दे. उसने अपना थाना बैठाया. जितने उग्रसेन वसुदेव के पुराने मंदिर थे सो सब दवाँरे. और उसने आप अपने नये बनवाँरे.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी ने राजा से कहा कि महाराज. इस रीति से जुरासिंधु को धोखा दे श्री कृष्ण बलराम जी तो द्वारिका में जाय वसे. और जुरासिंधु भी मथुरा नगरी से चल सब सेना ले अति आनंद करता निसंक हो अपने घर आया. इति.

Chapter 53rd

श्री शुकदेव जी मुनि बोले कि महाराज. अब आगे कथा सुनिये. कि जब कालयमन को मार गुचकुंद को तार. जुरासिंधु को धोखा दे. बलदेव जी को साथ ले श्री कृष्णचंद्र आनंद कंद जों द्वारिका में गये. तो सब यदुवंसियों के जी में जी आया. औ सारे नगर में सुख छाया. सब चैन आनंद से पुर बासी रहने लगे इस में कितने एक दिन पीछे एक दिन कई एक यदुवंसियों ने राजा उग्रसेन से जा कहा. कि महाराज. अब कहीं वलराम जी का विवाह किया चाहिये. क्यों कि ये समर्थ हूँ. इतनी बात के सुनते ही राजा उग्रसेन ने एक ब्राह्मन

को बुलाय अति समकाय बुगयके कहा. कि देवता. तुम कहीं जाकर अच्छा कुल घर देख वलराम जी की सगाई कर आओ. इतना कह रोली. अक्षत. रुपया. नारियल. मंगवाय उग्रसेन जी ने उस ब्राह्मण को तिलक कर. रुपया नारियल. दे विदा किया. वह चला चला अर्नता देस में राजा रेवत के यहाँ गया. और उस की कन्या रेवती से वलराम जी की सगाई कर. लग्न ठहराय. उसके ब्राह्मण के हाथ टीका लिवाय द्वारिका में राजा उग्रसेन के पास ले आया. और उसने वहाँ का सब ब्यौरा कह सुनाया. सुनते ही राजा उग्रसेन ने अति प्रमत्त हो. उस ब्राह्मण को बुलाय. जो टीका ले आया था. मंगलाचार करवाय. टीका लिया. और उसे बहुत साधन दे विदा किया. पीछे आप सब यदुवंसियों को साथ ले बड़ी धूम धाम से अर्नता देस में जाय वलराम जी का ब्याह कर लीये.

इतनी कथा कह. श्री भुकदेव मुनि ने राजा से कहा कि पृथ्वीनाथ. इस रीति से तो सब यदुवंसी वलदेव जी का ब्याह कर लीये. और श्री कृष्ण चंद जी आप ही नार्द को साथ ले कुंडलपुर में जाय. भीष्मक नरेस की बेटी. रुक्मिणी. सिन्धुपाल की माग को राजाओं से युद्ध कर छीन लीये. उसे घर में लाय ब्याह लिया. यह सुन राजा परीक्षित ने श्री भुकदेव जी से पूछा. कि कृपा सिंधु. भीष्मक मुता रुक्मिणी को श्री कृष्ण चंद कुंडलपुर में जाय. असुरों को मार. किस रीति से लीये. सो तुम मुझे समझा कर कहो. श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. आप मन लगाय. सुनि ये. मैं सब भेद वहाँ का समझाकर कहता हूँ. कि विदर्भ देस में कुंडल पू नाम एक नगर. वहाँ भीष्मक नाम नरेस. जिसका जस छाय रहा तब देस. उन के घर में जाय श्री सीता जी ने औतार लिया. कन्या के होते ही राजा भीष्मक ने जोतिषियों को बुलाय भेजा. विष्णु ने आय लग्न साध उम लडकी का नाम रुक्मिणी धरकर कहा. कि महाराज. हमारे विचार में ऐसे आता है कि यह कन्या अति सुशील सुभाव रूप निधान. गुणों में लक्ष्मी समान होगी. और आदि पुरुष से ब्याही जायगी.

इतना वचन जोतिषियों के मुख से निकलते ही राजा भीष्मक ने अति सुख मान बड़ा आनंद किया. और बहुत सा कुछ ब्राह्मणों को दिया. अग्रे वह लडकी चंद्रकला की अंति दिन दिन बढ़ने लगी. और बाल नीला

कर कर मात पिता को सुख देने. इसमें कुछ बड़ी हुई तो लगी सखी सहेलियों के साथ अनेकअनेक प्रकार के अ
मूठे अनूठे खेल खेलने. एक दिन ब्रह्म मृग नैनी. पिक वैनी. चंपक वरनी. चंद मुखी. सखियों के संग आंस मि
चौली खेलने गई. तो खेल समें सब सखियां उसे कहने लगीं. कि रुक्मिणी. तू हमारा खेल खोने को आई है. क्योंकि
जहां तू हमारे साथ अंधेरे में छिपती है. तहां तेरे मुख चंद की जोति से चांदना होजाता है. इससे हम छिप नहीं
सकती यह सुन ब्रह्म हंसकर चुप हो रही.

इतनी कथा कह श्री सुकदेव जी ने कहा कि महाराज. इसी भांति ब्रह्म सखियों के संग खेलती थी.
औ दिन दिन छवि उस की दूनी होती थी. कि इस बीच एक दिन नारद जी कुंडलपुर में आये. श्री रुक्मिणी को दे
स. श्री कृष्णचंद के पास दारिका में जाय उन्होंने कहा. कि महाराज. कुंडलपुर में राजा भीष्मक के घर एक कन्या
रूप. गुण. शील की खान. लक्ष्मी की समान. जन्मी है. सो तुम्हारे योग है. यह भेद जब नारद मुनिसे सुन पाया.
तभी से रात दिन हरिने अपना मन उस पर लगाया. महाराज. इस शक्ति करके तो श्री कृष्णचंदने रुक्मिणी का
नाम. गुण. सुना. और जैसे रुक्मिणी ने प्रभु का नाम औ जस सुना सो कहता हूं. कि एक समें देस देस के कितने
एक जाचकों ने जाय. कुंडलपुर में श्री कृष्णचंद का जस गाय. जैसे प्रभु ने मथुरा में जन्म लिया. औ गोकुल वृंदावन
में जाय गाल बावों के संग मिल बाल चरित्र किया. और असुरों को मार भूमि का भार उबार यदुवंसियों को सुख.
दिया था. तैसे ही गाय सुनाया. हरि के चरित्र सुनते ही सब नगर निवासी अति आश्चर्य कर आपस में कहने लगे.
कि जिनकी लीला हम ने कानों सुनी. तिन्हें कब नैनो देखेंगे. इस बीच जाचक किसी ढव से राजा भीष्मक की सभा में
जाय प्रभु के चरित्र औ गुण माने लगे. उस काल.

॥ चढ़ी अल रुक्मिणी सुंदरी. हरि चरित्र धुन श्रवणनि परी.

अचरज करै भूलि मन रहै. फेर उरुक कर देखनि चहै. ॥

सुनै कुंवरी रही मन लाय. प्रेम लता उर उपजी आय. ॥

भई मगन विहवल सुंदरी . बाकी सुघ बुध हरि गुन हरी .

यों कह श्री भुवनेश्वर जी बोले . कि पृथ्वीनाथ . इस भांति श्री रुक्मिणी जी ने प्रभुका जस औ नाम सुना . तो तिसी दिन से रात दिन आठ पहर . चौंसठ घड़ी सोते . जागते . बैठे . खड़े . चलते . फिरते . खाते . पीते . खेलते . त्रिन्ही का ध्यान किये रहे . और गुन गाया करै . नित भोर ही उठ . स्नान कर मट्टी की गौर बनाय . गेली . अक्षत . पुष्प चढाय . धूप . दीप . नैवेद्य कर मनाय . हाथ जोड़ . सिर नाय . उसके आगे कहा करे .

मोपर गौरि कृपा तुम करौ . यदुपति पति दे मम दुख ह्यौ . —

इसी रीति से सदा रुक्मिणी जी रहने लगी . एक दिन सखियों के संग खेलती थी . कि राजा भीष्मक उसे देख अपने मन में चिंता कर कहने लगा . कि अब यह हुई व्याहन जोग . इसे शीघ्र कहीं न दीजे तो हंसों के लोग . कहा है . कि जिस के घर में कन्या बड़ी होय . तिस का दान . पुन्य . जप . तप . करना बृथा है . क्यों कि कियेसे तबतक कुछ धर्म नहीं होता . तबतक कन्या के अन्न से न उतरने होय . यों विचार राजा भीष्मक अपनी सभा में आय . सब मंत्री औ कुटुंब के लोगों को बुलाय . बोले . भाइयो . कन्या व्याहन जोग हुई . इस के लिये कुलवान गुन खान . रूप निधान . शीलवान . कहीं वर ढूढ चाहिये .

इतनी बात के सुनने ही तिन लोगों ने अनेक अनेक देसों के नरेशों के कुल . गुन . रूप औ पराक्रम कह सुनाये . पर राजा भीष्मक के चित में किसी की बात कुछ न आई . तब उनका बड़ा बेटा . जिस का रुक्म नाम . सो कहने लगा . कि पिता . नगर चंदेरी का राजा सिसुपाल अति बलवान है . और सब भांति से हमारी सामान . तिससे रुक्मिणी की सगाई वहां कीजे . औ जगत में जस लीजे . महाराज . जद उसकी भी बात राजाने सुनी अन सुनी की . तद तो रुक्मकेश नाम उन का छोटा लडका बोला .

रुक्मिणी पिता रुक्म कों दीजे . वसुदेव सो सगाई कीजे .

यह सुनि भीष्मक हरेषे तात . कही पूत तें नीकी बात . ॥

तू बालक सब सों अति जानी. तेरी बात भली हम मानी.

कहा है. —

छोटे बड़े नि पूछके. कीजि मन परतीति.

सार वचन गह लीजिये. यही जगत की रीति.

ऐसे कह फिर राजा भीष्मक बोले. कि यह तो रुक्मकेश ने भली बात कही. यदुवंसियों में राजा
स्वर्सेन बड़े जसी औ प्रतापी हुये. तिनहीं के पुत्र वसुदेव जी है. सो कैसे हैं. कि जिनके घर में आदि पुरुष
अविनासी. सकल देवन के देव. श्री कृष्णचंद जी ने जन्म ले. महाबली कंसादिक राक्षसों को मारा. औ भूमि
का भार उतार. यदुकुल को उजागर किया. और सब यदुवंसियों समेत प्रजा को सुख दिया. ऐसे जो द्वारिका ना
थ श्री कृष्णचंद जी को रुक्मिणी दें तो जगत में जस औ वडाई लें. इतनी बात के सुनते ही. सब सभा के लोग अति
प्रसन्न हो बोले. कि महाराज. यह तो तुमने भली विचारी. ऐसा वर घर और कहीं न मिलेगा. इससे उत्तम
यही है कि श्री कृष्णचंद ही को रुक्मिणी ब्याह दीजे. महाराज. जब सब सभा के लोगों ने यों कहा. तब राजा भीष्म
क का बसु वेटा. जिस का नाम रुक्म. सो सुन निपट मुंगलायके बोला. —

समझ न बोलत महागंवार. जानत नही कृष्ण औहार.

सौरह वरस नंद के रह्यो. तब अहीर सब काहू कह्यो.

कामरि ओठी गाय चरई. बरहे बैठि ब्याकतिन खाई.

ब्रह्म तो गंवार ग्वाल है. बिस की जात पांति का क्या ठिकाना. और जिस के मावाप ही का भेद नहीं
जाना जाता. उसे हम पुत्र किस का कहै. कोई नंद गोप का जानता है. कोई वसुदेव का कर मानता है. पर आज
तक यह भेद किसी ने न पाया. कि कृष्ण किस का वेटा है. इसी से जो जिस के मन में आता है. सो गाता है. महा
राज. हमें सब कोई जानता मानता है. और यदुवंसी राजा कब भये. क्या हुआ जो थोड़े दिनों से चल कर उठ्यो

ने बड़ाई पाई. पहला कलंक तो अब न छूटेगा. वह उग्रसेन का चाकर कहाता है. जिससे सगाई कर का हम कुछ संसार में नस पावेंगे. कहा है. ब्याह. वैर. और प्रीति. समान से करिये. तो शोभा पाईये. और जो कल को देंगे तो लोग कहेंगे ग्वाल का साला. जिससे सब जायगा नाम औ जस हमारा.

महाराज. यों कह फिर रुकन वाला. कि नगर चंदेरी का राजा सिसुपाल बड़ा बली औ प्रतापी है. उस के डरसे सब थरथर कांपते हैं. और परंपरा से उन के घर में राज गादी चली आती है. इससे अब उत्तम यही है कि रुक्मिणी उसी को दीजें. और मेरे आंग फेर कल का नाम भी न लीजें. इतनी बात के सुनते ही सब सभा के लोग मारे डर के मनहीं मन अच्छतायपछताके चुप होर है. और राजा भीष्मक भी कुछ न वाला. इस में रुकन ने जोतिषी को बोलाय. शुभ दिन लग्न ठहराय. एक ब्राह्मन के हाथ राजा सिसुपाल के यहां टीका भेज दिया. वह ब्राह्मन टीका लिथे चला चला नगर चंदेरी में जाय राजासिसुपाल की सभा में पहुंचा. देखते ही राजा ने प्रनाम कर जब ब्राह्मन से पूछा. कहो देवता. आप का आना कहां से हुआ. और यहां किस मनोरथ के लिये आए. तब तो उस विप्र ने असीस दे अपने जाने का सब ब्योरा कहा. सुनते ही प्रसन्न हो राजा सिसुपाल ने अपना परोहित बुलाय टीका लिया. औ जिस ब्राह्मन को बहुत कुछ दे विदा किया. पीछे जुरा सिंधु आदि सब देस देस के नरेंसों को नौत बुलाया. वे अपना दल ले ले आए. तब यह भी अपना सब कठक ले ब्याहन चला. उस ब्राह्मन ने आ राजा भीष्मक से कहा जो टीका लेगया था. कि महाराज. मैं राजा सिसुपाल को टीका दे आया. वह बड़ी धूमधाम से बरात ले ब्याहन को आता है. आप अपना कार्य कीज.

यह सुन राजा भीष्मक पहले तो निपट उदास हुए. पीछे कुछ मोच समरु मंदिर में जाय उन्होने पटरानी से कहा. वह सुनकर लगी मंगलामुखी औ कुटुंब की नारियें को बुलाय. मंगलाचार कराय. ब्याह की सब रीति भांति करने. फिर राजाने बाहर आ प्रधान औ मंत्रियों की आज्ञा दी. कि कन्या के विवाह में हमें जो जो वस्तु चाहिये सो सो सब इकठ्ठी करो. राजा की आज्ञा पाते ही मंत्री औ प्रधानों ने सब

वस्तु बात की बात में बनवाय. मगवाय. लाय धरी. लोगों ने देखा सुना तो यह चरचा नगर में फैली. कि रुक्मिणी का विवाह श्री कृष्णचंद से होता था. सो दुष्ट रुक्म ने न होने दिया. अब सिसुपाल से होगा.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि पृथ्वीनाथ. नगर में तो घर घर यह बात हो रही थी. ओ गजमंदिर में नारियों गाय वजाय के शक्ति भक्ति करती थी. ब्राह्मण वेद पढ़ पढ़ टेंहल करवाते थे. और और दुंदुभी वाजते थे. बार बार सपल्लव कंले के खंभ गाड़ गाड़. सोने के कलस भर भर. लोग धरते थे. ओ तोरन वंदनवारें बांधते थे. ओ एक ओर नगर निजामी ग्यारे ही हाट. वाट. चौहंटे. गाड़ बुहार. पट से पाटते थे. इस भक्ति घर ओ बाहर में धूम मच रही थी. कि उसी समें दो बार सखियों ने जा रुक्मिणी से कहा कि.

तोहि रुक्म सिसुपालहि दई. अब तू रुक्मिणि रानी भई.

गोली सोच नायकर सीस. मन वच मेरे पन जगदीस.

इतना कह रुक्मिणी ने अति चिंता कर एक ब्राह्मण को बुलाय. हाथ जोड़. उस की बहुतसी क्लिप्ता ओ बड़ाई कर. अपना मनोरथ उसे सब सुनायके कहा. कि महाराज. मेरा संदेशा दारिका ले जाओ. और दारिकानाथ को सुनाय उन्हें साथ कर ले आओ. तो मैं तुम्हारा बड़ा गुन मानूंगी. ओ यह जानूंगी कि तुमने ही दया कर मुझे श्री कृष्ण वर दिया.

इतनी कथा के सुनते ही वह ब्राह्मण बोला. अच्छा तुम संदेशा कहो मैं ले जाऊंगा. ओ श्री कृष्णचंद को सुनाऊंगा. वे कृपानाथ हैं. जे कृपा कर मेरे संग आवेंगे तो ले आऊंगा. इतना वचन जों ब्राह्मण के मुख से निकला. तोंही रुक्मिणी जी ने एक पाती प्रेम रंग राती लिख उस के हाथ दी. और कहा कि श्री कृष्णचंद आनंदकंद को पाती दे. मेरी ओर से कहियो. कि उस दासी ने कर जोड़ अति विनती कर कहा है. जो आप अंतरजामी हैं. घर घर की जानते हैं. अधिक क्या कहूंगी. मैंने तुम्हारी सरन ली है. अब मेरी लाज तुम्हें है.

जिसमें रहै सो कीजे. और इस दासी को आय वेग दरसन दीजे.

महाराज. ऐसे कह सुन जब रुक्मिणी जी ने उस ब्राह्मन को विदा किया. तब वह प्रभु का ध्या
न कर. नाम लेता. द्वारिका को चला. और हरि इच्छा से बात के कहते जा पहुंचा. जहां जाय देखा तो समु
द्र के बीच वह पुरी है. जिसके चहुं ओर बड़े बड़े पर्वत औ वन उपवन ओगा रहे हैं. तिनमें भांति भांति
के पशु पक्षी बोल रहें हैं. औ निरमल जल भरे सुथरे सरोवर. तिनमें कबल डहडहाय रहे. तिन पर
भौरों के मुंडके मुंड गूंज रहे. और तीर पे हंस सारस आदि पक्षी कलोंलें कर रहे. कोसों तक अनेक
अनेक प्रकार के फल फूलों की बडियां चली गई है. तिन की बाजों पर पन बडियां. लहलहा रही हैं.
बावड़ी इंसारों पर खड़े मोठे सुरों से गाय गाय माली रहट परोहे चलाय चलाय. ऊंचे नीचे नीर सींच रहे है.
और पनघटों पर पनहारियों के ठठके ठठ लगे हुए है.

यह छवि निरख हरष. वह ब्राह्मन जो आगे बढ़ा. तों देखता क्या है. कि नगर के चारों ओर अ
ति ऊंचा कोट. उसमें चार फाटक. तिनमें कंचन खचित जडाऊ किवांड लगे हुए हैं. औ पुरी के भीतर चां
दी सोने के मनिमय. पचखने. सतखने. मंदिर. ऊंचे ऐसे. कि आकाश से बातें करें. जगमगाय र
हे हैं. तिन के कलस कलसियां विजली सी चमकती हैं. वरन वरन की ध्वजा पताका फहराय रही
हैं. खिडकी. रुरोखों मोखों. जालियों से सुगंध की लपटें आय रही है. द्वार द्वार सपखव केलेके ख
भ औ कंचन कलस भरे धरे हैं. तोरन. बंदन वारें बंधी हुई हैं. और घर घर आनंद के वाजन वाज रहे है.
ठौर ठौर कथा पुरान औ हरि चरचा होरही है. अठारह वरन सुख चैन से वास करते हैं. सुदरसन चक्र
पुरी की रक्षा करता है.

इतनी कथा सुनाय श्री भुक्तदेव जी बोले. कि राजा. ऐसी जो सुंदर सुहावनी द्वारिका पुरी तिसे देख
ता देखता वह ब्राह्मन राजा उग्रसेन की सभा में जा खड़ा हुआ. और असीस कर जहां. इसने.

पूछा. कि श्री कृष्णचंद जी कहां विराजते हैं. तब किसी ने इसे हरि का मंदिर बनाय दिया. यह जो द्वार पर जाय खड़ा हुआ. तौ द्वार पातों ने इसे देख दंडवत कर पूछा.

कोहो आप कहां तें आये. कौन देस की पाती लागे.

यह बोला. ब्राह्मन हूं. औ कुंडल पुर का रहने वाला. राजा नीषाक की कन्या रुक्मिणी. उस की चीठी श्री कृष्णचंद को देने आया हूं. इतनी बातें सुनते ही पौरुषों ने कहा. महाराज. आप मंदिर में पधारिये. श्री कृष्णचंद सांही सिंहासन पर विराजते हैं. वचन सुन ब्राह्मन जां भीतर गया. तौ हरि ने देखते ही सिंहासन से उतर. दंडवत कर. अति आदर मान किया. औ सिंहासन पर बिठाय. चरन धोय. चरनामृत लिया. और पै ने सेवा करने लगे. जैसे कोई अपने दूध की सेवा कर. निदान प्रभुंन सुगंध उपटन लगाय. हिलाय धुलाय. पहले तो इसे षट् रस भोजन कराया. पीछे नीडा दे. कसर चंदन में चरच फलों की नाला पहिराय. मनिमय मंदिर में लजाय. गोक सुगंध जडाऊ खट अण्ड में लिटाया. महाराज. तब भी वाट का द्वार थका तो था ही. लटते ही सुख पाय सो गया. श्री कृष्णचंद जी कितनी गेक बेर तक तौ उस की बातें सुनने की अविलासा किये वहां बैठ. मन ही मन कहते रहे कि अब उठे अब उठे. निदान जब देखा कि न उठा. तब आतुर हो. उमक पैताने बैठ. लंग पांज दावन. इस में उस की नीद टूटी तौ तब उठ बैठा. तब हरि ने तिस की क्षेम कुशल पूछ. पूछा.

नीको राज देस तुम तनों. हम सों भेद कहो आपनों.

कौन काज यहां आवन नया. दरस दिखाय हमें सुख दयो.

ब्राह्मन बोला कि कृपा निधान. आप मन दे सुनिये. मैं अपने आंतका कारन कहता हूं. कि महा राज. कुंडल पुर के राजा नीषाक की कन्या ने जब मैं आप का नाम औ गुन सुना है. तभी से तब निसि दिन तुझाग ध्यान किये रहती हूं. औ कवल चरन की सेवा किया चाहती थी. और संयोग भी आय बना था. पर बात तिगड गई. प्रभुवांन मां क्य. ब्राह्मन ने कहा. दीन दयाल. एक दिव राजा नीषाक ने अपने सब कुटुंब

औ सभा के लोगों को बुलाय के कहा कि भाइयो. कन्या व्याहन जोग भई. अब इस के लिये वर ठहराया चाहिये. इतना वचन राजा के मुख में निकल ते ही. तिनोंने अनक अनेक राजा आं का कुल. गुन. नाम. औ पगक्रम. कह सुनाया. पर इन के मन में न आया. तद रुक्मकेश ने आप का नाम किया. तो प्रसन्न हो राजा ने उसका कहना गान लिया. और सब से कहा कि भाइयो. मेरे मन में तो इस की बात पथर की लकीर हो चुकी. तुम क्या कहते हो. वे बोले. महाराज. ऐसा घर. वर. जो विलोकी दूखियेगा तो भी न पाइयगा. इसमें अब उचित यही है कि विलंब न कीज. श्री ध्रु श्री कृष्णचंद से रुक्मिणी का विवाह कर दीज. महाराज. यह बात ठहर चुकी थी. इस में रुक्म ने भांजी मार रुक्मिणी की संगई सिसुपाल मे की. अब वह सब असुर दल काय ले व्याहन को चढा है.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी बोले. कि पृथ्वीनाथ. ऐसे उस ब्राह्मण ने सब समाचार कह. रुक्मिणी जी की चीठी हरि के हाथ दी. प्रभु ने अति हित से पाती ले छाती में लगाय ली. औ पढ़कर प्रसन्न हो. ब्राह्मण से कहा देखता. तुम किसी बात की चिंता मत करो. मैं तुम्हारे साथ चल असुरों को मार. उनका मनोरथ पूरा करुंगा. यह सुन ब्राह्मण को तो धीरज हुआ. पर हरि रुक्मिणी का ध्यान कर चिंता करने लगे. इति.

॥ Chapter 54th ॥

श्री शुकदेव जी बोले. कि हे राजा. श्री कृष्णचंद ने ऐसे उस ब्राह्मण को दाढम बंधाय फिर कहा.

जैसे घिसके काठंते. काढ़िं जाला जारि.

ऐसे मुंदारि ल्याय हों. दुष्ट असुर दल मारि.

इतना कह फिर सुथरे वस्त्र. आभूषण. मनमाने. पहन राजा उग्रसेन के पास जाय प्रभु ने हाथ जोड़ कर कहा. महाराज. कुंडलपुर के राजा भीष्मक ने अपनी कन्या देने को पत्र लिख. पुरहित के साथ मुं अंक

ला बुलाया है. जो आप आज्ञा दें तो जाऊँ औ उस की बेटी व्याह लाऊँ

सुनकर उग्रसेन यों कहै. दूर देस कैसें मन रहै.

तहां अकेले जात मुरारि. मत काहू सें उपजेरारि.

तब तुम्हारे समाचार हमें यहां कौन पहुंचावेगा. यों कह पुनि उग्रसेन बोले. कि अच्छा. जो तुम
वहां जाया चाहते हो तो अपनी सब सेना साथ ले दोनों भाई जाओ. औ व्याह कर शीघ्र चले आओ. वहां किसी
से लड़ाई नगडा न करना. क्योंकि तुम चिरंजीव होते सुंदरि बहुत आय रहें गीं. आज्ञा पाते ही श्री कृष्णचंद्र
बोले. कि महाराज. तुम ने सब कहा. पर मैं आगे चलता हूं. आप कटक समेत बलराम जी की पीछे से भेज
दीजे गा.

ऐसे कह हरि उग्रसेन वसुदेव से विदा हो. उस ब्राह्मन के निकट आये. और रथ समेत अपने दारक
सारथी को बुलाया. वह प्रभु की आज्ञा पाते ही चार घोड़ेका रथ तुरंत जोत लाया. तब श्री कृष्णचंद्र उस पर चढ़े.
औ ब्राह्मन को पास बिठाया. हारिका से कुंडलपुर को चले. जो नगर के बाहर निकले. तो देखते क्या हैं कि दाहनी
ओर तो मृग के कुंड के कुंड चले जाते हैं. औ समुमुख से सिंह सिहिनी अपना भक्ष लिये गद्यते आते हैं. यह सुभसु
गुन देख ब्राह्मन अपने जीमें विचार कर बोला कि महाराज. इस समै इस शकुन के देखने से मेरे विचार में यह आ
ता है. कि जैसे ये अपना काज साधके आते हैं. तैसे ही तुम भी अपना काज सिद्ध कर आओगे. श्री कृष्णचंद्र बोले.
आप की कृपा से. इतना कह हरि वहां से आगे बढ़े. औ नये. नये. देस. नगर. गाँव. देखते देख
ते कुंडलपुर में जा पहुंचे. तो तहां देखा कि ठौर ठौर व्याह की सामा जो संजोय धरी है. तिस से नगर
की छवि कुछ और की और ही हो रही हैं.

भारे गली चौहटे छावें. चोवा चंदन सों छिरकावें. ॥

पोय सुप्यारी गौर किये. विच विच कनक नारियर दिये.

हरे पात फल फूल अपार. ऐसी घर घर वंदनवार.

ध्वजा पताका तारन तने. सुढव कलस कंचन के वने.

और घर घर में आनंद होरहा है. महाराज. यह तो नगर की सोभा थी. ओ राजमंदिर में जो कुन्तल होरहा था. उसका बरनन कोई क्या करे. वह देखे ही वनिआवे. आंग श्री रुक्मचंद ने सब नगर देव आ राजा भीष्मक की वाडी में डेरा किया. ओ शीतल ब्राह्मण में बैठ. ठंडे हो. उस ब्राह्मण से कहा कि देवता. तुम पहले हमारे आनेका समाचार रुक्मिणी जी को जा सुनाओ. जो व्र धीरज धर अपन मन का दुख हरे. पीछे वहां का भेद हमें आ बताओ. जो हम फिर उसका उपाय करें ब्राह्मण बोला कि रूपानाथ. आज ब्याह का पहला दिन है. राजमंदिर में धूम धाम होरही हैं. मैं जाता हूं. पर रुक्मिणी जी को अकेली पाय आप के आने का भेद कहंगा. यों सुनाय ब्राह्मण वहां से चला. महाराज. इधर से हरि तो यों चुपचाप अकेले पहुंचे. और उधर से राजा सिसुपाल जुरासिंधु समेत सब असुर दल लिये. इस धूम से आया. कि जिस का वारापार सही. ओ इतनी भीड संग कर लाया. कि जिस के बोर से लगा सेसनाग डगमगाने. और पृथ्वी उथल ने उ सक आने की सोध पाय. राजा भीष्मक अपन मंत्री ओ कटुंब के लोगो समेत आगू बढ़ लेने गये. और बड़े आदर मान से अगोनी कर. सब को पहरावनी पहराय रत्न जटित शस्त्र आभूषन ओ हाथी घोड़े. उन्हें नगर में ले आए. ओ जनबारासा दिया. फिर खाने पीने का सनमान किया.

इतनी कथा सुनाय. श्री शुक्रदेव मुनि बोल. कि महाराज. अब मैं अंतर कथा कह नाहूं आपचित लगाय सुनिये. कि जब श्री रुक्मचंद द्वार का से चले. तिसी समें सब यदुवंसियों ने जाय. राजा उग्रसेन से कहा कि महाराज. हम नें सुना है जो कुंडलपुर में राजासिसुपाल जुरासिंधु समेत सब असुर दल ले व्याहन आया है. और हरि अकेले गये हैं. इससे हम जानते हैं. कि वहां श्री रुक्म जी से और उनसे युद्ध होगा. यह बात जान के भी हम अजान हो हरि को छोड यहां कैसे रहें. हमारा मन तो मानता नहीं. आंगं जो

आप आज्ञा की जे सो करें.

इस बात के सुनते ही राजा उग्रसेन ने अति नय खाय. चवराय. बलराम जी को निकट बुलाय.
समझाये कहा. कि तुम हमारी सब सेना ले श्री कृष्ण के न पहुंचते न पहुंचते. शीघ्र कुंडलपुर जाओ. ओ
उन्हें अपने संग ले आओ. राजा की आज्ञा पाते ही बलदेव जी छपन करोड़ जादू जोड़ ले कुंडलपुर को
चले. उस काल कटक के हाथी काले. धौले. धूमरे. दल बादल से जनाते थे. औ उनके खेत खेत दांत का
पाती से. घोंसा मेघ सा गरजता था. औ शस्त्र बिजुली से चमकते थे. राते पीले रागे पहने घुड़चढ़े के टोल
के टोल जिधर तिधर दृष्ट आते थे. रथों के तांतों के तांते रुमरुमाते चले जाते थे. तिन की शोभा निरख
निरख. हरष हरष. देवता अति हित से अपने अपने. विमानों पर बैठे आकाश से फूल बरसाय. बरसाय.
श्री कृष्णचंद्र आनंद कंद की जै मनाते थे. इस बीच सब दल लिये चले चले. कुंडलपुर में हरि के पहुंचते
ही बलराम जी भी जाय पहुंचे. यों सुनाय. फिर श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. श्री कृष्णचंद्र रूप साम
र. जगत उजागर. तो इस भांति कुंडलपुर पहुंच चुके थे. पर रुक्मिणी इन के आने का समाचार न पाय.

विलख बदन नितनै चहुं ओर. जैसे चंद्रमलिन भये मोर.

अति चिंता सुंदरि जिय बाढ़ी. देखे उंच अटा पर ठाढ़ी. ॥

चटि चढ़ी उठकै खिरकी द्वार. नैननिते सांडे जल धार.

विलख बदन अति मलिन मन. लेव उसास निसास.

ब्याकुल बरदा नैन जल. सोचनि कहति उदास. ॥

कि अब तक क्यों नहीं आये. हार. तिनका तो नाम है अंतर जामी. ऐसी मुज से क्या चूक पड़ी.
जो अवलग विन्हीं ने मेरी सुध नली. क्या ब्राह्मण जहां नहीं पहुंचा. कै हार ने मुझे कुरूप जान मेरी प्रीति
की प्रतीत न करी. कै जुगसिंधु का आना सुन प्रभु न आये. कल ब्याह का दिन है. ओ असुर आय

पहुंचा. जो ब्रह्म कल मेरा कर गहेगा. तो यह पापी जीव हरिविन कैसे रहैगा. जप. तप. नेम. धर्म.
कुछ आडे न आया. अब क्या करूं और किधर जाऊं. अपनी वरात ले आया सिसुपाल. कैसे विरमें
प्रभु दीन दयाल.

इतनी बात जब रुक्मिणी के मुंह से निकली. तब एक सखीने तो कहा. कि दूरदेस विन
पिता वंधु की आज्ञा हरि कैसे आवेंगे. औ दूसरी बोली. कि जिनका नाम है अंतर जामी. दीनदयाल. ते
विन आये नरहैंगे. रुक्मिणी तू धीरज धर. ब्याकुल नहो. मेरा मन यह हामी भरता है कि अभी आय
कोई यों कहता है कि हरि आये. महाराज. ऐसे वे दोनों आपस में बतकहात कर रही थीं. कि वैसे में ब्रा
ह्मन ने जाय असीस दे कहा. कि श्री कृष्णचंद जी ने आय राज बाड़ी में डेरा किया. औ सब दल लिये बलदेव
जी पीछे से आते हैं. ब्राह्मन को देखते और इतनी बात के सुनते ही. रुक्मिणी जी के जी में जी आया. और
उन्होंने उस काल ऐसा सुख माना. कि जैसे तपी तप का फल पाय सुख माने.

आगे श्री रुक्मिणी जी हाथ जोड़ खिर रुकाय. उस ब्राह्मन के सनमुख कहने लगीं. कि आज तुमने
आय हरिका आगमन सुनाय मुझे धान दान दिया. मैं इच्छे पलटे क्या दूं. जो त्रिलो की की नाया दूं. तोनी. तु
म्हारे ऋण से उतरन न हूं. ऐसे कह मन सार सुकचाय रही. तब वह ब्राह्मन आगे बढ़ा. आसीरवाद कर बहों
से उठ. राजा भीष्मक के पास गया. और उस ने श्री कृष्ण के आने का बौर सब समझाये के कहा. सुनत प्रमान
राजा भीष्मक उठ धाया. औ चला चला बहों आया. जहां बाड़ी में श्री कृष्ण बलराम सुख धाम विराजते थे.
आते ही अष्टांग प्रनाम कर. सनुमुख खडे हो. हाथ जोड़ के कहा राजा भीष्मक ने.

मेरे मन वच हेतु हरी. कहा कहो जो दुष्टन करी.

अब मेरा मनोरथ पूरन हुआ जो आपने आय दरसन दिया. यों कह प्रभु के डेरे करवाय. राजा
भीष्मक तो अपने घर आय चिंता कर ऐसे कहने लगा. —

हरि चरित्र जाने सब कोइ. क्या जाने अब कैसी होइ.

और जहां श्री कृष्ण बलदेव थे. तहां नगर निवासी क्या स्त्री क्या पुरुष. आय आय. सिर नद. नाय. प्रभु का जस गाय गाय. सराहि सराहि. आपस में यों कहते थे. कि रुक्मिणी जोग वर श्री कृष्ण ही है. विधना करै यह जोरी जुरै. औ चिरंजीव रहै. इस बीच दोनों भाई यों के कुछ जो जी में आया तो नगर देखने चले. उस समै ये दोनों भाई जिस हाट बाट. चौहटे में हो जाते थे. तही नर नारियों के ठट्टे के ठट्टे लग जाते थे. औ वे इन के ऊपर चोआ. चंदन. गुलाब नीर. छिडक छिडक. फूल बरसाय बरसाय. हाथ बढ़ाय. बढ़ाय. प्रभु को आपस में यों कह कह बताते थे.

नीलंवर ओढ़े बलराम. पीतांबर पहने घनस्याम. ॥

कुंडल चपल मुकुट सिर धरे. कमल नयन चाहत मन हरे.

औ ये देखते जाते थे. मिदान सब नगर औ राजा सिसुपाल का कटक देखे तो अपने दल में आये. औ इन के आने का समाचार सुन राजा श्रीपाक का बड़ा बेरा अति क्रोध कर अपने पिता के निकट आय कहने लगा. कि सच कहो. कृष्ण यहां किस का बुलाया. आया यह भेद मैं ने नहीं पाया. विन बुलाये. यह कैसे आया. क्या काज है सुख का धाम. इस में इस का है क्या काम. ये दोनों कपटी कुटिल न हां जाते हैं. तहां ही उतपात मचाते हैं. जो तुम अपना नला चाहो. तो तुम सुज से सत्य कहो. ये किस के बुलाये आये.

महाराज. कृष्ण ऐसे पिता को धमकाय. यहां से उठ सात पांच करता ब्रह्मा गया. जाहां राजा सिसुपाल औ जुरासिंधु अपनी सभा में बैठे थे. औ उनसे कहा. कि यहां राम कृष्ण आये हैं. तुम अपने सब लोग को जता दो. जो सावधानी से रहें. इन दोनों भाइयों का नाम सुनते ही राजा सिसुपाल तो हरि चरित्र का लख यों स्वर. जी हार. करने लगा मन ही मन विचार. औ जुरासिंधु कहने. कि सुनो जहां.

ये दोनों आवें हैं. तहां कुछ न कुछ उपद्रव मचावें हैं. ये महा बली औ कपटी हैं. इन्होंने ब्रज में कंसादि बड़े बड़े राक्षस सहज सुनाव ही मोरे. इन्हें तुम मत जानो बरे. ये कभी किसी से लडकर नहीं हारे. श्री कृष्ण ने सज्जह वार मेरा दल हना. जब मैं अछरवीं वर चढ आया. तब यह भाग पर्वत पै जा चढा. जों मैंने उस में आग लगाई. तों यह छल कर द्वारि का को चला गया.

याकौ काहू भेद न पायौ. अब यहां करन उपद्रव आयौ.

है यह छली महा छल करै. काहू पै नहिं जान्यो परै.

इससे अब ऐसा कुछ उपाय कीजि. जिससे हम सबों की पत रहें. इतनी बात जब जुगसिंधु ने कही. तब रुक्म बोला. कि ते क्या वस्तु हैं. जिनके लिये तुम इतने भावित हो. तिनहें तो मैं भली भांति से जानता हूं. कि वन वन. गाते नाचते. वेनु बजाते. धेनु चराते. फिरते थे. वें बालक गंगार युद्ध विद्या की रीति क्या जाने. तुम किसी बात की चिंता अपने मन में मत करो. हम सब यदु वंसियों समेत कृष्ण वत्सल को क्षिन भर में मार हटावेंगे.

श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. उस दिन रुक्म तो जुगसिंधु औ सिसुपाल को समझाय बुझा य. द्वादस बंधाय. अपने घर आया. और उन्होने सात पांच कर रात गवांई. भोर होते ही उधर राजा सिसुपाल औ जुगसिंधु तो व्याह का दिन जान बरात निकालने की धूम धाम में लगे. और उधर राजा भीष्मक के यहां भी मंगलाचार होने लगे. इसमें रुक्मिणी जी ने उठते ही एक ब्राह्मण के हाथ. श्री कृष्णचंद से कहला भेजा. कि कृष्ण निधान. आज व्याह का दिन है. दो घड़ी दिन रहे नगर के पूरव देवी का मंदिर है. तहां मैं पूजा करने जाऊंगा. मेरी लाज तुम्हें है. जिसमें रहे सो करियेगा.

आगे पहर एक दिन चढ़े सखी सहेली औ कुटुंब की स्त्रियां आई. तिनहो ने आते ही पहले तो अंगन में गजमोतियों का चौक पुरवाय. कंचन की जडाऊ चौकी बिछवाय. तिस पर रुक्मिणी को बिठाय. सात सुहागनों

सं तल चढ़ाया. पीछे सुगंध उवटन लगाय. निलाय धुलाय. उसे सोलह सिंगार करवाय. बारह आभूषण पह
राय. ऊपर राता चोला उढाया. वनी वनाय विठाय. इतने में घड़ी चार ऐक दिन पिछला रह गया. उस काल
रुक्मिणी बाल. अपनी सब सखी सहेलियों को साथ ले. बाजेगाजे से देवी की पूजा करने को चली. तो राजा भी पक
ने अपने लोग रखवाली को उसके साथ कर दिये .

ये समाचार पाय कि राज कन्या नगर के बाहर देवी पूजने चली है. राजा सिसुपाल ने भी श्री कृष्णचंद्र
के डर से अपने बड़े बड़े रावत. साजंत. स्वर. वीर. जोधाओं को बुलाय. सब भांति ऊंच नीच समझाय बुझाय. रु
क्मिणी जी की चौकसी को भेज दिया. वे भी आय अपने अस्त्र शस्त्र संभाल राजकन्या के संग होलिये. उस
विधियां रुक्मिणी जी सब सिंगार किये. सखी सहेलियों के गुंड के गुंड लिये. अंतर पट की ओट में औ काले का
ले राक्षसों के कोट में जाते. ऐसी सोभायमान लगती थी. कि जैसे स्याम घटा के बीच ताग मंडल समेत चंद्र.
निदान कितनी ऐक बेर में चलीं चलीं देवी के मंदिर में पहुंची. वहां जाय हाथ पांव धोय. आचमन कर.
शुद्ध होय. राजकन्या ने पहले तो चंदन. अक्षत. धूप. दीप. नैवेद्य कर. श्रद्धा समेत वेद की विधि से देवी की
पूजा की. पीछे ब्राह्मणियों को इच्छा भोजन करवाय. सुथरी तीयलें पहराय. ऐली की खौड काढ. अक्षत लगा
य. उन्हें दक्षिणा दी. औ उन से असीस ली .

आगे देवी की परिक्रमा दे वह चंद्र मुखी. चंपक वरनी. मृगनयनी. पिक वयनी. गज गौनी. सखियों
को साथ ले. हरि के मिलने की चिंता किये. जों वहां से निर्विघ्न हो चलने को हुई. तों श्री कृष्णचंद्र भी अकेले
रथ पर बैठ वहां पहुंचे. जहां रुक्मिणी के साथी सब जोधा अस्त्र शस्त्र से जकड़े खड़े थे. इतना कह श्री शुक
देव जी बोले कि .

पूजि गौर जब ही चली. ऐक कहनि अकुलाय .

सुन सुंदरि आरे हरी. देख धजा फहराय .

यह बात सखी से सुन. औ प्रभु के रथ की वैरख देख. राजकन्या. अति आनंद कर फूली अंग न समाती थी. औ मगनी के हाथ पर हाथ दिये. मोहनी रूप किये. हरि के मिलने की आस लिये. कुछकुछ मुसकुराती. ऐसे सब के बीच मंद गति जाती थी. कि जिस की शोभा कुछ वरनी नहीं जाती. आगे श्री कृष्णचंद को देखते ही सब रखवाले भूले से खड़े हो रहे. औ अंतर पट उन के हाथ से छूट पड़ा. इस में मोहनी रूप से रुक्मिणी जी को जो उन्होंने ने देखा. तो और भी मोहित हो ऐसे सिथिल हुंए. कि जिन्हें अपने तन मन की भी सुध न थी.

भृकुटी धनुष चढाय. अंजन वरुनी पनचकै.

लोचन बान चलाय. मारे पै जीवत रहै. ॥

महाराज. उस काल सब राक्षस तो चित्र के से कटे खड़े देखते ही रहे. औ श्री कृष्णचंद सब के बीच रुक्मिणी के पास रथ बढ़ाय जाय खड़े हुंए. प्रान पति को देखते ही उस ने सकुच कर मिलने को जो हाथ बढ़ाया. तो प्रभु ने वींए हाथ से उठाया उसे रथ पर बैठाया.

कांपत गान सकुच मन भारी. छांड सबन हरि संग सिधारी.

जौ वैरागी छांडे गेह. कृष्ण चरन सौं करै सनेह.

महाराज. रुक्मिणी जी ने तो जप. तप. व्रत. पुन्य किये का फल पाया. औ पिछला दुख सब गंवाया. वैरी अस्त्र शस्त्र लिये खड़े मुख देखते रहे. प्रभु उनके बीच से रुक्मिणी को ले ऐसे चले कि.

जौ वह कुंडनि स्यार के. परै सिंह विच आय.

अपनों भक्षण लेइकै. चले निडर घहराय.

आगे श्री कृष्णचंद के चलते ही बलराम जी भी पीछे से चौंसा दे. सब दल साथ ले जा मिले. इति.

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. कितनी ऐक दूर जाय श्री कृष्णचंद ने रुक्मिणी जी को सोच संकोच युत देखकर कहा. कि सुंदरि. अब तुम किसी बात की चिंता मत करो. मैं शंख ध्वनि कर सब तुम्हारे मन का डर हूंगा. औ दारिका में पहुंच वेद की विधि से बरूंगा. यों कह प्रभुने उसे अपनी माला पहिराय. बाँई ओर बैठाया. ज्यों शंख धुनि करी. लों सिमुपाल औ जुरासिंधु के साथी सब चौंक पड़े. यह बात सारे नगर में फैल गई. कि हरि रुक्मिणी को हरल गये

इस में रुक्मिणी हरन अपने अपने तिन लोगों के मुख से सुन. कि जो चौकसी को राजकन्या के संग गये थे. राजा सिमुपाल औ जुरासिंधु अति क्रोध कर. किलस. टोप. पहन. पेथी बांध. सब शस्त्र लगाय. अपना अपना कटक ले लड़ने को श्री कृष्ण के पीछे चढ़ दौड़े. औ उनके निकट जाय. आयुध संभाल संभाल ललकारे. ओर नांगे क्यों जाते हो. खड़े रहो. शस्त्र पकड़ लडो. जो क्षत्री सर वीर है. वे खेत में पीठ नहीं देते. महाराज. इतनी बात के सुनते ही यादव फिर सनमुख हुए. और लगे दोनों ओर से शस्त्र चलने उस काल रुक्मिणी बाल अति भयमान घूंघट की ओट किये. आंस भर भर लंबी सांसे लेती थी. औ प्रीतम का मुख निरख निरख मन ही मन विचार कर यों कहती थी. कि ये मेरे लिये इतना दुख पाते हैं. अंतरजामी प्रभु रुक्मिणी के मन का भेद जान बोल. कि सुंदरि. तू क्यों डरती है. तेरे देखते ही देखते सब असुर दल को मार भूमि का भार उतारवा हूं. तू अपने मन में किसी बात की चिंता मत करे. इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले कि राजा. उस काल देवता अपने अपने विमानों में बैठे आकाश में देखते क्या हैं कि.

यादव असुरन सों लरत. होत महा संग्राम.

ठाढ़े देखत कृष्ण हैं. करत युद्ध बलराम.

मारु वाजता है. कडखैत कडखा गाते है. चारन जस बखानते है. अश्वपति अश्वपति से. गज

पति गज पति से. रथी रथी से. पैदल पैदल से. भिड़ रहे हैं. इधर उधर के स्तर वीर पिल पिलके हाथ मारते हैं. औ कायर खेत छोड़ अपना जी ले भागते हैं. घायल खड़े घूमते हैं. कबंध हाथ में तरवार लिये चारो ओर घूमते हैं. औ लोथ पर लोथ गिरती हैं. तिन से लोह की नदी वह चली है. तिस में जहां तहां हथी जो मरे पड़े हैं. सो टापू से जनाते हैं. औ सड़े मगर सी. महादेव भूत घेत पिशाच संग लिये सिर चुन चुन मुंड झाल बनाय बनाय पहनते हैं. औ गिद्ध. शाल. कूकर. आपस में लड़ लड़ लोथें खेंच खेंच लाते हैं. औ फाड़ फाड़ खाते हैं. कौणे आंखें निकाल निकाल धड़ों से ले जाते हैं. निदान देवताओं के देखते ही देखते बलराम जी ने सब असुर दल यों काट डाला कि जों किसान खेती काट डाले. आगे जुरासिंधु औ सिमुणाल सब दल कटाय. कई ऐक घायल संग लिये. भागके ऐक ठौर जा खड़े रहे. तहां सिमुणाल ने बहुत अच्छताय पढ़ताय. सिर डुलाय. जुरासिंधु से कहा. कि अवतो अपजस पाय. औ कुल को कलं क लगाय. संसार में जीना उचित नही. इस से आप आजा दें तो मैं रन में जाय लड़ मरूं.

॥ नातर हों करि हों वन नास. लैं उं जोग छाड़ौ सब आस.

गई आन पत अव क्यौ जी जै. राखि घान क्यौ अपजस कीजे.

इतनी बात सुन जुरासिंधु बोला. कि महाराज. आप ज्ञानवान हैं. औ सब बात में जान. मैं तुम्हें क्या समझाऊं. जो ज्ञानी पुरुष हैं. सो हुई बात का सोच नहीं करते. क्यौं कि भले बुरे का करता और ही है. मनुष का कुछ बस नहीं. यह परबस पराधीन है. जैसे काठ की पुतली को नटुआ जों नचावता है. तौ नाचता है. ऐसे ही मनुष करना के बस हैं. वह जों चाहता है सो करता है. इस से सुख दुख में हरष शोक न कीजे. सब सयना सा जान लीजे. मैं तेईस तेईस अक्षोहनी ले मथुरापुरी पर सत्रह बेर चढ़ गया. और इसी कृष्ण ने सत्रह बेर मेरा सब दल हना. मैंने कुछ सोच न किया. और अठारवी बेर जद इस का दल मारा तद कुछ हर्ष भी न किया. यह भाग कर पहाड़ पर जा चढ़ा. मैंने इसे वहीं फूक दिया. न

जानिये यह कोंकर जिया. इस की गति कुछ जानी नहीं जाती. इतना कह फिर जुरासिंधु बोला. कि म
हाराज. अब इंचित यही है जो इस समय को टाल दीजे. कहा है कि प्राण बचे तो पीछे सब हो रहता है.
जैसे हमें हुआ कि सत्रह बार हार अठारवीं बार जीते. इससे जिस में अपनी कुशल होय सो कीजे औ हठ
छोड़ दीजे.

महाराज. जद जुरासिंधु ने ऐसे समझाये. कहा तद त्रिसं कुछ धीरज हुआ औ जितने घायल
जोधा बचे थे तिनके साथ ले. अच्छता पछता जुरासिंधु के संग हो लिया. ये तो यहां से यों हारके चले. और
जहां. सिसुपाल का घर था तहां की बात सुनी. कि पुत्र का आगमन विचार सिसुपाल की मां जां मंगलाचार
करने लगी. तो सनमुख छीक हुई. औ दाहनी आंख उस की फड़कने लगी. यह अभुगन देख. त्रिसका
माथा ठनका. कि इस बीच किसी ने आय कहा जो तुम्हारे पुत्र की सब सेना कट गई. औ दुलहन भी न मिली.
अब वहां से भाग अपना जीव लिये आता है. इतनी बात के सुनते ही सिसुपाल की महतारी अति चिंता
कर अवाक हो रही.

आगे सिसुपाल औ जुरासिंधु का भागना सुन. रुक्म अति क्रोध कर. अपनी सभामें आन बैठा.
और सब को सुनाय कहने लगा. कि कृष्ण मेरे हाथ से बच कहां जा सकता है. अभि जाय त्रिस मार रुक्मिणी
को ले आऊं तो मेरा नाम रुक्म. नहीं तो फिर कुंडलपुर में न आऊं. महाराज. ऐसे पैज कर रुक्म एक अ
हौहिनी दल ले. श्री कृष्णचंद्र से लड़ने को चढ़ धाया. और उस ने यादवों का दल जा घेरा. उस काल त्रिस
ने अपने लोगों से कहा. कि तुम तो यादवों को मारो. औ मैं आगे जाय कृष्ण का जीता पकड़ लाता हूं. इतनी
बात के सुनते ही उसके साथी तो यदुवंशियों से युद्ध करने लगे. औ वह रथ बढ़ाय श्री कृष्णचंद्र के निक
ट जाय ललकार कर बोला. अरे कपटी गत्रार. तू क्या जाने राज योहार. बालकपन में जैसे तैने दूध द
ही की चोरी करी. तैसे तूने यहां भी आय सुंदरी हरी.

ब्रज वासी हम नहीं अहीर. ऐसे कह कर लीने तीर. ॥

त्रिष के बुने लिये उन वीन. खैंच धनुष सर खैंडेतीन.

उन वानों को आते देख श्री कृष्णचंद ने बीच ही काटा. फिर रुकने और वान चलाए प्रभु ने वे भी काट गिराए. औ अपना धनुष संभाल कई ऐक वान ऐसे मारे. कि रथ के घोड़ों समेत सारथी उडगया. और धनुष उसके हाथ से कट नीचे गिरा. पुनि जितने आयुध उसने लिये. हरि ने सब काट गिरा दिये. तब तो वह अति कुंठलाय. फरी खांडा उठाय. रथ से कूद. श्री कृष्णचंद की ओर यों रुपदा. कि जैसे बाबला गीदड़. गज पर आवै. कै जों पतंग दीपक पर धावै. निदान जाते ही उन ने हरि के रथ पर एक गदा चलाई कि प्रभु ने रुट उसे पकड़ बांधा. औ चाह कि मारे इस में रुक्मिणी जी बोली.

मारो मत भैया है मेरौ. छाड़ों नाथतिहारौ चरौ. ॥

मूरख अंध कहा यह जानै. लक्ष्मी कंत हि मानुष मानै.

तुम योगेश्वर आदि अनंत. भक्त हेत प्रगटत भगवंत.

यह जड कहा तुम्हें पहिचानै. दीन दयाल कपाल बखानै.

इतना कह फिर कहने लगीं. कि साध-जड. औ बालक का अपराध मन में नहीं. लति जैसे कि सिंह स्वाम के भूखने पर ध्यान नहीं करता. और जो तुम इसे मारोगे तो होगा मेरे पिताको शोक. यह करना तुम्हें नहीं है जोग. जिस ठौर तुम्हारे चरन पडते हैं. तहां के सब प्राणी आनंद में रहते हैं. यह बडे अचरज की बात है. कि तुम सा सगा रहते राजा भीष्मक पुत्र का दुख पावें. महाराज. ऐसे कह एक बार तो रुक्मिणी जी यों बोली. कि महाराज. तुम ने भला हित संबंधी से किया. जो पकड़ बांधा. औ खड्ग हाथ में ले मारने को उपस्थित भये. पुनि अति व्याकुल हो. थरथराय. आंखें उबड़वाय. विस्तर विस्तर. पावों पड गोद पसार कहने लगीं.

बंधु भीख प्रभु मेकों देऊ. इतनों जस तुम जग में लेउ. ॥

इतनी बात के सुने से. औ रुक्मिणी जी की और देखने से. श्री कृष्णचंद जी का सब कोप शांत हु
आ. तब उन्होंने उनसे जीत्र से तो नमारा. पर सारथी को सेन कही. उसने रुट इसकी पगड़ी उतार डंडियां चढा
य. मूंछ दाढ़ी औ सिर मूंछ. सात चोटी रख. रथ के पीछे बांध लिया.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. रुक्म की तो श्री कृष्ण जी ने यहां यह अवस्था
की. और बलदेव. वहां से सब असुर दल को मार भगायकर. भाई के मिलने को ऐसे चले. कि जैसे स्वतः गज
कबल देह में कबलों को तोड़ खाए. विथिराए. अकुलाए के नाग ता ह्ये. निदान कितनी ऐक वेर में प्रभु के
समाप जाय पहुंचे. औ रुक्म का वंश देख श्री कृष्ण जी से अति कुंठलाय. के बोले. कि तुम ने यह क्या काम
किया. जु साले का पकड़ बांधा. तुम्हारी कुंठेव भंही जाती.

बांध्यो याहि करी बुद्धि थोरी. यह तुम कृष्ण सगाई तोरी॥

औ जदु कुल को लीक लगाई. अब हम सों को करिहै सगाई.

जिस समैं यह युद्ध करने को आप के सनमुख आया. तब तुम ने इस समुदाय बुझाये के उलटा क्यों
न फेर दिया. महाराज. ऐसे कह. बलराम जी ने रुक्म को तो खोल. समुदाय बुझाये. अति शिष्टाचार कर विद्या
किया. फिर हाथ जोड़ अति विनती कर बलराम सुख धाम रुक्मिणी जी से कहने लगे. कि हे सुंदरि. तुम्हारे
भाई की जो यह दसा हुई. इस में कुछ हमारी चूक नहीं. यह उसके पूर्वजन्म के किये कर्म का फल है. और
हस्तियों का धर्म भी है. कि भूमि धन त्रिया के काज. करते हैं युद्ध दल परस्पर साज. इस बात का तुम बिलग
मत मानो. मेरा कहा सच ही जानो. हार जीत भी उसके साथ ही लगी है. और यह संसार दुख का समुद्र है. य
हां आय सुख कहां. पर मनुष माया के बस हो. दुख सुख. मला बुझ. हार जीत. संयोग. त्रियोग. मन ही मन
से मान लेते हैं. पै इस में हरष शेष जीत्र की नहीं होता. तुम अपने भाई के विरूप होने की चिंता मत करो.
क्यों कि ज्ञानी लोग जीत्र अमर देह का नास कहंत है. इस लेखे देह की पत जाने से कुछ जीत्र की नहीं गई.

॥ १६५ ॥

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि धर्मवितार अव
वलराम जी ने ऐसे रुक्मिणी को समझाया तब.

सुन सुंदरि मन समझै. किये जेठ की लाज.

सैन मांह पिय सों कहत. हांकहु रथ बजरज.

घूघट ओट वदन की करै. मधुर वचन हरि सों उच्चरै.

सन मुख ठाढ़े है वलदाऊ. अहो कंत रथ वेग चलाऊ.

इतना वचन श्री रुक्मिणी जी के मुख से निकलते ही दूधर तो श्री कृष्णचंद्र जी ने रथ दा
रिका की ओर हांका. औ उधर रुक्म अपने लोगों में जाय अति चिंता कर कहने लगा. कि मैं कुंडल
पुर से यह पैज करके आया था. कि अभी जाय श्री कृष्ण वलराम को सब यदुवंसियों समेत मार रुक्मि
णी को ले आऊंगा. सो मेरा प्रन पूरा न हुआ. और उलटी अपनी पत खोई. अब जीता न रहूंगा. इस
देस औ ग्रहस्था श्रम की छोड़ बैरागी हो. कहीं जाय मरूंगा.

जब रुक्म ने ऐसे कहा. तब उसके लोगों में से कोई बोला. महाराज. तुम महा वीर हो. औ बड़े
ब्रतापी. तुम्हारे हाथ से जो जे जीते वच गये. सो बिनके भले दिन थे. अपनी प्रारब्ध के बल से निकल
गये. नहीं वो आप के सनमुख हो कोई शत्रु कब जीता वच सकता है. तुम सज्जन हो. ऐसी बात क्यों
विचारते हो. कभी हार होती है. कभी जीत. पर सूर वीरों का धर्म है जो साहस नहीं छोड़ते. भला
रिपु आज वच गया. फिर मार लेंगे. महाराज. जइ यों विसने रुक्म को समझाया. तद ब्रह्म यह कह
ने लगा कि सुनौ.

हार्यो उन सों औ पत गई. मेरे मन अतिलज्जा गई.

जना न हों कुंडल पुर जाऊं. वरन औरही गांव वसाऊं.

यों कह उन डूक नगर वसायौ. सुतदारा धन तहां मंगायो.

ताकौ धर्यो मोजकटु नाम. ऐसैं ठकत वसायो नाम.

महाराज. उधर रुक्म तो राजा भीष्मक से वैर कर ब्रह्म रहा. औ इधर श्री कृष्णचंद्र औ बलदेव जी च
ले चले दारिका के निकट आय पहुंचे.

उड़ी रेनु आकाश जु छाई. तब ही पुरवासिन सुध पाई. —

आवत हरि जाने जवाहिं. सरस्वती नगर बनाय.

सोभा भई तिहुं लोक की. कहा कौन पै जाय.

उस काल घर घर मंगला चार हो रहे. द्वार द्वार केले कंख गडे. कंचन कलस सजल सपसुत धरे. ध्व
जा पताका फहराय रही. तोरन वंदन करें बंधी हुई. और हर हाट. वाट. चौहों में चौमुते दिये लिये युवतीयों के
यूय के यूय रखे. औ राजा उग्रसेन भी सब यदुवंसियों समेत बाजे गाजे से अगाऊ जाय. शीति मंति कर. बलयम
सुख घाम औ श्री कृष्णचंद्र आनंद कंद को नगर मेले आगे. उस समै के वनाव की छवि कुछ बरनी नही
जाती. क्या स्त्री क्या पुरुष सब ही के मन में आनंद छाया रहा था. प्रभु के सोंही आय आय सब भेट दे दे भेट
ते थे. औ नारियां अपने अपने द्वारों. चारों. चौबों. कोठो पर से मंगली गीत गाय गाय. आरता उतार उतार
र. फूल बरसावती थी. औ श्री कृष्णचंद्र औ बलदेव जी जथा योग सब की मनुहार करते जाते थे. निदान
इसी शीति से चले चले राजमंदिर में जा विराजे. आगे कई एक दिवस पाछे एक दिन श्री कृष्ण जी राजसभा
में गये. जहां राजा उग्रसेन. सरसेन. वसुदेव आदि सब बड़े बड़े यदुवंसी बैठे थे. और प्रणाम कर इन्होंने उन
के आगे कहा. कि महाराज. युद्ध जीत जो कोई सुंदरी लगता है. वही एसस व्याह कहलाता है.

इतनी बात के सुनते ही सरसेन जी ने परोहित बुलाय. जिसे समझाये कहा. कि तुम श्री कृष्ण के
विवाह का दिन ठहरा दो. उसने मट पत्रा खोल. भला महीना. दिन. वार. नक्षत्र. देख. शुभ सरज चंद्रमा विचार

व्याह का दिन ठहरा दिया. तब राजा उग्रसेन ने अपने मंत्रियों को तो यह आज्ञा दी. कि तुम व्याह की सब सामा इक
 ठी करो. और आप बैठ. पत्र लिख लिख पांडुर कौरव आदि सब देस विदेस के राजाओं को ब्राह्मणों के हाथ भिजवाए.
 महाराज. सीढ़ी पांते ही सब राजा प्रसन्न हो हो उठ धाए. तिन्हो के साथ ब्राह्मण पंडित भाट भिखारी भी होलिये.

और ये समाचार पाय राजा भीष्मक न भी बहुत वस्त्र सस्त्र. जडाऊ आभूषण. और रथ. हाथी. घोड़े.
 दास. दासियों के डोल. एक ब्राह्मण को दे. कन्यादान का संकल्प मन ही में ले. अति विनती कर. दारिका को भेज दि
 या. उधर से तो देस देस के नरस आए. ओ इधर से राजा भीष्मक का पगला सब सामा लिये वह ब्राह्मण भी आया.
 उस समै की शोभा दारिकापुरी की कुछबरी नहीं जानी. आगे व्याह का दिन आया तो सब रीति भोग कर बरकसा
 को मंड के नीचे लेजा बैठाया. और सब बंडे बंडे मूढ यदुवंसि भी आय बैठे. उस विरियां.

पंडित तहां वेद उच्चरै. रुक्मिणी संग हरि आचरि फिरै.

ढोल दुंदुभी भेर बजावै. हारष हि देख पदुप वरसावै.

सिद्ध साध चारन गंधर्व. अंतरीक्ष भये देखैं सर्व. ॥

चढ़े विमान घिरे सिर नावैं. देव वधू सब मंगल गावैं.

हाथ गहना प्रभु भोजन फरी. चाम अंग रुक्मिणी वैठारी. ॥

छोरी गांठ पटा फेर दियो. कुलदेवी को नव पूजियो.

छोरत कंकन हरि सुंदरी. खेलत दूधा आती करी. ॥

अति आनंद रच्यो जगदीस. निरखि हरषि सब दंदिं असीस.

हरि रुक्मिणि जेरी चिरंजियो. जिनको चरित सुधा रस पियो.

दीना दान विप्र जे आये. मांगध वंदी जन पहिराये. ॥

अनप देस देस के आये. दीनां विदा सबै पहुंचाये. ॥

दूतनी कथा कह श्री भुवनेश्वर जी बोले कि महाराज. जो जन हरि कृष्णनी का चरित्र पढ़े सुनेगा. ओ पढ़ सुनके सुमिरन करेगा. सो भक्ति मुक्ति जन पावेगा. पुनि जो फल होता है अश्वमेदादि. यज्ञ. गौ आदि दान. गंगादि स्नान. प्रयागादि तीर्थ के करनेमें. सोई फल मिलता है हरि कथा कहने सुनेमें. इति.

(Chapter 56th)

श्री भुवनेश्वर जी बोले. कि महाराज. एक दिन श्री महादेव जी अपने स्थान के बीच ध्यान में. बैठे थे. कि ऐसा ऐसी कामदेव ने आ सताया. ता हरका ध्यान छूटा. ओ लगे अज्ञान हा पार्वतीजी के साथ क्रीडा करने. इसमें कितनी एक बेर पीछे शिवजी को केलि करते करते. जब ज्ञान हुआ तब क्रोध कर कामदेव को जलाय भस्म किया.

काम बली जब शिव देख्यो. तब रति धरतन धीर.

पति विन अति नलफत खरी. विहवल विकल शरीर.

काम नारि अति लोटति फिरै. कंत कंत कहि क्षित भुज भैरै.

पिय विन तिय महा दुगिया जान. तब यों जौरे कियो बखान.

कि हे रति. तू चिन्ता मत करै. तेरा पति तुझे जिस भांति मिलेगा तिसका भेद सुन. मैं कहती हूं.

कि पहले तो वह श्री कृष्णचंद के घर में जन्म लेगा. ओ तिसका नाम प्रद्युम्न होगा. पीछे उसे संवर लेजाय समुद्र में वहावेगा. फिर ब्रह्म मच्छ के पेट में हो संवर ही की रसोई में आवेगा. तू वहीं जायके रह. जब ब्रह्म आवे तब उसे ले पालियों. पुनि वह संवर को मार तुम्हें साथ ले दारिका में सुख से जाय वस गा. महाराज.

शिव रानी यों रति समझाई. तब तन धर संवर घर आई.

सुंदरि बीच रसोई रहे. निशि दिन मारग पिय को चहै.

इतनी बात कह श्री शुकदेव जी बोले. कि राजा. उधर रति तो पियके मिलन की आस कर यों रहने लगी. और धर रुक्मिणी जी को गर्भ रहा. औ दश महीने में पूरे दिनों लड़का भूँसा यह समाचार पाय जोतिषियों ने आय लग्न राध वसुदेव जी से कहा. कि महाराज. इस बालक के शुभ ग्रह देख हमारे विचार में यों आता है. कि रूप गुण पराक्रम में यह श्री कृष्णचंद जी ही के समान होगा. पर बालकपन भर जल में रहेगा. पुन रिपुको मार स्त्री समेत आन मिलेगा. यों कह प्रद्युम्न नाम धर जोतिषि तो दक्षिणा ले विदा हुऐ. औ वसुदेव जी के घर में रीति भाँति औ मंगलाचार. होने लगे. आगे श्री नारद मुनि जीने जाय. उसी समे समनाय संवर से कहा. कि तू किस नींद सोता है. तुझे चेत है कै नही. वह बोला. क्या. इन्हें ने कहा. वेरा वैरी काम का अवतार प्रद्युम्न नाम श्री कृष्णचंद के घर में जन्म ले चुका.

राजा. नारद जी तो संवर को यों चिताय चले गये. औ संवर ने सोच विचार कर मन ही मन में यह उपाय ठहराया. कि पवन रूप हो वहां जाय त्रिसे हर लाऊं. औ समुद्र में वहाऊं. तो मेरे मन की चिंता मिटे. औ निर्भय हो रहूं. यह विचार कर संवर वहां से उठ अलख रूप हो चला चला श्री कृष्णचंद के मंदिर में आया. कि जहां रुक्मिणी जी सोअर में हाथ से दबाए छाती से लगाए. बालक को दूध पिलाती थी. औ चुपचाप घात लगाय खड़ा हो रहा. जो बालक पर से रुक्मिणी जी का हाथ अलग हुआ. तो असुर अपनी माया कैलाय उसे उठाये ऐसे ले आया. कि जितनी स्त्रियां वहां बैठी थीं. तिन में से किसी ने न देखा. न जाना. कि कौन किस रूप से आय. कौ कर उठाये ले गया. बालक को आगे न देख रुक्मिणी जी अति घबराई. औ रोने लगीं. उनके रोने का शब्द सुन सब यदुवंशी क्या स्त्री क्या पुरुष घिर आए. औ अनेक अनेक प्रकार की बातें कह कह. चिंता करने लगे.

इस बीच नारद जी ने आय सब को समझाकर कहा. कि तुम बालक के जाने की कुछ भावना मत करो. त्रिसे किसी बात का डर नही. वह कहीं जाय. पर उसे काल नही व्यापेगा. औ बालापन विधी

कर एक सुंदरी नारी साथ लिये तुम्हें आय मिलेगा. महाराज. ऐसे सब यदुवंशियों को भेद बताय. समझाय बुझाय. गारुड मुनि जब विदा हुए. तब वे भी सांच समझ संतोष कर रहे.

अब आरंभ कथा सुनिये. कि संवर जो प्रद्युम्न का लंगड़ा था. उसने उन्हें समुद्र में डाल दिया. वहां एक मछली ने इन्हें निगल लिया. उस मछली को एक और बड़ी मछली निगल गई. इसमें एक मछली ने जा यह समुद्र में जो जाल फेंका. तां वह भी जाल में आई. धीगर जाल खेंच. उस मछली का देख. अति प्रसन्न हो. ले अपने घर आया. निदान वह मछली उसने राजा संवर को भेंट दी. राजा ने ले अपने खोई घर में भेंट दी. रसोई करनेवाली ने जा उस मछली को चीरा. तां उसमें से एक और मछली निकली. जिस का पेट फाड़ा तो एक लडका स्याम वदन अति सुंदर उसमें से निकला. उसने देखते ही अति अचरज किया. ओ वह लडका ले जाय रति को दिया. उसने महा प्रसन्न हो ले लिया. यह बात संवर ने सुनी तो रति को बुलाय कै कहा. कि इस लडके को भली भांति संयत्न कर पाल. इतनी बात राजा की सुन. रति उस लडके को ले निज मंदिर में आई. उस काल सारद जी ने जाय रति में कहा.

अब तू चाहि पाल चित लाय. तो पति प्रदमन प्रगट्टा आय.

संवर मार तोहिले जै है. बाला पन गा ठार विंते हैं. ॥

इतना भेद बताय नारद जी तो चले गए. और रति अति हित से चित लगाय पालन लगा. जो जो वह बालक बढ़ता था. तां तो रति का पति के मिलने का बात होता था. कभी वह उसका रूप देख प्रेम कर हिये से लगाती थी. कभी दृग मुख कपाल चूम आय ही विहस के गले लगती थी. और यों कहती थी. —

भक्त प्रभु संयोग बनायो. मछली माहीं कंत में पायो. —

प्रेम सटित वय न्यायक. दिन में पावत ताहि.

हलरावत पुन जागक. कहत कंत चित चाहि.

आगे जब प्रद्युम्न जी पांच वरस के हुये. तब रति अनेक अनेक भंति के वस्त्र आभूषण पहनाय. पहनाय. अपने मन का साद पूरा करने लगी. औ मैनों को सुख देने. उस काल वह बालक जो रति का आंचल पकड़कर मा मा कहने लगा. तों वह हंस कर बोली. हे कंत तुम यह क्या कहते हो. मैं तुम्हारी नारी. तुम देखो अपने हिये. विचार. तुम्हें पार्वती जी ने यह कहा था. कि तू संवर के घर जाय रह. तेरा कंत श्री कृष्णचंद के घर में जन्म लेगा. सो मल्लिकी के पट में हो तेरे पास आयेगा. आ नारद जी भी कह गये थे. कि तू उदास मत हो. तेरा स्वामी तुम्हें आया मिलना है. तभी से मैं तुम्हारे मिलने की आस किये. यहां वास कर रही हूं. तुम्हारे आने से मेरी आस पूरी भई.

ऐसे कह रति ने फिर पति को धनुष त्रिद्या सब पढाई. जब वे धनुष त्रिद्या में नि पुन हुये. तब एक दिन रति ने पति से कहा. कि स्वामी. अब यहां रहना उचित नहीं. क्योंकि तुम्हारी माता श्री रुक्मिणी जी ऐसे तुम विन दुख पाय अकुलाती है. जैसे बच्चा विन माय. इस से अब उचित यही है कि असुर संवर को मार. मुझे संग ले. द्वारिका में चलि. मात पिता का दरसन कीजे. और विन्हे सुख दीजे जो आपके देखने की लालसा किये हुये है.

श्री शुकदेव जी यह प्रसंग सुनाय राजा से कहने लगे. कि महाराज. इसी रीति से रति की बातें सुनते सुनते प्रद्युम्न जी सयाने हुये. तो एक दिन खेलते खेलते राजा संवर के पास गये. वह इन्हे देखते ही अपने ही लडके समान जान लाउ कर बोला. कि इस बालक को मैंने अपना लडका कर पाला है. इतनी बात के सुनते ही. प्रद्युम्न जी ने अति क्रोध कर कहा. कि मैं बालक हूं वैसी तेरा. अब तू लडकर दश बल मेरा. तों सुनाय खंभ ठोक सनमुख हुआ. तब हंस कर संवर कहने लगा. कि भाई. यह गेरे लिये प्रद्युम्न कय

से आया. का दूध पिला मैंने सर्प बढाया. जो ऐसी बातें करता है. इतना कह फिर बोला. ओरे वेटा. तू क्यों क
हता है ये वैन. का तुम्हें जम दूत आय हैं लेन.

महाराज. इतनी बात संवर के मुह से सुनते ही वह बोला. प्रद्युम्न मेरा ही है नाम. मुह से आज तू
कर संग्राम. तैने मुँह तो था सागर में बहाया. पर अब मैं अपना बैर लेन फिर आया तूने अपने घर में अपना काल
बढाया आप. कौन किसका वेटा और कौन किसका बाप.

सुन संवर आयुध गहे. बढो क्रोध मन भाव.

मनहुं सर्प की पूछ पर. पर्यौ अंधेरे पाव.॥

आगे संवर अपना सब दल मंगवाय. प्रद्युम्न को बाहर ले आय. क्रोध कर गदा उठाया मेघ की
भाँति गरजकर बोला. देखू अब तुम्हें काल से कौन बचाता है. इतना कह जो उस ने दपटके गदा चलाई. तो
प्रद्युम्न जी ने सहज ही काट गिराई. फिर उसने रिसायकर अग्नि बान चलाए. इन्होंने जल बान छोड बुझा
य गिराये. तब तो संवर ने महा क्रोध कर जितन आयुध उसके पास थे सब किये. ओ उन्होंने काट काट गि
राय दिये. नर कोई आयुध उसके पास न रहा. तब क्रोध कर धाय प्रद्युम्न जी जाय. लिपटे. ओ दोनों में मल्ल
युद्ध होने लगा. कितनी ऐक बैर पीछे ये उसे आकाश को ले उडे. वहां जाय खडग से उस का सिर काट गिरा दिय
या. और फिर आय असुर दल का वध किया.

संवर को मारा. रति ने सुख पाया. ओ तिसी समय एक विमान स्वर्ग से आया. उस पर रति पाति दोनों च
ढ बैठे. और दारिका को चले. ऐसे कि जैसे शशिनी समेत सुंदर मेघ जाता हो. और चले चले वहां पहुंचे कि जहां
कंचन के मंदिर ऊंचे सुमेरु से जगमगाय रहे थे. विमान से उतर अचानक दोनों रत्नास में गये. इन्हें देख सब
सुंदरि चौंक उठी. और यां समझ कि श्री कृष्ण एक सुंदरि नारी संग ले आये है. सकुच रही. पर यह भेद किसुन
न जान कि प्रद्युम्न है. सब कृष्ण ही कृष्ण कहती थी. इस में जब प्रद्युम्न जी ने कहा. कि हयारे माता पिता कहाँ है.

तब रुक्मिणी जी अपनी सखियों से कहने लगी- हे सखी- यह हरि की उमहर को न है- वे दोनों हमारी समर में तो ऐसा आता है- कि हो न हो यह श्री कृष्ण ही का पुत्र है- इतनी बात के सुनते ही रुक्मिणी जी की छाती से दूध की धार वह निकली- ओ बाई बाह फटकने लगी- और मिलने का मन चबगया- पर विन पति की आज्ञा मिल न सकी- उस काल वहां नारद जी ने आय पूर्व कथा कह सब के मन का मंदिर मिला दिया- तब तो रुक्मिणी जी ने दौड़ कर पुत्र का सिर चूम उसे छाती से लगाया- और रीति भांति से व्याह कर बेटे वह को घर में लिया- उस समय- का स्त्री क्या पुरुष सब यदुवंसियों ने आय- मंगलाचार कर- अति आनंद किया- घर घर वधाई बाजे गली- औ सारी द्वारिका पुरी में सुख छाया गया-

इतनी कथा सुनाय श्री भुवनेश्वर जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज- ऐसे प्रसन्न जी जन्म ले- बालकपन अनंत बिताय- रिपु को मार- रति को ले द्वारिका पुरी में आये- तब घर घर आनंद मंगल हुए वधाये- इति-—

« Chapter 57th »

श्री भुवनेश्वर जी बोले कि महाराज- सत्राजीत ने पहले तो श्री कृष्णचंद को मनि की चोरी लगाई- पीछे छूठ समर लज्जित हो उसने अपनी कन्या सतभामा हरि को व्याह दी- यह सुन राजा परीक्षित ने श्रीभुवनेश्वर जी से पूछा कि कृष्ण निधान- सत्राजीत कौन था- मनि उसने कहा पाई- और कैसे हरि को चोरी लगाई- फिर क्यों कर छूठ समर कन्या व्याह दी- यह तुम मुझे बुझा के कहो-

श्री भुवनेश्वर जी बोले कि महाराज- सुनिये मैं सब समझाकर कहता हूं- सत्राजीत एक यादव था- जिस ने बहुत दिन तक सूरज की अति कठिन तपस्या की- तब सूरज देवता ने प्रसन्न हो उसे निकट बुलाय- मनि देकर कहा- कि सुमंतका है इस मनि का नाम- इस में है सुख संपत्त का विग्रह- सदा इसे मानियो- और बलते जमें मेरे समान जानियो- जो वृद्ध इसे जप तप संजम व्रत कर ध्यावैगा- तो इस से मुंह मांगा फल पावेगा- जिस दे

स समय. घर में यह जाँकगा. वही दुख दरिद्र काल कभी न आवेगा. सर्वदा सुकाल रहेगा. औ ऋद्धि सिद्धि भी रहेगी.

महाराज. ऐसे कह सूर्य्य देवता ने सत्राजीत को विदा किया. वह मनि ले आपने घर आया. आगे घात ही उठ. वह धामस्नान कर. संध्या तर्पन से निश्चित हो. नित चंदन अक्षत पुष्प धूप दीप नैवेद्य सहित मनि की पूजा किया करे. और द्विम मनि से जो आठ भार सोना निकले सो ले औ प्रसन्न रहे. एक दिन पूजा करते करते सत्राजीत ने मनि की शोभा औ कांति देख बिज मनमें विचार. कि यह मनि श्री कृष्णचंद को ले जाकर दिखाइये तो भला.

यों विचार मनि कंठ में बाध. सत्राजीत यदुवंसियों की सभा का चला. मनि का प्रकाश दूर से देख सब यदुवं सीखडे हो श्री कृष्ण जी से कहने लगे. कि महाराज. तुम्हारे दरन की अभिलाषा किये सरज चला आता है. तुम को ब्रह्मा. रुद्र. इंद्रादि. सब देवता ध्याते हैं. औ आठ पहर ध्यान धर तुम्हारा जस गावते हैं. तुम ही आद पुरुष अ विनासी. तुम्हें नित सेवती है कमला भई दासी तुम हो सब देवों के देव. कोई नहीं जानता तुमारा भेद. तुम्हारे गुन औ च रिच है अपार. क्यों प्रभु छिपोगे आय संसार. महाराज. जब सत्राजीत का आता देख सब यदुवंसी यों कहने लगे. नव हरि बोलें. कि यह सरज नहीं. सत्राजीत यादव है. इसने सूर्य्य की तपस्या कर एक मनि पाई है. उसका प्रकाश सरज की समान है. वही मनि बांधे वह चला आता है.

महाराज. इतनी बात जब तक श्री कृष्ण जी कहें. तब तक वह आय सभामें बैठा. जहां यादव सार पास खल रहे थे. मनि कांति देख सब का मन मोहित हुआ. औ श्री कृष्णचंद भी देख रहे. तब सत्राजीत कुछ मन ही मन समझ उस समय विदा हो अपने घर गया. आगे वह मनि गले में बांध बांध नित आते. एक दिन सब यदुवंसियों ने हरि से कहा कि महाराज. सत्राजीत से मनि ले राजा उग्रसेन को दीजै. औ जग में जस लीजै. यह मनि इसे नहीं फवती. राजा के जोग है.

इस बात के सुनते ही श्री कृष्ण जी ने हंसते हंसते सत्राजीत से कहा. कि यह मनि राजा जी को दो. और संसार में जस बड़ाई लो. देने का नाम सुनते ही वह प्रनाम कर चुपचाप वहां से उठ सोच विचार करता अपने भारी के

पास जा बोला. कि महाराज. आज श्री कृष्ण जी ने मुझ से मणि मांगी. और मैंने न दी. इतनी बात जों सत्राजीत के मुंह से निकली. तों क्रोध कर उस के भाई प्रसेन ने वह मणि अपने गले में बांधी. औ शस्त्र लगाय. घोड़े पर चढ़. अहेर को निकला. महा वन में जाय. धनुष चढ़ाय. लगा सावर. चीतल. पाँटे रोज़ औ मृग शरने. इस में एक दिन जों उस के आगे से रुपदा. तों इसने नी खिजला कर उसके पीछे छोड़ा दपदा. औ चला चला अकेला कहां पहुंचा कि जहां जुगन जुग की एक बड़ी औंड़ी गुफा थी.

मृग औ घोड़े के पाँव की आहट पाय. उस में से एक सिंह निकला. वह इन तीनों को मार मनि ले फिर उस गुफा में वड गया. मणि के जते ही उस महान् अंधेरी गुफा में ऐसा प्रकाश हुआ कि पाताल तक चंदना गया. वहां जामवंत नाम एक रींकू. जो श्री रामचंद्र के साथ रामावतार में था. सो त्रेता युग से तहां कुटुंब समेत रहा था. वह गुफा में उजाला देख उठ धाया. औ चला चला सिंह के पास आया. फिर वह सिंह को मार मनि ले अपनी स्त्री के निकट गया. तिस ने मनि ले अपनी पुत्री के पालने में बांधी. वह तिसे देख निव हंस हंस खेला करे. औ सारे स्थान में आठ पहर प्रकाश रहे. इतनी कथा कह श्री भुकेदेव जी बोले. कि महाराज. मणि यों गई. औ प्रसेन की यह गति भई. तब प्रसेन के साथ जो लोग गये थे. तिन्हों ने आ सत्राजीत से कहा. कि महाराज.

हम कौं त्याग अकेलौ धायो. जहां गयी तहां खोज न पायौ.

कहत नवनै दूँद फिर आये. कहं प्रसेन न वन में पाये. ॥

इतनी बात के सुनते ही सत्राजीत खाना पीना छोड़ अनि उदास हो. चिंता कर. मन ही मन कहने लगा. कि यह काम श्री कृष्ण का है. जो मेरे भाई को मणि के लिये मार. मनि ले घर में आया बैठा है. पहले मुझ से मांग ला था. मैंने न दी. अब उस ने यों की. ऐसे वह मन ही मन कहै. और रात दिन महा चिंता में रहै. एक दिन वह अनि समै स्त्री के पास सेज पर तन खीन मन मलीन मष्ट मोरे बैठा मन ही मन कुछ सोच विचार करता था. कि उसकी नारी ने कहा.

कहा कंत मन सोचत रहौ . मोसों भेद आपनो कहौ .

सत्राजीत बोला . कि स्त्री से कठिन बात का भेद कहना उचित नहीं . क्यों कि इस के पेट में बात नहीं रहती . जो घर में सुनती है सो बाहर प्रकाश कर देती है . यह अज्ञान . इसे किसी बात का ज्ञान नहीं . भला हो के बुरा . इतनी बात के सुनते ही सत्राजीत की स्त्री खिजलाकर बोली . कि मैंने कब कौन बात घर में सुन बाहर कही है जो तुम कहते हो . क्या सब नारी समान होती है . यों सुनाय फिर उसने कहा . कि जब तक तुम अपने मन की बात मेरे आगे न कहोगे . तब तक मैं अन्न पानी भी न खाऊंगी . यह वचन नारी से सुन सत्राजीत बोला . कि कूठ सच की तो भगवान जाने . पर मेरे मन में एक बात आई है . सो मैं तेरे आगे कहवा हूं . परंतु तू कि इसके सोही मत कहियो . उस की स्त्री बोली . अच्छा मैं न कहूंगी .

सत्राजीत कहने लगा . कि एक दिन श्री कृष्ण जी ने मुझ से मनि मांगी . और मैंने नदी . इस से जी में आता है . कि उसी ने मेरे भाई को वन में जाय मारा . औ मनि ली . यह उसीका काम है . दूसरे की सामर्थ्य नहीं जो ऐसा काम करे .

इतनी कथा कह श्री सुकदेव जी बोले . कि महाराज . बात के सुनते ही उसे रात भर नींद न आई . और उसने सात पांच कर रैन गवाई . भोर होते ही उन ने आ सखी सहेली और दासी से कहा . कि श्री कृष्ण जीने प्रसेन को मारा . औ मनि ली . यह बात रात में मैंने अपने कंत के सुख सुनी है . पर तुम किसी के आगे मत कहियो . त्रेंकां से तो भला कह चुपचाप चली आई . पर अचरज कर ऐकांत बैठ आपस में चरचा करने लगी . निदान एक दासी ने यह बात श्री कृष्ण चंद के रनरास में जा सुनाई . सुनते ही सब के जी में आया . कि सत्राजीत की स्त्री ने यह बात कही है तो कूठ न होगी . ऐसे समझ . उदास हो सब रनरास श्री कृष्ण को बुरा कहने लगा . इस बीच किसी ने आय श्री कृष्ण जी से कहा . कि महाराज . तुम्हें तो प्रसेन के मारने औ मनि के लेने का कलंक लग चुका . तुम क्या बैठ रहे हो . कुछ इसका उपाय करो .

इतनी बात के सुनते ही श्री कृष्ण जी पहले तो चबराएँ पीछे कुछ मोच समझ वहाँ आगे. जहाँ उग्रसेन व सुदेव औ वलराम सभा में बैठे थे. और बोले कि महाराज. हमें सब लोग यह कलंक लगता है. कि कृष्ण ने प्रसेन को मार मर्ति लेली. इससे आपकी आज्ञा ले प्रसेन और मर्ति के टूटने को जाते हैं. जिससे यह अपजम लड़े. यों कह श्री कृष्ण जी वहाँ से आय. कितने एक यदुवंसियों औ प्रसेन के साथियों को साथ ले. वन को चले. कितनी एक दूर जा य देखें तो घोड़े के चरन चिन्ह दृष्ट पड़े. त्रिन्ही को देखते देखते वहाँ जाय पहुँचे. जहाँ सिंह ने तुरंग समेत प्रसेन को मार खाया था. दोनों की मृत और सिंह के पाओं का चिन्ह देख सब ने जाना कि उसे सिंह ने मार खाया.

यह समझ मर्ति न पाय. श्री कृष्णचंद सब को साथ लिये लिये वहाँ गये. जहाँ वह ओंड़ी अंधेरी महा भयावनी गुफा थी. उस के द्वार पर देखते क्या है. कि सिंह मरा पड़ा है. पर मर्ति का भी नहीं. ऐसे अचरज देख सब श्री कृष्ण जी से कहने लगे. कि महाराज. इस वन में ऐसा बली जंतु कहाँ से आया जो सिंह को मार मर्ति ले गुफा में पैठा. अब इसका कुछ उपाय नहीं. जहाँ तक दूढ़ ने का धर्म था वहाँ तक आपने दूढ़ा. तुम्हारा कलंक छूटा. अब नाहर के सिर अपजस पड़ा.

श्री कृष्ण जी बोले. चलो इस गुफा में धस के देखें कि नाहर की मार मर्तिकों न ले गया. तब सब बोले कि महाराज. जिस गुफा का मुख देखे हमें डर लगता है. जिस में धँसेंगे कैसे. वरन हम तुम से भी चिन्ती करते हैं. कि इस महा भयावनी गुफा में आप भी न जाइये. अब घर को पधारिये. हम सब मिल नगर में कहेंगे. कि प्रसेन को मार सिंह ने मर्ति ली. औ सिंह को मार मर्ति ले कोई जंतु एक अति भयावनी ओंड़ी गुफा में गया. यह हम सब अपनी आखों देख आगे. श्री कृष्णचंद बोले. मेरा मन मर्ति में लगा है. मैं अकेला गुफा में जाता हूँ. दस दिन पीछे आऊंगा. तुम दस दिन तक यहाँ रहियो. इसमें हमें विलंब होय तो घर जाय संदेश कहियो. महाराज. इतनी बात कह हरि उस अंधेरी भयावनी गुफा में पैठे. और चले चले वहाँ पहुँचे. जहाँ जामवंत सोता था. और उसकी स्त्री अपनी लडकी को खडी पालने में डुलाती थी.

वह प्रभु को देख. भय खाय पुकारी. ओ जामवंत जागा. तो धाय हरि से आय लिपटा. ओ मलयुद्ध करने लगा. जब उस का कोई दाव और बल हरि पर न चला. तब मन ही मन विचार कर कहने लगा. कि मेरे बल के तो है लक्ष्मन. राम. और इस संसार में ऐसा बली कौन है जो मुज से करे संग्राम. महाराज. जामवंत मन ही मन ज्ञान से यों विचार प्रभु का ध्यान कर.

बढ़ी उसी जोर के हाथ. बोल्यो दरस देहु रघुनाथ.

अंतरजाभी मैं तुम जाने. लीला देखत ही पहिचाने.

भली करी लीनों औतार. करि है दूर भूमि को भार.

वेता युग तं इहिं ठां रह्यो. नारद भेद तुम्हारे कह्यो.

मनि के काजे प्रभु इत ऐहैं. तबही तो कौं दरसन दैहैं.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि हे राजा. जिस समय जामवंत ने प्रभु को जान यों बखान किया. तिसी काल श्री मुरारी भक्त हित कारी ने जामवंत की लगन देख. मगन हो. राम का भेष कर. ननुष वान धर. दरसन दिया. आगे जामवंत ने अष्टांग प्रणाम कर. खंडे हो. हाथ जोड. अति दीनता से कहा. कि हे रुपा सिंधु दीन बंधु. जो आप की आज्ञा पाऊं तो अपना मनोरथ कह सुनाऊं. प्रभु बोले अच्छा कह. तब जामवंत ने कहा. कि हे पतित पावन दीनानाथ. मेरे चित में यों है कि यह कन्या जामवती आप का ब्याह दूं. ओ जगत में जस बडाईल. भगवान ने कहा. जो तेरी इच्छा में ऐसे आया. तो हमें भी प्रमान हैं. इतना वचन प्रभु के मुख से निकल ते ही. जामवंत ने पहले तो श्री कृष्णचंद की चंदन अक्षत धूप दीप नैवेद्य ले पूजा की. पीछे वेद की विधि से अपनी बेटी ब्याह दी. और उस के यौतुक में वह मनि भी धर दी.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव मुनि बोले. कि हे राजा. श्री कृष्णचंद आनंद कंद तो मनि समेत जा

मवती को ले यों गुफा से चले. और जो यादव गुफा के मुह पर प्रसेन औ श्री कृष्ण के साथी खंडे थे. अब तिनकी क

था सुनिये. गुफा के बाहर उन्हें जब अर्द्धम दिन बीते. औ हरि न आए. तबने वहांसे निगससं. अनेक अनेक प्रकार की चिंता करते और रोते पीटते द्वारिका में आए. ये समाचार पाय सब यदुवंसी निपट घबराये. औ श्री कृष्ण का नाम ले ले महा सोक कर कर रोने पीटने लगे. और सोरनवास में कुहराम पड गया. निदान सब रनियां. अति व्याकुल होतन स्त्रीन मन मलीन राजमंदिर से निकल. रोती पीटती वहां आई जहां नगर के बाहर एक कोस पर देवी का मंदिर था.

पूजा कर. गौर को मनाय. हाथ जोड. सिर नाय. कहने लगीं. हे देवी. तुम सुर नर मुनि सब ध्यावते हैं औ तुज से जो वर मांगते हैं. सो पावते हैं. तू भूत भविष्य वर्तमान की सब बात जानती है. कह श्री कृष्ण चंद आनंद कंद कव आवेंगे. महाराज. सब रनियां तो देवी के द्वार धरना दे यों मनाय रंही थीं. औ उग्रसेन वसुदेव बलदेव आदि सब सादर महा चिंता में बैठे थे. कि इ स बीच श्री कृष्ण अत्रिना सी द्वारिका वासी हंसते हंसते जामवती को लिये आय राज सभा में सडे हुये. प्रभु का चंद मुख देव सब को आनंद हुआ. औ यह शुभ समाचार पाय सब रनियां भी देवी पूज घर आई. और मंगलाचार करने लगी. इतनी कथा कह श्री शुकंदर जी बोले. कि महाराज. श्री कृष्ण जी ने सभा में बैठते ही सत्राजीत को बुला भेजा. औ वह मनि देकर कहा. कि यह मनि हमने न ली थी. तुमने कृष्ण हमें कलंक दिया था.

यह मनि जामवंत ही लीनी. सुता संमत मोहि तिन दीनी.

मनि ले तवहि चलो सिर नाय. सत्रा जीत मन सोचहु जाय.

हरि अपराध कियौ मैं भारी. अम जाने दीनी कुल गारी.

जादौं पति कौं कलंक लगायौ. मनि के काजै बेर बढ़ायौ.

अब यह दोष कटे सो कीजे. सतिभाभा मनि कृष्ण हिहीजे.

महाराज. ऐसे मन ही मन सोच विचार करता. मनि लिये. मन मारे. सत्राजीत अपने घर गया. और उसने सब अपने जी का विचार स्त्री से कह सुनाया. जिस की स्त्री बोली. स्वामी. यह बात तुमने अच्छी विचारी. सतिभाभा श्री कृष्ण को दीजे. औ जगत में जस लीजे. इतनी बात के सुनते ही सत्राजीत ने एक ब्राह्मण को बुलाय. पुन लम्न ब्रह्म कहराय ऐली

अक्षत रुपैया नारियल एक थाली में धर परोहित के हाथ श्री कृष्णचंद के यहां टीका भेज दिया. श्री कृष्णचंद जी वडी धूम धाम से मोड़ बांध व्याहन आये. तब सत्राजीत ने सब रीति भंति कर वेद की विधि में कन्यादान किया. और बहुत साधन दे यौतुक में त्रिस मनि को भी धर दिया.

मनि को देखते ही श्री कृष्ण जी ने उस में से निकाल बाहर किया. और कहा. कि यह मनि हमारे किसी काम की नहीं. क्योंकि तुमने सूर्य की तपस्या कर पाई. हमारे कुल में श्री भगवान बुझाय और देवता की दी वलु नहीं लेते. यह तुम अपने घर में रखो. महाराज. श्री कृष्णचंद जी के मुख से इतनी बात निकल ते ही. सत्राजीत मनिले लजाय रहा. ओ श्री कृष्ण जी सति भामा को ले बाजे गात्रे से निज धाम पधारे. ओ आनंद से सतिभामा समेत राज मंदिर में जा विराजे.

इतनी कथा सुन राजा परीक्षित ने श्री भुवनेश्वर जी से पूछा. कि कृपा निधान. श्री कृष्ण जी को कलंक क्यों लगा. सो कृपाकर कहो. भुवनेश्वर जी बोले. गजा.

चांद चौथ को देखियौ. मोहन भादों मास.

तोतें लग्यौ कलंक यह. अति मन भयौ उदास.

॥ और . सुनौ . ॥ ० ॥

जो भादों की चौथ को. चांद निहारै कोय . ॥ ० ॥

यह प्रसंग श्रवणनि सुने. ताहि कलंक न होय . ॥

॥ ० ॥ इति . ॥ ० ॥ —

(Chapter 58th)

श्री भुवनेश्वर जी बोले कि महाराज. मनिके लिये जैसे सतधन्वा सत्राजीत को मार. मनिले अक्रूर को

देहारिका छोड़ भागा. तैसे मैं कथा कहता हूं. तुम चित दे सुनौ. एक समैं हस्तिनापुर से आय किसी .

ने वलराम सुखधाम औ श्री कृष्णचंद्र आनंद कंद से यह संदेश कहा कि—

पड़ों ज्योंते अंध सुत. घर के बीच सुनाय.

अर्ध रात्र चहुं ओर ते. दीनी आग लगाय.

इतनी बात के सुनते ही दोनों भाई आत दुख पाय. घबराय. तत्काल दारक सारथी से अपना रथ मंगा य. तिस पर चढ़. हस्तिनापुर को गये. औ रथ से उतर कौरवों की सभा में जाय खड़े रहे. वहां देखते क्या हैं. कि सच जन छीन. मन मलीन. बैठे हैं. दुर्योधन मन ही मन कुछ सोचता है. भीष्म जैनों से जल मोचता है. धृतराष्ट्र बड़ा दुख करता है. द्रोणाचार्य की भी आंखों से पानी चलता है. विदूरथ जी ही जी पछताय. गंधारी बैठी उसके पास आय. और भी जो कौं रें की स्त्रियां थी. सो भी पांडवों की सुघ कर कर रो रही थीं. औ सारी सभा शोक मय हो रही थीं. महाराज. वहां की यह दशा देख श्री कृष्णवलराम जी भी उनके पास जा बैठे. औ उन्होंने ने पांडवों का समाचार पूछा. पर किसी ने कुछ भेद न कहा. सब चुप हो रहे.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. श्री कृष्ण वलराम जी तो पांडवों के जलने के समाचार पाय हस्तिनापुर को गये. औ दारिका में सतधन्वा नाम एक यादव था. कि जिसे पहले सतिमा मांगी थी. तिसके यहां अक्रूर और कृतवन्मा मिल कर गये. और दोनों ने उससे कहा. कि हस्तिनापुर गये श्री कृष्ण वलराम अब आय पडा है तेरा दांव. सत्रा जीत से तू अपना बैर ले. क्योंकि विसने तेरी बड़ी चूक की. जो तेरी मांग श्री कृष्ण को दी. औ तुझे गाली चढाई. अब यहां उसका कोई नहीं है सहाई. इतनी बात के सुनते ही सतधन्वा अति क्रोध कर उठा. और रात्र सभै सत्राजीत के घर जा ललकारा. निदान लल वल वल कर उसे मार ब्रह्म मनि ले आया. तब सत धन्वा अकेला घर में बैठ कुछ सोच विचार मन ही मन पछताय कहने लगा.

मैं यह बैर कृष्णों कियो. अक्रूर को मतो सुन लियो.—

कृत वन्मा अक्रूर मिल. मतो दियो मोहि आय.

साध कहै जो कपट की. तासों कहा बसाय.

महाराज. इधर सतधन्वा तो इस भांति पछताय. बार बार कहता था. कि हौनहार से कुछ न बनाय. कर्म की गति किसी से जानी नहीं जाय. और उधर सत्रा जीत को मग निहार. उस की नारी ये ये कंत कंत कर उठी पुकार. उस के रोने की धुन सुन सब कुटुंब के लोग क्या स्त्री क्या पुरुष. अनेक अनेक भांतिकी बातें कह कह रोने पीटने लगे. औ सारे घर में कुहराम पड गया. पिता का मरना सुन उसी समैं आय सतिभामा जी सब को समझाय. बुझाय. बाप की लेथ ले तेल में डलवाय. अपना रथ मंगवाय. तिस पर चढ. श्री कृष्णचंद आ नंदकंद के पास चली. औ रात दिन के बीच जा पहुंचे.

देख ही उठ बोले हरी. घर है कुशल क्षेम सुंदरी. ॥

सतिभामा कहि जोरे हाथ. तुम विन कुशल कहा यदुनाथ.

हम हिं विपत सतधन्वा देखि. भौं पित्त हलौ मनि लई.

धरे तेल में सुसर तिहारे. करौ दूर सब सल हजारे. ॥

इतनी बात कह. सतिभामा जी श्री कृष्ण बलदेव जी के सोही खडी हो. हाथ पिता हाथ पिता कर धायमार रोने लगीं. तिनका रोना सुन श्री कृष्ण बलराम जी ने भी पहले तो अति उदास हो रोकर लोक गति दिखाई. पीछे सतिभामा को आसा भयेगा दे. दण्डस बंधाय. वहां से साथ ले द्वारिका में आये. श्री भुवनेश्वर जी बोले कि महा राज. द्वारिका में आते ही श्री कृष्णचंद ने सतिभामा को महा दुखी देख. प्रतिज्ञा कर कहा. कि सुंदरी. तुम अपने मनमें धीर धरो. और किसी बात की चिंता मत करो. जो होना था सो तो हुआ. पर अब मैं सतधन्वा को मार तुम्हारे पिता का वैर लूंगा. तब मैं और काम करूंगा.

महाराज. राम कृष्ण के आते ही सतधन्वा अति भय खाय. घर छोड़. मन ही मन यह कहता कि पराये कहे मैने श्री कृष्ण जी से वैर किया. अब सरन किस की लूं. कतवंमा के पास आया और हाथ जोड़

अति विनती कर बोला. कि महाराज. आपके कहे से मैंने किया यह काम अब मुज पर कोप है श्री कृष्ण औ बलराम. इस से मैं भाग कर तुम्हारी सरन आया हू. मुझे कहीं रहने को ठौर बताइये. सत धन्वा से यह बात सुन कृतव्रंमा बोला. कि सुनौ हम से कुछ नहीं होसकता. जिसका वैर श्री कृष्णचंद से भया. सो नर सब ही से गया. तू क्या नहीं जानता था कि है अति बली मुरारि. तिनसे वैर किये होगी हार. किसी के कहे से क्या हुआ. अपना बल विचार क्यों न काम किया. संसार की रीति है कि वैर बा ह औ प्रीति समाव ही से कीजे. तू हमारा भरोसा मत रख. हम श्री कृष्णचंद आनंद कंद के सेवक हैं. विनसे वैर करना हमें नहीं सोभता. जहां तेरे सींग समाय तहां जा.

महाराज. इतनी बात सुन सत धन्वा निपट उदास हो. वहां से चल अक्रूर के पास आया. हाथ बांध. सिर नाय. विनती कर. हा हा खाय. कहने लगा. कि प्रभु. तुम ही यादव पति इस. तुम्हें मान के सब विजयते हैं. सीस. साध दयाल धरन तुम धीर. दुख सह आप हरते हो पर पीर. वचन कहे की. लाज है तुम्हें. अपनी सरन रखो. तुम हमें. मैंने तुम्हारा ही कहा मान यह काम किया. अब तुम ही श्री कृष्णके हाथ से बचाओ.

इतनी बात के सुनते ही अक्रूर. नि सत धन्वा से कहा. कि तू बड़ा मरख है. जो हमसे ऐसी बात कहता है. क्या तू नहीं जानता कि श्री कृष्णचंद सब के करता दुख हरता हैं. उनसे वैर कर संसार में कब कोई रह सकता हैं. कहनेवाले का क्या विगडा. अब तो तेरे सिर आम पड़ी. कहा है. कि सुर नर मुनि की यही है रीति. अपने स्वार्थ के लिये करते हैं प्रीति. और जगत में बहुत भोग के लोग हैं. सो अनेक अनेक प्रकार की बातें अपने स्वार्थ की कहते हैं. इस से मनुष को उचित है किसी के कहे पर न जाय. जो काम करे तिसमें पहले अपना भला बुरा विचार ले. पीछे उस काजमें पावदे. तू ने समुद्र बूर कर किया है काम. अब तुझे कहीं जगत में रहने को नहीं है धाम. जिसने श्री कृष्ण से

वैर किया. वह फिर न जिया. जहां भागके रहा. मारा गया. मुझे मरना नहीं जो तेरा पक्ष करूं. संसार में जी सब को प्यारा है.

महाराज. अक्रूर जी ने जब सतधन्वा को यों रूखे सखे वचन सुनाये. तब तो वह निरास हो. जीने जी आस छोड़. मनि अक्रूर जी के पास रख. रथ पर चढ़. नगर छोड़ भागा. और उस के पीछे. रथ चढ़ श्री कृष्ण बलराम जी भी उठ बैठे. औ चलते चढ़ते इन्होंने उसे सौ जोजन पर जाय लिया. इनके रथ की आहट पाय. सतधन्वा अति घबराय. रथ से उतर मिथिलापुरी में जा बड़ा.

प्रभुने उसे देख क्रोध कर सुदरसन चक्र को आज्ञा की. तू अभी सतधन्वा का सिर काट. प्रभु की आज्ञा पाते ही सुदरसन चक्र ने उस का सिर जा काटा. तब श्री कृष्णचंद्र ने उस के पास जाय मनि दूढ़ी. पर न पाई. फिर इन्होंने बलदेव जी से कहा. कि भाई. सतधन्वा को मारा. औ मनि न पाई. बलराम जी बोले कि भाई वह मनि किसी बड़े पुरुष ने पाई. तिस ने हमें लाय नहीं दिखाई. वह मनि किसी के पास छिपने की नहीं. तुम देखियो. निदान प्रगटे गी कहीं न कहीं.

इतनी बात कह बलदेव जी ने श्री कृष्णचंद्र से कहा. कि भाई. अब तुम तो द्वारिकापुरी को सिधारे. औ हम मनि के खोजने को जाते हैं. जहां पावेंगे तहां से ले आवेंगे.

इतनी कथा कह श्री भुकुदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. श्री कृष्णचंद्र आनंद कंद तो सतधन्वा को मार द्वारिकापुरी पधारे. औ बलराम सुखधाम मनि के खोजने को सिधारे. देस देस नगर नगर गांव गांव में दूढ़ते दूढ़ते बलदेव जी चले चले अयोध्या पुरी जा पहुंचे. इनके पहुंचने के समाचार पाय अयोध्या का राजा दुर्योधन उठ धाया. आगे बढ़ भेट कर भेट दे प्रभु को बाजे गाजे से पाटंबर के पांवड़े डालता निज मंदिर में ले आया. सिंहासन पर विठाय. अनेक प्रकार से पूजा कर. भोजन करवाय. अतिविनती कर. सिर नाय. हाथ.

जोड सनमुख खड़ा हो बोला कृपा सिंधु. आप का आना इधर कैसे हुआ सो कृपा कर कहिये.

महाराज. बलदेव जी ने उसके मन की लगन देख. मगन हो. अपने जाने का सब भेद कह सुनाया. इनकी बात सुन राजा दुर्योधन बोला. कि नाथ वह मनि कहीं किसी के पास न रहेगी. कभी न कभी आप से आप प्रकाश हो रहेगी. यों सुनाय फिर हाथ जोड कहने लगा. कि दीनदयाल. मेरे बड़े भाग जो आपका दरसन मैंने घर बैठे पाया. औ जन्म जन्म का पाप गंवाया अब कृपा कर दास के मन की अभिलाषा पूरी कीजे. और कुछ दिवस रह शिष्य कर गदा युद्ध सिखाय जगमें जस कीजे. महाराज. दुर्योधन से इतनी बात सुन बलराम जी ने उसे शिष्य किया. और कुछ दिन वहां रह सब गदा युद्ध की विद्या सिखाई. पर मनि वहां भी सारे नगर में खोजा औ न पाई. आगे श्री कृष्ण जी के पहुंचने के उपरांत कितने एक दिन पीछे बलराम जी भी द्वारिका नगरी में आये. तो श्री कृष्णचंद्र जी ने सब यादों साथ ले. सत्राजीत को तेल से निकाल. अग्नि संस्कार किया. औ अपने हाथो दाह दिया.

जब श्री कृष्ण जी कया कर्म से निर्वृत्त हुये. तब अक्रूर औ कृतव्रंम कुछ आपस में सोच विचार कर. श्री कृष्ण जी के पास आय. उन्हें ऐकांत लेजाय. मनि दिखाय कर बोले. कि महाराज. यादव सब बहिर मुख भये. औ माया में मोह गये. तुम्हारा सुमरन ध्यान छोड धनांध हो रहे हैं. जो ये अब कुछ कष्ट पावें. तो ये प्रभु की सेवा में आवें. इस लिये हम नगर छोड मनि ले भागते हैं. जद हम इन से आप का भजन सुमरन करवेंगे. तभी द्वारिका पुरी में आवेंगे. इतनी बात कह अक्रूर औ कृतव्रंम सब कुटुंब समेत आधी रात को श्री कृष्णचंद्र के भेद में द्वारिका पुरी से भागे ऐसे कि किसी ने न जाना कि किधर गये. भोर होते ही सारे नगर में यह चरचा फैली. कि न जानिये रात की रात में अक्रूर औ कृतव्रंम कुटुंब समेत किधर गये. औ क्या हुये. —

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले. कि महाराज. इधर द्वारिका पुरी में तो नित घर घर

यह चरचा होने लगी. औ उधर अक्रूर जी प्रथम प्रयाग में जाय मुंडन करवाय. त्रिवेनी न्हाय. बहुतसा दान पुन्य कर. तहां हरि पैड़ी बधवाय. गया को गये. वहां भी फलगूनदी के तीर बैठ. शास्त्र की शीति से श्राद्ध किया. औ गयालियों को जिमाय बहुत ही दान दिया पुनि गदाधर के दरसन कर तहां से. चल काशी पुरी में आये. इन के आने का समाचार पाय. इधर उधर के राजा सब आय आय भेट कर भेट धरने लगे. औये वहां जज्ञ दान तप इत कर रहने लगे.

दूस में कितने एक दिन बीते. श्री मुरारी भक्त हितकारी ने अक्रूर जी का बुलाना जी में ठान. वलराम जी से आनके कहा कि भाई. अब प्रजा को कुछ दुख दीजे. और अक्रूर जी को बुलवा लीजे वल देव जी बोले महाराज. जो आप की इच्छा में आवै. सो कीजे. औ साधों को सुख दीजे. इतनी बात वलराम जी के मुख से निकलते ही. श्री कृष्णचंद जी ने ऐसा किया. कि द्वारिका पुरी में घर घर तप. तिजारी. मिरगी. क्षई. दाद. खाज. आधासीसी. कोढ़. महाकोढ़. जलंधर. भगन्दर. कठन्दर. अतिसार. आँव. मडोडा. खांसी. सल. अर्दींग. सीतांग. मोला. सन्निपात आदि व्याधि फैल गई.

और चार महीने वर्षा भी न हुई. तिससे सोरे नगर के नदी नाले सरोवर सूक गये. तन अन्न भी कुछ न उपजा. नमचर. जलचर. थलचर. जीव. जंतु. पक्षी औ ढौर लगे व्याकुल हो सक सक मरने. और पुरवासी मोरे भूखों के त्राहि त्राहि करने. निदान सब नगर निवासी महा व्याकुल हो निपट घबराये. श्री कृष्णचंद दुख निकंद के पास आये. औ अति गिडगिड़ाये. अधिक अधीनता कर. हाथ जोड़. सिर नाय. कहने लगे. —

हम तौ सरन तिहारी रहैं. कष्ट महा अब क्योंकर सहैं.

मेंघ न बरषों पीडा भई. कहा विधाता ने यह ठई.

इतना कह फिर कहने लगे. कि हे द्वारिकानाथ. दीन दयाल. हमारे तो करता दुख हरता

तुम हो. तुम्हें छोड़ कहां जाय. औ किस से कहैं. यह उपाध बैठे विठारे में कहां से आई. और क्यों
हुई सो कृपा कर कहिये.

श्री भुकरेव मुनि बोले. कि महाराज. इतनी बात के सुनते ही श्री कृष्णचंद जी ने उनसे
कहा कि सुनो जिस पुर से साध निकल जाता है. तहां आपसे आप काल दरिद्र दुख आता है.
जब से अकूर जी इस नगर से गये हैं. तभी से यहां यह गति हुई है. जहां रहते हैं साध सतवादी
औ हरि दास. तहां होता है. असुभ अकाल विपति का नास. इंद्र रखता है हरि भक्तों से सनेह.
इसी लिये उस नगर में भली भांति बरसाता है मेंह.

इतनी बात के सुनते ही सब यादव बोल उठे. कि महाराज. आपने सच कहा. यह
बात हमारे जी में भी आई. क्यों कि अकूर के पिता का सुफलक नाम है. वह भी बड़ा साध सत
वादी धर्मात्मा है. जहां वह रहता है. तहां कभी नहीं होता है दुख दरिद्र औ अकाल. सदा सम
य पर बरसता है. मेंह. तिस से होता है सुकाल. और सुनिये. कि एक समैं काशी पुरी में बड़ा दुर
भिक्ष पडा. तब काशीका राजा सुफलक को बुलाय ले गया. महाराज. सुफलक के जाते ही उस
देस में मेंह मन मानता बरसा. समा हुआ औ सब का दुख गया. पुनि काशी पुरी के. राजा ने अप
नी लडकी सुफलक को ब्याह दी. ये आनंद से वहां रहने लगे. तिस राज कन्या का नाम मादिन
का था. तिसी का पुत्र अकूर है.

इतना कह सब यादों बोले. कि महाराज. हम तो यह बात आगे से जानते थे. अब जो
आप आज्ञा की जै सो करें. श्री कृष्णचंद बोले कि अब तुम अति आदर मान कर. अकूर जी को
जहां पाओ वहां से ले आओ. यह वचन प्रभु के मुख से निकलते ही सब यादव मिल अकूर को दूँद
न निकले. औ चले चले वारानसी पुरी में पहुंचे. अकूर जी से भेंट कर भेंट दे हाथ जोड़ सिर नाय.

सनमुख खड़े हो. बोले.

॥ ० ॥ चलो नाथ बोलत बल स्याम. तुम विन पुरवासी है विराम.

जित ही तुम तित ही सुख वास. तुम विन कष्ट हरिद्र निवास. ॥

यद्यपि पुर में श्री गोपाल. तऊ कष्ट दै घरचौ अकाल. ॥

साधनि के वस श्री पति रहैं. तिनतें सब सुख संपति लहैं. ॥

महायज. इतनी बात के सुनते ही अकूर जी तहां से अति अति आतुर हो. कुटुंब समेत कृतब्रंमा को साथ ले. सब यदुवंशियों को लिये. बाजे गाजे से चल खड़े हुये. और कितने एक दिनों के बीच आ सब समेत द्वारिका पुरी में पहुंचे. इनके आने का समाचार पा श्री कृष्ण जी औ बलराम आगे बढ़ आय. इन्हें अति मान सनमान से नगर में लिवाय ले गये. हे राजा. अकूर जी के पुरी में प्रवेश करते ही मेंह बरसा. औ समा हुआ. सारे नगर का दुख हरिद्र वह गया. अकूर की महिमा हुई. सब द्वारिका वासी आनंद मंगल से रहने लगे.

आगे एक दिन. श्री कृष्णचंद आनंद कंद ने अकूर जी को निकट बुलाय. ऐकांत ले जाय के कहा. कि तुमने सत्राजीत की मनि ले क्या की. वह बोला महाराज. मेरे पास है. फिर प्रभु ने कहा. जिस की वस्तु तिमिसे दीजे. औ वह न होय. तो विसके पुत्र को सोंपिये. पुत्र न होय तो उस की स्त्री को दीजे. स्त्री न होय तो उसके भाई को दीजे. भाई न होय तो उसके कुटुंब को सोंपिये. कुटुंब भी न होय तो उसके गुरुपुत्र को दीजे. गुरुपुत्र न होय. तो ब्राह्मण को दीजिये. पर किसी का द्रव्य आप न लीजिये. यह न्याय है. इससे अब तुम्हें उचित है. कि सत्राजीत की मनि उस के नाती को दो. औ जगत में बढाई लो.

महाराज. श्री कृष्णचंद के मुख से इतनी बात के निकल ते ही अकूर जी ने मनि लाय.

प्रभु के आगे धर. हाथ जोड़. अति विनती कर कहा. कि दीवा नाथ. जह मनि आप लीजे. औ मेरा अ
पराध दूर कीजे. कौं कि इस मनि से सोना निकला. सो ले मैने तीरथ यात्रा में उठाया है. प्रभु बोले. अ
च्छा किया. यों कह मनि ले हरि ने सतिभामा को जाय दी. औ उसके चित की सब चिंता दूर की. इति.

(Chapter 59th)

श्री भुकदेव जी बोले. कि महाराज. एक दिन श्री कृष्णचंद जगबंधु. आनंद कंद जी ने यह वि
चार किया. कि अब चलकर पांडवों को देखिये जो. आग से बच जाते जागते है. इतनी बात कह हरि
कितने एक यदु वंसियों को साथ ले. द्वारिका पुरी से चल. हस्तिनापुर आये. इनके आनेका समाचार पा
य. युधिष्ठिर. अर्जुन. भीम. नकुल. सहदेव. पांचों भाई अति हर्षित हो. उठ धाये. औ नगर के बाहर
आय. मिल बड़ी आव भगत कर लिवाय. घर ले गये.

घर में जाते ही. कुंती औ द्रौपदी ने पहले तो सात सुहागनों को बुलाय. मोतियों का चौक पुरवाय
तिस के पर कंचन की चौकी बिछवाय. उस पै श्री कृष्ण को बिठाय. मंगलाचार कराया. अपने हाथों आरता
उतारा. पीछे प्रभु के पांव धुलवाय. रसोद में ले जाय. षट् रस भोजन कराया. महाराज. जब श्री कृष्णचंद जी
भोजन कर पान खाने लगे. तब.

कौंता दिगवैठी कहै बात. पिता बंधु प्रकृत कुशगत.

नीके सरसेन बसुदेव. बंधु भतीजे अरु बलदेव.

तिन में प्रान हमारे रहै. तुम विन कौन कष्ट दुख रहै.

जबजब विपति परी अति भारी. तब तुम रक्षा करी हमारी.

अहो कृष्ण तुम पर दुख हरना. पांचों बंधु तुम्हारी सरना.

जों मृगनी बक मुंड के नाम. त्यों ये अंध सुतन के नाम.

॥ १९० ॥

॥ महाराज जब कुंती यों कह चुकी ॥०॥

तबहिं युधिष्ठिर जोरे हाथ. तुम हो प्रभु यादव पति नाथ. ॥

तुमको जोगेश्वर नित ध्यावत. शिव विरंचि के ध्यान न आवत.

हम कौं घर ही दरसन दीनौ. ऐसो कहा पुन्य हम कीनौ. ॥

चार मास रहकै सुख दैहौ. वर्षा ऋतु बीते घर जैहौ. ॥०॥

इतनी कथा सुनाय श्री भुवनेश्वर जी बोले कि महाराज. इस बात के सुनते ही भक्त हितकारी श्री विहारी सब को आसा भरोसा दे वहां रहे. औ दिन दिन आनंद प्रेम बढ़ाने लगे. एक दिन राजा युधिष्ठिर के साथ श्री कृष्णचंद अर्जुन. भीम. नकुल. सहदेव को लिये. धनुष बान कर गहे. रथ पर चढ़. वन में अहेर को गये. वहां ब्रह्म. रथ से उतर. फेंट बांध. बाहें चढ़ाय. सर साध. जंगल गाड़ गाड़ लगे सिंह. बाघ. गेंडे. अरुने. सावर. सखार. हिरन. रोम. मार मार. राजा युधिष्ठिर के सनमुख लाय लाय धरने. औ राजा युधिष्ठिर हंस हंस रीर रीर ले ले जो जिस का भक्षण था तिसे देने लगे. और हिरन. रोम. सावर रसोई में भेजने.

तिस सभें श्री कृष्णचंद औ अर्जुन आखेट करते करते कितनी ऐक दूर सब से आगे जाय. ऐक वृक्ष के नीचे खड़े हुऐ. फिर नदी के तीर जाके दोनों ने जल पिया. इस में श्री कृष्ण जी देखते क्या हैं. कि नदी तीर ऐक अति सुंदरी नवजोवना. चंद मुखी. चंपक वरनी. मृग नयनी. पिक वयनी. गज गमनी. कटि केहरी. नख सिख से सिंगार किये. अंग मद पिये. महा छवि किये. अकेली फिरती है. उसे देखते ही हरि चकित थकित हो बोले. —

वह को सुंदरि विहरति अंग. कोऊ नही लासु के संग.

महाराज इतनी बात प्रभु के मुख से सुन. औ तिसे देख. अर्जुन हडबड़ाय दौडकर वहां गया.

जहां वह महासुंदरि नदी के तीर तीर विहरती थी. और पूछने लग. कि कह सुंदरी तू कौन है. औ कहां से

आई है. और किस लिये यहां अकेली फिरती है. यह भेद अपना सब मुझे समुझाय कर कह.

इतनी बात के सुनते ही.

सुंदरि कथा कहै आपनी. हों कन्या हों सरज तनी.

कालीदी है मेरी नाम. पिता दियौ जल में विश्राम.

रचे नदी में मंदिर आय. मोसों पिता कह्यौ समुझाय.

कीजौ सुता नदी टिग फेरै. आय मिलैगों यहां बरतेरै.

यदुकुल मांहि कल्ल औतरे. तो काजे इहिं ठा अनुसरै.

आदि पुरुष अविनासी हरी. ताका जै तू है औतरी.

ऐसैं जब हि तात रवि कह्यौ. तव ते मैं हरि पद कौं चह्यौ.

महाराज. इतनी बात के सुनते ही. अर्जुन अति प्रसन्न हो बोले. कि हे सुंदरि. जिनके कारन

तू यहां फिरति है. वेई प्रभु अविनासी द्वारिकावासी श्री कल्लचंद आनंद कंद आय पहुंचे. महाराज.

जो अर्जुन के मुंह से इतनी बात निकली. तो भक्त हितकारी श्री विहारी भी रथ बढाय वहां जा पहुंचे. प्रभुको

देखते ही अर्जुन ने जद विसका सब भेद कह सुनाया. तब श्री कल्लचंद जी ने हंसकर रुठ उसे रथ पर

चढाय नगर की बाट ली. जित ने श्री कल्लचंद वन से नगर में आवें. तित ने में विश्वकमी ने एक मंदिर

अति सुंदर सबसे निराला प्रभुकी इच्छा देख बना रक्खा. हरि ने आते ही कालीदी को वहां उतारा. औ

आप भी रहने लगे.

आगे कितने एक दिन पीछे एक समैं श्री कल्लचंद औ अर्जुन रात्र की विरियां किसी स्थान

पर बैठे थे. कि अग्नि ने आय हाथ जोड़. सिर नाय. हरि से कहा. महाराज. मैं बहुत दिन की भूखी मारे

संसार में फिर आई. पर खाने की कहीं न पाया. अब एक आस आप की है. जो आज्ञा पाऊं. तो वन जं

गल जा खाऊं. प्रभु बोले अच्छा जाय रहा. फिर आगने कहा रुपा नाथ. मैं अकेली वन में नहीं जा सकती.
जो जाऊं तो इंद्र आय मुझे बुलाय देगा. यह बात सुन श्री कृष्ण जी ने अर्जुन से कहा कि वंधु. तुम जाय
अग्नि की चराय आओ. यह बहुत दिन से भूखी मरती है.

महाराज. श्री कृष्णचंद्र जी के मुख से इतनी बात के निकलते ही. अर्जुन धनुष वान ले अग्नि
के साथ हुये. और आग वन में जाय भडकी. और लगे आम. इमली. वड. पीपल. पाकड. ताल. तमाल.
महुआ. जामन. खिरनी. कचनार. दाख. चिरोंजी. कौला. नीबू. बेर. आदि सब रुख जलने. और.

पटकै कांस बांस अति चटके. वन के जीव फिरें मग भटके.

जि धर देखिये ति धर सारे वन में आग हू हू कर जलती है. औ धुंआं मंडलाय आकाश को गया.
त्रिस धुरें को देख इंद्र ने मेघ पति को बुलाय के कहा. कि तुम जाय अति वर्षा कर अग्नि को बुलाय. वन
औ वन के पशु पक्षी जीव जंतु को बचाओ. इतनी आज्ञा पाय मेघ पति दलवा दल साथ ले वहां आय चह
राय जो वरसने को हुआ. तों अर्जुन ने ऐसे पवन वान मारे. कि बादल रई काई हो यों उड गये. कि जैसे रुद्र
के पहल पौन के नौके में उड जाय. न किसी ने आते देखे न जाते. जों आये तों सहज ही विलाय गये. और
आग वन गडखंड जलाती जलाती कहा आई. कि जहां मय नाम असुर का मंदिर था. अग्नि को अति रिस भरी
आती देख मय महा भय रवाय नंगे पांज गले में कपडा. डाले. हाथ बांधे. मंदिर से निकल सनमुख आय खड़ा
हुआ. और अष्टांग प्रनाम कर अति गिड गिडाय के बोला. हे प्रभु. हे प्रभु. इस आग से बचाय वेग में
री रक्षा करे.

चरी अग्नि पायै संतोष. अब तुम मानौं जिन कछु दोष.

मेरी विनती मन में लाओ. वैसंदर ते में मोहि बचा ओ. ॥

महाराज. इतनी बात मय दैत्य के मुख से निकलते ही अग्नि वान वैसंदर ने धरे. औ अर्जुन.

भी सुचक रहे खड़े. निदान त्रे दोनों मय को साथ ले श्री कृष्णचंद्र आनंदकंद के निकट जा बोले कि
महाराज.

यह मय असुर आय है काम. तुम्हारे लिये वनै है धाम. ॥

अब ही सुध तुम मय की लेहु. अग्नि बुझाय अमय कर देहु.

इतनी बात कह अर्जुन ने गंडीव धनुष सर समेत हाथ से भूमि में रक्वा: तब प्रभु ने आग
की ओर आंख दवाय सैन की. ब्रह्म तुरंत बुझ गई. औ सारे वन में सीतलता हुई. फिर श्री कृष्णचंद्र
अर्जुन स ^{हैं} मय को साथ ले आगे बढ़े. वहां जाय मय ने कंचन के मणिमय. मंदिर अति
सुंदर सुहावने मन भावने स्निग्ध भर में बनाय खड़े किये किये. ऐसे कि जिन की शोभा कुछ वर
नी नहीं जाती. जो देखने को आता. सो चकित हो चित्र सा खड़ा रह जाता. आगे श्री कृष्ण जी व
हां चार महानि विरमें. पीछे वहां से चल कहां आये कि जहां राज सभा में राजा युधिष्ठिर बैठे थे. आ
तेही प्रभु ने राजा से दारिका लाने की आज्ञा मांगी. यह बात श्री कृष्णचंद्र के मुख से निकलते ही
सभा समेत राजा युधिष्ठिर अति उदास हुए. औ सारे रत्नवास में भी क्या स्त्री क्या पुरुष सब चिंत
करने लगे. निदान प्रभु सब को यथा योग्य. समझाय बुझाय. आसा भरोसा दे. अर्जुन को साथ ले.
युधिष्ठिर से विदा हो. हस्तिनापुर से चल हंसते खेलते कितने एक दिनों में दारिका पुरी आ पहुंचे.
इन का आना सुन सारे नगर में आनंद हो गया. औ सब का विरह दुख गया. मात पिता ने पुत्र का
मुख देख सुख पाया. औ मन का खेद सब गंवाया.

आगे एक दिन श्री कृष्ण जी ने राजा उग्रसेन के पास जाय. कालिंदी का भेद सब समझा
यके कहा कि महाराज. भानुसुता कालिंदी को हम ले आये हैं. तुम वेद की विधि से हमारा उसके
साथ व्याह कर दो. यह बात सुन उग्रसेन ने रोहि मंत्री को बुलाय आता दी. कि तुम अब ही जाय

व्याह की सामा लाओ. आज्ञा पाय मंत्री ने विवाह की सामग्री बात की बात में सब लायदी. तिसी
समै उग्रसेन वसुदेव ने एक जोतिषी को बुलाय. शुभ दिन ठहराय श्री कृष्णजी का कालिंदी के
साथ वेद की विधि से व्याह किया.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी बोलि. कि हे राजा. कालिंदी का विवाह तो यों हुआ. अब
व आगे जैसे मित्रविंदा को हरि लाये. औ व्याह. तैसे कथा कहता हूं. तुम चितदे सुनो. सूरसेन
की बेटी श्री कृष्णजी की फुफी. तिस का नाम राजधिंदेवी. उस की कन्या मित्रविंदा. जब वह ब्या
हन जोग हुई. तब उसने स्वयंवर किया. तहां देस देस के नरस गुनवान. रूप निधान. महाजा
न. सूर वीर. अति धीर. वन ठन के एक से एक अधिक जा इकठे हुये. ये समाचार पाय श्री कृष्ण
चंद्र जी भी अर्जुन को साथ ले वहां गये. औ जाके बीचों बीच स्वयंवर के खडे हुये.

हरषि सुंदरि देखि मुरारि. हार डार मुख रही विहारि.

महाराज. यह चरित्र देख तब देस देस के राजा तो लज्जित हो मन ही मन अनखाने लगे. औ
र दुर्योधन ने जाय उस के भाई मित्रसेन से कहा. कि बंधु तुम्हारे मागा का बेटा है हरी. तिसे देख भू
ली है. सुंदरि यह लोक विरुद्ध शक्ति है. इस के होने से जग में हंसाई होगी. तुम जाय वहन को समझाय.
कहो. कि कृष्ण को न बौ. नही तो सब राजा ओं की भीड में हंसी होयगी. इतनी बात के सुनते ही मित्रसेन
ने जाय. वहन को बुलायते कहा.

महाराज. भाई की बात सुन समझ जो मित्रविंद प्रभु के पास से हटकर अलग दूर हो खडी
हुई. तो अर्जुन ने रुककर श्रीकृष्णचंद्र के कान में कहा. महाराज. अब आप किस की कान करते हैं. बात
विगडचुकी. जो कुछ करना ही सो कीजै. विलंब न करिये. अर्जुन की बात सुनते ही श्री कृष्णजी ने स्वयंवर
के बीच से रुट हाथ पकड मित्रविंदा को उठाय रथ में बैठाया. औ वोंही सब के देखते रथ हांक दिया.

उस काल सब भूपाल तो अपने अपने शस्त्र ले ले घोड़ों पर चढ़ चढ़ प्रभु का आग घेर लड़ने को जा खड़े हुए. औ नगर निवासी लोग हंस हंस तालियां बजा बजाय गालियां देदे यों कहने लगे.

फूफू सुता कों ब्याहन आयो. यहैं कस भलो जस पायो.

इतनी कथा सुनाय श्री भुक्तदेव जी बोले कि महाराज जब श्री कृष्णचंद जी ने देखा कि चारों ओर से जो असुर दल घिर आया है. सो लड़े विन न रहैगा. तब बिन्दो ने कैएक बान निखं गसे निकाल. धनुष तान. ऐसे मारे. कि वह सब सेना असुरों की छितिछान हो वहां की वहां बिसा य गई. औ प्रभु निर्दिह आनंद से द्वारिका पहुंचे.

श्री भुक्तदेव जी बोले महाराज श्री कृष्ण जी ने मित्रविंदा को तो यों ले जाय. द्वारिका में ब्याह अव आगे जैसे सत्या को प्रभु लाये सो कथा कह वा हूं. तुम मन लगाय सुनो. कौसल देस में न गनजित नाम नरेस. तिस की कन्या सत्या. जब वह ब्याहन जोग हुई. तब राजा ने सात बैल अति ऊंचे भयावने विन नाथे मंगवाय. यह प्रतिज्ञा कर. देस में छुड़ाय. दिये. कि जो इन सातों वर्षों को एक बार नाथ लावेगा. उसे मैं अपनी कन्या ब्याहूंगा. महाराज वें सातों बैल सिर मुकारे. पूछ उठे. भौ खूद खूद डकारने फिरे. और जिसे पावे तिसे हनै.

आगे ये समाचार पाय श्री कृष्णचंद अर्जुन को साथ ले वहां गये. औ जाराजा नगनजित के सनमुख खड़े हुए. इनकों देख तेही राजा सिंहासन से उतर. अष्टांग प्रनाम कर. इन्है सिंहासन पर विठाय चंदन अक्षत पुष्प चढ़ाय. धूप दीप कर. नैवेद्य आगे धर. हाथ जोड़. सिर नाय. अति विनती कर बोला कि आज मेरे भाग जागे जो शिव विरंच के करता प्रभु मेरे घर आये. यों सुनाय फिर बोला कि महाराज. मैंने एक प्रतिज्ञा की है सो पूरी होनी कठिन थी. पर अब मुझे निहत्त हुआ कि वह आपकी कृपा से तुरंत पूरी होगी. प्रभु बोले कि ऐसी क्या प्रतिज्ञा करने की है कि. जिस

जिस का होना कठिन है. कह. राजा ने कहा कृष्ण नाथ. मैंने सात वेल अन नाथे खुडवाय यह प्रति
ज्ञा की है. कि जो इन सातों वेल को एक वेर नाथेगा. तिसे मैं अपनी कन्या व्याहूंगा. श्री शुकदेव
जी बोले. कि महाराज.

सुन हरि फेंट बांध तहां गये. सात रूप धर ठाढ़े भये.

काहुन लखौ अलख बौहार. सातों नाथे एक हि वार.

वे ब्रह्म नाथ के नाथ ने के समय ऐसे खड़े रहे. कि जैसे काठ के वेल खड़े हों. प्र
भु सातों को नाथ एक रस्सी में गांथ. राज सभा में ले आये. यह चरित्र देख सब नगर निवासी तो
क्या स्त्री क्या पुरुष अचरज कर धन्य धन्य करने लगे. ओ राजा नगनजित ने उसी समे परीहित को
बुलाय. वेद की विधि से कन्या दान किया. तिस के यौतुक में दस सहस्र गाय. नौ लाख हाथी. दस लाख
घोड़े. तिहत्तर लाख रथ दे. दस दासी अनगणित दिये. श्री कृष्णचंद सब ले वहां से जब चले. तबहि
जलाय सब राजाओं ने प्रभु को मारग में आन घेरा. तहां मोरे वानों के अजुनि ने सब को मार भगाया. हरि
आनंद मंगल से सब समेत दारिका पुरी पहुंचे. उस काल सब दारिकावासी आगे आय प्रभु को बजिगाजे.
से पाटंवर के पांवड़े डालते राजमंदिर में ले गये औ यौतुक देख सब अचंभे रहे.

नगनजित की करत बडाई. कहत लोग यह बडी सगाई.

भलौ व्याह कौशल पति कियौ. कृष्ण हिं इतौ दायजो दियौ.

महाराज. नगर निवासी तो इस ढव की बातें कर रहे थे. कि उसी समय. श्री कृष्णचंद औ बलरा
म जी ने वहां आके राजा नगनजित का दिया. हुआ सब दायजा अजुनि को दिया. औ जगत में जस लिया.
आगे अब जैसे श्री कृष्ण जी भद्रा को व्याह लीये. सो कथा कहता हूं. तुम चित लगाय निश्चित हो सुनो. केक
य देस के राजा की बेटी भद्रा ने स्वयंवर किया. औ देस देस के नरों को पत्र लिखे. वे जाय दकोटे दूरे.

तहां श्री कृष्णचंद भी अर्जुन को साथ ले गये. और स्वयंवर के बीच सभामें जा खड़े रहे.
जब राज कन्या माला हाथ में लिये सब राजाओं की देखती भालती रूपसागर जगत उजागर श्री कृष्णचंद के निकट आई. तो देखते ही भूल रही. औ उस ने माला इनके गले में डाली यह देख उसके मात पिता ने प्रसन्न हो ब्रह्म कन्या हरि को वेद की विधि से ब्याह दी. विसके दायजे में बहुत कुछ दिया. कि जिस का बारा पार नहीं.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले. कि माहारज. श्री कृष्णचंद भद्रा को तो यों ब्याह लाए.
फिर जैसे प्रभु ने लक्ष्मना को ब्याहा सो कथा कहता हूं. तुम सुनो. भद्रदेस का नरस अति बली औ बडा प्रतापी. तिस की कन्या लक्ष्मना जद ब्याहन जोग हुई. तब उस ने स्वयंवर कर चारों देसों के नरसों को पत्र लिख लिख बुलाया. वे अति धूमधाम से अपनी से ना साज साज बहां आये. औ स्वयंवर के बीच बडे बनाव से पांति पांति जावै.

श्री कृष्णचंद जी भी अर्जुन को साथ लिये तहां गये. और जों स्वयंवर के बीच जा खड़े भये.
तों लक्ष्मना ने सब को देख आ श्री कृष्ण जी के गले में माला डाली. आगे उसके पिता ने वेद की विधि से प्रभु के साथ लक्ष्मना का ब्याह कर दिया. सब देस देस के नरस जो बहां आये थे. सो महा लज्जित हो आपस में कह ने लगे. कि देखें हमारे रहते किस भांति कृष्ण लक्ष्मना को ले जाता है.

ऐसे कह. वे सब अपना अपना दल साज मारग रोक जा खड़े हुये. जों श्री कृष्णचंद औ अर्जुन लक्ष्मना समेत रथ ले आगे बढे. तों विन्हीं ने दून्हें आय रेका. और युद्ध कर ने लगे. निदान. कितनी ऐक बेर में मारे वानों के अर्जुन औ श्री कृष्ण जी ने सब को मार भगाया. और आप अति आनंद मंगल से नगर द्वारिका पहुंचे इनके जाते ही सारे नगर में घर घर. —

भई बधाई मंगलचार. होत वेद रीति बौद्धार.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज इस भांति श्री कृष्णचंद जी पांच ब्याह कर लीये तब द्वारिका में आठों पट्टनियों समेत सुख से रहने लगे औ पट्टनियां आठों पहर सेवा करने लगीं पट्टनियों के नाम रोहिणी जामवती सत्यभामा कालिंदी मित्रविंदा सत्या भद्रा लक्ष्मणा इति

Chapter 60th

श्री शुकदेव जी बोले कि हे राजा एक समय पृथ्वी मनुष्य तन धारण कर अति कठिन तप करने लगीं तहां ब्रह्मा विष्णु रुद्र इन तीनों देवताओं ने आ विस से पूछा कि तू किस लिये इतनी कठिन तपस्या करती है धरती बोली कृपा सिंधु मुझे पुत्र की वासना है इसकारण महा तप करती हूं दयाकर मुझे एक पुत्र अति बलवंत महा प्रतापी बडा तेजस्वी दो ऐसा कि जिस का साम्हना संसार में कोई न करे न वह किसी के हाथ से मरे

यह वचन सुन प्रसन्न हो तीनों देवताओं ने वर दे उसे कहा कि तेरा सुत नरकासुर नाम अति बली महा प्रतापी होगा उस से लड़ कोई न जीतेगा वह सृष्टि के सब राजाओं को जीत अपने सब करेगा स्वर्ग लोक में जाय देवताओं को मार भगाय अदिति के कुंडल खीन आप पहने गा और इंद्र का सूत्र छिनाय लाय अपने सिर धरेगा संसार के राजाओं की कन्या सोलह सहस्र एक सौ लाय अन व्याही घेर रखेगा तब श्री कृष्णचंद सब अपना कटक ले उस पर चढ़ जायेंगे और उन से लूकहै गी इसे मारे पुनित्रे मार सब राज कन्याओं को ले द्वारिका पुण पधारेंगे

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी ने राजा परिक्षित से कहा कि महाराज तीनों देवताओं ने वर दे जव यों कहा तब भूमि इतना कह चुप हो रही कि मैं ऐसी बात क्यूं कहूंगी कि मेरे बेटे को मारे आगे कितने एक दिन पीछे भूमि पुत्र भौमासुर हुआ तिसा का नाम नरकासुर भी कहते है वह प्रागुजा तिबपुर में रहने लगा उस पुर के चारों ओर पहाडों की ओट और जल अग्नि पवन का कोट बनाय सारे सं

सार के राजाओं की कन्या बलकर छीन छीन. धाय समेत लाय लाय उसने वहां रक्खी. नित उठि उन सोलह सहस्र एक सौ राज कन्याओं की खाने पीने पहलेकी चौकसी बह किया करै. और बड़े यत्न से उन्हें पल जावे. —

एक दिन भौमासुर अति कोप कर. पुष्प विमान में बैठ. जो लंका से लाया था. सुरपुर में गया. और लगा देवताओं को सताने. जिसके दुख से देवता स्थान छोड़ छोड़ अपना जीव ले ले जिधर तिधर भाग गये. तब वह अदिति के कुंडल औ इंद्र का छत्र छीन लाया. आगे सब सृष्टि के सुर नर मुनियों को अति दुख देने लगा. जिसका सब आचरण सुन श्री कृष्णचंद्र जगबंधु जी ने अपने जी में कहा.

जाहि मार सुंदरि सब ल्याऊं. सुरपति छत्र तही पहुंचाऊं.

जाय अदिति के कुंडल दै हों. निर्भय राज इंद्र कौ कै हों. ॥

इतना कह पुनि श्री कृष्णचंद्र जी ने सतिभामा से कहा. कि हे नारी. तू मेरे साथ चले तो भौमासुर मारा जाय. क्यों कि तू भूमि का अंस है. इस लेखे उस की मा हुई. जब देवताओं ने भूमि को पुत्र का वर दिया था. तब यह कह दिया था. कि जद तू मारने को कहैगी. तद तेरा पुत्र मरेगा. नहीं तो किसी से किसी कांति मारा न मरेगा. इस बात के सुनते ही सतिभामा जी कुछ मन ही मन सोच समझ इतना कह अनमनी हो रही. कि महाराज. मेरा पुत्र आप का सुत हुआ. तुम उसे क्यों कर मारोगे.

प्रभु ने इस बात को बल कहा. कि उस के मारने की तो मुझे कुछ इतनी चिंता नहीं. पर एक समैं मैंने तुम्हें वचन दिया था. तिसे पूरा किया चाहता हूं. सतिभामा बोली से क्या. प्रभु कहने लगे कि एक समय नारद जी ने आय मुझे कल्पवृक्ष का फूल दिया. वह ले मैंने रुक्मिणी को भेजा. वह बात सुन तू रिसाय रही. तब मैंने यह प्रतिज्ञा करी कि तू उदास मत हो. मैं तुझे कल्पवृक्ष ही ला दूंगा. तो अपना वचन प्रतिष्ठा लने को और तुझे वैकुण्ठ दिखाने को साथ ले चलता हूं.

इतनी बात के सुनते ही सतिभामा जी प्रसन्न हो हरि के साथ चलने को उपस्थित हुईं तब प्रभु उसे गुरुद पर अपने पीछे बैठा साथ ले चले। कितनी एक दूर जाय श्री कृष्णचंद जी ने सतिभामा जी से पूछा कि सच कह सुंदरि। इस बात को सुन तू पहले क्या समझ अप्रसन्न हुई थी। उसका भेद मुझे समझा इसके कह। जो मेरे मन का संदेह जाय। सतिभामा बोली कि महाराज तुम भौमासुर को मार सोलह सहस्र एक सौ राज कन्या लाओगे। तिनमें मुझे भी मिलेंगी। यह समझ अनमनी हुई थी।

श्री कृष्णचंद बोले कि तू किसी बात की चिंता मत करे। मैं कल्पवृक्ष लाय तेरे घर में रखूंगा। औ तू विसके साथ मुझे नारद मुनि को दान कीजो। फिर मोल ले मुझे अपने पास रख ना। मैं तेरे सदा आधीन रहूंगी। ऐसे ही इंद्रनी ने इंद्र को वृक्ष के साथ दान किया था। औ अदिति ने कश्यपको। इस दान के करने से कोई नारी तेरी समान मेरे नहेगी। महाराज इसी भांति की बातें कहते कहते श्री कृष्ण जी प्रागयोतिषपुर के निकट जा पहुंचे। वहां पहाड़ का कोट अग्नि। जल। पवन की ओट देखते ही प्रभुने गरुड औ सुदरसन चक्र को आज्ञा की। तिनहों ने पल भर में ढाय। बुकाय। वहाय। आंम। अच्छा पंथ बनाय दिया।

जों हरि आगे बढे। नगर में जाने लगे। तों बढ के रखवाले दैत्य लडने को चढ उठे। प्रभुने तिनहें गदा से सहज ही मार गिराये। तिनके मरने का समाचार पाय। मुर नाम गृहस पांच बीस वाला जो उस पुर गढ का रखवाला था। सो अति क्रोध कर त्रिशूल हाथ में ले श्री कृष्ण जी पर चढ आया। औ लगा आंखें लाल लाल कर दंत पीस पीस कहने कि।

मोंते बली कौन जग और। त्राहि देख हों मैं यक्षैर।

महाराज इतना कह मुर दैत्य श्री कृष्णचंद पर यों दपय। कि जों गरुड सर्प पर रुपटे आगे उसने त्रिशूल चलाया। सो प्रभुने चक्र से काट गिराया। फिर खिलजाय। मुर ने जितने यक्ष हरि पर

घाले तितने प्रभुने सहज ही काट डाले. पुनि वह हकवकाम दौडकर प्रभु से आय लिपटा. और मछ युद्ध करने लगा. निदान कितनी ऐकवेर में युद्ध करते करते. श्री कृष्ण जी ने सतिभामा जी को महा भयमान जान. सुदरसन चक्र से उसके पांचों सिर काट डाले. धड़ से सिर गिरते ही धम का सुन भौमासुर बोला. कि यह अति शब्द काहे का हुआ. इस बीच किसी ने जा सुनाया. कि महा राज. श्री कृष्ण ने आय मुर दैत्य को मार डाला.

इतनी बात के सुनते ही प्रथम तो भौमासुर ने अति खेद किया. पीछे अपने अपने सेनापति को युद्ध करने का आयसु दिया. वह सब कटक साज लडने को गढ़ के द्वार पर जा उपस्थित हुआ. और विसके पीछे अपने पिता का मरना सुन मुर के सात वेटे जी अति बलवान औ बडे जोधा थे. से भी अनेक अनेक प्रकार के अस्त्र शस्त्र धारण कर श्री कृष्णचंद्र जी के सनमुख लडने को जा खडे हुये. पीछे से भौमासुर ने अपने सेनापति औ मुर के वेटों से कहला भेजा. कि तुम सावधानी से युद्ध करो. मै भी आवता हूं.

लडने की आज्ञा पाते ही. सब असुर दल साथ ले मुर के वेटों समेत भौमासुर का सेनापति श्री कृष्ण जी से युद्ध करने को चढ आया. औ ऐका ऐकी प्रभु के चारों ओर सब कटक दल वा दलसा जाय छाया. सब ओर से अनेक अनेक प्रकार के अस्त्र शस्त्र भौमासुर के स्वर श्री कृष्णचंद्र पर चलाते थे. औ वे सहज सुभाव ही काट काट ढेर करते जाते थे. निदान हरिने श्री सतिभामा जी को महा भयातुर देख. असुर दल को मुर के सातों वेटों समेत सुदरसन चक्र से बात की बात में यों काट गिराया. कि जैस किसान ज्वार की खेती को काट गिरावे.

इतनी कथा कह श्री भुवदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. मुर के पुत्रों से मत सब सेना कथी सुन. पहले तो भौमासुर अति चिंता कर महा घबराया. पीछे कुछ सोच समझी राज कर कितने ऐक महाबली राक्षसों को अपने साथ लिये. लाल लाल आंखें क्रोध से किये कमकर फेंट बोधे.

सर साधे-वकता रखता श्री कृष्ण जी से लड़ने को आय उपस्थित हुआ- जो भौमासुर ने प्रभु को देखा-
 तों उस ने ऐक बार अति रिसाय- मूठ की मूठ वान चलाये- सो हरि ने तीन तीन टुकड़े कर काट गिराये-
 त्रिस काल—

॥ काट खडग भौमासुर लियौ- कोपि हंकारि कृष्ण उर दियौ-

कौरे शब्द अति मेघ समान- अरे गंगार न पावै जान-॥

करकस वचन तहां उच्चै- महा युद्ध भौमासुर कौरे-॥

महाराज- वह तो अति बलकर इन पर गदा चलाता था- और श्री कृष्ण जी के शरीर में उस
 की चोट यों लगती थी- कि जो हाथी के अंग में फूल छड़ी- आगे वेह अनेक अनेक अस्त्र शस्त्र ले
 प्रभु से लड़ा- औ प्रभु ने सब काट डाले- तब वह फिर घर जाय ऐक त्रिशूल ले आया- औ युद्ध कर
 ने को उपस्थित हुआ-

तब सतिभामा टेर सुनाई- अब किन याहि हतौ यदुनाई-॥

वचन सुनत प्रभु चक्र संभार्यो- काटि सीस भौमासुर मार्यो-

कुंडल मुकुट सहित सिर पर्यो- धर के गिरत सेस थरहर्यो-

तिहूं लोक में आनंद भयो- सोच दुःख सब ही को गयो-॥

तासु जोति हरि देह समानी- जै जै शब्द कौरे सुर तानी-॥

घिरे विमान पहुप वरषात्रैं- वेद बरवानि देव जस गावैं-॥

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव मुनि बोले- कि महाराज- भौमासुर के मरते ही भूमि औ
 भौमासुर की स्त्री पुत्र समेत आय- प्रभु के सनमुख हाथ जोड- सिर निवाय- अति विनती कर कहने लगी-
 हे जोती स्वरूप ब्रह्म रूप- भक्त हित करी विहारी- तुम साध संत के हेतु धरते हो मेष अनंत तुम्हारी सहि

मा लीला माया है अपरंपार. तिसे कौन जाने. और किसे इतनी सामर्थ है जो विन रुपा तुम्हारी त्रिसे
वखाने. तुम सब देवों के हो देख. कोई नहीं जानता तुम्हारा भेद.

महाराज ऐसे कह ब्रज कुंडल पृथ्वी प्रभु के आगे धर. फिर बोली. दीनानाथ. दीन बंधु.
रुपा सिंधु. यह सुभगदंत भौमासुर का बेटा आप की सरन आया है. अब करुणा कर अपना कोम
ल कमल सा कर इस के सीस पर दीजै. औ अपने भयसे इसे निर्भय कीजै. इतनी बात के सुनते ही.
करुणा निधान श्री कान्हू ने करुणा कर सुभगदंत के सीस पर हाथ धरा. और अपने डर से इसे निड
र कर. तब भौमावती भौमासुर की स्त्री बहुत सी भेट हरि के आगे धर. अति विनती कर. हाथ जोड़
सीस ठुकाय. खड़ी हो बोली.

हे दीन दयाल. रुपाल. जैसे आपने दस न देहम सब को छतारथ किया. तैसे अब चलक
र मेरा घर पवित्र कीजै. इस बात के सुनते ही अंतर जामी भक्त हितकारी श्री मुरारी भौमासुर के घर
पधारे. उस काल वे दोनों मा बेटे हरि को पाटंबर के पांवड़े. डाल. घर में ले जाय सिंहासन पर बिठाय.
अरघ दे. चरनामृत ले. अति दीनता कर बोले. हे त्रिलोकी नाथ. आपने भला किया. जो इस महा अ
सुर को बध किया. हरि से विरोध कर किसने संसार में सुख पाया. रावन कुंभकरन कंसादि ने वैर कर
अपना जी गंवाया. और जिन जिन ने आपसे झोह किया. तिस तिस का जगत में नाम लेना पानी दे
ना कोई न रहा.

इतना कह फिर भौमावती बोली. हे नाथ. अब आप में ही विनती मान. सुभगदंत को नि
ज सेवक जान. जो सोलह सहस्र राज कन्या इस के बापने अन्याही ऐक रक्खी हैं. सो अंगीकार की
जै महाराज. यों कह उस ने सब राज कन्याओं को निकाल प्रभु के सोहीं पांत की पांत ला खड़ा किया.
वे जगत उजागर रूप सागर श्री कृष्णचंद आनंद कंद को देखते ही मोहित हो अति गिडगिडाय. हाहा

खाय. हाथ जोड़ बोली. नाथ. जैसे आप ने आय हम अंबला औं को इस महा दुष्ट की बंधसे नि
काळा. तैसे अब कृपा कर इन दासियों को साथ ले चलिये. औं निज सेना में रखिये तो भला.

यह बात सुन श्री कृष्णचंद ने विन्हे इतना कह. कि हम तुम्हारे साथ ले चलने को रथ पाल
कियां मंगवावे हैं. सुभगदंत की ओर देखा सुभगदंत प्रभु के मन का कारन समझ अपनी राजधा
नी में जाय. हाथी घोड़े सज जाय. घुडबहल औ रथ. ममरुमाते जगममाते जुतवाय. सुखपाल. पालकी
नालकी. डोली. चंडोल. कलावार के कसवाय लिवाय लाया. हरि देखते ही सब राज कन्या औं को.
उन पर चढ़ने की आज्ञा दे. सुभगदंत की साथ ले. राजमंदिर में जाय. उसे राज गादी पर विठाय. राज
विलक विसे निज हाथ से दे. आप विदा ले जिस काल सब राज कन्या औं को साथ लिये वहां से
हारिका को चले. तिस समय की शोभा कुछ वरनी नहीं जाती. कि हाथी वैलों की कलावार गंगाज
मनी मूलों की चमक. और घोड़ों की पाखों की दमक. औ सुखपाल पालकी नालकी डोली चंडोल
रथ घुडबहलों के घटाटोपों की ओप. औ उन की मोतीयों की मालों की जोत. सरज की जोत से मि
ल एक ही जगमगाय रही थी.

आगे श्री कृष्णचंद सब राज कन्या औं को लिये. कितने एक दिन में चले चले हारिकापुरी
पहुंचे. वहां जाय राज कन्या औं को राज मंदिर में रख. राजा उग्रसेन के पास जाय. प्रणाम कर पहले तो
श्रीकाप जी ने भोगासुर के मारने औ राज कन्या औं के सुझाय लाने का सब भेद कह सुनाया. फिर राजा
.ग्रसे व स विदा होय. प्रभु सतिभामा को साथ ले. सूत्र कुंडल लिये गरुड पर बैठ वैकुंठ को गये. तहां पहुंचते ही.

कुंडल दिये अदिति के इस. सूत्र धर्यौ सुरपति के सीस.

यह समाचार पाय वहां नारद आया. तिस से हरि ने कह सुनाया. कि तुम जाय दंड से कहो.

जो सतिभामा तुम से कल्पवृक्ष मांगती है. देखो वह क्या कहता है. इस बात का उत्तर मुंजलादी. पीके

समझा जायगा. महाराज. इतनी बात श्री कृष्णजी के मुख से सुन नारद जी ने सुरपति से जाय कहा. कि सतिभामा तुझारी भोजाई तुम से कल्पतरु मांगनी है. तुम का कहते हो से कहो. मैं उन्हे जाय सुनाऊं कि इंद्र ने यहां. इस बात के सुनते ही पहिले तो हकवकाय कुछ चेंस रहा. पीछे उसने नारद मुनि का कहा. सब इंद्रानी से जाय कहा.

इंद्रानी सुन कहै रिसाय. सुरपति तेरी कुमति न जाय.

तू है बड़ो मूढ़ पति अंध. को है कृष्ण कौन कौ बंधु॥

उमे वह सुध है कै नही. जो उसने वज्र में से तेरी पूजा में वज्रवासियों से गिर पुजवाय. खलकर तेरी पूजा का सब पकवान आप खाया. फिर सात दिन उमे गिर पर बरसवाय. उसने तेरा गर्व गंवाय. सब जग में निरादर किया. इस बात की कुछ तेरी तार्जिल है कै नही. वह अपनी स्त्री की बात मानता है. तू मेरा कहा क्यों नही सुनता.

महाराज. जब इंद्रानी ने इंद्र से ये कह सुनाया. तब वह अपना सा संह ले उलट नारदजी के पास आया. और बोला. हे ऋषि राय. तुम मेरी ओर से जाय श्री कृष्णचंद से कहो. कि कल्पवृक्ष नंदन वन वज्र अनंत न जायगा. औ जायगा तो वहां किसी भांति न रहेगा. इतना कह फिर समझके कहियो. जो आगे की भांति अब यहां हम से बिगाड न करें. जैसे वज्र में वज्रवासियो. को बहकाय गिरि का मिस कर सब हमारी पूजा की सामा खायगये. नही तो महा युद्ध होगा.

यह बात सुन नारद जी ने आय श्री कृष्णचंद से इंद्र की बात कही कह सुनायके कहा. महाराज. कल्पतरु इंद्र तो देता था. पर इंद्रानी ने न देने दिया. इस बात के सुनते ही श्री मुण्डी. गर्वप्रहारी नंदन वन में जाय. रखवालों को मार भगाय. कल्पवृक्ष को उठाया. गरुड पर धर ले आये. उस काल वे रखवाले जो प्रभु के हाथ की मार खाये भागे थे. इंद्र के पास जा पुकारे. कल्पतरु के लेजाने के

समाचार पाय. महाराज. राजा इंद्र अति कोप कर. वज्र हाथ में ले. सब देवताओं को बुलाय. ऐरावत हाथी पर चढ़ श्री कृष्णचंद जी से युद्ध करने को उपस्थित हुआ.

फिर नारद मुनि जीने जाय इंद्र से कहा. राजा. तू महा मूर्ख है जो स्त्री के कहे भगवान से लड़ने को उपस्थित हुआ. है. ऐसी बात कहते तुझे लाज नहीं आती. जो तुझे लड़ना ही था तो जब भौमासुर तेरा छत्र औ अदिति के कुंडल छिनाय ले गया. तब क्यों लड़ा. अब प्रभु ने भौमासुर को मार कुंडल औ छत्र ला दिया. तो तू उन ही से लड़ने लगा. जो तू ऐसा ही बलवान था. तौ भौमासुर से क्यों न लड़ा. तू वह दिन भूल गया. जो वज्र में जाय. प्रभु की अति दीनता कर अपना अपराध क्षमा कराय आया. फिर उन ही से लड़ने चला है. महाराज. नारद जी के मुखसे इतनी बात सुनते ही राजा इंद्र जो युद्ध करने को उपस्थित हुआ. तों अच्छताय पछताय. लज्जित हो मन मार रह गया.

आगे श्री कृष्णचंद द्वारिका पधारे. तब हरषित भये देख हरि को यादव सारे. प्रभु ने सतिभामा के मंदिर में कल्पवृक्ष ले जायके रक्खा. औ राजा उग्रसेन ने सोलह सहस्र ऐक सौ जो राज कन्या अनया ही थीं. सो सब वेद रीति से श्री कृष्णचंद को व्याही.

भैंसी वेद विधि मंगचार. ऐसे हरि विहरत संसार. ॥

सोलह सहस्र ऐक सौ ग्रेहा. रहत कृष्ण कर परमसनेहा.

पटरानी आठों जे गनी. प्रीति निरंतर तिन सों घनी.

इतनी कथा सुनाय. श्री शुकदेव जी बोले. हे राजा हरि ने ऐसे भौमासुर को वध किया.

औ अदिति का कुंडल और इंद्र का छत्र ला दिया. फिर सोलह सहस्र ऐक सौ आठ विवाह कर श्री कृष्णचंद द्वारिका पुरी में आनंद से सबको ले लीला करने लगे. इति.

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज एक समय मनियर कंचन के मंदिर में कुंदन का जडाऊ छपरखट विद्या था तिस पर फेन से विछोने फूलों से संवारे कपोल गेंडुआ औ ओसीसे समेत सुगंध से महक रहे थे कर पूर गुलाब नीर चोआ चंदन अरगजा सेज के चोरे ओर पात्रों में भरा धरा था अनेक अनेक प्रकार के चित्र विचित्र चोरे ओर भीतों पर खिंचे हुये थे आलों में जहां तहां फूल फल पकवान पाक धरे थे और सब मुखका सामान जो चाहिये सो उपस्थित था

रुलावोर का घाघरा घूमधुमाला तिस पर सच्चे मोती टंके हुये चमचमाती अंगिया कलमलाती सारी औ जगमगाती ओठनी पहने ओठे नख सिख से सिंगार किये गेली की आड दिये वडे वडे मोतियों की नथ सीसफूल करनफूल मांग टीका टेंटी वंदी चंद्रहार मोहनमाल धुकधुकी पंचलडी सतलडी मुक्तमाल दुहरेतिहरे नवरतन औ भुजबंध कंकन पुहुंची नौगरी चूडी छाप कल्ले किंकिनी अनवरत विछुरे जेहर तेहर आदि सब आभूषन रतन जटित पहने चंद वदनी चंपक वरनी मृग नयनी पिक वयनी गज गमनी कटि केहरि श्री रुक्मिणी जी और मेघ वरन चंदमुख कवल नैन मोर मुकुट दिये वनमाल हिये पीतांबर पहरे पीत पट ब्रोडे रूप सागर त्रिभुवन उजागर श्री कृष्णचंद आनंद कंद तहां विराज ते थे औ आपस में परसपर सुख लेते देते थे कि ऐका ऐकी लेते लेते श्री कृष्ण जी ने रुक्मिणी जी से कहा —

कि सुनि सुदरि एक बात मैं तुजसे पूछता हूं तू उसका उत्तर मुझे दे कि तू तो महा सुंदरि सब गुन संयुक्त औ राजा भीष्मक की पुत्री और महा बली बडा प्रतापी राजा सिसुपाल चंदेरी का राजा ऐसा कि जिनके घर सात पीढ़ी से राज चला आता है औ हम उनके त्रास से भागे फिरते है औ मथुरा पुरी तज समुद्र में जाय बसे हैं उन्हीं के भय से ऐसे राजा को तुम्हें तुम्हारे

मात पिता भाई देते थे. औ वह वरत ले व्याहने को भी आचुका था. तिसे नवर तुमने कुलकी म
यदि छोड. संसार की लाज औ मात पिता वंधु की संका तज हमें ब्राह्मन के हाथ बुला भेजा.

तुम्हरे जोग न हम परवीन. भूपति नाहिं रूप गुन हीन.

काहू जाचक कीरत करी. सो तुम सुन कै मन में धरी. ॥

कटक साज नृप व्याहन आयो. तव तुम हमकों बोल पण्यो.

आय उपाद वनी ही भारी. क्यों हूं कै पति रही हमारी. ॥

तिनके देखत तुम कौं लाये. दल हलधर उनके विच गये.

तुम लिख भेजा ही यह वानी. सिसुपाल तें छुडावों आनी.

सो परत झा रही तिहारी. कछून इच्छा हुनी हमारी. ॥

अज हूं कछून गयौ तिहारो. सुंदरी मानहुं वचन हमारो.

कि जो कोई भूपति कुलीन. गुनी बली. तुम्हारे जोग होय. तुम तिसके पास जा रहौ. म
हाराज. इतनी बात के सुनते ही. श्री रुक्मिणी जी भयचक्र हो भहराय पछाड खाय भूमि पर.
गिरी. औ जल विनमीन की भांति तडफडाय. अचेत हो लगी ऊर्ध्व सांस लेने तिस काल.

इहि छवि मुख अलका बली. रही लपट दूक संग.

मानहुं ससि भूलत पक्षों. पीवत अमी भुवंग. ॥

यह चरित्र देख इतना कह श्री कृष्णचंद घबराकर उठे. कि यह तो अभी प्राण तजती है.

औ चतुर्भुज हो उसके निकट जाय दो हाथों से पकड उठाय गोद में बैठाय. एक हाथ से पंखा
करने लगे. औ एक हाथ से अलक संवारने. महाराज. उस काल नंद लाल प्रेम बस हो अनेक
अनेक चेष्टा करने लगे. कभी पीतांबर से प्यारी का चंद मुख पोंछते थे. कभी कोमल कमल का

अपना हात उसके हृदे पर रखते थे. निदान कितनी एक वेर में श्री रुक्मिणी जी के जीमें जी आया.
तब हरि बोले.

तू ही सुंदरि प्रेम गंभीर. ते मन कछू न रखी धीर.

ते मन जान्यों सांचे छाडी. हम ने हंसी प्रेम की माडी.

अबतू सुंदरि देह संगार. प्राण ठौरके नैन उधार.

जौलों तू बोलत नही प्यारी. तौलों हम दुख पावत भारी.

चेती वचन सुनत पिय नारी. चितई वारिज नयन उचारि.

देखे कृष्ण गोद में लिये. भई लाज अति सकुची हिये.

अरवराय उठ ठाढी भई. हाथ जोरि पायन परि रही.

बोले कृष्ण पीठ कर देत. भली भली जू प्रेम अचेत.

हमने हंसी ठानी. सो तुमने सच ही जानी. हंसी की बात में क्रोध करना उचित नहीं. उठो
अब क्रोध दूर करो. औ मन का शोक हरो. महाराज. इतनी बात के सुनते ही श्री रुक्मिणी जी उठ हाथ
जोड़. सिर नाय. कहने लगीं कि महाराज. आपने जो कहा कि हम तुम्हारे जोग नहीं सो सच कहा. क्यों
कि तुम लक्ष्मी पति शिव विरंच के इस. तुम्हारी समता का त्रिलोकी में कौन है. हे जगदीश. तुम्हें छोड़.
जो जन और को धावै. सो ऐसैं है जैसे कोई हरि जस छोड़ गीध गुन गावै. महाराज. आपने
जो कहा कि तुम किसी महा बली राजा को देखो. सो तुम से अति बली ओ बड़ा राजा त्रिभुवन में
कौन है सो कहो.

ब्रह्मा रुद्र इंद्रादि सब देवता वरदाई तो तुम्हारे आज्ञाकारी हैं तुम्हारी कृपा से वे जिसे चा
हते हैं तिसे महा बली. प्रतापी. तेजस्वी. वरदे बनाते हैं. और जो लोग आप की से क डों.

वरस अति कठिन तपस्या करते हैं. सो राज पद पाते हैं. फिर तुम्हारा भजन. ध्यान. जप. तप. भूल
नीति छोड़. अनीति करते हैं. तब वे आप से आप ही अपना सर्वस खोय भ्रष्ट होते हैं. कृपानाथ तु
म्हारी तो सदा यह रीति है. कि अपने भक्तों के हेतु संसार में आय बार बार औतार लेते हो. औ दुष्ट राक्ष
सों को मार पृथ्वी का भार उतार. निज जनों को सुख दे कृतार्थ करते हो.

औ नाथ. जिस पर तुम्हारी बड़ी दया होती है. और वह धन. राज. जोवन. रूप. प्रभुता
पाय जब अभिमान से अंधा हो. धर्म कर्म तप सन दया पूजा भजन भूलता है. तब तुम उसे दरिद्री बनाते हो.
क्यों कि दरिद्री सदा ही तुम्हारा ध्यान सुमरन किया करता है. इसी से तुम्हें दरिद्री भाता है. जिस पर तुम्हारी.
बड़ी कृपा होगी. सो सदा निर्धन रहैगा. महाराज. इतना कह फिर रुक्मिणी बेली. कि हे ज्ञान नाथ. जै
सा काशी पुरी के राजा इंद्रदेवन की बेटी अंवा ने किया. तैसा मैं न करूंगी कि वह पति छोड़ राजा भीष्म
के पास गई. औ जब उस ने इसे न रक्खा. तब फिर अपने पति के पास आई. पुनि पति ने उसे निका
ल दिया. तब उन्ने गंगा तीर में बैठ महादेव का बड़ा तप किया. वहां भोला नाथ ने आय उसे मुंह मांगा
वर दिया. उस वर के बल से जाय उस ने राजा भीष्म से अपना पलदा. लिया. सो मुज से न होगा.

अरु तुम नाथ यहौ समझाई. काहू जाचक करी बडाई.

वाकौ वचन मान तुम लियो. हम पै विप्र पठै के दियो.

जाचक शिव विरंचि सारदा. नारद गुन गावत सरवदा.

विप्र पतायौ जान दयाल. आय कियो दुष्टनि को काल.

दीन जान दासी संग लई. तुम मोहि नाथ बडाई दई.

यह सुनि कृष्ण कहत सुनि प्यारी. ज्ञान ध्यान गति बही हगारी.

सेवा भजन प्रेम तें जान्यौ. तोही सों मयें मन मान्यौ.

महाराज प्रभु के मुख से इतनी बात सुनते ही संतुष्ट हो रुक्मिणी जी फिर हरि की सेवा करने लगी. इति. —

((Chapter 62))

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज सोलह सहस्र ऐकसौ आठ स्त्रियों को ले श्री कृष्ण चंद्र आनंद से द्वारिका पुरी में विहार करने लगे. औ आठों वटगनियां आठों पहर हरि की सेवा में रहै. नित उठ भोर ही कोई मुख धुलावै. कोई उबटन लगाय न्हिलावै. कोई खटरस भोजन बनाय जिमावै. कोई अच्छे पान लोंग अलायची जात्रित्री जायफल समेत पिय को बनाय बनाय खिलावै. कोई सुथरे वस्त्र औ रतन जटित आभूषण चुन वास औ बनाय प्रभुको पहनाती थी. कोई फूल माल पहणाय गुलाब नीर छिडक केसर चंदन चरचती थी. कोई पंखा उलाती थी. और कोई पात्र दावती थी.

महाराज इसी भांति सब रनियां अनेक अनेक प्रकारसे प्रभुकी सदा सेवा करें औ हरि हर भांति उनके सुख दें. इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज कई वरस के बीच. —

एक एक जटुनाथ की नारिने जाये पुत्र.

इक इक कन्या लक्ष्मी. दस दस पुत्र सपुत्र.

एक लाख एकसठ सहस्र ऐसी बाढ इकसार.

भये कृष्णके पुत्र ये. गुन बल रूप अपार.

सब मेघ वरन चंद्रमुख कंठल नयन नीले पीले रुगुले पहने. गंडे कठले नाहत गले में डाले. घर घर बाल चरित्र कर कर मात पिता को सुख दें. औ उन की मायें अनेक भांतिसे ला

उ प्यारका प्रतिपाल करें. महाराज. श्री कृष्णचंद जी के पुत्रों का होना सुन रुक्मने अपनी स्त्री से कहा. कि अब मैं अपनी कन्या चारुमती जो कृतब्रंभा के बेटे को मागी है. विसे नदूंगा. स्वयंवर करूंगा. तुम किसी को भेज मेरी वहन रुक्मिणी को पुत्र समेत बुलाय. भेजो.

इतनी बात के सुनते ही रुक्म की नारी ने कहा. अति विनती कर ननद को पत्र लिख पुत्र समेत बुलवाया. एक ब्राह्मण के हाथ. औ स्वयंवर किया. भाई भौजाई की चिट्ठी पाते ही रुक्मिणी जी श्री कृष्णचंद जी से आज्ञा ले. विदा हो. पुत्र सहित चली चली द्वारिका से भोजकटक में भाई के घर पहुंची.

देख रुक्मने अति सुख पायौ. आदर कर नीचै सिर नायौ.

पायन पर बोली भौजाई. हरन भयौ तब तेँ अब आई.

यह कह फिर उसने रुक्मिणी जी से कहा. कि ननद जो तुम आई हो तो हम पर दया मया कीजे. और इस चारुमती कन्या को अपने पुत्र के लिये लीजे. इस बात के सुनते ही रुक्मिणी जी बोली. कि भौजाई. तुम पति की गति जानती हो. मत किसी से कलह करवा ओ. भैया की बात कुछ कही नहीं जाती. क्या जानिये. किस समय क्या करे. इससे कोई. बात कहते करते भय लगता है. रुक्म बोला कि वहन. अब तुम किसी भांति न डरो. कुछ उपाध न होगी. वेद की आज्ञा है कि दक्षिण देस में कन्या दान भावजे की दीजे. इस कारन मैं अपनी पुत्री चारुमती तुम्हारे पुत्र प्रद्युम्न को दूंगा. श्री कृष्ण जी से वैर भाव छोड नया संबंध करूंगा.

महाराज. इतना कह जब रुक्म वहां से उठ समा में गया. तब प्रद्युम्न जी भी माता से आज्ञा ले वन ठनकर स्वयंवर के बीच गये. तो क्या देखते हैं. कि देस देस के नरेस भांति भांति के वस्त्र शस्त्र आभूषण पहने बांधे बनाय किये. विवाह की अभिलाषा हिये में लिये. सब खडे हैं

और वह कन्या जैमाल कर लिये. चारों ओर दृष्टि किये. बीच में फिरती है. पर किसी चै दृष्ट उस की न ही ठहरती. इस में जो प्रद्युम्न जी स्वयं व के बीच गये. तो देखते ही उस कन्या ने मोहित हो. आ इन के गले में जैमाल डाली. सब राजा अच्छता पछताय. मुह देखते अपना सा मुंह लिये खडे रह गये. और अपने मन ही मन कहने लगे. कि भला देखें हमारे आगे से इस कन्या को कैसे ले जायगा. हम वाट ही में छीन लेंगे.

महाराज. सब राजा तो यों कह रहे थे. और सकल ने वर कन्या को मंटे के नीचे ले जाय. वेद की विधि से संकल्प कर. कन्या दान किया. और उस के यौतुक में बहुत ही धन द्रव्य दिया. कि जिसका कुछ बारापार नहीं. आगे श्री रुक्मिणी जी पुत्र को ब्याह. भाई भौजाई से विदा हो. बेटे वहाँ को ले. रथ पर चढ. जों द्वारिका पुरी को चलीं. तो सब राजाओं ने आय मारग रोका. इस लिये कि प्रद्युम्न जी से लड कन्या को छीन ले.

उनकी यह कुमति देख प्रद्युम्न जी भी अपने अस्त्र शस्त्र ले युद्ध करने को उपस्थित हुये. कितनी बेरतक इन से उस से युद्ध रहा. निदान प्रद्युम्न जी उन सबों को मार भगाय. आनंद मंगल से द्वारिका पुरी पहुंचे. इनके पहुंचने के समाचार पाय सब कुटुंब के लोग. क्या स्त्री क्या पुरुष पुरी के बाहर आय. रीति भांति कर पाटंबर के पांवडे डालते बाजे गाजे से इन्हें ले गये. सारे नगर में मंगल हुआ. ये राज मंदिर में सुख से रह ने लगे.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. महाराज. कई वरष पीछे श्री कृष्णचंद. आनंद के पुत्र प्रद्युम्न जी के पुत्र हुआ. उस काल श्री कृष्ण जी ने जोतिषियों को बुलाय. सब कुटुंब के लोगों को बैठाय. मंगलाचार करवाय. शास्त्र की रीति से नाम करन किया. जोतिषियों ने पत्रा देख वरष मास पक्ष दिन तिथि घडी लग्न नक्षत्र ठहराय. उस लड के का नाम.

अनरुद्ध रक्ता. उस काल.

फूले अंग न समांइ. दान दक्षिणा द्विजन कैं.

देत न कृष्ण अघांइ. प्रद्युम्न कैं वेटा भयौ.

महाराज. नाती के होने का समाचार पाय. पहले तो रुक्म ने वहन वहनोद को अति हि
त कर यह पत्री में लिख भेजा. कि तुम्हारे पोते से हमारे पोती का ब्याह होय तो बड़ा आनंद है. औ
र पाछे एक ब्राह्मन को बुलाय. रोली अक्षत रुपैया नारियल दे. उसे समझाय के कहा. कि तुम द्वा
रिका पुरी में जाय. हमारी ओर से अति विनती कर. श्री कृष्ण जी का पौत्र अनरुद्ध जो हमारा दोह
ता है. तिसे टीका दे आओ. बात के सुनते ही ब्राह्मन टीका औ लग्न साथ ही ले चला चला श्री कृष्ण
चंद्र के पास द्वारिका पुरी में गया. विसे देख प्रभु ने अति मान सनमान कर. पूछा कि कहो देवता. आ
पका आना कहां से हुआ. ब्राह्मन बोला. महाराज. मैं राजा भीष्मके पुत्र, रुक्म का पठाया उन की पौत्री
औ आप के पौत्र से संबंध करने को टीका औ लग्न ले आया हूं.

इस बात के सुनते ही श्री कृष्ण जी ने दस भाइयों को बुलाय टीका औ लग्न ले. विस ब्राह्म
न को बहुत कुछ दे. विदा किया. और आप बलराम जी के निकट जाय. चलने का विचार करने लगे.
निदान वे दोनों भाई वहां से उठ राजा उग्रसेन के पास जाय. सब समाचार सुनाय. उन से विदा हो.
बाहर आय. वरात की सद सामा मंगवाय मंगवाय. डकठी करवाने लगे. कई एक दिन में जब सब सामा
न उपस्थित हो चुका. तब बड़ी धूम धाम से प्रभु वरात ले द्वारिका से मोजकटक नगर को चले.

उस काल एक कमरुमाते रथ पर तो श्री हस्तिनी जी पुत्र पौत्र को लिये बैठी जाती थी. औ एक
रथ पर श्री कृष्णचंद्र औ बलराम बैठे जाते थे. निदान कितने एक दिनों में सब समेत प्रभु वहां पहुंचे.
महाराज. वरात के पहुंचते ही रुक्म कलिंगादि सब देस देस के राजाओं को साथ ले नगर के बाहर जाय.

अगौनी कर सब को रागे पहराय. अति आदर मान कर जनवासे में लिवाय लाया. आगे सब को खिलाय पिलाय मंडे के नीचे लिवाय लेगया. औ उस ने वेद की विधि से कन्या दान किया. विस के जौतुक में जो दान दिया उस को मैं कहूं तक कहूं. वह अकथ है.

इतनी कथा सुनाय श्री भुकदेव जी बोले महाराज. ब्याह के हो चुकते ही राजा भीष्मक ने जनवासे में जाय. हाथ जोड़. अति विनती कर. श्री कृष्णचंद जी से चुपचुपाने कहा. महाराज. विवाह हो चुका और सर रहा. अब आप शीघ्र चलने का विचार कीजि. क्यों कि. —

भूप संग जे रुक्म बुलाये. ते सब दुष्ट उपाधी आये.

मत काहूं तों उपजे हरि. याहि तैं हों कहत मुरारि.

इतनी बात कह जों राजा भीष्मक गय. तोंही श्री रुक्मिणी जी के निकट रुक्म आया.

कहत रुक्मिणी तेरकर. किम घर पहुंच जाय.

वैरी भूपति पाहुने. जुरे तिहारे आय. ॥

जौतुम भैया. चाहो भलौ. हमहिं वेग पहुंचावन चखै. —

नहीं ते, रस में अनरस होता देखे. हे. यह वचन सुन रुक्म बोला. कि वहन. तुम किती बात की चिंता मत करो. मैं पहले जो राजा देस देस के पाहुने आये हैं. तिन्हें विदा कर आऊं. पीछे जौतुम कहोगी तो मैं कहूंगा. इतना कह रुक्म वहां से उठ जो राजा पाहुने आये थे उनके पास गया. वे सब मित्र के कहने लगे. कि रुक्म. तुमने कृष्ण बलदेव को इतना धन द्रव्य दिया. और तिन्होंने मोर अभिमान के कुल भला न माना. ऐक तो हमें दूस बात का पछतावा है. और दूसरे उस बात की कसक हमारे मन से नहीं जाती. कि जो बलराम ने तुन्हें अमरम किया था.

महाराज. इस बात के सुनते ही रुक्म को क्रोध हुआ. तब राजा कलिंग बोला. कि ऐक.

एक बात मेरे जी में आई है. कहो तो कहूं. रुक्म ने कहा कहो. फिर उस ने कहा कि हमें श्री कृष्ण से कुछ काम नहीं. पर वलराम को बुला दो तो हम उस से चौपड खेल सब धन जीत लें. और जैसा उसे अभीमान है तैसा यहां से ठीते हाथ विदा करें. जो कलिंग ने यह बात कही. तो ही रुक्म बंहा से उठ कुछ सोच विचार करता वलराम जी के निकट जा बोला. कि महाराज. आप को सब राजाओं ने प्रणाम कर बुलाया है चौपड खेलने को.

सुन वलभद्र तब हि तहां आये. भूपति उठ कै सीस नित्रांए.

आगे सब राजा वलराम जी का शिष्टाचार कर बोले. कि आपकी चौपड खेलने का वडा अभ्यास है. इस लिये हम आपके साथ खेला चाहते हैं. इतना कह उन्होंने चौपड मंगवाय. बिछाई. और रुक्म से औ वलराम जी से होने लगी. पहले रुक्म दस बेर जीता. तो वलदेव जी से कहने लगा कि धन तो सब बीता अब काहेसे खेलोगे. इस में राजा कलिंग बड़ी बात कह हंसा. यह चरित्र देख वलदेव जी नीचा सिर कर सोच विचार करने लगे. तब रुक्म ने दस कडोड. रुपैये एक बार लगाए. सो वलराम जी ने जो जीत के उठाए तों सब धाधल कर बोले. कि यह. रुक्म का पासा पडा. तुम क्यों रुपैये समेट ते हो.

सुनि वलराम फिर सब देने. अर्ब लगायो पास लीने.

फिर हलधर जी ने औ रुक्म हारा. उस समेंय भी रेंगटी कर सब राजाओं ने रुक्म को जिताया. और यों कह सुनाया.

जुआ खेल पास की मार. यह तुम जानें कहा गंजार.

जुआ युद्ध गति भूपति जाने. ग्वाल गाय गैयन पहचानै.

इस बात के सुनते ही वलदेव जी का क्रोध यों बढा. कि जैसे पून्यो का समुद्र की तरंग बढ.

निदान जों तों कर वलराम जी ने क्रोध को रोका. मन को समझाय फिर सात अर्व रुपये लगाये. और चौपड़ खेलने लगे. फिर भी वलदेव जी जी ते. औ सर्वों ने कपट कर रुक्म ही को जीता कहा. इस अनीति के होते ही आकाश से यह बानी हुई. कि हलधर जी ते. और रुक्म हारा. अरे राजाओं. तुम नें मूठ वचन कौं उचार. महाराज. जब रुक्म समेत सब राजाओं नें आकाश बानी सुनी अनसुनी की तब तो वलदेव जी महा क्रोध में आय बोले. —

॥ करी सगाई वैर न छाडौ. हम सों फेर कलह तुम माडौ.

मारों तोहि ओरे अन्पाई. भलौ बुरै मानहुमौ जाई. ॥ ० ॥

अब काहू की कानन करि हैं. आज प्राण कपटी के हरि हैं.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. निदान वलराम जी ने सबके देखते रुक्म को मार डाला. औ कलिंग को पछाड मारे घूंसें के उस के दांत उखाड डाले. औ कहा. कि तू भी मुंह पसार कै हंसा था. आगे सब सब राजाओं को मार भगाय. वलराम जी ने जन्मा से में श्री कृष्णचंद जी के पास आय. वहां का सब ब्यौरा कह सुनाया. —

बात के सुनते ही हरि ने सब समेत वहां से प्रस्थान किया. और चले चले आनंद मंगल से द्वारिका में आन पहुंचे. इन के आते ही सारे नगर में सुख छाया गया. घर घर मंगला चार होने लगा. श्री कृष्ण जी औ वलदेव जी ने उग्रसेन राजा के सनमुख जाय हाथ जोड कहा महाराज. आप के पुन्य प्रताप से अनरुद्ध को व्याह लारे. औ महादुष्ट रुक्म को मार आये. इति.

《 Chapter 63rd 》

श्री शुकदेव मुनि जी बोले. कि महाराज. अब जो श्री द्वारिका नाथ का वल पाऊं. तो ऊषा हरन की कथा सब गाऊं. जैसे उसने रात्र समें सपने में अनरुद्ध जी को देखा. औ आशक्त हो

खेद किया। पुनि चित्र रेखा ने जों अनरुद्ध को लाय उषा से मिलाया। तैसे में सब प्रसंग कहता हूँ।
 तुम मन दे सुनौं। ब्रह्माके वंस में पहले कस्यप हुआ। तिसका पुत्र हिरनकस्यप अति बली महा प्र
 तापी औ अमर भया। उसका सुत हरिजन। प्रभु भक्त प्रह्लाद नाम हुआ। तिसका बेटा राजा विरो
 चन। विरोचन का राजा बल। जिस का जस धर्म धरनी में अब तक छाया रहा है। कि प्रभु ने वाहन भ
 वतार ले राजा बल को कुल पाताल पठाया। उस बल का जेष्ठ पुत्र महा पराक्रमी। बड़ा तेजस्वी। वानासु
 र हुआ। वह श्रीनित पुर में बसे। नित प्रति कैलाश में जाय शिव की पूजा करे। ब्रह्मचर्य पाले। सत्य
 बोलै। जितेंद्रि रहै। महाराज। एक दिन वानासुर कैलाश में जाय हर को पूजा कर प्रेम में आय लगा मगन
 हो मृदंग बजाय बजाय। नाचने गाने। औडमरू बजाने। उस का गाना बजाना सुन श्री महादेव भोलानाथ।
 मगन हो। लगे पति जी को साथ ले नाचने। औडमरू बजाने। निदान नाचते नाचते शंकर ने अति
 सुख पाय प्रसन्न हो। वानासुर को निकट बुलाय के। कहा पुत्र। मैं तुज पर संतुष्ट हुआ। वर मांग।
 जो तू वर मांगेगा सो मैं दूंगा।

तैं कर वाजे भले बजाये। सुनत श्रवण मेरे मन भाये।

इतनी बातके सुनते ही। महाराज वानासुर हाथ जोड़। सिर नाय। अति दीनता कर। बोला। कि
 कृपानाथ। जो आपने मेरे पर कृपा की तो पहले अमर कर मुझे सब पृथ्वी का राज दीजे। पीछे मुझे
 ऐसा बली कीजे कि कोई मुज से न जीते। महादेव जी बोले। कि मैंने तुम्हें यही वर दिया। सब भय से
 निर्भय किया। त्रिभुवन में तेरे बल को कोई न पावैगा। औ विधाता का भी कुछ तुरु पर बस न चलेगा।

वाजौ भलें बजायकै। दियो परम सुख मोहि।

मैं अति हिय आनंद कर। दियो सहस्र भुज तोहि।

अब तू घर जाय निचिंताई से बैठ अविचल राज कर। महाराज। इतना वचन भोलानाथ

के मुख से सुन सहस्र भुज पाय. वानासुर अति प्रसन्न हो परिक्रमा दे. सिर नाय. विरा होय आ
जा ले. श्रोनितपुर में आया. आगे त्रिलोकी की जीत पव देवताओं के वस कर. नगर के चारों ओर जल
की चुआन चौड़ी खाई औ अग्नि पवन का कोट बनाय निर्भय हो मुख से राज करने लगा. कितने
एक दिन पीछे.

॥ लखे दिन भई भुज सबल. फरक हिं अति सहिंश.

कहत वान कासों लखें. कापर अब चढ़ि जाय. ॥

भई राज लखे दिन भारी. को पुजवै. हिय होंस हमारी. ॥

इतना कह वानासुर घर से बाहर जाय. लगा पहाड़ उठाया उठाया. तोड़ तोड़ चूर क
रने. औ देस देस फिरने जब सब पर्वत फोड़ चुका. औ उसके हाथों की सुरसुराट गुजलाहर न
गई. तब. —

कहत वान अब का सों लखें. इतनी भुजा कहा लै करों.

सबल भार में कसैं सहैं. बहुरि जायके हर सों कहैं.

महायज. ऐसे मन ही मन सोच विचार कर वानासुर महादेव जी के सनमुख ना हाथ.
जोड़ सिर नाय. बोला. कि हे त्रिशूल पानि त्रिलो कीनाथ. तुम ने जो कृपा कर सहस्र भुजा दी.
तो मेरे धरीर पर भारी भई. उन का बल अब मुज से संभाला नहीं जाता. इसका कुछ उपाय.
कीजे. काइ महा बली युद्ध करने को मुझे बताय दीजे. मैं त्रिभुवन में ऐसा परा कमी किस को नहीं
देखता जो मेरे सनमुख हो युद्ध करे. हां दयाकर जैसे आपने मुझे महा बली किया. तैम ही अब
कृपा कर मुज से लड़ मेरे मन का अभिलाष पूरा कीजि. तो कीजे. नहीं तो और कमी. और बली
को बता दीजे. जिस से मैं जाकर युद्ध करूं. और अपने मन का शोक हरूं.

इतनी कथा कह श्री भुवदेव जी बोले कि महाराज वानासुर से इस भंति की बातें सुन श्री महादेव जी ने बल रत्नाय मन ही मन इतना कहा कि मैंने तो इसे साध जानके वर दिया अब यह मुझी से लड़ने को उपस्थित हुआ इस मूरख को बल का गर्व भया यह जीता न वचेगा जिस ने अहंकार किया सो जगत में आय बहुत न जिया ऐसे मन ही मन महादेव जी कह बोले कि वानासुर तू मत घबराय तुज से युद्ध करने वाला थोड़े दिन के बीच यदुकल में श्री कृष्ण अवतार होगा उस वि न त्रिभुवन में तेरा साम्हना करने वाला कोई नहीं यह वचन सुन वानासुर अति प्रसन्न हो बोला काथ वह पुरुष कब अवतार लेगा और मैं कैसे जानूंगा कि अब वह उपजा राजा शिवजी ने एक ध्वजा वानासुर को देके कहा कि मैं बैरख को लेजाय अपने मंदिर के ऊपर खड़ी करदे जब यह ध्वजा आप से आप टूटकर गिरे तब तू जानिये कि मेरा रिपु जन्मा

महाराज जट शंकर ने उसे ऐसे कहा समझाय तब वानासुर ध्वजा ले निज घर को चला सिर नाय आगे घर जाय ध्वजा मंदिर पर चढाय दिन दिन याही मनाता था कि कब वह पुरुष प्रगटे औ मैं उससे युद्ध करूं इस में कितने एक वर्ष बीते उसकी बड़ी रानी जिस का नाम वानावती तिसे गर्भ रहा औ पूरे दिनों एक लडकी हुई उस काल वानासुरने जोतिषियों को बुलाय बैठाय के कहा कि इस लडकी का नाम ओ गुन गन कर कहो इतनी बातके कहने ही जोतियों बूट वर्ष मास पक्ष तिथि बार घडी महरत नक्षत्र लग्न ठहराय विचार उस लडकी का नाम उषा धर के कहा कि महाराज यह कन्या रूप गुन शील की खान महाजान होगी इसके यह औ लक्ष न ऐसे ही आन पडे हैं

इस बातके सुनते ही वानासुर ने अति प्रसन्न हो पहले बहुत कुछ जोतिषियों को दे विहा किया पीछे मंगलामुखियों को बुलाय मंगलाचार करवाया पुनि जो जों वह कन्या

बढ़ने लगी. नों तों बानासुर उसे अति प्यार करने लगा. जब ऊषा सात वर्ष की भई. तब उसके पिता ने श्रोनित पुर के निकट ही कैलाश था तहां कै ऐक सखी सहेलियों के साथ उसे शिव पार्वती के पास पढ़ने को भेज दिया. ऊषा गणेश सरस्वती को मनाय. शिव पार्वती के सनमुख जाय. हाथ जोड़. सिर नाय. विनती कर बोली.

कि हे कृपा सिंधु शिव गवरी. दया कर मुज दासी को विद्या दान दीजे. औ जगत में जस लीजे. महाराज. ऊषा के अति दीन वचन सुन शिव पार्वती जी ने उसे प्रसन्न हो. विद्या का आरंभ करवाया. वह नित प्रति जाय जाय. पढ़ पढ़ आवे. इस में कितने ऐक दिनों के बीच सब शास्त्र पढ़. गुन विद्यावान हुई. औ सब यंत्र बजाने लगी. ऐकादश ऊषा पार्वती जी के साथ मिलकर वीन बजाय संगीत की रीति से गाय रही थी. कि उस काल शिव जी ने आय पार्वती से कहा. हे प्रिये. मैंने जो कामदेव को जलाया था. तिसे अब श्री कृष्णचंद्र जी ने उषाया. दूतना कह. श्री महादेव जी गिरजा को साथ ले गंगातीर पर जाय. नीर में नहाय निलाय. सुख की वृच्छा कर. अति लाड. प्यार से लगे पार्वती जी को वस्त्र आभूषन पहारने. औ हित करने. निदान अति आनंद में मगन हो डमरू बजाय वजाय. तांडव नाच. नाच नाच. संगीत शास्त्र की रीति से गाय गाय. शिवा को लगे रिकाने और बड़े प्यार से कंठ लगाने. उस समय ऊषा शिव गवरी का सुख प्यार देख देख. पति के मिलने की अभिलाषा. कर मनही मन कहने लगी. कि मेरा भी कंत होय तो मैं भी शिव पार्वती की भांति उसके साथ विहार करूं. पति विनका मिनी ऐसी शोभा हीन है. जैसे चंद्रविन जामिनी.

महाराज. जों ऊषा ने मनही मन दूतनी बात कही. तों अंतरजामी श्री पार्वती जी ने ऊषा की अंतर गति जानी. उसे अति हित से निकट बुलाय. प्यार कर समझाये. कहा. कि बेटी. तू किसी बात की चिंता मन में मत कर. तेरा पति तुझे सपने में आय मिलेगा. तू विसे दूढ़वाय लीजो. औ उसी के साथ

थ सुख भोग कीजो. ऐसे वर दे शिवगनी ने ऊषा को विदा किया. वह सब विद्या पढ़. वर पाय. दंडव
त कर अपने पिता के पास आई. पिता ने एक मंदिर अति सुंदर निराला उसे रहने को दिया. औ
यह कितनी एक सखी सहेलियों को ले ब्रह्म रहने लगी औ दिन दिन बढ़ने.

महाराज. जिस काल वह बाल वारह वर्ष की हुई. तो उस के मुख चंद की ज्योति को देखि.
पूर्णवासी का चंद्रमा छवि छीन हुआ. बालों की स्यामता के आगे मावस की अंधेरी फीकी लगने लगी.
उस की चोटी की सटकाई लख नागनि अपनी कैबुली छोड़ सटक गई. भौंह की वंकाई निरख धनु ध ध
काने लगा. आखों की बडाई चंचलाई पेश मृग मीन खंजन सिसाय रहे. नाक की सुंदरताई को देख तिल
फूल मुरझाया गया. उसके अधर की लाली लख बिंबा फल विल विलाने लगा. दांत की पांति निरखि
दाडिम का हिया दडक गया. कपोलों की कोमलताई पेश गुलाब फलने से रहा. गले की गुलाई
देख कपोत कलमलाने लगे. कुचों की कोर निरख कंवल कली संरोवर में जाय गिरी. जिस की
कट की कसता देख केहरी ने वन वास लिया. जांघ की चिकानाई. पेश के लेने कपूर खाया. देह की
गुलाई. निरख सोने को सुकुच भई. औ चंपा चप गया. कर पद के आगे पदम की पदवी कुछ नरही.
ऐसी वह गज गवनी. पिक वयनी. नव वाला जौवन की सरसाई से संभायमान भई. कि जिस ने इन
सब की शोभा छीन ली.

आगे एक दिन वह नव जौवना सुगंध उवट लगाय. निर्मल नीर से मल मल न्हाय. कंधी
चोटी कर. पाटी संवार. माग मोतियों में भर अंजन मंजन कर. मिहरी महावर रचाय. पान खाय अच्छे
जडाऊ सोने के गहने लगाय. सीस फूल. वैना. वैदी. वंदी. ठेडी. करन फूल. चौदानिया. छडे.
गजमोतीयों की नथ. भलके की लकटन समेत. जुगनि मोतीयों के दुलडे में गुही. चंद्रहार. मोह
नमाल. पंचलडी. सतलडी. धुकधुकी. भुजवंद. नौरतन. चुडी. नौगरी. कंकन. कडे. मुदरी. च्याप.

छल्ले किंकिनी. जेहर. तेहर. गूजरी. अनवट. विछुरे. पहन. सुथर. कमरमाता. सच्चे मोतीयों की कोर
का बड़े घेर का घाघरा. औ चमचमाती आंचल पल्लू की सारी पहर. जगमगाती. कचुकी कस. ऊपर से
फलफलाती ओढ़नी ओढ़. तिस पर सुगंध लगाय. इस सज धज से हंसती हंसती सखियों के साथ
मात पिता को प्रणाम करने गई. कि जैसे लक्ष्मी. जों सनमुख. जाय. दंडवत कर कषा खड़ी भई. तों
बानासुर ने इसके जीवन की छटा देख. निज मन में इतना कह. इसे विदा किया. कि अब यह व्या
हन जोग हुई. और पीछे से कैएक राक्षस उस के मंदिर की रखवाली को भेजे. औ कितनी ऐक राक्षसी बि
स की चौकसी को पठाई. वे वहां जाय आठ पहर सावधानी से रहने लगे. और राक्षसनिघां से जा कर
ने लगी.

महाराज. वह राज कन्या पति के लिये. नित घति तप दान व्रत कर. श्री पार्वती जी की पूजा.
किया करे. एक दिन नित्य कर्म से निचिंत हो रात्र समें सेज पर अकेली बैठी मन मन यों सोच रही थी.
कि दिखिये. पिता मेरा विवाह कब करै और किस भांति मेरा बर मुमें मिले. इतना कह पति ही के ध्यान
में सो गई. तो सपने में देखती क्या है. कि एक पुरुष किशोर वैस. स्वाम वरन. चंद्र मुख कंवल तप
न. अति सुंदर काम स्वरूप. मोहन रूप. पीतांबर पहरे. मोर मुकुट सिर धरे. त्रिभंगी छवि कोरे रतन
जटित आभूषन मकरकृत कुंडल. वनमाल. गुंज हार. पहने औ पीत वसन ओढ़े. महाचंचल सनमु
ख आय खड़ा हुआ.

यह उसे देखते ही मोहित हो लजाय. सिर मुकाय रही. तब उसने कुछ प्रेम सनी बातें कह.
स्नेह बढ़ाय निकट आय हाथ पकड़. कंठ लगाय. इसके मन का भ्रम औ सोच संकोच सब विसराय दिया.
फिर तो परस्पर सोच संकोच तज. सेज पर बैठ. हाव भाव कटाक्ष औ आलिंग चुंबन कर मुख लेने देने
लगे. औ आनंद में मगन हो प्रीति की बातें करने. कि इस में कितनी ऐक बेर पीछे ऊषा ने . जों .

प्यार कर चाहा कि पति को अंकुश भर कंठ लगाऊं तों नयनों से नींद गई. औ जिस भंति हाथ
बढ़ाय मिलने को गई थी. तिसी भंति मुरमाय पड़ताय रह गई. —

जाग परी सोचत खरी. भयौ परस दुख ताहि. ॥

कहां गयौ वह प्रान पति. देखति चहुं दिस तहि. ॥

सोचत ऊषा मिलहैं काहि. फिर कैसें मै देखों वाहि. ॥

सोवत जों रहती हों आज. प्रीतम कवहुं न जातौ भाज. ॥

क्यों सुख में गहि वे क्यों भई. जो यह नींद नयनों वंगई. ॥

जागत ही जामिनि जम भई. जैहै क्योंकर अव यह दई. ॥

विन प्रीतम जिय निपट अचैन. देखे विन तरसत हैं नैन. ॥

भ्रमन सुन्यों चाहत हैं वैन. कहां गये प्रीतम सुख दैन. ॥

जो सपने पिय पुनि लख लेऊ. प्रान साथ कर उन के देखें. ॥

महाराज. इतना कह ऊषा अति उदास हो पिय का ध्यान कर. सेज पर जाय. सुख ल
पट रही. जब रात जाय मोर हुआ. औ डेढ पहर दिन चढ़ा. तब सरबी सहेली मिल आपस में
कहने लगी. कि आज क्या है जो ऊषा इतना दिन चढ़ा औ अब तक सोती नहीं उठी. यह बात सुन
चित्र रेखा बानासुर के प्रधान कूषभांड की बेटी चित्र थाला में जाय क्या देखती है. कि ऊषा छ
पर खट्ट के बीच मन मारे जी हारे निढाल पड़ी रो रो लंबी सांसे ले रही हैं. उस की यह दशा
देख. —

॥ चित्र रेखा बोली अकुलाय. कह सखी तू भोंलों समझाय.

आज कहा सोचति है खरी. परम वियोग समुद्र में परी. ॥

येरे अधिक उससे लेत. तन मन व्याकुल है किहि हेत.

तेरे मन को दुख परि हर्षें. मन चीत्यों काज सब करै. ॥

मोसी सखी और ना घनी. है पर तीति मोहि अपनी. ॥

सकल लोंक में हौ फिर आऊं. जहां जाऊं काज कर ल्याऊं.

मोको वर ब्रह्मा ने दीनौ. वस मेरे सब ही को कीनौ. ॥०॥

मेरे संग सारदा रहै. जाके बल करि हों जो कहै. ॥

ऐसी महा मोहिनी जानौ. ब्रह्मा इंद्र रुद्र कुलि आनौ. ॥

मेरो कोऊ भेद न जानै. अपनौ गुन को आप बखाने. ॥

ऐसें और न कहि है कोऊ. भलौ बुरौ कोऊ किन होऊ. ॥

अब कह सब अपनी बात. कैसें कटी आज की रात. ॥

मोसों कपट करै जिन प्याही. पुजवेंगी सब आस तिहाही.

महाराज. इतनी बात के सुनते ही ऊषा ने अति सकुचाय. सिर नाय. चित्ररेखा के निकट आय मधुर वचन से बोली. कि सखी. मैं तुझे अपनी हित जान रात की बात सब कह सुनाती हूं. तू निज मन में रख. और कुछ उपाय कर सके तो कर. आज रात को सपने में एक पुरुष मेघ वरन चंद्र वदन. कवल नैन. पीतांबर पहने. पीत पट ओढ़े मेरे पास आय वैठ. औ उस ने अति हित कर मेरा मन हाथ में ले लिया. मैं भी सोच संकोच तज उस से बातें करने लगी. निदान बतारते बतारते जौं मुझे प्यार आया. तौं मैं ने उसे पकड़ने को हाथ बढ़ाया. इस बीच मेरी नींद गई. औ उसकी मोहनी मूर्ति मेरे ध्यान में रही.

देख्यो सुन्यो और नहिं ऐसी. मैं कह कहा बताऊं जैसी.

वाकी कृषि वरनी नही जाय. मेरौ चित लै गयो चोराय.

जब मैं कैलाश में श्री महादेव जी के पास विद्या पढ़ती थी. तब श्री पार्वती जी ने मुझे क हाथा. कि तेरा पति तुझे स्वप्न में आय मिलेगा. तू उसे ढुंढवाय लीजो. सोबर आज रात मुझे सुप ने में मिला. मैं उस कहां पाऊं. ओ अपने विरह की पीर किसे सुनाऊं. कहां जाऊं उसे किस भंति ढुंढवाऊं. न विसका नाम जानू न गाम. महाराज. इतना कह जद ऊषा लंबी सांसे ले मुकाय रह गई. तद चित्ररेखा बोली. कि सखी. अब तू किसी बात की चित में चिंता मत करे. मैं तेरे कंत को तुझे जहां. होगा तहां से ढूँढ ला मिलाऊंगी. मुझे तीनों लोक में जाने की सामर्थ्य है. जहां होगा तहां जाय जैसे वने गा तैसे ही ले आऊंगी. तू मुझे उसका नाम बता. ओ जाने की आज्ञा दे.

ऊषा बोली. वीर. तेरी वही कहावत है कि. मरी कौं कि सांस न आई. जो मैं उसका नाम गाँ व ही जानती. तो दुरा कहै का था. कुछ न कुछ उपाय करती. यह बात सुन चित्ररेखा बोली. सखी. तू इस बात का भी सोच न कर. मैं तुझे त्रिलोकी के पुरुष लिख दिखाती हूं. तिन में से अपने चित चोर को देख. बता दीजो. फिर ला मिलाना मेरा काम है. तब तो हंस कर ऊषा बोली. बहुत अच्छा. महाराज. यह वचन ऊषा के मुख से निकलते ही चित्ररेखा लिखने का सब सामान मंगाया आसन मार बैठी. ओ गणेश सारदा को मनाया गुरु का ध्यान कर लिखने लगी. पहले तो उसने तीन लोक. चौदह भुवन. सात दीप. नौव खंड पृथ्वी. आकाश. सातों समुद्र. आठों लोक. त्रैकुंठ सहित लिख दिखाए. पीछे सब देव. दानव. गंधर्व. किलर. यक्ष ऋषि. मुनि. लोकपाल. दिगपाल. ओ सब देवों के भूपाल. लिख लिख एक एक कर चित्ररेखा ने दिखाया. पर ऊषा ने अपना चाहीता उन में न पाया. फिर चित्ररेखा यदुवंसियों की मूरत एक एक लिख लिख दिखाने लगी. इस में अनिरुद्ध का चित्र देखते ही ऊषा बोली.

अब मन चोर सखी मैं पायो. एत यही मेरे दिग आयो.

कर अब सखी तू कछु उपाय. याकौ दूँट कहूँ तें ल्याय.

सुनकै चित्ररेखा यों कहै. अब यह मोते किम वच रहै.

यों सुनाय चित्ररेखा पुन बोली. कि सखी तू इसे नही जानती. मैं पहचानूँ हूँ. यह य
दुवँसी श्री कृष्णचंद जी का पोता प्रद्युम्न जी का बेटा. औ अनिरुद्ध इसका नाम है. समुद्र के तीर
नीर में द्वारिका नाम एक पुरी है. वहां यह रहता है. हरि आज्ञा से उस पुरी की चौकी आठ पहर सुदरसन
चक्र देता है. इस लिये कि कोई दैत्य. दानव. दुष्ट. आय यदुवँसियों को न सतावै. और जो कोई पुरी में
आवे सो तिन राजा उग्रसेन सरसेन की आज्ञा न आने पावे. महाराज. इस बात के सुनते ही कृष्ण.
अति उदास हो बोली. कि सखी. जो वहां ऐसी विकट ठाँव है. तो तू किस भाँति वहां जाय मेरे कंत को
लावेगी. चित्ररेखा ने कहा. कि आली. तू इस बात से निश्चित रह. मैं हरि प्रताप से तेरे प्रान प
ति को ला मिलानी हूँ.

इतना कह. चित्ररेखा रामनामी कपड़े पहन. गोपी चंदन का ऊँई पुंड तिलक काढ़. छापे
उर भुज मूल औ कंठ में लगाय. बहुत सी तुलसी की माला गले में डाल. हाथ में बड़े बड़े तुलसी के ही
रों की सुमरन ले. ऊपर से हीरावत ओढ़. कांख में आसन पलेटी. भगवत गीता की पोथी. दवाय प
रस भक्त वैष्णव का भेष बनाय. कृष्ण को यों सुनाय. सिर नाय. विदा हो. द्वारिका को चली.

पैड़ें अब आकाश के. अंतरीक्ष है जाँउ.

ल्याऊँ तेरे कंत को. चित्ररेखा तौ नाँउ. ॥

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. चित्ररेखा. अपनी माया कर. पवन
के तुरंग पर चढ़ अंधेरी रात में स्थान घटा के साथ. बात की बात में द्वारिका पुरी में जा विजली सी चमकी.
औ श्री कृष्णचंद के मंदिर में बड़ गई. ऐसी कि इस का जाना किसी ने न जाना. आगे यह दूँट नी दूँट

ती वहां गई. जहां पलंग पर सोए अनिरुद्ध जी अकेले स्वप्न में ऊषा के साथ विहार कर रहे थे. इसने देखते ही गट उस सोते का पलंग उठाय. चट अपनी वाट ली.

सोवत ही परजंक समेत. लिये जात ऊषा के हेत.

अनिरुद्ध कौं लै आई तहां. ऊषा चिंतति वैठी जहां.

महाराज. पलंग समेत अनिरुद्ध को देखते ही ऊषा पहल तो हकवकाय. चित्ररेखा के पाओं पर जाय गिरी. पीछें यों कहने लगी. धन्य है धन्य है सखी तेरे माहस औ पराक्रम को. जो ऐसी कठिन ठौर जाय बात की बात में पलंग समेत उठाला ई. औ अपनी प्रतिज्ञा पूरी की. मेरे लिये तेने इतना कष्ट किया. इसका पलटा में तुम्हें नहीं दे सकती. तेरे गुन की ऋणियां रही.

चित्ररेखा बोली. सखी. संसार में बड़ा सुख यही है जो पर को सुख दीजे. औ कारज भी भला यही है कि उपकार की जे. यह शरीर किसी काम का नहीं. इससे किसी का काम हो सके तो यही बड़ा काम है. इसमें स्वारथ परमारथ दोनों होते हैं. महाराज. इतना वचन सुनाय चित्ररेखा पुनियों कह विदा हो अपने घर गई. कि सखी. भगवान के प्रताप से तेरा कंठ मैंने तुम्हें लामिलाया. अब तू इसे जगाय अपना मनोरथ पूरा कर. चित्ररेखा के जाते ही. ऊषा अति प्रसन्न लाज किये. प्रथम मिलन का भय. लिये. मन ही मन कहने लगी.

कहा बात कहि पियहि जगाऊं. कैसे भुजभर कंठ लगाऊं.

निदान वीन मिलाय. मधुर मधुर सुरों से वजाने लगी. वीन की धुनि सुनते ही अनिरुद्ध जी जाग पड़े. और चारों ओर देख देख मन मन यों कहने लगे. यह कौन ठौर किसका मंदिर. मैं यहां. कैसे आया. और कौन मुझे सोते को पलंग समेत उठा लाया. महाराज. उस काल अनिरुद्ध जी तो अनेक अनेक प्रकार की बातें कह कह अचरज करते थे. औ ऊषा सोच संकोच लिये. प्रथम मिलन का

भय लिये. एक ओर कोने में खड़ी. पिय का चंदमुख निरख निरख. अपने लोचन चकोरों को
सुख देती थी. इस बीच.

॥ अनिरुद्ध देखि कहै अकुलाय. कह सुंदरित अपने भाय.

है तू को मोपैं क्यों आई. कै तू मोहि आप लै आई. ॥

सांच कूठ ऐकौ नहिं जानौ. सपनौ सौ देखतु हैं मानौ. ॥

महाराज. अनिरुद्ध जी ने इतनी बातें कहीं. औ ऊषा ने कुछ उत्तर न दिया. वरन और
भी लाज कर कोने में सद रही. तब तो उन्होंने रुट उसे हाथ पकड़ पलंग पर ला बिठाया. औ प्रीति
सनी प्यार की बातें कह उस के मन का सोच संकोच और भय सब मिटाया. आगे वें दोनों परस्पर सेज
पर बैठे हाव भाव कटाक्ष कर सुख लेने देने लगे. औ प्रेम कथा कहने लगे. इस बीच बातोंही बातों
अनिरुद्ध जी ने ऊषा से पूछा. कि हे सुंदरि. तू ने प्रथम मुझे कैसे देखा. और पीछे. किस भांति यहां
मगाया. इसका भेद समझ कर कह जो मेरे मन का भ्रम जाय. इतनी बात के सुनते ही ऊषा पति का
मुख निरख निरख हरष के बोली.

मोहि मिले तुम सपने में आय. मेरौ चित लै गये चोराय.

जागी मन भारी दुख लह्यौ. तब मैं चित्ररेखा सों कह्यौ.

सोई प्रभु तुम कौ यहां लाई. ताकी गति जानी नही जाई.

इतना कह पुनि ऊषा ने कहा. महाराज. मैं तो जिस भांति तुम्हें देखा औ पाया. तैसें सब
कह सुनाया. अब आप कहिये अपनी बात समझाय. जैसे तुमने मुझे देखा. यादव राज यह वचन
सुन अनिरुद्ध अति आनंद कर मुसकुराय के बोले. कि सुंदरि मैं भी आज रात्र को सुपने में तुम्हें देख
रहा था. कि नींद ही में कोई मुझे उठाया यहां ले आया. इसका भेद अब तक मैं ने नहीं पाया. कि मुझे

कौन लाया. जागा तो मैंने तुम्हें ही देखा.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. ऐसे वें दोनों पिय प्यारी आपसमें
वतराय. पुनि प्रीति बढ़ाय. अनेक अनेक प्रकार से काम कलोल करने लगे. औ विरह की पीर ह
रने. आगे पान की सिढाई. मोतीमाल की सीतलताई. औ दीप जोति की मंदताई. निरख. जों ऊषा
बाहर जाय देखे तो ऊषा काल हुआ. चंद्र की जोति घटि. तारे दुति हीन भये. आकाश में अरुनाई
छाई. तारों ओर चिड़ियां चहचुहाई. संगीत में कमोदनी कुमलाई. औ कवल फूले. चकवा चक
ई की संयोग. हुआ.

महाराज. ऐसा समय देख. एक बार तो सब बार सुंद. ऊषा बहुत धवराय. घरमें आय.
अति प्यार कर पिय को कंठ लगाय लेटी. पीछे पियकों दुराय. सखी सहेलियों से छिपाय. छिप छिप
कंत की सेवा करने लगी. निदान अनिरुद्ध का आना सखीसहेलियों ने जाना. फिर तो ब्रह्म दिन
रात पति के संग सुख भोग किया करे. एक दिन ऊषा की मा वेटी की सुध लेन आई. तो उस ने छिपक
र देखा. कि ब्रह्म एक महा सुंदर तरुन पुरुष के साथ कोठे में बैठी आनंद से चौपड खेल रही है. यह
देखते ही विन बोले चाले दवे पात्रों फिर मनही मन प्रसन्न हो असीस देती संत मोरे ब्रह्म अपने घ
र चली गई.

आगे कितने एक दिन पीछे एक दिन ऊषा पति को सोते देख. जी में यह विचार कर सकुच
ती सकुचती घर से बाहर निकली. कि कहीं ऐसा नहो जो कोई मुझे न देख अपने मनमें जाने कि
ऊषा पति के लिये घर से नहीं निकलती. महाराज. ऊषा कंत को अकेला छोड़ जाते तो गई. पर उस
से रहा नगया. फिर घर में जाय किवाड लगाय विहार करने लगी. यह चरित्र देख पौरियों ने आप
समें कहा. कि भाई. आज क्या है जो राज कन्या अनेक दिन पीछे घर से निकली औ फिर उलटे

पाओं चली गई. इतनी बात के सुनते ही. उनमें से एक बोला. कि भाई. मैं कई दिन से देखता हूं. ऊषा के मंदिर का द्वार दिन रात लगा रहता है. और घर भीतर कोई पुरुष कभी हंस हंस बातें करता है. और कभी चौपड खेलता है. दूसरे ने कहा. जो यह बात सच है तो चलो वानासुर से जाय कहें. समझ वूम यहां क्यों बैठ रहें.

एक कहै यह कही न जाय. ठुम सब बैठ रहौ अलगाय.

भली बुरी होवे सो होय. होन हार भेंटे नहिं कोय. ॥

कछू न बात कुंवारी की कहिये. चुप है देख बैठ ही रहिये.

महाराज द्वारपाल आपस में ये बातें करते करते ही थे. कई एक जोधा साथ लिये फिरता फिरता वानासुर वहां आनिकला. और मंदिर के ऊपर दृष्टि कर शिव जी की दी हुई ध्वजा न देख बोला. यहां से ध्वजा क्या हुई. द्वारपालों ने उत्तर दिया. कि महाराज. वह तो बहुत दिन हुए कि टूट कर गिर पड़ी. इस बात के सुनते ही शिव जी का वचन स्मरण कर भावित हो वानासुर बोला.

कव की ध्वजा पताका गिरि. वैरी कहूं औ तस्वीं हरी. ॥०॥

इतना वचन वानासुर के मुख से निकलते ही. एक द्वारपाल सनमुख जा खड़ा हो. हाथ जोड़. सिर नाय. बोला कि. महाराज. एक बात है. पर मैं वह कहने नहीं सकता. जो आप की आज्ञा पाऊं तो जों की तों कह सुनाऊं. वानासुर ने आज्ञा की अच्छा कह. तब तो पोरिया बोला. कि महाराज. अपराध क्षिमा. कई दिन से हम देखते हैं. कि राज कन्या के मंदिर में कोई पुरुष आया है. वह दिन रात बातें किया करता है. इसका भेद हम नहीं जानते कि वह कौन पुरुष है. ओ कव कहां से आया है. और क्या करता है. इतनी बात के सुनत प्रमान. वानासुर अति

क्रोध कर शस्त्र उठाया. दूने पादों अकेला ऊषा के मंदिर में जाय छिप कर क्या देखता है. कि एक पुरुष स्याम वरन. अति सुंदर. पीत पट ओढ़े. निद्रा में अचेत ऊषा के साथ सोया पड़ा है.

साचन वानासुर यों हिये. होय पाप सेवन बध किये. —

महाराज. यों मनही मन विचार वानासुर तो कई एक रखवाले वहां रख. उन से यह कह. कि तुम इसके जागते ही हमें जाय कहियो. अपने घर जाय सभा कर सब राक्षसों को बुलाय कहने लगा. कि मेरा बैरी आन पहुँचा है. तुम सब दल ले ऊषा का मंदिर जाय घेरो. पीछे से मैं भी आता हूँ. आगे इधर तो वानासुर की आज्ञा पाय सब राक्षसों ने आय ऊषा का घर घेरा. औ उधर अनिरुद्ध जी और राज कन्या निद्रा में चौंक पड़ी पुनि सार पसे खेलने लगे. इस में चौपड़ खेलते खेलते ऊषा क्या देखती है. कि चहुँ ओर से घन घेर घटा घिर आई. विजली चमने लगी. दादुर. मोर. पपीहे. बोलेने. लगे. महाराज. पपीहे की बोली सुनते ही राज कन्या इतना कह पिय के कंठ लगी. —

तुम पपीहा पिय पिय मत करौ. यह त्रियोग भाषा परि हरौ.

इतने में किसीने जाय वानासुर से कहा. कि महाराज. तुम्हारा बैरी जागा. बैरी का नाम सुनते ही वानासुर अति क्रोध करके उठा. औ अस्त्र शस्त्र ले ऊषा की पौली में आय खड़ा हुआ. और लगा छिप कर देखने निदान देखते देखते.

वानासुर यों कहै हंकार. कोहै रे तू ग्रेह मकार. ॥

घन तन वरन मदन मनहारी. कंबल नैन पीतांबर धारी.

ओर चोर बाहर किन आवै. जान कहां अव मोसों पावै.

महाराज. जब वानासुर ने ढेरके यों कहै वैन. तब ऊषा औ अनिरुद्ध सुन और देख

भये निपट अचैन. पुनि राज कन्या ने अति चिंता कर. भय मान हो. लंबी सांस ले. कंठ से क
हा. कि महाराज. मेरा पिता असुर दल ले चढ़ि आया. अब तुम इस के हाथ से कैसे बचेगे.

तबहि कोप अनिरुद्ध कहै. मत डर पै तू नारि.

स्वार मुंड राक्षस असुर. पल में डारों मारि.

ऐसे कह अनिरुद्ध जी ने वेद मंत्र पढ़. एक सी आठ हाथ की सिला बुलाय हाथ में
ले. बाहर निकल. दल में जाय बानासुर को ललकारा. इन के निकलते ही बानासुर धनुष चढ़
य. सब कटक ले. अनिरुद्ध जी पर यों दूटा. कि जैसे मधुमांस्त्रियों का मुंड किसी पै दूटे. जद
असुर अनेक अनेक प्रकार के अस्त्र शस्त्र चलाने लगे. तद क्रोध कर अनिरुद्ध जी ने सिला के
हाथ के एक ऐसे मारे. कि सब असुर दल काई सा फट गया. कुछ मरे कुछ घायल हुंए. बचे
सो भाग गये. पुनि बानासुर जाय सब को घेर लाया. औ युद्ध करने लगा. महाराज. जितने
अस्त्र शस्त्र असुर चलाते थे. तितने इधर उधर ही जाते थे औ अनिरुद्ध जी के अंग में
एक भी न लगता था.

जे अनिरुद्ध पर परें हथ्यार. अधवर कटे सिला की धार.

सिला प्रहार सह्यो नहिं पारै. वज्र चोट मनो सुरपति करै.

लागत सीस बीच में फटे. दूटहिं जांघ भुजा धर कटै.॥

निदान लडते लडते जब बानासुर अके ला रह गया. औ सब कटक कट गया. तब
उसने मनहीं मन अचरज कर इतना कह नाग पास से अनिरुद्ध जी को पकड बांधा. कि इस अ
जीत को मैं कैसे जी दूंगा.

इतना कथा सुनाय. श्री भुवदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. जिस स

मय अनिरुद्ध जी को बानासुर नाग पास से बांध अपनी सभा में ले गया। उस काल अनिरुद्ध जी तो मनहीं मन यों विचारते थे कि मुझे कष्ट होय तो होय पर ब्रह्माका कणन रूठा करना उचित नहीं क्यों कि जो मैं नाग पास से बल कर निकलूंगा तो उस की अगर्थादि होगी। इस में बंधे रहना ही भला है। और बानासुर यह कह रहा था कि ओरे लडके मैं तुम्हें अब मारता हूं। जो कोई तेरा सहायक होता वू बुला। इस बीच ऊषा ने पिय की यह दशा सुन चित्ररेखा से कहा कि सखी धिक्कार है मेरे जीतव कों जो पति में दुख में रहै औ मैं सुख से खाऊं पिऊं और सोऊं चित्ररेखा बोली सखी तू कुछ चिन्ता मत करे तेरे पति का कोई कुछ न कर सकेगा निश्चित रह। अभी श्री कृष्णचंद औ बलराम जी सब यदुवंसियों को साथ ले चढ़ि आवेंगे और असुर दल को संहार तुर समेत अनिरुद्ध को छुड़ाये ले जायेंगे उन की यही रीति है कि जिस राजा के सुंदर कन्या सुनते हैं तहां से बल छल कर जैसे वनै तैसे ले जाते हैं उन्ही का यह पोता है जो कुंडलपुर से राजा भीष्मक की बेटी रुक्मिणी को महा बली वंड प्रतापी राजासिसुपाल औ जुरा सिंधु से संग्राम कर ले गये थे तैसे ही अब तुम्हें ले जायेंगे तू किसी बात की भावना मत करे ऊषा बोली सखी यह दुख मुरु से सहा नहीं जाता।

नाग पास बांधे पिय हरी दहै गात ज्वाला विष भरी।

हैं कैसें पौढीं सुख सेना पिय दुख क्यों कर देखों नैना।

प्रीतम विपत परे क्यों जीऔं भोजन करें न पानी पीऔं।

वर वध अब बानासुर की जो मो कों सरन कंत की दीजो।

होन हार होनी है होय तासों कहा कहैगौ कोय ॥०॥

लोक वेद की लाज न मानौं पिय संग दुख सुख ही मैं जानौं।

महाराज. चित्ररेखा से ऐसे कह जब ऊषा कंत के निकट जाय निडर निसंक हो
बैठी. तब किसी ने वानासुर को जा सुनाया. कि महाराज. राजकन्या घर से निकल उस पुरु
ष के पास गई. इतनी बात के सुनते ही वानासुर ने अपने पुत्र स्कंध को बुलायके कहा. कि
बेटा. तुम अपनी बहन को मना में उठाए घर में ले जाय पकड रक्वो. ओ निकलने न दो.

पिता की आज्ञा पाते ही स्कंध बहन के पास जा प्रति क्रोध कर बोला. कि तैने यह क्या
किया पापनी. जो छोड़ी लोक लाज ओ कान भ्रमणी. हे नीच. मैं तुम्हें क्या वध करूं. होगा पाप.
और अपजस से भी हूं डरूं ऊषा पत्नी कि भाई. जो तुम्हें भाँते सो कहो ओ करौ. मुझे पार्वती
जी ने जो वर दिया. था सो वर मैंने पाया अब इसे छोड़ और को धाऊं. तो अपने को गाली चय
ऊं. तजती है. पति को अकुलीनी नारी. यह रीति परंपरा से चली आती है. बीच संसार जिससे
विधना ने संबंध किया. उसी के संग जगत में अपजस लिया तो लिया. महाराज. इतनी बात
के सुनते ही स्कंध क्रोध कर हाथ पकड़ ऊषा को वहां से मंदिर में उठा लाया. ओ फिर न जा
ने दिया. पुनि अनिरुद्ध जी को भी वहां से उठाए कहं. अनंत ले जाय बंध किया. उस काल र
धर तो अनिरुद्ध जी त्रियुके वियोग में बड़ा सोग करते थे. ओ उधर राज कन्या कंत के विरह
में अन्न पानी तज कठिन जोग करने लगी.

इस बीच कितने एक दिन पीछे एक दिन नारद मुनि जी ने पहले तो अनिरुद्ध जी को जाय सम
नाया कि तुम किसी बात की चिंता मत करो. अभि श्री कृष्णचंद्र आनंद कंद ओ बलराम सुख धाम राक्ष
सों से कर संग्राम तुम्हें छुड़ा ले जायेंगे. पुनि वानासुर को जा सुनाया. कि राज. जिसे तुम न नाग पास
से पकड़ बांधा है. वह श्री कृष्ण का पोता ओ प्रद्युम्न जी का बेटा है. ओ अनिरुद्ध उसका नाम है. तुम य
दुवंसियों की बली भाँति से जा ले हो. जो जानौ सो करौ. मैं इस बात से तुम्हें साब ध्यान करने आया था.

सो कर चला. यह बात सुन. इतना कह बानासुर ने नारद जी को विदा किया. कि नारद जी. मैं सब जानता हूं. इति.

Chapter 64th

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. जब अनिरुद्ध जी को बंधे बंधे चार महीने हुए. तब नारद जी झारिका पुरी में गये. तो वहां क्या देखते हैं. कि सब यादव महा उदास. मन मलीन. तन छीन हो रहे हैं. और श्री कृष्ण जी औ बलराम जी उन के बीच में बैठे अति चिंता कर कह रहे हैं. कि बालक को यहां से उठाय कौन लेगा. इस भांति की बातें हो रही थीं. औ रनवास में रोना पीट ना हो रहा था. ऐसा कि कोई किसी की बात न सुनता था. नारद जी के जाते ही सब लोग क्या स्त्री क्या पुरुष उठ धाए. औ अति व्याकुल तन छीन मन मलीन होते विल विलोते सन मुख आन खड़े हुए. आगे अति विनती कर हाथ जोड़ सिर नाय हा हा खाय खाय. नारद जी से सब पूछने लगे.

सांची बात कहौ ऋषि गय. जासों जिय राखें वहि राय.

कैसें सुधि अनिरुद्ध की लहैं. कहौ साधिता के बल रहैं.

इतनी बात के सुनते ही. श्री नारद जी बोले. कि तुम किसी बात की चिंता मत करो. औ अपने मन का सोग हरो. अनिरुद्ध जी जीते जागते सोनतपुर में हैं. वहां विन्ही ने जाय राजा बानासुर की कन्या से भोग किया. इसी लिये उसने उन्हें नाग पास से पकड़ बांधा है. विन युद्ध किये वह किसी भांति अनिरुद्ध जी को न छोड़े गा. यह भेद मैंने तुम्हें कह सुनाया. आगे जो उपाय तुमसे हो सके सो करो. महाराज. यह समाचार सुनाय नारद मुनि जी तो चले गये पीछे सब यदुवंसियों. ने जाय राजा उग्रसेन से कहा. कि महाराज हमने भीक समाचार पाये. कि अनिरुद्ध जी सोनतपुर

में बानासुर के यहां है. इन्होंने उस की कन्या ग्मी. इस से उनने इन्हे नाग पास से बांध रक्खा है. अब हमें क्या आज्ञा होती है. इतनी बातके सुनते ही राजा उग्रसेन ने कहा. कि तुम हमारी सब सेना ले जाओ. औ जैसे वनै तैसे अनिरुद्ध को छुड़ा लाओ. ऐसा वचन उग्रसेन के मुख से निकलते ही. महाराज. सब यादव तो राजा उग्रसेन का कटक ले जाय. बलराम जी के साथ हुये. औ श्री कृष्णचंद औ प्रद्युम्न जी गरुड पर चढ़ सब से आगे सोनतपुर को गये.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी बोले. कि महाराज. जिस काल बलराम जी राजा उग्रसेन का सब दल ले द्वारिकापुरी से धौंसा दे सोनतपुर को चले. उस समय की कुछ शोभा वरनी नहीं जाती. कि सब के आगे तो बड़े बड़े दंतीले मतवाले हाथियों की पांति. तिन पर धौंसा बाजता जाता था. औ धजा पताका फहराती थीं. तिनके पीछे एक और गजों की अवली अंवारियों समेत. जिन पर बड़े बड़े रावत जोधा सूर वीर यादव मिलम दोष पहने. सब अस्त्र शस्त्र लगाये बैठे जाते थे. उनके पीछे रथों के तांतों के तांते दृष्ट आते थे. तिन की पीठ पर घुड चढ़ों के यूथके यूथ वरन वरन के घोड़े गंडे पट्टे बाले. गजगाह पाखर डाले जमाने. ठहराते. नचाते. कुदामे. फंदोते. चले जाते थे. और उनके बीच बीच चारन जस गाते थे. औ कडखेत कडखा. तिस पीछे फरी खांडे कुश कटारी. जस धर धौंये वरखी वरखे भाले वल्लभ बाने पटे धनुष बान गदा चक्र फरसें गंडासे लुं हांगी बांक त्रिबुजे समेत अनेक अनेक प्रकारके अस्त्र शस्त्र लिये पैदलों का दल टीडी दल सा चला जाता था. उनके मध्य मध्य धौंसे ढोल डफ बांसुरी भेर नरसिंगो का जो शब्द होता था. सो अति ही सुहावना लगता था. —

॥ उडी रेनु आकाश लों छाई. छियौ भानु नयौ निस के भाई.

चकई चकवा भयो वियोग. सुंदरि करें कंत सों भोग. ॥

॥ फूले कमल कुमद कुम्हलाने . निसिचर फिरहिं निसा जिय जाने .

दूतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज . जिस समय बलराम जी बाहरे अक्षौहिनी सेना ले अति धूमधाम से उसके गढ़ गढ़ी कोट तोड़ते . औ देस उजाड़ ते . जा सोनतपुर में पहुंचे . और श्री कृष्णचंद औ प्रद्युम्न जी भी आन मिले . तिसी समें किसी ने अति भय खाय घबराय जाय . हाथ जोड़ . सिर नाय . बानासुर से कहा . कि महाराज . कृष्ण बलराम . अपनी सब सेना ले चढ़ आये . औ उन्हीं में हमारे देस के गढ़ गढ़ी . कोट ढाय गिराये . औ नगर को चारों ओर से आय घेरा . अब क्या आज्ञा हो ती है .

दूतनी बातके सुनते ही बानासुर महा क्रोध कर अपने बड़े बड़े राक्षसों को बुलाय बोला . तुम सब दल अपना ले जाय नगर के बाहर जाय कृष्ण बलराम के सनमुख खड़े हो पीछे से मेंनी आता हूं . महाराज . आज्ञा पातेही ते असुर बात की बात में बारह अक्षौहिनी सेना ले श्री कृष्ण बलराम जी के सोंही लड़ने को अस्त्र शस्त्र लिये आ खड़े रहे . उन के पीछे ही श्री महादेव जी का भजन सुमिरन ध्यान कर बानासुर भी आ उपस्थित हुआ . शुकदेव मुनि बोले कि महाराज . ध्यान के करो ही शिव जी का आसन डोला . औ ध्यान छूट . तो उन्होने ध्यान धर जाना कि मेरे भक्त पर भीड़ पड़ी है . इस समय चल कर उस की चिंता में टी चाहिये .

ग्रह मन ही मन विचार जब पार्वती जी की अर्द्धांगधर . जटा जूट बांध . भस्म चढ़ाय बहुत सा भांग और आक धतूरा खाय . स्वेत नागों का जने ऊ पहन . गज चर्म ओढ़ . मुंडमाल सर्पहार पहन . त्रिशूल पिनाक डमरू खणार ले . नादियो पर चढ़ . भूत प्रेत पिशाच डाकिनी शाकिनी भूतनी प्रेतनी पिशाचिनी आदि सेना ले मोलानाथ . चले . उस समें की कुछ शोभा बरनी नहीं जाती . कि कान में गज मनि की मुद्रा लिलाट पैं चंद्रमा सीस पर गंगा धौरे लाल लाल लोचन करै . अति अयंकर मे

ष. महा काल की मूर्ति बनाये. इस रीति से बजाते गाते. सेना को नचाते जाते थे. कि वह रूप देखे ही वनि आये. कहने में न आये. निदान कितनी एक बेर में शिव जी अपनी सेना लिये वहां पहुंचे. कि जहां सब असुर दल लिये बानासुर खड़ा था. हर को देखते ही बानासुर हरषके बोला कि कृपा सिं धु. आप विनु कौन इस समय मेरी सुध ले.

तेज तुम्हारे इन कौं दहै. यादव कुल अब कैसे रहें.

यों सुनाय फिर कहने लगा. कि महाराज. इस सभे धर्म युद्ध करो. औ एक एक के सनमुख हो एक एक लडो. महाराज. इतनी बात जो बानासुर के मुख से निकली तो इधर असुर दल लडने की तुल कर खड़ा हुआ. औ उधर यदुवंसि आ उपस्थित हुये. दोनों ओर जुगल बाजने लगे. सूर वीर रावत जोधा धीर शस्त्र अस्त्र साजने. औ अधीर नपुंसक कायर खेत छोड़ छोड़ जी ले ले भागने लगे.

उस काल महा काल स्वरूप शिव जी श्री कृष्णचंद के सनमुख हुये. बानासुर बलराम जी के से हां हुआ. स्कंध प्रद्युम्न जी से आय भिड़ा. औ इसी भांति एक एक से जुट गया. औ दोनों ओर से शस्त्र चलने लगा. उधर धनुष पिनाक महादेव जी के हाथ. इधर सारंग धनुष लिये यदुनाथ. शिव जी ने ब्रह्म वान चलाया. श्री कृष्ण जी ने ब्रह्म शस्त्र से काट गिराया. फिर रुद्र ने चलाई महा बयार. सो हरिने तेज से दीनी टार. पुनि महादेव ने अग्नि उपाई. वह मुरारी ने मेह बरसाय. बुलाई. और एक महा ज्वाला उपजाई. सो सदाशिव जी के दल में धाई. उसने डाढ़ी मूख औ जल के केस. कीने सब असुर भयानक भेष.

जब असुर दल जलने लगा. औ बज ब्राह्मकार हुआ. तब भोलानाथ ने जले अधजले राक्षसों औ भूत प्रेतों को तो जल बरसाय ठंडा किया. और आप अति क्रोध कर नारायणी वान चलाने को लिया. पुनि मनही मन कुछ सोच समझ न चलाय. रख दिया. फिर तो श्री कृष्ण जी

आलश्य वान चलाय सब को अचेत कर लगे असुर दल काटने. ऐसे कि जैसे किसान खेती काटे यह चित्र देख जों महादेव जी ने अपने मन में सोच कर कहा कि अब प्रलय युद्ध विन किये नहीं बनता. तोंही स्कंध गोर पर चढ़ धाया. और अंतरीक्ष हो उस ने श्री कृष्ण जी के सेना पर वान च लाया. —

तद हारि सों प्रद्युम्न उच्चैः भोर चट्वा उपर तें लरै.

आजा देहु युद्ध अति कौर. मारों अवहि भूमि गिरपौर.

इतनी बात के कहते ही प्रभु ने आज्ञा दी. औ प्रद्युम्न जी ने एक वान मारा सो गोर को ल गा. स्कंध नीचे गिरा. स्कंध के गिरते ही वानासुर अति कोप कर पाच धनुष चढाय एक एक धनुष पर दो दो वान धर. लगा मेह सा बरसाने. और श्री कृष्ण चंद्र बीच ही लगे काटने. महाराज. उस काल इधर उधर के मारू ढोल डफ से बाजते थे. कडखैत धमाल सी गाने थे. घातों से लोहू की धार पिचस रियां सी चल रही थी. जिधर तिधर जहां तहां लाल लाल लोहू गुलाल सा दृष्ट आता था. बीच बीच भूत प्रेत पिशाच. जो भंति भंति के भेष भयावने बनाए फिरते थे. सो भगत सी खेल रहे थे. और रक्त की नदी रंग की सी नदी बह निकली थी. लड़ाई क्या. दो नों ओर होली सी हो रही थी. इसमें लड़ते लड़ते कितनी एक बेर पीछे श्री कृष्ण जी ने एक वान ऐसा मारा कि उस के रथ का सारथी उड़ गया. औ घोड़े भड़के. निदान रथवान के मरते ही वानासुर भी रन भूमि छोड़ भागा. श्री कृष्ण जी ने उसका पीछा किया. —

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. वानासुर के भागने के समाचार पाय उस की मा. जिस का नाम कटरा. सो उसी समें भयानक भेष. छुटे केस. नंगमुनंगी आ. श्री कृष्ण चंद्र जी के सनमुख खड़ी हुई. औ लगी पुकार करने.

देखत ही प्रभु मूंदे नैन. पीठ दर्ई ताके सुनवैन. ॥

नौलौ वानासुर भज गयो. फिर अपनों दल जोरत भयो.

महाराज. जबतक वानासुर ऐक अक्षौहिनी दलसाज वँहा आया. तब तक कटक श्री कृष्ण जी के आगे से न हटी. पुत्र की सेना देख अपने घर गई. आगे वानासुर ने आय बड़ा युद्ध किया. पर प्रभु के सनमुख न ठहरा. फिर भाग महादेव जी के पास गया. वानासुर को भयातुर देख शिव जी ने अति क्रोध कर. महा विषम ज्वर को बुलाया. श्री कृष्ण जी की सेना पर चलाया. वह महा बली. बड़ा तेजस्वी. जिस का तेज सरज की समान. तीन मंड. नौ पग. छह कर बाला. त्रिलोचन. भयानक भेष. श्री कृष्ण चंद के दल को आय साला. उस के तेज से यदुवंसी लगे जलने. औ थर थर कांपने. निदान अति दुख पाय. घबराय. यदुवंसियों ने आय श्री कृष्ण जी से कहा कि महाराज. शिव जी के ज्वर ने आय सारे कटक को जलाय मारा. अब इस के हाथ से बचाइये. नहीं तो ऐक भी यदुवंसी जीता न बचेगा. महाराज. इतनी बात सुन. औ सब को कातर देख. हरि ने सीतज्वर चलाया वह महादेव के ज्वर पर धाया. इसे देख ते ही वह हट कर पलाया. औ चला चला भदाशिव जी के पास आया. —

तब ज्वर महादेव से कहै. राखहु सरन कृष्ण ज्वर दहै.

यह वचन सुन महादेव जी बोले. कि श्री कृष्णचंद जी के ज्वर को विन श्री कृष्णचंद ऐसा त्रिभुवन में कोई नहीं जो हरे. इस से उत्तम यही है कि तू भक्त हितकारी श्री मुरारी के पास जा. शिव वाक्य सुन. सोच विचार. विषमज्वर श्री कृष्णचंद आनंद कंद जी के सनमुख जा. हाथ जोड़ अति विनती कर. गिड़गिड़ाय. हा हा खाय. बोला. हे कृपा सिंधु. पतित पावन. दीन दयाल मेरा अपराध क्षमा कीजे. औ अपने ज्वर से बचाय लीजे.

प्रभु तुम हो ब्रह्मादिक ईस. तुम्हरी शक्ति अगम जगदीस.

तुम ही रच कर सृष्ट संतारी • सब माया जग कृष्ण तुम्हारी •

रूपा तुम्हारी यह मैं बूझ्यौ • ज्ञान भये जग करता सूझ्यौ •

इतनी बात के सुनते ही • हरी दयाल बोले • कि तू मेरी सारन आया • इस से बचा • नहीं तो जीता न बचता • मैंने तेरा अब का अपराध क्षमा किया • फिर मेरे भक्त औ दासों को मर बापियो • तुम्हें मेरी ही आन है • ज्वर बोला • रूपा सिंधु • जो इस कथा को सुनेगा • उसे सीत ज्वर • ऐकतर • औ तिजारी • कभी न बापैगी • पुनि श्री कृष्णचंद बोले • कि तू अब महादेव के निकट जा • यहां मत रह • नहीं तो मेरा ज्वर तुम्हें दुख देगा • आज्ञा पाते ही विदा हो दंडवत कर विषमज्वर सराशिव जी के पास गया • औ ज्वर का वह धा मिट गया • इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले • कि महाराज •

यह संवाद सुने जो कोय • ज्वर को डर ताकों नहीं होय •

आगे बानासुर अति कोप कर • सब हाथों में धनुष बान ले • प्रभु के सनमुख आ लल कार के बोला • ———

तुम तें युद्ध कियौ मैं भारी • तौ हू साद न पुजी हमारी •

जब यह कह लग सब हाथों से बान चलाने • तब श्री कृष्णचंद जी ने सुदरसन चक्र को छोड़ • उसके चार हाथ रक्ख • सब हाथ काट डाले • ऐसे कि जैसे कोई बात के कहते वृक्ष के गुद्दे छांट डाले • हाथ के कटते ही बानासुर सिथल हो गिरा • घावों से लो हू की नदी वह निकली • जिस में भुजाएँ मगर मच्छ सी जनाती थी • कटे हुए हाथियों के मस्तक • घड़ियाल से बूडते जाते थे • बीच बीच रथ वेड़े से बहे जाते थे • और जिधर तिधर रन भूमि में स्वान स्यार गिद्ध आदि पशु पंक्षी लींथें खेंच खेंच आपस में लड लड रुगड रुगड फाड फाड खाते थे • पुनि कौवे सिरों से आखें निकाल निकाल ले ले उड उड जाते थे •

श्री शुकदेव जी बोले महाराज. रन भूमि की यह गति देख. वानासुर अति उदास
हो पछताने लगा. निदान निर्वल हो सदाशिव जी के निकट गया. तब.

कहत रुद्र मनमाहि विचार. अब हरि की कीजे मनुहार.

इतना कह श्री महादेव जी वानासुर का साथ ले. वेद पाठ करते वहां आए. कि जहां
न भूमि में श्री कृष्णचंद खड़े थे. वानासुर को पाओं पर डाल शिव जी हाथ जोड़ बोले. कि हे सर
नागतवत्सल. अब यह वानासुर आप की सरन आया. इस पर कृपा दृष्टि कीजे. औ इस का अपराध
मन में न लीजे. तुम तो बार बार अवतार लेते हो. भूमि का भार उतार ने को. और दुष्ट हतन औ सं
सार के नारने को. तुम हो प्रभु अलख. अभेद अनंत. भक्तों के हेतु संसार में आय प्रगटते हो भगवं
त. नहीं तो सदा रहते हो विराट स्वरूप. तिस का है यह रूप. स्वर्गसि. नाभि आकाश. पृथ्वी पा
वं. समुद्र पेठ. इंद्र भुजा. पर्वत नख. वादल केस. रोम वृक्ष. लोचन शशि औ भानु. ब्रह्मा मन.
रुद्र अहंकार. पवन स्वासा. पलक लगना रात दिन. गरजन शब्द.

ऐसे रूप सदा अनुसरो. काहू पै नहीं जानै परो.

और यह संसार दुख का समुद्र है. इसमें चिंता औ मोह रूपी जल भरा है. प्रभु. विन
तुम्हारे नाम की नाव के सहारे. कोई इस महा कठिन समुद्र के पार नहीं जासकता. और यों तो व
हुतेरे डूबते उछलते हैं. जो नर देह पाकर तुम्हारा भजन सुमरन औ न करेगा जाप. सो नर भूले गा
धर्म औ बढ़ावेगा पाप. जिस ने संसार में आय तुम्हारा नाम न लिया. तिस ने अमृत छोड़ विष पि
या. जिस के हृदे में तुम वसे आय. उसी को भक्ति मुक्ति मिली गुन गाय.

इतना कह पुनि श्री महादेव जी बोले. कि हे कृपा सिंधु दीन बंधु. तुम्हारी महिमा
अपरंपार है. किसे इतनी सामर्थ्य है. जो उसे बरवाने. औ तुम्हारे चरित्रों को नाने. अब सुज पर

कृपा कर इस वानासुर का अपराध क्षमा कीजिए और इसे अपनी भक्ति दीजिए। यह भी तुम्हारी भक्ति का अधिकारी है। क्योंकि भक्त प्रह्लाद का वंश असं है। श्री कृष्णचंद बोले कि शिव जी हम तुम में कुछ भेद नहीं। ओ जो भेद समझेगा। सो महा नर्क में पड़ेगा। और मुझे कभी न पावेगा। जिस ने तुम्हें ध्याया। तिस ने अंत समें मुझे पाया। इस ने निष्कपट तुम्हारा नाम लिया। तिसी से मैंने इसे चतुर्भुज किया। जिसे तुम ने वर दिया। ओ दोगे। तिस का निवाह मैंने किया और करूंगा।

महाराज। इतना वचन प्रभु के मुख से निकलते ही। सदाशिव जी दंडवत कर विदा हो अपनी सेना ले कैलाश को गये। ओ श्री कृष्णचंद वहां ही खड़े रहे। तब वानासुर हाथ जोड़ सिर नाय। विनती कर बोला। कि दीना नाथ। जैसे आप ने कृपा कर मुझे तारा। तैसे अब चलके दास का घर पवित्र कीजिए। ओ अनिरुद्ध जी ओ कृष्ण को अपने साथ लीजिए। इस बात के सुनते ही श्री विहारी भक्त हितकारी प्रद्युम्न जी को साथ ले वानासुर के धाम पधारे। महा राज। उस काल वानासुर अति प्रसन्न हो प्रभु को बड़ी आवभगत से पाटंबर के पांचड़े डाल ता लावाय ले गया। आगे।

चरन धोय चरनोदक लियो। अचरन कर माथे पर दियो।

पुनि कहने लगा। कि जो चरनोदक सब को दुर्लभ है। सो मैंने हरि की कृपा से पाया। ओ जन्म जन्म का पाप गंवाया। यही चरनोदक त्रिभुवन को पवित्र करता है। इसी का नाम गंगा है। इसे ब्रह्मा ने कमंडल में भरा। शिव जी ने सीस पर धरा। पुनि सुर मुनि ऋषि ने पाना। ओ भगीरथ ने तीनों देवताओं की तपस्या कर संसार में आना। तब से इस का नाम भगीरथी हुआ। यह पाप मल हरने पवित्र करनी। साध संत को सुख देनी। वैकुण्ठ की निसेनी है।

औ जो इस में न्हाया. उसने जन्म जन्म का पाप गंवाया. जिस ने गंगा जल पिया. तिसने निः
संदेह परमपद लिया. जिन्हे भागीरथी का दरसन किया. तिने सारे संसार की जीत लिया.
महाराज. इतना कह बानासुर अनिरुद्ध जी औ ऊषा को ले आय. प्रभु के सनमुख हाथ
जोड बोला.

हमिये दोष भावई भई. यह मैं ऊषा दासी दई.

यों कह. वेद की विधि से बानासुर ने कन्या दान किया. औ तिस के श्रेतुक में बहुत कबु
दिया. कि जिस का पारवार नही.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. व्याह के होते ही श्री कृष्णचंद वा
नासुर को आसा भरोसा दे राज गद्दी पर बैठाय. पोते बहू को साथ ले. विदा हो. धौंसा बजाय.
सब यदुवंसियों समेत वहां से द्वारिका पुरी को पधारे. इनके आनेके समाचार पाय. सब द्वारिका
वासी नगर के बाहर जाय. प्रभु को गांजे बाजे से लिवाय. लाये. उस काल पुरवासी हाट बाट चौ
हटों. चौवारों. कोठों से मंगली गीत गाय गाय. मंगलाचार करते थे. औ राज मंदिर में श्री रुक्मि
नी आदि सब सुंदरि बधारे गाय गाय. गीति भंति करती थीं. औ देवता अपने अपने विमानों
पर बैठे अधर से फूल बरसाय बरसाय. जैय जैय कार करते थे. औ घर बाहर सारे नगर में आ
नंद हो रहा था. कि उसी समय बलराम सुख धाम औ श्री कृष्णचंद आनंदकंद सब यदुवंसियों
को विदा दे. अनिरुद्ध ऊषा को साथ ले राज मंदिर में जा विराजे.

आनी ऊषा गेह नगरी. हरष हिं देख कृष्ण की नारी. ॥

देहिं असीस सासु उर लावे. निरषि हरषि भूषन पहिरावे. इति.

श्री भुकदेव जी बोले. महाराज. इच्छाकवंसी राजा नृग बड़ा ज्ञानी दानी धर्मात्मा साह
सी था. उसने अनगिनत गौ दान की. जो गंगा की बालू के कन. भादों के मेह की बूंदें. औ आका
श के तारे गिने जायें. तो राजा नृग के दान की गायें भी गिनी जाय. ऐसा जो ज्ञानी महा दानी राजा.
सो थोड़े अधर्म से गिरगिट हो अंधे कुंवे में रहा. तिसे श्री कृष्णचंद जी ने मोक्ष दिया.

इतनी कथा सुन श्री भुकदेव जी से राजा परीक्षित ने पूछा. महाराज. ऐसा धर्मात्मा दा
नी राजा किस पाप से गिरगिट हो अंधे कुंवे में रहा. औ श्री कृष्णचंद जी ने कैसे उसे तारा. यह क
था तुम मुझे समझाकर कहो. जो मेरे मन का संदेह जाय. श्री भुकदेव जी बोले. महाराज आप चित
दे मन लगाय. सुनिये. मैं जों की तों सब कथा कह सुनाता हूं. कि राजा नृग तो नित प्रति गौ दान कि
या करते ही थे. पर एक दिन प्रातही न्हाय. संध्या पूजा करके. सहस्र चौली. धूमरी. काली. पीली.
भूरी. कबूरी. गौ मंगाय. रूपे के खुर. सोने के सींग तावे की पीठ समेत. पाट्यर उछाय. संकल्पी. औ
र उन के ऊपर बहुत सा अन्न धन ब्राह्मनो को दिया. वे ले अपने घर गये. दूसरे दिन फिर राजा उ
सा भान्ति गौ दान करने लगा. तो एक गाय पहले दिन की संकल्पी अन जाने आन मिली. सो भी राजा
ने उन गायों के साथ दान कर दी. ब्राह्मन ले अपने घर को चला. आगे दूसरे ब्राह्मन ने आपनी गौ
पहचान. बाट में रोकी. औ कहा. कि यह गाय मेरी है. मुझे कल्ह राजसूयहां से मिली है. भाई तू क्यों
इसे लिये जाता है. यह ब्राह्मन बोला. इसे तो मैं अभी राजा के यहां से लिये चला आता हूं. तेरी
कहां से हुई. महाराज. वे दोनों ब्राह्मन इसी भान्ति मेरी मेरी कर रुगडने लगे. निदान रुगडते रु
गडते वे दोनों राजभेषास गये. राजा ने दोनों की बात सुन हाथ जोड़ अति विनती कर कहा. कि.

कोऊ लाख रुपैया लेऊ. गैया ऐक काहू को देऊ.

इतनी बात के सुनते ही दोनों रुगडालू ब्राह्मन अति क्रोध कर बोले. कि महाराज. जो

गाय हमने स्वस्ति-बोलके ली- सो कड़ोड रुपये पाने से भी हम न देंगे- वह तो हमारे धानके साथ है- महाराज- पुनि राजाने उन ब्राह्मणों को पाओं पड पड अनेक अनेक भांति फुसलाया- समझाया- पर उन तामसी ब्राह्मणों ने राजा का कहना न माना- निदान महा क्रोध कर इतना कह देंगे ब्राह्मण गाय छोड चले गये- कि महाराज- जो गाय आपने संकल्प कर हमें दी- औ हम ने स्वस्ति बोल हाथ पसार ली- वह गाय रुपये ले नहीं दी जाती- अच्छा यों तुझारे यहां रही तो कछु चिंता नहीं-

महाराज- ब्राह्मणों के जाते ही राजा नृग पहले तो अति उदास हो मन ही मन कहने लगा- कि यह अधर्म अनजाने मुरु से हुआ- सो कैसे कुटेगा- औ पीछे अति दान पुन्य करने लगे- कितने एक दिन बीते राजा नृग काल वस हो मर गया- उसे जम के गए धर्मराज के पास ले गये धर्मराज राजा को देखते ही सिंहासन से उठ खडा हुआ- पुनि आव्रभगत कर आसन पर बैठा- अति हित कर बोला- महाराज- तुम्हारा पुन्य है बहुत- औ पाप है थोडा- कहो पहले क्या भुगतो गे-

सुन नृग कहत जोर कै हाथ- मेरीं धर्म टरी जिन नाथ-

पहले हों भुगतों गो पाप- तन धरि कै सहि हों संताप-

इतनी बात के सुनते ही धर्मराज ने राजा नृग से कहा- कि महाराज- तुम ने अनजाने जो दान की हुई- गाय- फिर दान की- उसी पाप से आप को गिरगिट हो वन बीच गोमती तीर अंधे कुरे में रहना हुआ- जब दापर के अंत में श्री कृष्णचंद अवतार लेंगे- तब तुम्हें वे मोक्ष देंगे- महाराज- इतना कह धर्मराज चुप रहा- औ राजा नृग उसी सैन गिरगिट हो अंधे कुरे में जा गिरा- औ जात्र भक्षण कर वहां रहने लगा-

आगे कर्दू एक जुग बीते द्वापर के अंत में श्री कृष्णचंद जी ने अवतार लिया. औ ब्रज लीला कर जब दारिका को गोए. औ उन के बेटे पोते भए. तब एक दिन कितने एक श्री कृष्ण जी के बेटे पोते मिल अंहर को गये. औ वन में अंहर करते करते प्यासे भये. देखी वे वन में जल दूढ़ते दूढ़ते उसी अंधे कुए पर गये. जहां राजा नृग गिरगिट का जन्म ले रहा था. कुए में मां कते ही एक ने पुकार के सब सो कहा. कि ओरे भाई. देखो इस कूप में कितना बड़ा एक गिरगिट है. —

इतनी बात के सुनते ही सब दौड आये. औ कुए के मन घटे पर खंडे हो लगे पगड़ी फेंटे मिलाय मिलाय. लटकाय लटकाय. उसे काढ ने. औ आपस में यों कहने. कि भाई. इसे विन कुए से निकाले हम यहां से न जायेंगे. महाराज. जब वह पगड़ी फेंटें की रस्सी से न निकला. तब उन्हो ने गांवसे सन. सूत. मूंज चाम की मोटी मोटी भारी भारी चरतें मगवाई. और कुए में फांस गिरगिट को बांध बलकर खिंचने लगे. पर वह वहां से टसका भी नहीं. तब किसी ने दारिका में जाय श्री कृष्ण जी से कहा कि महाराज. वन में अंधे कुए के भीतर एक बड़ा मोटा भारी गिरगिट है. उसे सब कुंवर काढ हारे. पर वह नहीं निकलता.

इतनी बात के सुनते ही हरि उठ धाये. औ चले चले वहां आये जहां सब लडके गिरगिट को निकाल रहे थे. प्रभु को देखते ही सब लडके बोले. कि पिता. देखो यह कितना बड़ा गिरगिट है. हम बड़ी बेर से इसे निकाल रहे है. यह निकलता नहीं. महाराज. इस वचन को सुन जो श्री कृष्णचंद जी ने कुए में उतर उसके शरीर में चरन लगाया. तो वह देह छोड अति सुंदर पुरुष हुआ.

॥ भूपति रूप रह्यो गहि पाय. हाथ जोड विनवैं सिर नाय.

कृपा सिंधु. आपने बड़ी कृपा की. जो इस महा विपति में आय. मेरी सुधि ली. भुकदेव जी

बोले. राजा. जब वह पुरुष रूप हो हरि से इस ढंग की बातें करने लगा. तब यादों के बालक ओ हाँ
के बेंटे पीते अचरज कर श्री कृष्णचंद से पूछने लगे. कि महाराज. यह कौन है. और किस पाप
से गिरगिट हो यहां रहा था. सो कृपा कर कहो तो हमारे मन का संदेह जाय. उस काल प्रभु ने आ
प कुछ न कह उस राजा से कहा.

अपनी भद कहो समझाय. जैसे सब सुनै मन लाय.

को ही आप कहाँ में आँ. कौन पाप यह काया पाँए.

सुनके नृप कहै जोरे हाथ. तुम सब जानत हो यदुनाथ.

तिस पर आप पूछते हो तो मैं कहता हूँ. मैं राना म है राजा नृप. मैंने अग्निनद गौ
ब्राह्मणों को तुम्हारे तुम्हारे निमित्त दीं. एक दिन की बात है. कि मैंने कितनी एक गाय संकल्प क
र ब्राह्मणों को दीं. दूसरे दिन उन गायों में से एक गाय फिर आई. सो मैंने और गायों के साथ अग्नि
ने दूसरे दिन को दान कर दी. जो लेकर निकला. तो पहले ब्राह्मण ने अपनी गौ पहचान दृष्ट से कटा
यह गाय मंगी है. मुझे कल राजा के यहां से मिली है. वृद्धों को लिये जाता है. वह बोला. मैं अभी रा
जा के यहां से लिये चला आता हूँ. तेरी कैसे हुई. महाराज. वे दोनों बिप्र इसी बात पर मगड़ते मगड़
ते मेरे पास आए. मैंने उन्हें समझाया. और कहा. कि एक गाय के चलते मुझ से लाख गौ लो. ओ
तुम में से कोई यह गाय छोड़ दो.

महाराज. मेरा कहा हटकर उन दोनों ने न माना. निदान गौ छोड़ जोध कर वे दोनों चले गये.
मैं अछताय पछताय. मन मार बैठ रहा. अंत समय जम के दत्त मुझे धर्मराज के पास ले गये. धर्मराज
ने मुझ से पूछा कि राजा तेरा धर्म है बहुत. ओ पाप है थोड़ा. कह पहले क्या भुगतेंगे. मैंने कहा. पाप.
इस बात के सुनते ही. महाराज. धर्मराज बोले कि राजा. तेंने ब्राह्मण को दी हुई गाय फिर दान की.

इस अधर्म से तू गिरगिट हो पृथ्वी पर जायें गोमती तार वनके बीच अंधे कूप में रह. जब हापर युग के अंत में श्री कृष्णचंद अवतार ले तैरे पास जायेंगे. तब तेरा उद्धार होगा. महाराज. तभी से मैं सरद स्वरूप इस अंधे कूप में पड़ा आप के चरण कमल का ध्यान करता था. अब आय आपने मुझे महा कष्ट से उबार. औ भव सागर से पार उतार.

इतनी कथा सुनाय श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. इतना कह राजा नृग तो विदा हो विमान में बैठ वैकुण्ठ को गया. औ श्री कृष्णचंद जी सब बाल गोपालों को सम नायके कहने लगे.

विप्र दोष जिन कोऊ करै. मत कोऊ अंस विप्र को हरै. ॥

मन संकल्प कियौ जिन राखौ. सत्य वचन विप्रन सों भाखौ.

विप्र हि दियो फेर जो लेई. ताकौं दंड इतौ जम देई. ॥

विप्रन के सेवक भए रहियौ. सब अपराध विप्र को सहियौ.

विप्रहि माने सो मोहि माने. विप्रन अरु मोहि भिन्न न जाने.

जो मुज में औ ब्राह्मन में भेद जाने. सो नर्क में पड़ेगा. औ विप्र को मानेगा. वह मुझे पावेगा. औ निसंदेह परम धाम में जावेगा. महाराज. यह बात कह श्री कृष्ण जी सब को बंधा से ले दारिका पुरी पधारे. इति.

Chapter 66th

श्री भुकदेव जी बोले. कि महाराज. एक समै श्री कृष्णचंद आनंद कंद औ बलराम सुख धाम. मनिमय मंदिर में बैठे थे. कि बलदेव जी ने प्रभु से कहा. भाई जब हमें वृंदावन से कंस ने बुला भेजा था. औ हम मथुरा को चले थे. तब गोपियों और नंद जसोदा से हमने तुमने यह वच

न किया था. कि हम भीघ्र ही आय मिलेंगे. सो वहां न जाय दारिका में आय वसे. वे हमारी. सुरत करते होंगे. जो आय आना करें तो हम जन्म भूमि देखि आवें. औ उन का समाधान करि आवें प्रभु बोले कि अच्छा. इतनी बातके सुनते ही वलराम जी सब से विदा हो. हल मूसल ले. रथ पर चढ़ सिधारे.

महाराज. वलराम जी जिस पुर नगर गांव में जाते थे. तहां के राजा आगू बढ़ अति शिष्टाचार कर इन्हें ले जाते थे. औ ये एक एक का समाधान करते जाते थे. कितने एक दिन में चले चले वलराम जी अंतिकापुरी पहुंचे.

विद्या गुरु कौं कियौ प्रनाम. दिन दस तहां रहे वलराम.—

आगे गुरु से विदा हो वलदेव जी चले चले गोकुल में पधारे. तो देखते क्या हैं कि वन में चारो ओर गायें मुंह बाये. तिन तन खोये. श्री कृष्णचंद की सुरत किये वासुरी की तान में मन दिये. रांभती होंकती फिरती है. तिन के पीछे पीछे ग्वाल वाल हरि जस गाते. प्रेम रंग राते. चले जाते हैं. औ जिधर तिधर नगर निवासी लोग प्रभु के चरित्र औ लीला बखान रहे हैं. महाराज. जन्म भूमि में जाय ब्रजवासियों औ गायों की यह अवस्था देखि. वलराम जी करुना कर. नयन में नीर भर लाये. आगे रथ की ध्वजा पताका देख श्री कृष्णचंद औ वलराम जी का आना जान सब ग्वाल वाल दौड आये. प्रभु उनके आते ही रथ से उतर लगे एक एक के गले लग लग अति हित सेक्षेम कुशल पूछने. इस बीच किसीने जा नंद जसोदा से कहा. कि वलदेव जी आये. यह समाचार पाते ही. नंद जसोदा औ बड़े बड़े गोप ग्वाल उठ धाये. उन्हें दूर से आते देख वलराम जी दौड कर. नंदराय के पाओं पर जाय गिरे. तब नंद जी ने अति आनंद कर नयनों में जल भर. बड़े प्यार से वलराम जी को उठाय लंठ से लगाया. औ त्रिसोग दुख गंवाया. पुनि प्रभु ने.

गहे चरन जसुमति के जाय. उनि हित कर उर लिये लगाय.

भुज भरि भेट कंठ गहि रही. लोचन ते जल सलिता बह्य.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी ने राजा से कहा. कि महाराज. ऐसे मिलकुल नंदराय जी बलराम जी को घर में ले जाय कुशल क्षेम पूछने लगे. कि कहो. उग्रसेन वसुदेव आदि सब यादव ओ श्री कृष्णचंद अनंद कंद आनंद से हैं. और कभी हमारी सुरत करते हैं. बलराम जी बोले. कि आप की कृपा से सब आनंद मंगल से हैं. ओ सदा सर्वदा आप का गुन गाते रहते हैं. इतना वचन सुन नंदराय चुप रहे. पुनि जसोदा रानी श्री कृष्ण जी की सुरत कर लोचन में नीर भर. अति बाकुल हो बोली. कि बलदेव जी. हमारे प्यारे नौनों के तारे श्री कृष्ण जी अच्छे हैं. बलराम जी ने कहा. बहुत अच्छे हैं. पुनि नंदराय कहने लगी. कि बलदेव. जब से हरि यहां से सिधारे. तब से हमारी आंख आगे अंधेरा हो रहा है. हम आठ पहर उन्ही का ध्यान किये रहते हैं. ओ ते हमारी सुरत भुलाय द्वारिका में जाय छाया रहे. और देखो बहन देवकी रोहनी भी हमारी प्रीति छोड़ बैठी.

मथुरा में गोकुल ढिग जान्यो. वसी दूर तवही मन मान्यो.

भेटन मिलन आवते हरी. फिर न मिले ऐसी उन करी.

महाराज. इतना कह जब जसोदा जी अति बाकुल हो रोने लगी. तब बलराम जी ने बहुत समझाय. बुझाय. आसा भरोसा दे उन को दृढस बंधाया. पुनि आप भोजन कर पान खाया घर से बाहर निकले तो क्या देखते हैं. कि सब ब्रज युवती तन छीन. मन मलीन. लुटे केस. भैले भेष. जी हारे. घर बाहर की सुरत बिभोर. प्रेम रंग राती. जोवन माती. हरि गुन गाती. विरह में बाकुल. जिधर तिधर मज्जवत चली जाती हैं. महाराज. बलराम जी को देखते ही अति प्रसन्न हो सब

होड आई. औ दंडवत कर हाथ जोड सारों ओर खड़ी हो लगी पृच्छने. औ कहने. कि कहो बलर
 म सुख धाम. अब कहाँ विराजते है हमारे प्रानसुंदर स्याम. कभी हमारी सुरत करते हैं विहारी. कै
 राज पाट पाय पिछिली प्रीति सब विसारी. जवसे यहां से गये हैं. तब से एक बार ऊधो के हाथ जो
 ग का संदेश कह पठाया था. फिर किसी की सुध न ली. अब जाय समुद्र माहिं वसे. तो काहे को
 किसी की सोध लेंगे. इतनी बात के सुनते ही एक गोपी बोल उठी. कि सरवी. हरि की प्रीति का कौं
 न करे पोखा. उन का तो देखा सब से यही लेखा.

वे काहू के नाहिन ईछ. मात पिता कौं जिन दर्ई पीछ.

राधा विन रहते नहिं घरी. सोऊ है बरमाने परी.॥

पुनि हम तुम ने घर बार छोड. कुल कान लोक लाज तज. सुत पति त्याग. हरि से नेह लग
 य. क्या फल पाया. निदान नेह की नात्र पर चढाय. विरह समुद्र मांछ छोड गये. अब सुनती हैं कि
 द्वारिका में जाय प्रभु ने बहुत व्याह किये. और सोलह सहस्र एक सौ एज कन्या. जो भौमासुर ने
 घेर रक्खी थी. तिन्हे भी श्री कृष्ण ने लाय व्याहा. अब उन से बेटे पोते नाती भये. उन्हें छोड यहां
 कौं आवेंगे. यह बात सुन एक और गोपी बोली. कि सरवी. तुम हरि की बातों का कुछ पछतावा ही
 मत करो. क्यौंकि उनके तो गुन सब ऊधो जी ने आय ही सुनाये. थे. इतना कह. पुनि वह बोली.
 कि आली. मेरी बात मानौ तो अब.

हलधर जू कै परसौ पाय. रहि हैं इन ही के गुन गाय.

ये हैं गौर स्याम नहिं गात. करि हैं नाहि कपट की बात.

पुनि संकर्षण उत्तर दियौ. तिहारे हेतु गवन हम कियौ.

आवन हम तुम सों कहि गये. तातें कृष्ण पठे ब्रज दये.

राहे हैं मास करेंगे रास. पुजवेंगे सब तुम्हरी आस.

महाराज बलराम जी ने इतना कह सब ब्रज युवतियों को आज्ञा दी कि राजा मधुसूदन की रात है. तुम सिंगार कर वन में आओ. हम तुम्हारे साथ रास करेंगे. यह कह बलराम जी सांरु समेत वन की ओर. तिन के पीछे सब ब्रज युवती भी सुथरे वस्त्र आभूषण पहन. नख सिख से सिंगार कर. बलदेव जी के पास पहुंची.

हाठी मई सबै सिर नाय. हलधर छवि वर ना नहिं जाय.
कनक वरन नीलवर धरे. ससि मुख कमल नयन मनहरे.
कुंडल ऐक श्रवण छवि छाजै. गनौ भान ससि संग विराजै.
ऐक श्रवण हरि जसरस पान. दूजौ कुंडल धरत न कान.
अंग अंग प्रति भूषण धने. तिन की शोभा कहत न वने.
यों कह पांय परी सुंदरी. लीला रास करहु रस भरी. ॥

महाराज. इतनी बात के सुनते ही बलराम जी ने हूं किया. हूं के करते ही रात की सब वस्तु आय उपस्थित हुई. तब तो सब गोपियां सोच संकोच तज. अनुराग. कर. वीन मृदंग. करताल उपंग. मुरली. आदि सब यंत्र ले ले लगी बजाने. गाने. औ धेड़ धेड़ नाच नाच भाव बताय बताय. प्रभु को रिकाने. उनका बजाना गाना नाचना. सुन देख. मगन हो. बारुनी पान कर. बलदेव जी भी सब के साथ मिल गाने नाचने. औ अनेक भांति के कुत्तड़ल कर कर मुख देने लेने लगे. उस काल देवता. गंधर्व. किन्नर. यक्ष. अपनी अपनी स्त्रियों समेत आय. विमान पर बैठे प्रभु गुन गाय गाय. अधर से फूल बरसाते थे. चंद्रमा तारा मंडल समेत रास मंडली का मुख देख देख किरनों से अमृत बरसाता था. औ पवन पानी भी धंभ रहा था.

इतनी कथा सुनाय. श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज इसी भांति बलराम जी ने व्रज में रह चैत्र वैशाख दीमहीने रात्र को तो व्रज युवतियों के साथ रास विलस किया. औ दिन को हरि कथा सुनाय नंद जसोदा को सुख दिया. त्रिसी में एक दिन रात समै रास करते करते बलराम जी ने जा.

नदी तीर करके विश्राम. बोले तहां कोपके राम. ॥

यमुना तू इतहीं बहि आव. सहस्र धार कर मोहि नृवाव.

जो नमानि है कह्यौ हमारे. खंड खंड जल होय तिहारै.

महाराज. जब बलराम जी की बात अभिमान कर यमुना ने सुनी अनसुनी की. तब तो इन्हो ने क्रोध कर उसे हल से खेंच ली. औ स्नान किया. उसी दिन से वहां यमुना अब तक ठढ़ी है. आगे न्हाय. श्रम मिटाय. बलराम जी सब गोपियों को सुख दे. साथले. वन से चल. नगर में आये. तहां.

गोपी कहैं सुनौ ब्रजनाथ. हम कौं हूं ले चलियों साथ.

यह बात सुन बलराम जी गोपियों को आसा भरोसा दे. ढाढस बंधाय. विदा कर. विदा होने नंद जसोदा के निकट गये. पुनि विदेह भी समझाय बुझाय धीर ज बंधाय. कई दिन रह विदा हो. दारिका को चले. औ कितने एक दिनों में जाय. पहुंचे. इति.

Chapter 67th

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. काशी पुरी में एक पौनृक नाम राजा. सो महा बली औ बडा प्रतापी था. तिस ने विष्णु का भेष किया. औ कुल बल कर सब का मन हर लिया. सदा पीत वसन. वैजंती मात. मुक्तमाल. पहने रहै. औ संख चक्र. गदा. पद्म. लिये दो हाथ. काठ के कि

ये एक घोड़े पर काठ ही का गरुड धरे. उस पर चढ़ा फिर. वह वासुदेव पौन्यक कहावे. औ
सब से आप को पुजावे. जो राजा उस की आज्ञा न माने. उस पर चढ़ जाय. फिर मार धाड़ क
र बिसे अपने वस में रखे.

इतनी कथा सुनाय श्री भुकदेव जी बोले कि राजा. बिसका यह आचरण देख सुन.
देस देस. नगर नगर. गांव गांव. घर घर. में लोग चरचा करने लगे. कि एक वासुदेव तो ब्रज भूमि
के बीच यदुकुल में प्रगट हुए थे. तो दारिका पुरी में विराजते हैं. दूसरा अब काशी में हुआ है. दो
नों में हम किसे सच्चा जाने औ मानें. महाराज. देस देस में यह चरचा हो रही थी. कि कुछ सधान
पाय. वासुदेव. पौन्यक एक दिन अपनी सभा में आय बोला.

कोहै कृष्ण दारिका रहें. ताकौं वासुदेव जग कहै ॥

भक्त हेतु भूहैं औतखैं. मेरो भेष तहां तिन धखैं.

इतनी बात कह. एक दूत को बुलाय. उस ने ऊंच नीच की बातें सब समनाय बुनाय. इत
ना कह दारिका में श्री कृष्णचंद जी के पास भेज दिया. कि कैतो मेरा भेष बनाए फिरता है. सो खो
उ दे. नही तो लडने का विचार कर. आज्ञा पाते ही दूत बिदा हो काशी से चला चला दारिका पुरी पहुंच
चा. औ श्री कृष्णचंद जी की सभा में जा उपस्थित हुआ. प्रभु ने इस से पूछा. जी तू कौन है. और
कहां से आया है. बोला मैं काशी पुरी के वासुदेव पौन्यक का दूत हूं. स्वामी का पठाया कुछ संदेश क
हने आप के पास आया हूं. कहो तो कहूं. श्री कृष्णचंद बोले. अच्छा कह. प्रभु के मुख से यह वचन
निकल ते ही दूत खड़ा हो. हाथ जोड़. कहने लगा. कि महाराज. वासुदेव पौन्यक ने कहा है. कि त्रि
भुवन पति जगत का करत तो मैं हूं. तू कौन है. जो मेरा भेष बनाय जुग सिंधु के डर से भाग. दारिका
में जाय रहा है. कैतो मेरा बाना छोड़ शीघ्र आय मेरी सरन गह. नही तो तेरे सब यदुवंसियों समेत तुझे

आय मांरंगा. औ भूमि का भार उतार अपने भक्तों को पालूंगा. मैं ही हूं. अलष अगोचर निरं
कार. मेरा ही जप तप यज्ञ दान करते है. सुर मुनि ऋषि नर वार वार. मैं ही ब्रह्मा हो बनता
हूं. विष्णु हो पालता हूं. शिव हो संहारता हूं. मैंने ही मच्छ रूप हो वेद डूबते निकाले. क
च्छरूप हो गिर धारन किया. बाण्ड वन भूमि की रख लिया. नृसिंह अवतार ले हिरन क
श्यप की वध किया. बावन अवतार ले वलि की छला. रामावतार ले महादुष्ट रावन को मार.
मेरा यही काम है कि जब जब असुर मेरे भक्तों को आय सताते है. तब तब मैं अवतार ले भूमि
का भार उतारता हूं.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी ने राजा पशुपति से कहा. कि महाराज. वासुदेव पौ
नक का दूत तो इस ढंग की बातें करता था. औ श्री कृष्णचंद्र आनंदकंदरज सिंहासन पर बैठे प्राद
न्नो की सभा में हंस हंस कर सुनते थे. कि इस बीच कोई यदुवंसी बोल उठा.

तोहि कहा जम आयो लैन. भाखत तू जो ऐसे वैन.

मोरें कहा तोहि हम. नीच. आयो है कपटी के बीच.

जो तू बसीठ न होता. तो विन मोरे न छोडते. दूत को मार ना उचित नहीं. महाराज. जब
यदुवंसी ने यह बात कही. तब श्री कृष्ण जी ने उस दूत को निकट बुलाय समुझाय बुझाय के कहा. की
तू जाय अपने वासुदेव से कह. कि कृष्ण ने कहा है. जो मैं तेरा बाना छोड सरन आता हूं. सावधान हो
रहे. इतनी बातके सुनते ही दूत दंडवत कर विदा हुआ. औ श्री कृष्ण जी भी अपनी सेना ले काशी
पुरी को सिधारे. दूत ने जाय वासुदेव पौनक से कहा. कि महाराज. मैंने दारिका में जाय आपका कहा
संदेशा सब श्री कृष्ण को सुनाया. सुन कर उन्हें ने कहा. कि तू अपने स्वामी से जाय कह. कि सावधान
हो रहे. मैं उसका बाना छोड सरन लेन आता हूं.

महाराज. वसीठ यह बात कहता ही था. कि किसी ने आय कहा. कि महाराज. आप निर्वि-
त क्या वेंठ हो. श्री कृष्ण अपनी सेना ले चढ़ि आया. इतनी बात के सुनते ही वासुदेव पौनक उसी
भेष से अपना सब कटक ले चढ़ धाया औ चला चला श्री कृष्णचंद जी के सनमुख आया. तिस के
बाथ एक और भी काशी का राजा चढ़ दौड़ा. दोनों ओर दल तुल कर खड़े हुए. जुगाऊं वाजे बालने
लगे. सूर वीर रावत लडने. औ कायर खेत छोड़ छोड़ अपना जीव ले ले भागने लगे. उस काल सु-
द करता करता काल बस हो वासुदेव पौनक उसी भांति श्री कृष्णचंद जी के सनमुख जा लल कारा.
उसे विष्णु भेष से देख सब यदुवंसियों ने श्री कृष्णचंद से पूछा. कि महाराज. इसे इस भेष से कैसे मा-
रेंगे. प्रभुने कहा. कपटी के नारने का कुछ दोष नहीं.

इतना कह हरि ने सुदरसन चक्र को आज्ञा दी. उस ने जाते ही जो दोभुजा काठ की थी. सो उ-
त्पाड़ ली. उस के साथ गरुड भी टूटा. औ तुरंग भागा. जब वासुदेव पौनक नीचे गिरा तब सुदरसन
ने उस का सिर काट फेंका.

कटत सीस नृप पौनक तख्यौ. शीस जाय काशी में पर्यौ.

जहां हुतौ ताकौ रगड़ासु. देखत सीस सुंदरी तासु.

रोवें शों कहि खिंचें वार. यह गति कहा भई करतार.

तुम तो अजर अमर हे भये. कैसे घान पलक में गये.

महाराज. रानीयों का रोना सुन. सुदक्ष नाम उसका एक वेदा था. सो वहां आय. बाप का
सिर कट देख. अति क्रोध कर कहने लगा. कि जिस ने मेरे पिता को मारा है. उस से मैं विन पलक लि-
ये न रहूंगा.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. वासुदेव पौनक को मार श्री कृष्णचंद

तो अपना सब कटक ले द्वार का को सिधारे. औ उसका वेटा अपने बाप का वैर लेन को महा
 देव जी की अति कठिन तपस्या करने लगा. इसमें कितने एक दिन पीछे एक दिन प्रसन्न हो.
 महादेव. भोलाबायने आय कहा. कि वर मांग. यह बोला. महाराज. मुझे यही वर दीजे कि श्री कृष्ण
 से मैं अपने पिता का वैर लूं. शिव जी बोले. अच्छा तू वैर लिया चाहता है. तो एक काम कर. बो
 ला. क्या. कहा. उलटे वेद मंत्रों से यज्ञ कर इससे एक राक्षसी अग्नि से निकलेगी. उस से जो तू क
 हेगा सो वह करेगी. इतना वचन शिव जी के मुख से सुन. महाराज. वह जाय ब्राह्मणों को बुलवा
 य. वेदी रच. तिल जौ घी चीनी आदि सब होम की सामा ले. शाकल बनाय. लगा उलटे वेद मंत्र
 पढ़ पढ़. होम करने. निदान यज्ञ करते करते. अग्निकुंड से कृत्वा नाम एक राक्षसी निकली.
 सो श्री कृष्ण जी के पीछे ही पीछे नगर देस गांव जलाती जलाती द्वारिका पुरी में पहुंची. औ लगी.
 पुरी को जलाने. नगर को जलता देख सब यदुवंशियों ने भय खाया श्री कृष्णचंद जी के पास जा
 पुकारे. कि महाराज. इस आग से कैसे बचेंगे यह तो सारे नगर को जलाती चली आती है. प्रभु
 बोले. तुम किसी बात की चिंता मत करो. यह कृत्वा नाम राक्षसी काशी से आई है. मैं अभी इसका
 उपाय करना हूं.

महाराज. इतना कह श्री कृष्ण जी ने सुदरसन चक्र को आज्ञा दी. कि इसे मार भगाव.
 औ इसी समय जाय काशी पुरी को जलाय. आव. हरि की आज्ञा पाते ही सुदरसन चक्र ने कृत्वा को
 मार भगाया. औ बात के कहते ही काशी को जा जलाया.

परजा भागी फिर दुखारी. गरी देहि सुदृष्ट हि भारी.

फिर्यों चक्र शिव पुरी जलाय. सोई कही कृष्ण सां आय. इति.

श्री शुकदेव मुनि जी बोले. कि महाराज. जैसे बलराम सुखधाम रूपनिधान ने दुविद कपि को मारा. तैसे ही मैं कथा कहता हूं. तुम चित दे मुनौ. एक दिन दुविद. जो सुग्रीव का मंत्री. औ मयंद्री कपि का भाई. औ भौमामुर का सखा था. कहने लगा. कि एक स्थल मेरे मन में है. सो जवन तब खटकता है. यह बात सुन किसी ने उससे पूछा कि महाराज. सो क्या. बोला जिस ने मेरे मित्र भौमामुर को मारा. तैसे मारूं तो मेरे मन का दुख जाय.

महाराज. इतना कह वह किसी समें अति क्रोध कर द्वारिका पुरी को चला. श्री कृष्णचंद्र के देस उजाडता. औ लोगों को दुख देता. किसी को पानी बरसाय बहाया. किसी को आग बरसाय जलाया. किसी को पडाड से पटका. किसी पर पहाड दे पटका. किसी को समुद्र में डुवाया. किसी को पकड़ बांध गुफा में छिपाया. किसी का पेट फाड़ डाला. किसी पर वृक्ष उखाड़ मारा. इसी रीति से लोगों को सताता जाता था. औ जहां मुनि ऋषि देवताओं को बैठे पाता था. तहां गू मूत रुधिर बरसाना था. निदान इसी भांति लोगों को दुख देता. औ उपाध करता. जा द्वारिका पुरी पहुंचा. औ अन्य तन धर. श्री कृष्णचंद्र के मंदिर पर जा बैठा. उस को देख सब सुंदरी मंदिर के भीतर कितांड दे दे भागकर जाय छिपी. तब तो वह मन ही मन यह विचार बलराम जी के समाचार पायरेवत गिर पर गया. कि.

पहले हलधर कौं बध करें. पाछे प्रान कृष्ण के हों. —

जहां बलदेव जी स्त्रियों के साथ विहार करते थे. महागज. छिपकर यह वहां का देखना हैं. कि बलराम जी मद पी. सब स्त्रियों को साथ ले. एक सरोवर बीच अनेक अनेक भांति की लीला कर कर गाय गाय न्हाय न्हिलाय रहे हैं. यह चरित्र देख दुविद एक पेड पर जा चढ़ा. औ किलकारियां. मार मार. घुरक घुरक. लगा डाल डाल कूद कूद फिर फिर चरित्र करने. औ जहां मंदिर का भरा कलस. औ सब के चार धरे थे. तिन पर हगने मूतने लगा. बंदर को सब सुंदरी देखते ही डर कर उकारी. कि.

महाराज. यह कपि कहां से आया जो हमें डराय डराय. हमारे वस्त्रों पर हग मूत रहा है. दूतनी बात के सुनते ही बलदेव जी ने सरोवर से निकल. जों हस के डेल चलाया. तों वह इन को मतवाला जान. महा क्रोध कर. किलकारी मार नीचे आया. आते ही उस ने नद का भरा घडा जो तीर पर धरा था सो लुटाय दिया. औ सोरे चौर फाड डाले लीर लीर कर डाले. तब तो क्रोध कर बलराम जी ने हल खसल संभाले. औ वह भी पर्वत सम ह्ये प्रभु के सेही युद्ध करने को आय उपस्थित हुआ. दूधर से ये हलमूसल चलाते थे. औ उधर से वह पेड पर्वत.

महा युद्ध होऊ मिल करे. नैक न कहूं ठौर तें टरै. —

महाराज. ये तो होंनों वली अनेक अनेक प्रकार की बातें घातें कर निधडक लडते थे. पर देख नेत्रालों का मोर भय के शान ही निकलता था. निदान प्रभु ने सब को दुखित जान दुविद को नार गिराया. उस के मरते ही सुर नर मुनि सब के जी को आनंद हुआ. औ दुख दंड गया.

फूले देव पदुप वरसावै. जै जै कर हलधर हिं सुनावै.

दूतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने कहा कि महाराज. त्रेतायुग से वह वंदर ही था. तिसे. बलदेव जी ने मार उडार किया. ओगे बलराम सुखधाम. सब को सुख दे वहां से साथ ले. श्री द्वारिका पुरी में आये. औ दुविध के मारने के समाचार सब यदुवंसियों को सुनाये. इति.

Chapter 69th

श्री भुकदेव जी बोले कि राजा. अब दुर्योधन की बेटी लक्ष्मना के विवाह की कथा कहता हूं. कि जैसे संबू हस्तिनापुर जाय उसे व्याह लोए. महाराज. राजा दुर्योधन की पुत्री लक्ष्मना जब व्याहन जोग हुई. तब उसके पिता ने सब देस देस के नरेशों को पत्र लिख लिख बुलाया. औ स्वयंवर किया. स्वयंवर के समाचार पाय श्री कृष्णचंद्र का पुत्र. जो जामवती से था. संबू नाम. वह भी वहां पहुंचा.

ब्रह्मा जाय संवू गया देखता है. देस देस के नरस. वलवान गुनवान. रूप निधान. महा जान. सु
थो वस्त्र आभूषण रत्न जटित पहरे. अस्त्र शस्त्र बांधे. मौन साधे. खयंवर के बीच पांती पांती ख
डे हैं. ओं उन के पीछे उसी भांति सब कौरव भी. जहां तहां बाहर बाजन बाज रहे हैं. भीतर मंगली
लोग मंगला चार कर रहे हैं. सब के बीच राज कुमारी मात पिता की प्यायी. मन ही मन यों कहती. हार
लिये आखों की सी पुतली फिरती है. कि मैं किसे बहू.

महाराज. जब वह सुदरी शील वान रूप निधान. माला लिये. लाज कि ये. फिरती फिरती
संवू समनमुख आई. तब इन्हो ने सोच संकोच तज. निर्भय उसे हाथ पकड. रथमें बैठाव. अपनी
वाट ली. सब राजा खडे. मुंह देखते रह गए. और कन. दोन. सत्य. भूरिश्रवा. दुर्योधन आदि सा
रे कौरव भी उस समै कुछ न बोल. पुनि अति क्रोध कर आपस में कहने लगे. कि देखो इस ने क्या का
म किया. जो सरमें आय अनरस किया. कर्न बोला. कि यदुवंसियों की सदा से यह देव हैं. कि जहां क
ही शुभ काज में जाते हैं. तहां उपाध ही करते हैं. सत्य ने कहा.

जात हीन अब ही ये बडे. राज पाया माथे पर चढे.

इतनी बात के सुनत ही सब कौरव महा कोप कर अपने अनक अस्त्र शस्त्र ले यों कह
चढ होडे. कि देखें वह कैसा बली है जो हमारे आगे से कन्या ले निकल जायगा. ओ बीच वाट के
संवू को जा घेरा. आगे दोनों ओर से शस्त्र चलने लगे. निदान कितनी एक बेर के लडने में जब संवू
का सारथी मारा गया. ओ वह नीचे उतरा. तब ये उसे घेर पकड कर बांध लाये. सभा के बीचों बीच ख
डा कर इन्हो ने उस से पूछा. कि अब तेरा पगक्रम कहा गया. यह बात सुन वह लजाय रहा. इस
में नारद जी ने आय राजा दुर्योधन समेत सब कौरवों को कहा. कि यह संवू नाम श्री कृष्णचंद्र का
पुत्र है. तुम इस कुछ मत कहो. जा हाना पा सा हुआ. अभी इस के समाचार पाय दल साज आ

वेंगे श्री लक्ष्म बलराम जो कुछ कहना सुनना हो सो उन से कह सुन लीजो लडके से बात कहनी
तुम्हें किसी भांति उचित नहीं। इस ने लडके बुद्धि की तो की। महाराज। इतना वचन कह नारद जी
वहां से विदा हो चले चले दारिका पुरी को गये। ओ उग्रसेन राजा की मना में जा खड़े रहे।

देखत सवै उठे सिर नाय। आसन दियौ तत क्षन लाय।

बैठते ही नारद जी बोले कि महाराज। कौरवों ने संबू को बांध महा दुख दिया ओ दंत है।
जो इस समें जाय उस की सुध लो तो लो। नहीं फिर संबू का वचना काठिन है।

गर्व भयो कौरवों को भारी। लाज सकुच नहीं करी तेहारी।

बालक को बांध्यो उन ऐसं। शत्रु को बांधे कौऊ जैसें ॥

इस बात के सुनने ही राजा उग्रसेन ने अति कोप कर यदुवंशियों को बुलायके कहा कि तुम
अभी सब हमारा कटक ले हस्तिनापुर पर चढ़ जाओ। ओ कारवों को मार संबू को छुड़ाये ले आओ। राजा
की आज्ञा पाते ही जो सब दल चलने को उपस्थित हुआ। तां बलराम जी ने जाय राजा उग्रसेन से समझाय
कर कहा कि महाराज। आप उन पर सेना न पठाइयें। मुझे आज्ञा कीज जो मैं जाय उन्हें उलट्ना दे संबू को
छुड़ाय लाऊं। देखूं तिनहों ने किस लिये संबू को पकड़ बांधा। इस बात का भेद तिन में गये न खुलेगा।

इतनी बात के कहते ही राजा उग्रसेन ने बलराम जी को हस्तिनापुर जाने की आज्ञा दी। ओ
बलदेव जी कितने एक बड़े बड़े पंडित ब्राह्मण ओ नारद मुनि को साथ ले दारिका से चल चले चले।
हस्तिनापुर पहुंचे उस समय प्रभु ने नगर के बाहर एक वाड़ी में डेर कर नारद जी से कहा कि महाराज।
हम यहां उतरें हैं। आप जाय कौरवों से हमारे आने के समाचार कहिये। प्रभु की आज्ञा पाय नारद
जा नगर में जाय बलराम जी के आने के समाचार सुनायें।

सुनके मावधान सब भये। आगे होय लेन तहां गये।

भीषम कर्न दोन मिल चले. लीने वसन पटंबर भले.

दुषेधिन यों कहिके धायौ. मेंगै गुरु संकर्षन आयौ.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी ने राजा से कहा कि महाराज. सब कौरवों ने उस बाड़ी में जाय बलराम जी से भेट कर भेट दी. औ पावों पड. हाथ जोड. वहुव सी स्तुति की. आगे चै आ चंदन लगाय. फूल माल पहराय. पाटंबर के पांवडे. बिछाय. वाजे गजि से नगर में लिवा लाये. पुनि घट स्त भोजन कराया. पास बैठ सबकी कुशल सेम पूछ पूछा. कि महाराज. आप का आन यहाँ कैसे हुआ. कौरवों के मुख से यह बात निकलते ही बलराम जी बोले. कि हम राजा उग्रसेन के पठाये. संदेश कहन तुम्हारे पास आये हैं. कौरव बोले कहे. बलदेव जी ने कहा. कि राजा जी ने कहा है कि तुम्हें हम से विरोध करना उचित न था.

तुम हे बहुत सो बालक ऐक. किये युद्ध तज ज्ञान त्रिवेक.

महा अधर्म जान के कियों. लोक लाज तज सुत गह लिये.

ऐसे गर्व तुम्हें अब भयौ. समर वृज ताकीं दुख दयौ.

महाराज. इतनी बात के सुनवे ही कौरव महा कोप कर बोले. कि बलराम जी बस करो बस करो. अधिक बड़ाई उग्रसेन की मत करो. हमसे यह बात सुनी नहीं जाती. चार दिन की बात है कि उग्रसेन को कोई जानता मानता न था. जबसे हमारे यहां सगाई की. वही से प्रसुता पाई. अब हमी से अभीमान की बात कह पठाई. उसे लाज नहीं आती जो द्वारिका में बैठा राज पाय. पिछली बात सब गंवाय. जो मन मानता है सो कहता है. वह दिन भूल गया. कि मथुरा में ग्वाल गूजरो के साथ रहता खाता था. जैसा हमने साथ खिलाय संबंध कर राज दिलवाया. तिस का फल हाथों साथ पाया. जो किसी पूरे पर गुम करवे. तो वह जन्म भर हमारा मुन मानवा. किसी ने सच कहा है. कि ओछे की प्राति बालू की नीत समान है.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी बोले. महाराज. ऐसे अनेक अनेक प्रकार की बातें कह कह. कर्न. द्रोण. भीषम. दुर्योधन. शैल्य. आदि सब कौरव गर्व कर उठ उठ अपने घर गये. ओ वलराम जी उनकी बातें सुन सुन हंसि हंसि बंहा बैठे मन ही मन यों कहते रहे. कि इनको राज. ओ बल का गर्व भया है. जो ऐसी ऐसी बातें करते है. नही तो ब्रह्मा. इंद्र. रुद्र का इस. जिसे नित्रावैसीस. तिस उग्रसेन की ये निंदा करें. तो मेरा नाम बलदेव जो सब कौरवों को नगर समेत गंगा में डुवोऊं नही तो नही.

महाराज. इतना कह बलदेव जी अति क्रोध कर सब कौरवों को नगर समेत हल से खेंच गंगा तीर पर ले गये. ओ चाहें कि डुवोवें. तोही अति घबराय भयखाय. सब कौरव आय. हाथ जोड़. सिर नाय. गिड गिडाय. विनती कर. बोले. कि महाराज. हमारा अपराध. क्षमा कीजे. हम आप की सरन आये. अब वचाय लीजे. जो कहोगे सो करेंगे. सदा राजा उग्रसेन की आज्ञा में रहेंगे. राजा इतनी बात के कहते ही बलराम जी का क्रोध शांत हुआ. ओ जो हल से खेंच नगर गंगा तीर पर लाये थे. सो वहीं रक्खा. निसी दिन से हस्तिनापुर गंगा तीर पर है. पहले वहां न था. आगे उन्होने संवू को छेड़ दिया. ओ राजा दुर्योधन ने चचा भतीजों को मनाय. घर में ले जाय. मंगलाचार कराय. वेद की विधि से संवू की कन्या दान दिया. ओ उस के यौतुक में बहुत कुछ संकल्प किया.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने कहा. कि महाराज. ऐसे बलराम जी हस्तिनापुर जाय. कौरवों का गर्व गंवाय. भतीजे को छुडाय. व्याह लाये. उस काल सारी द्वारिका पुरी में आनंद हो गया. ओ बलदेव जी ने हस्तिनापुर का सब समाचार ब्योरे समंत समझाय. राजा उग्रसेन के पास जाय कहा. इति.

श्री भुकदेव जी बोले की महाराज. एक समय. नारद जी के मन में आई. कि श्रीकृष्णचंद सोलह

सहज ऐन सौ आठ स्त्री ले कैसे गृहस्थाश्रम करते हैं. सो चलकर. देखा चाहिये. इतना विचार चल चले द्वारिका पुरी में आये. तो नगर के बाहर क्या देखते हैं. कि कहीं बाडियों में नाना भोंति के बड़े बड़े ऊंचे ऊंचे वृक्ष हरे फल फूलों से भरे खरे खूब रहे हैं. तिन पर कपोत. कीर. चानक. मोर. आदि पक्षी मन भावन बोलियां बैठे बोल रहे हैं. कहीं सुंदर सरोवरों में कबल खिले हुए. तिन पर भोंरो के कुंड के कुंड गूँज रहे. तीर में हंस मारस समेत खग कुलाहल कर रहे हैं. कहीं फुलवाडियों में माली मीठे सुरों में गाय गाय ऊंचे नीचै नीर चढ़ा. कारियों में जल खेंच रहे हैं. कहीं इंदोरे बाडियों पर रहट परोहे चल रहे हैं. औ घनघट पर पनिहारियों ठठ के ठठ लगे हैं. तिन की शोभा कुछ बरनी नहीं जाती. ब्रह्मदेव ही वन आवे.

महाराज. यह शोभा वन उपवन की निरख हरष नारद जी पुरी में जाय देखें. तो अति सुंदर कंचन के मनिमय मंदिर जगमगाय. रहे हैं. तिन पर धजा पताका फहराय. रही है. बार बार में तोरन बंदन बार बंधी हैं. द्वार द्वार पर केले के खंभ औ कंचन के कुंभ सपल्लव भरे धरे हैं. घर घर की जाती करौलों मोरों से धूप का धुआं निकल स्पाम घटा सा मंडलाय रहा है. उस के बीच बीच सोने के कलस कलसियां बिजली सी चमक रही है. घर घर पूजा पाठ होम यज्ञ दान हो रहा है. छोर छोर भजन सुमिरन गान कथा पुरान की चरचा चल रही है. जहां तहां प्रदुवंसी इंद्र की सी सभा किये बैठे हैं. औ सारे नगर में सुख छाया रहा है.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. नारद जी पुरी में जाते ही मगन हो कहने लगे. कि प्रथम किस मंदिर में जाऊं जो श्री कृष्णचंद को पाऊं महाराज. मन ही मन इतना कह नारद जी पहले श्री रुक्मिणी जी के मंदिर में गये. वहां श्री कृष्णचंद विराजते थे. सो इन्हें देख उठ खड़े भये. रुक्मिणी जल की गरी भल्लाई. प्रभुने पांख

धोय. आसन पर बैठाय. धूप दीप नैवेद्य धर. पूजा कर हाथ जोड़ नारद जी से कहा.

जा घर चरन साध के पौं. तेनर सुख संपत्त अनुसरें. ॥

हम से कुटुम्बी तारन हेतु. घर हि आय तुम दरसन देतु.

महाराज. प्रभु के मुख से इतना वचन निकलते ही. यह असीस दे नारद जी जंबावती के मंदिर में गये. कि जगदीश. तुम चिर थिर रहो श्री रुक्मिणी जी के सीस. तो देखा कि हरि सारणसे खेल रहे हैं. नारद जी को देखते ही जों प्रभु उठे. तों नारद जी आसीस दे उलटे फिरे पुनि सति भामा यहां गये. तो देखा कि श्री कृष्णचंद्र बैठे तेल उवटन लगवाय रहे हैं. वहां से चुपचाप नारद जी फिर आये. इस लिये कि शस्त्रि में लिखा है. जो तेल लगाने के समें न राजा प्रनाम करै. न जा सण असीस दे. आगे कालिंदी के घर गये. वहां देखा कि हरि सो रहे हैं. महाराज. कालिंदी ने नारद जी को देखते ही हरि को पांज दाव जगाया. प्रभु जागते ही ऋषि के निकट जाय दंडवत कर. हाथ जोड़. बोले. कि साध के चरन तीरथ के जल समान है. जहां पड़े तहां पवित्र करते है. यह सुन वहां से भी असीस दे नारद जी चल खड़े हुये. औ मित्रविंदा के धाम गये. तहां देखा कि ब्रह्म भोज हो रहा है. औ श्री कृष्ण परोसते है. नारद जी को देख प्रभु ने कहा. कि महाराज. जो कृपा कर आये हो तो आप भी प्रसाद ले हमें उच्छिष्ट दीजै. औ घर पवित्र कीजै. नारद जी ने कहा महाराज. मैं थोड़ा फिर आऊ. फिर आऊंगा. ब्राह्मणों को जिम्मा लीजै. पुनि ब्रह्म शेष आय मैं पाऊंगा. यों सुनाय नारद जी विदा हो सत्या के गेह पधारे. वहां क्या देखते हैं. कि श्री विहारी भक्त हितकारी आनंद से बैठे. विहार करते रहे हैं. यह चरित्र देख नारद जी उलटे पावों कि रे. पुनि भद्रा के स्थान पर गये. तो देखा कि हरि भोजन कर रहे हैं. वहां से फिरे तो लक्ष्मणा के गेह पधारे. तों तहां देखा कि प्रभु स्नान कर रहें है.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी ने राजा से कहा कि महाराज. इसी भांति नारद मुनि जी सोलह सहस्र एक सौ आठ घर फिरे. पर विन श्री कृष्ण कोई घर न देखा. जहां देखा तहां हरि को गृहस्थाश्रम का काज ही करते देखा. यह चरित्र लख. —

नारद के मन अचरज होइ. कृष्ण विना नही कोऊ गेह.

जाघर जाऊं तहां हरि थारी. ऐसी प्रभु लीला विलारी. ॥

सोलह सहस्र अठौतर सौ घर. तहां तहां सुंदरि संग गिरधर.

मगन होय ऋषि कहत विचारी. प्रोग माया यदुनाथ तिहारी.

काहू सों नही जानी परै. कौन तिहारी माया तैरे. ॥

महाराज. जब नारद जी ने अचंभा कर कहे ये वैत तब बोले प्रभु श्री कृष्णचंद्र मुख दैन. कि नारद. तू अपने मन में कुछ खेद मत करै. मेरी माया अति प्रबल है. औ सारे संसार में फैल रही है. यह मुझे ही मोहती है वो दूसरे की का सामर्थ्य है जो इस के हाथ से बचे. औ जगत के बीच आय इसमें न रहे.

नारद सुन विनवै सिर माय. मोपर कृपा कौये यदुनाथ.

जो आप की भक्ति सदा में चित में रहै. औ मेरा मन माया के बस होय विषय की वासना न चहै. राजा इतना कह नारद जी प्रभु से विदा हो. दंडवत कर. तीन वजा ने. अपने स्थान को गये. औ श्री कृष्णचंद्र जी द्वारिका में लीला करते रहे. इति.

Chapter 71st

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. एक दिन श्री कृष्णचंद्र रात्र समें श्री रुक्मिणी जी के साथ विहार करते थे. औ श्री रुक्मिणी जी आनंद में मगन बैठी प्रीतम का चंद्रमुख निरख अपने नय

न चकोरों को मुख देती थीं. कि इस बीच गत विनित भई. चिड़ियां चुहचुहाई. अवर में
अरुनाई छाई. चकोर को निर्गोम हुआ. ओ चकवा चकवायों का संजोग. कवल विगमे.
कमोदिनी कुम्लाई. चंद्रमा छवि छान भया. ओ सूरज का तेज बढ़ा. सब लोग जागे. ओ
अपना अपना गृह काज करन लागे.

उस काल रुक्मिणी जी तो हरि के समीप से उठ. मोच संकोच लि घर की चहल टकोर
करने लगीं. ओ श्री कृष्णचंद जी देह शुद्ध कर. हाथ मुंह धोय. स्नान कर. जप ध्यान पूजा तर्प
न से निश्चित होय. ब्राह्मणों को नाना प्रकार के दान दे नित्य कर्म से सुचित होय. बालभोग पाय
पान लोंग दूलादूची जायपत्री जायफल के साथ खाय. सुथरे वस्त्र आभूषण मंगाय. पहन.
शस्त्र लगाय. राजा उग्रसेन के पास गये. पुनि जुहार कर यदुवंशी यों की सभा के बीच आय.
रत्न सिंहासन पर विराजे.

महाराज. उसी समै एक ब्राह्मण ने जाय द्वार पालों से कहा. कि तुम श्री कृष्णचंद जीसे
जाकर कहो. कि एक ब्राह्मण आप के दरसन की अभिलाषा किये द्वार पर खड़ा है. जो प्रभु की
आज्ञा पावे तो भीतर आवे. ब्राह्मण की बात सुन द्वार पालने भगवान से कहा. कि महाराज.
एक ब्राह्मण आप के दरसन की अभिलाषा किये पौर पर खड़ा है. जो आज्ञा पावे तो आवे.
हरि बोले. अभी लाव. प्रभु के मुख से बात निकल ते ही. द्वार पाल हाथों हाथ ब्राह्मण को सन
मुख ले गये. विप्र को देखते ही श्री कृष्णचंद सिंहासन से उतर. दंडवत कर आगू बढ़. हाथ पकड़.
उसे मंदिर में लेगये. ओ रत्न सिंहासन पर अपने पास विठाय. पूछने लगे. कि कहो देवता.
आप का आना कहां से हुआ. ओ किस कार्य के हेतु पधारे. ब्राह्मण बोला कृपासिंधु दीन वंधु
मैं मगध देश से आया हूं. ओ वीस स सहस्र गजाओं का संदेश लाया हूं. प्रभु बोले. सो क्या. ब्राह्मण

महाराज. जिन बीस सहस्र राजाओं को जुरसिंधुने बल कर पकड़ हथकड़ी बेड़ी दे रक्का हैं. तिन्हों ने मेरे हाथ आपको अति विनती कर यह संदेश कहला भेजा है. दीनानाथ. तुम्हारी. सदा सर्वदा यह रीति है. कि जब जब असुर तुम्हारे भक्तों को सताते हैं. तब तब तुम अवतार ले अपने भक्तों की रक्षा करते हो. नाथ जैसे हिरनकश्यप से प्रह्लाद को छुड़ाया. औ गज को ग्राहसे तैसे ही दया कर अब हमें इस महा दुष्टके हाथ से छुड़ाइये. हम महा कष्ट में हैं. तुम विन और किसी की सामर्थ नहीं जो इस महा विपत्ति से निकाले. औ हमारा उद्धार करें.

महाराज. इतनी बात के सुनते ही प्रभु दयाल हो बोले कि हे देवता तुम अब चिंता मत करो. विन की चिंता मुझे है. इतनी बात के सुनते ही ब्राह्मन संतोष कर श्री कृष्णचंद को असीस देने लगा. इसी बीच नारद जी आ उपस्थित हुए. प्रणाम कर श्री कृष्णचंद ने उनसे पूछा. कि नारद जी. तुम सब गौर जाते आते हो कहो हमारे भाई युधिष्ठिर आदि पाचों पांडव इन दिनों कैसे है. औ क्या करते हैं. बहुत दिन से हम ने उन के कुछ समाचार नहीं पाए. इस से हमारा चित्त उन्हीं में लगा है. नारद जी बोले कि महाराज. मैं त्रिन्दी के पास से आता हूं. हैंतो कुश लक्ष्म से. पर इन दिनों राज सूयज्ञ कर ने के लिये निपट भावित हो रहे हैं. औ घड़ी घड़ी यह कहते हैं. कि बिना श्री कृष्णचंद की सहायता के हमारा यज्ञ पूरा नहोगा. इस से महाराज. मेरा कहा मानिये तो.

पहिले उन को यज्ञ संवारो. पाछे अनंत कहं पग धारो.

महाराज. इतनी बात नारद जी के मुख से सुनते ही प्रभु ने ऊधो जी को बुलाय के कहा.

उधो तुम हो सरवा हमारे. मन आंखन तें कबहु न न्यारे.

दुहं ओर की भारी भार. पहले कहाँ चलैं कसौ वीर.

उत राजा संकट में भारी . दुख पावत किये आस हमारी .

इत पंडनि मिल यज्ञ रचायौ . ऐसे कहि प्रभु वचन सुनायौ .

श्री भुकदेव जी बोले . कि महाराज . पहले तो श्री कृष्णचंद जी ने उस ब्राह्मन को इतना कह विदा किया . जो राजाओं का संदेश लाया था . कि देवता . तुम हमारी ओर से सब राजाओं से जाय कहो . कि उस किसी बात की चिंता मत करो . हम वेग आय तुम्हें छुड़ाते हैं . महाराज . यह बात कह श्री कृष्णचंद ब्राह्मन को विदा कर . ऊधो जी को साथ ले . राजा उग्रसेन सूरसेन की सभा में गये . औ इन्होंने ने सब समाचार उन के आगे कहे . वेसुन चुप हो रहे . इस में ऊधो जी बोले कि महाराज . ये दोनों काज कीजे . पहले तो राजाओं को जुरसिंधु से छुड़ा लीजे . पीछे चल कर यज्ञ संवारिये . क्यों कि राजसूय यज्ञ का काम विनराजा और कोई नहीं कर सकता . औ वहां बीस सहस्र नृप इकठे हैं . तिनमें छुड़ाओगे तो वे सब गुन मान यज्ञ का काज विन बुलाये . जाकर करेंगे . महाराज . और कोई दसों दिस जीव आवेगा . तो भी इत ने राजा इकठे न पावेगा . इस से अब उत्तम प्रही है . कि हस्तिनापुर को चलिये . पांडवों से मिल मता कर जो काम करना हो सो करिये .

महाराज . इतना कह पुनि ऊधो जी बोले . कि महाराज . राजा जुरसिंधु बड़ा दाता औ गौ . ब्राह्मन का मानने औ पूजने वाला है . जो कोई विस से जाकर जो मांगता है सो पाता है . जाचक उस के यहां से विमुख नहीं आता . वह कूठ नहीं बोलता . जिस से वचन बंध होता है . जिस से निवाहता है . औ दस सहस्र हाथी का बल रखता है . उस के बल की समान भीमसेन का बल है . नाथ जो तुम वहां चलो तो भीमसेन को नी अपने साथ ले चलो . मेरी बुद्धि में आता है कि उस की मीच भीमसेन के हाथ है . —

इतनी कथा कह श्री भुकेदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि राजा जब ऊधो जी ने ये बात कही तभी श्री कृष्णचंद जी ने राजा उग्रसेन स्त्रसेन से विदा हो सब यदुवंसियों से कहा कि हमारा कटक साजो हम हस्तिनापुर को चले गें। बात के सुनते ही सब यदुवंसी सेना साज ले आए। औ प्रभु भी आठों पटगानियों समेत कटक के साथ हो लिये। महाराज जिस काल श्री कृष्णचंद कुटुंब सहित सब सेना ले घौंसा दे द्वारिका पुरी से हस्तिनापुर को चले। उस समय की शोभा कुल्ल बरती नहीं जाती। आंगें हाथियों का कोट। बाएँ दाहने रथ घोड़े की ओट। बीच में रत्नवास। औ पीछे सब सेना साथ लिये। सब की रक्षा किये। श्री कृष्णचंद जी चले जाते थे। जहां डेर होता था। तहां कै जोजन के बीच एक सुंदर मुहावना नगर बन जाता था। देस देस के नोरस भय खाय आय आय भेट कर भेट धरते थे। औ प्रभु विन्हें भयातुर देख तिन का सब भंति सनमान समाधान करते थे।

निदान इसी धूमधाम में चले चले ही सब समेत हस्तिनापुर के निकट पहुंचे। इस में किसी ने राजा युधिष्ठिर से जाय कहा कि महाराज। कोई नृपति अतिसेना ले बड़ी भीडभाड में आप के देस पर चढ़ आया है। आप बेग उसे देखिये। नहीं तो उसे यहां पहुंचा जानिये। महाराज इस बात के सुनते ही राजा युधिष्ठिर ने अति भय खाय। अपने नकुल सहदेव दोनों छोटे भाईयों को यह कह प्रभु के सनमुख भेजा कि तुम देखि आओ कि कौन राजा चढ़ आता है। राजा की आज्ञा पाते ही।

सहदेव नकुल देखि फिर आए राजा कौं ये वचन सुनाए।

प्राण नाथ आए हैं हरी। सुनि राजा चिंता परि हरी॥

आगे अति आनंद कर राजा युधिष्ठिर ने भीम अर्जुन को बुलायके कहा कि भाई तुम

चागे भाई आगू जाय श्री कृष्णचंद आनंदकंद को ले आओ. महाराज. राजा की आज्ञा पाय. ओ प्रभु का आना सुन. वे चारों भाई अति प्रसन्न हो. भेट पूजा की सबसमा औ बड़े बड़े पंडितों को साथ ले. बाजेगाजे से प्रभु को लेने चले. निदान अति आदर मान से मिल वेद की विधि से भेट पूजा कर. ये चारों भाई श्री कृष्ण जी को सब संमत पाटंबर के पांवड़े डालते. चौआ चंदन गुलाब नीर छिड़कते. चांदी सोने के फूल बरसावते. धूप दीप नैवेद्य करते. बाजेगाजे से नगर में ले आये. राजा युधिष्ठिर ने प्रभु से मिल अति सुख माना. ओ अपना जीतव सुफल जाना. आगे बाहर भीतर सबने सब से मिल यथा योग्य परस्पर सनमान किया. ओ नयनों को सुख दिया. घर बाहर सारे नगर में आनंद होगया. ओ श्री कृष्णचंद वहां रह सब को सुख देने लगे. इति. —

Chapter 73rd

श्री भुक्तदेव जी बोले कि महाराज. एक दिन श्री कृष्णचंद करुणा सिंधु. दीन वंधु. भक्त हितकारी. ऋषि मुनि ब्राह्मण क्षत्रियों की सभा में बैठे थे. कि राजा युधिष्ठिर ने आय अति गिडगिडाय विनती कर. हाथ जोड़. सिर माय के कहा. कि हे शिव विरंच के ईस. तुम्हारा ध्यान करते हैं सदा सुर मुनि ऋषि जोगीस. तुम हो अलष अगोचर अभे. कोई नहीं जानता तुम्हारा भेद.

॥ मुनि जोगेश्वर इक चित धावत. तिनके मन छिन कभून आवत.

हम कौं घर ही दरसन देतु. मानत प्रेम भक्त के हेतु.

जैसी मोहन लीला करै. काहू पै नहीं जाने परै.

माया में भुल्यो संसार. हम सों करत लोक ज्योहार.

जो उस का सामना करे. इस बात को सुन मैं यज्ञ सुविधिर उदास हुँ मैं श्री कृष्णचंद जीने. कि
 महागुज. आप किसी बात की चिंता न कीजें. आई भीम अर्जुन समेत हमें आज्ञा दीजें कैने व
 न कुल कर उसे हम पकड़ लीजें. कै मार लीजें. इस बात के सुनने ही गंगा सुविधिर ने दोनों
 आईयों को आज्ञा दी. तब हरि ने उन दोनों को अपने साथ न मगध देस की चार ली. आगे आग प
 ध में श्री कृष्ण जी ने अर्जुन और भीम से कहा कि.

विष रूप है पग धारिये. कुल वध कर दोरी मारिये.

महागुज. इनकी बात कह श्री कृष्णचंद जी ने ब्राह्मण को ँध किया. उन के साथ भीम
 अर्जुन ने भी विष भेष लिया. दोनों विपुल किया. पुलाक कांठ में लिये. अनि उज्जल लहर

धुंर रूप बन बन कर ऐसे चले. कि जैसे दोनों गुल बन राज नम देह धरे जाते लिये. कै दोनों काज.
 निदान कितने एक दिनों में चले चले ये मगध देस में पहुँचे. और दो परर के समग्र राजा जगसि
 सु की पौर पर जा लड़े हुँ. इनका भेष देख गौरियों ने अपने राजा से जा कहा. कि मर गये.
 तीन ब्राह्मण अनिय बडे नेजली महा पंडित अनि सानी. कृष्ण कांछा किये दार पर लड़े हैं. ह
 में का आज्ञा दीनी है. महागुज. बात के सुनने ही पञ्चांगुलसिंघ उठ आया. और इन दोनों को
 पगाम कर अनि मान समान से दार में ले गया. आगे बहे इकें सिंहासन पर बैठा अंग अंग सब

व हाथ जोड़ खड़ा हो. देख देख लोग सोच बीता.

आचक जो पर दारि आये. बड़ी मृदु सोझ अनिय कही.
 विष गढ़ी गुम लीया बली. बात न कछ कपट नी बली.
 और दया दगनि रूप धरि आये. ठगिनी जाय भोजी न कहिये.
 विष न दया कांछि निदो. दीसन हर बीर बल पाटी. ॥

हे तुम को सुभिर न भगदीस. गहि आपनी जानत है.

अलि मानी में हो तुम दूर. भगवादी के जीवन पर. ॥

महाशय. इतना कह पुनि राजा युधिष्ठिर बोले. कि हे दीन दयाल. आपकी दया से मेरे सब काम निवृत्त हुए. पर एक ही अभिलाषा रही धर्म बोले सो का. राजा ने कहा कि महा राज. मेरी मनोरथ है कि राजसूय कर आप को अर्पण करूं तो अब सागर नरु. इतनी बात के सुनते ही श्री कृष्णचंद्र प्रसन्न हो बोले. कि राजा. यह तुम ने मजा मनोरथ किया. इस में सुख नर मुनि ऋषि सब संतुष्ट होंगे. यह सब को जाना है. और इस का कला उहें कुछ कहिन न ही. कौं कि तुम्हारे चारों भाई अर्जुन. भीम. नकुल. सहदेव. बड़े प्रतापी औ अलि बली है. संका र में ऐसा अब कोई नहीं जो इन का सामना करे. पहले इन्हे भोजिये कि ये जाय दसों दिशा के राजाओं को जीत अपन वस कर आवे. यदि आप निजिगद से पत्र बीजे.

राजा धर्म के मुख से इतनी बात सुन निकली. बोंहि राजा युधिष्ठिर ने अपने चारों भाइयों को बुलाय. कटक दे. चारों को चारों ओर भेज दिया. दक्षिण को सहदेव औ पश्चिम को न कुल सिंधार. उत्तर को अर्जुन. धर्म. पूरव में भीम भेज नी आये. आगे किनारे एक दिन के बीच. महाशय. वे चारों हरि प्रताप से सार दीप नी लंड नीत. दसों दिशा के राजाओं को वस कर. अपने साथ ले आये. उस काल राजा युधिष्ठिर ने हाथ जोड़ श्री कृष्णचंद्र जी से कहा. कि महाशय आप की महाशक्ति से यह काम नी हुआ. अब क्या आशा होती है. इस में ऊखी बोले. कि धर्मविराट. स व देश के नरेश नी आये. पर अब एक माग्य देश का राजा युधिष्ठिर ही आप के वस का बड़े. औ र अब तक बड़े वस नही आ. नर तक प्राप्त भी काला सुफल न होया. महाशय. युधिष्ठिर स आ बौंदय का देश महा वस्य राजा प्रतापी औ अलि बली धर्म है. हर किसी की सामर्थ्य बड़ी.

॥ तेजवंत तुम तानों भाई. शिव विंच हरि मे तर राई.

मैं जान्यो जिय कर निर्मान. करो देव तुम आप बखान.

तुम्हरी इच्छा हो सो करों. अपनी वाचा तें नही टरौं.

दानी मिथ्या कबहु न भाखै. धन तन सर्वहु कछू न रखै.

मागो सोई देहों दान. सुत सुंदरि सर्वस्व परान.

महाराज. इस बात के सुनते ही श्री कृष्णचंद जी ने कहा. कि महाराज. किसी समें राजा हरिचंद बड़ा दानी होगया है. कि जिसकी कीर्ति संसार में अब तक छाया रही है. सुनिये. एक समें राजा हरिचंद के देस में काल पडा. औ अन्त विन सब लोग मरने लगे. तब राजा ने अपना सर्वस बेच बेच सब को खिलाया. जद देस नगर धन गया. औ निर्धन हो राजा रहा. तद एक दिन सांर समें यह तो कुटुंब सहित भूखा बैठा था. कि इस में विश्वामित्र ने आय इन का सत देखने को यह वचन कहा. महाराज. मुंके धन दीजे. औ कन्या दान का फल लीजै. इस वचन के सुनते ही जो कुछ घर में था सो लादिया. पुनि ऋषि ने कहा महाराज. मेरा काम इतने में न होगा. फिर राजा ने दास दासी बेच धन ला दिये. औ धन जन गंत्राय निर्धन निर्जन हो स्त्री पुत्र को ले रहा. पुनि ऋषि ने कहा कि धर्म मूर्ति इतने धन से मेरा काम न सरा. अब मैं किस के पास जाय मांगूं. मुंके तो संसार में तुरु से अधिक धन दान धर्मत्मा दानी कोई नही दृष्ट आता. हां एक सुपच नाम चंडाल माया पात्र है. कहो तो विस से जा धन मांगूं. पर इस में भी लाज आती है. कि ऐसे दानी राजा को जाच उस से क्या जाचूं. महाराज. इतनी बात के सुनते ही राजा हरिचंद विश्वामित्र को साथ ले उस चंडाल के घर गये. औ उन्हीं ने इस से कहा. कि भाई. तू हमें एक वर्ष के लिये गहने धर. औ इनका मनोरथ पूरा कर. सुपच बोला.

औं इन का मनोरथ पूरा कर सुपच बोला.

कैसे दहल हमारी करि हो . राजस तामस मनमें हरि हो .

तुम नृप महा तज बल धारी . नीच दहल है खरी हमारी .

महाराज . हमारे तो यही काम है कि श्मशान में जाय चौकी दे . औ जो मृतक आवे उस से कर ले . पुनि हमारे घर वार की चौकसी करें . तुम से ग्रह हो सकें तो मैं रुपये दूं . औ तुम्हें बंधक रखूं . राजा ने कहा . अच्छा . मैं वरष भर तुम्हारी सेवा करूंगा . तुम इन्हें रुपये दो . महाराज . इतना वचन राजा के मुख से निकलते ही सुपच ने विश्वामित्र को रुपये गिन दिये . वह ले अपने घर गया . औ राजा बंहा रह उस की सेवा करने लगा . कितने एक दिन पीछे काल बस हो राजा हरिचंद का पुत्र रुहितास मर गया . उस मृतक को ले रानी मरघट में गई . और जौ चिता वाननाय अग्नि संस्कार करने लगी तौ हीं राजा ने आय कर मांगा

रानी विलख कहै दुख पाय . देखो समझ हिये तुम राय .

यह तुम्हारा पुत्र रुहितास है . औ कर देने को मेरे पास और तो कुछ नहीं . ऐक यह चीर है जो पहरे खड़ी हूं . राजा ने कहा . मेरा इसमें कुछ बस नहीं . मैं स्वामी के कार्य पर खड़ा हूं . जो स्वामी का काम न करूं तो मेरा सत जाय . महाराज . इस बात के सुनते ही रानी ने चीर उतार ने को जों आंचल पर हाथ डाला . तों ती नों लोक कांप उठे . वेही भगवान ने राजा रानी का सत देख पहले ऐक विमान भेज दिया . औ पीछे से आय दरसन दे तीनों का उद्धार किया . महाराज . जब विधाता ने रुहितास को जिंदाय . राजा रानी को पुत्र सहित विमान पर बैठाय वैकुंठ जाने की आज्ञा की . तब राजा हरिचंद ने हाथ जोड भगवान से कहा . कि हे दीन बंधु . पतित पावन दीन दयाल मैं सुपच बिना वैकुंठ धाम में कैसे जा करूं विश्राम .

दूतगा रचन सुन. औ राजा के मन का अभिप्राय जान. श्री भक्त हितकारी. करुणा सिंधु. हरि
ने पुरी समेत सुपच को भी राजा रानी औ कुंवर के साथ तारा.

॥०॥ तहां हरिचंद अमर पद पायौ. यहां जुगान जुगजस चलि आयौ.

महाराज. यह प्रसंग जुरासिंधु को सुनाय श्री कृष्णचंद जी ने कहा कि महाराज. और
सुनिये कि रतिदेव ने ऐसा तप किया. कि अठतालीस दिन विन पानी रहा. औ जब जल पीने वै
ठा. तिसी समय. कोई प्यासा आया. इस ने वह नीर आप न पी. उस तृषावंत को पिलाया. उस
जल दान से उस ने मुक्ति पाई. पुनि राजा बलि ने अति दान किया. तो पाताल का राज लिया.
औ अब तक उस का जस चलाजाता है. फिर देखिये. कि उद्यल मुनि छठे मंहीने अन्न खाते
थे. एक समय खाती विरयां. उन के यहां. कोई अतिथि आया. उन्होंने ने अपना भोजन आप
न साथ भूखे को खिलाया. और उस सुधा ही में मेरे. निदान अन्न दान करने से वैकुंठ को ग
ऐ चढ कर विमान.

पुनि एक समय सब देवता औ को साथ ले राजा इंद्र ने जाय. दधीच से कहा कि म
हाराज. हम वृतासुर के हाथ से अब बच नहीं सकते. जो आप अपना अस्थि हमें दीजे. तो उस
के हाथ से बचें. नहीं तो बचना कठिन है. क्यौ कि वह विन तुम्हारे हाड के आयुध किसी भां
ति न मारा जायगा. महाराज. इतनी बात के सुनेते ही दधीच ने शरीर गाय से चरवाय. जांघ का
हाड निकाल दिया. देवता औ ने ले उस अस्थि का वज्र बनाया. औ दधीचि ने प्राण गंवाय वै
कुंठ धाम पाया.

ऐसे दाता भये अपार. तिन कौ जस गावत संसार.

राजा यों कह श्री कृष्णचंद जी ने जुरासिंधु से कहा कि महाराज. जैसे आगे और जुगमें

धरमात्मा दानी राजा हो गये है. तैसे अब इस काल में तुम हो. जो आगे उन्हीं ने जाचकों की
अभिलाषा पूरी की. तो तुम अब हमारी आस पुजा ओ.

कहा है जाचक कहा न मांगई. दाता कहा न देय. ॥

ग्रह सुत सुंदरि लोभ नहिं. तन सिर दे जस लेय.

इतना वचन प्रभुके मुख से निकल ते ही जुरासिंधु बोला. कि जाचक को दाता की पार
नहीं. होती. तौभी दानी धीर अपनी प्रकृति नहीं छोड़ता. इस में सुख पावे कै दुख. देखो ह
रि ने कपट रूप कर वावन वन राजा. बलि के पास जाय तीन पैंड पृथ्वी मांगी. उस समें शुक
ने बलि को चिताया. तो भी राजा ने अपना प्रन न छोड़ा.

देस समेत मही तिन दई. ताकी जग में कीरति भई.

जाचक त्रिस्तु कहा जस लीनों. सर्वसु नै तौज हठ कीनौ.

इस से तुम पहले अपना नाम भेद कहो. तद जो तुम मांगोगे सो मैं दूंगा. मैं मिथ्या न
ही भाषता. श्री कृष्णचंद बोले. कि राजा हम क्षत्री है. वासुदेव मेरा नाम है. तुम मली भांति
हमें जानते हो. ओ. ये दोनों अर्जुन भीम हमारे फुफेरे भाई हैं. हम युद्ध करने को तुम्हारे पास आये
हैं. हम से युद्ध कीजे. हम यही तुम से मांगने आये हैं. और कुछ नहीं मांगते. महाराज. य
ह बात श्री कृष्णचंद जी से सुनि जुरासिंधु हंसकर बोला. कि मैं तुम से क्या लडू. तू मेरे सों ही से
भाग चुका है. ओ अर्जुन से भी न लडूगा. क्यों कि ग्रह विदर्भ देस गया था करके नारी का भेष.
वहा भीम सेन. कहो तो इस से लडू. यह मेरी समान का है. इस से लडने में मुझे कुछ लाज नहीं.

पहले तुम सब भोजन करै. पाछे महु अखारे लरै. ॥

भोजन दै नृप वाहर आयौ. भीमसेन तहां बोल पद्यौ.

अपनी गदा ताहि तिन दई. गदा दूसरी आपुन लई.

जहां सभा मंडल वन्यो. बैठे जाय मुरारि. ॥

जुरासिंधु अरु भीम तहां. भए ठाढ़े इक बारि.

दोषा सीस काछनी काछें. वने रूप नटुवा से आछें.

महाराज. जिस समय दोनों वीर अखाड़े में खम ठोक. गदा तान. धज पलट. रूमकार सनमुख आये. उस काल ऐसे जनाये. कि मानों दो मतंग मतवाले उठ धाये. आगे जुरासिंधु ने भीमसेन से कहा कि पहले गदा तू चला. क्यों कि तू ब्राह्मण का भेष ले मेरी पौरि पै आया था. इस से मैं पहले प्रहार तुरु पर न करुंगा. यह बात सुन भीमसेन बोले कि राजा. हम से तुम से धर्म युद्ध है. इस में यह ज्ञान न चाहिये. जिस का जी चाहे सो पहले शस्त्र करे. महाराज. उन दोनों वीरों ने परस्पर ये बातें कर ऐक साथ ही गदा चलाई. औ युद्ध करने लगे.

ताकत घात आप आपनी. चोट करत बाँई दाहनी.

अंग बचाय उछारि पग धरे. कर पहिं गदा गदा लों लरें.

खटपट चोट गदा पटकारी. लागत शब्द कुलाहल भारी.

इतनी कथा सुनाय. श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. इसी भांति वे दोनों बली दिन भर तो धर्म युद्ध करते. औ सांठ को घर आय ऐक साथ भोजन कर विश्राम. ऐसे नित लड़ते सत्ताईस दिन भये. तब एक दिवस उन दोनों के लड़ने समय श्री कृष्णचंद जी ने मन ही मन विचार. कि यह यों न मारा जायगा. क्यों कि जब यह जन्मा था. तब दो फांक हो जन्मा था. उस समै जब राक्षसी आय. जुरासिंधु का मुंह औ नाक मूढ़ी. तब दोनों फांक मिल गई. यह समाचार सुनि उस के पिता जैद्रथ ने योतिषियों को बुलाय के पूछा. कि कहो इस

लडके का नाम क्या होगा. औ कैसा होगा. जोतिषियों ने कहा कि महाराज. इस का नाम जुरासिंधु हुआ. औ यह बड़ा प्रतापी औ अजर अमर होगा. जब तक इस की संधि न फटेगी तब तक यह किसी से न मारा जायगा. इतना कह जोतिषी विदा हो चले गये. महाराज. यह बात श्री कृष्ण जी ने मन मन सोच. औ अपना बल दे. भीमसेन को तिनका चीर सेन में जताया. कि इसे इस रीति से चीर डालो. प्रभु के चितते ही भीमसेन ने जुरासिंधु को पकड़कर दे मारा. औ एक जांघ पर पांव दे दूसरा पांव हाथ से पकड़ यों चीर डाला कि जैसे कोई दातन चीर डाले. जुरासिंधु के मरते ही सुर नर गधर्व ढोल दमा में भेर बजाय बजाय. फूल बरसाय. बरसाय. जैजैकार करने लगे. औ दुख दंड जाय सारे नगर में आनंद होय गया. उसी विरियां जुरासिंधु की तारी ऐसी पीटती आ श्री कृष्णचंद जी के सनमुख खड़ी हो. हाथ जोड़ बोली. कि धन्य है धन्य है नाथ तुम्हें. जो ऐसा काम किया. कि जिस ने सरवस दिया. तुम ने उस का प्राण लिया. जो जन तुम्हें. सुत वित औ समर्प देह. उस से तुम करते हो ऐसा ही नेह.

॥ कपट रूप कर चल बल कियो. जगत आय तुम यह जस लियो.

महाराज. जुरासिंधु की रानी ने जब कहना कर करुनानिधान के आगे हाथ जोड़ विनती कर. यों कहा. तब प्रभु ने दयाल हो पढ़ने जुरासिंधु की क्रिया की. पीछे उसके सुत सहदेव को बुलाय. राज तिलक दे. सिंहासन पर विठायके कहा. कि पुत्र. नीति सहित राज कीजो. औ ऋषि. मुनि. गौ. ब्राह्मन. प्रजा की रक्षा. इति.

श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. राज पाद पर बैठाय समझाय. श्री कृष्णचंद जी ने सहदेव से कहा. कि राजा. अब तुम जाय उन राजाओं को ले आओ. जिन्हें तुम्हारे पिता

ने पहाड की कंदरा में मंद रक्वा है इतना वचन प्रभु के मुख से सुनते ही. जुरासिंधु का पुत्र सह
देव बहुत अच्छा कर कंदरा के निकट जाय. उस के मुख से सिला उठाया. आठ सौ बीस सह
स्र राजा औ को निकाल. हरि के सनमुख ले आया. आते ही हथकड़ियां वेड़ियां. पहने गले
में सांकल लोहे की डाले. नख केस बढ़ाये. तन छीन. मन मलीन. मैले भेष. सब राजा के सन
मुख पांति पांति खड़े हो हाथ जोड. विनती कर बोले. हे कृपा सिंधु. दीन बंधु. आपने भले स
मय आस हमारी सुध ली. नहीं तो सब मर चुके थे. तुम्हारा दरसन पाया. हमारे जी में जी आ
या. पिछला दुख सब गंवाया.

महाराज. इस बात के सुनते ही कृपा सागर श्री कृष्णचंद ने जो उंन पर दृष्ट की. तों
बात की बात में सहदेव उन को ले जाय. हथकड़ी वेड़ी कड़ी कटवाय. क्षौर करवाय. न्हिलवाय.
धुलवाय. षट रस भोजन खिलाय. वस्त्र आभूषण पहराय. शस्त्र अस्त्र बंधवाय. पुनि हरि
के सांही लिपाय लाया. उस काल श्री कृष्णचंद जी ने उन्हें चतुर्भुज हो. संख चक्र गदा पद्म
धारण कर. दरसन दिया. प्रभु का स्वरूप भूप देखते ही हाथ जोड बोले नाथ. तुम संसार के
कठिन बंधन से जीव को छुडाते हो. तुम्हें जुरासिंधु की बंध से हमें क्या कठिन था. जैसे आपने
कृपा कर हमें इस कठिन से छुड़ाया. तैसे ही अब हमें ग्रह रूप कूप से निकाल. काम क्रोध
लोभ मोह से छुड़ाइये. जो हम एकांत बैठ आपका ध्यान करै. औ भव सागर को तरैं. श्री
शुकदेव जी बोले कि राजा. जब सब राजा औ ने ऐसे ज्ञान वैराग्य भरे वचन कहे. तब श्री
कृष्णचंद जी प्रसन्न हो बोले कि सुनौ. जिनके मनमें मेरी भक्ति है. वे निःसंदेह भक्ति मुक्ति पावें
गे. बंध मोक्ष मन ही का कारण है. जिस का मन स्थिर है. तिन्हे घर औ वन समान है. तुम
और किसी बात की चिंता मत करो. आनंद से घर में बैठ नीति सहित राज करो. प्रजा को पालो.

गौ ब्राह्मण की सेवा में रहो. मूठ मत भाषो. काम क्रोध लोभ अभिमान तजो. मात्र भक्ति से ह
रि को भजो. तुम निःसंदेह परम पद पावोगे. संसार में आय जिस ने अभिमान किया. वह बहुत
नजिया. देखो अभिमान ने किसे किसे न खो दिया.

सहस्र बाहु अति बली बरवान्यो. परसुराम ताकौ बल भाग्यो.

वैनु भूप रावन हो भयो. गर्व आपने सोऊ गयो.

भौमासुर वानासुर कंस. भोए गर्व तैं ते त्रिधंस.

श्रीमद गर्व करो जिन कोय. लागै गर्व से निर्भय होय.

इतना कह श्री कृष्णचंद जी ने सब उताओं से कहा. कि अब तुम अपने घर जा
ओ. कुटुंब में मिल अपना राज पाट संभाल. हमारे न पहुंचते न पहुंचते हस्तिनापुर में रा
जा युधिष्ठिर के यहां राजसू यज्ञ में शीघ्र आओ. महाराज. इतना वचन श्री कृष्णचंद
जी के मुख से निकलते ही. सहदेव ने सब राजाओं के जाने का सामान जितना चाहिये.
तितना बात की बात में ला उपस्थित किया. वे ले प्रभु से विदा हो अपने अपने देशों को गये.
औ श्री कृष्णचंद जी भी सहदेव को साथ ले. भीम अर्जुन सहित वहां से चल. चले चले आ
नंद मंगल से हस्तिनापुर आये. आगे प्रभु ने राजा युधिष्ठिर के पास जाय. जुरासिंधु के
मारने के समाचार और सब राजाओं के छुड़ाने के थोरे समेत कह सुनाये.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. श्री कृष्ण
चंद आनंद कंद जी के हस्तिनापुर पहुंचते पहुंचते ही वे सब राजा भी अपनी अपनी सेना ले
भेट सहित आन पहुंचे. औ राजा युधिष्ठिर से भेट कर भेट दे श्री कृष्णचंद जी की आज्ञा ले ह
स्तिनापुर के चारो ओर जा उतरे औ यज्ञ की दहल में आ उपस्थित हुये. इति.

Chapter 75

श्री शुकदेव जी बोले कि राजा, जैसे यज्ञ राजा युधिष्ठिर ने किया, औ सिसुपाल मारा गया, तैसे में सब कथा कहता हूं, तुम चित दे सुनो, बीस सहस्र आठ सौ राजाओं के जाते ही, चारों ओर के और जितने राजा थे, का सूर्यवंसी औ चंद्रवंसी, तितने सब आय हस्तिनापुर में उपस्थित हुए, उस समय श्री कृष्णचंद्र औ राजा युधिष्ठिर ने मिलकर सब राजाओं का सब भांति शिष्टाचार कर समाधान किया, औ हर एक को एक एक काम यज्ञ का सोंपा, आगे श्री कृष्णचंद्र जी ने राजा युधिष्ठिर से कहा कि महाराज, भीम, अर्जुन, नकुल, सहदेव सहित हम पांचों भाई तो सब राजाओं को साथ ले ऊपर की टहल करें, और आप ऋषि मुनि ब्राह्मणों को बुलाय यज्ञ का आरंभ कीजें, महाराज, इतनी बात के सुनते ही राजा युधिष्ठिर ने सब ऋषि मुनि ब्राह्मणों को बुलाकर पूछा, कि महाराजो, जो जो वस्तु यज्ञ में चाहिये, सो सो आज्ञा कीजें, महाराज, इस बात के कहते ही ऋषि मुनि ब्राह्मणों ने ग्रंथ देख देख, यज्ञ की सब सामग्री एक पत्र पर लिख दी, औ राजा ने बोली मंगवाय उन के आगे धरवा दी, ऋषि मुनि ब्राह्मणों ने मिल यज्ञ की वेदी, रची, चारों वेद के सब ऋषि मुनि ब्राह्मण वेदी के बीच आसन बिछाय बिछाय जा बैठे, पुनि सुच होय स्त्री सहित गंठजोडा बांध राजा युधिष्ठिर भी आय बैठे, औ द्रोणाचार्य, धृतराष्ट्र, दुर्षोधन, सिसुपाल, आदि जितने योधा औ बड़े बड़े राजा थे, वे भी आन बैठे, ब्राह्मणों ने स्वस्ति वाचन कर गणेश पुजवाय, कलस स्थापन कर, गृह स्थापन किया, राजा ने भरद्वाज, गौतम, वशिष्ठ, विश्वामित्र, वामदेव, पराशर, व्यास, आदि बड़े बड़े ऋषि मुनि ब्राह्मणों का वरन किया, औ त्रिन्होंने वेद मंत्र पढ़ पढ़, सब देवताओं का आवाहन किया, औ राजा से यज्ञ का संकल्प करवाय, होम का आरंभ.

महाराज. मंत्र पढ़ पढ़ ऋषि मुनि ब्राह्मण आहुत देने लगे. औ देवता प्रत्यक्ष हा
थ बढ़ाय बढ़ाय लेने. उस समय ब्राह्मण वेद पाठ करने थे. औ सब राजा होकरने की सामग्री
ला ला देते थे. औ राजा युधिष्ठिर होमते थे. कि इसे में निर्दिष्ट रत्न प्राप्त हुआ. औ राजा ने
पूर्णहुवि दी. उस काल सुर नर मुनि सब राजा को धन्य धन्य कहने लगे. औ यक्ष मंधर्व कि
न्नर बाजन बजाय बजाय. जस गाय गाय. कूल वरसावने. इतनी कथा कह श्री शुकदेव
जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. यज्ञ से निश्चित हो राजा युधिष्ठिर ने सहदेव जी
को बुलायके पूछा.

पहले पूजा काकी कोजे. अक्षत तिलक कौन कौं दीजे.

कौन बड़ो देवन को ईस. ताहि पूजा हम नावैं सीस.

सहदेव जी बोले कि महाराज. सब देवों के देव हैं वासुदेव. कोई नहीं जानता इनका भे
द. ये है ब्रह्मा रुद्र इंद्र के ईस. इन्हीं को पहले पूजा नवाइये सीस. जैसे तरब की झुड में जल
देने से सब शाखा हरी होती हैं. वैसे हरि की पूजा करने से सब देवता संतुष्ट होते हैं. यही जग
त के करता हैं. औ यही उपजाते पालते मारतें हैं. इन की लीला है अनंत. कोई नहीं जानता
इनका अंत. येई हैं प्रभु अलख अंगोचर अत्रिनासी. इन्हीं के चरन कंवल सदा सेवती है कम
ला भई दासी. भक्तों के हेतु बार बार लेते हैं अवतार. तनु धर करतैं लोक औहार.

बंधु कहत छर चैठे आवैं. अपनी माया मांह भुलावैं.

महा मोह हम प्रेम भुलाने. ईश्वर कौं भ्राता कर जाने.

इनते बड़ौ न दीसे कोई. पूजा प्रथम इन्हीं की होई.

महाराज. इस बात के सुनते ही सब ऋषि मुनि औ राजा बोल उठे. कि राजा. सहदेव जी

ने सत्य कहा . प्रथम पूजन जोग हरि ही है . तब तो राजा युधिष्ठिर ने श्री कृष्णचंद जी . को सिंहासन पर बैठाया . आठौ पटरानियों समेत चंदन अक्षत पुष्प धूप दीप नैवेद्य कर पूजा . पुनि सब देवताओं ऋषियों ब्राह्मणों औ राजाओं की पूजा की . रंग रंग के जोड़े पहराये . चंदन केसर की खोडे की . फूलों के हार पहराये . सुगंध लगाय यथा योग . राजा ने सब की मुनुहार की . श्री शुकदेव जी बोले कि राजा .

हरि पूजत सब कों सुख भयो . सिमुपाल को सास भंज्यो .

कितनी ऐक वेर तक तो वह सिर ठुकारे मन ही मन कुछ सोच विचार करता रहा निदान काल वस हो अति क्रोध कर सिंहासन से उतर सभा के बीच निःसंकोच होबोला . कि इस सभा में धृतराष्ट्र . दुर्योधन . भीषम . कर्ण . द्रोणाचार्य आदि सब बड़े बड़े ज्ञानी मानी है . पर इस समय सब की गति मति मारी गई . बड़े बड़े मुनीश बैठे रहे नंद गोप के सुत की पूजा भई . औ कोई कुछ न बोला . जिस ने ब्रज में जन्म ले ग्वाल वालों की कूठी काक खाई . तिसी की इस सभा में भई प्रभुताई बजाई .

ताहि बडौ सब कहत अचेत . सुर पति को बल कागहि देत .

जिन्ने गोपी औ ग्वालनों से नेह किया . इस सभा ने तिसे ही सब से बडा साध बना य दिया . जिस ने दूध दही मही . माखन घर घर चुराय खाया . उसी का जस सबने मिल गाया . वाट घाट में जिन्ने लिया दान . विसी का यहां हुया सनमान . पर नारी से जिस ने छल बल कर भोग किया . सबने मताकर उसी को पहले निलक दिया . ब्रजमें से इंद्र की पूजा जिसने उडाई . औ पर्वत की पूजा ठहराई . पुनि पूजा की सब सामग्री गिरके निकट लिवायले जाय मिस कर आपही खाई . तोभी उसे

लाज न आइ जिस की जान पांत औ मात पिता कुल धर्म का नहीं ठिकाना. तिसी को अलख अविना
मो ना तन ने माना.

इानी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. इसी भांति
से काल बस होय. राजा सिसु पाल अनेक अनेक बुरी बातें श्री कृष्णचंद जी को कहता था. औ श्री कृष्णचं
द जी सभा के बीच सिंहासन पर बैठे सुन सुन एक एक बात पर एक एक लकीर खेंचते थे. इस बीच
भीष्म. कर्ण. द्रोण. औ बड़े बड़े राजा हरि निंदा सुन अति क्रोध कर बोले. कि ओरे मूर्ख. तू
सभा में बैठा हमारे सनमुख प्रभु की निंदा करता है. रे चंडाल. चुपरह. नहीं अभी पछाड़ मार
डालते है. महाराज. यह कह शस्त्र ले ले सब राजा सिसुपाल के मारने को उठ धाए. उस समय
श्री कृष्णचंद आनंद कंद ने सब को रोक कर कहा. कि तुम इस पर शस्त्र मत करो. खड़े खड़े
देखो. यह आप से आपही मारा जाता है. मैं इस के सौ अपरा सहूंगा. क्यों कि मैंने वचन
हारा है. सौ से बढ़ती न सहूंगा. इसी लिये मैं रखा काटता जाता हूं. —

महाराज. इतनी बात के सुनते ही सब ने हाथ जोड़. श्री कृष्णचंद से पूछा. कि .
कृपा नाथ. इस का क्या भेद है जो आप इस के सौ अपराध क्षमा करियेगा. सो कृपा कर हमें सम
जाइये. जो हमारे मन का संदेह जाय. प्रभु बोले. कि जिस समय यह जन्मा था. तिस समय इस के तीन
नेत्र औ चार भुजा थीं. यह समाचार पाय इस के पिता राजा दमोघोष ने ज्योतिषियों औ बड़े बड़े
पंडितों को बुलाय के पूछा. कि यह लडका कैसा हुआ. इस का विचार कर मुझे उत्तर दो. राजा
की बात सुनते ही पंडित औ ज्योतिषियों ने शास्त्र विचारके कहा. कि महाराज. यह बड़ा बली औ
प्रतापी होगा. और यह भी हमारे विचार में आता है कि जिस के मिलने से इस की एक
आंख औ दो बाह गिर पड़ेंगी. यह उसी के हाथ मारा जायगा. इतना सुन

गुन. इस की जा महादेवी. सरसेन की बेटी. वसुदेव की बहन. हमारी फुफी. अति उदात्त भई. औ आठ पहर पुत्र ही की चिंत में रहने लगी.

कितने एक दिन पीछे एक समय पुत्र को लिये पिता के घर द्वारिका में आई. औ इसे मद से मिलाया. जब यह मूर्ख से मिला. औ इस की एक आंख औ दो बांह गिर पड़ी. तब फुफी ने मुझे वचन बंध करके कहा. कि इस की मीच तुम्हारे हाथ है. तुम इसे मत मारियो. मैं यह भीख तुम से मांगती हूं. मैं ने कहा. अच्छा. सौ अपराध. हम इस के न गिनेंगे. इस उपरांत अपराध करे गा तो हनेंगे. हम से यह वचन ले फूफू सब से विदा हो. इतना कह. पुत्र सहित अपने घर गई. कि यह सौ अपराध क्यों करेगा. जो कृष्ण के हाथ मरेगा.

महाराज. इतनी कथा सुनाय. श्री कृष्ण जी ने सब राजाओं के मन का भ्रम मिटाया. उनलकीरों को गिना. जो एक एक अपराध पर खेची थी. गिनते ही सौ से बढ़ती हुई. तभी प्रभु ने सुदरसन चक्र को आज्ञा दी. उस ने गट सिमुपाल का सिर काट डाला. उस के धड से जोति निकली. सो एक बार तो आकाश को धाई. फिर आय सब के देखते श्री कृष्ण चंद्र के मुख में समाई. यह चरित्र देख सुर नर मुनि जैजै कार करने लगे. औ पुष्प बरसावने. उस काल श्री मुशरी भक्त हितकारी ने उसे तीसरी मुक्ति दी. औ उस की किया की.

इतनी कथा सुन राजा परीक्षित ने श्री भुवनेश्वर जी से पूछा कि महाराज. तीसरी मुक्ति प्रभु ने किस भांति दी. सो मुझे समझाये कहिये. भुवनेश्वर जी बोले कि राजा. एक बार यह हिरण्यकश्यप हुआ. तब प्रभु ने वृषिंह अवतार ले तारा. दूसरी बार रावण भया. तो हरि ने रामावतार ले इस का उद्धार किया. अब तीसरी विरियां यह है. इसी से तीसरी मुक्ति भई.

इतना सुन राजा ने मुनि से कहा कि महाराज. अब आगे कथा कहिये श्री भुकदेव जी बोले. कि राजा. यज्ञ के होते चुकते ही राजा युधिष्ठिर ने सब राजाओं को स्त्री सहित पहराय. चासनों को अनगिनत दान दिया. देने का काम राजा दुर्योधन को था. जिस ने देश कर एक की छोर अनेक दिये. इस में उस का जस हुआ. तोभी वह प्रसन्न न हुआ.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. यज्ञ के पूर्ण होने ही श्री कृष्ण जी राजा युधिष्ठिर से विदा हो. सब सेना ले. कुटुंब सहित हस्तिनापुर से चले चले दारिका पुरी पधारे. प्रभु के पहुंचते ही घर घर मंगलाचार होने लगा. औ सारे नगर में आनंद हो गया. इति.

Chapter 6th

राजा परीक्षित बोले कि महाराज. राजसूय यज्ञ होने से सब कोई प्रसन्न हुआ. एक दुर्योधन अप्रसन्न हुआ. इस का कारन क्या है सो तुम मुझे समझाये कहो जो मेरे मन का भ्रम जाय. श्री भुकदेव जी बोले कि राजा. तुम्हारे पितामह बड़े ज्ञानी थे. तिनहों ने यज्ञ में जिसे जैसा देखा. तिसे वैसा काम दिया. भीम को भोजन करवाने का अधिकारी किया. पूजा पर सहदेव को रक्वा. धन लाने को नकुल रहे. सेवा करने को अर्जुन ठहरे. श्री कृष्ण चंद्र जी पांच धोने औ रूठी फल उठाने का काम लिया. दुर्योधन को धन बांटने का काम दिया. और सब जितने राजा थे. तिनहों ने एक एक काज बांट लिया. महाराज. सब तो निःकपट यज्ञ की तरह करते थे. पर एक राजा दुर्योधन ही कपट सहित काम करता था. इस से वह एक की छोर अनेक उठाता था निज मन में यह बात ठान के. कि इनका भंडार टूटे तो प्रतिष्ठा होय. पर भगवत कृपा से अप्रतिष्ठा न हो. और जस होता था. इस

इस लिये वह अप्रसन्न था. और वह यह भी न जानता था. कि मेरे हाथ में चक्र है. एक रुपया दूंगा तो चार इकठे होंगे.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी बोले. कि राजा. अब आगे कथा सुनिये. श्री कृष्णचंद जी के पधारते ही राजा युधिष्ठिर ने सब राजाओं को खिन्नाय पिलाय. पहराय. अति शिष्टाचार कर. विद्या किया. वे दल साज साज अपने अपने देस को सिधारे. आगे राजा युधिष्ठिर पांडवों को कौरवों को ले. गंगा स्नान की वाजे गाजे से गये. तीर पर जाय दंडवत रज लगाय. आचमन कर स्त्री सहित नीर में पड़े. उन के साथ सब ने स्नान किया. पुनि न्हाय धोय संध्या पूजन से निर्विंत होय. वस्त्र आभूषण पहन. सब को साथ लिये. राजा युधिष्ठिर कहा आते हैं. कि जहां मय दैत्य ने मंदिर अति सुंदर सुवर्न के रत्न जटित बनाये थे. महाराज. वहां जाय राजा युधिष्ठिर सिंहासन पर विराजे. उस काल गंधर्व गुन गाते थे. चारन वंदी जन बखानते थे. सभा के बीच पातर नृत्य करती थी. घर बाहर में मंगली लोग गाय बजाय मंगलाचार करते थे. और राजा युधिष्ठिर की सभा दंड की सी सभा हो रही थी. इस बीच राजा युधिष्ठिर के आने के समाचार पाय. राजा दुर्योधन भी कपट स्नेह किये वहां मिलने को बड़ी धूमधाम से आया.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. वहां. मय ने चौक के बीच ऐसा काम किया था. कि जो कोई आता था. तिसे थल में जल का भ्रम होता था. ओ जल में थल का. महाराज. जों राजा दुर्योधन मंदिर में पैठा. तों उस थल में देख जल का भ्रम हुआ. उस ने वस्त्र समेट उठाये. लिये. पुनि आगे बढ़ जल देख उसे थल का धोखा हुआ. जों पांव बढ़ाया. तों बिसके कपड़े भंगे. यह चरित्र देख सब सभाके लोग खिलखिल

ला उठे. राजा युधिष्ठिर ने हंसी को एक मुह फेर लिया. महाराज. सब के हंस पड़ते ही राजा दुर्योधन अति लज्जित हो महा क्रोध कर उलटा फिर गया. सभामें बैठ कह ने लगा. कि कुरु का बल पाय युधिष्ठिर को अति अभिमान हुआ है. आज सभामें बैठ मेरी हंसी की. इस का पलटा मैं लूँ औ उस का गर्व तोड़ूँ. तो मेरा नाम दुर्योधन. नहीं तो नहीं. इति.

श्री शुकदेव जी बोले. कि महाराज. जिस समय श्री कृष्णचंद औ बलराम जी हस्तिना पुर में थे. तिसी समें सालव नाम दैत्य सिधुपाल का साथी जो रुक्मिणी के ब्याह में श्री कृष्णचंद जी के हाथ की मार खाया भागा था. सो मन ही मन इतना कह. लगा महादेव की तपस्या कर ने. कि अब मैं अपना वैर यदुवंशियों से लूंगा. —

॥ इंद्री जीत सबै बस कीनी. भूख प्यास सब ऋतु सह लीनी.

ऐसी विधि तप लाग्यो करन. सुमिरै महादेव के चरन. ॥

मित उठ मुठी रेतलों खाय. करै कठिन तप शिव मन लाय.

वरष एक ऐसी विधि ग्यो. तब ही महादेव वर द्यो. ॥

कि आज से तू अजर अमर हुआ. और एक रथ माया का तुझे मय दैत्य बनाय देगा तू जहां जाने चाहेगा. वह तूहें तहां ले जायगा. विमान की भांति त्रिलोकी में उसे सब ठौर जाने की सामर्थ्य होगा.

महाराज. सदाशिव जी ने जोंबर दिया. तो एक रथ आय इस के सनमुख खड़ा हुआ. यह शिव जी को प्रणाम कर रथ पर चढ़ द्वारिका पुरी को धरधमका. वहां जाय नगर.

निवासियों को अनेक अनेक भांति की पीड़ा उपजा ने लगा. कभी अग्नि बरसाता था. कभी जल. कभी वृक्ष उखाड़ नगर पर फैकता था. कभी पहाड़. उस के डरसे सब नगर निवासी अति नयमान हो भाग राजा उग्रसेन के पास जा पुकारे. कि महाराज की दुहाई. दैत्य ने आज नगर में अति धूम मचाई. जो इसी भांति उपाध करेगा तो कोढ़ जीता न रहेगा. महाराज. इतनी बातें सुने ही राजा उग्रसेन ने प्रद्युम्न जी और संवू को बुलायके कहा. कि देखो हरि का पीछा तक यह असुर आया है. प्रजा को देख देने. तुम इस का कुछ उपाय करो. राजा की आज्ञा पाय प्रद्युम्न जी सब कटक ले रथ पर बैठ. नगर के बाहर लड़ने को जा उपस्थित हुये और संवू को भयातुर देख बोले. कि तुम किसी बात की चिंता मत करो. मैं हरि प्रताप से इस असुर को बात की बात में मार लेता हूं. इतना वचन कह प्रद्युम्न जी सेना ले शस्त्र पकड़ जो उस के सन्मुख हुये. तों उस ने ऐसी माया की. कि दिन की महा अंधेरी रात हो गई. प्रद्युम्न जी ने बोंही तेज बान चलायें जो महा अंधकार को दूर किया. कि जों सूरज का तेज कुहासे को दूर करें. उनि कई एक बान उन्हीं ने ऐसे मारे. कि उस का रथ अस्तव्यस्त हो गया. और वह घबराकर. कभी भाग जाता था. कभी आज अनेक अनेक राक्षसी माया उपजाय उपजाय. लड़ता था. और प्रभु की प्रजा को अति दुख देता था. —

इतनी कथा सुनाय श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. दोनों ओर से महा युद्ध होता ही था. कि इस बीच ऐका ऐकी आज. सालव दैत्य के मंत्री दुविध ने प्रद्युम्न जी की छाती में एक गदा ऐसी मारी. कि ये मूर्खी स्थाय गिरे. इन के गिरते ही वह किलका ही मार के पुकारा. कि मैं ने श्री कृष्ण के पुत्र प्रद्युम्न को मरा. महाराज. श्राद्ध तो राक्षसों से महा युद्ध कर रहे थे. उसी समय प्रद्युम्न जी को मूर्छित देख. दहक.

दारुक सारथी का बैठा रथ में डाल गन से ले भागा. औ नगर में ले आया चैतन्य होते ही प्र
द्युम्न जी ने अग्नि क्रोध कर सूत से कहा.

ऐसों नाहिं उचित हो तोहि. जान सचेत भजावै मोहि.

रन तजकै तू व्याप्यों धाम. यह तो नहीं स्त्र की काम.

यदु कुल में ऐसो नहीं कोय. तजकै खेत जो भाग्यो होय.

क्या तैं ने कहीं मुँह भागते देखा था. जो तू आज मुँह रन से भगाय लाया. यह
बात जो सुनेगा. सो मेरी हंसी औ निंदा करेगा. तैं ने यह काम भला न किया. जो विन काम
कलंक का टीका लगा दिया. महाराज. दूसरी बात के सुनते ही सारथी रथ से उतर. सनमुख
कडा हो. हाथ जोड. सिर नाय बोला. कि हे प्रभु. तुम सब नीति जानते हो. ऐसा संसा
र में कोई धर्म नहीं जिसे तुम नहीं जानते. कहा है.

रथी स्त्र जो चायल प्ये. ताकौं सारथी ले नी करै. ॥०॥

जौं सारथी परै रत्ना चाय. ताहि वचाय रथी ले जाय. ॥

लागी प्रवल गदा अति भारी. मूर्च्छित है सुध देह त्रिसारी.

तव हौं रन तें ले नीसरयों. त्वामि द्रोह अपजस तें डर्यौं.

घरी ऐक लीनौ विश्राम. अब चलकर कीजै संग्राम. ॥

धर्म नीति तुम तें जानिये. जग उपहास न मन आनिये.

अब तुम सबही कौं बध करिहौ. माया मय दानव की हार हो.

महाराज. ऐसे कह. सूत प्रद्युम्न जी को जलके निकट ले गया. वहां जाय उन्हो ने

स्व हाथ पांर छोड़. सावधान होय. कत्रच लेप पहन. धनुष वान संभाल. सारथी से कहा.

जो भया सो भया पर अब तू मुझे वहां ले चल जहां दुविद यदुवंसियों से युद्ध कर रहा है।
 बात के सुनते ही सारथी वात की वात में रथ वहां ले गया जहां वह लड़ रहा था जाते ही
 इन्होंने ललकार कर कहा कि तू दधर उधर का करता है आ मेरे सनमुख हो जो तु
 मे सिमुपाल के पास भेजें यह वचन सुनते ही वह जो प्रद्युम्न जी पर आया दूटा तो
 कई ऐक वान मार इन्होंने उसे मार गिराया औ संवू ने भी असुर दल काट काट समुद्र
 में पाटा -

इतनी कथा कह श्री भुवदेव जी बोले कि महाराज जब असुर दल से युद्ध करते
 करते दारिका में सब यदुवंसियों को सत्ताईस दिन हुये तब अंतरजामी श्री कृष्णचंद जी ने
 हस्तिनापुर में बैठे बैठे दारिका की दसा देख राजा युधिष्ठिर से कहा कि महाराज मैंने रात्र स
 न्न में देखा कि दारिका में महा उपद्रव हो रहा है औ सब यदुवंसी अति दुखी हैं इस से
 अब आप आज्ञा दोतो हम दारिका को प्रस्थान करें यह बात सुन राजा युधिष्ठिर ने हाथ
 जोडकर कहा जो प्रभु की इच्छा इतना वचन राजा युधिष्ठिर के मुख से निकलते ही श्री
 कृष्ण वलराम सब से विदा हो जों पुर के बाहर निकले तों क्या देखते हैं कि बाई ओर ऐक
 हिरनी दौडी चली आती है औ तों हीं तान खड़ा सिर काडता है यह अपशकुन देख हरि
 ने वलराम जी से कहा कि भाई तुम सब को साथ ले पीछे आओ मैं आगे चलता हूं राजा
 भाई से यों कह श्री कृष्णचंद जी आगे जाय रन भूमि में क्या देखते हैं कि असुर यदुवंसि
 यों को चारों ओर से बडी मार मार रहे हैं औ वे निपट धक्काय चक्काय शस्त्र चलाय रहे हैं
 यह चरित्र देख हरि जों वहां खडे हो कुछ भावित हुए तों पीछे से बलदेव जी भी जा पहुंचे
 उस काल श्री कृष्ण जी ने वलराम जी से कहा कि भाई तुम जाय नगर औ प्रजा की रक्षा करो

मैं इन्हें मार चला आता हूँ. प्रभु की आज्ञा पाय बलदेव जी तो पुरी में पधारे. औ आप
हरि वहा रन में गये. जहां प्रद्युम्न जी सालव से युद्ध कर रहे थे. यदुपति के आते ही
शंख धुनि हुई. औ सब ने जाना कि श्री कृष्णचंद आये. महाराज. प्रभु के जाने ही
सालव अपना रथ उड़ाय आकाश में ले गया. औ वहां से अग्नि सम वान बरसाने लगा.
उस समय श्री कृष्णचंद जी ने सोलह वान गिनकर ऐसे मारे. कि उस का रथ औ सारथी
उड़ गया. औ वह लड़खड़ा नीचे गिरा. गिरते ही संभलकर एक वान उस ने हरि की
वाम भुजा में मारा. औ शौ पुकारा. कि रे कृष्ण. खड़ा रह. मैं युद्ध कर तेरा बल देता हूँ.
तैंने तो संखा सुर भौमासुर औ सिमुपाल आदि बड़े बड़े बलवान खल बल कर मारे है.
पर अब मेरे हाथ से तेरा बचना कठिन है.

मोसों तो हिं पर्यो अब काम. कपट छाडि कीजो संग्राम.

वानासुर भौमासुर बरी. तेरो मग देखत हैं हरी.॥

पठऊं तहां बहुरि नहिं आवै. भाजे तू न बडाई पावै.।

यह बात सुन जों श्री कृष्ण जी ने इतना कहा. कि रे मूरख अभिमानी. कायर
कूर. जो है क्षत्रि गंभीर धीर खर. ते पहले किसी से बडा बोल नही बोलते. तों उसने दौड
कर हरि पर एक गदा अति क्रोधकर चलाई. तो प्रभु ने सहज सुभाव ही काट गिराई. पुनि
श्री कृष्णचंद जी ने उसे एक गदा मारी. वह गदा स्वयं माया की ओट में जाय दो घडी मूर्च्छित
रहा. फिर कपट रूप बनाय. प्रभु के सनमुख आय बोला.

माय तेहारी देवकी. पठ्यौ मोहि अकुलाय.

रिपु सालव वसुदेव कैं. पकरे लीये जाय.

महाराज. वह असुर इतना वचन सुनाय वहां से जाय. माया का वसुदेव बनाय. बांध लाय. श्री कृष्णचंद के सोही आय बोला. रे कृष्ण. देख मैं तेरे पिता को बांध लाया. ओ अब इस का सिर काट सब यदुवंशियों को मार समुद्र में पाटूंगा. पीछे तुझे मार दूँ. कृत राज करूंगा. महाराम. ऐस कह उस ने माया के वसुदेव का सिर पछाड़ के श्री कृष्ण जी के देखते काट डाला. ओ वरखी के फल पर रक्ख सब को दिखाया. यह माया का चरित्र देख पहले तो प्रभु को मूर्ख आई. पुनि देह संभाल मन ही मन कहने लगे. कि यह क्यों कर हुआ. जो यह वसुदेव जी को बलराम जी के रहते द्वारिका से पकड़ लाया. क्या यह उन से भी बकी है. जो उन के सनमुख से वसुदेव जी को ले निकल आया.

महाराज. इसी भांति की अनेक अनेक बातें कितनी ऐक वेर लग आसुरी माया में आय प्रभु ने कीं. ओ महा भावित रहे. निदान ध्यान कर हरि ने देखा तो सब आसुरी माया की छाया का भेद पाया. तब तो श्री कृष्णचंद जी ने उसे ललकारा. प्रभु की ललकार सुन. वह आकाश को गया. ओ लगा वहां से प्रभु पर शस्त्र चलाने. इस बीच श्री कृष्णचंद जी ने कई ऐक वान ऐसे मारे. कि वह रथ समेत समुद्र में गिरा. गिरते ही संभल गदा ले प्रभु पर कपटा. तब तो हरि ने उसे अति क्रोध कर सुदरसन चक्र से मार गिराया. ऐसे कि जैसे सुरपति ने ब्रतासुर को मार गिराया था. महाराज उस के गिरते ही उस के सीस की मनि निकल भूमि पर गिरी. ओ जाति श्री कृष्णचंद के मुख में समाई. इति.

Chapter 79th

श्री भुकदेव जी बोले कि राजा अब मैं सिसुपाल के भाई वक्रदंत औ विदूरथ की कथा. कहता हूं. कि जैसे वे मारे गये. जब से सिसुपाल मारा गया. तब से वे दोनों श्री कृष्ण

चंद जी ने अपने भाई का पलटा लेने का विचार किया करते थे. निदान सालव और दुविह के मरते ही अपना सब कटक ले दारिका पुं पर चढ़ि आये. औ चारों ओर से घेर लगे अनेक अनेक प्रकार के जंत्र औ शस्त्र चलाने .

पर्यौं नगर में खरखर भारी. सुनि पुकार रथ चढ़े मुगरी .—

आगे श्री कृष्णचंद जी नगर के बाहर जाय वहां खड़े हुये. कि जहां अति कोप किये शस्त्र लिये वे दोनों असुर लडने को उपस्थित थे. प्रभु को देखते ही वक्रदंत महा अभिमान कर बोला. किरे कृष्ण. तू पहले अपना शस्त्र चलाय ले. पीछे मैं तुझे मारूंगा. इतनी बात मैंने इस लिये तुझे कही. कि मरते समय तेरे मन में यह अभिलाषा न रहे. कि मैंने वक्रदंत पर शस्त्र न किया. तूने तो बड़े बड़े वली मारे हैं. पर अब मेरे हाथ से जीता न बचेगा. महाराज. ऐसे किन्तों एक दुष्ट वचन कह. वक्रदंत ने प्रभु पर गदा चलाई. सो हरि ने सहज ही काट गिराई. पुनि दूसरी गदा ले हरि से महा युद्ध करने लगा. तब तो भगवान ने उसे मार भिराया. औ विस का जी निकल प्रभु के मुख में समाया .

आगे वक्रदंत का मरना देख. विदूरथ जो युद्ध करने को चढ़ आया. तों ही श्री कृष्णजी ने सुदर्शन चक्र चलाया. उस ने विदूरथ का सिर मुकुट कुंडल समेत काट गिराया. पुनि सब असुर दल को मार भगाया. उस काल

फूले देव पहुप वरषावें . किन्नर चारन हरिजस गावें .

सिद्ध साध त्रिधाधर सारे . जयजय चढ़े विमान पुकारे .

पुनि सब बोले कि महाराज. आप की लीला अपरंपार है. कोई इस का भेद नहीं .

जानता. प्रथम हिरनकश्यप औ हरनाकुस भये. पीछे रावण औ कुंभकरन. अब ये दंतवक्र

ओं सिसुपाल हो आये. तुम ने तीनोंवेर इन्हें मारा औ परम मुक्ति दी. इससे तुम्हारी गाँत कुछ किम्से जानी नहीं जाती. महाराज. इतना कह देवता तो प्रभु को प्रनाम कर चले गये. औ हर वलराम जी से कहने लगे. कि भाई. कौरवों औ पांडवों से हुई लड़ाई. अब क्या करें. बलदेव जी बोले. कृपा निधान कृपा कर आप हस्तिनापुर को पधारिये. तीरथ यात्रा कर पीछे से मैंनी आता हूँ. इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. यह वचन सुन श्री कृष्ण चंद्र जी तो वहां पधारें. जहां कुरुक्षेत्र में कौरव औ पांडव महाभागत युद्ध करते थे. औ वलराम जी तीरथ यात्रा को निकले. आये सब तीरथ करते करते बलदेव जी नामघार में पहुंचे. तो वहां क्या देखते हैं. कि एक ओर ऋषि मुनि यज्ञ रच रहे हैं. आ एक ओर ऋषि मुनि की सभा में सिंहासन पर बैठे सत्त जी कथा वाच रहे हैं. इनको देखते ही सौनकादि सब मुनि ऋषियों ने उठकर. प्रनाम किया. औ सत्त महामन पर गद्दी लगाए बैठा देखता रहा.

महाराज. सत्त के न उठते ही वलराम जी ने सौनकादि सब ऋषि मुनियों से कहा. कि इस मूरख को किसने वक्ता किया. और व्यास आसन दिया. वक्ता चाहिये भक्तिवंत विवेकी औ शानी. यह है गुन हीन रूपन औ अति अभिमानी. पुनि चाहिये निर्लिप्ति औ परमार्थी. यह है महा लोभी औ आप स्वार्थी. ज्ञान हीन अविवेकी को यह व्यास गादी फवती नहीं. इसे मारें तो क्या. पर इसे यहां से निकाल दिया चाहिये. इस बात के सुनते ही सौनकादि बड़े बड़े ऋषि मुनि अति विनती कर बोले कि महाराज. तुम होवीर धीर सकल धर्म नीति के जान. यह है कायर अधीर अविवेकी अभिमानी अज्ञान. इसका अपराध क्षमा कीजे. क्यों कि यह व्यास गादी पर बैठा है. औ ब्रह्माने यज्ञ कर्म के लिये इसे यहां स्थापित किया है.

॥ आसन गर्व मूढ़ मन धर्यौ. उठि प्रनाम तुम को नहीं कछ्यौ.

॥ २९६ ॥

यही नाथ याकौ अपराध. परी चूक है तौ यह साध.

सत हि मारे पातक होय. जगमें भलो कहै नही कोय.

निर्फल वचन न जाय तिहारो. यह तुम निज मन मांहि सिखारो.

महाराज. इतनी बात के सुनते ही वलराम जी ने ऐक कुश उठाय. सहज सुभाय सत को मारा. उस के लगते वह मर गया. यह चरित्र देख सैनकादि ऋषि मुनि हा हाकार कर अति उदास हो बोले. कि महाराज. जो बात होनी थी सो तो हुई. पर अब कृपा कर हमारी चिंता मेटिये. प्रभु बोले. तुम्हें किस बात की इच्छा है. सो कहो. हम पूरी करें. मुनियों ने कहा. महाराज. हमारे यज्ञ करने में किसी बात का विघ्न न होय. यही हमारी वासना है. सो पूरी कीजे. ओ जगत में जस लीजे. इतना वचन मुनियों के मुख से निकलते ही. अंतर जामी वलराम जी ने सत के पुत्र को बुलावाय. व्यास गांधी पर वैद्यके कहा. यह अपने वापस अधिक वक्त होगा. ओ मैं ने इसे अमर पद दे चिरंजीव किया. अब तुम निचिंताई से यज्ञ करो. इति. —

Chapter 79th

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. वलराम जी की आज्ञा पाय सैनकादि सब ऋषि मुनि अति प्रसन्न हो जो यज्ञ करने लगे. तों जालव नाम दैत्य लव का वेदा आय. महा मेघ कर वादल गरजाय. बड़ी भयंकर अति काली आंधी चलाय. लगा आकाश से रुधिर औ मल मूत्र वरसाव ने. और अनेक अनेक उपद्रव मचाने.

महाराज. दैत्य की यह अनीति देखि वलदेव जी ने हल मंसल का आवाहन किया. त्रे आय उपस्थित हुये. पुनि महा क्रोध कर प्रभु ने जालव की हल से खिंच घेक. मूचल उ

फूटो मस्तक छूटे प्राण. रुधिर प्रवाह भयो तिहिं स्थान.

कर भुज डारि पर्यो विकार. निकरे लोचन राते वार.

जालव के मरते ही सब मुनियों ने अति संतुष्ट हो बलदेव जी की पूजा की औ बहुत सी स्तुति कर भेंट दी. फिर बलराम सुखधाम वहां से विदा हो. तीरथ यात्रा को निकले. तो महाराज. सब तीरथ कर पृथ्वी प्रदक्षना करते करते कहां पहुंचे. कि जहां कुरुक्षेत्र में दुर्योधन औ भीमसेन महा युद्ध करते थे. औ पांडव समेत श्री कृष्णचंद औ बड़े बड़े राजा खड़े देखते थे. बलराम जी के जाते ही दोनों वीरों ने प्रणाम किया. एक ने गुरु जान. दूसरे ने बंधु मान. महाराज. उन दोनों को लड़ता देख बलदेव जी बोले.

सुभट समान प्रबल दोऊ वीर. अब संग्राम तजहु तुम धीर.

कौर पंडु कौ राखहु वंस. बंधु मित्र सब भरो विध्वंस.

दोऊ सुनि बोले सिर नाय. अब रनते उतखीं नही जाय.

पुनि दुर्योधन बोला. कि गुरुदेव. मैं आप के सनमुख रूठ नही भाषता. आप मेरी बात मन दे सुनिये. यह जी महाभारत युद्ध होता है. औ लोग मारे गये औ जाते है. औ जायगे. सो तुम्हारे भाई श्री कृष्णचंद जी के मते से. पांडव केवल श्री कृष्ण जी के बल से लड़ते हैं. नही इन की क्या सामर्थ्य थी जो ये कौरवों से लड़ते. ये बापरे तो हरि के बस ऐसे हो रहे हैं. कि जैसे काठ की पुतली नटुए के बस होय. जिधर वह चलावे तिधर वह चले. उन को यह उचित न था. जो पांडवों की सहायता कर हम से इतना द्वेष करें. दूसासन की भीमसेन भुजा उखड़ाई. औ मेरी जांघ में गदा लगाई. तुम से अधिक हम क्या कहेंगे इस समय.

जो हरे कौरों से ईअव होयु. या बातें जाने सब काय. —

यह वचन दुर्योधन के मुख से निकलते ही. इतना कह वलराम जी श्री कृष्णचंद के नि
कट आये. कि तुम भी उपाय करने में कुछ घाट नहीं. औ बोलें कि भाई. तुम ने यह क्या किया
जो युद्ध करवाय दूसासन की भुजा उखड़ाई. औ दुर्योधन की जांच कटाई. यह धर्म की
रीति नहीं है. कि कोई बलवान हो किसी की भुजा उखाड़े. कै कटि के नीचे शस्त्र चलावे. हां धर्म
युद्ध यह है. कि एक एक को ललकार भनमुख शस्त्र करे. श्री कृष्णचंद बोले कि भाई.
तुम नहीं जानते. ये कौरव बड़े अधर्मी अन्याई हैं. इन की अनीति कुछ कहीं नहीं जाती.
पहले इन्होंने दूसासन भुजुन नगदत के कहेसे जुवा खेला कपट कर. राजा युधिष्ठिर को सर्वसि
जीत लिया. दूसासन द्रोपदी को हाथ पकड़ लाया. इस से उसके हाथ भीमसेन ने उखाड़े.
दुर्योधन ने समाके बीच द्रोपदी को जांच पर बैठने को कहा. इसी से उस की जांच
काटी गई. —

इतना कह पुनि श्री कृष्णचंद बोले कि भाई. तुम नहीं जानते. इसी भांति की जो जो
अनीति कौरवों ने पांडवों के साथ की है. सो हम कहां तक कहेंगे इस से यह भारत की आग
किसी रीति से अब न बुकेगी. तुम इस का कुछ उपाय मत करो. महाराज. इतना वचन प्रभु
के मुख से निकलते ही वलराम जी कुरुक्षेत्र से चलि दारिका पुरी में आये. औ राजा उग्रसेन
सरसने से भट कर हाथ जोड़ कह ने लगे. कि महाराज. आप के पुन्य प्रताप से. हम सब तीर
थ यात्रा तो कर आये. पर एक अपराध हम से हुआ. राजा उग्रसेन बोले सो क्या. वलराम जी
ने कहा महाराज. नीमघार में जाय. हम ने स्त्र को मार. तिस की हत्या हमें लगी अब आप
की आज्ञा होय तो. पुनि नीमघार जाय. यज्ञ के दरसन कर. तीरथ न्हाय. हत्या का पाप

मिठाये आये पाँखे ब्राह्मन भोजन कराये. जातको जिमावे. जिस से जगमें जस पावे. राजा उग्रसेन बोले अच्छा. आप हो आइये. महाराज. राजा की आज्ञा पाय वलराम जी कितने एक यदुवंसियों को साथ ले. नीमझार जाय. स्नान दान कर. शुद्ध हो आये. पुनि पुरे हित को बुलाय ब्राह्मन जिमाय. जात को खेलाय. लोक रीति कर पवित्र हुये. इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले. महाराज.

जो यह चरित्र सुनै मनलाय. ताको सब ही पाप नसाय. इति.

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. अब मैं सुदामा की कथा कथा कहता हूँ. कि जैसे वह व्रभुके पास गया. ओ उस का दरिद्र कटा. सो तुम मन दे सुनो. दक्षिण दिशा की ओर है एक द्राविड देस. तहां विप्र ओ वनिक वस्तेथे. नरेस. जिन के राज में घर घर होता था भजन सुभिरन ओ हरि का ध्यान. पुनि सब करेथे तप यज्ञ धर्म. दान. ओ साध संत गौ ब्राह्मन का सनमान.

ऐसे वसें सबे निहि गौर. इरि विनु कछू न जाने और.

तिसी देस में सुदामा नाम ब्राह्मन श्री कृष्णचंद का गुरु भाई. अति दीन तन चीन. महा दरिद्र. ऐसा. कि जिस के घर पर न घास. न खाने को कुछ पास रहता था. एक दिन सुदामा की स्त्री दरिद्र से अति घबराय. महा दुख पाय. पति के निकट जाय. भय खाय. उरती कांपती बोली. कि महाराज. अब इस दरिद्र के हाथ से महा दुख पाते हैं. जो आप इसे खोया चाहिये तो मैं एक उपाय. बताऊँ. ब्राह्मन बोला सो का. कहा. तुझारे परम मित्र त्रिलोकी नाथ दारिका वासी श्री कृष्णचंद आनंदकंद हैं. जो उन के पास जाओ तो यह जाय. क्यों कि

वे अर्थ धर्म काम मोक्ष के दाता हैं.

महाराज. जब ब्राह्मणी ने ऐसे समझाकर कहा. तब सुदामा बोला. कि हे प्रिये. विन दिये श्री कृष्णचंद भी किसी को कुछ नहीं देते. मैं भली भांति से जानता हूं. कि जन्म भर मैं ने किसी को कभी कुछ नहीं दिया. विन दिये कहां से पाऊंगा. हां तेरे कहे से जाऊंगा. तो श्री कृष्ण जी के दरसन कर आऊंगा. इस बात के सुनते ही. ब्राह्मणी ने एक अति पुराने धौले वस्त्र में थोड़े से चावल बांध ला दिये. प्रभु की भेट के लिये. और डोर लोटा औ लाठी ला आगे धरी. तब तो सुदामा डोर लोटा कांधे पर धर. चावल की पोटली कांख में दवाय लाठी हाथ में ले. गनेस को मनाय. श्री कृष्णचंद जी का ध्यान कर. दारिका पुरी को पधारे.

महाराज. वाट ही ते चलते चलते सुदामा मन ही मन कहने लगा. कि भला. धन तो मेरी प्रारब्ध में नहीं. पर दारिका जाने से श्री कृष्णचंद आनंदकंद का दरसन तो करूंगा. इसी भांति से सोच विचार करता करता सुदामा तीन पहर के बीच दारिका पुरी में पहुंचा. तो क्या देखता है कि नगर के चारों ओर समुद्र है. औ बीच में पुरी. वह पुरी कैसी है. कि जिस के चहुं ओर वन उपवन फूल फल रहें. तडाग बाघी इंदारों पर रहत पयोधे चल रहे हैं. ठौर ठौर गाँवों के यूथ के यूथ चर रहे हैं. तिन के साथ साथ ग्वाल गाल न्यारे ही कुत्तहल करते है.

इतनी कथा कह. श्री भुवनेश्वर जी बोले. कि महाराज. सुदामा वन उपवन की शोभा निरख पुरी के भीतर जाय देखे तो कंचन के मणिमय मंदिर महा सुंदर जगमगाय रहे हैं. ठाँव ठाँव अथाईयो में यदुवंसी इंद्र की सी सभा किये बैठे हैं. हाट वाट चौहटो में नाना प्रकार की वस्तु विक रही है. घर घर. जिधर तिधर गान दान हरि भजन औ प्रभु का जस हो रहा है. औ सारे नगर निद्रासी महा आनंद में हैं. महाराज. यह चरित्र देखता देखता. औ श्री कृष्णचंद का मंदिर पू

पूछता पूछता. सुदामा जा प्रभु की सिंह पौर पर खड़ा हुआ. इस ने किसी से डरते डरते.

पूछा कि श्री कृष्णचंद जी कहां विराजते हैं. उस ने कहा कि देवता. आप मंदिर भीतर भीतर जाओ. सनमुख ही श्री कृष्णचंद जी रत्न सिंहासन पर बैठे हैं.

महाराज. इतना वचन सुन सुदामा जो भीतर गया. तो देखते ही श्री कृष्णचंद सिंहासन से उतर आगू बढ. भेट कर. अति प्यार से हाथ पकड उसे लेगए. पुनि सिंहासन पर बिठाया. पात्र धोय. चरनामृत लिया. आगे चंदन चरच. अक्षत लगाय. पुष्प चढाय. धूप दीप कर. प्रभु ने सुदामा की पूजा की.

इतनो करिके जोर हाथ. कुशल क्षेम पूछत यदुनाथ.

इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी ने राजा से कहा कि महाराज. यह चरित्र देख श्री रुक्मिणी जी समेत आठों पट रनियां औ सोलह सहस्र आठ सौ रनियां और सब यदुवंशी जो उस समय ब्रह्म थे. मन हीं मन यों कहने लगे. इस दलित दुर्बल. मलीन. वस्त्र हीन. ब्राह्मण ने ऐसा का अंगले जन्म पुन्य किया था. जो त्रिलोकी नाथ ने इसे इतना माना. महाराज. अंत रजामी श्री कृष्णचंद उस काल सब के मन की बात समर. उन का संदेह भिताने को सुदामा से गुरु के घर की बातें करने लगे. कि भाई. तुम्हें ब्रह्म सुध हैं जो गुरु पत्नी ने एक दिन हमें तुम्हें ईंधन लेने भेजा था. और जब वन से ईंधन ले गहडियां बांध सिर पर धर धर को चले. तब आंधी और मेह आया. औ लगा मूसला धार बरसने. जल थल चारों ओर भर गया. हम तुम भीग कर महा दुख पाय. जाडा खाय. रात भर एक वृक्ष के नीचे रहे. और ही गुरुदेव. वन में दूढ़ने आये. औ अति करुणा कर असीस दे हमें तुम्हें अपने साथ घर लायाय लगे.

इतना कह पुनि श्री कृष्णचंद जी बोले कि भाई. जब से तुम गुरुदेव के यहां से बिछडे.

तब से हमने तुम्हारा समाचार न पाया था. कि कहां थे. जौ क्या करते थे. अब आय दरस दिखाय.
तुमने हमें महासुख दिया. ओ घर पत्नित्र किशो. सुदामा बोला. हे कृपा सिंधु. दीन वंधु. स्वामी अं
तरजामी. तुम सब जानते हो. कोई बात संसार में ऐसी नहीं जो तुमसे छिपी है. इति.

श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. अंतरजामी श्री कृष्णजी ने सुदामा की बात सुन. ओ
उसके अनेक मनोरथ समरु. हंस कर कहा कि भाई. भाभी ने हमारे लिये का भेट भेजी. से.
देते क्यों नहीं. कांख में किन लिये दवाय रहे हो. महाराज. यह वचन सुन सुदामा तो सुकुचाय मु
काय रहा. ओ प्रभु ने रुट चांवल की पोटली उस की कांख से निकाल ली. पुनि खोल उसमें से अ
ति रुचि कर दो मुठ्ठी चांवल खाये. और जों तीसरी मुठ्ठी भरी. तो श्री रुक्मिणी जीने हरि का हाथ
पकडा. ओ कहा कि महाराज. आप ने दो लोक तो इसे दिये. अब अपने रहने को भी कोई. ठौर
रखेगे कै नहीं. यह तो बाह्यन सुशील कुलीन अति वैरागी महा त्यागी सादृष्ट आता है. वे
इसे विभौ पाने से कुछ हर्ष नहु आ. इस से मैने जाना कि ये लाभ हान सामान जानते है.
पाने का हर्ष. न जाने का शोक.

इतनी बात रुक्मिणी जी के मुख से निकलते ही श्री कृष्णचंद जी ने कहा कि
यह मेरा परम मित्र है. इस के गुन में कहां तक बखानुं. सदा सर्वदा मेरे स्नेह में मगन रह
उस के आगे संसार के सुख को तनवत समरु ता है.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने राजा पृथिविसे से कहा कि महाराज ऐसे अनेक
अनेक प्रकार की बातें कर. प्रभु रुक्मिणी जी को समझाय. सुदामा को मंदिर में लिवाय ले गये. आ
मे कट्टर भोजन करवाय पानखिलाय. हरिने सुदामा को फेन सी सेज पर ले जाय बैठाया वह यथ

का हारा थका तो था ही. सेज पर जाय सुप्त पाय. सो गया. प्रभु ने उस समय विश्वकर्मा को बुला
 प्रभु कहा. कि तुम अभी जाय सुदामा के मंदिर अति सुंदर कंचन रत्नक बनाय. तिन में अष्ट सिद्ध
 नव निधि धर आओ. जो इसे किसी बात की कांक्षा न रहै. इतना वचन प्रभु के मुख से निकलने ही
 विश्वकर्मा त्रहा जाय बात की यात में बनाय. आया. औ हरि से कह अपने स्थान को गया.

भोर होते ही सुदामा उठ लान ध्यान भजन पूजा से निश्चित होय प्रभु के पास विदा हो
 ने गया. उत समय श्री कृष्णचंद जी मुख से तो कुछ न बोल सके. पर प्रेम में मगन हो आंखे डव
 उवाज. मिथिल हो देख रहे. सुदामा विदा हो प्रणाम कर अपने घर को चला. औ पंथ में जाय.
 मन ही मन विचार करने लगा. कि भला भया. जो मैं ने प्रभु से कुछ न मांगा. जो उन से कुछ
 मांगता तो वे देते तो सही. पर मुझे लोभी लालची समझते. कुछ चिंता नहीं. ब्राह्मणी को मैं
 समझाय लूंगा. श्री कृष्णचंद जी ने मेरा अति मान सनमान किया. औ मुझे निर्लोभी जाना. य
 ही युंठे लाख है. महाराज. ऐसे सोच विचार करता करता सुदामा अपने गांव के निकट आया.
 तो क्या देखता है. कि न ब्रह्म ठांवा है. न ब्रह्म टूटी मटैया. वहां तो एक इंद्र उरी सी वसरही
 है. देखते ही सुदामा अति दुखित हो कह ने लगा. कि हे नाथ. तूने यह क्या किया. एक
 दुख तो था ही. दूसरा और दिया. यहां से मेरी मौपट्टी क्या हुई. और ब्राह्मणी कहा गई. कि
 स से पूछूं औ किधर दूहू.

इतना कह द्वार पर जाय सुदामा ने द्वारपाल से पूछ. कि यह मंदिर अति सुंदर कि
 स के हैं. द्वारपाल ने कहा. श्री कृष्णचंद के मित्र सुदामा के हैं. यह बात सुन जो सुदामा.
 कुछ कहने की हुआ. तो भीतर से देख उस की ब्राह्मणी अच्छे वस्त्र आभूषण पहने. नख
 तिरख ते सिंगार किये. पान खाये. सुगंध लगाय. सखियों को साथ लिये. पतिके निकट आई.

पायन पर पाटंवर डोरे. हाथ जोर ये वचन उचारे.।

ठाढे क्यों मंदिर पग धोए. मन सों सोच करौ तुम नाए.

तुम पाछें विश्वकर्मा आए. तिन मंदिर पल मांन बनाए.

महाराज. इतनी बात ब्राह्मणी के मुख से सुन. सुदामा जी मंदिर में गये. औ अति विनो
देख महा उदास भए. ब्राह्मणी बोली स्वामी. धन पाय लोग प्रसन्न होते हैं. तुम उदास हुऐ. इसका
कारन क्या है. सो कृपा कर कहिये. जो मेरे मन का संदेह जाय. सुदामा बोला. कि हे प्रिये. यह
माया बड़ी ठगनी है. इसने सारे संसार को ठगा है ठगती है औ ठगेगी. सो प्रभु ने मुझे दी. औ
मेरे प्रेम की प्रतीत न की. मैंने उनमे कब मांगी थी. जो उन्होंने मुझे दी इसी से मेरा चित उदास है.
ब्राह्मणी बोली. स्वामी. तुम ने तो श्री कृष्णचंद जी से कुछ न मागा था. पर वे अंतरजामी घट घ
ट की जानते हैं. मेरे मन में धन की वासना थी. सो प्रभु ने पूरी की तुम अपने मन में और कु
छ मत समझो. इतनी कथा सुनाय श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज.
इस प्रसंग को जो सदा सुने सुनावेगा. सो जन जगत में आय. दुख कभी न पावेगा. औ अंत
काल वैकुंठ धाम जावेगा. इति.

Chapter 81st

श्री-शुकदेव जी बोले कि राजा. अब मैं प्रभु के कुरुक्षेत्र जाने की कथा कहता हूं. तुम
चित दे सुनो. कि जैसे द्वारिका से सब मद्रुवंसियों को साथ ले श्री कृष्णचंद औ बलराम जी सूर्यग्रह
न नहाने कुरुक्षेत्र गये. राजा ने कहा. महाराज. आप कहिये. मैं मन दे सुनता हूं. पुनि श्री श
कदेव जी बोले कि महाराज. ऐसा समय सूर्य ग्रहन के समाचार पाय श्री कृष्णचंद औ बलदेव
जी ने राजा उग्रसेन के पास जायके कहा. कि महाराज. बहुत दिन पीछे सूर्य ग्रहन आया है.

जो इस पर्व को कुरक्षेत्र में चलकर कीजे तो बड़ा पुन्य होय. क्यों कि शास्त्र में लिखा है. कि कुरक्षेत्र में जो दान पुन्य करिये सो सहस्र गुना होय. इतनी बात के सुनते ही यदुवंसियो ने श्री कृष्णचंद जी से पूछा कि महाराज. कुरक्षेत्र ऐसा तीर्थ कैसे हुआ. सो कृष्णकर हमें समझाये के कहिये.

श्री कृष्ण जी बोले. फिसुनौ. यमदग्नि ऋषि बड़े ज्ञानी ध्यानी तपस्वी तेजस्वी थे. तिन के तीन पुत्र हुए. उनमें सब से बड़े परशुराम. सो वैराग्य कर घर छोड़ चित्रकूट में जाय रहे. ओ सदा शिव की तपस्या करने लगे. लडकों के होते ही. यमदग्नि ऋषि गृहस्थाश्रम छोड़. वैराग्य कर. स्त्री सहित वन में जाय तप करने लगे. उन की स्त्री का नाम रेनुका. सो एक दिन अर्पण वहन को नौतने गई. उसकी वहन राजा सहस्रार्जुन की स्त्री थी. नौता देते ही अहंकार कर राजा सहस्रार्जुन की रानी रेनुका की वहन हंसकर बोली. कि वहन तुम हमें हमारे कटक समेत जियाय सको तो नौता दो. नहीं तो न दो. —

महाराज. यह बात सुन रेनुका अपना सा मुंह ले चुपचाप वहां से उठ अपने घर आई. इधे उदास देख यमदग्नि ऋषि ने पूछा. कि आज का है जो तू अनमनी हो रही है महाराज. बात के पूछते ही रेनुका ने लेकर सब जों की तो बात कही. सुनते ही यमदग्नि ऋषि ने स्त्री से कहा कि अच्छा. तू जायके अभी अपनी वहन को कटक समेत नौत आ. पति की आज्ञा पाय रेनुका वहन के घर जाय नौत आई. उस की वहन ने अपने स्वामी से कहा. कि कल तुम्हें हमें दल समेत यमदग्नि ऋषि के यहां भोजन करने जाना है. स्त्री का बात सुन अच्छा कह वह हंस कर चुप हो रहा. भोर होते ही यमदग्नि उठ कर राजा इंद्र के पास गये. ओ कामधेनु. मांग लीये. पुनि जाय राजा सहस्रार्जुन को बुलाय. लाये. वह कटक समेत आया. तिसे यमदग्नि जी ने इच्छा भोजन खिलाया.

कटक समेत भोजन कर राजा-राजा सहस्रार्जुन अति लज्जित हुआ. औ मन ही मन कहने लगा. कि इसने लोगो के खाने की सामग्री रात भर में कहाँ पाई. औ कैसे बनाई. इस का भेद कुछ जाना नहीं जाता. इतना कह विदा होय. उसने अपने घर जाय. यों कह. एक ब्राह्मन को भेज दिया. कि देवता. तुम यमदग्नि के घर जाय. इस बात का भेद लाओ. कि उसने किस के बल सब एक दिन के बीच मुझे कटक समेत नौत जिमाया. इतनी बात के सुनते ही ब्राह्मन ने मूट जाय देख आय सहस्रार्जुन से कहा. कि महाराज. उस के घर में कामधेनु है. उसी के प्रभाव से उसने तुम्हें एक दिन में नौत जिमाया. यह समाचार सुन सहस्रार्जुन ने उसी ब्राह्मन से कहा. कि देवता. तुम जाय हमारी ओर से यमदग्नि ऋषि से कहो. कि सहस्रार्जुन ने कामधेनु मांगी है. —

बात के सुनते ही वह ब्राह्मन संदेश ले ऋषि के पास गया. औ उसने सहस्रार्जुन की कही बात कही. ऋषि बोले. कि यह गाय हमारी. नहीं जो हम दे. यह तो राजा इंद्र की है. हम इसे दे नहीं सकते. तुम जाय अपने राजा से कहो. बात के कहते ही ब्राह्मन ने आय राजा सहस्रार्जुन से कहा. कि महाराज. ऋषि ने कहा है. कामधेनु हमारी नहीं. यह तो राजा इंद्र की है. इसे हम दे नहीं सकते. इतनी बात ब्राह्मन के मुखसे निकलते ही सहस्रार्जुन ने अपने कितने एक जोधाओं को बुलाय के कहा. तुम अभी जाय. यमदग्नि के घर से कामधेनु खोल लाओ.

स्वामी की आज्ञा पाय जोधा ऋषि के स्थान पर गये. औ जो धेनु को खोल यमदग्नि के सममुख हो ले-चले. तो ऋषि ने दौडकर बाट में जाय कामधेनु को रोका. यह समाचार पाय क्रोधकर सहस्रार्जुन ने आ ऋषि का सिर काट डाला कामधेनु भाग इंद्र के यहां गई. रेनु का आय पति के पास खड़ी भई.

सिर खसोट लोटत फिरै . वैठि रहै गहि पाय . ॥

छाती पीटै रुदन करि . पिउ पिउ कहि विललाय .

उस काल रेनुका का विलविलाना औ रोना सुन दसों दिशा के दिग पाल कांप उठे . औ . परशुराम जी का तप करते आसन डिगा . औ ध्यान छूट . ध्यान के छूटते ही ज्ञान कर परशुराम जी अपना कुठार ले उहां आये . जहां पिता की लोथ पड़ी थी . औ माता पीटती खड़ी थी . देखते ही परशुराम जी को महा क्रोध हुआ . इस में रेनुका ने पति के मारे जाने का सब भेद पुत्र को रो रो कह सुनाया . बात के सुनते ही परशुराम जी इतना कह वहां गये . जहां सहस्रार्जुन अपनी सभा में बैठा था . कि माता . पहले मैं अपने पित्तके वैरी को मारि आऊं . तब आय पिता को उठाऊं गा . उसे देखते ही . परशुराम जी कोप कर बोले .

और क्रूर कायर कुल दोही . तात मारि दुख दीनों मोही .

ऐसे कह जब फरसा ले परशुराम जी महा कोप में आये . तब वह भी धनुष बान ले इन के सोंही खड़ा हुआ . दोनों बली महा युद्ध करने लगे . निदान लड़ते लड़ते परशुराम जी ने चार घड़ी के बीच सहस्रार्जुन को मार गिराया . पुनि उस का कटक चढ़ि आया . तिसे भी इन्होंने उसी के पास काट डाला . फिर वहांसे आय पिता की गति करी . औ माता को समझा पुनि उसी ठौर . परशुराम जी ने रुद्र यज्ञ किया . तभी से वह स्थान क्षेत्र कहकर प्रसिद्ध हुआ . वहां ग्रहन में जो कोई दान स्नान तप यज्ञ करता है . उसे सहस्र गुना फल होता है .

इतनी कथा सुनाय . श्री शुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज . इस प्रसंग के सुनते ही सब यदुवंशियों ने प्रसन्न हो श्री कृष्णचंद्र जी से कहा कि महाराज . शीघ्र कुरुक्षेत्र को चलिये . अब विलंब न करिये . क्यों कि पर्व पर पहुंचा चाहिये . बात के सुनते ही श्री कृष्णचंद्र

औ वलराम जी ने राजा उग्रसेन से पूछा कि महाराज, सब कोई कुरुक्षेत्र को चलेगा यहां पुरी की चौकसी को कौन रहेगा, राजा उग्रसेन ने कहा, अनिरुद्ध जी को रख चलिए, राजा की आज्ञा पाय प्रभु ने अनिरुद्ध को बुलाय समाय कर कहा, कि देव, तुम यहां रहो, गौ ब्राह्मणों की रक्षा करो, औ प्रजा को पालो, हम राजा जी के साथ सब यदुवंसियों समेत कुरुक्षेत्र न्हाय आवें, अनिरुद्ध जी ने कहा, जो आज्ञा, महाराज, ऐक अनिरुद्ध जी को पुरी की रखवाली में छोड़, सरसेन, वसुदेव, उद्धव, अक्रूर, कृतव्रंमा, आदि छोटे बड़े सब यदुवंसी अपनी अपनी स्त्रीयों समेत राजा उग्रसेन के साथ कुरुक्षेत्र चलने की उपस्थित हुए, जिस समेत कटक समेत राजा उग्रसेन ने पुरी के बाहर डेर किया, उस काल सब जाय मिले, तिन के पीछे से श्री कृष्णचंद जी भी भाई भोजार्द्र को साथ ले, आठ पटरानी औ सोलह सहस्र आठ सौ रानी औ बेटों पोतों समेत जाय मिले, प्रभु के पहुंचते ही, राजा उग्रसेन ने वहां से डेर उठाया, औ राजा इंद्र की भांति बड़ी धूमधाम से आगे को प्रस्थान किया,

इतनी कथा कह, श्री भुकदेव जी बोले, कि महाराज, कितने ऐक दिनों में चले चले श्री कृष्णचंद सब यदुवंसियों समेत आनंद मंगल से कुरुक्षेत्र पहुंचे, वहां जाय पर्व में सब ने स्नान किया, औ यथा शक्ति हरएक ने हाथी हाथी घोड़ा रथ पालकी वस्त्र शस्त्र रत्न आभूषण अन धन दान दिया, पुनि न्हं सबों ने डेर डाले, महाराज, श्री कृष्णचंद औ वलराम जी के कुरुक्षेत्र जाने के समाचार पाय चहुं ओर के राजा कुटुंब सहित अपनी अपनी सब सेना ले ले वहां आय आय, श्री कृष्णचंद वलराम जी को मिले, पुनि सब कौरव पांडव भी अपना अपना दल ले सकुटुंब वहां जाय मिले, उसकाल कुंती औ द्रौपदी यदुवंसियों के रत्नवास में जाय सब से मिली, आगे कुंती ने भाई के सनमुख जाय कहा कि भाई, मैं बड़ी अभागी, जिस दिन से मांगी, उही दिन से दुख उगती हूं, तुम ने जब से ब्याह दी,

तब से मेरी मुधि कभी न ली. औ राम कृष्ण जो सब के हैं सुख दाई. उन को भी मेरी दया कुछ न आई. महाराज. इस बात के सुनते ही कहना कर आवें भर वसुदेव जी बोले. कि वहन. तू मुझे का कहती है. इस में मेरा कुछ वर नहीं. कर्म की गति जानी नहीं जाती. हरि इच्छा प्रबल है. देखो कंस के हाथ में ते भी का का दुख न पाया.

॥ १० ॥ प्रभु आधीन सकल जग आय. कित दुख कौरे देख जग माय.

महाराज. इतना कह वहन को समझाय बुझाय. वसुदेव जी वहां गये जहां सब राजा. राजा उग्रसेन की सभा में बैठे थे. औ राजा दुर्योधन आदि बड़े बड़े नृप औ पांडव उग्रसेन ही की बजाई करते थे. कि राजा. तुम बड़भागी हो. जो सदा श्री कृष्णचंद का. दरसन पाते हो. औ जन्म जन्म का पाप गंवाते हो. जिन्हें शिव विरंचि आदि सब देवता खोजते फिरे. सो प्रभु तुम्हारी सदा रक्षा करें. जिन का भेद जोगी जती मुनि ऋषि न पावे. सो हरि तुम्हारी आज्ञा लेन आवें. जो है सब जग के ईश. त्रैलोक्यें निवासे हैं ही स.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी बोले. कि महाराज. ऐसे सब राजा आय आय राजा उग्रसेन की प्रसंसा करते थे. औ तें यथा योग सब का समाधान. इसमें श्री कृष्ण बलराम जी का आना सुन. नंद उपनंद भी स कुटुंब सब गोपी गोप ग्वाल वाल समेत आन पहुंचे. स्नान दान से सुचित हो नंदजी वहां गये. जहां पुत्र सहित वसुदेव जी देवकी विराजते थे. इन्हें देखते ही वसुदेव जी उठकर मिले. औ दोनों ने परस्पर प्रेम कर ऐसे सुख माना. कि जैसे कोई गर्दवस्तु पाय सुख माने. आगे. वसुदेव जीने नंदराय जी से ब्रज की पिछली सब बात कह सुनाई. जैसे नंदराय जी ने श्री कृष्ण बलराम जी को पाला था. महाराज. इस बात के सुनते ही नंदराय जी नयनों में नीर भर वसुदेव जी का

मुख देख रहे. उस काल श्री कृष्ण बलदेव जी प्रथम नंद जसोदा जी को यथा योग दंडवत .
 प्रणाम कर . पुनि ग्वाल वालों से आय मिले . वहां गोपियों ने आय हरि का चंदमुख
 निरख . अपने नयन चकोरों को मुख दिया . औ जीतव का फल लिया . इतना कह
 श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज . वसुदेव . देवकी . रोहनी . श्री कृष्ण बलराम से
 मिल . जो कुछ प्रेम नंद उपनंद जसोदा गोपी गोप ग्वाल वालों ने किया . सो मुख से कहा
 नहीं जाता . वह देखे ही वन आवै . निदान सब को स्नेह में निपट बाकुल देख श्री कृष्णचंद
 जी बोले . कि सुनौ .

मेरी भक्ति जो प्राणी करै . भव सागर नर्भय सोतरे .

तन मन धन तुम अर्पन कीन्हें . नेह निरंतर कर मोहि चीन्हें .

तुम सस बडभागी नहिं कोय . ब्रह्मा रुद्र इंद्र दिन होय .

जोगेश्वर . के ध्यान न आयौ . तुम संग रह भित प्रेम बढ़ायो .

हैं सब ही के घट घट रहैं . अगम अगाध जु बानी कहैं .

जैसे तेज जल अग्नि पृथ्वी आकाश काहे देह में वास . जैसे सब घटमें मेंरा है प्रकाश .
 श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज . जब श्री कृष्णचंद ने यह सब भेद कह सुनाया . तब सब ब्रज
 वासियों को धीरज आया . इति .

श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज . जैसे द्रोपदी औ श्री कृष्णचंद जी की स्त्रियों में .
 परस्पर बातें हुई . जो मैं प्रसंग कहता हूं . तुम सुनो . एक दिन कौरव औ पांडवों की स्त्रियां श्री
 कृष्णचंद जी की नारियों के पास बैठी थीं औ प्रभु के चरित्र औ औ गुण गाती थीं . इस में कुछ बात जो

चली तो द्रोपदी ने श्री रुक्मिणी जी से कहा. कि हेसुंदरि. कह तूने श्री कृष्णचंद जी को कैसे पाया श्री रुक्मिणी जी बोली.

सुनौ द्रोपदी तुम चित लाय. जैसे प्रभु ने किये उपाय.

मेरे पिता का तो मनोरथ था. कि मैं अपनी कन्या श्री कृष्णचंद को दूं. औ भाई ने राजा सिसुपाल को देने का मन किया. वह वरात ले व्याहन को आया. औ श्री कृष्णचंद जी को मैं ने ब्राह्मण भेज बुलाया. व्याह के दिन मैं जौ गौरी की पूजा कर घर को चली. तौ श्री कृष्णचंद जी ने सब असुर दल के बीच से मुझे उठाया. ले रथ में बैठाया अपनी वाटली. तिस पीछे समाचार पाय सब असुर दल प्रभु पर आय दूय. सो हरि ने सहज ही मार मगाया. पुनि मुझे ले दारिका पधारे. वहां जाते ही राजा उग्रसेन सरसेन वसुदेव जी ने वेद की विधि से श्री कृष्णचंद जी के साथ मेरा व्याह किया. विज्ञा ह के समाचार पाय मेरे पिता ने बहुत सा श्रेतुक भिजवाय दिया.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. जैसे द्रोपदी जी ने श्री रुक्मिणी से पूछा औ उन्होंने ने कहा. तैसे ही द्रोपदी जी ने सतभामा. जंबवती. काली दि. भद्रा. सत्या. मित्रविंदा. लक्ष्मणा आदि श्री कृष्णचंद की सोलह सहस्र आठसौ पटरा नियां स पूछा औ ऐक ऐक ने सब समाचार अपने अपने विज्ञाह का बौरे समेत कहा. इति . —

Chapter 83rd

श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. अब मैं सब ऋषियों के आने की. औ वसुदेव जी के यज्ञ करने की कथा कहता हूं. तुम चित दे सुनौ. महाराज. एक दिन राजा उग्रसेन. सरसेन वसुदेव श्री कृष्ण वलराम सब जदुवंशियों समेत सभा किये बैठे थे. औ सब देख देख के नरे

स वहां उपस्थित थे. कि इस बीच श्री कृष्णचंद्र आनंदकंद के दरसन की अभिलाषा कर. व्यास. वशिष्ठ. विश्वामित्र. वामदेव. परासर. भृगु. पुलस्तिक. भरद्वाज. मारकंडेय. आदि अठ्ठासी सहस्र ऋषि वहां आये. औ तिन के साथ नारद जी भी. उन्हे देखते ही सभा की सभा सब उठ खड़ी हुई. पुनि सब दंडवत कर पादों के पांवड़े डाल. सब को सभा में ले गये. आगे श्री कृष्णचंद्र ने सब को आसन पर बैठाया. पात्र धोय चरनामृत ले पिया. औ सारी सभा पर छिड़का. फिर चंदन अक्षत पुष्प धूप दीप नैवेद्य कर. भगवान ने नैवेद्य की पूजा कर परिक्रमा की. पुनि हाथ जोड़ सनमुख खड़े हो हरि बोले. कि धन्य भाग हमारे. जो आप ने आय घर बैठे दरसन दिया. साध का दरसन गंगा के स्नान समान है. जिस ने साध का दरसन पाया. उस ने जन्म जन्म का पाप गवांया. इतनी कथा कह श्री भुवनेश्वर जी बोले कि महाराज.

श्री भगवान वचन जब कहे. तब सब ऋषि विचारत रहे.

कि जो प्रभु है जोति स्वरूप. औ सकल सृष्टि का कर्ता. सो जब यह बात कहे तब और की किस ने चलाई. मन ही मन सब मुनियों ने जद इतना कहा. तब नारद जी बोले.

सुनौ सभा तुम सब मन लाय. हरि गया जानी नंदी जाय. —

ये आप ही ब्रह्मा हो उपजावते हैं. ब्रिहस्पति हो पालते हैं. शिव हो संहारते हैं. इन की गति अपरं पार हैं. इस में किसी की बुद्धि कुछ काम नही करती. पर इतना इन की कृपा से हम जानते हैं. कि साधों के सुख देने को. औ दुष्टों के मारने को. औ सनातन धर्म चलाने को. बार बार अवतार ले प्रभु आते हैं. महाराज. जो इतनी बात कह नारद जी सभा से उठने को हुये. तो वसुदेव जी सनमुख आय. हाथ जोड़ विनती कर बोले. कि हे ऋषिराय. मनुष्य संसार में आय कर्म से कै से छुटे. सो कृपा कर कहिये. महाराज. यह बात वसुदेव जी के मुख से निकलते ही सब मुनि ऋषि नारद जी का मुख देख रहे. तब नारद जी ने मुनियों के मन का अभिप्राय समझ कर कहा. कि हे देवताओं. तुम इस बात का

अचरज मत करो. श्री कृष्ण की माया प्रबल है. इस ने सारे संसार को जीत रक्खा है. इसी से वसुदेव जी ने यह बात कही. औ दूसरे ऐसे भी कहा है. जो जन जिस के समीप रहता है. वह उस का गुण प्रभाव औ प्रताप माया वस हो नहीं जानता. जैसे.

गंगा वासी अनंत हि जाई. तज के गंग कूप जल न्हाई.

यों ही यादव भये अग्नि. नाही कछू कृष्ण गति जाने.

इतनी बात कह नारद जी ने मुनियों के मन का संदेह मिटाया. वसुदेव जी से कहा कि महा राज. शास्त्र में कहा है. जो नर तीरथ. दान. तप. व्रत. यज्ञ. करता है. सो संसार के बंधन से छूट परम गति पाता है. इस बात के सुनते ही प्रसन्न हो वसुदेव जी ने बात की बात में सब यज्ञ की सामा मंगा य उपस्थित की. औ ऋषियों औ मुनियों से कहा. कि कृपा कर यज्ञ का आरंभ कीजे. महाराज. वसुदेव जी के मुख से इतना वचन निकलते ही. सब ब्राह्मणों ने यज्ञ का स्थान बनाय सारा. इस बीच स्त्रियों सेमेत वसुदेव जी वेदी में आ बैठे सब राजा औ यादव यज्ञ की टहन में आ उपस्थित हुए.

इतनी बात सुनाय श्री धुकदेव जी ने राजा से कहा कि महाराज. जिस समय वसुदेव जी वेदी में जाय बैठे. उस काल वेद की विधि से मुनियों ने यज्ञ का आरंभ किया. औ लगे वेद मंत्र पठ पठ आहुत देने. औ देवता संदेह आय आय भाग लेने. महाराज. जिस काल यज्ञ होने लगा. उस काल उधर किन्नर. गंधर्व भेर दुंदभी बजाय बजाय गुन गाते थे चारन वंदी जन जस बखानते थे. उरवसी आदि अपरुष नाचती थी. औ देवता अपने अपने विमानों में बैठे फूल बरसाते थे. औ इधर सब मंगली लोग गाय बजाय मंगलाचार करते थे. औ जाचक जैजैकार. इस में यज्ञ पूरन हुआ. औ वसुदेव जी ने पूरीहुत दे. ब्राह्मणों को पाटंबर पहराय. अलंकृत कर रत्न धन बहुत स दिया. औ उन्होंने वेद मंत्र पठ पठ आशीर्वाद किया. आगे सब देस देस के नरों सों को भी वसुदेव जी ने पहराया.

औ जिमाया. पुनि उन्हां ने यज्ञ की भेट कर कर विदा हो अपनी अपनी वाटली. महाराज. सब राजाओं के जाते ही नारद जी समेत सारे ऋषि मुनि भी विदा हुए. पुनि नंदराय जी गोपी गोप खाल बाल समेत जब वसुदेव जी से विदा होने लगे. उस समय की बात कुछ कही नहीं जाती. इधर तो यहूवंसी करुणा कर अनेक अनेक प्रकार की बातें कहते थे. औ उधर सब ब्रजवासी. उसका बखान कुछ कहा नहीं जाय. वह सुख देखे ही बनिआय. निदान वसुदेव जी औ श्री कृष्ण बलराम जी ने सब समेत नंदराय जी को समझाय बुझाय पहणाय औ बहुत सा धन दे विदा किया. इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. इस भांति श्री कृष्णचंद औ बलराम जी पर्व न्हाय यज्ञ कर सब समेत जब द्वारिका पुरी में आए. तो घर घर आनंद मंगल भरे बधारे. इति.

Chapter 84th

श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. द्वारिका पुरी के बीच एक दिन श्री कृष्णचंद औ बलराम जी जों वसुदेव जी के पास गये. तों वे दून दोनों भाइयों को देख यह बात मन में विचार उठ खंडे हुये. कि कुरुक्षेत्र में नारद जी ने कहा था कि श्री कृष्णचंद जगत के करता हैं. औ हाथ जोड़ बोले. कि हे प्रभु. अलख अगोचर अविनाशी. सदा सत्तती है तुम्हें कमला भई दासी. तुम हो सब देवों के देव कोई नहीं जानता तुम्हारा भव. तुम्हारी ही जोति है चांद सूरज पृथ्वी आकाश में तुम्हीं कर ते हो सब ठौर प्रकाश. तुम्हारी माया है प्रबल. उसने सारे संसार को भुला रक्खा है. त्रिलोकी में सुर नर मुनि ऐसा कोई नहीं जो उस के हाथ से बचा हो. महाराज. इतना कह पुनि वसुदेव जी बोले कि नाथ.

कोऊ न भेद तुम्हारे जाने. वेदन मांक अगाध बखाने.

भनु मित्र कोऊ न तिहारै. पुत्र पितान सहोदर प्यारै.

एथी भार हारन अवतारै. जन के हेत भेष बहु धरै.

महाराज. ऐसे कह वसुदेव जी बोले कि हे करुना सिंधु दीन बंधु. जैसे आपने अनेक अनेक पतितों को तारा. तैसे कृपा कर मेरा भी निस्तार कीजे. जो भव सागर के पार हो आपके गुन गाऊं. श्री कृष्णचंद बोले कि हे पिता. तुम ज्ञानी होय पुत्रों की वडार्ई क्यों करते हो. तुक आप ही मनमें विचारो कि भगवत की लीला अपरंपार है. उस का पार किसी ने आज तक नहीं पाया. देखो वह.

घट घट माहि जोति है रहै. ताही सों जग निर्गुन कहै.

आप ही सिरजे आप ही हरै. रहै मिल्यो बांध्यो नहीं परै.

भू आकाश वायु जल जोति. पंच तत्त्वों देह जो होती.

प्रभु की शक्ति सबनि में रहै. वेद माहिं विधि ऐसैं कहै.

महाराज. इतनी बात श्री कृष्णचंद जी के मुख से सुनते ही. वसुदेव जी मोह वस होय चुपकर हरि का मुख देख रहे. तब प्रभु वहां से चल माता के निकट गये तो पुत्र का मुख देखते ही देवकी जी बोली. हे श्री कृष्णचंद आनंदकंद. ऐक दुख मुझे जब न तब सले है. प्रभु वाले सो क्या. देवकी जी ने कहा कि पुत्र. तुम्हारे छह बड़े भाई जो कंस ने मार डाले हैं. उन का दुख मेरे मन से नहीं जाता. —

श्री भुवनेश्वर जी बोले कि महाराज. बात के कहते श्री कृष्णचंद जी इतना कह पाताल पुरी को गये. कि माता. तुम अब मत कुढ़ो. मैं अपने भाइयों को अभी जाय ले आता हूं. प्रभु के जाते ही. समाचार पाय. राजा बलि आय. अति धूमधाम से पाटंवर के पांवड़े. डाल. निज मंदिर में लिये लाय ले गया. आगे सिंहासन पर बैठा. राजा बलि ने चंदन अक्षत पुष्प चढ़ा. धूप दीप नैवेद्य धर श्री कृष्णचंद की पूजा की. पुनि सनमुख खड़ा हो हाथ जोड़ अति स्तुति कर बोला. कि महाराज. आप का

आना यहां कैसे हुआ. हरि बोले. कि राजा. सतजुग में मरी ऋषि नाम एक ऋषि बड़े ब्रह्मचारी. ज्ञानी. सत्यवादी औ हरि भक्त थे. उस की स्त्री का नाम उरना. जिसके छह बेटे. एक दिन वे छह भाई तरुन अवस्था में प्रजापति के सनमुख जा हंसे. उन को हंसता देख प्रजापति ने महा कोप कर यह श्राप दिया. कि तुम जाय अवतार ले असुर हो. महाराज इस बात के सुनते ही ऋषि पुत्र अति भय खाय. प्रजापति के चरणों पर जाय गिरे. औ बहुत गिडगिडाय. अति विनयी कर बोले. कि कृपा सिंधु. आप ने श्राप तो दिया. पर अब कृपा कर कहिये. कि इस श्राप से हम कब मोक्ष पावेंगे. उनके दीन वचन सुन प्रजापति ने दयाल हो कहा. कि तुम श्री कृष्णचंद के दरसन पाय मुक्ति होगे. महाराज.

इतनी कहत प्रान तज गये. ते हरिनाकुस पुत्र जुभये.

पुनि वसुदेव के जन्मे जाय. तिन कौं हत्यै कंस ने आय.

मारत तिन्हें माया ले आई. इह ठां राखि गई सुखदाई.

उनका दुख माता देवकी करती है. इसी लिये हम यहां आये हैं. कि अपने भाईयों को ले जाय माता को दीजे. औ उनके चित्र की चिंता दूर कीजे. श्री शुकदेव जी बोले कि राजा. इतना वचन हरि के मुख से निकलते ही राजा बलि ने छहों बालक ला दिये. औ बहुत सी भेटे आगे धरी. तब प्रभु वहां से भाइयों को साथ ले माता के पास आये. माता पुत्रों को देख अति प्रसन्न हुई. इस बात को सुन सारी पुरी में आनंद हुआ. औ उन का श्राप छूटा. इति.

Chapter 85

श्री शुकदेव जी बोले कि राजा. जैसे हारिका में अर्जुन श्री कृष्णचंद जी की बहन सुभद्रा. को हरि लेगये. औ जैसे श्री कृष्णचंद मिथला में जाय रहे. तैसे मैं कथा कहता हूं. तुम मन लगाय

सुनो देवकी की बेटी श्री कृष्ण जी से छोटी. जिस का नाम सुभद्रा. जब व्याहन जोग हुई. तब वसुदेव जी ने कितने एक यदुवंशी औ श्री कृष्ण बलराम जी को बुलाय के कहा. कि अब कन्या व्याहन जोग हुई. कहो किसे दें बलराम जी बोले कि कहा है. व्याह वैर प्रीति बनान से कीजे. एक बात मेरे मन में आई है. कि यह कन्या दुर्योधन को दीजे तो जगत में जस औ बडाई लीजे. श्री कृष्णचंद ने कहा. मेरे विचार में आता है जो अर्जुन को लडकी दें तो संसार में जस लें. श्री धुकदेव जी बोले कि महाराज. बलराम जी के कहने पर तो कोई कुछ न बोला पर श्री कृष्णचंद जी के मुख से बात निकलते ही सब पुकार उठे. कि अर्जुन को कन्या देना अति उत्तम है. इस बात के सुनते ही बलराम जी. बुरा मान वहां से उठ गये. औ विन का बुरा मानना देख सब लोग चुपरहे. आगे ये समाचार पाय. अर्जुन संन्यासी का भेष बनाय. दंड कमंडल ले. हरिकामें जाय एक भली सी छोर देख मृगच्छाला विछाय आसन मार बैठा.

चार मास वरिषा भरि रह्यो. काहू नरम न ताकौ लह्यो ।

अतिथि जान सब सेवन लागे. विष्णु हेतु तासों अनुरगे ।

ताकौ भेद कृष्ण सब जान्यो. काहू सें तिन नहि बखान्यो.

महाराज. एक दिन बलदेव जी भी जिमाने अर्जुन को साथ कर घर लिवाय लगये. जों अर्जुन भोजन करने बैठे तो चंद्र वदनी. मृग लोचनी. सुभद्रा जी दृष्ट आई. देखते ही उधर तो अर्जुन मोहित हो सब की दीठ बचाय फिर फिर देखने लगे. औ मन ही मन यह विचार करने. कि देखिये विधाता कव जन्मपत्री की विधि मिलावे. औ इधर सुभद्रा जी इन के रूप की छटा देख रीत मन मन से कहती थी. कि. —

हे कोऊ नृपति नहि संन्यासी. का कारन यह भयो उदासी. ॥ ॐ ॥

महाराज. इतना कह उधर तो सुभद्रा जी घर में जाय पति के मिलन की चिन्ता करने लगी. औ
 इधर भोजन कर अर्जुन अपने आसन पर आय. प्रिया के मिलन को अनेक अनेक प्रकार की भावना
 करने लगे. इस में कितने दिन पीछे एक सप्ते शिवरात्रि के दिन. सब पुरवासी क्या स्त्री क्या पुरुष नगर के
 बाहर शिव पूजन की गये. तहां सुभद्रा जी अपनी सखी सहेलियों समेत गई. उन के जाने का समाचा
 र पाय अर्जुन भी रथ पर चढ़. धनुष बान ले. वहां जाय उपस्थित हुये. महाराज. जो शिव पूजन कर
 सखियों को साथ ले सुभद्रा जी फिरी. तो देखते ही सोच संकोच तज अर्जुन ने हाथ पकड़ उठाय सुभद्रा को रथ
 में बैठाय अपनी बात की.

सुनिकै राम कोप अति कर्यो. हल मूसल लै कांधे धर्यो.

राते नयन रक्त से करे. घन सम गाज बोल उचरे.

अवही जाय प्रले में करि हों. भुव उठाकर माथे धारि हों.

मेरी बहन सुभद्रा प्यारी. ताकीं कैसे हरे भित्तारी. ॥

अव हों जहां संन्यासी पाऊं. तिनको सबकुल खोज भिराऊं.

महाराज. बलराम जी तो महा क्रोध में बक रुक रहे ही थे. कि इस बात के समाचार पाय प्रद्यु
 म्न अनिरुद्ध संबू औ बड़े बड़े यादव बलदेव जी के सनमुख आय हाथ जोड़ जोड़ बोले. कि महाराज.
 हमें आज्ञा होय तो जाय शत्रु को पकड़ लावे.

इतनी कथा सुनाय श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. जिस समय बलराम जी सब यदुवंशि
 यों को साथ ले अर्जुन के पीछे चलने को उपस्थित हुये. उस काल श्री कृष्णचंद जी ने जाय बलदेव जी
 को सुभद्रा हरन का सब भेद समझाय औ अति विनती कर कहा. कि भाई. अर्जुन एक तो हमारी कु
 षी का बेटा. औ दूसरे परम मित्र. उस ने जाने अनजाने. समझे विन समझे. यह कर्म किया तो किया.

साथ सुख भोग कीजो. ऐसी बर दे शिवरानी ने ऊषा को विद्या किया. वह सब विद्या पढ़ कर पाय. दंडवत कर. अपने पिता के पास आई. पिता ने एक मंदिर अबि सुंदर निशाला उसे रहने को दिया औ यह कितनी एक सखी सहेलियों को ले वहां रहने लगी. औ दिन दिन बढ़ने.

महाराज. जिस काल वह बाल वारह वर्ष की हुई. तो उसके मुखचंद की जेति को देखि. पूर्णवासी का चंद्रमा छवि छीन हुआ. वालों की स्थायता के आगे मांस की अंधेरी पी की लगने लगी. उस की चोटी की. सटकाई लखि नागनि अपनी कैचली छोड़ सटक गई. भौंह की वंकाई निरख धनुष धक धकाने लगा. आंखों की बड़ाई चंचलाई पेरव मृग मीन खंजन खिसाय रहे. नाक की सुंदरताई को देख तिल फूल मुरमाय गया. उसके अधर की लाली लख विंवा फलविल विला ने लगा. दांत की पांति निरख दाडिम का हिया दडक गया. कपोलों की कोमलताई पेरव गुलाब फलने से रहा. गले की गुलाई देख कपोत कलमलाने लगे. कुत्तों की कोर निरख कंवलकली सरोवर में जाय गिरी. जिस कट की रुसता देख केहरी ने वन वास लिया. जांघों की चिकनाई पेरव के लेने कपूर खाया. देह की गुलाई निरख सोने को सकुच भई. औ चंपा चप गया. कर पद के आगे पदम की पदवी कुछ न रही. ऐसी वह गज गवनी. पिक वयनी. नव बाला जीवन की सरसाई से शोभाय मान भई. कि जिस ने इस की शोभा छीन ली.

आगे एक दिन वह नवजौवना. सुगंध उवटन लगाय. निर्मल नार से मल मल न्हाय. कंधी चोटी कर. पाटी सवार. नाग मोतियों से भर. अंजन मंजन कर. मिहरी महारुर रचाय. पान खाया. अच्छे जडाऊ सोने के गहने मंगाय. सीसफूल. वैना. वैदी. वंदी. डंडी. करनफूल चौदानियां. कूडे. गजमोतियों की नथ. नलके लकटन समेत. जगनी. मोतियों के दुलडे में गुही. चंद्रहार. मोहन माल. पंचलडी. सतलडी. धुकधुकी. भुज वंद. नौरतन. चुडी. नौगरी. कंकन. कडे. मुंदरी. छाप.

बूछे. किंकिनी. जेहर. तेहर. गूजरी. अनवट. विछुए. पहन. सुथरा रुमरुमता सच्चे मोतियों की कोर का बड़े घेर का घाघरा. औ चमचमाती आंचल पट्टू की सारी पहार. जगमगाती कंचुकी कस. ऊपर से कलकलाती ओढ़नी. तिस पर सुगंध लगाय. इस सज धज से हंसती हंसती सखियों साथ मात पिता को प्रणाम करने गई. कि जैसे लक्ष्मी. जो सनमुख जाय दंडवत कर ऊषाखंडी भई. तो बानासुर ने इस के जोवन की छटा देख. निज मन में इतना कह. इसे विदा किया. कि अब यह व्याहन जोग हुई. और पीछे से कैएक राक्षस उसके मंदिर की रखवाली को भेजे. औ औ कितनी ऐक राक्षसी. विस की चौकसी को पठाई. वे बंहा जाय आठ पूर सावधानी से. रहने लगे. और राक्षसनियां सेवा करने लगी.

महाराज. वह राज कन्या पति के लिये नित प्रति तप दान व्रत कर श्री पार्वती जी की पूजा किया करे. एक दिन नित्य कर्म से निश्चित हो रात्र समें सेज पर अकेली बैठी मन मन में सोच रही थी. कि देखिये पिता मेरा विवाह कब करे. औ किस भांति मेरा वर मुझे मिले. इतना कह पति ही के ध्यान में सो गई. तो सपने में देखती क्या है. कि एक पुरुष किशोर वंस. स्याम वरन. चंद्र मुख. कवल नयन. अति सुंदर काम स्वरूप. मोहन रूप. पीतांबर पहरे. मोर मुकुट सिर धरे. त्रिभंगी छवि कर रतन जटित आभूषण. मकरा कृत कुंडल. वनमाल गुंजहार. पहने औ पीत वसन आढे. महा चंचल सनमुख आय खंडा हुआ.

यह उसे देखते ही मोहित हो लजाय सिर मुकाय रही. तब उस ने कुछ प्रेम सनी बातें कह. स्नेह बढ़ाय. निकट आय. हाथ पकड़. कंठ लगाय. इस के मन का भ्रम औ सोच संकोच सब विसराय दिया. फिर तो परसपर सोच संकोच तज. सेज पर बैठ. हाव भाव कटाक्ष औ आलिंगन चुंबन कर. सुख लेने देने लगे. औ आनंद में मगन हो प्रीति की बातें करने. कि इस में कितनी ऐक बेर पीछे आने जों

नरनारायण बोले. सुन नारद. जद मुनियों ने यह प्रश्न की. तद सनंदन मुनि कहने लगे. कि सुनो. जिस समय महा प्रलय होय चौदह ब्रह्मांड जलाकार हो जाते है. उस समै पूरन ब्रह्म अकेले सोते रहते हैं. जब भगवान की सृष्टि करने की इच्छा होती है. तब उन के स्वास से वेद निकल हाथ जोड़ स्तुति करते हैं. ऐसे कि जैसे कोई राजा अपने स्थान पर सोता है. ओ बंदी जन मोरही उस का जस गाय गाय उसी को जगावें. इस लिये कि चैतन्य हो शीघ्र अपने कार्य को करें.

इतना प्रसंग कह नरनारायण बोले. कि सुन नारद. प्रभु के मुख से निकल वेद यह कहते है. कि हे नाथ. वेग चैतन्य हो सृष्टि रचो. ओ जीवों के मन से अपनी माया दूर करो. क्यों कि वे तुम्हारे रूप को पहचानें. माया तुम्हारी प्रबल है. यह सब जीवों को अज्ञान कर रखती है. जो इस से छूटे तो जीव को तुम्हारे समझने का ज्ञान हो. हे नाथ. तुम विन इसे कोई बस नहीं करता. जिस के हृदे में ज्ञान रूप हो तुम विराजते हो. सोई इस माया को जीतता है. नहीं तो किस की सामर्थ्य है जो माया के हाथ से बचे. तुम सब के करता हो. सब जीव तुम्हीं से उपस्थित हो तुम्हीं में समाते हैं. ऐसे कि जैसे पृथ्वी से अनेक वस्तु हो पुनि पृथ्वी में मिल जाती है. कोई किसी देवता की पूजा स्तुति करे. पर वह तुम्हारी ही पूजा स्तुति होती है. ऐसे कि जैसे कोई कंचन के अनेक आभरण बनाय अनेक नाम धरे. पर वह कंचन ही है. तिसी भाँति तुम्हारे अनेक रूप हैं. और ज्ञान कर देखिये तो कोई कुछ नहीं. निधर देखिये तिधर तुम्हीं तुम दृष्ट आते हो. नाथ तुम्हारी माया अपरंपार है. यही सत रज तम तीन गुण हो तीन स्वरूप धारण कर सृष्टि को उपाजाय पाल नाश करती है. इस का भेद न किसी ने पश्चा न कोई पावे गा. इस से जीव को उचित यह है. कि सब वासना छोड़ तुम्हा ध्यान करो. इसी में इस का कल्याण है. महाराज. इतना प्रसंग सुनाय नरनारायण ने नारद से कहा कि हे नारद जब

सनंदन मुनि ने पुरातन कथा कह सब के मन का संदेह दूर किया. तब सनकादि मुनियों ने वेद की विधिसे सनंद मुनि की पूजा की.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले कि हे राजा. यह नारायण नारद का संवाद जो कोई सुनेगा. सो निस्संदेह भक्ति पदारथ पाय मुक्त होगा. जो कथा पुरान ब्रह्म की वेद ने गाई सोई कथा सनंदन मुनि ने सनकादि मुनियों को सुनाई. पुनि वही कथा नरनारायण ने नारद के आगे माई. नारद से व्यास ने पाई. व्यास ने मुने पढाई. सो मैं ने अब तुम्हें सुनाई. इस कथा को जो जन सुने सुनावेगा. सो मन मानता फल पावेगा. जो पुन्य होता है तप यज्ञ दान व्रत तीरथ करने में. सोई पुन्य होता है इस कथा के कहने सुनने में. इति. —

Chapter 87th

श्री शुकदेव जी बोले कि महाराज. भगवत की अद्भुत लीला है इसे सब कोई जानता है. जो जन हरि की पूजा करे. सो दरिद्री होय. ओ और देव के माने से धनवान. देखा. हरि हर की कैसी शक्ति है. ये लक्ष्मी पति. ते गौरी पति. ये धरं वनमाल. ते मुंडमाल. ये वक्र पानि. ते त्रिशूलपानि. ये धरनीधर. ते गंगाधर. ये मुरली वजावे. ते सींगी. ये वैकुण्ठ नाथ. ते कैलाश वासी. ये प्रति पाले. ते संहारे. ये चरचे चंदन. ते लगावे भनूत. ये ओढ़े अंबर. ते बाघंमर. ये पढ़े वेद. ते आगम. इन का कहन गरुड उन का नंदी. ये रहें गाल वालों में. ते भूत प्रेतों में. —

दोऊ प्रभु की उलटी शक्ति. जित दुच्छा तित कीजे प्रीति.

इतनी कथा कह श्री शुकदेव जी बोले. कि महाराज. राजा युधिष्ठिर से श्री कृष्णचंद

कहा है कि हे युधिष्ठिर जिस पर मैं अनुग्रह करना हूँ. होले होले उस का धन खोता हूँ. इस लिये कि धन हीन को भाई वंधु स्त्री पुत्र आदि सब कटुव के लोग तज देते हैं. तब विसे वैराग्य उपजता है. वैराग्य होने से धन जन की माया छोड़. मिर मोही हो मन लगाय में भजन करता है. भजन के प्रताप से भटल निर्वनि पद पाता है. इतना कह पुनि भुकदेव जी कहने लगे कि महाराज. और दत्तता की पूजा करने से मन का कामना पूरी होती है. पर मुक्ति नहीं मिलती. —

यह प्रसंग सुनाय मुनि ने पुनि राजा परीक्षित से कहा कि महाराज. एक समय कश्यप का पुत्र विकासुर तप करने की अभिलाषा कर जो घर से निकल्यो पंथ में उसे नारद मुनि मिले. नारद जी को देखते ही इस ने दंडवत कर. हाथ जोड़. सबमुख खड़े हो. अती दीनता कर पूछा. कि महाराज. ब्रह्मा विष्णु महादेव इन तीनों देवताओं में आद्य वरदाता कौन है. सो कृपा कर कहो तो मैं उन्हीं की तपस्या करूँ. नारद जी बोले. कि सुन विकासुर. इन तीनों देवताओं में महादेव जी बड़े वरदायक हैं. इन्हें न शक्य है विलंब. नखाज ते. देखो. शिव ने थोड़े से तप करने से प्रसन्न हो सहस्रार्जुन को सहस्र हाथ दिया. औ अल्पही अपराध में क्रोध कर उसे का नाश किया. महाराज. इतना कह नारद मुनि तो चले गये औ विकासुर अपने स्थान पर आयु महादेव का अति तप यज्ञ करने लगा. सो द्वादश दिन के बीच उस ने खुरी से अपना शरीर का मांस सब काट काट होम दिया. आठवें दिन जब मिर काटने का मन किया. तब भोला माय ने आय उस का हाथ पकड़के कहा. कि मैं तुम से प्रसन्न हुआ. जो तेरी इच्छा में आवे सो वर मांग. मैं तुम्हें अभी दूँगा. इतना वचन शिव जी के मुख से निकलते ही विकासुर हाथ जोड़ कर बोला.

ऐसे वर दीजै अबै . जाके सिर धरें हाथ . ॥

भस्म होय सो पलक में . करहु छपा तुम नाथ .

महाराज . बात के कहते ही महादेव जी ने उसे चुंहु मागा वर दिया . वर पाय वह शीतल
ही के सिर पर हाथ धरने गया . उस काल भय खाय महादेव जी आसन छोड़ भागे . उन के पीछे
असुर भी दौड़ा . महाराज . सदाशिव जी जहां जहां फिरे . तहां तहां वह भी उन के पीछे ही लगा
आया . निदान अति व्याकुल हो महादेव जी वैकुण्ठ में गये . इन को महा दुखित देख भक्त ह्मि
कारी वैकुण्ठ नाथ श्री मुरारी करुना निधान करुना कर विप्र भेष धर विकासुर के सनमुख
जाय बोले . कि हे असुर राय . तुम इन के पीछे क्यों श्रम करते हो . यह मुझे समझाकर कहो .
बात के सुनते ही . विकासुर ने सब भेद कह सुनाया . पुनि भगवान बोले . कि हे असुर राय .
तुम सयाना हो धोखा खाय . यह बड़े अचरज की बात है . इस नंगमुनंग वात्रेले भांग धतूर
खाने वाले जोगी की बात कौन सत्य माने . यह सदा छार लगाए सर्प लिपटाए . भयानक भेष
किये . भूत प्रेतों की संग लिये . भस्मशान में रहता है . इस की बात किस के जीमें . सच आवे .
महाराज . यह बात कह श्री कृष्ण नारायण बोले . कि हे असुर राय . जो तुम मेरा कहा छूठ मानो
तो अपने सिर पर हाथ रख देख लो .

महाराज . प्रभु के मुख से इतनी बात सुनते ही . माया के वस अज्ञान हो . जों विकासुर
ने अपने सिर पर हाथ रक्खा . तों जलकर भस्म का ढेर हुआ . असुर के मरते ही सुरपुर में आ
नंद के वाजन वाजने लगे . ओ देवता जैजैकार कर फूल बरसावने . विद्याधर गंधर्व किन्नर .
हरि गुन गाने . उस काल हरि ने हर की कृति कर विद्व किया . ओ विकासुर को मोक्ष पदार्थ
दिया . श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज . इस प्रसंग को जो सुने सुनावेगा . सो निस्संदह

हरि हर की कृपा से परम पद पावेगा.

Chapter 88 ^{1/2}

भुवनेश्वर जी बोले कि महाराज. एक समय सरस्वती के तीर सब ऋषि मुनि बैठे तप
यज्ञ करते थे. कि उनमें से किसी ने पूछा. कि ब्रह्मा विष्णु महेश्वर इन तीनों देवताओं में बड़ा
कौन हैं. सो कृपा कर कहो. इसमें किसी ने कहा शिव. किसी ने कहा विष्णु. किसी ने कहा.
ब्रह्मा. पर सब ने मिल एक को बड़ा न बताया. तब कई एक बड़े बड़े मुनिशेण ऋषीशेण ने कहा.
कि हम यों तो किसी की बात नहीं मानते. पर हां जो कोई इन तीनों देवताओं की जाकर परीक्षा
कर आवे औ धर्म स्वरूपी कहै. तो उस का कहना सत्य माने.

महाराज. यह बात सुन सब ने प्रमान की. औ ब्रह्मा के पुत्र भृगु को तीनों देवताओं की
परीक्षा कर आने को आज्ञा दी. आज्ञा पाय भृगु मुनि प्रथम ब्रह्मलोक में गये. औ चुपचाप
ब्रह्मा की सभा में जा बैठे. न दंडवत की. न क्षुति. न परिक्रमा दी. सजा पुत्र का आनाचार
देख ब्रह्मा ने महा कोप किया. औ चाहा कि आप दू. पर पुत्र की ममता करन दिया. उस
काल भृगु ब्रह्मा को रजोगुण में आशक्त देख वहां से उठ कैलाश में गया. औ जहां शिव
पार्वती विराजते थे. तहां जा खड़ा रहा. इसे देख शिव जी खड़े हो जो हाथ पसार मिलने
को हुं. तो यह बैठ गया. बैठते ही शिव जी ने अति क्रोध किया. औ इस के मारने को
त्रिशूल हाथ में लिया. उस समय श्री पार्वती जी ने अति विनती कर पातों पद महोदय
जी को समझाया. औ कहा कि यह तुम्हारा छोटा भाई है. इस का अपराध क्षमा कीजै.
कहा है. कि.

बालक सों जो चूक कछू परै. साध न कवहु मन में धरै.

महाराज. जब पार्वती जी ने शिव जी को समझाकर ठंडा किया. तब भृगु महादेव जी को तमोगुन में लीन देख चल खड़े हुये. पुनि वैकुंठ में गये. जहां भगवान् मणिमय कंचन के छपरखट पर फूलों की सेज में लक्ष्मी के साथ सोते थे. जाते ही भृगु ने भगवान् के हटे में एक लात ऐसी मारी कि त्रे नींद से चौंक पड़े. मुनि को देख लक्ष्मी को छोड़. छपरखट से उतर. हरि भृगु जी का पाव सिर आंखों से लगाय लगे दावने. औ यों कहने. हे ऋषि गय. मेरा पराध क्षमा कीजे. मेरे हृदय कठोर की चोट तुम्हारे कोमल कमल चरन में अनजाने लगी. यह दोष चित्र में न लीजे. इतना वचन प्रभु के मुख से निकलते ही. भृगु जी अति प्रसन्न हो स्तुति कर विदा हो वहां आये. जहां सरस्वती तीर सब ऋषि मुनि बैठे थे. आते ही भृगु जी ने तीनों देवताओं का भेद सब जों का तों कह सुनाया. कि.

ब्रह्मा राजस में लपटान्यौ. महादेव तामस में सान्यौ.

विष्णु जु सात्विक मांहि प्रधान. तिनंतें वडै देव नंही आन.

सुनत ऋषित कौ संसौ गयो. सबही के मन आनंद भयौ.

विष्णु प्रसंता सबने करी. अविचल भक्ति हृदै में धरी.

इतनी कथा सुनाय श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा कि महाराज अंतर कथा कहता हूं. तुम सब लगाय सुनौ. दारिका पुरी में राजा उग्रसेन 'ती धर्मरे' करते थे. औ श्री कृष्ण बलराम उन की आज्ञाकारी. राजा के राज सो सब लोग अपने अपने स्वधर्म में सावधान. काज कर्म में सज्जान रहते. औ आनंद चैन करते थे. तहां एक ब्राह्मन भी. अति सुशील धर मिष्ट रहता था. एक समैं उसके पुत्र हो मर गया. वह उस मरे पुत्र को ले राजा उग्रसेन के द्वार पर गया. औ जो उस के मुंह में आया सो कहने लगा. कि तुम बडे.

अधर्मी दुष्कर्त्री पापी हो. तुम्हारे ही कर्म धर्म से प्रजा दुख पाती है. औ मेरा भी पुत्र तुम्हारे ही पाप से मरा.

महाराज. इसी भांति की अनेक अनेक बातें कह मरा लडका राजद्वार पर रक्ख. ब्राह्मण अपने घर आया. आगे उस के आठ बेटे हुये. औ आठों को वह उसी रीति से राजद्वार पर रक्ख आया. जब नवां पुत्र होने को हुआ. तब वह ब्राह्मण फिर राजा उग्रसेन की सभा में जा श्री कृष्ण चंद जी के सममुख खड़ा हो पुत्रों के मरने का दुख सुमिर सुमिर रो रो यों कह ने लगा. धिःकार है राजा औ इस के राज को. पुनि धिःकार है उन लोगों को जो इस अधर्मी की सेवा करते हैं. औ धिःकार है मुझे जो इस पुरी में रहता हूं. जो इन पापियों के देश में न रहता तो मेरे पुत्र बचते. इन्हीं के अधर्म से मेरे पुत्र मरे. औ किसी ने उपराला न किया.

महाराज. इसी ठव की सभा के बीच खंडे हो ब्राह्मण ने ऐसे बहुत सी बातें कहीं पर कोई कुछ न बोला. निदान श्री कृष्णचंद के पास बैठा सुन सुन घबराकर अर्जुन बोला. कि हे देवता तू किस के आगे यह बात कहे हैं. औ क्यों इतना खेद करे हैं. इस सभा में. कोई धनुर्धर नहीं जो तेरा दुख दूर करे. आज कल के राजा आपका ही है. पर दुःख निवार न नहीं जो प्रजा को सुख दें. औ गौ ब्राह्मण की रक्षा करें. ऐसे सुनाय. पुनि अर्जुन ने ब्राह्मण से कहा. कि देवता अब तुम निश्चिंत जाय अपने घर निश्चिंत हो बैठे. जब तुम्हारे लडका होने का दिन आवे. तब तुम मेरे पास आइयों. मैं तुम्हारे साथ चलूंगा. औ लडके को न मरने दूंगा. महाराज. इतनी बात के सुनते ही. ब्राह्मण विजलाय के बोला. कि मैं इस सभा के बीच श्री कृष्ण वलराम प्रद्युम्न औ अनिरुद्ध कुडाय के ऐसा बलवान किसी को नहीं देखता. जो मेरे पुत्र को काल के हाथ से बचावे. अर्जुन बोला कि ब्राह्मण तू

मुझे नहीं जानता कि मेरा नाम धनंजय है. मैं तुम से प्रतिज्ञा करता हूँ. कि जो मैं तेरा सुत काल के हाथ से न बचाऊँ. तो तेरे मरे हुए लडके जहाँ पाऊँ तहाँ से ले आया तुम्हें दिखाऊँ. और वे भी न मिले तो गांडीव धनुष समेत अपने तई अग्नि में जलाऊँ. महाराज. प्रतिज्ञा कर जब अर्जुन ने ऐसा कहा. तब वह ब्राह्मण संतोष कर अपने घर गया. पुनि पुत्र होने के समय त्रिषु अर्जुन के निकट आया. उस काल अर्जुन धनुष वान ले उसके साथ उठ धाया. आगे वहाँ जाय तिस का घर अर्जुन ने वानों से ऐसा छाया. कि जिसमें पवन भी प्रवेश न कर सके. और आप धनुष वान लिये उसके चारों ओर फिरने लगा.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. अर्जुन ने बहुत सा उपाय बालक के बचाने को किया. पर न बचा. और दिन बालक होने के समय होता था. उस दिन सांस भी न लिया. वरन पेट ही से मरा निकला. मेरे लडके का होना सुन लज्जित हो अर्जुन श्री कृष्णचंद के निकट आया. और उसके पीछे ब्राह्मण भी. महाराज. आते ही रो रो वह ब्राह्मण कहने लगा. कि रे अर्जुन धिःकार है तुम्हें और तेरे जीतव को. जो मिथ्या वचन कह संसार में लोगों को सुख दिखाता है. और नपुंसक. जो तुम्हारे पुत्र को काल से न बचा सकता था. तो तैने प्रतिज्ञा क्यों की थी. कि मैं तेरे पुत्र को बचाऊँ गा. और न बचा सकूँगा तो तेरे मरे हुए सब पुत्र ला दूँगा.

महाराज. इतनी बातके सुनते ही अर्जुन धनुष वान ले वहाँ से उठ चला चला संजी मनी पुरी में धर्मराज के पास गया. इसे देख धर्मराज ठठ खड़ा हुआ. और हाथ जोड़ स्तुति कर बोला. कि महाराज. आप का आगमन यहाँ कैसे हुआ. अर्जुन बोला. मैं अमुक ब्राह्मण के बालक लेने आया हूँ. धर्मराज ने कहा. कि यहाँ वे बालक नहीं आए. महाराज. इतना व

वचन धर्मराज के मुख से निकलते ही अर्जुन वहां से विदा हो सब ठोर फिर। पर उस ने
 ब्राह्मन के लडकों को कहीं न पाया। निदान अस्त्रता पद्धता द्वारिका पुरी में आया। औ चि
 ता वनाय धनुष वान समेत जलने को उपस्थित हुआ। आगे अग्नि जलाय अर्जुन जो
 चाहे कि चिता पर बैठे। तो श्री मुरारी गर्वप्रहारी ने आय हाथ पकड़ा। औ हंसके कहा।
 कि हे अर्जुन। तू मत जलै। तेरी प्रतिष्ठा मैं पूरी करूंगा। जहां उस ब्राह्मन के पुत्र होंगे। तहां
 में ला दूंगा। महाराज। ऐसे कह त्रिलोकी नाथ। रथ पर बैठ अर्जुन को साथ ले पूरव दिशा
 की ओर को चले। औ सात समुद्र गार हो लोकालोक पर्वत के निकट पहुंचे। तहां जाय
 रथ से उतर एक अति अंधेरी कंदरा में चैठे। उस समय श्री कृष्णचंद जी ने सुदरसन चक्र
 को आज्ञा की। वह कोटि सूर्य का प्रकाश किये प्रभु के आगे आगे महा अंधकार का।
 टालता चला।

तम तज केतिक आगे गये। जलमें तवै जु पैठत भंगे।

महा तरंग तासु मैं लसे। मूर्धि आंखिये तामें धसे।

पहुंछे हुते शेष जी जहां। कृष्ण अर्जुन पहुंचे तहां।

जाते ही आंख खोलकर देखा कि एक बड़ा लंबा चौड़ा ऊंचा कंचन का आश्चर्यमय मंदिर
 र अति सुंदर है। तहां शेष जी के सिर पर रतन जड़ित सिंहासन धरा है। तिस पर स्थान पद्म
 रूप। सुंदर स्वरूप। चंद्र वदन। कवल नयन। किरीट कुंडल पहने। पीत वसन ओढ़े। वनमाल
 मुक्तमाल डाले। आप प्रभु मोहनी मूर्ति विराजे हैं। औ ब्रह्मा रुद्र इंद्र आदि सब देवता
 सनमुख खड़े स्तुति करते हैं। महाराज। ऐसा स्वरूप देख अर्जुन औ श्री कृष्णचंद जी ने
 प्रभु के सोही जाय रुंडवत कर। हाथ जोड़। अपने जाने का सब कारन कहा। बातें सुनी

ही प्रभु ने ब्राह्मण के बालक सब मंगायदीने. औ अर्जुन देख भाल प्रसन्न हो लीने तब प्रभु बोले.

तुम दोऊ मेरी कला जु आहि. हरि अर्जुन देखौ चित चाहि.

भार उतारन भुव पर गये. साध संत कौं बहु सुख दये.

असुर दैत्य तुम सब संहारे. सुर नर मुनि के काज संहारे.

मेरे अंस जु तुम में है हैं. पूरन काम तुम्हारे हैं है.

इतना कह भगवान ने अर्जुन औ श्री कृष्ण जी को विदा किया. ये बालक ले पुरी में आये. द्विज के पुत्र द्विज ने पाये. घर घर आनंद मंगल भये. बधाये. इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षि से कहा कि महाराज. —

जे यह कथा सुनै धर ध्यान. तिन के पुत्र होय कल्याण. इति .

Chapter ८९th

श्री भुकदेव जी बोले कि महाराज. द्वारिका पुरी में श्री कृष्णचंद सदा विराजें. रिद्धि सिद्धि सब यदुवंशियों के घर घर गजें. नर नारी वसन आभूषण ले नव वेष बनावें. चोआ चंदन चरच सुगंध लगावें. महाजन हाट बाट चौहटे माड बुहार छिडकावें. तहां देस देस के ब्योपारी अनेक अनेक. पदार्थ बेचने को लावें. जिधर तिधर पुरवासी कुत्तहल करें. ठौर ठौर ब्राह्मण वेद उच्चरें. घर घर में लोग कथा पुराण सुने सुनावें. साध संत ओछें जाम हरि जस गावें. सारथी रथ घुडबहल जोत जोत राज द्वारपर लावें. रथी महारथी गजपति अश्वपति स्त्र वीर रावत जोधा यादव राजा को मुहार करने. मुनि जन नाचै गावें. बजावें. रिकोवें. बंदी जन चारन जस वखान कर कर हाथी घोडे वस्त्र शस्त्र अन धन कंचनके रतन जटित आभूषण पावें.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने राजा से कहा कि महाराज. उधर तो राजा उग्रसेन की

राजधानी में इसी रीति से भांति भांति के कुतूहल हो रहे थे. औ इधर श्री कृष्णचंद आनंद कंद सोलह सहस्र ऐक सौ आठ युवतियों के साथ नित्य विहार करें. कभी युवतियां प्रेम में आशक्त हो प्रभु का वेष बनाव करें. कभी हरि आशक्त हो युवतियों को सिंगोरें. और जो परस्पर लीला क्रीडा करें. सो अकथ हैं. मुरु से कही नहीं जाती. ब्रह देखेंही बनि आवें. इतना कह भुकदेव जी बोले कि महाराज. एक दिन रात्र समय श्री कृष्णचंद सब युवतियों के साथ विहार करते थे. औ प्रभु के नाना प्रकार के चरित्र देख किन्नर गंधर्व वीन परवावज भेर दुंदुभी वजाय वजाय गुन गाते थे. और एक समा हो रहा था. कि इस में विहार करते करते जो कुछ प्रभु के मन में आया. तों सब को साथ ले सरोवर के तीर जाय नीर में पेंछे. जल क्रीडा करने लगे. आगे जल क्रीडा करते करते सब स्त्री श्री कृष्णचंद के प्रेम में मगन हो तन मन की सुरत भुलाय. एक चक्रा चक्री को सरोवर के तार पार बैठे बोलते देख बोली.

हे चकई तू दुख क्यों गोवै. पिय वियोग ते रैन न सौवै.

अति व्याकुल है पियहि पुकारे. हमलों तू निज पियहि संबारे.

हम तो तिनकी चेरी भई. तैसे कह आगे को गई.

उनि समुद्र से कहने लगीं. कि हे समुद्र. तू जो लंबी सांसे लेता है. औ रात दिन जगाता है. सो क्या तुम्हें किसी का वियोग है. कै चौदह रत्न जाने का सोग है. इतना कह फिर चंद्रमा को देख बोली. हे चंद्रमा. तू क्यों तन बिन मन मलीन हो रहा है. क्या तुम्हें राजरोज हुआ जो. दिन दिन घटता बढ़ता है. कै श्री कृष्णचंद को देख जैसे हमारी गति मति भूलती है. तैसे ही तेरी भी भूली है.

इतनी कथा कह श्री भुकदेव जी ने राजा परीक्षित से कहा. कि महाराज. इसी भांति

सब युवतियो ने पवन. मेघ. कोकिल. पर्वत नदी हंस से अनेक अनेक बातें कहीं. सो ज्ञा
लीजे. आगे सब स्त्री श्री कृष्णचंद के साथ विहार करें. ओ सदा सेवा में रहें. प्रभु के गुन गावें.
औ मन वांछित फल पावें. प्रभु गृहस्थ धर्म से गृहस्थाश्रम चलावें. महा राज सोलह सहस्र
एक सौ आठ श्री कृष्णचंद की रानी जो प्रथम वरवानी तिन में एक एक रानी के दस दस पुत्र
औ एक एक कन्या थीं. औ उन की संतान अनगिनत हुई. सो मेरी सामर्थ्य नहीं जो तिनका
वरदान करूं. पर मैं इतना जानता हूं. कि तीन करोड अठ्ठासी सहस्र एक सौ चटसाल थीं.
श्री कृष्णचंद की संतान के पढ़ाने को. औ इतने ही पांडे थे. आगे श्री कृष्णचंद जी के जितने
बेटे पोते नाती हुंए. रूप बल पराक्रम धन धर्म में कोई कम न था. एक एक से बढ़कर था.
उनका वरदान मैं कहां तक कहूं. इतना कह ऋषि बोले. महाराज. मैं ने ब्रज औ द्वारिका की
लीला गाई. यह है सब की सुरदाई. जो जन इसे प्रेम सहित गावेगा. सो निःसंदेह भक्ति मुक्ति
पदारथ पावेगा. जो फल होता है तप यज्ञ दान व्रत तीरथ स्नान करने से. सो फल मिलता
है हरि कथा सुनने सुनाने से. ॥ ० ॥ इति. संपूर्णम्. ॥ ० ॥—

संवत् सप्त वसु गय क्षिती. माघ मास अंधियार.

छथो ग्रंथ पुनि सोधि यह. तिथि वारसि एतवार.

इसा सन ईश्वर नयन अयन गयन भुंइ लेख. मासजनेवरि सोरही छपा ग्रंथ यह पेख.

॥ श्रीदुर्गिराजजोसीदेवशर्मा. ॥ ० ॥

V O C A B U L A R Y

Thuree Bolee and English
of the
Principal Words
occurring in
The Prem Sagur.

अङ्क unt

अन्त unt

स अ u. An inseparable particle signifying, negation or privation as अपर्ण	स अंगुली ungoore (स अंगुली) s. A Finger
ud, hurt in justice from पर्ण justice as	स अङ्गीकार (काना) ungectkar. karna. v. a. To accept, to receive to agree to
a Negative prefix to words beginning with a vowel अ is changed to अर as	स अङ्गोछा ungoch, ha, m. A cloth with which Hindoos wipe themselves
अ and अन्त form अन्त ununt	after bathing, a Towel
स अङ्कवार unkuwar f. An embrace the bosom अङ्कवार भर्ण unkuwar bharnas	स अन्त unt. 'm. End, completion. 2 adv. After all, at last.
a. to embrace	स अन्तर untur 'm. Intermediate space, interval 2 Heart 3 Difference 4 Other
स अङ्कस unkuas (स अङ्कश m. The iron अङ्कस unkuos hook, with which elephants are guided or driven	स अन्तरङ्गि unturguti. f. The emotions of the heart inward sensations

अव umb

अक kuoo

within and गति motion)

५ अतृक्षित unturiksh or unturich, h.
 ५ अतृक्षित untureech, h.

The sky or atmosphere

५ अतृजामी unturjamee, acquainted
 with the heart (An epithet of the Deity)

५ अतृ the heart and यामो who knows)

५ अतृधान होना untur d. hyan. hona u.n.
 To vanish, to disappear, to be conceal-
 ed. (From ५ अतृक्षित untur d. han, dis-
 appearance, concealment)

५ अतृपट unturput, m. a curtain, a

५ अतृपट unturput screen अतृ be-
 tween, and पट cloth

५ अतृहोना untur. hona, u.n. See

५ अतृधान होना.

५ अंधाकुप und, ha kooa, m. A well over-

अंधाकुप und, ha kooa, grown by bu-

shes or weeds अंध dark, and कुप or

५ कुप a well)

५ अंधेर und, her, m. injustice tyranny

oppression अंधेकाना und, her kurna

v.a. To act unjustly, to tyrannize

to oppress.

५ अंधेर und, her, a, ५ अंधकार adj. dark

५ अन्न unn m. Food, grain

५ अंब umb (५ आरु m a mangoe, a

mangoe tree.

५ अंबर umbar, 'm. Cloth 'The Sky or
 Atmosphere

५ अंबारी umbaree (a) s a litter
 (used on an elephant or camel)

५ अंबिका umbika, s, a name of the
 Goddess Parvatee

५ अंस uns (५ अंश) m, a part division,
 portion, share.

५ अकृत uoot 'm One who has no off-
 spring 'met. An unmarried man

५ अकथ ukuth aas, Unspeakable un-
 utterable, unfit to be spoken, obscure

५ अ neg, and कथ fit to be spoken

५ अकवार ukwar, See अंकवार

५ अकर्म ukarm m, bad action, sin, vice
 (अ प्रि. and कर्म action)

५ अकाम ukam } aas: unprofitable

५ अकारुथ ukaruth } fruitless, yielding
 no return, vain

५ अकाल ukal 'm a famine, a ge-
 neral scarcity 'unseasonable, premature

(अ प्रि. and काल time)

५ अकुलाग ukoolana u.n. To be agitated
 distracted, confused confounded. From

(५ आकुल)

५ अकुलीना ukoolena aas: Not noble

अग ug

अचा ucha

plebeian, ignoble, of a mean extraction. (अ प्रु. and क्लीन noble)	क अगाऊ जाना uga, oo-jana va. To ad- vance, to meet a person
स अल uk, hul, adj. See अविल.	स अगध ugad, h. adj, bottomless, unfath- omable, very deep अ प्रु. & गध fixed place.)
स अवंड Uk, hund, adj. unbroken, whole entire अ neg. and वंड broken	स अगेवा ugochur, adj, Imperceptible, invisible (अ neg. and गोवा perceptible
क अवाण uk, hara 'm a palastra, or place for wrestling a scene Court circus	क अगौनीकल ugnonee kurna, va, To advance, to meet the bridegroom
स अविल uk, hul adj, all the whole every entire अ neg. and विल separated	स अग्नि ugni, f. Fire
स अक्षैष्ट Ukhuue buchchh see अक्षैष्ट	स अग्निसंस्कार ugni sungskai, m. Tu- minal ceremonies, as burning a dead body &c. अग्नि fire and संस्कार consecration
स अक्षत Uchch, hut or ukshut m. whole or unbroken, rice, used in oblations (अ neg. and क्षत wounded)	स अय ug, h, m, sin, guilt, wickedness
स अक्षैष्ट uk, hue. buchchh or ukshue buksh m. An undecaying tree अ प्रु क्षय destruction. ष्ट a tree	क अयाना ug, hana 'n. To surfeit, to be satiated 2 adj, satiated
स अक्षौहिणी uchch, huohinee, or ukshue hinee, f. a complete army consisting of 103,350 foot, 65610 horse 21870 Cha- riots and 21870 elephants.	क अचंभा uchumb, ha, m. wonderful thing, cause of astonishment
स अगम ugum, adj. impassable im- passable inaccessible, unaccomplish- able incomprehensible	स अचल uchray (स अश्चय m. Wonder astonishment
स अ neg. and गम्य passable accessible	स अचल uchul, 'adj, immovable fixed 2 m a mountain अ neg & चल what goes -
अगहन ughum (स अग्रहायण) m. The name of a hindoo month (Part of November and December)	क अचानक uchamuk, adv, suddenly unawares unexpectedly
	स अचाना uchana va. To rinse the mouth after eating (from स आचमन)
	स अचार uchar, (स आचार) m. conduct

common practice usage. a rule of conduct	स अज्ञान ugryan, adj. ignorant simple innocent (अ प्रु. and तान Knowledge
स अचेत होना uchhet hona v.n. To be m- sensible, to be thoughtless	स अज्ञात ugryanuta, f. ignorance sim- plicity innocence (प्रु. and (अ
क अक्षत uch, hut pres. part remaining existing continuing	ज्ञानता Knowledge
क अक्षताय पक्षताय uch htana puch, htana v.n. To regret to lament, to repent	क अक्षल utkul, 'f. guess, conjecture judgment of opinion ² Quantity, size
स अज u. स अज) 'adv. To day now ² m. A he goat.	स अटन utun, m plur. of अट q.v.
स अजगा ugrur, m. a boar or large ser- pent (S. अजगा: अज a goat and गर who swallows	स अटनु utna, v.n. 'To be contained ² to be filled ³ To wander to per- ambulate to walk about. (from S. root अट to go
स अजगत uggoot. see अजुत.	स अटल utul, adj. immovable, fixed of determined resolution — (अ negb
स अजर ujur adj. not subject to decre- pitude or the infirmities of age unde- cayable (अ neg. and जर decay	अल to be agitated or confused
स अजह ujhoo, adv. Today also, even now just now अज q.v. and ह an emphatic particle, or particle of identification.	क अटपटी utputee, adj. inconsiderate, irregular, unstudied, thoughtless.
स अजान ujan adj. See अज्ञान.	स अण uha, (S. अह) f an upper room, a balcony.
स अजिन ujin m. a hide used as a seat bed &c. by the religious student generally, the hide of an antelope	क अड ur, f. Contention, contrariety, obstinacy
स अजीत ujet. adj. Invincible (S. अ neg. and जित conquered.)	स अडोल ndol, adj. immovable unshak- en (अ neg. and S. डोल what swings
स अज्ञा ugrya, (S. आज्ञा f. command, order	स अति uti adv. very, very much, exceedingly.
	स अतिथ utith, h (S. अतिथि m. A guest
	स अजिषा utisar, m. Diarrhea, or Dysentery.

५ अतीत utet adj. Past, elapsed ५ अत्र utru In this place, here herein ५ अथ ut hu conj: or inceptive particle it serves to introduce a remark, a question, an affirmation &c and corres- ponds to, now (inceptive or promising) thus, so, further, moreover &c. ५ अथाई ut, ha, een f. a place where peo- ple meet to converse & amuse themselves. ५ अथाह ut, ha, adj. unfathomable, bottomless very deep (५ अ प्रि. and स्थान place ५ अद्भुत udb, hoot, adj: surprising wonderful ५ अथवा udh, -buna adj: half made half prepared. अथवा ud, h - bur. adv Halfway, in the middle. ५ अधम ud, hum, adj, mean, vile wretched contemptible. ५ अधर udhur, 'm. The lip २ क Empty space, the space between heaven and earth. ५ अधरादत ud, huram, ritu m. The nec- essary of the lips अधर अधत ५ अधर्म udhurmu m. injustice, sin	crime (अ प्रि. and धर्म in- tue or moral merit ५ अधर्मी udhurmee, adj, unjust sin- ful criminal ५ अधिक ud, hik, adj. More greater ex- ceeding additional augmented ५ अधिकाई ud, hika, ee (५ अधिक Increase augmentation, excess abundance ५ अधिकार Ud, hika, m. A Kingdom a Government an estate, a right a privilege, an inheritance ५ अधिकारी ud, hikaree, adj. Possessing a right or title to 'm a proprietor one invested with power & authority ५ अधिराज ud, hi, raj m. A great king a sovereign, an emperor (अधि a parti- cle implying superiority राज a King ५ अधीन udheen adj 'submissive, obe- dient २ dependent, subject to the control of another subsevient ५ अधीनता Udheenuta f 'submission obedience २ servitude subjection ५ अधीर Ud, heer adj. hasty precipitate irresolute unsteady अ प्रि. and धी firm steady ५ अधीरता udheerta f. Haste precipi- tation, irresolution, unsteadiness अ neg
---	---

ધીરતા firmness	અનધન und, hum m. wealth. both in grain and corn. અન food and ધન wealth
અધૂરા ud. hoora adj. half ready, un- finished immature (a fetus)	અચાર unachar m. Improper con- duct neglect of moral or religious observance અન priv. and આચાર conduct
અધ્યુજાના ud. hoora jana on. to Mis- carry (a female)	અગીતિ uneeeti f. Injustice immorality અ priv. and નીતિ justice, morality
અધ્યક્ષ ud. hyuksho or udhyuch, h. m. a Master a lord, a chief, a governor a superintendent.	અગ્ર imoog f. a follower, a servant અગ્ર after and અ who goes
અધ્યાય ud. hyay m. a Chapter or section of a Book.	અગુચિત unoochit adj. improper unbecoming અન neg and યચિત proper
અનંગ unung m. a name of Kamu the Hindu God of love અન priv. and અંગ body bodiness, having been reduced to ashes by the eye of Shiva, for having disturbed his devotions and rendered him enamoured of Parbuttee	અગ્રજ imooj adj. younger, junior અગ્ર after and જ to be borne.
અનંત ununt 'adj. endless, eternal 2 ^m the chief of the nagas or serpent race, that infernal regions the couch & constant attendant of Vishnoo અન priv. and અંત end	અનુમાન imooman m. an inference a guess a hypothesis
અનભાવ unkh, hana v n to be angry or displeased to be peevish or petful	અનુરાગ imoorag m. affection love passion
અનુષ્ઠ unugh adj. sinless innocent અન neg. and અષ am quiet	અનુસારા imoosarna v n. to follow a person, to follow upon some previ- ous circumstance from અનુસારા
અનટ unut f. a knot	અનુદા unoottha adj. rare wonder- ful uncommon.
અનત unut f. અન્યત્ર adv elsewhere in another place.	અનુપમ imoop adj. incomparable અનુપમા; અન priv. and ઉપમા com- parison example.
	અનેક unetk adj. much many abundant અન neg. and એક one

अनगणित <i>angunit</i> } as uncounted अनगणित <i>angunit</i> } innumerable num- berless ॥ अ प्रि: ४ गणित counted	अपमान <i>upuman</i> m. disrespect dis- honor, an affront ॥ अप reverse and नान respect
अनज्ञा <i>anyana</i> adj. unknown igno- rant ॥ अनजाने <i>anyanee</i> adv. Ignor- antly not knowing unwittingly	अपार <i>upurampar</i> adj. boundless infinite ॥ प्रि: पं other, and पार bound, limit, the opposite side
अनमना <i>ummuna</i> (॥ उन्मना: adj. Thoughtful, agitated regretting	अपराध <i>upurad, h, m.</i> Offence fault transgression
अन्यथा <i>anyut, ha</i> adv. otherwise, in a different manner ॥ Inaccu- rately contrarily	अपराधी <i>upurad, hee m.</i> A criminal a sinner, an offender.
अनस <i>anrus</i> m. Coolness between friends, want of flavour or enjoyment	अपवित्र <i>upubitra</i> adj. unclear defiled impure ॥ अ neg: and पवि- त्र clean undefiled.
अ प्रि: and स taste flavour	अपशुक्ल <i>upshukoon</i> m. any unlucky or inauspicious object, or omen, a por- tent ॥ अप bad, and शुक्ल omen
अन्यायी <i>anyayee</i> adj. unjust oppress- sive ॥ अ neg: and न्यायी just	अपमरा <i>upsura</i> (॥ अपमरा f. An upsura, or heavenly courtesan
अनवट <i>anvut, m.</i> a ring furnished with little balls, worn on the great toe	अपार <i>upar</i> adj. boundless exceptive अ प्रि: and पार
अनसुनीकरा <i>ansoonee kurna v. n.</i> To pretend not to hear, what is spoken, to disregard.	अपावन <i>upavun</i> adj. Defiling pol- luting ॥ अ प्रि: and पावन purifying
अनहवाग <i>anhevana v. a.</i> To wash to bathe	अवनी <i>ubunee</i> f. The Earth.
अनहना <i>an, hana v. n.</i> To wash to bathe	अबला <i>ubula</i> adj. weak, powerless २ f. A Woman ॥ अ प्रि: and बल strength.
अपजित <i>upujus</i> m. infamy ignom- iny dishonour ॥ अप reverse and यश fame reputation	अबली <i>ubalee</i> (॥ अबलि, f. a line a range, a continuous line.

- ૪ અવાક ubaki ad. Dumb, silent (૪
 અ priv. and વાક voice speech
 ૫ અવિનાશી ubinasee, ady. indecayable
 impershable ૪ priv and
 વિનાશી destruction, annihilation
 ૬ અવેર uber s. delay lateness (૪
 અ priv. and વેલ time
 ૭ અભય ub, hue ady. without fear, fear-
 less ૪ priv. and ભય fear
 ૮ અમન ub, hurum (૪ આમણ m. jewels
 ornaments decoration.
 ૯ અમન ub, hurum ady. Without credit
 or character disgraced (૪ priv.
 and મન credit.) અમનકાના
 ub, hurum kurna va. To disgrace
 ૧૦ અમાગા ub, haga ady. unfortunate, de-
 stitute ૪ priv. and ગમ્ય fortune
 ૧૧ અમિત્રાય ub, hiprayu, m. intention
 design purpose, wish, desire
 ૧૨ અભિમાન ub, human m. Pride haugh-
 tiness.
 ૧૩ અભિમાની ub, humanee, ady. proud
 haughty
 ૧૪ અભિલાષા ub, hilak, ha or ul. hilasha (૪
 અભિલાષ + wish, desire
 ૧૫ અભિષેક ub, hishek, m. 'bathing baptiz-
 ing.' Installation to office, usually
 performed by anointing among the

- Kundoos (અભિ prep. and root
 સિચ to Sprinkle.
 ૧૬ અમેદ ul, hec ady. 'indivisible, insepa-
 ૧૭ અમેવ ul, hec vable, impenetrable
 ૨ Known/public ૪ priv. નિમ્ન penetra-
 ble and (૧) મેદ a secret a mystery
 ૧૮ અભ્યાસ ul, hiya, practice exercise, stu-
 dy, the frequent repetition of a thing
 in order to fix it on the mind.
 ૧૯ અમર umur ady. Undying, immortal
 everlasting (અ neg. and અ what dies
 ૨૦ અમરાઈ umrae s. a garden of Man-
 goe trees (From ૪ — અમરાજી a
 row of Mangoe Trees.)
 ૨૧ અમર્યાદા Umuryad. s. disrespect, in-
 dignity ૪ neg and મર્યાદા dignity
 ૨૨ અનિત umit ady. unmeasured, lit-
 erally or figuratively (૪ neg and
 નિત measured.
 ૨૩ અમી umee ૪ અમત q.v.
 ૨૪ અમુક umook ind. such an one, a
 certain person
 ૨૫ અમોઘ umog, h ady. productive fruit-
 ful effectual ૪ neg. and મોઘ vain, barren
 ૨૬ અમૃત umrit m. The water of life
 nectar ambrosia (૪ neg and
 મૃત what is dead: lit. what is
 immortal or what makes so.

अज्ञाना <i>urjana</i> adj. Ignorant unknow- ing witless simple (from <i>S-</i> <i>अ</i> <i>ज्ञ</i> and <i>ज्ञान</i> knowledge)	to adore (from <i>S</i> <i>आराधन</i>)
अयुत <i>urut</i> adj. ten thousand	<i>S</i> अरि <i>uri</i> m. An Enemy
अयुक्त <i>urukt</i> 'm. Violence oppres- sion compulsion 'adj. Unfit neg. and युक्त right proper)	<i>S</i> अरि <i>uree</i> (<i>S</i> अरि 'm. An Enemy ² (<i>S</i> अरे) interj. A disrespectful mode of calling to or addressing Holla. 'ho' Oh. 'hear you.
अरगजा <i>urgaja</i> m. The name of a perfume, of a yellowish colour compounded of several ingredients	<i>S</i> अह <i>uroo</i> conj. And, also
अरगा <i>urga</i> (<i>S</i> अलग्न) adj. separate apart distinct	<i>S</i> अरुन <i>uroon</i> (<i>S</i> अरुण) 'm. The sun also of his chariot or the dawn ² adj. Dark, red.
अरगाना <i>urgana</i> 'v.a. To separate to put on one side 'v.n. To be se- parated, to be set apart.	<i>S</i> अरुण <i>uroona, ce</i> (<i>S</i> अरुणा) 'a dark red colour
अरघ <i>uragh</i> m. an oblation of light	<i>S</i> अरे <i>ure</i> interj. A disrespectful mode of calling or address
अर्घ <i>urgh</i> ingredients offered to a God or Brahmin	<i>S</i> अर्क <i>urto</i> m. 'The sun. 'The name of a plant (<i>Calotropis gigantea</i>)
अरुजना <i>uruj. hna</i> v.n. To be revealed or entangled involved (as the hair or met. the heart)	<i>S</i> अर्चि <i>urchi</i> 'm. Flame 'light, splen- dour radiance.
अरुजा <i>urua</i> 'm. a wild buffalo	<i>S</i> अर्जुन <i>urjoon</i> m. 'The third son of Pundoo friend of Krishna. 'The name of a tree (<i>Terminalia</i> <i>alata</i> <i>Glabra</i> .)
अरण <i>a forest</i> 'k) v.n. To stop to hesitate	<i>S</i> अर्थ <i>urtho</i> m. 'Meaning signifi- cation 'Cause, sake 'Intention de- sign. motive 'wealth property substance
अरुवराणा <i>urburana</i> v.n. to hurry to be confused, confounded perplexed agitated embarrassed &c.	<i>S</i> अर्द्ध <i>urd. h</i> adj. half
आराधना <i>urad, hna</i> v.a. To worship	<i>S</i> अर्द्धांग <i>urd. hangu</i> m. half the body palsy affecting one side or the upper or

अल्प ulp

अशु ushoo.

lower part of the body, hemiplegia	
अर्ध half, अर्ध the body अर्धधारण To assume a body male & half female	अवंतिका uvantika f. The name of a City, the Modern Buxar
अर्पण करना urpan karna va To present	अवकाश uvakash m. Leisure opportunity
अर्पण urpana } sent an offering / from अर्पण	अवतारना uvatarna va. To descend especially as an incarnation of the deity (from अवतार)
अर्ब urb (अर्बुद) adj. An hundred Millions	अवतार uvatar m. Descent of a Deity from Heaven
अर्वाक urbat (अर्वाक) 'adj. Low inferior, vile' 2 adv. Former prior in time	अवदीच uvadeech (अदीच) m. The name of a Tribe of Gojrakee Bramhins
अर्भक urb, huk m. A Child	अवध uvadh (अवधि) m. Agreement engagement 2 Time period
अलंकार ulankar m. Ornament or jewel 2 Rhetorick	अयोध्या a name of the Province of Oude &c. Sacred inviolable (अवध्य, अ neg. and वध्य hit to be killed)
अलंकृत ulankrit adj. adorned or ornamented, embellished	अवलंब uvulamb m. asylum protection
अलक uluk f. a ringlet a curl of hair	अवलोकन uvulokan m. The looking at any object, the surveying of an object
अलकावलि ulukabuli f. a row of curls अलक and आवलि a row	अवसर uvasar m. Seizure opportunity
अलख uluk, h adj. invisible unseen	अवस्था uvastha f. a state condition
अ neg. and लक्ष distinguishable	अवश्य uvashy adv. certainly necessarily positively actually, really
अलग ulag adj. separate apart distinct	अविचल uvichal adj. Motionless unmoved, unshaken, resolute firm
अलग ulga distinct loose unconfin'd	अशुगुण ushooگون m. bad omen por.
अ neg. and लग joined. अग	
अलाप ulap (आलाप) m. Discourse conversation 2 prelude to singing	
अल्प ulp adj. Little, small few, short	

but ५ अ neg. and उज्ज गदोमेन
 ५ अशुभ ushooob, has. unfavourable in-
 auspicious अ neg. and शुभ well
 ५ अश्वपति ushwoe-pati m. a person of rank
 attended by horsemen, a horseman
 अश्वपति a horse and — a lord master
 ५ अश्वमेध ushwmeeoh m. The ceremony
 of a sacrificing a horse अश्व a
 horse and मेध a sacrifice
 ५ अष्टधात ushtudhat m. The eight
 metals reckoned as follows by the Hindus
 Gold, Silver, copper, brass, tin, bell metal
 lead and Iron (५
 अष्ट eight and ८ धातु metal.
 ५ अष्टमी ushtumee f. The eighth day
 of the lunar fortnight
 ५ अष्टसिद्धि ushtu siddhi m. The
 eight Siddhi, his the name of a superior
 order of beings, a personification of
 the powers & laws of nature. When they
 are subjected to the will by holiness
 & austerities, whatever the fancy
 desires may be obtained, universal
 sovereignty may, acquired, & implicit
 obedience to any command enforced.
 The magnitude, weight or purity of the
 body may be increased or diminished
 to an indefinite degree & it may be

rendered invisible & transported in
 an instant to any part of the universe
 ५ अष्टांगप्रणाम ushtangu pranam m. Pro-
 stration, in salutation or adoration
 so as to touch the ground with the
 eight principal parts of man, viz. the
 hands, feet, thigh, breast, eyes, head, words
 and Munda. अष्ट eight अंग member,
 and प्रणाम obeisance
 ५ असमंजस usmunyas m. Doubt sus-
 pense uncertainty.
 ५ असीत uses (५ आशिस m. blessing
 benediction return of compliment
 from a Superior
 ५ असुर usoor m. a demon अ
 neg. and सुर a deity
 ५ अशोक usok m. 'Ease tranquillity
 cheerfulness' The name of a tree
 Sonch Osoa (५ अ neg and
 शोक sorrow grief.
 ५ अस्त ust m. 1 setting (as the sun
 &c.) 2 (५ अस्ति a bone
 ५ अस्तव्यस्त ushvayast adj. Dispersed
 scattered in confusion helter-skelter
 ५ अहंकार uhunkar m. Arrogance
 haughtiness pride.
 ५ अहंकारी uhunkaree adj. Arrogant
 haughty, proud.

- १ अहल्या uhulya f. Wife of Guotimur
a saint and Philosopher.
- १ अहार uhar (१ आहार) m. al-
ment food Victuals
- १ अहि uhi m. a snake or serpent
- १ अहित in. uhi¹ 'an Enemy' Enmity
want of affection & neg. and हित
friendly
- १ अहीर uheer (१ आभिर) m. A parti-
cular cast in India whose business
it is to attend on cows a cowherd
- १ अहेर uher m. 'Chase hunting' Prey
game
- १ अहे uhe (अह or हो) interj. O!
अहो uho { sign of the vocative.

आ α

- १ आंक ank १ अंक m. 'A figure, a
number' २ a mark, or spot
- १ आँख डबडबाना ank h dubdubana v. n.
The eyes to fill with tears
- १ आँख निचौली ank h nichuolee f. blind
man's buff
- १ आंग ang (१ अंग) m. 'The body'
२ a limb or Member
- १ आंगना angna (१ आंगण) m. a yard
area. Court, inclosed space
(adjoining to a house.

- १ आंचल anchul (१ अंचल) m. The end
or hem of cloth, veil, shawl &c.
- १ आँव amv. (१ आण) m. The glutinous
whitish matter or mucus, voided
by those afflicted with a tenesmus
- १ आक akh (१ अक्ष) m. a curled flower
(or gigantic swallow wort.
- १ आकार akhar m. form, appearance
- १ आकाश akash m. 'The sky, the firma-
ment' Space, air, the atmosphere
- १ आकाशवाणी akash. baneer f. a voice from
heaven a revelation (१ आकाश
(and वाणी voice)
- १ आखत akhut (१ अखत) q. v.
- १ आखेट akhet m. The Chase hunting
- १ आगन agun m. 'Futurity' २ a shastru
containing spells and incantations
dictated by Muhadevi आगनबोधना
agun bandhna v. a. To determine the
future to prophesy, predict foretell
- १ आगमन agumun m. coming, arriving
arrival
- १ आगर agar m. a house
- १ आचरण achurum (१ आचरण) a manner
of life established rule of conduct
behaviour, custom, practice
institute religious observance
- १ आचमन achumun m. act of sipping

आत्मा atma

आधी ad, hee

little water from the palm of the hand by way of purification	self the mind the understanding
आचार achar m. see आचरण	आरंभ arambh 'adj from the first till the last from the beginning to the end' m. The beginning and the end
आचारी achara adj. practising/what is good, strict in the observance of religious ceremonies	आगत; comp of आदि first and अन्त end.
आर्क्षे ach, hen, अच्छे adj. plur. Good excellent, well.	आदर adur m. respect reverence act of treating with attention & deference politeness आरमान adur-man m. respect and honour
आजीविका ajeevika f. means of supporting life subsistence livelihood	आदि adi 'adj first prior' 2 ad in comp. other et. cetera
आज्ञा agya f. an order, a command	आदिपुरुष adi-puroosh m. one of the names of Vishnu (lit. the first male)
अज्ञाकारी agyakaaree adj. acting according to order obedient.	आधान adham m. 'pregnancy conception' 2 a ceremony practised as conducive to conception.
आड़ ar, s' a screen, shelter, concealment protection 'an horizontal line drawn across the forehead' 3 Prevention stop hindrance	आधार adhar m. 'a patron supporter one on whom dependance is placed for assistance' (s आहार) food aliment victuals nourishment
आड़ा ara. adj oblique crooked across	आधा सीसी adha seese f. a pain affecting the half of the head (Hemicrania)
आड़ी aree f. a tone or tune in music	आर्द्ध ardh half and शिर the head.
आड़ैआना are ana vn. To protect to become a protection.	आधीन adheem (s अधीन) adj. submissive obedient (dependant humble docile)
आतंक atunk m. fear apprehension	आधीनता adheemuta (s अधीनता) f.
आतंग atung s. ion affliction pain torrade ostentation show pomp	
आतप atup m. sun beams sun shine	
आतुर ator adj. agitated restless distressed afflicted	
आत्मा atma f. the soul, the body the	

आभ ab, h

आ ar

submission, obedience obsequiousness, servility humility	ornaments, decorations
s आन an' (s आज्ञा) f order command ² (s अन्य) adj. other ³ (र) bashfulness Modesty shame ⁴ an oath (P) a graceful attitude affection pride	s आभूषण ab, hook, hum (s आभूषण) m. See the preceding word
s आनंद anand m. pleasure, delight Elicity.	s आभा ab, ha f Beauty splendour
आनक anuk m. a kettle drum	s आन am, 'adj. raw undressed unripe
आनन anum m. the face the mouth	m. provisions victuals undressed ³ (s आन) the mangoe tree or fruit
आनना anna v. a. to bring (from)	s आमय amuy m. sickness disease
आनयन)	s आमर्ष amursh m. 'anger wrath
s आनिहो anihon 1 st pers. sing. fut. ten.	² envy, impatience of another's success, peevishness.
of आनना qv	s आनिष amish, m. Flesh
s आप ap. m. Water	s आगोद amod m. Fragrance odour
s आपकाजी kajej adj. attending to own business engaged in own affairs	s आयत ayut adj. 'Long wide ² k/ m. sun. beam, sunshine
(आप self, and कार्य business	k आयुष ayusoo m. Order command
s आपदा apuda (s आपत् f misfortune calamity	s आयु ayoo m. Age
s आपन्न apunna adj. 'Unfortunate afflicted. ² Gained obtained acquired	s आयुध ayoodh m. a weapon in general
'a. refugee, one who comes for shelter or protection.	s आरंभ arumbh m. a beginning a commencement
s आफू aphoo m. Opium From s अफेन or अहि a serpent and जेन from	s आर्चा archa (s अर्चा) s worship ² An image
s आभरण ab, hurun (s आभरण) m. jewels	s आरज aruj. (s आर्य) adj. - respectable, venerable
	s आरत arut (s आर्त) adj. distressed grieved afflicted
	s आरता arta (s आरति) m. A Ceremony attending marriage when the

आला ala

आश्च ashcho

bridegroom first comes to the house of the bride. he is received by her Relations who present to him, & move circularly round his head, a platter painted & divided into several compartments, in the middle of it is a lamp made with flour & oil with three & having several wicks lighted.

५ आर्ति arti (५ आर्ति) ५ pain distress affliction

५ आरु aru, m. see आलस्य

५ आरुति aruti m. an enemy

५ आराम aram m. a pleasure garden (P) ease health comfort.

५ आरोह आरोह, hu (५ आरोह) adj. mount on a horse or any thing else

५ आरोहण aroham m. a ladder a staircase

५ आलान alan m. The post to which an elephant is tied or the rope that ties him.

५ आलवाल alwal m. a circular basin, round the root of a tree for the purpose of watering it.

५ आलय alay m. a house an habitation

५ आलस्य alasyu m. laziness, sloth inactivity

५ आला ala (५ आलय) 'm. a small

recess in a pillar or wall for holding

a lamp &c.² (५ आर्द्र) adj wet

५ आलाप alap '५ Prelude to singing २m speaking to ad deep conversation

५ आलापना alapna va. To tune the voice to run over the different notes previous to singing, to catch the proper key to Time (from ५ आलापन.)

५ आली alee ५ a woman's female friend

५ आवर्दी awurda (५ आयुर्दय) ५ the allotted period of any one's life a life time, an age.

५ आवर्तौ awunon vn. To come

५ आवर्तति awbhukti } ५ a civil reception

५ आवर्तत awbhugut } or salutation,

५ आवर्तति awbhuguti } welcome.

५ आवलि avuli ५ a row a range a continuous line.

५ आवाहन awaham m. calling summoning

५ आशक्त ashukt (५ आसक्त) adj Fond, attached, enamoured, addicted devoted to, strongly inclined to.

५ आशक्ति ashukti ५ fondness

५ आशीर्वाद asheerbad m. blessing benediction

५ आश्चर्य ashcharyu 'adj. astonishing wonderful २m. amazement astonishment Surprise

५ आस as. (५ आसा) hope Depend-
ance

५ आसन asun m. 'a stool a seat²
The inside or under part of the thigh आसन

आसा asun marna vn. To sit par-
ticularly in an attitude
practised by Yogees or Devotees

५ आल्लता asumantat 'a or all round
on every side² wholly altogether
(आ and तन् prep. क्त end.

५ आनन्य asuy (५ आशय) m. 'an
anflum above or retreat mean-
ing intention

५ आसव asuv m. rum spirit dis-
tilled from sugar or Molasses

५ आसिष asikh (५ आशिस) m. 'a bless-
ing benediction² instruction

५ आसीन asen adj. sitting seated

५ आस्य aspyud m. 'a place, a situ-
ation² dignity rank.

५ आहट ahut f. sound noise

५ आहि ahi Is

५ आहुत ahoot (५ आहुति) m. offer-
ing oblations with fire to the
ceities a burnt offering

५ आहिक ahik (from अहन a day
m. the constant or daily cer-
monies of Religion.

२ i.

५ इन्द्रा mdaara संघु m a large
well of masonry

५ इन्द्र indru m. The sovereign of
the gods who preside over the
atmosphere, the Indran Jove

५ इन्द्राणी indraanee ५ इन्द्राणी f. The wife
of Indru² The name of a
medicine or plant

५ इन्द्रासन indrasun m the throne of
Indru (इन्द्र and आसन) a seat

५ इन्द्रो indree ५ इन्द्रिय f the organs
of action and perception the
Hindoo reckon them as follows. Those
of the former are, the hands the foot
the voice the organ of generation &
the organ of excretion and those of
the latter are the mind the eye, the
ear the nose the tongue & the skin.

५ इन्धन indhun m fuel wood grass
&c used for the purpose

५ इक ik (५ एक) adj. one इकसार ik-
sar adj. alike similar

५ इककन राजकाना ikch. hut raj. kurma.
to hold universal dominion इक one
इक ५ इक an umbrella, the ensign
of royalty & राजकाना To govern.

५ इकटक *iktuk* v.a. A fixed looking
at any thing without closing the
eyes See तक्ता

५ इकसार *iksar* adj. alike similar

५ इच्छा *ichch, ha* f. wish, desire

५ इच्छन् *ichch, hum* (५ ईक्षण) m. an eye
2 sight seeing

५ इति *it.* (५ अत्र) adv here

५ इति *iti* conj. a word usually written
at the end of a Book letter &c.
signifying that it is finished.

as in Persian in
Arabic and joins with us

५ इती *ituo*, adj. This much so much

५ इभ *il, h m.* An Elephant

५ इमली *imrutee* (from अमृत)
adj. Sectarious 2 a kind of sweetmeat
3 a small Vessel for drinking
out of 4 a kind of cloth

५ इलायची *ilaechee* (५ एला) f. large
Cardamum

५ इष्ट *ishtu*, 'part. desired approved
reverenced, adored, respected, beloved,
2 m. A God, a deity, a beloved person
any thing wished for

५ इह *ihu* pron. This इहि *ih.*
This very इहिय *ih.* than
in this very place

इ ए

५ ईदुआ *eendhooa* m. a roll or round
fold on which a burthen is
carried on the head

५ ईधन *eend, hum*, see ईधन f. sugarcane

५ ईष *ekh* (५ ईश)

५ ईष्ट *est, h* see इष्ट

५ ईश्वर *eshwur* m. God

५ ईश्वरता *eshwuruta* f. Godhead
Divinity.

५ ईस *es* (ईश) m. 'God: a name of
Shiva 2 Lord master Chief or head

उ ओ

५ उक्त *ookut* f. speech voice, lau.
उक्ति *ookte* } quage उक्तवगाना *ookut*
buncana, v.a. To make up a
story to invent to contrive.

५ उखड़ना *ook, hrana* v.a. To break or
pluck up to eradicate (५ उत
and खड break.)

५ उगलना *oogulna* v.a. To spit out to
vomit. (from ५ उद्गल)

५ उघड़ना *oog, hurna*. The intr. of the
following word

५ उघाड़ना *oog, harna* v.a. 'To unveil
to uncover 2 to open, to unclothe

(from S उच्चाटन)	freed from debt, to descend, to alight
S उचरना oochurna v.n. To speak to pronounce to utter (from S उच्चारण)	(from S उत्तीर्ण)
S उचकना oochukna 'v.n. To rise To be raised or lifted 2 to leap or bound, to spring up	S उत्तम oothum, adj. Best excellent principal first chief
S उचरना oocharna v.n. (See उचरना)	S उत्तर oothur m. 'an answer' 2 The North
S उचित oochit adj. proper becoming	S उत्तरार्ध otturard. h. adj. The last half
S उच्च oochch adj. High tall, lofty	उत्तर subsequent posterior and अर्ध half
S उच्छरना ooch, hurna v.n. 'To leap	S उत्पत्ति ootputti f. Birth origin production
S उच्छलना ooch, hulna or bound. 2 To spring up (as water in a fountain	S उत्सव ootsav m. Rejoicing festival
to spring up, or fly up उत्त and चल move	S उथलना oot, hulna v.n. To upset to overturn.
S उच्छिष्ट oochch, hirt. m. The remainder of food or's leavings	S उदक ooduk m. Water
K उजागर oojagur adj 'Famous, celebrated 2 light splendid	S उदर oodur m. The belly
S उजाड़ना oojarna v.a. To lay waste to desolate, to injure to expose to loss	S उदासी oodasse 'adj. lonely retired depicted (S उदासीन) m. An hermit or anchorite acynic, a misanthrope
S उजाला oojala 'm. light splendour brightness 2 adj. See उज्जल.	S उदै होना oodue, hona v.n. To rise (as the Sun &c. from S उदय)
S उज्जल oojul adj. clear, clear bright luminous splendid (S उज्जल उत्त and ज्वल flame)	S उद्धारना ood, harna v.a. To liberate to discharge (from S उद्धारण)
K उज्जकना ooj, hukna 'v.a. To peep, to spy 2 See उचकना.	K उधेड़ना ood, hernuon v.a. To undo to unravel
K उत्त oot adv. There thither	K उनहार oonhar 'manner appearance 2 adj. like resembling
S उतरन होना oothurum hona v.n. To be	S उन्मेष oonmesh m. winking twink.

ling of the Eyelids.

५ उपंग उपंग m. a kind of musical Instrument

५ उपकार उपकार, m. Favour, kindness, benefit, assistance

५ उपकारी उपकारे adj. assisting, helping, beneficent.

५ उपज उपज & any thing spoken or sung extempore

५ उपजाना उपजाना v.a. To create To produce, to make to grow.

५ उपडाना उपडाना v.n. To be imprinted with the mark of any thing

५ उपदेस उपदेस (S m. advice counsel

५ उपद्रव उपद्रव m. Violence injury injustice

५ उपनन्दन उपनन्दन m. a relation of Nanda, Krishna's Foster father (उप नन्दन near and नन्द.)

५ उपरांत उपरांत adv. afterwards

५ उपरि over, and अंत end

५ उपराला उपराला m. aid assistance

उपराला कर्ता उपराला कर्ता v.a. To take one's part to protect to stickle for

५ उपवन उपवन m. a grove a garden (उप like and वन a wood

५ उपवेद उपवेद, m. a division of the

do science deduced immediately from the Vedus: four works are included under this denomination & severally entitled. Ayoosh, Gundharvu, Dhunosh and St. haputya. The first was delivered to mankind by Bhubha Indra, Dhannunturi & five other deities & comprises the theory of disorders and medicines, with the practical methods of curing diseases: the second or music was invented & explained by Bharutu, the third उपवेद was composed by Vishwamitru on the fabrication & use of arms & implements handled in war by the tribe of Kshatriyas, and Vishwakarma, revealed the fourth in various treatises on sixty four mechanical arts for the improvement of such a exercise them (उप prep, near, and वेद the Vedus

५ उपस्थित उपस्थित hit adj. ready present

५ उपहास उपहास m. Laughter fun sport

५ उपाध उपध, k & violence injury injustice

५ उपाधी उपध, he adj. violent unjust

५ आगो उपगो v.a. To create to produce, earn, get.

उषा osha

उषा osha

उपाय oopae m. remedy plan scheme	² Early morn. Daybreak
उपास oopas (S उपवास) m. a fast	उत्ताना oosurna, v. n. To retreat shrink from, recede from S अपसर्ण
उफनना oop, humma v. To boil over	उपास oosas (S उकास) m. breath.
उबटन oobhun (S उद्धर्तन) m. a paste for scouring the skin previous to bathing	उ ००
उबटना oobutna v. To rub on the body, a detergent application called उबटन v. v.	ऊँच ooncho (S उच्च) adj. high tall lofty.
उबारना oobarna v. To set at liberty to liberate to release (S उद्धार)	उत oot m. 'One who dies without leaving issue' ² met: an unmarried man see अकृत.
उभक oob, huk m. a bear	उतर ootur m. See उत.
उलमुक oolmook m. a fire-brand wood burning or burnt to charcoal	ऊयो ood, ho (S उदय) m. The name of a friend & companion of Krishna
उर oor. (S उर) m. The breast, the bosom उलाना oorlanara v. to caress to fondle	ऊबट oobut adj. Impassable steep inaccessible (S अब प्रविष्ट & बाट road.
उर्वती } S 'The name of one of the courtizans of Shivanga or Indri's heaven. An ornament worn on the breast	ऊई पुंडू oordhpoond m. A perpendicular line, delineated on the forehead by the Vishnuvras or worshippers of Vishnu or ऊई raised, elevated & पुंडू painting delineation
उलहना ooluhna 'm a complaint an accusation ² (S उर and रह grow - v. n. to grow to vegetate	ऊई साँस oordh sans m. deep inspiration gasp (S ऊई high and आस breath
उलूल oolook, hul m. a wooden mortar	उषा oosha or oot, ha S. The name of the Wife of Unirood, hu the Son of Kamudev
उषा oosha or oot, ha S. The wife of Unirood, hu the Son of Kamudev	

रि.

- स कचा richa f a magical invocation
a mystical prayer of the Vedus
स कत ritoo f a season
स कन rin स कण) m. borrowing debt
स कदि ridd, hi f increase wealth pros.
purity
स कनिषा runya स कणी) m. a debtor
स कवि rishi or ruk, hi. m. a sage
स कपीश rukheesh or rukheesh m. a
Chief of the rukhees or saints (Comp
कवि a saint ईश lord).

ए e

- स एकताज्वा ekatura juwa a tertian
ague एकताज्वा composed of एक
one (day) क्ता intervening and जा
a fever)
स एकंत ekant adj aside apart alone
स एकाए की eka, ekee adv all at once
suddenly
स एकादशी ekadushee f The eleventh
day of the lunar fortnight

र ue

- र है uenth f a coil, a twist, a con-
volution

- स ऐश्वर्य neshwuryu m. grandeur
glory pomp wealth majesty state

ओ o

- क ओक ok m. 'a house, a dwelling
an asylum, a place of refuge
स ओय ogh m. Multitude a gregate
m general) a collection
क ओझ onda adj Deep
क ओधा ondha adj Upside down
overturned
स ओखली okhlee (स उखल) f a wood-
en mortar
क ओट of f protection shade shelter
partition screen
क ओड़न onum m. a shield a target
स ओढ़ना or, hua 'v.a. To put on
(dress) 'm sheet cloak or man-
tle from s root ओ cover
स ओढ़नी or, huee f a smaller sheet
a veil or woman's mantle
स ओदा oda (स ओढ़) adj wet, moist
damp
स ओधे odhe (See अधिकारी.)
क ओप op. f beauty elegance
brightness polish
क ओ or, f. 'Boundary limit
way, side (wards)

५ कौसीना *osesa m* 'The head of a bed or resting place' a pillow a cushion.

कौ uo.

५ कौ uoconj: And also

५ कौगी uongee f silence dumbness

५ कौगुन uogoon m bluish, vice defect (५ अवगुण, अव prep, implying bad &ca. & गुण quality)

५ कौघट uoghut adj. inaccessible steep unfrequented ५ अव and root घट घट्

५ कौचक uochuk adv. suddenly int

५ कौचट uochut aware, unexpectedly

५ कौंडा uonda See कौंडा

५ कौतर uotar (५ अवतार) m descent especially of a deity from heaven

५ कौदात uodat (५ अवदात) adj. white (the Colour)

५ कौंधाना uondhana v.a. To turn upside down to overturn.

५ कौसर uosur (५ अवसर) m Time leisure opportunity

५ कौसर uoser m. anxiety solicitude

क R

५ कंकन kunkum ५ कंकण) m. a bracelet or ornament for the wrist.

५ कंकर kunkur (५ कर्कर) m. a nodule of lime stone

५ कंचन kunchum, कंचन) m. gold
कंचनवचित kunchum khuchit adj. inlaid with gold.

५ कंचु kunchoo ५ कंचुक) m. a bodice or Jacket

५ कंज Kunj m. a lotus (कं water and ज) born produced

५ कंठ Kunth m. 'The Throat, the windpipe' 2 Voice

५ कंठमाला Kunthla m. a necklace composed of pieces of gold, silver &c put on children to avert evil (५ कंठ and माला a necklace)

५ कंत Kant (५ कांत) m. a husband sweetheart

५ कंद Kund m. a bulbous or tuberous root 2 one of an esculent sort.

५ कंदरा kundura m. An artificial or natural cave a cham m. a mountain

५ कंध Kundh (५ कंध) m. The shoulder

५ कंवल kumwal m. a lotus कंवलैल

kumwal nuen adj. having eyes like the flowers of the louts कंवलदह kum

wal dub m. very deep water abounding with lotuses.

५ कंस Kungsu m. The uncle &c. among

of Kuthum by whom he was slain	wood and उद the belly, the belly being as hard as wood.
कका Kuka m. a paternal uncle	कठिन Kuthin adj. difficult painful troublesome
कचनारि Kuchnari (कैचनार) f. a tree the flowers of which are a delicate vegetable (Bankima raniegata)	कठोरता Kuthoruta f. relentlessness cruelty
कचोरी Kuchoree f. a dish made of wheaten bread and pulse	कड़कना Kurlina v.n. To crack to crackle.
कच Kuchch. hu. (कच्छ) a tortoise a turtle	कड़वा Kurlha m. encouraging the soldiers in the time of battle by pointing out the good effects of shameless valour, extolling the actions of former heroes &c. war song to encourage combatants
कच्छलंपट Kuchh. lumput adj. Incontinent lewd dissolute. कक्ष) a cloth worn to conceal the privities & लंपट false	कड़वैत Kurlhet m. a kind of bard in Indian armies whose office it is to encourage the soldiers by the exhortations called कड़वा.
ककु Kuch. hoo } neut. pron. Any	कड़ा Kura adj. 'hard, stiff' harsh obdurate.
ककु Kuch. hos } some something little whatever	कड़ोड़ Kuroor (स कोटि) adj. ten millions
कट Kut (स कटि) q.v.	कड़ना Kurlna v.n. To be extracted drawn pulled out, to escape, rise ship, issue spring. 2 to be drawn or painted (as a picture
कटव Katak m. an Army	कत Kutind (स कत) where where? 2 (स कथम्) why?
कटाक्ष Kutach. h. or Kutaksh m. G. kung a look a glance or side look कट to go and कटि the eye)	कथना Kut. hua v.a. to tell to say to
कटार Kutar (स कटार) m. a dagger	
कट Kuti f. The reins the loins कटि केहरी Kuti Kehuree adj. having a waist elegant as the loins epithet of a woman कटि and केसरी a lion	
कठुन्दर Kuthundur m. The wind drop. sympny काथेदार from काथ	

to relate from s root कथ to speak कथा kutha f. a story tale fable relation narrative कदन kudum m. a killer a destroyer कदम kudum (s कदंब m. The name of a tree (Nauclea Orientalis) कन kun (s कण) m. Grain corn² a grain, a minute particle कनक kumuk m. Gold, the plant Dhatura or thorn apple (Dhatura metel) कन्या kunya f. a girl not above ten years of age a daughter a maiden⁴ The sign Virgo कन्यादान kunyadan Giving a girl in Marriage कन्हैया kunhaya m. A name of Krishna कपट kuput adj. Deceiving insincere² m. Fraud deceit trick कपटस्थ थारी kuputroop d'haaree a hypocrite कपटी kuputee adj. insincere, false deceitful कपड़ोंहोना kupron hona v. n. To have the Menses कपाट kupat m. A shutter, the leaf of a door कपार kupar m. The skull, the कपाल kupal } cranium.² fate. destiny	कपि kupi m. a Monkey कपुन kupoon } (s कपुन m. a bad कपूत kupoot } or degenerate son कपूर kupoor (s कर्पूर) m. Camphor कपोत kupot m. A Pigeon. कपोल kupol m. The cheek कपोलगेंडुआ kupolgendooa m. a small pillow of a circular shape to rest the cheek upon (s कपोल and गेंडुका a Ball कबंध kubandh m. a headless trunk especially retaining the powers of action. कव्वा kubra (s कर्क) adj. Grey, dirty white variegated. कमंडल kumundul (s कमंडलु) m. an earthen or wooden water pot used by the ascetic & religious students. कमल kumul m. A lotus कमला kumula f. a name of Luchhmee कमोदिनी kumodinee (s कमोदिनी) f. a sort of water lily, described as expanding its petals during the night & closing them in the day time (Menyanthes Indica ofistama कमोरी kumoree f. a small earthen pot का kur m. The hand² Tribute duty tax, fee.
---	--

स ककुष kukus (स कर्कश) adj harsh obdurate violent sharp contumelious स कताल kurtal, m. a musical instru- ment, a kind of small cymbal, the word may also imply beating time with the hands का the hand and ताल musical time. स कान्फल kurunphool m. a kind of ear-rings कण the ear, and फल a flower स कर्म kurum m' Business, action. स कर्म kurum }² fortune, fate, destiny. स कारवी kuraveer m. The name of a flower (Nerium odorum) क कण kurara m. The perpendicular bank of a River & side bank bank स करुणा kuroona (स करुण) f. Tenderness compassion. Mercy- करुणानिधान kuroon nid. han. The abode of mercy स कर्कस kukus su कर्कस. स कर्ता karta m' Maker, author, doer creator Agent² a proprietor Master³ a husband. स कल kul (स कल्प) f. ease tranquili- ty, quiet rest स कला kula f' digit or 1/6th part of the Moon's diameter² a division of time, about 8 seconds³ a part,	a portion⁴ art, trick कलंक kulunk m. calumny, reflec- tion scandal spot obloquy. क कलमलाना kulmulana v.n. To fidget to writhe स कलस kulus m' The spire or orna- ment on the top of a dome, a pin- nacle² a water pot. स कलसी kulsee f. dimin. of the pre- ceding words. स कलशस्थापनकरना kulus st. hapum kurma- ra. To make an offering of a jar of water to any deity, five Trees of the following sacred Trees are pre- viously placed in it, viz. ^tthe Ushwattika / Ficus Religiosa / vritu (Ficus in- dica) / oodoombur / ficus glomerata Shumee (mimosa albidia) & Amru or Mangoe (स कलश a water pot & स्थापन placing.) स कलि kuli f' a bud an unblown flower blossom² The fourth or present age of the World, according to the Hindoos स कलेऊ kuleo (स कल्याहार) m. Cold meat, stale victuals, a luncheon a breakfast कलेश Kules (स क्लेश) m' sickness
--	--

pain, trouble, affliction, vexation Quarrel, contention	स कौष Kank, h (S कक्ष) f. The armpit
स कलोल Kulol (S कलोल) f. Friskiness wantonness, play, sport	स कौंश Kanch, ha or Kangsha f. De- sire with inclination
स कल्पतरु Kulpu taroo, m. one of the	स कौंठ Kaut, ha (S कंठ) near proximate
कल्पवृक्ष Kulpu brich, h. f. fabulous trees of Indra's heaven or Svargu, a tree which yields whatever may be desired (कल) a resolve a purpose and रुक्ष or वृक्ष a tree.	स कौंस Kaus (S काश) m. a species of grass (Saccharum spontaneum)
क कललाना Kulnilana m. to flutter to writhe, to fidget	क काई Kae f. The green scum on the surface of stagnate pools or the green mould that sticks to walls and pavements
स कल्याण Kalyan (S कल्याण) m. Wel- fare, prosperity.	स काण Kaj (S काक) m. a crow
स कवच Kuvach m. Mail or armour	क काचा Kacha adj. 'Unripe raw' im- ple, unskimming.
स कवि Kavi m. a Poet	स काख Kach, h (S कच्छ) m. a cloth worn round the hips passing be- tween the legs & tucked in behind The upper part of the thigh
स कष्ट Kuskht m. Affliction pain want, penury	स काखना Kachhna v. a. To bind on or tie up the काख Kach, h q.v.
स कष्टी Kushtee adj. suffering, afflicted in want	स काखनी Kach, hnee f. a cloth worn over the काख Kach, h q.v.
क कषक Kusuk m. pain affliction	स काज Kaj (S कार्य) m. business affair a work an action
क कसकना Kusukna m. To suffer pain to be painful	स काठ Kath (S काष्ठ) m. wood काठ कवाड Kath Kubar wooden articles
क कहा Kaha pron. What? which? how? why?	क काढना Kar, hua v. a. 'To draw forth (as a sword) to take out, to extri- cate' To draw to paint to delineate
स कहावत Kuhawut (S कथावत) f. a pro- verb, saying, an adage	
क का Ka pron. whom, what, which?	

s कातर Katur adj. distressed agitated with distress confused.	s कायर Kayur (s काता) adj. Timid Timorous coward
s कादौ Kaduo (s कदम, m. shame, mud) mure	s काज Karaj (s कार्य) m. business an action affair work profession &c
s कान Kau' (s कर्ण) m. The ear ² /K, f. modesty shame कानकाणा) Kau kuma m. to be ashamed	s कान Karun (s कारण) m. account cause reason occasion.
x कान्ह Kanh, m. one of the names	s कार्तिक Kartik m. name of a Hindoo month. the full moon of which is near Krutika or the Pleiades
x कान्ह Kanh, m. one of the names	(October - November)
s काम Kam m. 'desire, wish, inclination' ² The god of love, the Indian Cupid ³ (s कर्म) business	s काल Kal. m. 'death' season, time of death, famine. ⁴ कल्प) Tomorrow
s कामकेलि Kam Keli, f. amorous dalliance coition (काम) love, desire, & केलि play	s कालिन्दी Kahlindie f. a name of the River Jumuna.
s कामदेव Kamdev m. the god of love the Indian Cupid.	s काली Kallee (s कालिय) m. The name of a serpent with a hundred & ten heads which was vanquished by Krish.
s कामना Kamuna f. desire wish inclination	mu. ² Hs. The name of a Hindoo Goddess.
s कामरि Kamari (कामर) f. a blau.	s कालीदह Kaleduh m. The name of a whirlpool in the river Jumuna in which the serpent Kallee lived (s कालिय and इद very deep water
s कामरी Kamuree } Ket	x काहे Kahe, pron. why! 'wherefore!'
s कामातुर Kamatoor adj. libidinous lustful distracted with lust (काम) desire and कातर afflicted distressed	s किंकिनी Kinkunee (s किंकिणी) f. a girdle of small bells worn by women
s कानिनी Kaminee f. a loving or affectionate Woman.	s किता kit (s कित) adv. where whither
s कायक Kayuk कायिक) adj. bodily personal.	s किती Kitee (s कति) How much, how many,

कू koo

कू koorh

किन kin. pron. interrog. plur. inflect. who which ?	कुंचकी koonchukkee (स कुंचका) a bodice
स किन kinnun m. demigod attached to the service of Koorveru, the God of riches a celestial quivister or Musician	स कुंज koonj m. An harbour
स किम् kinu pron. what which, how	स कुंड koondu m. 'a hole in the ground for receiving & preserving consecrated fire. 2 a pool, a well a spring or basin of water especially consecrated to some holy purpose or person
स किरन kirun (स किरण) a ray of light, a sun or moonbeam	स कुंडल koundul m. An ear-ring
स किरीट kiriet m. a crest a diadem	स कुंती koontee. The Wife of Pandoo & mother of the Panduun princes by as many Gods
स किल्कारीमारना kilkaaree marna v.n. To express pleasure by any sound or cry, to shout (from किलकिला sound expressing joy)	स कुंदन koondu m. pure gold.
स किशोर kishor m. a child, a son	स कुंवर koonwur (स) m. a boy a son, a child 2 The son of a Raja, a Prince.
स किसान kisan (स कृषिमान) m. a husbandman	स कुंभ kumbh m. a water pot
स कीट keet m. An insect a worm a reptile	स कुच kroch m. a beast a papa a brute
स कीनी keenee 3 rd pers. sing. fem. perf. tense of कानै	स कुटिल kootil adj. crooked bent perverse untoward
स कीर keer m. A Parrot	स कुटुम kootom m. kin family tribe
स कीर्ति keerti } & fame renown	स कुटुंब kootomb } cast relative
स कु koo, a particle of depreciation prefixed to nouns & implying 'sin guilt' 2 reproach, contempt 3 Diminution littleness -	स कुटुमी kootomee (स कुटुमी) m. a householder a paterfamilias
	स कुटुंब kootewj. bad habit कु) bad & डेव habit nature
	स कुठार koothar m. An axe
	स कुठना koor-hua v.n. To grieve To mourn, to lament, to pine

स कूरुल kootool m. sport pastime
activity, a show, a spectacle

स कूदल koodal m. a kind of hoe or
spade

स कुम्बा kumba (स कुडम्ब) m. Tribe cast
family brotherhood

स कुब्जा kooja (स कुञ्ज) adj. hump-
backed crooked

स कुमति koomuti adj. wicked vicious
(कु) bad and गति mind understanding

स कुमुद koomud m. a white esculent fl-
कुमुद koomood tus, that expands
its petals during the night & closes
them in the day time.

(Nymphaea esculentia)

क कुम्हलाना koom, hlana v. to wither
to fade to dry up.

स कूरुक्षेत्र kooroochhetru or koorookshetru
m. The country near Delhi, the
scene of the great battle between the
Kooros & Pandos (स कूरु) the Kooroo
race, and क्षेत्र a field

स कूल kool m. family race tribe कल
देवी koolu. deva f. any female dei-
ty worshipped in particular by a
family thro successive generations

स कुलद्रोही koolu drohee m. one who
brings disgrace or reproach upon his

family कल and द्रोही an injurer

स कुलपूज koolu-pooj m. The object of
worship or of reverence of a family
a family Priest (स कूल family &
पूज fit to be worshipped)

स कुलवधु koolu-bud, hoo f. a virtuous
woman of a noble family (कल family
and वधु a woman)

स कुलवान koolivan adj. well born
of good or noble family of noble descent

स कुलाहल koolahul (स कोलाहल) m. a
loud & confused sound, a great and
indistinct noise tumult uproar

स कुलीन koolen adj. See कुलवान

स कुल्हाड़ी koolhasee (स कुल) f. an axe

स कुवेर kooler m. The Indian Plutus
the Gods of wealth.

स कुशल koolshul

स कुशलक्षेम koolshulch, hem

स कुशरात koolshurat

स कुशलात koolshulat

स कुशुरात koolshurat

क कुहराम koolhram m. lamentation
weeping

स कूहासा koolhsa (स कुहेलिया) m.
a fog a mist.

स कूक कूक (स कूक) f. The notes
of the Kookila q.v.

f. health
happiness
welfare.

कल कृष्ण

केतो क्वेसु

- ५ ऊकृता kookhuta v.n. to sound as
Koels do. from ५ ऊकृ the
Kokila's cry.
- ५ कूकर kookur (५ ऊका) m. a dog
- ५ कूढ koorh adj. foolish stupid, sim-
pleton
- ५ कूप koop m. a well
- ५ कृत krita part. pas. made done
composed.
- ५ कृतघ्नी krita-ghnee adj. ungrateful
(negligence of favors, an ingrate) (कृत
what has been done and घ्नी who
kills or destroys.
- ५ कृतार्थ kritarth adj. 'The granting
of a supplication, the fulfilment
of a request' 'Successful having obtained
'one's purpose or accomplished one's
design' ५ कृतार्थ; comp. of कृत
and अर्थ purpose
- ५ कृपण kripun (५ कृपिण) adj. Miserly
avaricious.
- ५ कृपा kripa f. favor kindness mercy
pity compassion कृपानिधान The abode
of mercy कृपासिंधु Ocean of grace
or mercy
- ५ कृपालु kripaloo adj. compassionate
merciful liberal kind, benevolent
- ५ कृष्ण krushna m. The deity so named

2. adj. black or dark blue.
- ५ कृष्णवतार krushnavatar m. an incar-
nation of the god Vishnu in the form
of Krishna कल and अवतार descent
or incarnation of the deity
- ५ कृशता krushata (५ कृशता) f. slender-
ness spareness leanness
- ५ केतिक ketik adj. some a few a little
- ५ केलि keli f. Play spot pastime
- ५ केवल keval adj. only solely
- ५ केश kes (५ केश) m. The hair of
the head
- ५ केशर kesur m. Saffron
- ५ केशरि, केशुरिया (५ केशरीय) adj.
Saffron coloured
- ५ केहरी kehree (५ केशरी) m. a lion
- ५ के क्वे (५ क्वेति) 'How many?' 'Seve-
ral' ३/१६/comp. or either!
- ५ कैंचली kuenchulee (५ कैंचुली) f. The
tongue or skin of a Snake
- ५ किलास kielas m. The name of a
mountain placed by the Hindoos
amongst the Himalayan or Snowy
range to the north of Hindostan
it is the fabulous residence of Koorva
& the favorite haunt of Shiva
- ५ केतो kuesuo pron. How? in what
manner? what sort of

कोम kom

क्रिया kriya

- क केहैं kuchuon. 1st. per. sing. fut.
 tense of कहैं.
 क को ko. pron. who which what?
 स कोऊ koo (स कोहि) any anybody
 me a somebody
 स कोक kok m. 'Scientia minorum
 diversorum coeundi a quodam
 kok Pundit explicata unde nomen
 2 The muddly Gorse
 स कोकिल kokil f. The black or morian
 Cuckoo कोकिलवैनी kokil buence
 adj. Speaking like the kokil,
 eloquent as the kokil
 स कोण kok.h (स कुशि) f. The womb
 the abdomen.
 स कोणबंध kok.h bund.h adj. barren
 स कुशि the womb, abdomen and बंधा
 barren
 स कोट kot (स कोट) m. a fort, castle
 strong hold.
 स कोटि Koti adj. A crore, or ten
 Millions
 स कोढ़ kor.h (स कुष्ठ) m. the leprosy
 स कोढ़ी korhee (स कुष्ठी) m. a leper
 स कोप kop m. rage passion anger
 स कोपना kopna v.n. to be angry
 To be wrath, to rage.
 स कोमल komul adj. soft tender mild

- स कोमलता komoluta s. softness placidity
 mildness
 क कोर kor f. Point 2 (स कोर) edge
 border margin side's कोर) m a
 crore or ten Millions
 क कोरा kora adj. New unused fresh
 (applied chiefly to clothes earthen
 vessels and paper
 स कोलाहल kolahul m. A confused or un-
 gled sound a noise made by many
 tumult uproar.
 क को ku postpos. of belonging to
 क कोँ kuon postpos. So for
 स कुँता kuonta f. see कुँती.
 स कोर kuor (स कवल) m. a mouthful
 स कोरपुंडु kuorpundoo- (स कोरवपंडु) m.
 The kuorums & the Pandums, the
 patronymicks of two families
 descended from Kooroo by their
 respective fathers Dhritinashtru & Pandoo
 स कोला kuola (स कुल) m. Corner
 side of a Room &
 स कोणै kyaee (स केदार) f. a bed (of
 a garden
 स क्रांति kraanti (स क्रांति) f. splendour
 lustre
 स क्रिया kriya f. 'Deed, an act action
 2 a religious act 3 obsequies 4 a verb

शौर kshuor

ख kshur

- क्याकर्म kriya. kum m. Performance of obsequies.
- क्रोडा kreera f game. Play, pastime
- क्रूर kroor adj cruel pitiless harsh hearted harsh savage.
- क्रोधं krodh m. anger passion
- क्रोधी krodhee } adj. angry pas-
- क्रोधवान् krodhwan } sionate wrathful
- क्षई ch. huse. s क्षय) f Pulmonary consumption
- क्षत्री ch. hutree s क्षत्रिय) m. a man of the second or military tribe of Hindoos.
- क्षान ch. hum or kshum s क्षण) m a moment or instant
- क्षमना ch. humna va. to Pardon, to forgive (s root क्षम bear endure)
- क्षमा ch. humna or kshuma f pardon forgiveness.
- क्षिति ch. hit (s क्षिति) f the Earth
- क्षिमा ch. humna (s क्षमा) q.v.)
- क्षीर ch. heer or ksheer m. milk
- क्षुधा ch. hoodha or kshood. ha f hunger
- क्षेत्र ch. hetru or kshetru m. a field
- क्षेम ch. hem or kshem m. health happiness welfare
- क्षौर ch. huor or kshuor m. The shaving of the head.

ख ksh.

- खंजन khunjin m. name of a small bird. a wagtail
- खंड k. hum m. 'a piece a part a fragment a portion division of a house² a section³ Sugar (coarse)
- खंभ k. huml. ho (s खंभ) m. a post a pillar
- खंभगेकना khum. thokna va. To strike the hand against the arms preparatory to wrestling & ca. to challenge (as wrestlers do.)
- खग khug m. a bird in general
- खटुकना khutukna v.n. To mangle to pierce / as a thorn / ² to doubt to be apprehensive.
- खटुका khutka f 'doubt, apprehension' sound of footsteps.
- खटुह्यार khut ch. huppur m. a bedstead with curtains, खट्टा a bedstead (and (R.) कप्प a roof)
- खटपट khutput 'wrangling contention, quarrel' ² clashing of weapons
- खटीका khuteek (s खटिका) m. a hunter one who lives by killing (and selling game)
- खडक khuruk f a cowhouse or cow shed.

खड्ग khurug (खड्ग) m. a sword or scimitar	खिनी khirnee (खीरी) f. Name of a fruit and tree (Mimusops kauke)
खड़ी khuree (खटिका) f. Chalk.	खिलना khilna, v. n. 1 To blow as a flower) 2 To be delighted, to laugh.
खन khun. m. a division of a house. a story, a flight of rooms (see खब)	खिसलना khisulna, v. n. To slip.
खप्पर khuppur (खप्परा) m. The skull, the cranium 2 An earthen Cup used by Jogees.	खिसायरना khisae ruhna, v. n. To flinch, to draw back, to be abashed
खर khur m. An ass (Pers. خر)	खीजना kheejna, v. n. To be angry, to be vexed (From खिद pain, grief)
खरक khuruk (see खड्क)	खोजलाहट khojlahut, f. itching & scratching
खुरबुर khurbur, f. 1 Sound of a horse's feet in galloping 2 Hurry, bustle, commotion, tumult.	खोस khoos, m. Animosity, spite, rancour खोसना khoos-ana v. n. To be angry
खुरा khura, adj. Pure, prime, best sort, genuine, honest, candid, sincere	खोर khoor, m. a (cloven) hoof
खलबल khullul, f. Hurry, bustle, agitation, alarm, tumult	खोदना khoondna, v. a. To dig up (as the earth with the feet) (From खण)
खसोटना khusotna v. a. To pull, to pluck, to pull the hair, to scratch, to tear.	खेत khet, (खेत्र) m. 1 A field a field of battle 2 A sacred or holy place
खंडा khanda (खड्ग) m. a straight double edged sword	खेद khed, m. Sorrow, grief, affliction
खाई khace, (खात) f. a ditch a moat	खोज khoj m. 1 Search, inquiry, 2 Trace, mark.
खज khaj (खर्ज) f. the itch	खोह khooh, m. a cavern, abyss, a pit
खजा khaja, m. Name of a sweetmeat like pie-crust	खोड khud, f. The marks which Hindus make on their foreheads with sandal wood, saffron, &c
खानि khani (खनि) f. a mine	खोलना khuolna, v. n. To boil to be agitated by heat.

गंध gundh

गज guy

खाल khyal (खिला) m. Sport, fun, pastime

गु gu,

गंगाजमनी gunga-jumnee, f. a kind of earring

गंगाधर gungadhur, m. an epithet of Shiva (गंगा the Ganges and धर who possesses or receives Shiva is fabled to have received for a period the Ganges in his matted hair)

गंडजाडाबंधना gunth jora bandhna, v. a to tie together the skirts of the mantles of the bride and bridegroom: a ceremony attending marriage performed by the Purohit or officiating priest (from गंधिवंधनम् lit. tying the knot)

गंडा gunda (गंड) m. a ring, a circle, a kind of horse collar or knotted strong tie round the neck of a child &c. as a preservative against evil

गंडारा gundara m. a sort of axe a pole-axe.

गंधर्व gundh, hurb, m. a celestial musician a class of demigods who inhabit Indra's heaven & form the orchestra at all the banquets of the

principal deities

गंभीर gumbheer, adj. Deep / as water but applied metaphorically to sound, intellect &c. as in English)

गज guy, m. An elephant गजगमनी guy-gumnee or गजगोनी guy-gumonee adj. f. walking / stately / like an elephant an epithet made use of to express a graceful gait in a female

गजगह guy-gah, m. string, composed of several tassels made of the hair of a species of ox, and suspended as an ornament from an elephant's neck, or is fastened to a horse's ears, extending on both sides to the saddle

गजपति guy-pati, m. the master or rider of an elephant, the title of a Raja

गजपाल guy-pal, m. An elephant-driver or keeper.

गजमणिह guy-munih m. see the following word / गज an elephant, and मणिह a jewel)

गजमोती guy-motee f. an elephant pearl it is a popular idea of the Hindoos, that the finest pearls are to be found in the heads of elephants (गज and मोतिका a pearl)

गजरा guyra, m. an ornament for the

wrist, a bracelet

गडना gurna, v. n. To be driven into the earth as a stake &c to enter to penetrate, to lie, to sink, to be buried (From ३ गर्त) a hole

गडगूदा gurgoodur, m. any old tattered clothes, rags and tatters

गडना gurnna, (३ गर्तने) v. a. To malleate, to form by hammering २ To make to form ३ v. n. To be made formed or fashioned.

गढ़ gurbh, m. a fort, a castle.

गढ़ी gurbhee f. a small fort or castle.

गुत gut f. Funeral rites? Salva.

गुति guti f. State condition.

+ Custom habit, usage, way, motion procedure, march, pace, gait गतकाला गुत, or guti kurna, v. a. To perform the funeral rites

गदा guda, f. a mace, a club

गदाधर gudaadhar, m. a name of Krishna गदा and धर who holds Krishna or Vishnu, is represented holding a mace in one of his hands

गद्दी gaddie, f. a cushion, pad or anything stuffed. २ A seat ३ a sovereign's throne

गुन gun (३ गुण) m. Troops of

inferior deities considered as Shiva's attendants; and under the special superintendence of Ganesha २ a troop, a flock, a multitude

गुनना gunna, v. a. To count, reckon, number (From ३ गणन)

गुमन gumun, m. going in general

गया गया f. The name of a City in the province of Bihar and a celebrated place of pilgrimage

गयाली guyalee m. a class of Guya Brahmuns, who officiate in certain religious ceremonies performed by pilgrims at that place (३ ग्यालय; comp. of गया and आलय a house; whose abode is in Guya)

गुरगुना gurugna, v. n. To hellow to roar २ To thunder (From ३ गर्जन)

गुरुर गुरुर, m. The bird and vehicle of Vishnu, he is generally presented as a being some thing between a man and a bird, and considered as sovereign of the feathered race

गर्जन gurjun, m. bellowing, roaring २ Thunder.

गर्भ gurbh m. Pregnancy

गर्भवती gurbhivutee adj. pregnant

गर्व gurb, m. vanity, pride

गात्र gat

गिरि giri

ॐ गल gul, m. The neck throat गलबहिर्वा	ॐ गदी gadee f. same as गदी १४
ॐ डालना gul buhiyan dalna, v. a. To throw one's arms around another's neck	ॐ गायक gayuk m. a singer
ॐ गलाघोटना gula ghotna v. a. to throttle to choke	ॐ गारी garee (ॐ गालि) f. a buse
ॐ गली gulee, f. a narrow lane.	ॐ गारुका garuka (ॐ ग्राहका) m. a chapman, a purchaser
ॐ गवन guvun (ॐ गगन) m. going - moving.	ॐ गारुगा gahua v. a. To inquire, to search, to seek ² to thrash, to tread
ॐ गवरी guvuree (ॐ गौरी) f. a name of goddess Parvatee	ॐ गारुगाहि garigahi (plu. per. part of गारुगा) having inquired or sought repeated by
ॐ गहना guhna v. a. To lay hold of the handle to seize, to catch to take	ॐ गिडगिडाना gurgurana v. a. To beseech to implore earnestly & humbly
From ॐ ग्रहण ² ornaments Jewels.	ॐ गिड gidh. (ॐ गड्ड) m. a vulture
ॐ गंडा ganda m. sugar cane	ॐ गिरगिट gurgit m. 'a lizard. ² a chameleon
ॐ गंडीव gandeervu m. The name of the bow of Arjoun	ॐ गिरि giri m. a hill mountain गिरि
ॐ ग्राम gam	धारनकर्ता girid. harun kuma. To uphold or support a mountain
ॐ गाँव gamu } ॐ ग्राम) m. a Village.	ॐ गिरिजा girija f. a name of the goddess Parvatee as daughter of the personified Himalayan mountain (गिरि
ॐ गगरी garee (ॐ गरिगि) f. a water vessel a juglet	a mountain, and जा born, mountain born.
ॐ गजना gayna v. n. (see गर्जना)	ॐ गिरिधारी girid. harree m. a name of Krishna (गिरिधारी and धारी one who sustains
ॐ गजाबाजा gajabaja m. The sound or clangour of various musical instruments. See बाजा.	ॐ गिरिराज giri. raj m. 'a name of the hill of Govardhan, the Parmapur of
ॐ गाडा gara (ॐ गत्री) m. a cart a carriage.	
ॐ गत gat (ॐ गात्र) m. the body	

गुण gōṇ

गुण gōṇ

the hindoo's name of Krishna
(गिरि and राज King)

गुण geedh (S गुण) m. a vulture

गुण goṇy (S गुण) S The seed of
Abrus precatorius or the shrub itself

गुणहार ghony-har m. a necklace com-
posed of the Goṇya seed

गुण goodda m. a bough, a branch

गुण gōṇ (S गुण) m. 'a quality an
attribute or property in general
but especially of excellence &c. a pro-
perty of humanity of which three
are particularized namely, the
Sukha Rūp and Guna, or principles
of truth or existence, passion or feelings
and darkness or ignorance 3 a

string a rope 'a favor, a kindness
गुणकरना gōṇ karna To benefit गुणका

पलददेना gōṇ ka pulta dena To pay
a benefit गुणछाडना gōṇ ch haṇḍna To

pass over a persons good qualities
गुणगाना gōṇ manna To acknowledge
a favour.

गुणगहक gōṇ gaḥuk m. a discernor
of merit a patron of learning गुण गुण
quality & गहक one who lays hold of

गुणवान gōṇ vān (S गुणवान) adj. Pos-
sessed of talent or virtue, virtuous

accomplished skilful

गुणी gōṇee (S गुणी) adj. possessed
of any quality or art virtuous skilful
dexterous &c. m. a snake catcher
one who charms the snakes.

गुणी goṇtee S a hidden sword (from
गुण hidden concealed

गुण goṇpha (S गुण) S a cave

गुण gōṇos m. a spiritual preceptor
pastor tutor (adj. heavy weighty
great (large or eminent)

गुणगुणहोना gōṇos mookh hona v.n. To
receive from a Gōṇos the initiatory
Muntra or mystical prayer pecu-
liar to the deity adopted for wor-
ship in particular, who is thence
termed the Ishṭa Devata or chosen
God, to become a Scholar

गुलाई gōṇaī (S गुलाई) S Round-
ness rotundity

गुलाल gōṇal m. a farinaceous, pow-
dered red, which the hindooos throw
on each other during the Holi

गुहनी gōḥnuṇ v.a. To thread, to
string To plait, to braid (from S
गुहनी)

गुहना gōḥna v.n. To resound, to
hum, to buzz, to growl (from S

गेंद gend

गौ quo

गुंजन to produce articulate agreeable sounds	गडी from गड an imitative sound
स गुज्जर gupur (स गुज्जर) m. name of an inferior cast among Hindus, so denominated, being originally from Gopur	स गह geroo (स गवरुक् or गेरिक्) m. a kind of red earth or ochre
स गुज्जरी gupure s. The female of गुज्जर qv. Name of an ornament worn on the wrists or feet.	स गह geh m. a house dwelling
स गुंजा ghoon, ha m. a sort of sweetmeat	स गैया gueya (स गैः) f. a cow
स गुथना guthna va (See गुहने)	क गेल quel f. a road
स ग्रह grihu m. a house dwelling	क गोड gor m. The leg, foot
स ग्रहस्थ grihasthu m. a householder a man of the second class, or he who after having finished his studies & been invested with the sacred thread performs the duties of the master of a house & father of a family	क गोद god f. The lap, bosom गोदपसारना god pusarna To ask to be गोदलेना god lena To adopt
स ग्रहस्थ आश्रम grihasthashram m. The profession or condition of a householder or married man (ग्रहस्थ a householder and आश्रम an order or religious state.)	स गोप gop me. Name of Hindu cast a cowherd (गो a cow and प who preserves)
स गंड genda (गंड) m. a rhinoceros	स गोपाल gopal m. a name of Krishna a cowherd (गो the earth or a cow and पाल who preserves)
स गेंद gend (स गेंदुक्) f. a ball (to play with)	स गोपालक gopaluk m. See the preceding word (गो and पालक a preserver.)
स गेंदतडी खेलना gend turee k. helua v. n. To play at striking a ball गेंद and	स गोपी gopee The female of गोप qv
	स गोबर gobur (स गामय) m. Cow dung
	स गोमू gomus m. milk buttermilk, curd, led milk (गो a cow- & मू juice)
	स गोरा gora (स गैर) fair complexioned
	स गोवना govana v. a. To conceal, to hide (from स गोपन)
	स गोविंद gobind m. a name of Krishna
	स गौ quo f. a cow

घट ghat

घरी ghar

- S गौर guor } f. a name of the Goddess
 S गौरा guora } Parvatee.
 S गौरी guoree }
 S ग्रह gruh m 'a planet ² (S ग्रह)
 a house, dwelling
 S ग्रहन ग्रुहम् S ग्रहा) m 'an eclipse
² seizing taking
 S ग्रहस्थापन gruh sthapana m. invoking
 the presence of the nine planets ग्रह
 a planet & स्थापन placing
 S ग्रह grah m. a shark, or according
 to some the Gangetic alligator
 S ग्रीष्म greekham (S ग्रीष्म) m. The
 name of the 4th of the six sea-
 sons including from 15th of
 Puerak. to 15th of Ashadh June
 July, the summer season
 S ग्रह greh (S ग्रह) m a house, dwelling
 S ग्वाल gwal (S गोपाल) m. a cowherd
 S ग्वालनि gwaluni (S गोपिनी) the female
 of ग्वाल q.v.
 K गिंडा guenda m suburb
 Vicinage 'adv. near

घ ghu

- S घण्टा ghunta f a small bell
 S घट ghat m 'a water pot the body
 (K) mind heart thought, soul

- K घटना ghutna v.n. To abate, to
 decrease, to be depressed
 S घटा ghuta f 'Cloudiness gathering
 of the clouds ¹ Clouds ² Crowds
 K घटायेप ghutap m. a covering of
 a Palkee or Carriage
 K घड़ियाल ghuriyal m. a crocodile
 S घन ghum m 'Gathering of the
 clouds ² Clouds
 S घनघोर ghum-ghor m Thunder.
 any loud noise adj. loud, roaring घन
 and घोर terrific K
 S घनतनवरन ghum tun burun, whose
 body is of the colour of the clouds
 an epithet of Krishna S घन clouds
 तन body and वर्ण colour
 S घनश्याम ghum shyam 'adj. black as
 a cloud, black clouds m. a name
 of Krishna घन and श्याम black
 or dark blue.
 S घना ghuma (S घन) adj. thick
 close confused numerous, much many
 K घबराणा ghubrana v.n. to be confused
 confounded perplexed, agitated
 embarrassed &c.
 K घमंड ghumund m. pride, haughtiness
 घबारा gharba m family
 घटी ghuree (S घटिका) f an hour

घुड़ ghoor

घोर ghor

or the space of 24 minutes (K)
fold, plait

॥ घहाना ghuhraṇa v.a. To thunder
Met To roar, to bawl

॥ घाघरा ghaghra m. a petticoat

॥ घाट ghat (॥ घट) m. a landing
place, a quay, ferry pass, bathing
place on a river side ?k, want
abatement, deficiency

॥ घात ghat, ॥ आम snare, ambuscade
opportunity घातकाना ghatakāna, To
watch an opportunity

॥ घातक ghatakā murderer, maimer
Enemy

॥ घातक ghatok adj. mischievous, in-
jurious, murderous, cruel

॥ घायल ghayul adj. wounded

॥ घालना ghalna v.a. 'To desolate
to ruin' To thrust in, to throw

॥ घाव ghaw m. a wound, a sore

॥ घिरना ghurna v.n. To be surrounded
enclosed To gather (as the clouds

॥ घुंघची ghonghchee ॥ a small red &
black seed (Abrus precatorius

॥ घुटनौचलना ghootnonchulna v.n. To
crawl about on the knees (as a child,

॥ घुड़चढ़ा ghoorchurha m. a horse
man घुड़) contract of घड़ा from ॥

घोटक and चढ़ा)

॥ घुड़बहल ghoor-bukul ॥ a four
wheeled carriage for riding in
drawn by horses

॥ घुन ghoon (॥ घुण) m. Name of
an insect (destructive to wood, meal,
grain and flour (a weevil

॥ घुरकना ghoorukna v.a. To brow beat
to reprimand, to frown at

॥ घुंघची ghonghchee ॥ see घुंघची

॥ घुंघट ghong, hut (॥ जवनिका) ॥ a veil
concealing the face with a veil &c
घुंघटकाना ghonghutkāna v.a.
To veil.

॥ घुंघरू ghonghroo m. name of
an ornament worn round
the ankles with bells fastened to it.

॥ घुमघुमाला ghong, hormala adj. loose
(as a robe) full

॥ घुमना ghoomna v.n. To go round
to turn to roll, to wheel (from घूर्ण)

॥ घेर gher adj. round surrounding
enclosing ॥ loose as a robe full
॥ winding meandering ॥ in circuit
circumference from घेरना)

॥ घेरना gherma v.a. To surround

॥ घेवर ghevar ॥ a kind of sweet meat

॥ घोर ghor adj. frightful horrible

चंद्र chundra

चक्र chukru

s घोरनिद्रा ghor nidra - deep sleep

k घालना gholna v. a To mix with a liquid to dissolve

च chu

s चंचल chunchul adj. 'Trembling' he. murous² restless, wanton play-ful³ perishable

s चंचलाई chunchulāe (s चंचला) f. 'rest-lessness' playfulness² Perishableness

s चंडाल chundāl m. a man of the lowest Hindoo cast met a witch

k चंडाल chundol m. a sort of sedan

s चंद्र chand m. The moon चंद्रवदनी chundra budanee, or चंद्रमुखी chundra mukhee adj. having a countenance beautiful as the moon

s चंदन chundun m. sandal wood or tree (Sorum myrtifolium)

s चंद्र chundra m. The moon

s चंद्रकला chundra kala f. a digit or the sixteenth part of the moon's diameter

s चंद्रवंशी chundra bungsee (s चंद्रवंशी) m. 'Descendant of the moon' The name of the tribe of Kshatriyas who claim descent from the moon

s चंद्रमा chundra ma m. see चंद्र

s चंद्रहार chundra har m. a necklace composed of circular pieces of gold silver &c. (चंद्र the moon and हार a necklace, each piece resembling the moon in shape)

s चंद्रिका chundrika f. The moon shine the moon beams

s चंपका chumpuk m. a tree bearing a yellow fragrant flower (michelia cham-paca चंपकवर्णी chumpuk burnee adj. of the colour of the chumpu flower i. e. gold coloured.

s चंपा chumpā see the preceding word

s चंवर chumwar (s चमार or चामर) m. a Chuonree the tail of the Bos grun-nius a species of ox used to whisk off flies &c.

s चक्रवा चक्रवा (चक्रवाक) m. The ruddy Goose (Anas Casarca)

s चक्रवी chukwee (s चक्रवाकौ) fem. of

s चक्रई chuknee } the preceding word

s चकित chukit adj. astonished

s चक्रा chakra m. The Barbette or Greek partridge, said to be ena-moured of the moon & to eat fire at the full moon (Perdix rufes)

s चक्र chukru m. a discus, or sharp circular missile weapon.

स चक्रित चुक्रित (स चक्रित qv	the four armed
स चाव चुक्क (स चक्षु) m The eye	क चपना चुपना v.n. To submit to stoop, to be abashed. To be crush- ed or squeezed.
क चोराणा चुचोराणा v.a. To suck (a dry substance from which nothing can be obtained.	स चपल चुपल adj. Tremulous shak- ing 2 Wanton restless volatile
स चट चुट (स गदिति) adv quickly instantly	स चपला चुपला f lightning
क चटक चुटुक f Glitter splendour 2 adj Intelligent, quick	क चमक चुमक f Glitter splendour
क चटकना चुटुकना v.n. To crackle (as wood on the fire) to crack 2 To split	क चमचमाना चुमचमाना v.n. To sparkle, to shine, to glitter
क चटकीला चुटकेला adj glittering splendid	स चर चुर adj. moveable loco- motive animate.
क चटवाना चुटवाना v.a. To make lick or lap up	स चरुना चुरुचना v.a. To smear or plaster the body with sandal wood (चरु from चर्च) perfuming
स चट्ताल चुत्ताल m a school, an academy चट्ट a boy and शाला a house	स चरु चुरुचरु s चरण) m The foot
क चडचडाणा चुचुराणा v.n. to crack	स चरुनामृत चुरुनामृत m. The wa- ter with which an idol's or a Brahmin's feet have been washed स चरणामृत
क चढना चुर्, हना v.a. To ascend, mount advance, attack embark, recline soar spread swell ride	comp: of चरण and अमृत nectar ambrosia)
स चतुर चुतोरा adj cunning sly shrewd aware knowing	स चरणोदक चुरणोदक m. See the pre- ceding (स चरणोदक comp: of चरण and उदक water
स चतुर्थ चुतुर्थ adj. Fourth	क चरपण चुर्पणा adj. 'Acrid hot (as pepper) 2 smart in conversation
चतुर्दशी चुतुर्दुशे adj. The four teenth day of the moon's age.	स चरित चुरित } m. nature dispo- sition conduct behavi-
स चतुर्भुज चुतुर्भुज m. a name of Vishnu चतुर four & भुज an arm	

our: history	culus melanoleucos
κ चह्या churoda m. a large pot	s चातर chator (s चतर) adj. 'Clever
s चर्चा churcha f. 'talking over past events, recapitulating former occurrences, mentioning argument ²	cunning shy shrewd wise knowing ² four.
Perfuming by plastering the body with sandal wood &c.	s चाम cham (s चर्म) m. hide skin leather
s चर्म churn m. a skin hide leather Pers.,	κ चाय chae m. Eagerness pleasure taste.
s चलिता chulitta (s चरित्र) qv	s चारु charu (s चारण) m. a kind of bard a panegyrist
κ चहचहाना chuhchuhana v.n. To sing to whistle to warble (as birds)	s चारु charu adj. beautiful elegant agreeable pleasing
s चहुँ chuhon (s चतुर) adj. four चहुँ	κ चाव chau m. See चाय.
आ चहुँ or adv. on all sides	κ चाहना chahna v.a. 'To love, to like, to
s चहुँचहुँ chuhon chukk. circumjacent all round चतुश्चक्र; comp. of चतुर and चक्र a realm a region	desire, to need, to require ² To see. चहरहणौ chahrhau v.a. & n. To watch to observe &c.
s चहुँदिस chuhondis see the preceding s चतुर्दिशा; चतुर; and दिशा Region quarter	κ चाहीता chaheta adj. Agreeable desirable beloved sub. a sweet heart one beloved.
s चांदना chandna चांदी m. light	s चिंघाड़ना chingharna v.n. To scream
s चांदनी chandnee चांदी f. 'The moon beams ² a white cloth spread over a carpet ³ any thing white and shining	to screech (applied properly to the Elephant)
κ चाचा chacha m. paternal Uncle father's Brother	s चिंघाड़ा chinghara (s चीकार) m. scream screech clamour
s चातक chatuk m. name of a bird (Co-	s चिंतित chintit adj. thoughtful reflective anxious
	s चिंता chinta f. thought consideration

विं churun

उप choop

reflection anxiety ॐ चित चित } m. mind life soul heart ॐ चित चित } m. mind life soul heart memory चितपाय chit chaes pleasing to the mind satisfactory what the heart desires चितचोर chitchor, heart stealer heart stealing or alluring चितलाना chit lana vn. To be attractive to be attached to apply to. ॐ चिता chita f. a funeral pile ॐ चिताना chitana va. To caution to warn to apprise, from ॐ चितने ॐ चित to know ॐ चितने चितनेनुवा. To see, to look at, to behold ॐ चितनेना चितनेना va. To see, to look at, to behold. ॐ चित्र chitra m. a picture चित्रशाला a picture room, a gallery of pictures ॐ चित्रविचित्र chitru bichitru adj. of various colours ॐ चित्त चित्तु f. sight, a look a glance ॐ चिह्न चिह्न ॐ चिह्न m. a mark a spot a scar, a token by which any thing is known ॐ चिर चिर ind. a long time चिंजी chirunjee adj. long lived (ॐ	चिं long and जीवि living or lived ॐ चिंजी chirunjee f. Nut of the Chironia sapida ॐ चिर्वान चिर्वाना va. To cause to tear or be torn. ॐ चीतना cheetna va. 1 From चित) To draw to paint 2 (चितन) To wish ॐ चीतल cheetul (ॐ चित्रल) adj. spotted variegated speckled (colour) ॐ चीता cheeta (ॐ चित्रका) m. a panther or small hunting leopard ॐ चितना) with 3 Understanding, wisdom. ॐ चीनहौ cheen, huon va To know to recognise (from ॐ चित्; see चित्) ॐ चार cheer m. clothes attire ॐ चोआन chooran f. a reservoir, a cistern from चूना chorna, to leak ॐ चोआन चोआन चोआन to move चोआनखोई chooran khace, a deep ditch with water springing at the bottom ॐ चोचोहाग choochohana vn To sing to whistle to warble (as birds) ॐ चोचोका chootkee f. a pinch 2 Snapping of the fingers. ॐ चोआना choonava To pick, to gather, to choose, to select 2 To pick up food (as birds) 3 To place in order 4 To plait (cloth) ॐ चोपनौ choopurnon vn. To vanish
--	--

to cover to smooth to anoint	स चेश चेश्टा f endeavour, applica-
क चुभकी choobhkee f a plunge in	tion motion bodily act or function
water a dip, a dive	स चैत चुतुम्पु m reason under-
स चुरे choore (स चूडा) f a kind of	standing perception, the possession
bracelet	of the proper use of the faculties of
स चहू challoo (स चुलका) m. The palm	in possession of the senses awake
of the hand contracted so as to	rational sensitive cautious
hold water	attentive aware perceiving an
क चुहचुहना choochoohana vn To	animal or sentient being
glaze a colour, to dye a deep colour	क चैन चुन m. ease, relief, repose
क चुहचुहा choohchooha adj deeply	tranquillity
coloured	स चोंच chonch (स) f a beak, a
क चुक chook f an error fault inad-	bill ² a point
vertency blunder mistake	क चिआ choam 'The name of a per-
स चुवनों choowunon v.n. To drop. To	fume ² The pod or skin of
leak, to ooze to exclude from चवनं	any kind of pulse
स चेत chet verbal n.m. from चेतना	क चोरा chok, ha adj. pure unadul-
memory consciousness circumspec-	rated genuine good fine sharp
tion, remembrance thought perception	क चोखी chokhee adj f. sharp (tone in
स चेतना chetna va To remember to	music)
think of to reflect, to be aware, to	स चोटी chotee (स) f a lock of hair
recover the senses (from चेतनं)	left on the top of the head, the hair
स चोरा chora (स चेडा) a slave brought	braided behind cue ² top summit
up in the house, a pupil	स चोला chola m. a garment worn
स चोरी cheree (स चेडी) f a slave girl	by a bride at her marriage
a girl servant	from स) a bodice a jacket
स चेला chela (स चेडा) m. a pupil	क चोवा chova m. See चोवा.
a disciple	प चोन्ता chuontura چونتو m. a terrace

or mound to sit & converse upon	with four partitions or burners
५ चौकभरना या घूरना chuok bhurna or poorana	५ चतुर्मुख four faced
va. To fill a chuok or square	५ चौमूली chuomookhee f one of the names
with coloured meal, perfumes	names of Deee (५ चतुर् four &
sweetmeats &c. on some occa-	सुख face, the four faced
sion of rejoicing.	५ चौदण chuo huta m. a market where
५ चौकस chuokus adj. cautious, watch-	four roads met (चौ incomp four
ful diligent active clever intel-	roads and ५ हट्ट) a market
ligent ² full weight.	
५ चौकासी chuokasee f watching	छ Ch. hu
diligence attention	५ छकड़ा chhukra m. a cart
५ चौका chuoka m. The space in which	५ छकना chhukna vn. To be content
hindus keep their victuals & a	sakated gratified To be afflicted
square slab of marble & a square	harassed astonished
space of ground (The four front teeth	५ छल ch. huta f splendour, brilliancy
५ चौथ chuoth (५ चतुर्थी) f the fourth	lustre
lunar day	५ छड़ा ch. hura m. an ornament made
५ चौदस chuodas (५ चतुर्दशी) The four-	of pearls worn in the ears
teenth day of the lunar fortnight	५ छड़ी ch. huree f. a switch cane
५ P चौदानी चुदानी m. an or.	५ छत्र ch. hutru m. an umbrella
५ P चौदानी चुदानी f. name of	५ छगना ch. humak. The sound of a
formed of four pearls worn in the	drop of water falling on a hot
ears (चौ in comp. four & a	plate hissing
grain or seed)	५ छल ch. hul m. fraud trick, decep-
५ चौपाई chuopae (५ चतुषदी) f a sort	tion knavery artifice
of metre consisting of four Padas	५ छलना ch. hulua va To deceive
or lines	to cheat (from ५ छलन)
५ चौमूला chuo mookha m. a lamp stand	५ छली ch. hulee adj. deceitful fraud.

lent artful treacherous false perfidious betrayer	or worshippers of Vishnoo ² Print stamp impression
ख छला ch. hulla m. a ring (ornamental)	स छार chhar (स छार) sashes
स छवि ch. huvi f. beauty splendour brilliance	ख छिंगली chhingoolie f. the little finger
ख छैना ch. hauna v.a. 'To clip (To prune, to lop, to trim, to crop, to select ² To separate the husk from grain by pounding it in a mortar	ख छिटकना chhitukna v.n. To be scattered or dissipated to spread.
ख छैडना ch. hauna v.a. To let go, release lose forsake abandon vomit	ख छिटकना chhitkana v.a. To dissipate to disperse, to scatter.
स छाँह ch. hauch (स छाया) f. shade shadow ² The reflection of any object in a mirror &c	स छिती chhitee (स छिति) f. The earth
ख छाँह ch. hauch m. a navy, prepared food carried out by laborers & husbandmen when they proceed to their daily work a luncheon	छितीछान ch. hitee chhan covering the earth prostrate on the ground छितीछानहोना chhitee chhanhoma v.n. to be dispersed or scattered
स छाँहना ch. hauna v.n. 'To hatch to befit to become (from स छादन)	स छिन chhin (स क्षण) m. a moment or instant
स छात chhat (स छात) f. roof	स छीना chheenka (स शिखा) m. a net work of strings or cords to hang anything on the chords of a ^(Buhungge)
स छाना chhana v.a. To hatch cover spread shade roof (from स छादन)	स छीन chheen (स क्षीण) adj. Emaciated wasted thin, slender
ख छाप chhap f. a seal ring	ख छेकना chhekna v.a. To stop to detain prevent retain bar restrain
ख छापा chhapa m. 'sectarial marks representing a lotus, trident &c. de. lineated on the body by the Vishnavus	स छेरी chheree (स छाणी) f. a goat
	जं जु
	स जंतु juntuo m. an animal, a sentient being creature
	स जन्तु juntuu (स यन्त्र) m. an amulet

जम jum

जला jula

जन्म junnarn. to produce young
to be delivered of child / from जन्म
root जन produce

जनेऊ juneo (स यज्ञोपवीत) in the

जने juno } Brahmuncial thread

जन्म junnur m. birth production

जन्मदिन junnudin m. Birthday

जन्मपत्री junnuputree f. horoscope

nativity जन्मपत्रीकोविधि मिलना junnuputree

kee bithi milna. to meet one's fate

जन्मभूमि junnubhoomi f. birth place

जन्मावसु junnotsuv m. a festival com-

memorating the birth of Krishna (जन्म)

birth and उत्सव a festival

जप jup m. muttering prayers repeat-

ing inaudibly passages from the

scriptures charms, names of deity

counting silently the beads of a rosary

जपनौ jupnau v. n. To count one's

beads to repeat the name of God

internally to recite the bead roll

to make mention (from स. root जप)

जम jum (स यम) m. The regent of

worlds below, or death & judge of

departed souls जमदा jum. doot

Messenger of Jum or of death

जमधर jumdharm a dagger स. यम

Pluto. and धार sharp edge

जमाग jumanava to collect. To sum

up. To coagulate, to freeze or

make ice To pace in the manege

from स यम bind restrain

जन्म junnur 'intrans. of the preceding

words (स जन्म) To grow to germinate

जय jye f. conquest victory triumph

bravo. huzza! all hail जयजयकार jye

jye karm. rejoicing triumph ex-

ultation जयमाल jye-mal f. necklace

or garland of victory

जर jir (स जरा) f. a root

जल jul m. Water

जलद्वार juldwar m. The dropsy (स

जलोदर comp of जल and उदर the

belly

जलक्रीडा julkreera f. playing in the

water जल and क्रीडा pastime play

जलचर julchur m. moving in water

aquatic (animal जल and चर to go

जलयत julthul m. ground half cover-

ed with water marshy ground. comp

of जल water and सत dry ground

जलधारा juldharā f. a stream or

current of Water

जलकार julkar m. appearance

or semblance of water. comp. जल

and आकार

जाति *jati*जा *ja*

जलेबी <i>julebee</i> f a kind of sweet meat.	जाती <i>jatee</i> f great flowered jeffamine (<i>J. Grandiflorum</i>)
जव <i>jus</i> (S वव) m. barley	ज्ञान <i>jaan</i> (S ज्ञानी) adj wise Intelligent
जस <i>jus</i> (S यश) m. celebrity reputation fame.	जानैँ <i>jannuon</i> v.a. To know. to understand, to comprehend, to suppose. from S ज्ञान)
जती <i>jisee</i> (S वशी) adj famous celebrated renowned	जानैँ <i>jannuon</i> v.n. To go (S root-या to move) ² (from जानैँ) under stand suppose, that is videlicet
जसदा <i>jusooda</i> } (S यशोदा) f The	जाय <i>jap</i> m. muttering prayers rec- reating inaudibly passages from the scriptures charms names of a deity counting silently the beads of a rosary
जसमति <i>jusoomuti</i> } foster mother	जाम <i>jam</i> (S याम) m. the eighth part of a day, a watch of three hours
जसोदा <i>jusoda</i> } of Krishna &	जामवंत <i>jammunt</i> (S जम्बुवन्त) m. a fabulous bear father-in-law to Krishna
जसोमति <i>jusomuti</i> } wife of Nand.	जमिनी <i>jaminee</i> (S यमिनी) f night
जागरन <i>jajorum</i> (S जागरण) m. vigil waking wakefulness (in a reli- gious ceremony, or prayer	जलपत्री <i>jaleputee</i> (S जातपत्री) f mace.
जांघ <i>jangh</i> (S जंघा) f The thigh	जायफल <i>jaeph, hul</i> (S जातिफल m nutmeg.
जाचक <i>jachuk</i> (S याचना) m. a solicitor a beggar. one who asks or solicits	जा <i>ja</i> m. a paramour, a gallant pers. ; 6.)
जाचना <i>jachna</i> v.a. To want, to need to require, to implore to solicit to beg (from S याचने)	जालैँ <i>jannuon</i> v.a. To burn To kindle to inflame, to light from S ज्वालने)
जात <i>jait</i> f. See जाति)	
जातकर्म <i>jat kurmur</i> m. a sacrifici- al ceremony directed to be performed at the birth of a child (जात birth and कर्म an act	
जाति <i>jati</i> f 'class tribe sect class race ² birth production (root जन to be born or produced) arab. ناس	

जीहा *jeha*जेठ *jeth*

५ जाली <i>jalee</i> (५ जाल) <i>f</i> lattice grate bellis wort ५ जावित्री <i>javitree</i> ५ जातीपत्री) <i>f</i> mu. ५ जासु <i>jasoo</i> <i>pron.</i> from or of whom ५ जित <i>jit</i> (५ यत्) <i>adv.</i> where ५ जितेंद्री <i>jitendree</i> <i>m.</i> one who has com- pletely subdued his passions a sage an ascetic ५ जितेंद्रिय; comp of जित conquered (and इन्द्र an organ of sense) ५ जिनि <i>jin</i> <i>pron.</i> rel. <i>infl.</i> <i>pl.</i> whom what 'a prohibitive particle ५ जिगाना <i>jinana</i> <i>v.a.</i> To feed, to entertain tain from ५ जेमन) ५ जिहिं <i>jhini</i> <i>infl.</i> <i>pron.</i> (of जो) that what who whom ५ जीतब <i>jeetub</i> (५ जीवन्त) <i>m.</i> life existence ५ जीमना <i>jeemna</i> <i>v.a.</i> To eat (from ५ जेमन) ५ जील <i>jel</i> <i>f</i> a high note or tone in music, the treble (Pers. <i>j</i>.) ५ जीव <i>jeew</i> <i>m.</i> animated being, ani- mal life soul ² a sweetheart a lover ³ interj. bravo. ५ जीहारना <i>je harna</i> <i>v.n.</i> To be dis- couraged, to be depressed from fear to be spiritless.	५ जगारी <i>jogaree</i> (५ जगारी) <i>m.a.</i> Gambler ५ जुग <i>jog</i> (५ युग) <i>m.</i> one of the four great Hindu periods ² again जुगजुग जुग <i>joganoor-jog</i> ages of ages from age to age for ages जुगजुग) <i>jog jog</i> <i>adv.</i> constantly eternally ५ जुगनी <i>jognee</i> <i>f</i> a fire fly ² amor- nament worn round the neck ५ जुजाडवाजना <i>joojha,oo bapna</i> <i>v.n.</i> To sound warlike instruments <i>m.</i> battle <i>पराजुड</i> Battle ५ जुटना <i>jootna</i> <i>v.n.</i> To close with, to engage in close fight, to unite to close to join from ५ जुक्त) ५ जुलौं <i>joomun</i> <i>v.n.</i> To unite, to be joined (from ५ जुक्त) ५ जुवती <i>jovutee</i> (५ जुवती) <i>f</i> a young woman, a damsel ५ जुहा <i>johar</i> <i>f</i> Hindu salutation, obedience ५ जु <i>joo</i> Lord 'master' 'Sir' ५ जुही <i>johsee</i> (५ जुही) <i>f</i> Jasmine (<i>J. Auriculatum</i>) ५ जेवना <i>jevna</i> <i>v.a.</i> see जीमना ५ जेठ <i>jeth</i>, (५ जेठ) <i>m.</i> husband elder brother ² name of a Hindu month (the full moon of which is in
--	--

ज्येष्ठा) June July ³ adj. older elder first born	जोगेश्वर jogeshwar m. 'a name of Shiva' a devotee, an adorer ⁵ योग
जिवी jivree f a cord a string	पenance devotion and ईश्वर a chief
जिह jeshth (see जेठ.	जोति joti (⁵ ज्योति) f 'brilliance lustre light' ² The sun beams, the flame of a candle or lamp. ³ विमल
जिहर jehur f. The name of a female ornament	जोतीसवर्य jotee suvaroop adj. lumen- ous an epithet of God (⁵ ज्योति: light or splendour, and सवर्य) natural state.
जि ज्ये (⁵ जय) conquest victory triumph bravo huzza, all hail जैजै	जोधा jodha (⁵ योद्धा) m. a warrior a combatant
कार ज्ये ज्ये kar cries of victory - re- joicing triumph exultation जेमाल	जोवन jobun (⁵ यौवन) m. 'Puberty youth' ² met. breast, bubbly
जिहो jehuo (² pers plur. fut. tin. of जानौ to go (⁵ root या to move	जोवनौ jowunon v.a. To see, to look at, to regard.
जोग jog (⁵ योग) m. a fortunate moment, a lucky conjuncture of planets ² penance devotion ³ पूज- न fitting ⁴ certain divisions of a great circle measured upon the Ecliptic see Anat. Res. Vol. 9. p. 365) ⁵ (⁵ योग्य) adj. possible capable fit (in comp. it answers to able worthy &c.)	ज्ञान gyān m. 'understanding intelligence knowledge, ² know- ledge of a specific & religious kind which tends to exempt the soul from further transmigration
जोगमाया jog maya f a deceptive pow- er which jogees are supposed to possess ⁵ योग penance and माया illusion	ज्ञानवान gyān-van adj. intelligent knowing
जोगिनी joginee (⁵ योगिनी) 'a class of female deities attendant on the Goddeś Deves' ² in astrology, spirits governing periods of good & ill luck	ज्ञानी gyānee 'adj. wise intelligent knowing' ² m. a sage one possessing religious wisdom or gyān (ज्ञान) as above.
	ज्यानों jyanon v.a. 'To cause, To

नय jhup

जरी jharce

live to give life to, to recover any
one almost dead. to foster to patronize
from ९ जीवने)

५ ज्वार jwar & The name of a grain
Indian corn

९ ज्वाला jwala & flame

ज jhu

जंखना jhunkhna } m. To rave
जंखनौ jhunkhnoun }
to chatter to lament

५ जंग jhanga m. an upper gar-
ment or vest

५ जंकोनौ jhukornoun v.a. To shake
To drive a wind from a square

५ जंगडाल jhugraloo adj. quarrel-
some wrangling

५ जगा jhuga m. See जंग.

५ जगुला jhugoola m. a frock or shirt

९ जट jhut ९ जटिति) adj. quick जटते
jhutse ५ जटपट jhutput adv. quick
ly hastily

५ जटकुना jhutukna v.a. Toouse to
twitch to pull v.n. to become lean

जटकुलेना jhutuk leuana. to snatch

५ जडी jhuree & continued rain, shower
ess storm wet weather

५ जपटना jhuputna v.n. to snatch to

spring to attack suddenly
to spring or pounce upon

५ जमजम jhumjhum adv. heavily &

during the whole day (raining)

५ जमजमाना jhumjhumana v.n. to
sparkle to shine to glitter

५ जर jhur & heavy rain the heat
from a fire

९ जरना jhurna ९ शर) 'm. a spring
a cascade v.n. to fall off (as fruit
leaves &c. from the tree.

५ जयना jhuruphna v.n. to spar,
to fight (as cocks &c.) to contend

९ जोडा jhurokhna ९ वाश) Bullseye
air hole round window / m.
a lattice. a window

५ जल jhul & 'passion anger, jea-
lous? The heat from a fire

५ जलजलाना jhuljhulana v.n. to glit-
ter? To be in a passion

५ जलाबोर jhulabor 'adj. splendid
shining covered with jewels
ornaments? & splendour

५ जाड़कुंड jharkhund 'adj. bushy?
m. a forest, the forest of Bujnath.

५ जरी jharce from जरना) & a pitcher
with a long neck & spout to chan-
nel (N) forest wood, underwood

जौप jhonp

टाप tap

brushwood	क जौग jhonra m. a bunch, a cluster of fruit
क जाल jhal m. a large basket	क जाला jhala m. 'palsy paralysis
क जाला jhalur f. hinge!	2 Knapsack, a wallet
क जिलम jhulum f. armour, a coat of mail 2 The visor of a helmet	क जाली jholee f. a wallet
क जुंड jhoond m. crowd flock swarm	
जुंडके जुंड jhoondke jhoond. Crowds &c used intensively	क टुक्का tukka vn. To be stitched
क जुलना jhoolna vn. To be scorched, singed or seared	क टुकर tukor f. The sound of a drum
क जुलना jhoomna vn. to wave to move the head up & down, to lumber, to move loose, together / the clouds,	2 A fillip a tap
क जुल jhool (corrup of amal: ज. jool f body clothes of cattle, housings	क टटका tuttha adj. fresh new recent
क जुलना jhoolna vn. To swing for exercise 2 To swing to dangle, to hang, to oscillate m. a kind of (rem from ट टोलने)	क टटलना tutolna va To feel for, to grope, to search for by feeling to touch
क जुला jhoola m. a swing, the rope on which people swing	क टटना turna } vn To give way
क जौका jhotka m. a blow, a contact collision agust or current / of wind	क टटना tulna } to shrink from. To pass away, to disappear
क जौका jhonta m. The hair of the head 5 जय hair matted / The motion of a swing	क टसकना tusukna vn To move to shake 2 To be pained
क जौपड़ी jhonpree f. a cottage, a hut	क टहल tuhul टहल टुकर tuhul tukor f. housewifery housekeeping duty service business work टहल टुकोकरा तुहुल तुकोर कुरना va. to serve to drudge
	क टहलुगा tuhloa m. a manager of household concerns a servant
	क टाप tap f. 'a stroke with the fore foot of a horse? The sound of a

हक took

ठग thug

horseshoof in travelling.	स हकना tookna vn 'To break forth upon, to assault, to attack, to charge to invade 'To break / from (स कोटने)
क टपना tapna vn 'To paw with the fore feet / a horse who is impatient	क टक तक f 'a prop a pillar reliance
क टपू tapoo m. an island	'a promise, vow टकरना tekruna
क टारना tarana } va 'To evade to pre-	'To lean upon
क टालना talna } vancate, to put off to postpone 'To drive out of the way to move to prevent	स टकना tekna va. To support to prop
स टीका teeka स तिलक) m 'a mark or marks made with coloured earth or unguents upon the forehead & between the eyebrows, either as an ornament or sectarian distinction	क टर तर f 'Time 'Voice
'an ornament worn on the forehead	क टरना terna vn. 'To bawl to roar to, to call loudly, to shout, to holla 'To tune.
'The nuptial gifts or engagement 's / a commentary टीकाभेजा teeka bhejna	क टव kev f habit Custom
'To send the nuptial which are presented by the relations of the bride to the bridegroom टीकालेना teeka lena	क टहला tehla m. The customs of Marriage
'To accept the nuptial gifts	क टोप top }
क टीडी teedee f. a locust	टोपा topa } m a helmet cap hat.
क टीला teela m. a rising ground a small hill, a ridge, a hillock	टोल tol m }
क डंडियाँ चढ़ाना bondiyaan churhana va to tie the hands behind the back	टोली tolee } accompany a society
स टक took (स लोक) adj. a little	ठ thru
स टक took (स लोक) m. a piece a little - a fragment a bit	क ठई thuee 3 pers. sin. f. of perf. tense of ठगना ठग
	स ठकाराई thukora, ee (स ठकारा) f 'God ship divinity 'chiefship mastership
	क ठग thug m a cheat, an impostor a robber
	क ठगना thugna va 'To cheat, to deceive.

क ठागो thugnee fa female robber
or cheat

क ठोरोरी thugoree f Cheat trick

क ठुथु thuthu m throng crowd

क ठुठुना thumukna v.n. To throob
to shoot (as the pain of a headache)

² To jingle to tinkle to clink

क ठुपे thupe 3 pers plu: mas. perf:
sense of ठाना अ व

क ठुहगना thuhana va To fix to stop
to determine, to settle

स ठो थानु (ठो स्थान) m place.

स ठोव थानु } residence

क ठोठो tharhuo adj. erect standing

क ठाना thanna va. To resolve, to
determine to be intent upon
to intend to set one's heart on

क ठुसकना thosukna v.n. To sweep
but not aloud

क ठोक ठोक theek thatk adj. exact fit
proper accurate properly fitting ठोक

ठाककना theek thatk karna va. To
put to rights, to correct, to adjust

स ठोक थोन्थ (ठो चोटी) f The beak
or bill of a Bird.

क ठोकर thoKur f tripping or striking
the foot against anything a kick a

stumble ठोकरवाना thoKur khaana v.n.

to trip, to stumble

क ठोही thohee f The Chim

क ठो थुor f place residence

ड Dur

क डकारना dukarna v.n. to bellow. to
low ² To belch

क डंक dunk f the sting of a reptile
particularly of a scorpion डंकमारना

dunk mara va To sting

स डंका dinka (स डंका) m a double
drum, a Kettle drum.

क डगमगना dugmugana v.n. to totter
to stagger

डफा duph Pers: (ف د) m. a
Sambourine

क डबडबाना dubdubana va to fill
with water or tears (थोप, आँसु वा आँसु)

डबडबाना ank. hen or ansoo dubdubana
To be on the point of shedding tears

क डबोना dubona v.a. To drown, liter-
ally or figuratively, to ruin to destroy.

स डमरु dumroo m a sort of small
crum shaped like an hour glass
held in one hand & beaten with the fingers

क डरपना durupna v.n. To fear, be
frightened

क डरावना durawna va to frighten

² fugitive stripping डाला dula m a large lump, a clod ² a large basket. डसना dusna, v. a. to bite or sting (as a venomous animal) from डसनं. डुहडुहा duhduha, adj. flourishing blooming, green, fresh, pleasing डकिनी dakinie, f. a kind of female imp or evil being a witch. डध dabh (ड दर्भ) m. the name of a sacrificial grass (poa cynosuroides) डार dar, f. a branch a bough डिगना digna v. a. to shake to vibrate to tremble to quaver to move ² to shrink. डुवकी doobkee, f. a dip. a dive. डोंडि dondee, f. proclamation by beat of drum डोला dolana v. a. to agitate to shake to swing (from डोलनं) डोर dor, f. string cord rope डोलना dolna v. n. to roam ramble rove ² to move to shake or be shaken to swing (from डोलनं) डोला dola (ड डोला) m. a kind of sedan. डोही duorhee f. a threshold a door an antichamber? adj. half as	much again ³ raised one half higher / a tone in music! धध dhū धुंधा dhundhora m see डोंडी धुंधोरिया dhundhoriya m a crier a proclaimer by beat of drum धुकना dhukna v. a. to cover to conceal ² m a lid a cover धुब dhub m manner way style धुवाना dhuwana v. a. to cause be knocked down or razed / a building &c / धक dhak m name of a tree - (butea frondosa) धरुस dharhus (ड डरु) m and f firmness of mind confidence animation encouragement comfort धरुस धुंधाना dharhusbundhana v. a. to encourage to comfort to keep in spirits धरुस देना dharhusdena v. a. to animate धरुही dharhee m a kind of musician a singer धना dhana v. a. to break to knock down or raze to demolish / a building &c / धिग dhig (ड दिग) m and f. side
--	--

ear close to.

धुंढना dhomahna }
 धुंढना dhomahna } v a to seek to
 search for (from धुंढने)

दधे dherhee f an ornament
 worn in the ear

अधर 'm a heap² adj much
 abundant enough

अधर m. cattle

धोल dhol m a large drum

तु तु

तुक्ना tukna 'v a to look at to
 observe. to aim at to watch² v.
 to be looked at to be stared at (from
 तुक् shine investigate)

तुन्तु tuntru m' the name of a reli-
 gious treatise teaching peculiar
 and mystical formula and rites for
 the worship of the deities or the attain-
 ment of superhuman power it is
 mostly in the form a dialogue between
 Shiva and Doorga who are the pecu-
 liar deities of the Tantrikus² charm
 enchantment.

तुच चुक or तुच चुक m. one
 of the principal Nagas or
 serpents of Patalu a snake of

a middle size and of a red colour

तुजना tujna v a to abandon to de-
 sert to quit to leave (from तुजने)

तुत m a shore or bank

तुतका turka m dawn of day तुतके
 turke adv. in the morning early

तुतफड़ना turphurana v n to flutter
 to palpitate

तुतग turag m a pond a pool

तुतकाल tutkal adv at that time then

तुतक्षण tutchhun or kshun adv. at
 that instant instantly immediately

तुता tutta (S तुत) adj hot fiery pas-
 sionate furious outrageous

तुत तुद (S तुत) adv then at that
 time.

तुथी तुदहे (S तुतहि) adv. at that
 very time

तुत तुम (S तुत) m. The body I.

तुतक तुनुक (S तुतुक) 'adj slight
 small little² adv slightly

तुत तुनू m The body

तुती तुने (S तुतया) f 'a daughter
²(K) a string with which
 garments are tied

तुप तुप f. a fever

तुप तुप f 'heat warmth² (S तुप)
 devout austerity religious penance

तु tur

तक tak

५ तपत <i>tapat</i> (५ ता) 'I heat' ²adj. hot warm fervent ५ तपन <i>tapan</i> 'I heat glow fervour warmth' ²m. The sun ५ तपस्वी <i>tapsvee</i> (५ तपस्वी) m. An ascetic a performer of austere devotion ५ तपस्या <i>tapsya</i> 'I devout austerity religious penance ५ तपाना <i>tapanava</i> To heat to warm from (५ तापने) ५ तपी <i>tapee</i> m. see तपस्वी. ५ तम <i>tam</i> (५ तमः) m. 'The third of the qualities incident to the state of humanity, the tumu goon, or property of darkness whence proceed folly ignorance, mental blindness worldly delusion &c. ²darkness gloom. ५ तमाल <i>tamāl</i> m. The name of a tree noted for the dark hue of its blossoms (<i>Danthocymus pictoreus</i>) ५ तत् <i>tat</i> (५ तत्) adv below underneath ५ तंता <i>turing</i> m. 'aware' ²whim conceit fancy, caprice ५ तन <i>turam</i> (५ तन) m. 'Passing over, escaping being seized. ²One who is saved or delivered ५ तना <i>turna</i> v.n. To cross over, to	be ferried, to be saved ५ तपन <i>turpum</i> (५ तर्पण) m. a libation of water to the means of deceased ancestors, satisfaction, gratification ५ तव <i>turuv</i> (५ तव) m. a tree ५ तवत् <i>turuvut</i> m. any large tree तव a tree and वृ excellent ५ तस्ना <i>turuma</i> v.n. 'To long, to desire anxiously' ²to pity (from ५ तर्षण) ५ तस्फना <i>turup, hna</i> v.n. To flutter to palpitate, to be agitated ५ तव <i>turoo</i> m. a tree. ५ तव <i>turoon</i> (५ तव) adj. Young juvenile. adult ५ तवगई <i>turoonae</i> (५ तवगता) 'I adolescence youth puberty ५ तलफना <i>tulup, hna</i> v.n. see तस्फना. ५ तंडव <i>tanduv</i> - ५ ताण्डव) m. dancing especially with violent gesticulation & particularly applied to the frantic dance of the God Shiva and his votaries ५ तंता <i>tanta</i> (५ तंति) m. 'a string (of camels horses &c.) a drove' ²a row a range, a series ५ ताडा <i>kiit</i> m. an annulet a charm ५ तकना <i>takua</i> v.n. To stare at to see
---	--

तार tar

तिग tig

to spy, to watch, to look for (from ५ तर्क)	person saved. see तार.
५ ताड़ tar (५ ताल) m. The palm tree Borassus flabelliformis)	५ तारना tarna v.a. To free to rid, to exempt from further transmigration to absolve from sin, to save (from ५ तारण.)
५ तात tat m. feather ² (५ तप्त) adj. hot warm	५ तारि tari (५ ताली) qv
५ तातनी tatnee pron. inf. of her, that or it	५ ताल tal m. 'beating time in music musical time or measure ² Clapping or clapping the hands together, or against the arms &c. ³ The palm tree (Borassus flabelliformis). ⁴ ५
५ तातनी tatnee pron. inf. of him that or it	तडाग) a pond तालदेकना-या मारना tal thokna or marna va To strike the hand against the arms prepa- ratory, to wrestling
५ ताते Tate pron. inf. from him her that or it	५ ताला tala (५ ताल) m. a lock
५ तार tar f. a time the key note in music	५ ताली talce f. Clapping of the hands together ² a key
५ तातना tanna v.a. To extend, to stretch to expand, to pull (from ५ ततने.)	५ तार ताव tar-५ ताप) or Pers. تاب) f. heat ² passion rage ³ strength power splendour dignity ⁵ twist coil con- tortion तावेचखाना tau pech khana vn. To be heated ² To be angry
५ तामस tamus 'adj. partaking or in- fluenced by the principle of fire, the ignorance or mental darkness, most stupid ignorant ² m. ५ तमस) darkness illusion irascibility	५ तामस tamusee - or तमसी) tamussee adj. dark irascible vindictive
५ तारन tarun (५ तारण) m. one that sets free or delivers ² The act of free- ing salvation deliverance तारनतारन tarun turun. The saviour of the	५ तारु ताव tar-५ ताप) or Pers. تاب) f. heat ² passion rage ³ strength power splendour dignity ⁵ twist coil con- tortion तावेचखाना tau pech khana vn. To be heated ² To be angry
	५ तारु ताव tar-५ ताप) or Pers. تاب) f. heat ² passion rage ³ strength power splendour dignity ⁵ twist coil con- tortion तावेचखाना tau pech khana vn. To be heated ² To be angry

५ तिजारी tjaras (५ त्रितीयं) f a fever	gent, hot
५ तिन tt (५ तत्र) adv thither there	५ तीय keyu (५ स्त्री) f. a woman or female in general.
५ तिय tithi (५ तिथि) f a lunar day	५ तीयल keyul f a suit of females clothes
५ तिबारा tibarā adj. Thrice 2 m. a hall or room with three doors ५ त्रि three and वा time a door.	५ तीर ser m 'The bank of a river the shore of the sea' near
५ तिय tiji (५ स्त्री) f a woman	५ तीरथ teruth (५ तीर्थ) m a holy spot visited by pilgrims
५ तिरना tirna v.n. To swim (५ स्नोत न् swim	५ तुंग tong (adj) High tall
५ तिलक tiluk m a mark or marks made with coloured earths or unguents upon the forehead and between the eyebrows either as an ornament or a sectarian distinction	५ तुतयना totayana v.n. To lisp to speak imperfectly as a child
५ तिहरा tihra adj Triple threefold	५ तुपक topuk m. a musket
५ तिहो tihure m.	५ तुगतो turgentuo pro. inf you of you
५ तिहारी tiharee f.	५ तुंग torung m a horse
५ तिहोरे tihare m.	५ तुंत torunt } adv quickly
५ तिहोरे tiharuom	५ तुत torut } instant directly
५ तिहूं tihonadj. Three	५ तुतहो torhee f a trumpet & clarion
५ तीला teekha (५ तीक्ष्ण) adj Pungent hot 2 angry passionate 3 sharp penetrating	५ तुल tool (५ तुल्य) adj. alike like ५ तुल कर (वेङ्कट) volkur khure rubnavn to stand front to front. ready for battle or opposed.
५ तीली teekhee adj. 5 sharp (tone m music / see the preceding word	५ तुलसी tolsee f a shrub held in veneration by the Hindoos, holy basil (Ocimum sanctum) tolsee or Tulssee was a nymph beloved by Krishnu & by him metamorphosed
५ तीछन kech. hum see तीला.	
५ तीता teeta (५ तिक्त) adj bitter 2 hum	

into this plant तुलसीकाहीर toolsee ka haara
 & Beads made of the Wood of the
 Toolsee Plant

५ तृतीय तृतीय adj. third

५ तृत्त तृत्त (५ तृत्त) m. Grass

५ तृत्त तृत्त. vut (adj. like grass like
 a straw worthless insignificant

५ तृत्त and तृत्त aff of comparison

५ ते ते. pron. They those.

५ ते ते postpos from, by, with.

५ ते ते 'pron. thou. 2 postpos. from
 by with, m. than

५ तेज तेज (५ तेज) m 'ardour, splen-
 dour glory strength, energy. fire

५ तेजमान तेजमान

५ तेजवंत तेजवंत } adj. glorious splen-

५ तेजवी तेजवी } did. energetic.

५ तेस तेस (५ त्रयोदशी) & the thir-
 teenth day of the lunar fortnight

५ तेल तेल (५ तेल) m. oil तेलचढ़ाना telchu-
 rhanava. To anoint the head
 shoulders & hands & feet of the bride
 & bridegroom with oil mixed with
 turmeric during the marriage ceremony

५ तेह तेह m. anger passion vehemence

५ तेहर तेहर & a female ornament
 worn round the ankles

५ तोतला तोला adj. lisping shuttering

hammering speaking imperfectly
 as a child.

५ तोरन तोरन (५ तोरन) m strings of
 flowers suspended across gateways
 on public festivals.

५ तोह तोह pron. inf. To or for thee,
 thee.

५ तोह तोह (५ तदापि) adv still then
 even nevertheless

५ त्रास त्रास m fear alarm terror

५ त्राह त्राह (५ त्राहि) interj. mercy
 save त्राहकार त्राहकार cry for
 mercy or deliverance त्राहि त्राहिकरना त्राहि
 त्राहि करना v.a. To cry out
 for mercy

५ त्रिपुंड त्रिपुण्ड m. three horizontal
 lines delineated on the forehead by
 the Smarvan & Shaktis, or followers
 of Shiva & Shukta respectively त्रि

three and पुंड्र painting delineation
 ५ त्रिवेनी त्रिवेनी & The confluence of
 three sacred rivers, especially
 applied to that of the Ganges. सम-
 सा supposed Suruswatee underground
 at Allahabad त्रि three and वेणी a

braid of hair

५ त्रिभंग त्रिभंगा adj. standing
 curvy or bending properly with legs

त्यागी tyajee

धाम धु

loinstneck bent ॐ ति three and ॐ
broken

ॐ त्रिभुवन trib, hoovum m the three
worlds, viz. heaven earth, & hell:
the universe (ति three and ॐ
a world.

ॐ त्रिया triya (ॐ स्त्री) ॐ a woman or
female in general

ॐ त्रिलोक trilok m see त्रिभुवन (ति three
and लोक a world.

ॐ त्रिलोकी trilokee f. The aggregate
of the three worlds, or heaven earth
& hell collectively, the universe (ति
three लोक a world & ॐ aff with
the sense of aggregation.

ॐ त्रिशूल trishool m a trident, a three
pointed pike or spear especially
borne by Shiva (ति three and ॐ a dart

ॐ त्याग tyag m. abandonment, leaving
forsaking renouncing

ॐ त्यागना tyagna va. To leave, to for-
sake to abandon, to desert from

ॐ त्याग)

ॐ त्यागी tyajee m. an abandoner
a deserter but chiefly applied to
the religious ascetic or him who
abandons terrestrial objects
thoughts passions &c.

ध धु

ॐ धाम धाम, h (ॐ धाम) m a post a
Pillar.

ॐ धामना धाम, hna v. To cease to
be unstrained to stop ॐ To be supported
from (ॐ धामने)

ॐ धक्का धukka v. To be wearied
or fatigued, to tire (from ॐ धकन)

ॐ धकित धukit (ॐ धकित) adj. wearied
stopped motionless astonished

ॐ धक्काना धurt, hurana

ॐ धक्करना धurhurana

ॐ धक्कराना धurhurana

धम्बल, to quiver, to shake

ॐ धल धul (ॐ धल) m. place, floor or

(dry ground धलवा) धulchur adj. mov-

ing on land terrestrial (an animal)

ॐ धाना धana (ॐ धाना) m. a station

a guard.

ॐ धाम धाम, h (ॐ धाम) m. a post a

pillar, a support, obstacle

ॐ धामना धam, hna va. To support

to prop. ॐ To shield, to protect ॐ

shelter ॐ To prevent, to withhold

to restrain ॐ to stop to pull up

(a horse) to bear to assist, to assist

from (ॐ धामने).

दधि dudhi

दल dul

s वा थार q s. थार) in a large flat

s थाल थाल dish

s थार थार f. bottom ford

s थार थार s थार) adj fixed stable
settled

x धेईधेई there there / merry making

धेईधेईकावा there there kurua, To
make merry

द du

s दंड dund m 'a stick a staff' 2 pu.

punishment castigation by amerce-
ment or putting to death fine penaltys दंडवत dundvut f. hindoo salutation
bow obeisance prostrations दंतीला duntela (s दंतला) adj having
large or prominent tusks (an elephant
boar &c).

s दक्षिण duxh, hma s दक्षिण) f. Presents

s दक्षिण duxh hma s दक्षिण) f. Presents
upon solemn or sacrificial
occasions fee.x दडकना durukna v.n. To split to be
rent or torn, to crack.s दधि dudhi m sour thick milk
coagulated milk दधिकादौ dudhi kaduons दधिकर्म) coagulated milk & clay
thrown by people at each otherm spot on the festival of Krishna's
birth day.x दपटना duputna v.n. To gallop to
rush 2 To rebuke to reprimand

x दपटाना dupatana (caus. of दपटना) v.n.

To gallop

x दवेपाव dube pavu. with silent
steps softly gently

x दमक dumuk f. 'Glitter' 2 ardour

s दमाना dumanā (Pers: دمان) m

a large kettle drum

s दयाल दयाल s दयाल) adj merciful
compassionate gracious benevolents दस दस m 'sight seeing' 2 con-
junction of sun & moon, or day of

new moon s दर्श: root दृश to see

s दारिद्र दारिद्र (s दारिद्र) m Wretched-
ness poverty indigences दारिद्री दारिद्री (s दारिद्र) adj. poor
wretched indigent

s दर्पन durpan (s दर्पण) m a mirror

x दर्शना durana v.n. To go straight

(and quickly without fear or delay
to go straight forwardss दल dul m 'The leaf of a tree' 2 a
large army 3 a heap or quantitys दलबादल dul badul m a mass of
clouds दल and बादल) a cloud.

१ दलन *dulun*, m. dividing tearing
asunder splitting

१ दलना *dulna*, v. a. to grind coarsely
to split pulse (from १ दलने)

१ दशम *dushum*, adj. tenth

१ दशमी *dushumee* & the tenth day
of the lunar fortnight

१ दशन *dusum* m. a tooth (f. दशनः
root दंश bite)

१ दशा *dusa* (f. दशा) f. condition state
circumstances

१ दशैवार *duson diwar*. m. the ten pas-
sages for the actions of the facul-
ties viz. the eyes, ears, nostrils, mouth,
penis, anus, and crown of the head
there are however properly only nine
the last not being acknowledged in
any Sanskrit works of authority
which have been consulted दश ten and
वार a gate: or, according to the fore-
going observation नववारः नव nine
and वारः)

१ दह *dah* (f. दह) m. very deep water
abyss कैवलदह *kunivul dah* a place
abounding in water lilies

१ दहडदहडजलन *dahur dahur pulna* v.
n. to burn with great fury

१ दहाडना *daharna* v. n. to roar/asa

tiger)

१ दही *duhee* (f. दधि) m. thick sour
milk, coagulated milk

१ दहेंडी *duhendee* f. a vessel in which
sour milk is kept (comp. of दही from
१ दधि *duchi* and हंडी a vessel)

१ दहनौ *dahnuon* v. n. to burn (from
१ दहने)

१ दह्यो *dahyo*, see दही १ ३ pers sing
perf tense of दहनौ q. v.

१ दांत *dant* (f. दां) m. a tooth दांत
पीतना *dant peema* to gnash the
teeth to grow,

१ दौव *danu* m. 'ambuscade am-
bush, snare' time turn opportunity
vicissitude १ twisting of one another in
wrestling दौवचलना *danu chulna*
to have the advantage दौवचलाना *danu*
chulana to take advantage of दौव
पकाना *danu pukarna* v. a. to wrestle
दौवबैठना *danu baethna* v. n. to lie
in ambush, to lurk

१ दाइका *daik* (f. दायक) m. giving a
१ दाई *dace* } donor

१ दाऊ *daoo* m. 'An appellation of
a father or of an elder brother
१ used by contraction for Bulu
devu Krishnu's foster brother

दाक दक / दाका) f a raisin grape	दाव a forest and जल fore /
दाडिम darim in the pomegranate / punica granatum /	दास das m a male servant or slave.
दातन datun / दातावन f a tooth-brush.	दासी dasee f a maid servant
दाद dad / दादु) m a ringworm herpes	दाह dah f burning heat दाहदेना dah dena to light the funeral pile
दादुर dadoor / दादुर) m a frog	दाहना dahna / दाहिना) 'adj right / opposed to left / 'v. a. to burn (from दाहन)
दान dan m gift donation alms act of giving or bestowing	दिग dig m 'Quarter region track side way-wards / उत्तरदिग उत्तरदिग northwards / the Hindoos reckon ten digs / which are mentioned under दिगपाल digpal) 'point (of the compass)
दानव danav m a demon a titan or giant / from दत्त the mother of these beings /	दिगहल dighool see दिगहल dighool
दानी danee adj munificent liberal bountiful charitable giving	दिगंबर digumber 'adj naked 'm an order of hindoo ascetics who go naked they are worshipped of Sh. ru / Comp of दिग inflection of दिग space and अंबर vestment whose only garment is the atmosphere /
दाम dam f a rope cord string	दिगपाल digpal m the ten guardian deities of the quarters and points Brahma presides over the Zenith Uruntu the nadir Indra the east Agni the S.E. Yumun the south Vueritu the S.W. Varuna the
दामिनी daminee / दौदामिनी) f lightning.	
दायक dayuk m giver a donor	
दायजा daeja m a dowry portion	
दारा dara f a wife	
दाव daw see दाव	
दावाग्नि davagni f the conflagration of a forest kindled by a tempest or some other cause (दाव a forest and अग्नि fire /	
दावानल davanul f see the preceding	

west Pururu the N.W. Koveru the north and Shivu the N.E. (दिगु)	दीसगा deema v. a. to look to see to appear / from S root-दृश् to see /
quarter or point of the compass / वाल who preserves or protects /	डुडुणी dandobhee m. a large kettle drum.
दिन din m. day दिनकाटना din katna	डुख dukh / S डुख m. pain grief affliction डुखदाई dukh daee or डुखराणी
to pass away the time	दुख दाने dukh daanee adj. giving or occasioning pain troublesome, vexatious डुख
दिया diya / S दीप) m. a lamp	हर्ता dukh horta dispeller of grief or pain
दिवस divas m. a day	डुखारी dukh aaree
दिशा disa / S दिशा) f. side quarter point / of the compass /	डुखियारी dukh iyaree } (S डुखी) adj. afflicted in distress or pain sick
दिशासूल disasool m. the quarter towards which it is deemed unlucky to travel on particular days / S दिशा	डुगुन dagun / S दिगुण) adj. two fold double.
quarter and डुल a thorn /	डुति dasti / S डुति) f. splendour light beauty
दीठ deeth / S दृष्टि) f. sight a	डुबधा dabdha / S द्वेविध्य) f. doubt suspense uncertainty
दीठि deethi } look a glance vision	डु दर dar prep. a depreciative particle implying 'pain trouble / bad difficult ill / inferiority / bad vile contemptible
दीन deen adj. p. or needy indigent दीन	डु रानa darana v. m. to be hidden to be concealed to be absent to disappear to lurk
दयाल deendayal merciful to the poor	डु राना darana v. a. to conceal to hide
दीनानाथ deena nath lord of the poor and दीनबंधु deen bandhu the friend of the poor are epithets of the deity	
दीनता deenuta f. poverty indigence humility	
दीने deenuo 3 pers. sing. perf. tense of दीने to give / from S दान)	
दीप deep m. a lamp 2 / S दीप) an island a continent a region or clime of the earth.	

१ दुर्लभ दारुहिक्ह or दारुहिक्ह in a scarcity a famine दुर् difficult and भिक्षु begging २ दुर्योधन दुर्योधन in the elder of the Kuru princes and leader in the war against his cousins the Pandas and Krishnu the subject of the Muhabharat ३ दुर्लभ दारुलुभ adj difficult to be obtained hard to be acquired rare (दुर् difficult and लभ to obtain or gain) ४ दुलती दारुलुके f kick / of a quadruped ५ दारुवार दारुवार / ६ दारु m a door ७ दुर्कमी दारुधुर्मि m a sinner a criminal दुर् bad and कमी a door ८ दारुष्ट adj wicked depraved ९ दारुह दारुह / १० दारु hoo and हाहा alas) f' crying out for justice or mation? an oath plaint / g a twice alas / दारुहतिहारि काना दारुहतिहारि karna to make reiterated complaints ११ दारु दारु m a messenger an ambassador १२ दूध doodh / १३ दूध m milk दूधभाती दूधभाती १४ दूधभाती दूधभाती f a ceremony performed the fourth day after marriage wherein the bride and bridegroom	eat milk boiled rice & sugar together १५ दारु dig m the eye (Root दारु to see) १६ दारु druh adj firm strong १७ दारुता दारुता f firmness strength १८ दारुता दारुता v a to strengthen / from १६ दारु strong १९ दारु दारु f' sight vision २ the eye (Root-दारु see) २० दारु दारु koot m an enigma मारु दारु obvious or seen and दारु illusion trick deception २१ दारु दारु m a parable a simile an example (दारु seen and दारु end) २२ देव dev m a god a deity २३ देवकी देवकी f Devukkee the daughter of Devukku wife of Vasudev and mother of Krishnu २४ देवी देवी f' a goddess २ a name very commonly applied to the goddess Durga २५ देह देह f the body देहदाना देहदाना to conceal or cover the privities देहसंभालना देहसंभालना to keep up one's spirits to be firm to recover one's self २६ देह देह २ per sing imp mood देह देह to give &c २७ देत्य दुत्य m a demon a titan or
--	---

giant from रति the mother of these beings	seventh degrees of north latitude
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रुम droomu m. a tree in general.
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह droh m. spite malice hatred injury
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोह्या } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous
स द्रो दroece ad. By chance accidentally	स द्रोह द्रोहे } adj. spiteful maliciousness, mischievous

धर्म dharma (s धर्म) qv.

धर्मात्मा dharmatma adj. Virtuous just धर्मात्मा; comp of धर्म and आत्मा natural disposition

धर्म dharma m. 'Virtue religion justice or those attributes personified

² usage practice, the customary observances of cast-sect &c. ³ duty especially that enjoined by the Vedas

धर्मराज्य dharma-raj m. 'The just king i.e. Rama or Pluto ² for धर्म राज्य) a kingdom where justice is administered धर्म राजकरण) dharma-raj-kar na, to govern justly

धर्मात्मा dharmatma adj. virtuous holy pious

धर्मावतार dharmavata m. an incarnation of Dharma god of justice used as term of respect (धर्म justice and अवतार descent or incarnation of the Deity

धर्मिष्ठ dharmistha adj. virtuous inclined to the performance of duty.

धसना dhasna v. To enter, to sink to be pierced or penetrated, to be thrust into stuck into

धौधल dhaudhal f. wrangling sub. tergiversate pick cheating juggle

धाना dhana v. 'To run, to make haste to toil & labor, to drudge from s धाने) ² To worship, from

ध्यान religious meditation

धाम dhama m. a dwelling, a house a place

ध्याय ध्याय (s ध्यात्री) f. a nurse

ध्यायगणेना ध्याय mar rona. To cry to groan, to weep bitterly see

धार धार (s धार) f. 'stream current' edge of a sword &c. ³ a line lineament

धारता dharta va. To hold, to bear to have, to keep, to place, to owe to sustain, to support, to uphold from धारण root ध hold bear

धारन dharan verbal n. holding bearing sustaining upholding assuming keeping

धार धारा f. stream current

धावना dhavna v. 'To range, to roam, to rove' ² To run, to run at from s धावने) ³ To worship from

ध्यान religious meditation

धाव धाव f. cry noise धावना

धाव मामा to cry to groan

धिकार dhikar m. curse anathema

धनर धेemur (s धेem) m. a fisher

man name of a cast of fishermen	of smoke
s धूम dhoor 'adj. resolute, firm ka dy patient sedate ² s धैर्य) m Resolution, firmness patience deliberateness sedateness	s धूलि dhooli f. dust
s धैर्य dhoory (s धैर्य) m see 2 sig of the preceding words.	s धेनु dhenoo f. a cow or milch cow one which has lately calved
धुक्कु dhookd. hooker 'm an ornament worn on the breast ² perturbation anxiety apprehension consideration, reflection.	धोका dhoti, ka m. 'deceit. deception ² disappointment doubt, hesitation a scarecrow any thing imaginary not real a vapour resembling water at a distance / mirage धोकादेना) dho, kha dena... to deceive धोका (लाना) dho kha khana to be deceived
धुक्कु dhookor hookor f. Palpitation, agitation	धोती dhootee (s धोती) a cloth worn round the waist, passing between the legs & tucked in behind.
s धूम dhoon (s धूम) f. inclination propensity application diligence perseverance ardent ambition	धोप dhop f. a kind of sword
s धुनि dhooni (s धुनि) f. sound musical sound	धोला dhuonaa m. a large kettle drum
s धूप dhoop f. a perfume burnt by Hindoo at the time of worshipping ² (k) Sunshine	s धोरा dhuora } s धवल) adj. white s धोला dhuola }
s धूम dhoon 'm smoke ² (k) f. tu- mult bustle noise fume धूमधाम) dhoon dham f. pomp parade tumult bustle noise	s ध्यान dhyaan m. reflection thought meditation consideration advertency
s धूमरा dhoomra (s धूम) adj. purple compounded of black & red, the colour	s ध्यानी dhyanee. adj. considerate contemplative, given to meditation on divine matters / religious
	s ध्यानी dhyaanuon, va to meditate ध्यावने dhyawnuon) on, to think on to adore, to know (from s ध्यान) qv
	s ध्वज dhwaya f. a flag a banner
	s ध्वनि dhvani f. sound musical sound

नल mukh

नल num

न nu

५ नंग nung } नग) adj. 'naked'.²

५ नंग nunga }
 shameless नंगुंगा या नंगुनंगा nunga
 moonga or nung momunga adj
 Naked

५ नंद nund m name of the fosterfather
 of Krishna नंददा) f. a sister in
 law, husband's sister

५ नंदन nundum m. a son² The grove
 or garden of Indra

५ नंदलाल nund lal m. The darling
 of Nund i.e. Krishna ५ नंद and लाल
 darling dearest लड spot

५ नक्षत्र nuchch. hutru, or nuksh. hutru
 m. a lunar mansion, or constellation
 in the moon's path, a star or asterism
 the Hindoos besides the common

Division of the Zodiac into 12 signs
 divide it into twenty seven Naksh-
 tras two & a quarter of which are
 included in each sign, each Nak-
 hutru has its appropriate name

५ नक्षत्री nuchch. hutree adj. born under
 a fortunate Planet. fortunate

५ नल mukh m. a finger or toe nail
 नलसिखसे mukh sikhse from tip to

toe, entirely throughout (lit) from
 the (toe) nails to the hair on the
 crown on the head

५ नग nung m. a mountain² (k) a
 jewel, a gem, a precious stone

५ नगल nungul ५ नग) adj. naked

५ नगर nungul m. a city or town

५ नगरनारी nungul naree f. a courtesan
 नगर and नारी a woman

५ नग नुगुल adj. naked

५ नट nut m. The name of a tribe
 who are generally jugglers & rope-
 dancers &c. a tumbler

५ नटुचा nutooa } m see the preceding

५ नटुवा nutooa }

५ नथ nuth (५ नाथ) f. a large ring
 worn in the nose² a rope passed
 thro' the nose of a draft ox

५ नथना nut. hna m. a nostril a ring
 for the nose² v.n. to have the nose
 pierced (a bullock नथनेचढाना nuthna
 churhana To be angry or displeased

५ नथनी nuthnee (५ नाथ) f. a small
 ring worn in the nose² a ring
 inserted in the hilt of a sword

५ नदी nuohce f. a river

५ ननद nund ५ ननदा) f. a sister in
 law husband's sister.

5 नपुंसक nupongsuk 'm an hermaphrodite, an eunuch² adj. (neuter gender) uniformly coward. 5 नभ nubh (5 नभः) m the sky or atmosphere 5 नभचर nubhchur adj. what moves in the sky aerial abis नभश्च; comp of नभ and चर to go 5 नम नुमुह Aptote noun. Salutation reverence. 5 नयन nuyun m. The eye 5 नर nur m. man individually or collectively a man a male mankind 5 नरक nuruk m Hell 5 नरपति nur. puti m. a king a sovereign (नर and पति lord chief) 5 नरपुर nurpur m. one of the three Lokus or regions of the universe the abode of man, the earth. 5 नरेश nures m. a king a prince 5 नरेश; comp of नर man & ईश lord ruler. 5 नवजोवना nuvu jobuna f a girl just grown up to puberty 5 नवयौवना; नव fresh यौवनं youth & आ fem. aff. 5 नवबाला nuvu bala f. see the preceding नव and बाला a young female.	5 नवनिधि nuvu nidhi f. the treasure of Koveru the God of riches, consisting of nine fabulous gems (नव nine and निधि riches) see note in Wilson's Megha Duta Page 86. 5 नवम nuvum adj. ninth 5 नवाडा nuwara from नाव 5 नौः) m 'a boat' a particular kind of boat 5 नशाना nusana 'v.a. To destroy, to annihilate, to spoil, to squander & n. To be destroyed or annihilated from (5 नाशनं) 5 नन्दिया nauriya (5 नन्दि) m. the bull & vehicle of Shiva 5 नाग nag m a snake (coluber) and a sort of demigod shaped as a serpent नागलोक naglok Patalu, the infernal regions or the abode of Serpents and Hydras 5 नागनि naguni (5 नागिनी) f. a serpent (female) 5 नागपत्नी nagputnee f see the preceding (नाग and पत्नी a wife) 5 नागपास nagpas f a running noose 5 नागपास } of a rope &c. a sort of noose or knot used in battle to entangle an enemy नाग a snake and पाश a noose or snare.
---	--

५ नातर natur (५ नान्यतर or नान्यथा) adv (if not (then) otherwise else	५ निकुंक nikunkuk adj happy with out enmity or opposition plain easy
५ नाती natee (५ नप्ता) m. Grandson Daughter's son	५ नि. प्रिव. and कंदक a thorn, a pal try foe.
५ नाथ nath m. a husband, a lord a master २ The String in a Bullocks nose	५ निकंद nikund adj rooted up extirpa- ted from ५ नि. प्रिव. and कंद a root
५ नाथना nathna v. a To bore a bul- locks nose & put a string in it to guide him by / from ५ नाथ १ v	५ निकट nikut adj near proximate about
५ नाना nana adj various नानाप्रकार nana prukar m. various modes methods kinds sorts	५ निकाला nikurna v. n To issue
५ नाद nad m. The name of a Mornee or saint, the son of Brahman	५ निकलना nikulna } to be extracted
५ नारायण narayam (५ नारायण) m. one of the names of Vishnoo	५ निकसना nikurna } drawn pulled or taken out, to come out, to be uttered to be taken off to prove, to turn out to begin, to be invented to escape to rise slip spring (५ निष्काशनं)
५ नारी naree f. a woman in general a female २ नाडी) The pulse	५ निखंड nikhung f. a quiver
५ नाव nav corrup. of नाम or (५) m name	५ निगम nigum m. The Vedus or holy writ
५ नाव नाव (५ नौ) f. a boat ship vessel	५ निगमनिवासी nigum nivasee dwelling in the Vedus a name of Bruhma (निगम) and निवासी an inhabitant
५ नावना navna v. a To bend down words to bow २ to cause to submit to to cause to stoop from ५ नमनं)	५ निचिंत nichint (५ निश्चित) adj. free निचित nichint } from thought anxiety or care unconcerned careless at leisure.
५ नाश nash m. non existence annihilation death	५ निचिंताई nichintae f. carelessness fearlessness, thoughtlessness uncon-
५ नाहर nahur m. a tiger	

kurna to judge to administer justice to decide.	5 निः priv & दया tenderness compassion clemency
5 निरुक्ता nirukta, without form the deity, incorporeal निरुक्ता comp of निः priv: and कृता form	5 निर्द्वन्द्व निर्द्वन्द्व adj. without quarrel or dispute peaceably निः priv. and द्वन्द्व quarrel dispute
5 निरन्तरा nirantara adj. without interval incessantly constantly निः priv: and अन्तर interval	5 निश्चय निर्द्वन्द्व m. ascertaining settling or fixing with accuracy
5 निरालम्बा nirālambha va To look at to view to see, from निरीक्षण	5 निर्द्वन्द्व निर्द्वन्द्व adj. without offspring childless extinct as a race or family निः priv: and वंश race or lineage
5 निरुक्त nirukt s नर्तक) m. a dancer	5 निर्द्वन्द्व निर्द्वन्द्व adj. fearless free from fear undaunted निः priv. and भय fear
5 निराकार nirakara adj. without form or figure incorporeal	5 निर्मल निर्मल adj. pure limpid clear transparent. निर्मल निः priv. & मल m. filth excretion.
5 निराला nirala adj. pure. mere. simple unmixed unalloyed rare strange odd separate apart distinct	5 निर्मोही निर्मोही adj. not fascinated निर्मोही निर्मोही m. one without affection free from attachment निर्मोही निः priv. and मोह fascination
5 निरालम्बे निर्मोही men apart in private	5 निर्वाण निर्वाण s निर्वाण) adj. extinguished extinct in beatitude
5 निरास निरास adj. hopeless (5 निः priv: and आशा hope)	5 निर्वाण निर्वाण s निर्वाण) adj. extinguished extinct in beatitude
5 निरूप निरूप (5 नीरुप) adj. without form (the deity) incorporeal	5 निर्वाण निर्वाण s निर्वाण) adj. extinguished extinct in beatitude
5 निर्गुण निर्गुण adj. without passions or human qualities (an epithet of the deity) without estimable qualities worthless unskilful unstringent a necklace निः priv: and गुण quality a string, skill	5 निर्वाण निर्वाण s निर्वाण) adj. extinguished extinct in beatitude
5 निर्द्वन्द्व निर्द्वन्द्व adj. mercilessness.	5 निर्वाण निर्वाण s निर्वाण) adj. extinguished extinct in beatitude

५ निवारना niwarana v.a. to prevent to hinder to prohibit from ५ निवारणः) ५ निवास niwas m. Dwelling residence ५ निवासी niwasee m. an inhabitant ५ निश्चय nishchay m. certainty or as- certainment trust belief faith adj. actual real ascertained adv. actually certainly indubitably ५ निस mis (५ निशा) fright ५ निसंक nismunk adj. fearless free from doubt or suspicion. निःशंक; comp. of निः for नि प्रवि & शंका fear doubt ५ निसचर nis-chur m. a demon 2 a rob- ber a thief 3 a prowler 4 a noctur- nal animal an animal that watches & feeds by night ५ निशा night and चर to go. ५ निसरना nisurna v.n. to issue to go forth to come out from ५ निसरणः) ५ निसास nisas (५ निःश्वास) m. breath ५ निसि nisi (५ निशा) fright ५ निसिनी niseene (५ निःशुणी) f. a wood- en ladder, a ladder ५ निष्कपट niskuput adj. without fraud or deceit open artless honest sin- cere (५ निष्कपट; निः for नि प्रवि: and कपट fraud deceit) ५ निसार nistar m. release acquittal	salvation beatitude ५ निसारना nistarna v.a. to release to acquit to beautify to exempt the soul from further transmigration from ५ निसारणः) ५ निःसंदेह nissundeh adj. free from guilt undoubted 2 adv. undoubtedly निः for नि प्रवि. and संदेह doubt. ५ निहचे nishche (५ निश्चय, q.v.) ५ निहारो niharuon v.a. to look at to watch to look after to spy to see (from ५ निहारणः) ५ नीदो neetuo adj. good beautiful elegant (pers. نیکو) ५ नीच neech adj. low base, mean, vulgar 2 below beneath under down ५ नींद neend (५ निद्रा) f. sleep ५ नीर neer m. water ५ नीलंबर neelumber m. a dark blue garment ५ नीलोबा: comp. of नील dark blue and अंबर vestment ५ नीला neela (५ नील) adj. dark blue or black ५ नीलमणि neel muni m. a gem of a blue colour the sapphire. नील, and नीणि a jewel. ५ नीसरना neesurna } v.n. see निसरना ५ नीसरो नीसरुनोन }
---	--

- ५ नूपुर noophoor f. a ring or ornament
for the ankles and toes.
 ५ नृत्य nrityu m. dance, dancing
 ५ नृत्यक nrityuk m. a dancer
 ५ नृत्यकारी nrityukaree
f. a dancer
 ५ नृप nrupu m. a king a prince
comp. नृ मान्ड ५ who preserves
or protects.
 ५ नृपति nrupati m. a king a prince
(नृ) मान्ड ५ पति lord ruler
 ५ नेक nek adj. a little little
 ५ नेती netee (५ नेत्र) f. a cord used to
whirl round the churning staff with
 ५ नेम nem (५ नियम) m. a law com-
pact agreement any religious ob-
servance voluntarily practised
 ५ नेरी nerus (५ निकर) adj. near beside
 नेह neh (५ नेह) m. affection
friendship kindness २ oil
 ५ नेक nek see नेक)
 ५ नेन nen ५ नयन) m. the eye
 ५ नैवेद्य nivedya m. food consecrated
to the deity an oblation
 ५ नौतना nuotna v.a. To invite from
 ५ निमंत्रणं)
 ५ नौवंड पृथिवीका nuu khund prithwee
ka, the nine climes or divisions of the

- earth, they are usually denomi-
nated the nine Dwepus (islands) or
Dushus (countries which constitute
Jumboo dwepu, the central portion
of the world or the known world.
 ५ नौगरी nuoguree f. a female orna-
ment worn on the wrist.
 ५ नौकाव मुचकहामर m. a pro-
phibitory offering sacrifice victim
 ५ नौदगा nuordna v. To bend २ To
incline downwards To be obedient
to stoop, (from ५ नमः)
 ५ नौदगा nuor hana v.a. To bow-
to bend.
 ५ नौतनं nuotna v.a. To invite from
५ निमंत्रणं)
 नौता nuota ५ निमंत्रणं) m. an invitation
 ५ न्याय nyayu m. justice equity
logic see निपाय.
 ५ न्यात nyara adj. distinct different
separate, apart, aloof, ex-
traordinary uncommon.

प ५

- ५ पकोड़ी pukoree (५ पकवटी) a kind of
dish made of pease meal
 ५ पंच पुनः ५ प्रायः ५ फाँव
string'

पंचक punchuk, hum adj. consisting of five floors or stories (a house &c.) from स पंच five पंड a part division

पंचात punchu tutuu m. The five elements or principles according to the Hindoos viz. earth water fire, air, & space or ether.

पंचम punchumu adj. fifth.

पंचमी punchumee f. the fifth day of the lunar fortnight

पंचलता punch-lura adj. consisting of five rows or strings (a necklace) स पंच five and ल. ल. row.

पंचाध्याई punchadhyae f. the aggregate of five chapters of the Shree Bhagavat comprising a detail of the spots of Krishna with the Gopas स पंचाध्यायी; comp. of पञ्च five अध्याय chapter or section and ई with the sense of aggregation.

पंजी punch, hee (स पंजी) m. a bird in general

पंडित pundit adj. wise learned m. a wise or learned Brahmin

पंडु pundor (पंडु) m. The name of a sovereign of ancient Delhi & nominal father of Goodishthir & the other four Panduwa princes

पंथ punth स पथ) m. a road pathway

पकवान pukwan m. sweetmeats or sweets fried in melted butter or oil

पक्कान: composed of पक्क cooked & अन्न food.

पक्ष puch, h or puksh m. a wing feather The half a lunar month or fortnight comprising fifteen days

पक्षी पक्षी pukhawij f. a kind of drum a timbel.

पग pug स पद) m. The foot पगधारना pugdharma. to travel to go, to leave to depart पगपटनारवाजना pug puttar bayna, to beat time with the foot

पचना puchua v. to be digested. To rot. To be consumed, to take pains to labour, from स पचने)

पकताना puch, htana v. to regret to repent, from (स पश्चात्तापने)

पकतावा puch, htawa m. regret concern sorrow contrition penitence स पश्चात्ताप; comp. of पश्चात् after & ताप pain sorrow distress

पकाड़ puch, har verbal n. s. from पकाड़ना) a fall The act of winning पकाड़वाना puch, har khana To fall down, to suffer pain

क पछाड़ना puchharna v. a. to throw down to abase to conquer.	२ dog collar ३ a lock of hair * (S पट्ट) a deed particularly a title deed to land or d. deed of lease
स पट put' m cloth २ (S पट) the sound of falling or beating (K) a shutter, the valve of a folding door * adj upside down overturned.	क पठना puthana } v. a. to send क पठना puthuona }
क पटकना putukna v. a. to dash against any thing to throw on the ground with violence to knock २ v. n. to crackle to crack	स पत put' (S पद) f good name honour character २ (S पति) m a lord master husband
क पटकाना putkana } v. a. see / sig क पटकारना putkarana }	स पतंग putung m' a month २ a child's kite ३ the sun
स पटरानी putraanee f a queen who is installed or consecrated with the king (S पट्ट) a throne and रानी a queen	स पताका putaka f a banner a flag
स पट्टा putra (S पट्ट) m a plank a plank to sit on, a plank on which a washerman beats clothes पट्टाकर देना putrakurdena to deprive one of his power or strength to convict an adversary & leave him without reply	स पति puti m a lord master husband २ (S पद) f good name honor character
स पट्टाकर देना putrakurdena to deprive one of his power or strength to convict an adversary & leave him without reply	स पतित putit adj fallen abject guilty abandoned पतितवान putitpawun adj purifying the guilty (an epithet of the deity)
स पट्टा putra m' (S पट्टि) a foil a wooden scimitar for cudgeling २ (S पट्ट) a broad on which Hindoos sit whilst eating their meals or performing religious ceremonies	स पतियाना putiyana v. a. to confide in to trust to depend on to believe (from स प्रत्ययने)
क S पट्ट putta m' name of hammer	स पतिव्रता putivrata adj f chaste (woman)
	स पत्रल puttul f a plate or trencher formed of leaves (S पत्रावली; compound of पत्र a leaf and आवली a row or range)
	स पत्थर putthur (S पत्थर) m a stone

पु पु

पु पु

- ५ पुत्री putree f a wedded woman a
 Wife
 ५ पुत्रा putra (५ पुत्र) m. an almanack
 an ephemeris
 ५ पथ puth m. a road path way
 ५ पद pud m 'foot 2 footstep, step
 3 rank character dignity 4 place
 station 5 (in grammar) a word
 ५ पदम pudum (५ पद) m 'a lotus
 Nelumbium speciosum
 Willd. 2 Ten Billions
 ५ पदवी pudvee f rank character
 title titular name surname pa-
 tronymick 3 a road path
 ५ पदार्थ pudarth. पदार्थ) m 'thing
 substantial or material form of be-
 ing a rarity, a good, a blessing, a delica-
 cy or exquisite food The meaning
 of a word 3 a category or predica-
 ment in logic of which seven
 are maintained, viz. substance
 quality action identity variety
 relation & non existence
 ५ पदम pudm see पदम.
 ५ पदार्थ पुदार्थ पु. to go, to
 proceed, to depart, to arrive, from
 ५ पद the foot and धारण. placing
 ५ पुन पुन '(५ पुन) m a row, pro-
 mise resolution ik, a termination
 affixed to nouns, answering to the En-
 glish terminations ship hood ness &c as
 कुंवारपुन koonwar pun. Bachelorship
 लुंकपुन lunk pun. chit hood see
 Gilchrist's Gram. P. 170.
 ५ पुनघट पुनघट m a passage to a
 River a stair or quay for drawing
 water ५ पानीय water and बट्ट) a quay
 or landing place
 ५ पुनच पुनच (५ पुनच) f the string of
 a bow
 ५ पुनवाड़ी पुनवारी (५ पुनवाटी) f a
 betel garden
 ५ पुनवार पुनवार m. a plate or dish
 made of leaves to eat on (५ पुनवलि
 comp of पुन a leaf and वलि a row
 ५ पुनहारी पुनहारी (५ पुनहारी) f
 a woman who carries water
 on her head.
 ५ पुनग पुनग m a snake or serpent
 ५ पुनपरा पुनपरा f communication
 from one to another in suc-
 cession, tradition
 ५ पुन पुन '(५ पुन) m. milk ५ पुन
 adv on upon over at to reverse the
 less yet 3 conj but 4 k, fa fault
 ५ पुन पुन 'adj other strange foreign

पर pur

प्राण pran

- परेस purdes abroad ²adv and conj.
 over above through, after, at by
 for of but ³ $\S$ उजी) prep on
 upon at notwithstanding
 $\S$ परंतु puruntoo conj. but
 κ पपिहा pupiha } m. a sparrow hawk
 κ पपीहा pupuha } Falco nisus
 $\S$ परकाजी purkajee adv. attentive to
 the business on interest of others
 serving others beneficent. पर other
 and कार्या an agent doer
 $\S$ परचा purcha } $\S$ परोक्षा) m. exami.
 $\S$ परत्तो purchuo } nation trial proof
 experiment
 $\S$ परकुंज purjink $\S$ पर्यंक) m. a Bed.
 head
 $\S$ पक्षा purja ($\S$ प्रजा) fa. subject
 tenant reuter
 $\S$ परतज्ञा purtagmja $\S$ प्रतिज्ञा) fa agree-
 ment compact promise stipulation
 $\S$ परतीत purteet ($\S$ प्रतीत) fa. faith con-
 fidence trust $\S$ परतीतकरना purteet
 kurua, to believe to trust
 $\S$ परवस purbus adv. Depending
 on the will of another under the
 authority of another dependant precarious.
 $\S$ पर another $\S$ वश्य governable
 $\S$ परम purum adv. first excellent, su-

- preme best परानंद, purum anand
 great pleasure परमगति purum gati
 eternal felicity heavenly bliss परमधाम
 purum, dham m. paradise परमपद
 purum pad m. heaven or beatitude
 $\S$ परमार्थ purumarth m. the first pur-
 suit the best end virtue merit (परम,
 and अर्थ) meaning intention
 $\S$ परमार्थी purumarthee adv. religious
 seeking the best end, virtuous
 $\S$ परमेश्वर purmeshwar m. the first
 of supreme Lord God, the Almighty
 comp. of पर and ईश्वर a ruler chief
 $\S$ परवीन purbeen ($\S$ प्रवीण) adv. skil-
 ful intelligent accomplished knowing
 $\S$ P परसना purusna va. 'from $\S$ एषर्शनं)
 to touch ² from Pers. (بر سید) to
 worship
 $\S$ परस्पर puruspar } adv. mutually
 $\S$ परस्पर puruspar } reciprocally
 $\S$ पराक्रम purakram m. strength
 power prowess.
 $\S$ पराक्रमी purakramee adv. powerful
 bold strong vigorous
 κ परात purat fa. large plate
 $\S$ पराण puran ($\S$ प्राण) m. 'breath
 soul life sweetheart mistress
 प्राणपति pran pati Soul's lord

परिगणा purikrama f act of going
round to the right by way of ad-
oration circumambulation

परिहाना puriharna v a to leave
to forsake to abandon to desert
to take away to clear off (from S
परिहाणः)

परीक्षा pureecha or pureeksha f
examination trial proof

परीक्षित pureechhit or pureekshit
adj examined tried proved² in the
name of the grandson of Vrihaspati

परोक्ष purekha m regret concern
contrition repentance

परोपकार puropakara m the helping of
others beneficence (Comp of पर
other and उपकार assistance)

परोपकारी puropakaree adj acting for
others beneficent hospitable (Comp
of पर other and उपकारी doing
good kind)

परोषा purusha v a to serve up
dinner to distribute food to guests
&c (from S परिवेषणः)

पुरोहा puroha m a leathern bucket
et for drawing water with

पर्व पुरब (S पर्व) m a festival a
holy day an anniversary festival

प्रास्त²/K) a gem a flat diamond

पल pul m a moment the 60th part
of a ghoree or dund 2½ pals are
equal to one minute² (Comp of
पलक 9. v.)

पलक puluk m the eyelid

पलटना pulutna v n to return to
turn back to retreat to overturn
to rebound to change

पलटा pulta m turn head ex-
change recompense revenge
retaliation.

पलवाना pulwana v a to cause to
nourish to bring up &c (from S
पालनः)

पलाना pulana v n to flee to run
away to escape (from S पलायनः)

पल्ल pullo m the hem or border
of a garment

पवन puwan f air wind² m ce-
gent of the winds & of the N W
quarter पवनकुपुत्र पुवन कुपुत्र
the son of Puwanu i.e. the
ape Hanuman

पवित्र pavitra adj pure holy
undefiled clean

पशु pusha m a beast in genera

पशुपालक pushopaluk m a cowherd

पुष्ट and पालक a preserver!	spread to walk on
पुष्पा पुष्पकhan or pushan (पुष्पाणा) m a stone a rock	पुष्पक path m an electuary medicine confection
पुहुरा पुहुरा (पुहुरे) m a watchman a sentinell	पुहुरा pathur (पुहुरे) m the waved leaved Indian fig tree (ficus verna)
पुहल पुहल m a flock of cotton	पुहल pathur f iron armour for the defence of a horse or elephant
पुहिरावन पुहिरावन (पुहिराने) f पुहिरावनी पुहिरावनी { vestments bestowed on guests at a wedding dress clothing.	पुहिरावनी pathen (पुहिरावनी) adv after behind afterwards in the absence
पुहुरी पुहुरी f an ornament worn on the wrist	पुहुरी path (पुहुरी) m silk ² a throne
पुहुरा पुहुरा v n to lie down to repose, to lie to rest.	पुहुरा pathum m silk cloth a silk garment (पुहुरा) comp of - पुहुरा and अवर cloth apparel
पुहुरा पुहुरा (पुहुरा) m a flower	पुहुरा path (पुहुरा) f the side pieces of a bedstead a kind of board on which children learn to write
पुहुरा पुहुरा (पुहुरा) f entertainment hospitality	पुहुरा path (पुहुरा) f divisions of the hair which is combed towards the two sides and divided by a line in the middle
पुहुरा पुहुरा m a Pandur or descendant of Pandoo especially applied to Yudhishthiru & his four brothers.	पुहुरा path (पुहुरा) f a kind of sweetmeat a kind of mat
पुहुरा पुहुरा (पुहुरा) m a title of Brahmins a schoolmaster	पुहुरा patha v a to roof to cover to fill to fill up to overstock
पुहुरा path	पुहुरा path m a reading lecture perusal (of a book) lesson
पुहुरा pathi { (पुहुरा) f a rank of soldiers a row a line (of writing)	पुहुरा pathuk m he that gives lessons a teacher a professor
पुहुरा pathi f a pedigree	पुहुरा pathuk m a title of Brahmins
पुहुरा panura m a cloth or carpet	पुहुरा pathshala f a college, a

पापी pappee.

पाव paw

school.

५ पादा padha or pad, ha ५ पदः) m a hog-deer (cervus porcinus)

५ पातक patuk m sin crime

५ पातकी patukee adj. m sinner criminal

५ पातर patar f a prostitute, a dancing girl² adj. weak lean

५ पाती patee f (५ पत्री) a letter note epistle² (५ पत्र) a leaf

५ पात्र patru m. a vessel adj. worthy able eligible fit capable

५ पाथर pathur (५ पत्थर) m a stone

५ पान pan m 'drinking in general

२ ५ पाणि) The hand³ ५ पर्ण) a leaf betel leaf (leaves of piper betel

५ पानि pani (५ पाणि) m. the hand

५ पानी pancee (५ पानीय) m. water

३ sperm ३ lustre ४/k/ Character honour पानोदेना pancee dena, to offer

a libation of water to satisfy the manes of a deceased person, after

his corpse has been burnt.

५ पाप pap m. sin crime

५ पापड़ papur (५ पर्पट) m a thin crisp cake made of any grain of the pea kind

५ पापनी papnee (५ पापिनी) adj. f crime nala a sinner, wicked (woman

५ पापी pappee adj m. a sinner a criminal

५ पारत parus m The philosophers stone ५ सूर्यमणि; comp of सूर्य) touch- ing and मणि a gem.

५ पार्वती parvatee f the goddess Parvatee and Wife of Shiva.

५ पारवार parwar (५ पारवार) adv 'on both sides (of a river) २ quite through and through.

५ पालन palun m bringing up, preserving cherishing rearing breeding and nourishing

५ पालन palna 'va. to preserve, to protect, to nourish, to cherish, to bring up, to rear, to breed, to educate² m a cradle (from ५ पालने)

५ पाला pala (५ पालेय) m post hear- frost² trust charge³ leaves of a tree named phurberree (a species of Zizyphus - पालेपड़ना palepurna va. to fall within the power of another

५ पालागन palagun ५ पादलग्न) m obeis- sance by embracing the feet re- verence respect veneration

५ पावन pawun adj pure holy sacred purifying

५ पावना pawna va to get to acquire to find to overtake to reach to ac- cept, to obtain from ५ पावण)

५ पाखंड पाखुन्दे or पशुन्दे } ५ पाखंडी पाखुन्दे or पशुन्दे } hypocritical, deceitful heretical ५ पाखंड्य पाखुन्द्य or पशुन्द्य } wickedness deceit, hypocrisy heresy ५ पासा पास (५ पासको) m. a die, plur ५ पासे दices the oblong dice with which Chuopur is played / a throw of dice ५ पाहुना पाहुना (५ प्रायुण) m. a guest ५ पीउ पीउ (५ प्रिय) adj. beloved dear m husband sweetheart. lover. ५ पिंगल पिंगल m. name of a fabulous being in the form of a serpent, to whom a treatise on prosody is as- cribed ² adj. Tawny (colour) ५ पिक पिक m. The Kokilu or Koel the black or Indian cuckoo, the Kokilu makes a prominent figure in hindoo poetry, he is supposed by his musical cry to inspire pleas- ing and tender emotions ५ पिकवयनी पिकवयनी adj. possessing ५ पिकवैनी पिकवैनी } a voice like the Kokilu. an epithet of a female ५ पिक and वाणी) voice ५ पिकोरी pick. huore f. dimin. of the preceding ५ पिता पिता m. a Father ५ पितावर पिताम्बर m. see पीताम्बर ५ पितानह पितामुल m. a paternal grandfather ² a name of Brahma the great father of all ५ पिनक पिनक m. The bow of Shiva ² a musical instrument of one string shaped like a bow ५ पिय पिय see पी ५ पिरथी पिरथी s. the earth ५ पिलना पिलना va. To attack, to assault ² v. n. To be bruised, thrashed. ५ पीलन पीलन ५ पी पी (५ प्रिय) adj. beloved ² m. a husband lover sweetheart ५ पीटना पीटना (from ५ पीडन) va. to beat to thrash, to dash to strike to knock to pound छापीटना chhakee पीटना, to lament, to regret, to repent ५ पीठ पीठ (५ पृष्ठ) f. the back पीठ परहाथफेरना पीठ परहाथ फेरना to pat on the back, to encourage ५ पीठदेना पीठदेना 'To run away to flee ² To turn, to shrink from to veer ³ To turn away in displeasure	५ पिकोरी pick. huore f. dimin. of the preceding ५ पिता पिता m. a Father ५ पितावर पिताम्बर m. see पीताम्बर ५ पितानह पितामुल m. a paternal grandfather ² a name of Brahma the great father of all ५ पिनक पिनक m. The bow of Shiva ² a musical instrument of one string shaped like a bow ५ पिय पिय see पी ५ पिरथी पिरथी s. the earth ५ पिलना पिलना va. To attack, to assault ² v. n. To be bruised, thrashed. ५ पीलन पीलन ५ पी पी (५ प्रिय) adj. beloved ² m. a husband lover sweetheart ५ पीटना पीटना (from ५ पीडन) va. to beat to thrash, to dash to strike to knock to pound छापीटना chhakee पीटना, to lament, to regret, to repent ५ पीठ पीठ (५ पृष्ठ) f. the back पीठ परहाथफेरना पीठ परहाथ फेरना to pat on the back, to encourage ५ पीठदेना पीठदेना 'To run away to flee ² To turn, to shrink from to veer ³ To turn away in displeasure
--	--

५ पीडा <i>peerha</i> (पीठ) m. a stool or chair	५ पुतली <i>putlee</i> (५ पुतली) f. The pupil of the eye ² an image, a puppet an idol ³ The frog of a horse's foot
५ पीठाबंध <i>peerha bandh</i> (५ पीठबंध) m. a preface or introduction to a book	५ पुत्र <i>putru</i> m. a son
५ पीढी <i>peerhee</i> (५ पीढ) f. a stool or chair ² a generation of progenitors	५ पुत्री <i>putree</i> f. a daughter
५ पीत <i>peet</i> adj. yellow ² (५ पीति) f. love affection kindness	५ पुन <i>pon</i> } ५ पुनः adv. again. then
५ पीतांबर <i>peetambar</i> m. a silk cloth of a yellow colour (vulgarly silk cloth)	५ पुनि <i>ponni</i> }
५ पीतांबरः comp. of पीत yellow and अंबर cloth apparel	५ पुन्य <i>ponnyu</i> (५ पुण्य) m. virtue moral or religious merit
५ पीति <i>peeti</i> (५ पीति) f. love affection kindness friendship	५ पुन्यवान् <i>ponnyuvan</i> (५ पुण्यवान्) adj. virtuous righteous charitable
५ पीपल <i>peepul</i> (५ पिपल) m. the holy fig tree (<i>Ficus religiosa</i>) ² (५ पिपली) long pepper (<i>Piper longum</i>)	५ पुन्यात्मा <i>ponnyatma</i> (५ पुण्यात्मा) adj. virtuous holy religious charitable
५ पीर <i>peer</i> (५ पीडा) f. pain sickness feeling pity compassion mercy	५ पुर <i>poor</i> m. a city. a town
५ पीर <i>peer</i> (५ पीत) adj. yellow	५ पुराण <i>pooran</i> (५ पुराण) m. a poem or sacred & poetical work supposed to be compiled or composed by the poet Vyasa & comprising the whole body of Hindoo Theology; each Pooranu treats of five topics especially the creation the destruction & renovation of worlds, the genealogy of Gods & heroes, the reigns of the Manus and the transactions of their descendants. There are eighteen acknowledged Pooranus ¹ Brahmanu ² Padmanu, or the lotus ³ Brhmanandu or the egg of Brahminia ⁴ Ugni, or
५ पुंज <i>ponj</i> m. a heap, a quantity a collection.	
५ पुकारना <i>pookarna</i> v.a. To call aloud to bawl, to cry out.	
५ पुजवाना <i>pojwana</i> v.a. (caus. of पूजना) To cause to worship (from ५ पूजने)	
५ पूजाया <i>pojaya</i> (from ५ पूजा) m. The apparatus of worshipping	

⁵ Vishnoo Gurooru, his bird or Vehicle / Brahma veevurtu, or transformations of Brahma / ⁸ Shivu / ⁹ Singu / ¹⁰ Naradu, son of Brahma / ¹¹ Skundu, son of Shivu / ¹² Markunde, son, so called from a sage of that name / ¹³ Bhuwishyut or prophetick / ¹⁴ Matsya or the fish / ¹⁵ Verahu or boar / ¹⁶ Koranu or tortoise / ¹⁷ Vamunu or dwarf, and ¹⁸ The Bhagavatu or life of Krishnu which last is by some considered as a spurious & modern work, the Pooranus are reckoned to contain four hundred thousand stanzas; there are also eighteen Upa-pooranus or similar poems of inferior sanctity & different appellations, the whole constitute the popular or poetical creed of the Hindoos; some of them or particular parts of them are very generally read & studied	boldness generousness ^१ प्रोहिता poorohita m. a family priest conducting all the ceremonials & sacrifices of a house or family ^२ पूर्ण पूरुण has पूरुण m. an old man, an elder an ancestor ^३ पुष्प पूroshp m. a flower blossom ^४ पुस्तक पूroshuk f. a book ^५ पूंछ पूrooch, h. पूंछ f. a tail ^६ पूज्य पूoj (पूज्य) adj. to be worshipped, deserving respect ^{Exorable} ^७ पूजा पूojna (from पूजन) v. a. to worship, to adore, to revere ^८ (for पूजा) v. n. To be accomplished fulfilled completed perfected ^९ पूजा पूoja f. worship adoration veneration, devotion ^{१०} पूमान् पूoma f. name of a giant who was killed by Krishnu ^{११} पूनो पूnoo ^{१२} पून्यो पूonyoo ^{१३} पूरुणासी पूoornuwaasee } (पूरुणासी) or पूरुणिमा) f. the day of full moon ^{१४} पूरुन पूoornu (पूरुण) adj. entire complete exact, full perfect total ripe ^{१५} पूरुव पूoov (पूरुव or पूर्व) m. east ^{१६} adj. eastern prior. former ^{१७} पूरा पूoora (पूरा) adj. see पूरा
^{१८} पूरी पूoore f. (see पूरु) ^{१९} पूरुष पूoosh m. a man generally or individually a male mankind ^{२०} पूरुषः पूooshah m. pl. (पूरुष) ancestors the ancients predecessors ^{२१} पूरुषारथ पूoosharuth ^{२२} पूरुषार्थ पूoosharth } manliness	

पोव pekKh

पेड़ी puerce.

- ५ पूरि poori (५ पूरः) f a kind of fresh cake fried in butter or Ghee
- ५ पूर्णिमा poorumma पूर्णिमा f The day of full Moon
- ५ पूर्णाहुत poorahoot f the oblation
- ५ पूर्णाहुति poorahooti presented at the conclusion of a religious sacrifice, the final oblation पूर्णाहुति, comp. of पूर्ण complete perfect, and आहुति a burnt offering
- ५ पूर्वार्ध poorvarth adv. the former or prior half comp. of पूर्व (and अर्ध)
- ५ पूस poor (५ पोष) m. The name of the ९th solar month, according to some systems, the full moon of which is near पश्चा or २ & ३ of Cancer (December January).
- ५ पृथ्वी prithvee } the earth.
- ५ पृथ्वी prithvee }
- ५ पृथ्वीनाथ prithvee. nath m. Lord of the earth, a sovereign a king पृथ्वी and नाथ)
- ५ पैताना pentana m. The foot of a bed the side towards the feet ५ पादात्त) comp. of पाद the foot & अन्त boundary end near.
- ५ पेक्षा pek.kha v.a. to see, from प्रेक्षणे)

- ५ पेट pet m. The belly ² Pregnancy the womb ³ The bore (of a gun &c) ⁴ gravity capacity पेटेबल pet ponch, h un. The last child of a Woman
- ५ पेटी peete (from पेट) f a belly-band a girth ² a portmanteau ³ a box or humbril ⁴ The thorax chest.
- ५ पेरा pera (५ पिंड) m. a kind of sweetmeat made with curds ² a globular mass of leaven prepared for baking
- ५ पेलना pelna, from ५ पलन) va 'To shove to push ² to stuff ³ to cram पलपाल pel pal part: shoving pushing &c.
- ५ पे पे' (५ पयः) m milk. ² Water. ³ (५ अपी) adv. on. upon over at to nevertheless yet ⁴ conj ५क) f a fault.
- ५ पैड puend f. 'pace Step ² a rising ground an eminence पैड, root पड go
- ५ पैडा puenda m. a road highway path पैडामार्गा puenda marna 'To stop a road ² To rob in the road
- ५ पेज पेज f a vow. a promise पेजकारना पेज करना v.a. To make a vow
- ५ पेड़ी puerce f a ladder a staircase

a flight of steps

५ पैदल pudedul 'adv. on foot' 2 m
Infantry.

५ पैर puer m The foot

५ पैरी pueree from पैर) an ornament
worn on the legs

५ पैहै puehue 2 and 3 pers sing. fut.
sense of पावैनी q.v.

५ पोसा पोा (५ पोत) m 'a plant' 2 a mus.
ling of any animal 3 a very
young Serpent.

५ पोखना pokhna va. To breed to rear
to foster to nourish to come from

५ पोखनां)

५ पोड pot f. a bale. a bundle a package

५ पोडली potlee f. a bundle

५ पोतना potna va To besmear to
plaster

५ पोता pota (५ पोत्र) m Grandson
Son's son.

५ पोथी pothee (५ प्रलि) f. a book

५ पोना pona } v.a. To string
पोवनौ pavunon } pearls to thread

(a needle) 2 To make bread 3 m a
spoon with holes in it a colander
for skimming tea

५ पोय poe f. ५ उगेदिका) a kind of
पोया poya m. vegetable (Basella alba)

and Rubra)

५ पोखन poshum ५ पोखन; m bringing
up rearing fostering cherishing

५ पोखना poshna } v.a. see पोखना) from

५ पोखना posna } (५ पोखनां)

५ पोडना puor, hna v.n. To repose, to
lie down to rest

५ पोत्र puotra m grandson son's son

५ पोत्री puotree f. granddaughter, son's
Daughter.

५ पोरा puor } (from प्र) a town a

५ पोरी puoree } house q.d. belonging
to a town or house f. a gate a door

५ पोरिया puoraya (from पोर) m a door
keeper a porter

५ पोली puolee see पोरि)

५ पावना pyavuna va To give or cause
to drink, from पावने)

५ प्रकार prutar m. manner,
method kind sort.

५ प्रकृत prukrit (५ प्रकृति) f. nature
Disposition property quality

५ प्रगट prugut (५ प्रकट) adj. obvious
notorious public issued out, ap-
parent manifest.

५ प्रगटना prugutna from प्रगट) v.n. To
issue forth, to become manifest
to appear.

५ प्रचंड pruchund adj. raging mighty predominant-	५ प्रती pruteet (५ प्रतीति) f. faith confidence तत्रोत्तरवा pruteet kurna to examine ² to believe ³ to trust
५ प्रज्ञा prujā f. a subject, a knower, a ruler.	५ प्रपक्ष prupksh, h or prutyuksh adj. perceptible perceived, present obvious apparent public ² adv. before in the presence, evidently openly
५ प्रजापति prujā-puti m. lord of subjects a prince a name of brhma (प्रजा) and पति lord ruler	५ प्रदक्षिणा pruduch, hūia or prudukhina (५ प्रदक्षिणा) f. going round an object to which respect is intended with the right hand always towards it, a religious ceremony circuit circumambulation.
५ प्रताप prutap m. glory majesty the high spirit arising from the possession of rank and power.	५ प्रथम prut-hum adj. first before
५ प्रतापवान् prutap wau } adj. glorious	५ प्रधान pradhān m. a president leader chief a minister or councillor of state
५ प्रतापी prutapee } Potent	५ प्रण prun (५ प्रण) m. promise agreement vow resolution
५ प्रतिज्ञा prutignyā f. an agreement compact stipulation engagement promise	५ प्रणाम prunām (५ प्रणाम) m. salutation bow obeisance
५ प्रतिदिन pruti-din adv. each day every day	५ प्रफुल्लित prupf, hollit adj. blooming in blossom gay lively cheerful
५ प्रतिपाल prutipal m. patronising	५ प्रबल prubal adj. predominant prevalent violent strong powerful
५ प्रतिपालन prutipalun } fostering rearing breeding cherishing	५ प्रभात prubbat m. dawn morning
५ प्रतिपालक prutipaluk m. cherisher Patron	५ प्रभाव prubhāv. m. power influence majesty dignity
५ प्रतिबिम्ब prutibimb m. an image or picture, the reflection of an image or figure from a mirror.	
५ प्रतिष्ठा prutisthā f. consecration of a monument erected in honor of a deity or of the image of a deity ² celebrity renown.	

प्रश्न prubha m lord master principal	प्रश्न prusung m' mention discourse subject of discourse 2 association
प्रश्न prubhota f government su- periority influence	प्रश्न prumunsa (S प्रमसा) f applause praise encomium
प्रश्न pruman (S प्रमाणा) m authority proof verification attestation li- mit instance example measure quantity detail 2 adj actual autho- rity substantial real approved of agreeable acceptable	प्रश्न prusunnu adj' rejoiced, pleased 2 gracious kind
प्रश्न pruyag m a celebrated place of pilgrimage, the confluence of the Ganges and Jumana with the supposed subterraneous addition of the Suraswatee the modern Allahabad	प्रश्न prusunnuta f' pleasure 2 kindness.
प्रश्न pruhue (S प्रलय) m a general destruction such as at the flood or resurrection	प्रश्न prusad m' viand victuals food that has been offered to the deities 2 kindness favor blessing gift 3 leav- ings of a great man or spiritual guide
प्रश्न pruvast m travelling jour- ney sojourning in a foreign country abroad	प्रश्न prusthan m march depar- ture going forth march of an army
प्रश्न pruvasee m a traveller	प्रश्न pruhar m the acting of striking or beating a blow a stroke
प्रश्न pruvah m stream current	प्रश्न pruharee m a striker smiter destroyer debaser humbler
प्रश्न praveen (S प्रवीण) adj skilful intelligent accomplished knowing	प्रश्न pracheen adj old of former times ancient
प्रश्न pruvish m entrance admit- tance access.	प्रश्न prau (S प्राण) m' breath 2 soul life 3 sweetheart mistress प्रानपति prau- piti souls lord
प्रश्न prushnu f a question	प्रश्न pranee (S प्राण) m having life an animal an animated being
	प्रश्न prarubdh 2 fortune lot fate
	प्रश्न pralubdh destiny predesti- nation venture chance

- S प्रियु adj: m } beloved dear
 S प्रियु adj: f } sweetheart
 S प्रेक्षु adj: superl. dearest most
 beloved m. a lover a sweetheart a
 husband (प्रियतम; comp of प्रि be-
 loved and तः superlative affix.
 S प्रेत m a departed soul a spirit
 of the dead a ghost an evil spirit
 S प्रेम m love affection friendship
 kindness प्रेमरंगिता प्रेमरुंगरा
 adj Coloured with the die of love +
 strongly attached or in love loving
 S प्रोहित prohibit see ओहित.)

फ ph,

- S फंदा phunda (from स्रोत पाश bind)
 m' a noose a net snare² net
 perplexity difficulty
 S फंदा ण phundana v a to cause to
 jump or leap over (from स कालने)
 S फण phun (स फण) m the hood or
 expanded head of a snake
 X फवना phubna v n to become to
 befit
 X फक्कना phurukna v n to flutter to
 vibrate with convulsive involun-
 tary motion as the eyelids and other
 muscles; to throb to palpitate to

withe (the shoulders &c)

- S फारा phursa (स फा) m an axe
 a hatchet
 S फो phuree (स) f a shield
 S फल phul m' fruit effect advant-
 age children progeny² the iron
 head of a spear or arrow &c³ a
 blade (of a sword &c)
 S फलना phulna v m' to bear fruit
² to result to be produced³ to be
 fortunate (from स फलने)
 S फहराना phuhana v n to fly
 flag) to flutter (from स फुराने)
 X फांक phank f a slice a piece of
 fruit
 S फौदना phandna v a to jump over
 to leap over (from स फालने)
 S फौसी phansee (स पाश) f a noose a loop
 strangulation फौसीदेना phansee
 dena v a to hang फौसीयहना or पडना
 phansee purna or purna v n
 to be hanged
 X फावडा phavara m a maddock a
 spade a hoe
 X फिकारना phikarna v a to uncover
 the head to unplat the hair
 of the head
 X फीका phecka adj' weak vapid.

tasteless insipid ² pale sallow light (in colour)	be scattered or dispersed ³ to become public.
ॠंकार phankar (ॠंकार) f the hiss of a snake	ॠलाना phuelana Trans of the preceding.
ॠंकारना phankarna (from ॠंकार v n to hiss as a snake)	बु bu
ॠफूकी phopheef a paternal aunt father's sister	ॠंकाई bunkae (ॠंकाता) f a bending a curvature the reach or bend of a river
ॠफूफू phophoo m father's sister's husband or father's sister	ॠंदनवार bundunwar m a wreath or garland of leaves & flowers suspended across gateways on marriages or public festivals (ॠंकाता tying fastening & वार a doorway a gate)
ॠफूफेरा phophera adj descended from or related through a paternal aunt	ॠंदी bundee f the name of an ornament worn on the forehead ² m name of a tribe called Bhat go. who are generally bands or panegyrist
ॠफूफेराभाई phophera phae the son of a paternal aunt	ॠंध bundh m binding bandage bondage imprisonment
ॠसलाना phaslanā va to coax to wheedle	ॠंधक bundhuk m. a pledge a pawn
ॠफूती phortee (ॠफूति) f activity quickness	ॠंधन bundhun m fastening bandage bondage obstacle hindrance ॠंधनवाणा गा आना bundhmen punna or ana to become a captive
ॠफूंट phent f waistband a belt ॠंधना phentbandhna to get ready to resolve	ॠंधु bundha m 'a friend ² a relation or kinsman.
ॠफेन phen m foam froth	
ॠफेनी phenee f a kind of sweet-meat	
ॠफूँटा phuenta m 'waistband fob ² a small turband	
ॠलाना phuelna v n 'to be spread ² to be expanded to be diffused to	

१ बुं बuns (१ बुं) m' Race line- age offspring² bamboo २ बुंमालि bunsawuli (२ बुंमालि) f' a gene- alogy ३ बुंसी bunsee (३ बुंसी) f' a flute² (३ बुंशि) a fishing hook³ in compos from बुं) of the race or lineage ४ बुंसी बुट bunsee but, m the fig tree un- derneath which Krishnu was accustomed to play the flute ५ बुक buk (५ बुक) m a crane (ardea torra and Putea Buch) ६ बुकला bukla (६ बुकला) m bark skin rind shell (of a fruit) ७ बुक buk ८ बुकक buk huk } from (८ बुक) f' Prattle foolish talk garrulity बुकककना buk huk kurna, to prattle to chatter to gabble ९ बुक्का bukka (९ बुक्का) m a speaker in general² adj eloquent lo- quacious talkative १० बुक्काद bukkaad m prattle foolish talk (comp of बुक prattle and काद dispute) ११ बुक्कान् bukhan (११ बुक्कान्) m explana- tion praise description. १२ बुक्कानकरना bukhan kurna बुक्काना bukhanna. } v.a. to	praise to commend² to explain to define to relate (from ११ बुक्कान्) १३ बुग bug (१३ बुग) m see बुक १४ बुगपंक्ति bugpanti f' a row or line of cranes (१४ बुक and पंक्ति a row) १५ बुगुल bugoola m a whirlwind १६ बुचन buchun (१६ बुचन) m speech talk discourse word promise agreement बुचनेना buchun dena to promise to agree बुचननिभाना buchun nibhana to abide by a promise बुचनपालना buchun palna to abide by a promise बुचन बंदकाना या बुचनबंदकालिना buchun bund kurna or buchun bund kurlena to bind by promise बुचनमाना buchun man na to obey बुचनलेना buchun lena to receive a promise १७ बुक्क बुक्क m १८ बुक्कडा बुक्कह्राम } (१८ बुक्क) a calf १९ बुक्कह्र बुक्कह्रूम } २० बुक्किया बुक्कह्रिया f' २१ बुक्कत्री बुक्कह्रिनी m one who plays on musical instruments (from १८ बुक्क a musical instrument बुक्क) a mu- sician २२ बुक्क बुक्क (२२ बुक्क) m a thunder bolt² a diamond २३ बुट बुट (२३ बुट) m the Indian fig tree
--	---

(Ficus Indica)

स बुध bur' (स बुट) m see the preced-
ing² in composita contraction of बुडा
(स बुड) great as बुडपन bur pun great
ness grandeur dignity बुडबोला bur bola
a noisy talkative person &c बुड

भुङ्ग्या burbhukwa, a blockhead

त बुडना burna v. n. to enter

स बुडाई burace (स बुडाता) f' magnitudes
greatness grandeur dignity magni-
fying boasting बुडाईकरना burace kur
na नमरना marna to extol to magni-
fy to boast to vaunt.

स बुतराना butrana v. n. to converse to
talk to speak (from स वार्ता)

स बुदन budan (स बुदने) m the mouth
face countenance

स बुदी budee (स बुदि) f the dark half
of the lunar month from full
moon to new moon

स बुदी budree (स बुदरी) f a place of pil-
grimage in the north of India see also
at res. vol. XI p 521. बुदीदिस budree
dis towards Budree Nath

स बुध budh m killing slaying
slaughter

स बुधना budhna v. a. to smite to kill
(from स बुधने root बुध to kill)

त बुधाई budhace f } a song in
त बुधावा budhawam } congratulation² presents² carried
to the house of a woman on the
sixth or fortieth day after child birth
स बुधित budhit m a huntsman sports-
man fowler executioner (from बुध
to kill)

स बुधु budhoof' a wife² daughter-
in-law woman lady

स बुन bun (स बुन) m a forest a wood

स बुनज bunij (स बुणिज) m trade traf-
fic merchandise.

त बुनठने बुनथुन्ते (plup part of
बुनठना) being adorned or prepared
decked out sprucely dressed.

स बुनमाल बुन्माल m a garland of va-
rious flowers reaching to the feet usu-
ally those of the Tulsee (Ocimum sanctum)
lum / kondur / jasmunum mul-
um / mundar (Asclepias gig-
parijatu / erythrina fulgens,
lotus (स बुन a forest and गला a
garland)

स बुनमाली बुन्माली m one of the

स बुनवारी बुन्वारी names of Krishna
(स बुनमाली, who wears a बुनमाल g.v.)

त बुनान बुना verbal n m (from बुनाना)

dressing preparation decking one's self² concord understand- ing reconciliation.	(from ^१ बुरा) ^१ बुरान buranum (^१ बुरान) m. description explanation praise बुरानकाल
^१ बुरिक burik (^१ बुरिक) m. mer- chant a trader.	burun kuma v. a. to explain to describe to extol. to praise
^१ बुरी buri f. a bride	^१ ^१ बुरा buru v. n. to burn² (from
^१ बुरा buyar (^१ बुरा) f. wind air	^१ बुरा a bridegroom) v. a. to marry.
^१ बुर bur' m. a boon a choice, a blessing, a good² a bridegroom³ adj. excellent⁴ (^१ बुर) m. the Indian fig, tree⁵ (^१ बुर) conj. but moreover even बुराई burdai giver of a choice or blessing.	^१ बुरा burukhorbursh (^१ बुरा) m. rain. a year ^१ बुरा burkha (^१ बुरा) f. plu. the rains, the third season, of the six, from the 15th of Ashadh to 15th of Bhadra² Rain
^१ बुरना burukhna v. n. to rain from (^१ बुरा).	^१ बुरगोठ buruganth f. birth-day the ceremony of tying a knot on the an- niversary birthday of a child (^१ बुरा a year and ग्रंथि a knot
^१ बुरना buruna v. a. to forbid to prohibit	^१ बुरसीड़ी bursuree (^१ बुरसी) an an- nual tax or rent
^१ बुरत burut' (^१ बुरत) m. a meritorious act a fast a vow a religious rite or penance ² (^१ बुरा) f. a thong leather girth rope³ (press part of बुरा) fla- ming blazing.	^१ बुरा burha m. a field where cows feed ^१ बुरात burat (^१ बुरात) f. the marriage procession.
^१ बुरा burun' (^१ बुरा) conj. moreover but even rather² (^१ बुरा) m. colour sort³ a letter of an alphabet praise description बुराकाना burun kuma to hire a priest for the performance of a sacrifice or any religious ceremony	^१ बुराती buratee (^१ बुराती) m. the compa- ny and attendants at a marriage ^१ बुरीत burees (^१ बुरी) m. a year ^१ बुरात buron (^१ बुरात) m. buron the god of water the Indian Neptune.

बहनी burnee (ब वहणी) f an eye-lash	बबूला buloola (ब बुबुद) m. a bubble (of water)
बर्तमान burtman (ब वर्तमान) adj present existent; the present tense.	बस bus m power commands authority advantage (ब वस) root वस desire) बसमाना busana to be obtained to come into one's power बसकरना bus karna to overlook to bring to submission
बर्ष burish or burth (बर्ष) m rain. a year	बसंत busunt (ब वसंत) the spring season comprehending Chaitra & Vaisakha / from about the middle of March to the middle of May
बल bul m' name of Krishna's elder brother ² strength power ³ (ब बलि) name of the king of patalu or the infernal regions ⁴ a sacrifice an offering or oblation ⁵ (क) a coil twist convolution बलवाना) bulkhana v.n. to be angry ² to be twisted	बसन busun (ब वसन) m cloth. a dress a habit a suit of clothes apparels
बलनिधि bulnidhi m an assemblage of strength (बल strength and निधि)	बसना busna v.n. to dwell to abide to be peopled / from root वस dwell)
बलवी bulbeer m. the elder brother of Krishna lit. Bulu. the brave	बसाना busana (trans of बसना) v.a. To people. to colonize to bring into cultivation to settle a country
बलवीर bulbeer m a name of Krishna (बल as the preceding and वीर (क) brother)	बसु busu (ब वसु) m see वसु
बलराम bulram m the elder brother of Krishna	बहकना buhukna v.n. to be baited to be disappointed to be deceived to stray to be intoxicated
बला bula f misfortune calamity accident vengeance (ब व.)	बहकाना buhkana, trans of बहकना) v.a. To balk to disappoint to mislead to deceive
बलि buli m' a sacrifice an offering ² name of the sovereign of Patalu or the infernal regions	बहधा bulhd (ब वधा) f pain dis-
बली bullee adj. strong powerful.	

बोव bank

बाघं baghum

pass, obstruction hindrance
prevention.

स बहनेरु bahnēro (स भिनीपति) m. a
brother-in-law, sister's husband

स बहलुव bahlūv m. the neglect
or violation of any moral or religi-
ous duty impious स बहिर without and
मुख the face

स बहलाना bahlāna v.a. to divert
to amuse

स बहजाना bali-jana v.n. To flow or
pass ²To go or swim with the stream
³To be ruined to be destroyed from
root बह run flow.

स बहिराना bali-ana v.n. to issue
to come out ²for बहलाना) v.a. To
divert to amuse

स बहु buho (adj much many

स बहुधा buhōdha adv in many ways
usually generally mostly often

स बहुरि buhori

स बहुरौ buhurō } adj. again

स बाक bank m a semicircular

6 ornament worn on the arms ²a
kind of dagger ³a crook curvature
bending ⁴a reach or turning of a river
fault off-ice wickedness from स बंक
crooked.

स बाचना bauchna va to read from

स वचन discourse

स बांछा bauch, ha (स बांछा) wish.
desire

स बांछित bauch, hit (स बांछित) part, de-
sired, longed for

स बांघ baugh (स बांघा) adj barren

स बांट baut m 'share distribution
from स वंटने) ²स वंटक) a weight

ie. the standard by which things
are weighed ³food given to a cow while
she is milked बांट बांट baut chont share
distribution

स बांटना bautna v.a. To share to distri-
bute, to divide (from स वंटने)

स बांसुरी bansoree (स बांशी) for flute
pfe. pipe.

स बांह baugh (स बाड़) f the arm बांह
चढ़ाना banhen churhāna to get ready
to prepare

स बाक्य bakyu (स बाक्य) m 'speech a
word ²a sentence

स बागल bakhul m 'an area or court
yard ²several houses contained
within one enclosure

स बागा бага m a vestment hano-
rary dress

स बाघंबर baghumbar m a tiger skin

बाढ bark

बाण bam

- (स व्याघ्र) comp of व्याघ्र a tiger and
 श्रवा (covering vestment)
- स बाचा bacha f 'Speech language
 word? Affirmation agreement (स बाचा
 root वच to speak)
- स बाहना bahna v.a. To choose to
 select (From स root बह to choose)
- स बाजन bajan m plur Musical
 instruments
- स बाजा baja (स बाद्य) m any musical
 instrument बाजागाजा baja gaya m the
 sound or clangour of various
 musical instruments
- स बाट bat (स बाट) f a road a highway
 बाटघाटे bate ghat (बाट road and बाट
 pass for a bathing place by a
 river side) adv. somewhere or other
- स बाड bar f 'Edge (of words knives
 &c.)² a fence a hedge³ verge edge
 margin (स root बट or बड surround)
- स बाड़ी baree (स बाटी) f an enclosed
 piece of ground, a garden orchard
 kitchen garden; a house with the
 garden orchard &c attached to it
- स बाढ bark verbal n f 'increase -
 proportion² a flood
- स बढना barhna }
 स बढी barhnus } to increase. to
- go on, to proceed to advance
 to swell to exaggerate to be promoted
 (From स बढे root बढ to increase)
- स बातकी बातें bat kee bat men, adv. in-
 stantly
- स बादी badee m a speaker an accuser
 a plaintiff (स बादी root वद to speak)
- स बाधा badha f Pain distress obstruc-
 tion hindrance prevention
- स बाण ban f temper quality man-
 ners (स वणि kind quality)² m (स
 बाण) an arrow; a rocket used in
 battle³ a kind of rope made of -
 moony a species of grass⁴ the name
 of an Nsonu son of Raja Bull
- स बान m 'Habit profession (स वणि
 class)² a kind of weapon³ fashion
 in dress, peculiar to individuals
 or to bodies taken individually
- स बानी banee (स बाणी) f Speech voice
 language; name of the goddess
 Suraswatee.
- स बायो bapruo adj Helpless poor
- स बापी bapee (स बापी) f a large ob-
 long pond a pool
- स बाबर babur m a kind of sweetmeat
- स बाण bam' (स बाण) adj The left side
 &c) reverse, an enemy² (स बाण) f

a woman	बाला, a girl not exceeding sixteen
वामांग bammung (ॐ वामांग) m the left side	बालक baluk m a young child an infant
बायें bayan (ॐ वाम) adj left hand etc	बालभोग bal bhog m an offering to Krishna presented early in the morning (ॐ बाल a child & भोग, eatable)
बार bar f time occasion delay ² m a day of the week ³ (ॐ वार) water m a door ⁵ (ॐ बाल) a child ⁶ Hair (ॐ बाला) f a girl not exceeding sixteen	बावन bawun (ॐ वामन) adj dwarfish diminutive ² m the fifth incarnation of Vishnu in the shape of dwarf
बारलगाना bar lugana va to delay to hesitate	बावड़ी baoree } f a large well into which people descend by steps to get water
बारन barun (ॐ वारण) m an elephant ² f abiding prohibiting preventing	बास bas (ॐ वास) m a boode residence ² f smell scent odour
बाएह baah (ॐ बाह) m a boar ² the third Avatar or incarnation of Vishnu in the form of a boar	बासना bama (ॐ वासना) f desire, inclination, choice
बारिज barij m a lotus (ॐ वारि water and ज produced) बाजिनयन barijn nayan adj Having eyes like the flower of the lotus.	बासना basna va to scent to perfume / from वासना; root वास perfume
बारी baree (ॐ वादी) f a garden and orchard a house ² (ॐ बालिका) a young girl not exceeding sixteen ³ (K) a window ⁴ an ornament worn in the ear and nose	बासी basee part / used substantively, an inhabitant as बनवासी bun vasee inhabitant of the woods वनवासी bun vasee inhabitant of Bruj (ॐ वास root वस to reside)
बाहनि baroonce (ॐ बाहणी) f spirituous liquor	बाहन bahun (ॐ बाहन) m a vehicle any animal or other conveyance on which a person rides
बाल bal m Hair ² a boy a child ⁴	

बिना बिचा

बिध बिध

५ बिज्जु binjū s बंजु) m 'sauce con-
sistent particularly vegetables
dressed with b. ster &c. and added
to flesh or fish ² In grammar
a consonant

५ बिंबu binb n. the name of a tree
bearing a red fruit Momordica
monodelpha or Pyronia grandis

५ बिकट bikat (s विकट) adj difficult
terrible.

५ बिकर bikar (s विकर) adj terri-
fic, ugly.

५ बिकल bikul (s विकल) adj restless
uneasy troubled.

५ बिकसना bikuma v n 'To blow or
expand as a flower ² to be delighted
to smile (from s बिकसनं).

५ बिकसित bikusit (s बिकसित) adj 'Ex-
panded blown as a flower ² delighted

५ बिकास bikas (s बिकास) s shining
blooming expansion display
pleased happy delighted.

५ बिघ्न bighn (s बिघ्न) m hinderance
stop prevention interruption

५ बिच bich adv. in among between

५ बिचार bichar (s बिचार) m consider-
ation reflection contrivance
judgment opinion thought will.

५ बिचारना bicharna v a to consider
to reflect to investigate to compre-
hend to think to apprehend to con-
ceive (from s बिचारणं.)

५ बिचित्र bichitru (s बिचित्र) adj varie-
gated various wonderful

५ बिहना bichurna } con. to be sepa-
बिहुरना bichhoorna } rated (from s बि. & root कृ cut

५ बिहुरा bichhura m a sort of dag-
ger ² an ornament worn on the toes

५ बिहुराना bich-hoorana trans of बिहुराना)
v. a. to separate.

५ बिहोह bich, hoh } m separation ab-

५ बिहोहा bich hoha } sence see बिहाना)

५ बिजयठ bijayuth m a bracelet
worn on the arm an armlet

५ बित bit (s बित) m 'wealth sub-
stance thing ² ability power means

५ बितना bitna v n to pass (s root रुत
pass see बीतना)

५ बिताना bitana trans of बिताना) v. a.
to spend, to pass

५ बितीत biteet (s व्यतीत) adj passed
gone elapsed.

५ बिथरना bithurna perhaps from बिलारणं)

५ बिथर root रु to spread out or cover
to be scattered to be sprinkled

विध बिध बिधना बिधना वा to scatter to sprinkle.	विध बिध बिधना (विधि) विधि. a name of Bruhma!
विध बिध बिधना (विधि) f Pain affliction distress!	विध बिध बिधना (विधि) f the widow (Lat. Vidua)
विध बिध बिधना वा to be spread to be scattered to be sprinkled	विध बिध बिधना (विधि) f the deity Bruhma
विध बिध बिधना (विधि) f dismission taking leave farewell,	विध बिध बिधना (विधि) f non-existence annihilation slaughter
विध बिध बिधना (विधि) m Tearing rending breaking cleaving splitting severing dividing	विध बिध बिधना (विधि) adv. without except unless
विध बिध बिधना वा to tend to tear (From बिधना root दृ to tear)	विध बिध बिधना (विधि) f an apology submission solicitation
विध बिध बिधना (विधि) f Science knowledge intellect	विध बिध बिधना (विधि) m annihilation disappearance destruction
विध बिध बिधना (विधि) m a student (comp. बिध, and बिध desires)	विध बिध बिधना (विधि) वा to adore to venerate to reverence to laud (From बिध)
विध बिध बिधना (विधि) m a vidyadhara or celestial dancer these demigods dance before the assembled deities in Indra's heaven	विध बिध बिधना (विधि) f adversity misfortune calamity distress
विध बिध बिधना (विधि) adj. Learned scientific	विध बिध बिधना (विधि) part contrary opposite f mischief ruin
विध बिध बिधना (विधि) f a sacred precept, law, statute decree command injunction? Bruhma's providence? Fate luck destiny	विध बिध बिधना (विधि) m a man of the sacerdotal tribe a Brahman
विध बिध बिधना (विधि) kind sort	विध बिध बिधना (विधि) perhaps from विध बिध बिधना (विधि) v n to be perverse refractory disobedient cross obstinate pert.
	विध बिध बिधना (विधि) m The car or vehicle of any deity.

वि ब्रा

विल बिलु

विमूढ bimookh (S विमूढ) adj having the face averted, turned from averse.	विरियं biruyan f Tune
वियोग buyog (S वियोग) m separation on absence especially of lovers.	विरुद् bimoodhu (S विरुड) adj oppo- site opposed to contrary to against
वियोगी buyogee (S वियोगी) m a lover suffering the pain of absence	विरुद् biroop (S विरुड) adj disfigured deformed ugly विरुपयाना) biroop hona vn To be disgraced
विंश्च birunch (S विंश्चि or विंश्चि or विंश्च) m a name of Brahma.	विंश्च birudh (S विंश्च) m Enmity quarrel dispute contrariety op- position.
विरुद birud m fame reputation panegyric	विलंब bilumb (S विलंब) m delay procrastination tardiness
विरामा biramna vn To stop to re- main to delay from (S विराम)	विलंबना bilumbna vn to stay to tarry to delay
विरामाना biramana trans. of the preceding	विलकना bilukna vn To sol to cry violently (asa Chit) To long for to desire eagerly
विरह biruh (S विरह) m separati- on parting absence especially the separation of lovers	विलक्षणा bilukhna va To see to look at to perceive to behold
विराजना birajna vn To be conspic- uous or splendid to enjoy one's self to live in health ease content and independence (S विराजन)	विलक्षण) ?/k/vn to be displeased
विराट birat (S विराट) m (the embodied spirit)	विलग bilug (S विलग) adj separati- on m separation disunion difference विलगमाना bilug manna vn To be displeased to be angry offended
विराणा birana adj 'strange foreign belonging to another	विलविलाना bilvilana vn To be rest- less to be tormented with pain to com- plain from pain or grief to lament
विराम biram from S वि and root र्म be quiet or at rest) adj restless un- quiet agitated)	विलमना bilamna for विरामना or विललाना bilulana vn to lament

see विलविलाना.

विलाना bilana *vn* to vanish to retire to be lost *v.a.* to cause to vanish to dissipate to dispose of to distribute, from (ऽ विलयः).

विलास bilas (ऽ विलासः) *m* pleasure delight

विलोकना bilokna *v.a.* To see to look at from (ऽ विलोकनं).

विलोचना bilocna *va* To churn from (ऽ विलोचनं).

विवाह bivah (ऽ विवाहः) *m* marriage

विवाहचाना bivah rachana, to celebrate a marriage विवाहलाना bivah lana To take in marriage:

to bring home a wife to marry

विश्रान्त bishrant (ऽ विश्रान्तः) *adj* rested reposed

विश्रान्ति bishranti (ऽ विश्रान्तिः) *f* rest repose cessation from toil or occupation

विश्राम bishram (ऽ विश्रामः) *m* rest ease repose विश्रामकारणं वा लेना) bishramituna or lena, to rest to repose

विष bish. or bikh (ऽ विषः) *m* 'Poison venom' ² met. it is sometimes applied to bitter things.

विषई bikhuee or bishuee (ऽ विषयी) *adj* sensual worldly.

विषधर bishu dhur or bikh dhur *m* a snake. विष poison and धर who has

विषमज्वर bishum jivur or bikhum jivur *m* inflammatory fever a high fever

विषम difficult of cure & नरा a fever

विषय bikhue or bishue (ऽ विषयः) *m* 'an object of sense, anything perceivable by the senses as colour sound, odour & contact an affair matter &c.

विषद bishud (ऽ विशदः) *adj* white (colour) ² pure clean

विस्मना bishurna *vn* To forget from (ऽ विसरणं)

विषराना bishrana *va.* to forget to

विस्ताना bisharna *ca* use to forget, to mislead.

विशाल bishal (ऽ विशालः) *adj* great large

विस्तरना bishorna *va.* To cry slowly to sol.

विलारना bisharna *va.* To spread out to extend to diffuse from (ऽ विलारः)

विष्व बिसु from वीष, (ऽ विश्वः) *m* The twentieth part, particularly of a Bheegab

विलुक्कर्त्ता bishukurta *m* The artist

piece of the Gods the Indian Vulcan
 ५ बिच the universe and कर्मो work act
 ५ विश्वास biswas (५ विश्वास) m trust
 confidence faith विश्वासघाती biswas-
 ghatee m. a treacherous friend one
 who seeks to take advantage of the
 confidence placed in him. विश्वास
 and घात a killer or destroyer

५ बिह्वल bibbul (५ बिह्वल) adj agita-
 ted alarmed overcome with fear
 or agitation &c. unable to restrain one self

५ बिह्वना bihurna 'on to rejoice, to
 take pleasure 'va To enjoy to take
 pleasure in to rejoice to delight
 from (५ दिह्वना)

५ बिह्वना bihurna 'on To smile to
 laugh from ५ विह्वनने.

५ बिहार bihar (५ विहार) m diversion
 amusement sport.

५ बिहारी biharae (५ विहारी) 'adj spor-
 tive 'n prop. a name of Krishna

५ बीज beera m 'see 1st sig: of वीर-
 बीजजना beera oothana 'va To un-
 dertake a business बीजजलना beera
 dalna To propose a premium
 for the performance of a task

These expressions originate in a custom
 that prevailed of throwing a beera of

betel into the midst of an assembly in
 token of proposal to any person to undertake
 some difficult affair then requisite to be
 performed: & the person who took
 up the betel, bound himself to
 perform the business in question

५ जतना beema 'va to pass from ५
 बतीत).

५ बीन been ५ बीणा f a kind of lute
 see anat Res: Vol 1. Art: 13

५ वीर beer (५ वीर) m a hero 'adj
 brave

५ वीर beer m 'a brother 'a jewel
 worn in the Ear

५ वीरता beerta (५ वीरता) f prowess
 valour

५ वीरा beera m' (५ वीरिका) a betel leaf
 made up with spices &c 'k
 a brother

५ वीर्य beerya (५ वीर्य) m 'sperma
 genitale (vir aut mulieris) '2
 power strength

५ बुद्ध boodh m 'a wise or learned
 a sage '2 The planet Mercury '3
 Wednesday '4 ५ बुद्ध The ninth Uva-
 tar or Hindoo incarnation

५ बुद्धि boodhi f sense knowledge

५ बुद्धि boodhi f understanding

ब्रु ब्रु

बे बे

न बुहाना booharna va to sweep
 स बुंद bond (स बिंद) f a drop
 न बुज्जा boorna on 'To dive & to
 drown to be immersed, to dip
 स बुंद brund (स बुंद) m a heap a mul-
 titude a quantity an aggregation
 स बुंदा brinda (स बुंदा) f a plant worship-
 ped by the Hindoos commonly
 called Foolsee Ocimum sanctum
 or sacred basil this shrub is said to
 be a female metamorphosed, the cir-
 cumstance however is variously told
 स बुंदावन brindabum m the name of a
 place in the vicinity of Muthoor &
 the scene of Krishna's sports with
 the Gopees स बुंदा see the preceding
 वन a wood a wilderness of
 Foolsee Trees
 स बुका bika (स बुका) m a wolf
 स बुक्ष brichh or briksh (स बुक्ष) m a
 tree in general
 स बुथा bitha (स बुथा) adj abortive
 vain in vain.
 स बुद्ध buddh (स बुद्ध) adj old
 स ब्रह्मसृति brikhspati (स ब्रह्मसृति) m
 The regent of the Planet Jupiter
 identified astronomically with the
 planet in mythology, he is the pre-

ceptor of the Gods & Thursday
 न बेड़ा benda adj crooked
 स बेग beg (स बेग) m celerity haste ra-
 pidity adv soon quickly with haste
 न बेड़ी beres' fons fastened to the legs
 of criminals, fetters a basket
 used to irrigate fields with
 स वेद bed (स वेद) m a Veda or the Ve-
 dus in the aggregate, the original
 Veda is believed by the Hindoos
 to have been revealed by Bra-
 mah & to have been preserved by
 tradition, until it was arranged
 in its present order by a sage who thence
 obtained the surname of Vyasa or
 Vedavyasa that is compiler of the
 vedas. He distributed the Indian
 scripture into four parts which
 are entitled viz, Yajursh Samudh-
 hurin & each of which bears the
 common denomination of Veda
 स वेदी bedee (स वेदी) f an altar
 स बेन ben }
 स बेनु benoo } स वेण) a flute pipe fife
 स बेर ber 'm (for वर) The name of
 a fruit, that of the jujube Zizyphus
 jujuba, also the name of a tree
 f for वार) time turn vicissitude delay

³ for बेला) while बेलि belī } (९ बलि or बली) f. a creep- बेली belee } er climber, tendril (of a vine)	बैथाना buethana } (caus of बैठना to बैथाना buethana } sit) v. a. to cause बैथालना buethalna } to sit down to seat.
बेया besya, (९ बेया) f. a courtesan harlot a prostitute.	बैदक bueduk (९ बैयका) m. The practice or Science of Physic.
बिंदी buendee, (९ बिंदु) f. an orna- mental circlet made with a coloured earth or unguent on the forehead, and between the eye- brows² an ornament worn by women on the forehead.	बैदिक buedik (९ वैदिक) m. a Brahmin well versed in the Vedus. बैन buen' (९ बैण) f. a flute pipe फि² (९ बाणी) m. a word, speech.
बैकुण्ठ buekunth (९ वैकुण्ठ) m. a name of Vishna² the heaven or paradise of Vishna.	बैना buena m. an ornament worn on the forehead (९ वायन) sweetmeats cakes &c distributed at marriages and other ceremonies.
बैजयंती bujuntēe (९ वैजयंती) f. a flag or standard; the standard of Vishna	बैर buer (९ बैर) m. enmity revenge बैलेना buer lena v. a. to revenge बैरुक्क buerukh m. a banner, ensign colours (Arabic ٧٥)
बैजयंतीमाला bujuntēemala f. a neck- lace especially worn by Vishna in his several forms, & composed of the following jewels produced from the five elements of nature: namely, the sapphire from the earth, the pearl from water, the ruby from fire, the topaz from air; & the diamond from space or ether (९ वैजयंति) conquering, and माला a necklace).	बैराग buerag } (९ बैराग्य) m. penance बैराग्य bueraggyu } devotion the act of leaving the pleasures of the world बैरागी bueragee (९ विरागी) m. the re- ligious ascetic, or him who abandons terrestrial objects, thoughts, passions &c. बैरी bueree (९ बैरी) m. an enemy बैस bues' (९ वयस) m. age² (९ वैश्या)

ब्याह byah

व्रत brut

the third of the four Hindos casts a name of a tribe of Rajpoots १ वैसुंदर buesundur (१ वैश्वानर) m fire or its deity २ वैसाख buesakh (१ वैशाख) m name of a Hindoo month (April May) बोल bol verbal n m (from बोलना) 1 Word, speech, talk, conversation 2 Words of a song ३ व्याकरण byakurun (१ व्याकरण) m Grammar ४ व्याकुल byakul (१ व्याकुल) adj Per- plexed, confounded, restless agi- tated (in mind) uneasy. ५ व्याध byadh (१ व्याध) m a hunter a fowler ६ व्याधि byadhi (१ व्याधि) m sickness disease in general ७ व्यापन byapna v n to persuade to occupy, to effect, to operate to work to act (१ व्यापन) ८ ब्याल byaloo m supper ९ ब्यास byas (१ ब्यास) m a celebrated saint and author the supposed original compiler of the Vedus and Puranas also the founder of the Vedanta philosophy १० ब्याह byah (१ विवाह) m Marriage	ब्याहलाना byahlana v a to take in marriage, to bring home a wife to marry १ ब्याहन byahun (१ विवाह) m marry- ing marriage to marry (ब्याहनेवाला), byahun jog adj fit for marriage marriageable २ ब्याहना byahna v a to give or take in marriage (from १ विवाह) ब्याहीजाना) byaheerana to be married a woman ३ ब्याह byahar m (१ विवाहित) ४ ब्याहना byahna f (१ विवाहिता) } adj married ५ ब्योपारी byuoparee (१ व्यापारी) m a merchant ६ ब्योग byuora m 1 Difference dis- tinction 2 account explanation history detail of circumstances ७ ब्योहार byuohar (१ व्यवहार) m Pro- fession calling trade negotia- tion transaction practice custom ८ ब्रत brut (१ व्रत) m name of a district containing the several vil- lages of Muthora, Tokool, Brundavm &c. being about 168 miles in circumference ९ ब्रत brut (१ व्रत) m. a meritorious act, a fast, a vow, a religious rite or penance.
--	--

५ ब्रथा brutha (५ दया) adj abortive
vain in vain

५ व्रपभ bruk.hubh or brushubh (५ वषभ)
m. a bull

५ ब्रह्म bruhma God the all pervad-
ing the divine cause & essence
of the world from which all
things are supposed to proceed
and to which they return.

५ ब्रह्म अस्त्र bruhm. astu m a fabled
weapon which consecrated by
a formula addressed to Brahma deals
infallible destruction to those against
whom it is discharged ब्रह्मास्त्र; comp of
ब्रह्म and अस्त्र a weapon in general

५ ब्रह्मचर्य bruhmucharu m The
profession or way of life of a
Brahmuchariee

५ ब्रह्मचारी bruhmuchariee m a reli-
gious student, a bramun from the
time of his investiture with the
sacerdotal thread till he becomes a
householder a person who continues
with his spiritual teacher studying the
Veda & pundit learned in the vedic and arctic

ब्रह्मवान् bruhma ban see ब्रह्म अस्त्र ५

ब्रह्म and वाण an arrow

ब्रह्मभोज bruhma bhoj m feeding

of bramuns ब्राह्मण and भोजन eating
food victuals

५ ब्रह्मरति bruhma rati f a night
of bramun comprehending 1000 years
of the gods or 216,000,000 of mortals

५ ब्रह्मा bramuh m the deity in
the character of creator or
matter personified

५ ब्रह्मांड bruhm and m the globe
the world comp of ब्रह्म and अंड an egg
to which it is compared in creation

there are said to have been
innumerable Bramundus

५ ब्राह्मणी Bramunee (५ ब्राह्मणी) f. The
wife of a Bramun, a female
of the Bramun cast.

भ

५ भंग bhung m breaking splitting
defeat discomfiture (५ भग) adj
torn broken overcome defeated

५ भंडार bhundar m a place where
where household gods are kept

५ भंडागार; comp of भंड a vessel in ge-
neral and आगार a house

५ भेंवा bhunwar (५ भग) f a large
black bee

५ भई bhue s root ५ be past tense

भजि bhaji

भय bhay

or part of the verb subs fem was	स भट् भुत m a warrior a hero
became become	क भटकना bhutukna v.n. To go astray to wander to miss the right path to lose (the way)
स भक्त bhakt m an adorer, a devotee a votary ² a Hindoo performer for entertainment, a dancer a player ³ adj. Pious ⁴ desirous.	क भडक. bhuruk. from भडकना f 'Splen- do' blare flash glare show ² per- turbation agitation alarm starting (in animals).
स भक्ति bhukti f persuasion religion faith attachment - भक्तिवंत bhukti- want adj. devoted religious pious	क भडकना bhurukna v.n. 'To start to shrink to be scared to be alarmed ² To be blown up in a flame to blaze forth.
स भक्ष bhukh or bhuksh (स भक्ष्य) adj. eatable ² in food	क भडकना bhurkana v.a. To frighten to scare ² To blow up into a flame to kindle (a fire)
स भगदर bhugundur m a fistula many	स भय भुभूत (विभूति) f Ashes of cow- dung which Indians rub over their bodies
स भगत bhugat m. See भक्त. भगतवेलना bhugutkhehna v.n. to act (a play) to imitate to mimic भगतहोना bhugut hona v.n. to be initiated as a devotee to be affiliated to a religious order	स भय blue m. fear terror भयवाना) blue khana. To be afraid, to be frightened.
स भगवंत bhugwant } adj. Divine glori- भगवान् bhugwan }ous illustrious; m God, the deity the Supreme being	स भयंकर bhuyunkar adj. horrible ter- rific (भय, and part of the root- क make do.
स भजन bhujim m adoration worship भजनकाला bhujim karna v.a. to say prayers to worship	स भयचक् bhuechuk adj. alarmed affright- starting (स भय fear and चकित) asto- nished भयचकारहना) bhuechuk ruhna To be amazed or astonished at a sudden or unexpected event.
स भजना bhujna v.a. To worship to count one's beads, to adore from (स भजने)	
क भजना bhujna } v.n. to flee, to भजिजाना bhujijana } run away	

५ भयमान bhuman from भय fear adj. frightened alarmed, terrified afraid ५ भया bhuya ५ root भ be past tense or part. of the verb sub. was became become ५ भयातु bhuyator adj. distressed or distracted with fear terrified comp. of भय and आतु agitated distressed ५ भयानक bhuyank } adj. frightful ५ भयावना bhayawna } terrible ५ भयो bhuyo for भया q.v. ५ भरत bhurut m. The name of the Son of Dushurthu, and Kuekeyee & brother of Ramu (K) a mixed metal composed of Copper & Lead भारतं वुड ५ भरत, Rhund m. one of the nine divisions of the world, between Sunka & Sumeroo: India. ५ भरम bhurum. संभ्रम) m. Credit Character reputation भ्रम) error mistake भ्रमगवाना bhurum gumvama v.n. To lose Character. ५ भ्रमाना bhurmana v.a. To deceive 2 to excite by throwing out temptation 3 to perplex, to alarm from भ्रम) ५ भरोसा bhurosa } m. hope confidence. ५ भरोसौ bhuroso }	dependence faith : दाशा) comp. of भद्र good, and आशा desire hope ५ भलका bhulka m. a gold patch fixed on the nose-string. ५ भव bhuvu m. Existence the world a name of Shiva भवसागर bhuvu sa. gur. The ocean of the world or of existence. ५ भविष्य bhuvishyu adj. future what will be, the future time. ५ भस्म bhusmu f. ashes. ५ भट्टाना bhurana v.n. To shiver, to tremble, to totter to stagger. ५ भोगा bhang (५ भंगा) f. hemp - (Cannabis Sativa) of which an intoxicating potion is made ५ भौजा bhanya (५ भागिनिय) m. a Sister's son ५ भौजी bhanjee f. (५ भागिनी) a sister's daughter 2 ५ भौजी) interrupt ion hindrance भौजी देना) or मारना ५ भान्ज भान्ज देना or मारना v.a. To interrupt to put a stop to, to break in upon ५ भौंड bhand m. an earthen pot 2 (५ भंड) a mimic, an actor ५ भौंडी bhandee m. The Indian Fig-Tree -
---	--

भांति bhanti f manner mode me- thod kind sort भांतिभांति bhanti bhanti adj. various.	भाजी bhajee f 'Greens' a portion or share of food (s भाजित; root divide)
भाँरा bhamur } revolution cir- भाँरी bhamuree } culation भाँरडपाड़ा or फिरा bhamur parua or phirua vn. 'To circle to circumambulate' 'To be sacrificed' s root भ्रु to go round?	भाट bhat m. The name of a tribe band: see बंशी and माण्ड, काना bhana vn. 'To be approved of to suit, to fit.'
भावना bhak, hua va. 'To speak, to call from' (s भाषण)	भात bhamoo m The Sun
भाग bhag m 'a part a share a portion, 2 s भाग्य) destiny, fate fortune भागजाना bhag jagna vn. 'To be fortu- nate or prosperous.'	भावा bhauna va. 'To put into cir- cular motion, to twist to turn on a lathe to wave to brandish' 'to break to destroy' (from s भजने)
भागी bhaagee m a partner sharer participator adj. fortunate	भाप bhap, h. (s वाष्प) f steam vapour
भागीरथ bhaageeruth. for भगीरथ m The name of a king, whose austerity brought the river Ganges from heaven	भाभी bhab, hee (s भ्रात्रीवध) f a bro- ther's Wife.
भागीरथी bhaageerut, hee f The Ganges from भगीरथ a pious monarch at whose intercession the Ganges first descended from heaven	भाव bhar & bhas m 'sentiment passion choice liking will disposition notion idea 'blandishment' 'ges- ticulation acting pantomime ex- pressing a meaning by signs' a sud- den idea or emotion of the mind. Living being existence thing भाववताना bhaa butana va. 'To gesticulate'
भाजन bhajim m a plate a dish &c	भावे bhaunee (s भावी) adj. about to be future predestined
भाजना bhajna 'v.n. to fry, from s भजने) k / vn. to flee, to run away	भावना bhavuna f. consideration anxiety apprehension, contem- plation thought doubt concern

५ भावित bhavit adj Thoughtful anxious
 apprehensive alarmed
 ५ भाषा bhasha or bhakha f speech
 dialect language
 ५ भिक्षारी bhikharu m a beggar (५
 भिक्षाहारी; comp of भिक्षा begging alms
 and ग्रहारी from root ३ to take
 ५ भिडना bhidna v.n. To close (as two
 armies, to come together to be joined
 to shoulder to join to be placed to-
 gether touching each other, to be
 continuous
 ५ भिन्न bhinn adj. separate different
 other apart भिन्नभिन्न bhinn bhinn adj
 various, one by one, severally.
 ५ भौत bheut (५ भित्ति) f. a wall
 ५ भीम bheem n. prop The second
 brother of Yodhishtira ३ adj. dread-
 ful terrible, terrific
 ५ भोग्य bhogyatna va. To enjoy to
 suffer, to receive the reward of
 virtue or the punishment of a
 crime from (५ भोग
 ५ भुज bhooj f the arm above the
 भुजा bhooja elbow भुजबंध bhooj-bandh
 m an ornament worn on the arm
 an armlet भुजमूल bhooj-mool The upper
 part of the arm near the shoulder भुज

भुजा bhooj bhuma. To embrace
 ५ भुट्टा bhoota m The Indian Corn
 Teamays.
 ५ भुव bhuv (५ भुवन) m heaven, ether
 sky or Atmosphere.
 ५ भुवंग bhovung: भुजंग) m a snake
 a serpent
 ५ भुवन bhovun m. a world
 ५ भू bhoo f. The earth.
 ५ भूमि bhoomi (५ भूमि) f ground land
 earth
 ५ भूतना bhootna v.n. To bark from
 ५ भूत bhoot m demon a goblin
 ३ The past preterite tense ३ an
 element of which the Hindoos speak
 on fire see पंचतत्व.
 ५ भूतल bhootul m The earth ३ the
 earth and ३ essential nature espe-
 cially in composition, the earth
 itself, the very earth.
 ५ भूष bhush m. a king a sovereign
 ५ भूषण bhushan m. who protects
 ५ भूमि bhoomi f. land earth the earth
 ५ भूषा bhusha adj fair auburn or
 brownish (as hair
 ५ भूलाविचारा bhoola bira adj
 भूलाभटका bhoola bhatka } musing

भ्रं bresh

भ्रं bhrum

therous. generally a person who calls on another in consequence of some accident &c. not intentionally to pay a visit.

भ्रं भ्रुन bhook him (स भ्रुण) in an ornament a jewel dress ornament embellishment decoration.

भ्रं भ्रुंगी bhrungee (for भ्रुंग) m'a kind of wasp (vespa salicaria) a large black bee a humble bee.

भ्रं भ्रुकी bhrukootee f' the eyebrow a frown a contraction of the brows.

भ्रं भ्रुत bhet f' meeting interview a present (to a superior).

भ्रं भ्रुना bhetna v.a. 'To meet to join to make a present to a superior.

भ्रं भ्रुडिया bheriya m'a wolf (स भ्रुडिह) a sheep and ह्र destroyer.

भ्रं भ्रुद bhed m'a secret secrecy mystery separation difference.

भ्रं भ्रुत bher (स भ्रुत) f'a kind of pipe a musical instrument, a Kethkum.

भ्रं भ्रुव bhev perhaps for भ्रुव m'a state or condition of being unmade, imperfect nature disposition.

भ्रं भ्रुव bhek or bresh m' disguise assumed likeness counterfeitness semblance भ्रुवारी bhek d haree aq.

Putting on the dress assuming the appearance.

भ्रं भ्रुव bhruchuk aq. See भ्रुवक, भ्रुव भ्रुव m'a horn wind instrument.

भ्रं भ्रुग bhog m' Enjoyment suffering pleasure satisfaction hopefulness eating victuals भ्रुग भ्रुग.

भ्रं भ्रुग bhruma To enjoy, to suffer.

भ्रं भ्रुग bhrugu m' eating food victuals.

भ्रं भ्रुग bhor f. dawn of day.

भ्रं भ्रुग bhora aq simple artless m.

भ्रं भ्रुग bhol a designing innocent.

भ्रं भ्रुग bholanath m. a name of Mahadeva.

भ्रं भ्रुग bhuon f' (स भ्रुग) The eyebrow.

भ्रं भ्रुग भ्रुवकानी bhuon ferkee kurnee v.a.

To scowl, to frown to brow beat.

To look angrily raising the eyebrows भ्रुव भ्रुव.

भ्रं भ्रुग भ्रुववै tannee To knit the eyebrows (स भ्रुग) ground.

land earth.

भ्रं भ्रुग भ्रुवकना v.n. To bark and.

To talk foolishly from स भ्रुग.)

भ्रं भ्रुग भ्रुवजै (स भ्रुवजाया) f.

Brother's Wife.

भ्रं भ्रुग bhrum m' suspicion apprehension.

perplexity doubt error mistake.

भ्रमर *bhramar* m a large black bee
 भ्रष्ट *brusht* adj fallen debased pollu-
 ted abominable vicious disolute
 भ्रष्टकाना *brusht karna* v a. To pol-
 lute to seduce *भ्रष्टहोना* *brusht hona*
 m To be polluted, to be debased
 root *भ्रष्ट* to fall down.

म

मुकर *mukur* m name of the tenth
 Zodiacal sign, the sign capricorn
 represented by a Water animal
 with the body & tail of a fish & the pro-
 legs neck & head of an antelope, a snake
 or alligator *मुकराकृत* *mukurakrit*
 Shaped like an animal

मङ्गल *mungul* m 'welfare happi-
 ness' The planet mars or its dei-
 fied personification Tuesday

मङ्गलाचार *mungalachar* m festivity
 rejoicing congratulation a song
 of congratulation, a marriage song
or epithalamium *मङ्गल* joy plea-
 sure and *आचार* conduct.

मङ्गलामुखी *mungulamookhee* (S मङ्गल
 मुखी) f a musician or singer

मङ्गली *mungulee* adj triumphant
 rejoicing *मङ्गलीलोग* *mungulee* log people

employed in, rejoicing

मैगसिर *mungsir* (S मार्गशीर्ष) m a
 month, called, the first of the Hindu
 Year, according to some systems
 Part of Nov^r & part of Dec^r.

मंच *munch* m a platform a
 scaffold a sort of throne or chair
 of state or the platform on which
 it raised the dais a bed a bstead

मंजन *mungun* m 'tooth powder
 dentifrice' (S मार्जन) cleaning the per-
 son by wiping bathing or rubbing
 it with oil or fragrant unguents

मंडल *mundul* m a circle or sphere
 disk of the sun or moon circumference

मंडलाकार *mundulakar* adj round
 circular (comp. मंडल) and
 form

मंडलाना *mundana* (मंडल) m To
 make a circuit, to hover, as birds
 & ca.) to be enveloped

मंडली *mundlee* f an assembly

मंडित *mundit* part ornament-
 ed overlaid covered

मंत्र *muntru* m 'a charm
 an incantation philter spell
 'secret consultation - मंत्रज्ञ' *muntru*
muntru (S मंत्रयंत्र) Incantation

मच्छ much h

मद mud, ha

ॐ मंत्री muntree m. a minister adviser counsellor	or incarnation of Vishnu in the shape of the small fish Shuphura शफरी)
ॐ मंद mund adj. abated slow tedious foolish dull base मंदगति mundgati slow pace slowly softly 2 Saturday 3 The Planet Saturn मंद मंद	ॐ मगार mughar, from मध्य) m. the middle center in the middle, m. ॐ मटका mutuk } from मटकाना) f ॐ मटकन mutkum } coquetry ogling ॐ मटकना mutukna v. To wink to ogle to coquet.
ॐ मंदिर munder m. a house dwelling a temple	ॐ मटकाना mutkana (caus. of मटकाना) va To wink to ogle to coquet.
ॐ मग mug ॐ मार्ग) m. a road मगदेवना) mug dektuna To expect to wait for	ॐ मठडी muthree (perhaps from मिष्ठ) sweet a sort of sweet meat
ॐ मगल mugum ॐ मन) adj. immersed delighted pleased glad happy cheerful	ॐ मरोड़ना murorna v. To twist, to writhe to contort to distort to gripe to yearn
ॐ मगर mugur (ॐ मकर) m. an alligator	ॐ मरोड़ मुरना (from मरोड़ना) m. a twisting of the bowels, pain in the bowels flux gripes
ॐ मगसिर mugusin see मंगसिर)	ॐ मरुना muruna v. To cover (as a book with leather or a drum with parchment, to gild, from ॐ मंड the head or root मंड adorn
ॐ मचुग muchua v. To be made to be committed, to be perpetra- ted to be produced.	ॐ मरु मुच्छा (ॐ मच्छ) m. a temporary building an open shed or hall adorned with flowers & erected on festive occasions as at marriages &c. 2 from मरुना) adj. lined covered or topped as a drum with parchment
ॐ मचलना muchulna v. To be per- verse refractory disobedient cross obstinate	
ॐ मचान muchan ॐ मंच) qv.	
ॐ मचाना muchana, caus. of मचुग) va to make to stir to excite to commit to perpetrate to produce	
ॐ मच्छ much h (ॐ मत्स्य) m. a fish in general the name of the 1st Avatara	

मथ muthoo

मन mun

मैथुन muthueya (५ मंडपिका) f a cottage a hut	Muthooru
५ मतंग mutang m an elephant	५ मद mind m: 'spirited' or vinous liquor spirits wine 'pure' arrogance
५ मत mut ' ५ मति) f manner method way mode system 'wisdom' under standing intellect: ना do not prohib. & neg. part. not do not मति	५ मदन mudan m a name of Kamadeva the Hindoo Cupid
हीन muti. hem void of understanding	५ मदि मूदराम. spirituous liquor
५ मता मता ५ मतो m counsel	५ मधु mind, hoo m 'ardent' spirit 'the nectar or honey of flowers' 'honey' 'the season of spring' 'the month of Chaitra' March April; name of a demon slain by Krishna
५ मतो mutas } advice	५ मधुका mud, hoo, kur m a large black bee (मधु honey and का who makes
५ मति mute f understanding intellect	५ मधुपरी muddoo porree }
५ मत mutt aor intoxicated drunk	५ मधुवन muddoo bun }
५ मतवर muttut aor drunken like me intoxicated (मत and वर affix of resemblance	Muthooru (मधु the demon so called उरी a city and वन) a forest or grove
५ मथना mut, hua 'va Tochuru' m a churn staff from ५ मथनं.	५ मधुमाली mudhoo, makhee ५ मधुमक्षिका) f honey-bee
५ मथनिया muthuniya (५ मथिनी) f a churn.	५ मधुमास muddoo mas m the month of Chaitra March April
५ मथनी muthnee (५ मथाने) f a churn staff	५ मधुसूदन mudhoo soodan m a name of Krishna who slew a demon named Muddoo (मधु the demon so named and सूदन) destroyer
५ मथुरा muthora f a town in the province of Agra celebrated as the birth place & early residence of Krishna and still an object of pilgrimage.	५ मध्य mudhya aor amidst and the center middle
५ मथुरिया muthooriya (५ माथुरीय) m Name of a cast of Brahmans of	५ मुन mun ५ मन:) m mind heart

मना muna

मर mura

soul spirit inclination मनभाना muna.
 bhana on to be agreeable to the mind
 adj Grateful to the mind.
 munbhauna or मनभावना muna
 bhawana adj acceptable agreeable
 pleasant mun mana मनमानता
 mun manta adj agreeable pleasing
 as could be wished to one's heart's wish
 मनमार्ता mun marta to resist one's
 own inclination to be grieved or
 troubled in mind मनमाराहता mun.
 marpuha to suffer grief with
 patience मनलाना mun lana to fix
 the mind upon, to be attentive
 to apply to
 मनयुता munghuta m The raised ma
 stony round the mouth of the well
 मनमय mun muth m a name of
 Kamudevi (मन the mind and मय who
 agitates
 मनहारी munharee adj m heart stealing
 (ॐ मनोहारी, from मनस् the mind
 & root ह steal
 मनङ्क munukoo (मन्य) adv suppose
 as if, like.
 मनाना munana caus. (माना) v to
 conciliate to soothe, to propitiate
 to coax to flatter, to persuade to cause

to agree to any thing from s.
 माननं
 ॐ मनि muni s मणि) m a gem a jewel
 a precious stone
 ॐ मनुष munookh or munoosh मनुष्य)
 m a man individually or
 collectively a man mankind
 ॐ मनुहार munhookar (ॐ मनोहारि) f
 charming delighting fascinating
 captivating the mind
 ॐ मनोरथ munorath m desire wish
 design intention
 ॐ मनोहर munhookar adj heart
 ravishing beautiful pleasing
 ॐ मम muma pron inf my, mine
 ॐ भ्रमता munmista f the interest or
 affection entertained for other objects
 from considering them as belonging
 to or connected with one's self affection
 ॐ मय mure or muryu (mcomp) composed
 of chiefly consisting or made of
 ॐ मरघट murgut (ॐ मरघट्ट) m The
 place where hindoos burn their dead
 ॐ मरदनियों murduniyau (ॐ मरदनीयाः)
 m plur attendants whose business
 it is to rub oil perfumed paste
 &c. over the body
 मरन mura m ॐ मरण) m death

मह मुहु

महा मुहा

५ मम marum (५ मम) in secret mean- ing or purpose a secret anything hidden or recondite	agreeable smells, to emit odour to perfume
५ मर मर verbal n (मोड़ना) twist flexion turn with the convolution	५ महत मुहुत adj great glorious greatness grandeur dignity
५ मलागि मलागि (५ मलयगिरी) m a mountain or mountainous range from which the best sandal wood is brought answering to the western Ghats in the Peninsula of India	५ महतारी मुहतारी (५ महतारी) fa Mother
५ मलार मलार (५ मलारी) f name of a Rajmee or musical mode sung during the rains	५ महना मुहना va to churn from मंथनं)
५ मलिन मुलिन adj foul filthy dirty	५ महर मुहुर (५ महतर) m a chief २ ५ महिला) fa wife a woman a female
५ मलीन मुलेन } ३rd vexed indispored disturbed troubled.	५ महरी मुहुरी (५ महिला) fa woman
५ मलेच्छ मुलेच्छ (५ लेच्छ) qv	५ महा मुहा adj great illustrious very, extremely
५ मल्ल मुल्ल a wrestler a boxer मल्ल युद्ध मुल्ल good, his Wrestling	५ महाकाल मुहाकाल m. a name or rather a form of Shiva in his cha- racter of the destroying deity being then represented of a black colour of aspect more or less terrific महा great excessively काल black or time Shi- va or Muhakalu may be con- sidered as a personification of time that destroys all things
५ मम मुम f silence ममना) मुम mama to remain silent	५ महादेव मुहादेव m a name of Shiva
५ मलक मुलक m 'The head' the forehead.	५ महाप्रलय मुहाप्रलय m a des- truction of the world occurring after every period of 4,320,000,000 years
५ मसान मुसान (५ शशान) a place where a dead body is burnt or buried a cemetery	
५ म्मु म्मु मुमुकुम m to exhale	

मही nuhee

माग mag

a total destruction of the universe
happening after a period commensurate
with the life of Brahm or 100 Yards
each day of which is equal to the
period first stated and each night
of which is of similar duration
at the expiration of this term, the
seven Lokus or divisions of the universe
with the saints gods & Brahm himself
are annihilated महा great and प्रलय
Destruction.

स महाभारत महाभारत m' a grand
epic poem by Vyasa which contains
an account of the doings of
Yours of the Koros & Pandos two
great collateral branches of the
house of Bharat so called from the
put its founder ² The great war
of the descendants of Bharat
स महाबा महाबा m lac the red
animal die so called & extracted
from lac insects

स महाशय महाशय or महाशय
adj. magnanimous liberal munific-
ent महा great & आशय mind

स महिमा महिमा f. greatness m
general literal or figurative

स मही nuhee f. The earth महीपाल

nuhee pal m protector of the
earth a king² मयित) Buttermilk
स मधुमा मधुमा s मधुका) m name of
a tree bearing flowers which are
sweet & from which a spirituous
liquor is distilled / Baphia latifolia

स महेश महेश m a name of Shiva

स महो महो m buttermilk (s मयित)

स माग माग f. a line on the top of
the head where the hair is parted
à the trothed ² मागनिकालना मागनिकालना

alna to divide the hair m a
straight line on the top of the head

स मांज मांज s मध्य) m the middle
m the middle मांजधार) मांजधार
f. the middle of the stream

स मांडना मांडना v. a To rub to tread
or trample down ² to knead ³ to
make to stir to excite to commit
to perpetrate to produce from स मर्दन)

स मांठा मांठा m see महा.

स मांई मांई s मांई) an aunt
maternal Uncle's Wife

स माखन माखन (s मयित) m butter

स मागध मागध m a bard a minstrel
whose duty it is to recite the
praises of sovereigns their genealogy
& the deeds of their ancestors in their

माया matha

मारु maroo

presence, & to attend on the marches of an army & animate the soldiers by martial songs, the minstrel form a peculiar cast said to spring from a Kueshyu father & Kshutryu mother in mythology they are said to have been created at once by the will of Shiva under the name of Bhats they are still numerous in some parts of India especially Goojat see Forbes' Memoirs, where they are a privileged tribe. भाट.

माघ magh m. the name of a month Jan. Feb. the moon of which is near मघा nungha, or Leonis. Regulus

मातना matna v.n. To be intoxicated from मदने, root मद drunk or joyful

माता mata 's mother ² स मत) adj drunk intoxicated

माया matha स मलक) m the forehead मायाटनकना matha thumkua ringing or throbbing of the forehead implies a presentiment of the conclusion from certain marks observed in the commencement of an affair & it is generally understood

to indicate an unfortunate termination

मायेपरवटना mathe pur churhna v.a.

to tyrannise to oppress

माथु mathoor m 'an inhabitant of Muthoor ² name of a cast of Kayaths also of Brahmuns

माधव madhu m a name of Krishna

माधो madho } or Vishnu

मान man m 'character dignity honour respect haughtiness arrogance pride ³ measure in general whether of weight length or capacity

मानता manta स गानित) f vow promise

मानक manuhoo (स मन्य) adv suppose grant as if like resembling

माया maya f 'kindness pity sympathy compassion mercy feeling affection ² deception depending on the power of the deity whereby mankind believe in the existence of external objects which are in fact nothing but idea illusion prosperity riches opulence मायापत्र maya patra (adj) rich opulent wealthy.

मारु maru (स मार्ग) m a road a path or way

मारु maroo m 'name of a warlike

मिह mih

मुंह moonh

musical instrument a kettle drum ^१
 मालव) name of a rag or musical
 mode.

५ मालती malutee f the name ^१ two or
 three species of shrubs Jasminum
 Grandiflorum Echites caryophyllata
 and Gertnera racemosa

५ अमावस mawus (५ अमावसा) f the con-
 junction of the sun & moon the
 change of the moon

५ मास mas m. 'a month' ^२ (५ मांस)
 flesh

५ मिटना mitna v.n. To be effaced to
 expire from ५ मृष्ट wiped root मृज
 cleanse

५ मित्र mitru m a friend

५ मित्रता mitruta f. friendship

५ मिर्गा mirgee f. The epilepsy

५ मिटना milna v.n. To be mixed to be
 confounded to meet to occur to be
 got to associate to agree to suit to be
 united मिलनाजुलना milna jolna To
 meet to mix मिलेजुलेहना mile jole
 ruhna to live together in har-
 mony from ५ मेलन)

५ मिस mis: मिष m presence shewn
 stratagem

५ मिहदा mihdee मेनधी) f the name

of a plant from the leaves of which
 a red dye is prepared with which
 the natives stain their hands & feet

Sawsonia inermis

५ मीच meech ५ मृत्) f death

५ मीन meen f 'a fish' ^२ The sign
 Piscus ^३ The name of the first
 incarnation of Vishnoo.

५ मुट्टी moothee (५ मुट्टि) f fist hand
 handful

५ मुंड moond m 'The head' ^२ ahead
 मौन मुंडमाला moond mala f a
 necklace of human heads

५ मुंडन moondun m shaving the
 first shaving of a child a religious
 ceremony among the Hindus.

५ मुंडना moondna v.n. to be shaved
 from ५ मुंडन)

५ मुंदना moondna v.n. to be shut
 closed from ५ मुंदना)

५ मुंदरी moondree ५ मुंदरी) a finger ring

५ मुंह moonh (५ मुह) m month face
 countenance presence or face अना वा मुंह

लेखना upna sa moonh le ana
 to return disappointed from an enter-
 prise to fail of success मुंहबाना) moonh bana

to open the mouth to gape मुंहलेकाह
 जाना moonh lekee uh jana to be silent

शु. म००१

बूठ smooth.

from shame

5 मुकुट mookoot m a crown a cresta
diadem

५ मुक्त mookht 'xoj released absolved
 २(५ मुक्ता) m. a pearl

5 मुक्ति mukti / release pardon abs-
lution from sin. salvation deliver-
ance of the soul from the body &
exemption from further transmigration

5 मुख mookh, h m. the mouth

5 मुखड़ा mookhṛa } the face

5. મૂઠ્ઠી moothee (5 ઝાંઘ) fist hand
harmful

5 मुठ् मूठ (5 मुठ) म अ हे अठ
म अ चीफ

स मुदित moodit part Rejoiced
pleased delighted

5 मुद्रा. moodra f' a seal a signet²
seal ring³ The mark of a seal or
similar impression a stamp
a print a coin a medal &c.

५ अणि mooni ma holyman a sage

५ मुनीस moonies ma saint or chief
the saint or sages मुनीश, comp of
मुनि a sage and ईश chief.

स प्रलाना mooryhana v.n. to wither
to fade to pine to droop from स दुर्लभं,
root मुक्त faint.

5 श्री मोरारि } m. a name of Krishna
श्री मोरारे } or Vishnu camp of
श्री a demon so named and श्री an
enemy

५ मुसकान mooskan fa smile a grin

५ मुसकाना *mooskana* yn to smile to

५ मुसकुराना *mooskhorana* } grin, to smirk

४८
५८
६८
७८
८८
९८
१०८
११८
१२८
१३८
१४८
१५८
१६८
१७८
१८८
१९८
२०८
२१८
२२८
२३८
२४८
२५८
२६८
२७८
२८८
२९८
३०८
३१८
३२८
३३८
३४८
३५८
३६८
३७८
३८८
३९८
४०८
४१८
४२८
४३८
४४८
४५८
४६८
४७८
४८८
४९८
५०८
५१८
५२८
५३८
५४८
५५८
५६८
५७८
५८८
५९८
६०८
६१८
६२८
६३८
६४८
६५८
६६८
६७८
६८८
६९८
७०८
७१८
७२८
७३८
७४८
७५८
७६८
७७८
७८८
७९८
८०८
८१८
८२८
८३८
८४८
८५८
८६८
८७८
८८८
८९८
९०८
९१८
९२८
९३८
९४८
९५८
९६८
९७८
९८८
९९८
१००८

५ मुहूर्त *moohoort* a division of time

^s मुहूर्त mookhoort } equal to 12 kishunus
or 48 minutes

कमूँक monch. h f Whiskers

s मूंड moond s मुंड) in the head मुंडि
काग moond phikarna, to hear or
uncover the head.

५ मूँज moonj (५ मुंज) f. the name of a
grass of which ropes are made

५ मूंदना moondna va to shut to cover
to close to imprison from ५
उद्गणं)

5 छैदरी moodree (5 उद्रा) fa finger-
ring

सूट mooth (सुटि) handle hilt
 fist hand handful सूटकीसूट moothkee
 mooth handful after handful
 repeated handfuls

मृग mrig

मोच moch

५ मूड मूर (५ मुंड) in the head
 ५ मूढ moorh adj foolish stupid
 ignorant fool simpleton
 ५ मूर moor in see मूल
 ५ मूढ moorukh (५ मूढ) see मूढ
 ५ मूरत moorut } ५ मूर्ति q.v.
 ५ मूर्ति mooruti }
 ५ मूर्च्छ moorch, ha f fainting loss of
 consciousness or sense a swoon stupe-
 faction मूर्च्छायाणा moorch, ha and
 or khana to swoon.
 ५ मूर्च्छित moorch, hit (adj) fainted in a
 swoon insensible entranced
 ५ मूर्ति moorti fa statue an image
 an idol a resemblance.
 ५ मूल mool in 'origin root race ge-
 neration principal or capital
 sum of money 2 Text of a book opposed
 to comment 3 the nineteenth lu-
 nar mansion (५ or "Scorpius)
 ५ मूसल moosul (५ सुसल) q.v.
 ५ मृग mrig in a deer मृगैनी mrig-
 nuenee (५ मृगयनी) adj deer eyed
 an epithet of a mistress मृगाज mrig-
 raj in the king of beasts i.e. a lion
 मृगाला mrig. ch. hala the skin
 of an Antelope used as a
 bed seat &c. by Devotees

५ मृगी mrigee fa doe a female deer
 ५ मृतक mrituk in a dead body
 a corpse.
 ५ मृत्यु mrityu } f- Death.
 ५ मृत्यु mrityo }
 ५ मृदंग mridung fa kind of drum
 ५ मेढा mendha (५ मेढ) in a ram
 ५ मेघ megh in a cloud मेघपाति megh-
 puti in 'Lord of the clouds' 2 a name
 of Indra मेघवरुन meghburun adj of
 the colour of the clouds
 ५ मेटना metna (caus. of मिना q.v.) va
 'to efface to blot out to wipe out
 to annihilate 3 to thwart.
 ५ मेलना melna va. to thrust in to
 stuff in to cram to penetrate to force in
 ५ मो mo (५ मे) pron. me
 ५ मोक्ष mokshon pron to me. me
 ५ मोक्ष moch, h or moksh in release
 liberation deliverance absolution
 salvation beatitude final eternal
 happiness, the liberation of the soul
 from the body & exemption from fur-
 ther transmigration (see मुक्ति)
 ५ मोक्ष mokha (from ५ मुक्ष) in a small
 hole, for admitting light & air
 an air-hole.
 ५ मोचना mochna va. to let go to set.

free to shed to put off to extinguish in release acquittal from ५ मोहनं)	of reflection.
५ मोर mor (५ मयूर) m a peacock मोर	५ मोहि mohi pron. to me me
मुकुट mor. mookoot a crown or crest like that of the Peacock.	५ मोहित mohit adj faint senseless charmed fascinated
४ मोर mor 'm Twist turn २ ५ मन)	५ मोही mohee pron. me indeed, to me truly (comp of मोहि and ई an in- tensive particle or particle of identification)
५ मोह moh m 'fainting senseless mags pity compassion sympathy kind- ness affection allurements fascination love मोहमैआग मोहमेआग to faint as at the sudden appearance of a friend or mistress मोहलेआ मोहलेआ to attach to allure	५ मोड़ muor (५ मोलि) m a kind of high crowned hat worn by the bride- groom at the time of marriage
५ मोहन mohun m a sweetheart a name of Krishna adj fascinating charming depriving of sense captivating मोहन	५ मोन muon m silence taciturnity
भोग mohun bhog a kind of sweetmeat	५ मोनगहनाया साधना muon gahna or sadh- na v a to remain silent to practise taciturnity.
मोहनमाला mohun mala f name of an ornament a string or necklace composed of gold beads & coral	५ म्लेच्छ mlechch h m an unclean race those who make no distinction be- tween clean and unclean food a barbarian or one speaking any any language but Sanscrit & not subject to the usual Hindu institutions.
५ मोहना mohna v a. to fascinate to enchant to allure to charm to delude adj fascinating captivating charming winning from ५ मोहनं).	य यन्त्र
५ मोहनी mohune f 'an enchantress fascination a charm philter adj f fascinating depriving of the powers	५ यन्त्र yuntru n a diagram of a mystical nature or astrological character 'a machine in general apparatus. 'a musical instrument
	५ यक्ष yakeshu m a demigod attendant

यम yam

यात्रा yatra.

- especially on Kooreru & employed in the care of his gardens & treasures
- ५ यज्ञ yugnyu or yajnu m. a sacrifice or religious ceremony in which oblations are presented
- ५ यज्ञोपवीत yugnyopaveet m. the sacrificial thread or cord worn by the three first classes of Hindoos on the left shoulder & under the right arm of यज्ञ a sacrifice and उपवीत the sacred thread
- ५ यथायोग yutha jog } adr as is
यथायोग्य yut. ha yogyu }
proper. properly sufficiently
- ५ यदु yudoo m. prop. the name of a King the ancestor of Krishnu यदुनाथ yudoo. nath. यदुग यदुoo. nai or यदु राय yudoo. rae are severally, names of Krishnu
- ५ यदुवंत yudhoo buns or yudhoo buns
- ५ यदुवंश) the tribe of Yudhoo
- ५ यदुवंसी yudhoo bunsee ५ यदुवंशीय) m. a descendant of Yudhoo
- ५ यद्यपि yudyapi conj. though although.
- ५ यम yam or yum m. the name of the regent of the dead, or death personified.
- ५ यमन yumun (५ यवन) m. a Yuman this name formerly meant an Ionian or a Greek but now is applied to both the Mahomedan & European invaders of India & is often used as a general term for any foreign or barbarous ^{race}
- ५ यमल yumul adj. two a pair a brace a couple.
- ५ यमुना yumuna f. The Yumona or Jumona river in mythology the personified river is considered as the daughter of Soryu or the Sun & sister of Yumun.
- ५ यश yash or yush (५ यशः m. fame reputation renown glory
- ५ यशस्वी yushuswee adj. famed renowned celebrated
- ५ या या (५ आय) pron. this
- ५ याचक yachuck m. a petitioner a beggar one who asks or solicits
- ५ याचना yachuna va. to want to need to require to implore to solicit to ask to beg from ५ याचनं)
- ५ यातना yatura f. pain agony ^{sharp} or acute pain
- ५ यात्रा yatra or jatra f. pilgrimage ² departure march journey ³ Festival procession

५ यादव yaduv or yadub m' a Yaduvu
or descendant of Yudoo ² Krishnu
as descended from the family of Yudoo

५ यादवपति yaduvputi m lord of the
Yaduvus a title of Krishnu

५ यामनीभाषा yamnee basha (५ यावनी
भाषा) f the language of the Juuvins
see यमन

५ यामिनी yaminee or jaminee f right

५ युक्त yookht adj right fit proper

५ युक्ति yookti f skill dexterity contri-
vance wit art

५ युग yooq or yoj m' an age, as the
Satya treta Dvapar & Kali
² a pair

५ युगल yoozul or yozul adj a pair
a brace a couple

५ युत yoot or yot / incomp / connected
with united with joined to in contact

with अयुत ahurmu yoot adj vir-

tuous श्रीयुत shree yoot adj prosper-

ous संकोचयुत sunkoch-yoot adj
bashful abashed

५ युद्ध yooddh or yoodh m battle
war fight

५ युवती yovutee f a young woman
one from sixteen to 30 years of age

५ युवा yoova m a young man or

one the virile age or from sixteen
to seventy ² adj young juvenile

५ यूथ yooth or jooth m a herd a flock

५ योगिनी yoginee f a female fiend or
sprite attendant on & created by
Doonya in some places eight

Yoginees are enumerated by name

५ योगेश्वर yogeshwar or jogeshwar m
The god of devotion comp of योग
religious observance & ईश्वर chief
lord.

५ योतिष yotikh or jotish (५ ज्योतिष) m
astronomical or astrological
science astronomy astrology

५ योतिषी yotishee (५ ज्योतिषिक) m. an
astronomer an astrologer

५ योद्धा yodd, ha m a warrior
a combatant

५ यौतिक yuotik (see योतिष)

५ यौतुक yuotook or yuotook m
Dower nuptial present

रु ru

S.P. रंग rung m 'colour' ² manner
method hue paint amusement

movement pleasure रंगभूमि rung bhoomi

f a place of amusement theatre

palastoe रंगमहल rung mahul m an

रुज रुज

रुन रुन

apartment dedicated to voluptuous en-
joyment रंजना रुज रात्रा to be
affected or imbued with love to
become attached to any one
* रुह रुह in a wheel for drawing
water with.

* रुई रुई a churning staff ² bran

रुक्त रुक्त { adj red m. ² blood.

रुक्ता रुक्ता { adj red m. ² blood.
रुक्ता रुक्ता or रुक्ता रुक्ता m a
protector a keeper a guard
a watchman

रुक्ता रुक्ता, हा or रुक्ता रुक्ता f Protec-
tion preservation defence safety

रुक्ता रुक्ता 'in to be set to work
to be employed to be about (a business)

³ to stain to colour ⁴ To love to
like ⁵ to keep time in music

⁶ to penetrate ⁷ to predestinate ⁸ to
prepare to make to form to in-
vent to compose to perform ⁹ (S)

forming composing creating making
invention "created thing work work

manship from रुक्ता root रुक्ता to
make or do

रुज रुज रुज रुज f dust the farina
of flowers ² menses ³ in the second
of the qualities incident to the state

of humanity the Ruji-gorn or
property whence proceed covet-
rises anger &c.

रुज रुज in a washerman

रुत रुत (S रुत रुत)

रुति रुति f 'love' ² venerary coition
³ the name of the Wife of Kamudeva

रुती रुती (S रुती) f a weight
equal to eight barley corns ² fortune

रुती रुती रुती रुती to begin
to prosper to flourish रुती रुती
wunt adj flourishing prosper-
ous fortunate

रुत रुत in a gem in general
a jewel a precious stone रुत रुत

रुत रुत रुत रुत f a necklace of precious stones
रुत रुत रुत रुत in a

throne adorned with precious stones
रुत रुत in a chariot a car रुत रुत

रुत रुत in a coachman ² [chariotman]
रुत रुत man owner of a car or
a person riding in one.

रुत रुत (S रुत) in war battle com-
bat रुत रुत रुत रुत f a field

of Battle.

रुत रुत in the seraglio
of a rajah female apartment the
Zunam comp. रुत रुत from रुत रुत a

रस rus

राज raj

Queen or from रंडा a woman
and abode

स रमना rumna v.a. to enjoy, to
copulate from स रमणः

स रमा rumma f. a name of Lakshmee
the Wife of Vishnoo and Goddess
of Prosperity

स रवन rumun (स रमाण) m. a husband or
lover a gallant

स रवि rum m. The sun

स रस rus m. 'flavour taste of which
are reckoned six kinds viz. sweet
sour salt bitter acid astringent'

taste sentiment emotion as an ob-
ject of poetry or composition eight
sentiments are usually enumerated viz.

शृंगार Shringar love: (2) हस हस्य
mirth (3) करुण kuroona tenderness

(4) रोद ruodru anger (5) वीर veeru
heroism (6) भयानक bhuyamuka terror

(7) वीभत्स veeb, hutsu disgust (8) अद्भुत
udb, hootu surprise शान्त Shantu

tranquillity, content वात्सल्य vatsulya
paternal tenderness is sometimes

considered as the ninth 'quicksilver'
from its being a semifluid metal &

according to certain alchymical no-
tions possessed of supernatural

power over the juices of the body

स रसातल rusatil m. the infernal regi-
ons below the earth (सा the earth &
तल below underneath)

स रसार्द्र rusar (स रसती) f. virtuals
Cook room kitchen

स रहित ruhita adj. destitute void of

स रंभना rambhna v.a. to low, to bel-
low, to cry out (from स रंभन; root
रभ sound, make a noise)

स राई race (स रजिका) f. a kind of
mustard seed with small grains from

रै wealth) a Hindoo title a prince
chief राई-राई racekace adj. broken
to small pieces or atoms

स राक्षस rach, hus or rakshus m. a de-
mon an evil spirit राक्षस व्याह rachich, hus

or rakshus byah (राक्षसी विवाह) a
form of marriage, the violent seizure

or rape of a girl after the repulse
or destruction of her relatives

स राक्षसी rach, hussee or rakshusee f.
of the preceding word.

स राख rakh (स रक्षा), fashes

स रावना raelna. to be affected or
unbued with love to be strongly
attached from स रवन.

स राज raj (स राज्य) m. government

रात rat

राव raw

sovereignty reign kingdom राजकन्या
 raykumya a prince राजगदी or पट्ट
 raygace or putt f. king cushion
 throne राजद्वार raydwar m. the gate
 of a royal residence राजधानी raydhanee f.
 the metropolis seat of empire राजमंदिर
 rajmundir m. a palace a royal re-
 sidence राजरोग rayro m. mortal
 disease a consumption

राजना rajna v. n. to shine to be
 adorned from राजने, root राज shine

राजनीति rajneeti f. the art of govern-
 ment the duties of a prince both in
 peace & war (राज a king and नीति
 policy civil & military policy)

राजसूय raysoo (राजसूय) m. a sacri-
 fice performed only by an universal
 monarch attended by his tributary
 princes as in the case of Good-
 wishther and others.

राजाधिराज rajadhiraj m. supreme
 ruler of kings comp. राज a king and
 अधिराज a great king

राजेश्वर rajeshwar m. a sovereign
 prince a lord a governor comp.
 of राज a king and ईश्वर a chief or head

रातना ratna from राता) 'va to die
 with colour to stain v. n. to be

strongly attached or in lovelet.
 stained with the dye of love
 राता rata (रा) adj. red² died
 coloured.

राम ram. prop. the 7th Hindoo
 incarnation see the next रामनामीकपडे
 ram nomee kupne m. plur. Gar-
 ments worn by the Vishnuvans
 or sectaries of Vishnu unprinted
 all over with the name of Ramu

रामावतार ramavatar m. the 7th in-
 carnation of the deity in the form
 of Ramu chundru for the purpose
 of destroying the tyrant Ravana comp. of
 राम and अवतार descent especially

of a deity from heaven
 राय rae from रै wealth m. a
 Hindoo title a Prince

करार rar } furangling quarrel
 करि rari }

करारी raree adj. Quarrelsome,
 contentious.

रावचाव raochas or rawchaw m.
 Variety amusement dalliance
 merriment with affection

रावत rawut m. a hero

रावन rauru (रावण) m. the sove-
 reign of Lanka (Ceylon) who carried

away Seta and was killed by Ramachundru	of the brother-in-law of Krishna and son of B'heeshmukhu
रुक् रावरा } रुक् रावरो } from Yours	रुक्मिणी rookini (रुक्मिणी) f the name of one of Krishna's wives and sister of Rookmu
रस ras' m a festival amongst the cowherds, including songs & dances especially the circular dance as performed by Krishna & the gopas or cowherdesses (रस गति) f a heap 3 a sign of the zodiac रासचक्र ras- chakra m the zodiac रासधारी rasoha- ree a dancing boy who imitates the ras of Krishna	रुक्मिणी rookini f 'desire, wish, avi- dity desire of a pleasure from eating? Light lustre
रिहाना rihana v. a. to please 2 (met) to plague, to tease, to per- plex (From र. रंजन).	रुक्मिणी rookini m weeping crying a tear, tears
रिद्धि riddhi (रुद्धि) f increase wealth, prosperity	रुद्र rodra m a name or form of Shiva
रिपु rippa m an enemy	रुधिर roodhir m blood
रिस ris (र. रेष) f anger & passion vexation	रुखा rookha (रुखा or रुखा) adj dry plain, rough, harsh, unkind, pure simple, unseasoned रुखसूखा rookhasookha adj Plain blunt harsh (words &c)
रिताना risana v. n. to be displeased to be angry to be vexed (from र. root रुख to be angry)	रूप roop m countenance shape ap- pearance face picture manner mode method रूपनिधान roopnidhan adj Receptacle or abode of beauty रूप
रीता reeta (र. रिक्त) adj Empty	रूपसगर roopsagar Ocean of beauty
रोजना reejna v. n. to be pleased to be gratified (From र. रंजन).	रुखना rookna v. n. To be angry to displeased (From र. रेषण).
रुक्म rookmu (रुक्मी) m the name	रेख रेख f writing line, mark
	रेख रेख f fate destiny
	रेत रेत (र. रेतजा Bhava Pruk) f Sand & Filings

रह rohu

लग लग्न

१ रोहनी (र ११) f Dust
 २ रोहनी revout m name of a Raja
 who was father-in-law of Puluramu
 ३ रोहनी revout f' the twenty seventh
 mansion of the moon consisting of २
 Piscum and ३ other stars? The
 name of Puluramu's wife
 ४ रोहनी revout known to bray (asan
 as)
 ५ रोहनी (र ११) f Night
 ६ रोहनी rongtee f wrangling trick
 रोहनी rongtee f subterfuge cheat
 ७ रोहनी rongtee v.a. to deny
 ८ रोहनी (र ११) m The
 painted or white-footed an-
 telope (antelope picta)
 ९ रोहनी rom m Down, small hair
 of the body.
 १० रोहनी rolee f a mixture of rice
 turmeric and alum with
 used to paint the forehead
 ११ रोहनी rohum (र ११) m the
 name of a Raja
 १२ रोहनी rohune (र ११) f The name
 of the fourth mansion of the moon
 comprising Aldebaran & four other
 stars in Taurus? (In mythology)
 the wife of Chandru or the moon

३ The daughter of Rohun, wife of
 Visrodevu & mother of Puluramu
 ४ रोहनी (र ११) m noise cla-
 mour outcry; fame

ल लु

१ लकुट lukoot (र ११) m a staff a
 stick a club
 २ लक्षण lukhun or lukshun (र ११)
 m sign mark symptom feature
 ३ लक्ष्मण lukhmun or luksmun (र ११)
 लक्ष्मण) m the name of the son of
 Dushurathu by Sornitra &
 half brother of Ramuchundru
 ४ लक्ष्मी lukhnee or lukshnee f'
 Lukshnee, the wife of Vishnu
 & goddess of prosperity? prosper-
 ity wealth? beauty splendor
 ५ लखना lukhna v a 'To see to look
 at to perceive to behold? to under-
 stand (From र ११)
 ६ लग लग्न a do To, as far as, near
 till until up to, close to (From र ११)
 come in contract
 ७ लग्न लग्न f 'A moment the ri-
 ८ लग्न लग्न f 'A sign of the
 Zodiac? Friendship, love affec-
 tion attachment? appointing

लता luta

लह luh

the day of marriage espousal	लथडना luthurna v.n. To be -
लजना lujana v.n. To be ashamed	draggled
or abashed, to blush (from लजा).	लथडना luthurna (caus of लथडना) v.a.
लजा lujja f bashfulness mo.	to draggle or besmear with dirt
destr shame	लदना ludna v.n. To be loaded
लजमान lujaman adj ashamed	लदा ludana v.a. To load
abashed	लपट luput f! Odour? is with
लजित lujit adj ashamed	glow
abashed	लपटना luputna v.n. to cling to
लह luf Tangled hair	लपटना luputna } adhere together
लहक luhk f Hanging, dan.	to stick
glang? an affected motion	लपटना luputna v.a. To wrap up
in blandishment & coquetry	to fold to enclose to pack to
लहकन luhkun m 'any thing	roll, to spread
hanging? drops (worn in the ear)	ललकारना lulkarna v.a. to call, to
लहकना luhukna v.n. to hang to	howl after, to halloo to challenge
dangle	to set up the war whoop
लहपटा luhputa adj! playful	लसना lusna v.n. To become to
wanton frisky, humorous?	befit? To shine (from लसना)
irregularly folded a turban	embrace adhere be skilful
लहपटाना luhputana v.n. to stag.	लहकना luhukna v.n. To be kn-
ger to trip	dled or lighted to rise up with
लहिया luhriyan f plur Tan-	a flame? To glitter to shine? to
gled short hair	wave as herbage before the wind
लहड्डाना luhkhurana v.n. To	लहना luhna v.a. To find to get
stagger	to experience? v.n. To answer to
to trip To stutter to stammer	avail to boot, to signify? m Out.
लता luta f a creeper vine	standing fate destiny (from लता)

४ लहर <i>luhar</i> (लहरी) <i>f</i> 'a wave' 2 when fancy vision the effect of the poison of a snake's motion ४ लहलहा <i>luhlaha</i> <i>adj</i> Blooming flourishing ४ लहलहाना <i>luhluhana</i> <i>v n</i> to bloom to be verdant to flourish. ४ लाउ <i>la</i> (लक्ष) <i>adj</i> a hundred thousand ४ लाव <i>lath</i> (लघ) <i>f</i> a pillar an obelisk a club or staff ४ लाड <i>lar</i> <i>m</i> lovingness coaxing caress play, the playfulness of a child (from लड to play) लाड लड़ना <i>lurlarana</i> <i>v</i> to fondle coax ४ लाइला <i>larla</i> <i>adj</i> Darling dear ४ लारी <i>ladee</i> <i>f</i> a small load (partic- ularly, a washerman's) ४ लाल <i>lal</i> (from ल root लड to play) <i>adj</i> Darling dear, an infant a son (४४) red inflamed a ruby ४ लालसा <i>lulusa</i> <i>f</i> ardent desire ४ लिलाट <i>lilat</i> ४ लिलार <i>lilar</i> } (ललाट) <i>m</i> the fore- head 2 Fate destiny fortune ४ लिवैया <i>liwueya</i> (from लेना <i>l</i> root ला get) <i>m</i> Taker ४ लीक <i>leek</i> (लीका) <i>f</i> The marks of a	carriage wheel path track trace, stain, ignominy disgrace ४ लीन <i>leen</i> <i>adj</i> absorbed immersed united embraced ४ लीपना <i>leepna</i> <i>v a</i> To plaster to be- smear (From लेपने) ४ लीर <i>leer</i> <i>f</i> a strip or slip of cloth ४ लीला <i>leela</i> <i>f</i> Play sport pastime in general ४ लुकना <i>lookna</i> <i>v n</i> To lie hid to be concealed (from लुक) concealment ४ लुटना <i>lootana</i> (caus of लूटना) <i>v a</i> to squander to cause to plunder or be plundered (ल root लुट plunder) ४ लुढ़ग <i>loorhna</i> <i>v n</i> To roll to be split from ल root लुठ to roll about ४ लुठाना <i>loorhana</i> (caus of लुठाना) <i>v a</i> To cause to roll to spill ४ लुहांगी <i>lohan gee</i> (from लोह iron) <i>f</i> a staff armed with iron ४ लेखा <i>lekha</i> <i>m</i> account reckoning ४ लोक <i>lok</i> <i>m</i> 'people' a world region country, त्रिलोक <i>tilok</i> The three worlds viz, स्वर्गलोक <i>swargulok</i> Heaven मर्त्यलोक <i>murtgulok</i> Earth ३ पाताललोक <i>patalulok</i> Hell लोकपाल <i>lokpāl</i> <i>m</i> Supporter or cherisher of a world or people a king २ दिग्पाल.
---	---

लो० luot

वि० vipu

५ लोकोलोक लोकालोक in a mountainous belt surrounding the outermost of the seven seas & bounding the world	५ ल्यारे hyaree in a Wolf
लोक seeing and अलोक not seeing causing light & darkness, as interposed, between the Deewpus and the Sun.	व वु
५ लोण long (५ लवंग) for a clove	५ वंत वुंत (५ वंत plur: of वा वर
५ लोचन lochum in the eye	५ वत वुत particle in compos. as like
५ लोटना lotna vn. To wallow, to tumble about from लुट or लुट roll on the ground tumble लोटनापोटना lotna potna vn to wallow, to roll or turn over.	५ वसोद वुसेथ in agent ambapador
५ लोटपोट lot pot adj wallowing tumbling and tossing restless	५ वस्त वुस्त of thing matter substance वस्तभाव vustor, bhav. fchattel things baggage
५ लोथ loth f. a Corpse	५ वस्तदेव वुसोदेव in the name of the Father of Krishnu
५ लोभ lobh m 'avarice covetousness 2 temptation	५ वंछित vanch, hit adj wished desired long for.
५ लोभी lobhee adj covetous avaricious	५ वान van (particle in compos) pos. sessing endowed with & as धनवान धनु. van possessing wealth
५ लोम lom m. the hair of the body	५ वार war m. a blow a wound
५ लोल lol adj shaking tremulous	५ वार var 'm 'a day & leisure 3 delay waiting patience 'time, ५ ५ अवार) in the near bank of a River on this side
५ लोह loh m. iron लोहावजाना loha buyana, to fight with swords लोहलात लोह, lath m an iron mace or	५ वारापार warapar (५ अवारपार) adj on this side and that on both sides through and through in bounds
५ लो लुon adj Till, to up to	५ वासुदेव vasooder in a name of Krish. nu, the son of Vasodev
५ लोटना luotna vn To turn back to return	५ विपरीत vipureet adj reverse contrary opposite f mischief ruin.

शक्ति Shukti

शिव Shikh

5 विभौ vibhau (5 विभव m substance thing property wealth	5 शत्रु shatruo m an enemy. shatruo, bhar like any enemy as bad as an enemy
5 विवेक vivek m judgment dis- crimination discretion	5 शब्द shabd m 'sound in general 'a sound a word' in grammar a declinable word as a noun pronoun ^{xc}
5 विश्व vishv m the universe the world	5 शरी शुरेर m the body of any animated being
5 विसृ vishruo m Vishnuo the de- ty m the character of preserver	5 शस्त्र shastru m a weapon in general
5 वैश्व vushnuu adj relating or be- longing to Vishnuo m a Sectary or follower of Vishnuo	5 शान्त shant adj calm tranquil pa- cified appeased
5 वैश्य vushyu m a vushyu or man of the third or agricultural and mercantile tribe	5 शाकल shakal (5 शाकल्य) for mixture of sesamum seed barley three coarse sugar fruits &c used in oblations to the Gods.
5 व्यवहार vyavahar m profession calling trade negotiation transaction practice custom	5 शाकिनी shakinee for female divinity of an inferior character attendant especially on Shiva & Doorga
5 व्यासदेव vyasdev see व्यास	5 शाल shal m 'a common timber tree Shorea robusta Rox. Pl. Cor. ² 5 शल्य) a thorn ³ 5 शृगाल) a jackal
श shu	5 शाला shala f house place
5 शंकर shankur m a name of Shiva	5 शास्त्र shastru m 'an order or com- mand' scripture science institute of religion law or letters especially considered as to divine origin or authority
5 शाल shankh m a conch a shell	5 शिखर shikhur m The peak or sum- mit of a mountain or hill.
5 शकुन shukoon m any lucky or aus- picious object or omen ^{pers. شگون}	
5 शक्ति shukti f 'Power strength' ² the energy or active power of a deity personified as his wife as Gueroe of Shiva Lakshmee of Vishnuo &c.	

शुक्र Shook

- ५ शिव Shiva m Shiva the deity of the character of the destroyer
- ५ शिवरात्रि Shivaratri m a festival held on the 14th of the dark fortnight in the month of Phalguna Feb. March in honor of the anniversary of the birth of the lingam or Phallus
- ५ शिवा Shiva f the goddess Durga the Consort of Shiva
- ५ शिष्टाचार Shistachar m humility compliance obligingness good manners comp^d शिष्ट that which is ordered
- ५ आचार conduct behaviour
- ५ शिष्य Shishya m a disciple a scholar a pupil
- ५ शीघ्र Sheeghra adj expeditious quick hasty fast ad soon quickly speedily
- ५ शील Sheel m nature quality disposition good conduct or disposition steady & uniform observance of law and morals शीलवान् sheel van adj of good or amiable disposition well conducted
- ५ शुक्र Shook m parrot
- ५ शुक्रदेव Shookdev m the name of the son of Vyamdev the author or narrator of the Bhagavat and other Puranas.

श्राद्ध Shraddhu

- ५ शुद्ध Shoodhu adj accurate correct ²pure clean unpolluted
- ५ शुभ Shoobh adj good pleasant agreeable happy fortunate
- ५ शेष Shesh m remainder end ²the King of the Serpent race a large thousand headed snake at once the canopy of Vishnu & the upholder of the world which rests on one of its heads
- ५ शेषशार्ङ्ग Shesh sharg m the sleeper on the serpent Sheshya or Ananta an epithet of Vishnu (५ शय and शयी) a sleeper
- ५ शोक Shok m affliction grief lamentation sorrow
- ५ श्रद्धा Shrudd. ha f faith confidence trust belief ²fondness affection
- ५ श्रम Shrum m fatigue toil pains
- ५ श्रवण Shruvan (५ श्रवण) m the ear ²the act of hearing & also श्रवण The 23rd mansion of the moon composed of the three principal stars in Aquila
- ५ श्राद्ध Shraddhu m funeral obsequies consisting in the feeding of priests & other prescribed ceremonies in honor of Ancestors

सुं

संजो सुंज

- स श्री three f' name of Lakshmee
the Wife of Vishnoo and goddess of
prosperity ² prosperity ³ beauty
an auspicious syllable prefixed
to the proper names of persons श्रीपति three puti
m Vishnoo, the husband of Lakshmee
योगत three mut adj 'prosperous
fortunate ² wealthy opulent.
स श्रेष्ठ shreshth adj best excellent
most excellent pre-eminent

शु

- स श्रु shut or khut adj six
स षट्सु shut or khutrus m six tastes
namely sweet sour salt bitter
acid and astringent
स श्रुद shud adj six
स षष्ठ श्रुष्ठ adj sixth

सु

- स सु a prepositive particle signi-
fying with together along with as सजीव
सुजेव (with life) alive
स सुं an inseparable pre-
position signifying together alto-
gether with together with it often
serves to denote fulness com-
pleteness wholeness & perfection

- स संवत् sunkut m vexation misfortune
pang agony pain anguish
स संवर्षन sunkurshun (स संकर्षण) m a
name of Buluramu, the elder brother
of Krishnu
स संकल्प sunkulp m a solemn vow
or declaration of purpose संकल्पकानां sun-
kulp kurua or संकल्पना sunkulpna
va. to give alms by making a
religious vow, to vow.
स संका sunka (स शंका) f. fear terror
doubt suspicious.
स संकोच sunkoch m. shame bash-
fulness. reserve
स संख sunkh (स शंख) m a conch a
shell
स संगति sunguti f. 'Coition' ² collection
congregation company society
स संगीत sungiet m music singing संगीत
नाच sungiet nacha kind of dance
स संग्राम sungram m battle war
स संजम sunjam m forbearance so-
berness abstinence from particular
food on certain days स संयम; root यम to
cease with the prep. सं.
स संजोग sunjog (स संयोग) m 'accident
event occurrence chance hap-
luck ² conjunction union.

स येतोदना <i>sun'yatunava</i> a. To prepare from स संयोजने)	religious abstraction meditation repetition of mantras sipping water
स संत <i>sun't</i> स संतः) 'm a kind of devotee a saint ² as pious virtuous	to be performed by the three first classes of Hindoos, at particular & stated periods in the course of every day especially at sun rise sun set & also tho less essentially at noon.
स संतान <i>sun'tan</i> m progeny offspring Children	
स संतप <i>sun'tap</i> m sorrow pain affliction	
स संतुष्ट <i>sun'tosh'taj</i> satisfied gratified content pleased.	स संनिपात <i>sun'nipat</i> m. the name of a disease in which the body is seized with universal chilliness Delirium
स संतोष <i>sun'tokh</i> or <i>sun'tosh</i> m content patience satiety satisfaction pleasure gratification	It is explained by the Hindoo Physicians to be that in which the three humours bile phlegm & atrabiles are corrupted.)
स संतोषी <i>sun'tokhee</i> or <i>sun'toshee</i> as Patient Contented	स संपत् <i>sun'pat</i> f affluence wealth
स संदेह <i>sun'deh</i> m suspicion doubt hesitation anxiety	स संपदा <i>sun'pinda</i> f riches prosperity
स संदेश <i>sun'des</i>	स संपोलिया <i>sun'poliya</i> m a young snake
स संदेश <i>sun'desa</i> स संदेश) m a message.	स सर्प a snake and पात young of any animal.
स संधान <i>sun'dhan</i> m. Spying prying into secrets संधानपाना <i>sun'dhan panava</i> s संवेद्य <i>sun'bundh</i> m connection affinity relation.	
स संधाना <i>sun'dhana</i> s संधान) m pickle	स संबंधी <i>sun'bundhee</i> m relation son or daughter's father in law.
स संधि <i>sun'dhi</i> f union junction ² peace pacification ³ a crack ⁴ a hole.	स संवाद <i>sun'bad</i> s संवाद) m conversation discourse
स संध्या <i>sun'dhya</i> f. Twilight either morning or evening ² a period of time forenoon afternoon or midday	स संबोधन <i>sun'bodhan</i> m comfort soothing encouragement the act of consoling ² vocative

संभारण sunbharṇa } va. to support	संहारण sunharna va. to kill to
संभालण sunbhalṇa }	destroy from ५
prop sustain hold up ३ To shield	सवाट sukut (५ शकट) in a cart
protect stop retain restrain check	सकुल sukul adj all the whole
repress from ५ संभारण; root. to	सकुचना sukochana on to fear to be
hold. with the prep सं.	afraid of to be in awe of to be
५ संभावण sunbhaṇa ५ probability	abashed to apprehend to be apprehensive
५ संहारण sunbharṇa va. to remember	from (५ संकोचने)
to keep in memory to mention	५ सखा sukha, m a friend a companion
from ५ - सगण)	५ सखी sukhee f a woman's female friend
५ संयम sunyam m see संगम.	or confidant.
५ संयुक्त sunyukt adj joined, joined	५ सगड़ sugar (५ शकट) in a cart
with compounded	५ सगा suga (५ सकोय) adj related
५ संयोग sunyog or sunyog see संगोग.	of the same parents full own: as सगा
५ संवत् sunvat m a year but gene-	गाई suga bh. acc own brother २ a
rally means the era of Vikramaditya	relative ३ in kin.
५ संवारण sunwarṇa va. to prepare	५ सगाई sugaee. (५ सकोयता) f rela-
to dress to decorate to adjust	tionship by the same parents.
to adorn, to arrange	consanguinity २ Beholding for
५ संसार sunsar m the world	marriage २ nd marriage of a woman
५ संसारी sunsaree adj worldly	of low tribe सगाई काना sugaee karna va.
५ संशय sunsho ५ संशय) m apprehension	to contract a marriage to affianced
non fear doubt anxiety	to betroth
५ संस्कार sunskār m an essential	५ सगन sugon (५ शकुन) m Augury
of purificatory rite amongst the	men pers. शुभ
Hindoo's purification consecration	५ सघन sugham adj Thick (as a
५ संहार sunhar m making away	head of hair clouds wood &c.
with killing murdering adj killer	५ सच such (५ सत्य) adj True २ ad.

indeed in earnest actually सचमुच	virtue truth सतवादी सुत बादहे S
such moorh aof true	सत्यवादी aof speaker of the truth
S सचेत suchet aof with circumspection	S सतखन सुत. khun aof of seven divisions
with mindful conscious atten-	or stories (a house) &c S सत seven
tive cautious S स with and चेत; wis-	खंड part
dom intelligence.	S सतयुग सुत yooz or सुत jooz (S सत्ययुग)
S सज सुज (S सज्ज) f. shape ornament	in the first or golden age of the
appearance सजदा सुजदार - Well	Hindoo
shaped handsome सजधन सुजद-हय f. pre-	K सतराग सुतराग v. n. to be angry
paration and appearance	S K सतलडा सुत lura aof seven fold
S सजल सुजल aof waters filled with	of seven strings or rows a chain of
or containing water comp. of स with	pearls &c सतलही सुत lura fa neck
and जल water	lace of seven strings
S सज्ञान सु गम्पुना aof with know-	S मतलोक - लोक (S सत्यलोक), m. chitya
ledge, knowing intelligent wise	lotu or Brahmiloku is the abode
K सकट सुतुक f. an elastic rod thick	of Brahma & translation to this
at one end & thin at the other	world exempts being from further birth
K सटकना सुतुकना v. n. to run away	S सताना सुताना v. a. to tease to vex
to disappear to flee to be separated	to fret to trouble to afflict from S
K सटकाई सुतकाई (from सटक) f. taper-	सतापनं).
ingness vanishing of a tapering	S सत्यवादी सुतयु. vadee aof speaker
body at the extreme point disappearance	of truth (सत्य truth and वादी speaker
K सटना सुतना v. n. to join to adhere	S सका सुदा aof always सदाशिव सुदा
to stick to unite	shiva a name of Mahadev
S सदा सुत aof true right actual	S सदेह सुदेह with body
or actually S सत्व) m. Power strength	K सनना सुनना v. n. To be impu-
gence the principle of goodness	nated to be stained soiled smeared
&c see under juice सप्त S सत्य)	or defiled to be kneaded mixed up

as flour dough earth &c.	स राता सुमा (स सुमा) m Time season
स सुनन्द सुमुन्द (स सुवय) q.v.	² Plenty abundance ³ state condi-
स सुनमान सुमुना (स सुमान) m res-	tion concord harmony, union सौवोना
fect esteem reverence	सुमा बुन्दुमा v.n. to be in concert
स सुनमुख सुमुमुख (स सुमुख) adj op-	स सुमाचार सुमाचार m new tidings
posite confronting in face	information intelligence ac-
स सुनातन सुमातन adj eternal	count of circumstances or health &c.
स सुनेह सुमेह (स सुहे) q.v.	स सुमाधान सुमाधान m consolation
स सुन्याती सुमुन्यासे m a Bramin	comfort solace pacification adjust-
of the fourth order, the religi-	ment the act of satisfying
ous mendicant.	स सुमान सुमान adj like similar
स सुपना सुपना (स सुप) m a dream	akin equal adequate equality rank
स सुपल्लव सुपल्लव adj with sprouts	स सुमानता सुमानता fitness resem-
shoots or twigs (स with and पल्लव a	blance equality
sprout or shoot	स सुमाना सुमाना v.n. To be contain-
स सुपुत्र सुपुत्र (स सुपुत्र) m a trac-	ed in to go into from (स सुमाने)
table or dutiful son	स सुमाप्त सुमाप्त adj finished conclu-
स सुबल सुबल adj powerful forcible	ded accomplished perfected
(स with and बल strength force)	स सुमीप सुमीप adj near proximate
स सुभा सुभा f an assembly meeting	स सुमुद सुमुद }
Company	m the sea, ocean
स सुम सुम adj like alike all entire	स सुमुद्र सुमुद्र }
स सुमता सुमुता f equality simi-	स सुमुद्राय सुमुद्राय (स सुमुद्राय) adj
lude parallelism resemblance	entire whole
comparison parity	स सुमे सुमे (स सुमे) s m time season
स सुमय सुमये m time season	स सुमे सुमे }
² leisure opportunity	leisure opportunity
स सुमल सुमुल adj all whole	स सुमेदना सुमेदना v.a. To collect
	together ² to constringe to cause
	to shri. or shri. ?

shape or form appearance identity from a spectacle	सहेलि suhelee fa woman's female companion a handmaid comp of सह with together and आली a female friend
सरोवर surovar m a pond a tank	सहोदर suhodur (comp of सह with and उदर belly adj born of one mother as सहादरभाई suhodur bhaee Full Brother
सर्प surp m a serpent	सौकल saukul (स शृङ्खला) fa chain
सर्वदा surbuda } adv. always per.	संगीत saugeet (स संगीत) m the art of science of music & dancing
सर्वदा survuda } pettally	संगीत saugeet (स संगीत) m the art of science of music & dancing
सर्व सुव, adj. all the whole	सौचा saucha (स सत्य) adj true right proper real
सर्वम surbus } m. every thing whole	सौवला sanvula (स श्यामल) adj of a dark or sallow complexion
सर्वसु surbusoo } property स सर्व, and वहु substance wealth thing	सागर sagur m The Sea the ocean
सलिता sulita see सरिता	साजना sayna va to prepare to dress to decorate to become to regulate from (स सजना)
सलाना sulana (स सलवान with salt adj salted seasoned tasteful beautiful)	सात sat (स सप्त) adj. seven
ससि susi (स शशि) m The moon	करना sat. pranch kurna to be m doubt to be unable to decide what [to do]
सहज suhuj adj easy not difficult adv easily सहजसुभावहि suhuj soobha suhel with natural ease	सात्विक satvik adj relating to or proceeding from the Sattva quality sincere good true gentle amiable &c. see अनु,
सहाना suhana 'vn. to thrill to have the hairs stand on end &c. to stroke to rub gently, to tickle	
सहस्र suhusr adj thousand	
सहाई suhaee स सहाय m aider as assistant helper	
सहायक suhayuk m a succourer [aiden]	
सहायता suhayuta } aid help	
सहारा suhara } assistance	
सहित suhit prep together with	
सहिराना suhirana see सहाना	

५ साथी sathee ५ साथी) in a companion comrade ally साथीसाथ) sathee sath together in one company	confronting facing ५ साम्हने samhne from साम्हना) postpos. or adv opposite before in front con- fronting
५ साद sad } ५ अद्दा) f wish desire	
५ साध sadh } inclination	५ सार sar in 'manure' iron 'pith essence quintessence 'value worth
५ साध sadh 'adj virtuous righteous	५ (५ सार) the piece used in playing at Chuopur ५ सार
५ साधु sadhu } good holy 'in a religi- ous person ३ ५ अद्दा) f desire	
५ साधना sadhna from ५ साधने) root साध become perfect or accomplished 'va. to familiarize gradually to accu- habit to teach, to learn to rectify to settle to fix or determine, to prac- tice to regulate to accomplish २ f the act of familiarizing by habit practice ३ accomplishment	५ सारंग sarung in 'name of a rag or musical mode २ a peacock ३ a snake or serpent ४ a cloud ५ the cry of a Peacock ६ a deer ७ a woman ८ water ९ the name of a country १० a lamp "The Nymphaea lotus" ५ शार्ग) the name of the bow of Vishnu
५ सान्ना sania see सन्ना)	५ सारथी saruthee (५ सारथि) in a Charioteer
५ साबर sabur (५ शंवर or संवर) in an elk.	५ सारदा sarudha ५ शारदा) f a name of Suraswatee a name of Durga
५ सामग्री samugree f furniture tools apparatus articles materials	५ सारना sarna v.a. to perform to ac- complish, to complete to make to mend to manure from ५ साधने)
५ सामर्थ्य samurth'सामर्थ्य) in ability power	५ सारस sarus in a species of heron Ardea antigone
५ सामर्थ्य samurthee adj powerful mighty able capable	५ सारना salna v.a. to penetrate to perforate, to bore, to prick to pierce २ to ache to be in pain to smart from ५ शल्य)
५ सामा sama apparatus provisions furniture articles सामग्री	
५ साम्हना samhna समु(ब) in front	

सिग sig

सि sir

स साला sala (स साल) a wife's brother brother in law ² स साला m compos. mostly house place	स सियल sithul - adj 'cold', cool ² Stupified benumbed, with fear & ca
स सावंत sawunt (स समंत) adj brave heroic m a hero	स सिद्ध siddh m a class of demigods inhabiting Indrus heaven ² or saint or holy man, he who has sub- jected to his will the 8 Siddhis सट सिद्ध
स सावधान saved, han adj with atten- tion attentive cautious cautiously	स सुशुतु siddhi adj successful ready completed accomplished ⁵ (स सिद्धे) success accomplishment of an object
स सासन sasun (स शासन) m an order an edict a command a pakut	स सिद्धि siddhi f fulfilment accomplish- ment, the entire completion of any undertaking or attainment of any object the result or fruit of the ad- oration of the gods or of ascetic reve- rities the supposed acquirement of supernatural powers by the completion of magical mystical or al- chemical rites & processes accuracy cor- rectness indisputable conclusion or position
स सासु sasoo (स ससु) f a mother in law	
स साहस sahus m 'violence' Courage valour spirit resolution	
स साहसी sahusce adj 'violent' reso- lute brave undaunted determined	
स सिंगार singar (स शृंगार) m ornament dress embellishment decoration सिंगार रस singar-rus m one of the nine Rus. See रस.	स सिधारना sidhanna m. to go to depart to set off, from (स सेधन)
स सिंगारना singarna va. to dress, to decorate, to embellish from स शृंगार	स सिर sir (स शिरः) m The head सिर चढ़ाना sir chur h m. 'to exalt' to assume to be arrogant to show respect सिधुना or डुलाना m dhoonna or dhoolana to shake the head from affliction.
स सिंधु sindhu m ocean, sea	
स सिंह singh m a lion the sign Leo सिंहद्वार singh-puor the grand entrance gate to a place &c	
स सिगो siguo (स समग्र) adj all every the whole	

१ शिजनः <i>srignava</i> to create to produce to form. from १ मज्जि	१ शत <i>seeta</i> १ शतल, adj cool in
१ शिल <i>sil</i>	a kind of sweetmeat made of meal and sugar
१ शिला <i>tila</i> (१ शिला) f a stone a rock	१ सील <i>seel</i> १ शतल, m habit disposition good conduct complaisance civility benevolence humanity modesty generosity patience १ शतल <i>seel</i> vocation of good or amiable disposition well conducted.
२ a flat stone on which condiments are ground with a muller	१ सील <i>seel</i> (१ शतल) f Cold damp
१ शिष्टाचार <i>sishlachar</i> f God manners	१ सीला <i>seela</i> adj damp cool
१ शिष्टाचार <i>sishlachar</i>	१ सीत <i>sees</i> (१ शतल) m the head १ शतल <i>sees</i> <i>churhana</i> १ शतल <i>sees</i> <i>phool</i> m an ornament for the head worn by females
१ शिष्य <i>sishyu</i> (१ शिष्य) m a pupil	१ सू <i>soo</i> prepos. good well easy very the reverse of १ सू as in १ सू <i>soo</i> multi good understanding
१ शिंग <i>seeng</i> (१ शिंग) m a horn	१ सू <i>soo</i> postpos. from by with of &c.; as १ सू <i>jasoo</i> from or whom
१ शिंग <i>seenga</i> (१ शिंग) a horn (musical)	It is also sometimes used for १ सू to be the it they. &c.
१ शिंग <i>seungee</i> (१ शिंग) f a small horn musical	१ सुंदर <i>sonducl</i> adj beautiful handsome good virtuous
१ शिख <i>seekh</i> (१ शिख) f admonition lesson learning study	१ सुंदरता <i>sondurtay</i> f beauty handsomeness
१ शिठ <i>seeth</i> (१ शिठ) f dregs of beer many thing that has been chewed	१ सुंदरता <i>sondurtall</i> someness
१ शिठा <i>setha</i> adj insipid tasteless weak pale pitiless sickly	१ सुंदरी <i>sonduree</i> f a handsome woman
१ शीत <i>seet</i> (१ शीत) f cold or chills	
२ १ शीतकाल <i>seethkal</i> winter	
१ शीत <i>seet</i> pour m ague	
१ शीतल <i>seethul</i> (१ शीतल) adj cool cold	
१ शीता <i>setta</i> f name of the wife of Ramu & daughter of Raja Juvaka	
१ शीतंग <i>seetang</i> m palsy numbness being chilled with cold १ शीतंग, comp	

सुख soogh

सुधि soodhi

man

स सुकुम्भा sookurna v.n. To be shrunk
or contracted, to shrink² to draw
in, to collect to gather up to cons-
train to shroud (From स संकोचनं)

स सुकोचान sookochana v.n. to be a-
bashed to be afraid (from स संकोचनं)

स सुकृत sookrit adj Well done, well
performed; m f virtue a good
action moral merit

स सुख sookh m ease tranquillity
easy circumstances content सुख

चैन sookhcheen m ease restlessness
tranquillity सुखदाई sookhdaee ease
affording comforter giver of ease सुख

दान sookhdan m giving of ease
or comfort or content सुखदायक sookh

दायक adj Giver of ease or content
सुखधाम sookhdham abode of happiness

सुखपाल sookhpal a kind of
palkee सुखवास sookhbas abode of
happiness

स सुखी sookhee adj at ease happy
tranquil contented

स सुगंध soogundh f Good smell
odour perfume² adj fragrant
sweet smelling

स सुघट sooghur (स सुघट) adj elegant

accomplished beautiful virtuous

स सुव sooch (स सुवि) adj Pure un-
defiled unpolluted clean

स सुवकना soochukna v.n. to be as-
tonished & startled (from स सुवकित)

स सुचित soochit (स सुचित) adj thought-
less easy at leisure disengaged

² attentive careful occupied
स सुज्ञान soojan (स सुज्ञ) adj intelli-
gent wise knowing

स सुत soot m a son
स सुतन sootun plur. of the preceding

सुता soota f a Daughter
स सुथरा soothra adj Well excellent
neat beautiful elegant

स सुदामन soodurdun (स सुदामन) m The
discus or missile weapon of
Vishnu or Krishna

स सुदी soodee (स सुदि) f The light half
of the lunar month or from
the new to the full moon

स सुद्ध sooddh (स सुद्ध) adj Pure
clean unpolluted² accurate

See सुध

स सुद्धा sooddhan (स सुद्धा) adj To-
gether with.

स सुध soodh }
स सुधी soodhi } सुधी; comp. of सु

good and धी intellect) of memory remembrance sensation conscious.	तौनग ² (ॐ स्रगो) of a small rosary or string of beads
neep care सुभुद्ध soodhboddh (ॐ सुदुद्धिं of sense perception sensation on care सुधलेना soodhlena to take care of, to accommodate to look after to enquire into	सुमरना soomurna } सुमिरना soomirna } va ¹ to remember to keep in memory ² to mention (From ॐ स्रगो).
सुधा soodha m nectar (good and root वे drink)	सुमेरु soomeroos in the sacred mountain Meru allegorically presented as composed of gold & gems & the residence of the gods. In astronomical works the north pole
सुफल soophul adj Bearing good fruit (literally or figuratively) profitable useful	सुसु soom 'a god a deity सुपति sooputi a name of Indu सुप्रा soopr for the capital of Indru ² (ॐ स्र) tone melody accent song note सुमिलाना soomilana va to sing in tune
सुवरन sooburn m Gold (ॐ सु good and वर्ण colour)	सुत soomit or soot (ॐ स्रति) of Recollection consideration reflection memory attention caution accuracy
सुभ soobh (ॐ सुभ) adj good well right fortunate auspicious	सुस्राह soosorahut of creeping (sensation) titillation (from ॐ स्र move)
सुभाव soobhaw m Good disposition nature natural state property disposition adj well-disposed सु good or सु own and भाव natural state of being innate property disposition	सुवाना soovana va to cause to sleep (from ॐ शयनं).
सुमन soomun 'm a flower in general ² adj Good hearted benevolent virtuous	सुशील soosheel adj Well disposed good-natured of good manners polite.
सुमरना soomurun } सुमिरना soomirun } m' ॐ स्रगो) remembrance (continual theme) men	

सूजा sooja

सूर्य sooryu

सूर्य soosur (सूर्य) m Father-in-law	a gemlet an auger an awl
सूहा soohag (सूहा) m auspiciousness good fortune & the affection of a husband	सूजी soojee (from सूजा) m a tail & a needle
सूहागन soohagun (सूहागन) f a woman beloved by her husband a favorite wife; a married woman whose husband is alive	सूधना soodhna v n to be visible to be seen to be able to see
सूहाता see the following 'sig	सूत soot m a charioker
सूहाना soohana	सूथन soothun f drawers
सूहावना soohawana } 'adj agreeable pleasant charming & n to be agreeable to please to be liked or approached of	सूद्रु soodru (सूद्रु) m a Shoodru a man of the fourth or servile tribe amongst the Hindoos
सूत soot f silence सूतभारनायगा (न)	सूधा soodha (सूधा) adj 'proper true? Straight & simple artless
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूना soonau (सूना) adj empty
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूना soonon } desert void
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूत soop (सूत) m a kind of basket for winnowing corn with
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूर son m 'the sun & a hero
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूर्य soory (सूर्य) f the sun
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूर्यगहन sooryagahan (सूर्यगहन) m Eclipse of the sun
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूर्य soorka (सूर्य) f a valor heroism
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूर्य soorma (सूर्य) adj bold brave
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूर्य sooryu m the sun
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूर्यगहन sooryagahan m Eclipse of the sun
सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न) सूतभारनायगा (न)	सूर्यगहन sooryagahan (सूर्यगहन)

m 'descendant of the Sun' the name or tribe of Kshatriyas who claim descent from the Sun	dance on ५ सेस sees (५ शेष) qv ५ सैन सैन (५ सैन्य) an army, forces
५ सहल sool (५ सहल) m 'colic' 2 a trident or pike. The point of a spear 4, ५ सहल) a horn	2 (५ शयन) m sleeping repose 3 ५ सेता) f a wink sign token hint a signal सैनकाना सैन काना va To
५ सहल sooha (५ शेण) a of red crimson m name of a rag or musical mode सहलजुंभा sooha kooomubha red as the dye of Safflower	hecton ५ सैन्य सैन्य far Army ५ सो सो (५ सः) from he she it that सोई सोई he himself that very सः सोई he also
५ सहल drisht } of the creation: the world ५ सहल drishti }	५ सो सो postpos from of without of
५ सैकड़ा sentra from शत) a of hundred	since to through than sometimes
५ सेज dej (५ शय्या) f a bed a couch	redundant
५ सेत det (५ सत) a of white सतदीप set deep (५ सतदीप) the white stand or a mirror of the universe so called and supposed by Wilford to be Bu tan 2 (५ सेत) m a bridge	५ सौह souh (५ शय्य) f an oath ५ सौहौ souheu (५ ससुव) a of face to face opposite before in front ५ सोमा sou (५ सतिकाया) m the cham- ber of a puerperal woman
५ सन den } f an army सनयनि सन ५ सेना dena }	५ सोकना sokhna va to dry up to waste up to absorb from ५ सोषण) root सुष to dry
५ सेव dew see सेवा)	५ सोच soch (५ शक) m affliction
५ सेवक dewuk m a servant a worshipper	grief sorrow lamentation anguish
५ सेवना dewna va. To attend on, to serve 2 to brood to rear, to sit to incubate, to hatch from ५ सेवन)	५ सोच soch verbal n m from सोचना) consideration reflection thought meditation
५ सेवा dewa f service worship atten	५ सोचना sochna va. to consider to

meditate, to advert from संचनं	स्थपि sthapit as established placed
root अच् to be sorry or grieve	fixed founded erected
सोध sodh from सोधना) f' discharge	स्नान snan m bathing
of debt correction search en-	स्नेह sneh m' love kindness
quiry collation.	affection oil
सोधना sodhna va 'to pay to dis-	सफटिक sphutik } m crystal
charge a debt to liquidate to col-	सफटिक sphutik }
late to refine metals from सोधनं)	सस्तान mushan सस्तान) m a ceme-
सोभना sobhna vn. to become to befit	tery a place where dead bones
from स सोभनं).	are burnt or buried.
सोभा sobha (स सोभा) f beauty splen-	सश्याम syam सश्याम) asj 'black or
dour ornament dress decoration सोभायमान	dark blue an epithet of Krishna
sob. haun. man asj beautiful	सश्यामता syamata श्यामता) f blackness
splendid conscious adorning	सश्याम syam (स श्याम) m a jackal
सौच suoch (स शौच) m purification	सश्रु shrum (स श्रु) m fatigue toil
by ablution &c	pains.
सौत suot (स सपत्नी) frival wife	सुच्छ swuch, kind asj according
contemporary wife one wife is	to ones own opinion or inclination
suot to another	unrestrained uncontrolled self-willed
स्त्री stree fa woman or female	own and ईद wish desire
in general	सुधर्म su, dhurum m peculiar
सुति stoot f praise glorification	duty or occupation as praying
eulogy	of a brahmin fighting of a soldier own
स्थल sthal m place scite soil	धर्म virtue
dry or firm ground	सुप्न suupnu m a dream
स्थान sthan m. place above residence	सुबल swul, han m nature na-
स्थापन sthapun m placing found-	tural state property or disposition own
ing fixing erecting	and भाव property

स्वाति swati

हंका humka

5 स्वयम्बर swayambur m a girl's selecting a husband for herself स्वयम् self and क selecting a husband	5 स्वाद swad m relish flavour taste sweetness pleasure
5 स्वयम्बरा swayambura a girl choosing her husband.	5 स्वाधीन swadheen aof 'independent being one's own master absolute despot (स्व self and अधीन dependent
5 स्वरूप swuroop m own or natural shape or form appearance nascently	5 स्वाधीनता swadheenuta } independence
5 स्वर्ग swarg m heaven Indra's Paradise and the residence of deified mortals and the Gods	5 स्वाधीनी swadheenee } liberty freedom
5 स्वस्ति swasti a particle of benediction approbation &c. so be it Amen.	5 स्वान swan & श्वानः) m a dog
स्वस्तिवाचन swasti vachan m a religious rite preparatory to any important observance in which the brahmins strew boiled rice on the ground and invoke the blessings of the gods on the Ceremony about to commence.	5 स्वामी swamee m 'master owner lord proprietor 'a husband स्वामीदेव swamee droh injuring one's master treachery perfidy
5 स्वाति swati f the star Arcturus, the fifteenth mansion of the moon स्वतिष्ठत swati. root the issue of arcturus a pearl from a popular belief that drops of rain falling when the moon is in that mansion, into shells are converted into pearls but which turn to poison if they happen to fall in the mouth of a serpent	5 स्वार्थ swarth m 'mundane affairs desire object end aim &c. 'self interest selfishness स्वार्थः) comp of स्व own and अर्थ purpose
	5 स्वार्थी swarthee (& स्वार्थी) aof selfish
	5 स्वार्थिक swarthik aof answering its object or purpose successful useful profitable
	5 स्वास swas (& श्वास) m respiration
	5 स्वासा swasa } breath life
	5 स्वेत swet & श्वेत) aof white
	हंका humka
	5 हंकार humkar m 'cry outcry lament

हृ hur

हरि huri

ing calling ² driving

५ हकारना humikarna va 'to bawl out
to call to, to halloo after. ² to drive away
to expel. from ५ हकार.)

५ हंडा humda (५ हंड) m a cauldron

५ हंसी humsee (५ हास) f sport fun
mirth laughter ridicule

५ हकबकाना hukbukana v n to be con-
fused or irresolute when anything
is to be done to be aghast.

५ हठ huth f obstinacy perverseness
impersuadableness disobedience हठ

५ काना huth kurua or हठकीटकापहोना
huth kee tek pur hona, to resist
or disobey obstinately, to be
perverse or pettish

५ हडबडाना hurburana v n. To be con-
fused to hurry

५ हतना hutna v a to kill from ५ हत)

५ हत्या hutya f murder slaughter

५ हथ huth contract of हाथ ५ हल)
in the hands हथकड़ी huth kuree
f a hand cuff fetter manacle

५ हनना hunna va to kill to give a
blow to smite (from ५ हनन)

५ हय hue in a horse

५ हुर hur in a name of Muhammad
² perhai ५) do every all हरगोति

hur thanti every kind all sorts

५ हुरता hurta m a thief a stealer
a taker away हतो, root ५ to take
by force or fraud

५ हान huran ५ हरिण) m a deer
or antelope ५ हण) theft plunder
taking away by force हानदुख huran

dookh taking away or dis-
sipating grief or trouble

५ हरना hurna v n 'to seize on to
take forcibly ² to steal to spoil to
plunder to take away

५ हरष hurukh (५ हर्ष) m 'blowing
blooming ² delight joy

५ हरषना hurukhna v n to blow as
a flower ² to be delighted from ५
हर्षण)

५ हरा hura (५ हरित) adj green fresh
verdant

५ हरि huri m a name of Vishnu हरि

वेदि huri pueri fa shat or landing
place dedicated to Huri lit. the

steps or stairs of Huri हरिगत हुरि blukh
m a Vishnuvra or worshipper of

Vishnu हरिभजन हुरि bluyun, ad-
oration of Vishnu

५ हरियाली huriyalee f greens हरित) fresh
ness verdure, from (५)

हट hat

हाहा haha

५ हर्षित hurkhit or hurshit as pleased delighted rejoiced ५ हलधर hulud huru m. a name of Balaramu the elder brother of Krishnu (हल a plough & धर who hears) ५ हलवाणा hulrawna v.a. to amuse to play with to dandle ५ हलिगपुर hushnapoor m ancient Dihlee the Capital of Woodhishthore this brethren, the remains of which still exist about 57 miles N.E. of the modern City on the banks of the old channel of the Ganges. ५ हाँका haunk verbal n.f. (from हाँकना) cry bawling calling to (loud) 2 driving हाँकाना haunk marna to bawl after to call ५ हाँकना haunkna v.a. to drive 2 to bawl to (from हाँका). ५ हान han } loss deficiency harm ५ हानि hani } injury slaughter ५ हाँसीभरना haamee burna v.a. to believe acknowledge confess allow own consent a. حايي ५ हाँपना haupna to pant, to be हाँफना haupna out of breath हाट hat (५ हट) m a market a	moveable market or fair ५ हाथा hatha ५ हल m 'the hand 2 possession power ५ हाय hae } ५ हाहा interj. हायहाय hae hae } alas 'sigh' हाय मरना hae marna. to sigh ५ ५ हार har m 'necklace of pearls &c. a wreath a couplet 2 ५ हारि a flock (of cattle) 3 pasturage 4 loss forfeiture discomfiture हाँकाना har mau na or मानलेना man lena to give up a dispute to give up in des- pair to acknowledge all lost ५ हारना harna v.n. to be overcome to be unsuccessful to lose in play to be tired out v.a. to lose from ५ हारना). ५ हालना halua v.n. to shake to be moved ५ हाव haw m coquetry airs dalliance blandishment हावभाव haw bhawad lance blandishment charm attraction ५ हाहा haha m flattery importunity earnest request supplication हाँकाना haha khana, to flatter to wheel to entreat ५ हाहा haha interj. of surprise or grief or pain alas!
---	--

हुँतो hootuo

हौन huon

- ५ हि hit m love friendship affection
 benevolence
 ५ हिका hitkar } m a friend bene-
 ५ हितकार hitkaree } factor lover
 ५ हित hitoo (from हि) m. a friend
 ५ हिमालय Himachal m. the name of
 the snowy range of mountains
 which bounds India to the North comp
 हिम cold frost or snow and आलय
 abode
 ५ हिया huya } ५ हृद or हृदय) m.
 ५ हियो huyo } heart breast mind
 ५ हिरद hirud } soul life.
 ५ हिलकना hilukna v.n. to writhe or
 suffer contortions from affliction or
 pain chiefly applied to children
 ५ हौसना heensna v.n. to neigh
 ५ हीरा heera (५ हीर) m a diamond
 ५ हीरावल heeraul m a kind of chequered
 blanket worn by Equeers from
 ५ हीरावलि a row or string of diamonds
 comp of हीर and आवलि a row
 ५ हुंकार hoonkar m cry outcry alarm
 ५ हुंकार hoonkara } uttering the sound hoon
 to terrify or as a mystical monosyllable
 ५ हुँती hootee }
 ५ हुँतो hooto } (from हुँते) was
 ५ हुँतो hootuo }
 ५ हुँकाना hoon kurua, to make the
 sound hoon in anger from fear or as
 an inclination &c. ५ हुँ a magical
 or mystical monosyllable and कण
 making.
 ५ हुल hool f a thrust an attack हुल देना
 hool dena v.a. to goad to thrust
 to push to drive to impel to urge
 ५ हडा hrida (see हिद
 ५ हे he 'a vocative particle O! from
 हौनों) were
 ५ हेत het } m' meaning object in-
 ५ हेतु heetoo } tention theme cause rea-
 son account २ see हित
 ५ हेमंत hemunt m the cold season
 winter, the two months Ughur &
 Poo or about Nov:- and Dec:-
 ५ हेना herna v.a 'to look after, to
 observe to see २ to search for to
 hunt to chase to pursue to catch to stop
 ५ हो ho 'a vocative particle ho!
 २ from हौनों) was
 ५ हुँकाना hoonkua v.n. to pant to puff
 and blow.
 ५ होय होयवता (५ अविष्यता) f
 fate destiny
 ५ हौनहार honhar } (from हौना) adj
 ५ हौनहार huonhar } what is to happen

हौंस huons

हैरे hwuchue

² possible

हौमकारा how in a kind of burnt offering the casting of clarified butter &c. m. to the sacred fire as an offering to the gods accompanied with prayers or invocations according to the object of the sacrifice
 * हौंस huons (perhaps from *فوس*)

f desire ^{wish} हौसकारा huons kurua
 to desire

है huue } part pret of हैवे or
 हैरे hookue } हैनें) having been
² adv through, by.
 * हैले huole adv gently slowly
 हैरे hwuchue will be or become.

Hindee and Hindoostanee selections to which are prefixed the rudiments of
Hindoostanee and Bruj Bhakha grammar also Prem Sagur with vocabulary ;
originally compiled for the use of the Interpreter to native corps of the
Bengal Army
Bd.: Vol. 2

Calcutta 1830

4 A.or. 1908-2

urn:nbn:de:bvb:12-bsb10219448-1